قال رسول اللہ: عنوان صحیفۃ المؤمن حب علی بن ابی طالب علیہ السلام

حضرت رسول خدا نے فرمایا: مومن کی کتاب کا عنوان حب علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے

انتہائی مختصر علی نامہ

نہج الاخبارین

جلد اوّل

مؤلف

خادم الاخباریین سید رضی الدین حمید جعفری اخباری زوار

مصدقہ

طالب ہدایت سید الاخباریین مولانا سید رضی الدین حمید جعفری اخباری زوار

فرزندان و تلامذہ

مجدد مذہب حقہ سلطان الواعظین کلر ریاض الملت الحاج و زوار مولانا سید ریاض الدین حمید جعفری قبلہ دام ظلہ العالی مقامہ

پیشکش

سید مشتاق حسین رضوی

انتہائی مختصر علی نامہ

نہج الاخبارین

جلد اوّل

انتہائی مختصر علی نامہ

نہج الاخبارین

اور تنہائی میں کرتا ہوں علیؑ سے باتیں
میری محفل سے بھی بہتر مری تنہائی ہے

"شہید راہِ حق"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

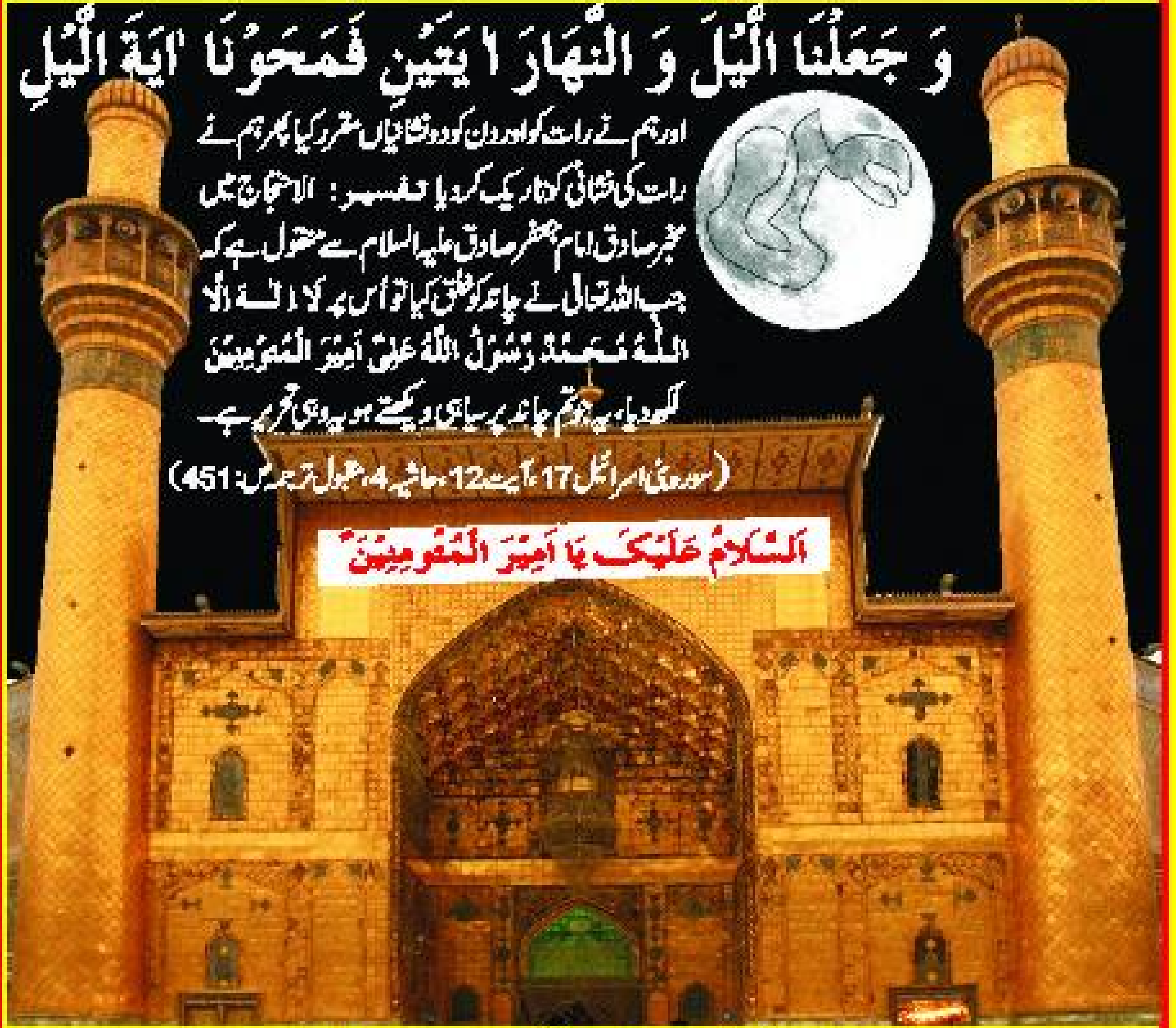

حضرت علیؑ کے دروازہ پر ٹھہر کر آپ یہ پڑھتے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْحَرَمَ حَرَمُكَ وَ الْمَقَامَ مَقَامُكَ

خدایا یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ مقام تیرا مقام ہے

(زیارت امیر المومنین" مفاتیح الجنان اُردو ص 618 سطر 5، اور 8)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مناقب

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
الف:	تفصیلاتِ کتاب	A-1
ب:	مادۂ تاریخ کتاب نہج الاخبارین	A-2
ج:	ہدیۂ تشکر	A-3
د:	چند اخبارِ معصومین علیھم السلام	A4 - A9
ھ:	پیش لفظ	A10-A14
و:	تعارف نہج الاخبارین	A15-A16
منقبت 1:	جنگلی گدھے ہیں جو ذکرِ علیؑ سے بھاگتے ہیں	1
منقبت 2:	الایمان سے مُراد امیر المومنین علیہ السّلام ہیں	1-2
منقبت 3:	اَذَانٌ سے مُراد کون ہے؟	2
منقبت 4:	فِطْرَتَ اللہ سے مُراد کون ہیں؟	3
منقبت 5:	لِلدِّیْن سے مُراد ولایتِ امیر المؤمنین علیہ السلام وَ آئمہ معصومین علیھم السلام	3
منقبت 6:	اَلنُّوْرِ سے مُراد امیر المؤمنین علیہ السّلام ہے	4
منقبت 7:	لفظِ ھِیَ سے مُراد ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ہے	5
منقبت 8:	اَلْیَمِیْن سے مُراد علیِ ولی علیہ السلام ہیں	5
منقبت 9:	نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّھِمْ سے مُراد نورِ علی علیہ السلام ہے	5-6
منقبت 10:	الذِّکْرَ سے مُراد امیر المؤمنینؑ ہیں	6
منقبت 11:	قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان میں ہے!	7
منقبت 12:	یہودیوں کا گروہ داخلِ اِسلام ہوا اور جانشینِ نبیؐ کے لئے سوال کیا	7-9
منقبت 13:	یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا علیؑ ہی ہیں جس سے زمین اپنی خبریں بیان کرے گی	9-10
منقبت 14	علیؑ نے فرمایا میں نے تمہاری ناک رگڑی تو تم نے ایمان لایا لہٰذا میںؑ سب سے افضل ہوں	10-11
منقبت 15:	جو علیؑ کے دوست ہیں اللہ اُن کو بخش دے گا چاہے گناہِ کبیرہ ہوں منکرِ ولایتِ علیؑ کو ہرگز نہ بخشے گا	11-12
منقبت 16:	امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے بڑھ کر اللہ کی کوئی نشانی نہیں ہے	13-14
منقبت 17:	بَحْرَیْنِ سے مُراد علیؑ و فاطمہؑ ہیں	15
منقبت 18:	دشمنانِ علیؑ، بُغضِ علیؑ کے سبب رسولِ خداؐ سے صورت چُھپاتے تھے	15-16
منقبت 19:	تاویلِ قرآن پر علیؑ جنگ کریں گے، علیؑ خاصِفُ النّعل ہیں	16-17
منقبت 20:	تَذْکِرَۃٌ سے مُراد ولایتِ علی ابن ابی طالبؑ ہے	17-18

فہرست مناقب

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 21:	جَنْبِ اللہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں	18-19
منقبت 22:	وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ سے مُراد علی علیہ السلام ہے	20
منقبت 23:	ھُوَ الْحَقّ سے مُراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں	20
منقبت 24:	رسولِ خداؐ نے نماز کے آخر میں علیؑ کے لئے اِتنی بلند آواز سے دعا کی کہ لوگ صاف صاف سُنتے تھے	21-23
منقبت 25:	اے علیؑ تم اور تمہارے شیعوں کا حوضِ کوثر پر اختیار	23
منقبت 26:	روزِ عیدِ غدیر مولا علیؑ کا خطبہ، میںؑ ہی سبیلِ خدا ہوں	24
منقبت 27:	اصحابِ رسولِ خداؐ علیِ ولیؑ کو آتا دیکھ کر کہتے وہ آئے خَیْرُ الْبَرِیَّۃ	25-26
منقبت 28:	اَقِیْمُوا الدِّیْنَ سے مُراد احکامات پر عمل اور ولایتِ علی علیہ السلام کا اقرار	26
منقبت 29:	ذِکْرُ اللہ سے مُراد امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں	27
منقبت 30:	ذِکْرِ رَبِّہٖ سے مُراد ولایتِ علی علیہ السلام	27
منقبت 31:	ذوالفقار کہاں سے آئی برائے علیِ ولیؑ	28-29
منقبت 32:	شَھِدَ شَاھِدٌ سے مُراد امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں	29
منقبت 33:	رسولِ خداؐ، علیؑ کی محبت میں دیوانے نہیں تھے	30
منقبت 34:	رسولِ خداؐ نے کہا میںؐ تلوار سے ماروں گا اُس سے مُراد یہ ہے کہ علیؑ ماریں گے	30-31
منقبت 35:	دُعاءِ رسولِ اکرمؐ اے اللہ مومنوں کے دلوں میں علیؑ کی محبت اور منافقوں کے دلوں میں ہیبت	31-32
منقبت 36:	مسجدِ غدیر کے پاس سے گزرتے وقت امامِ جعفرِ صادقؑ نے کہا	32-33
منقبت 37:	سَابِقُوْن چار ہیں	33-34
منقبت 38:	ستارہ جس کے گھر گرے گا وہ میراؐ وصی خلیفہ ہوگا	34-35
منقبت 39:	اللہ نے سچائی کی زبان امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مقرر کیا	35-36
منقبت 40:	سینہ کھلنے اور کھولنے کے معنیٰ، علیؑ کو وصی قرار دیا	36
منقبت 41:	ایک سینے میں دو دل نہیں ہوتے، ایک ہی سینے میں علیؑ کی محبت، دُشمنِ علیؑ کی محبت نہیں	36-37
منقبت 42:	علیِ ولیؑ کا بسترِ رسولؐ پر سُونا	37-38
منقبت 43:	شَرُّ الْبَرِیَّۃ سے مُراد حضرت علیؑ کی نافرمانی کرنیوالے	38
منقبت 44:	وِلایتِ علیؑ کے بارے میں قرآن کو جیسا نازل کرنے کا حق تھا اللہ نے ویسا نازل کیا	39
منقبت 45:	علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں و محبّوں کو سات (7) رعایتیں ملیں گی	39-40
منقبت 46:	صالح المؤمنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السّلام ہیں	41
منقبت 47:	صِدق سے کون مُراد ہے؟	42

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 48:	تصدیق کرنے والا کون ہے؟	42
منقبت 49:	صراطِ مستقیم سے مُراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں	43
منقبت 50:	اُمّ الْکِتَابِ سورہ فاتحہ میں ہے، وہ امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ ہیں	43-44
منقبت 51:	سبیلِ علیِ مرتضٰی علیہ السلام ہیں	44
منقبت 52:	قَالَ علیؑ اِس بات کا اوّل اِنکار کرنے والا کہ اللہ کے ہاں کوئی بال بچہ ہو، میںؑ ہوں	45
منقبت 53:	میںؑ ہوں کَلِمَةَ التَّقْوٰی، میںؑ ہوں عُرْوَةُ الْوُثْقٰی	45-46
منقبت 54:	جو علیؑ کے غیر کو خلیفہ سمجھے وہ اللہ پر افترا بندی کرتا ہے	46
منقبت 55:	علی علیہ السّلام سے بُغض رکھنے والا منافق ہے	47-48
منقبت 56:	نیکیوں میں سبقت کرنیوالے علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں	48
منقبت 57:	قریش نے کہا ہم کو ولایتِ علیؑ کے سلسلے معاف کر دیجئے	48-49
منقبت 58:	علیؑ، واصحابِ علیؑ، و پیروانِ علیؑ جنّت میں ہوں گے	49-50
منقبت 59:	علیؑ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے یا رسول اللہؐ علیؑ آپؐ کے بھائی کیسے ہیں؟	50-51
منقبت 60:	روزِ قیامت نُور کا عَلَم علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا	51-52
منقبت 61:	جب تم نبوت سے فارغ ہو جاؤ تو علیؑ کو اپنا قائم مقام مقرر کردو	52-53
منقبت 62:	اَلْاِحْسَان سے مُراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں	53-54
منقبت 63:	علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کرو	54-55
منقبت 64:	علیؑ و اوْلادِ علیؑ حالتِ جُنب میں مسجد میں رہ سکتے ہیں	55-56
منقبت 65:	علیؑ کی ستّر (70) منقبتیں ایسی ہیں جن میں علیؑ کا کوئی شریک نہیں	56-58
منقبت 66:	ولایتِ علیؑ میں شرک کرنے والے کے لئے وَیْل (جہنم کا آخری طبقہ ہے)	58-59
منقبت 67:	مشرکین سے مُراد ولایتِ علی علیہ السلام میں شریک کرنیوالے ہیں	59
منقبت 68:	کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا جو علیؑ سے دوستی رکھے اور میں اُسے جہنم سے بچا نہ لوں	60
منقبت 69:	غاصبین، امیر المؤمنینؑ کے رُتبوں کو دیکھ لیں گے لیکن سجدہ نہ کریں گے	61-62
مبقبت 70:	علیؑ کے بارے میں اُس کے پیغام ادا کردوں	62
منقبت 71:	وَمَنْ یَّغْضِ اللّٰہ سے مُراد	63
منقبت 72:	جو میرے وصی علیؑ کی پیروی کرے گا بس وہ فرقہ ناجی ہوگا	63-64
منقبت 73:	بعدِ رسولؐ علیؑ کی اطاعت نہ کرنے کے سبب فساد برپا ہوا	64
منقبت 74:	قرآن کی ایک آیت ایسی ہے جس پر سوائے علی ابن ابی طالبؑ کے کسی نے بھی عمل نہیں کیا	65-66

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 75:	قیامت کے دن چار چیزوں کا سوال ہوگا	66-67
منقبت 76:	علیِ مرتضٰیؑ ابوتراب کیوں بولے گئے	67-68
منقبت 77:	اَلْکَلِمُ الطَّیِّبُ سے مُراد	68-69
منقبت 78:	ولایتِ علیؑ و آئمہ معصومینؑ کو قرآن سے کیسے نکالا گیا؟	69
منقبت 79:	منکرِ ولایتِ علیؑ منہ کے بل چلتا ہے	70-71
منقبت 80:	عَمِلُوا الصّٰلِحٰت سے مُراد امیر المؤمنینؑ اور اُن کے اصحاب ہیں	71-72
منقبت 81:	بِالْغَمَامِ سے مُراد علیؑ سَبِیْلًا سے مُراد علیؑ	72-73
منقبت 82:	مُؤَذِّنٌ سے مُراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں	73
منقبت 83:	میری نعمت سے کیا مُراد ہے؟	73-74
منقبت 84:	خلافتِ علیؑ ہی نعمتِ خُدا ہے قُریش والوں نے نعمت کو کُفر سے بدل دیا	74-75
منقبت 85:	اِتمامِ نعمت کی آیت روزِ غدیرِ خُم نازل ہوئی	75-76
منقبت 86:	رسولِ خداؐ نے دس (10) مرتبہ علیِ ولیؑ کی ولایت کا عہد لیا	77
منقبت 87:	عالَمِ ذر میں امیر المؤمنینؑ اور آئمہ معصومینؑ کے سلسلے میں عہد لیا گیا	78
منقبت 88:	ولایتِ علیؑ کا عہد دو (2) بار لیا گیا پہلا عَالَمِ ذَرْ دوسرا غدیرِ خُم میں	78
منقبت 89:	ولایت و خلافت کو ہم نے علیؑ و اوْلادِ علیؑ کے حق میں رکھا	79
منقبت 90:	نعمان بن فہری کی بدعا خود اپنے حق میں	79-80
منقبت 91:	اَبْنَآءَ نا حسنینؑ نِسَآءَ نا فاطمہؑ زہراؑ وَاَنْفُسَنَا علیِ مرتضٰیؑ	81
منقبت 92:	نورِ ہدایت سے مُراد علیِ مرتضٰی علیہ السلام ہیں	82
منقبت 93:	صراطِ مستقیم سے مُراد علیِ ولیؑ ہیں	82
منقبت 94:	بُرھان رسولِ خداؐ ہیں، صِرَاطاً مُسْتَقِیمًا علیِ مرتضٰیؑ ہیں	83-84
منقبت 95:	رسولِ خداؐ نے فرمایا اے علیؑ سردارِ قوم تمؑ ہو	84
منقبت 96:	وَالشَّفْعِ سے مُراد حسنینؑ وَالْوَتْرِ سے مُراد علیِ مرتضٰیؑ	85
منقبت 97:	کُل مخلوق کے لئے: علیؑ دین اللہ، علیؑ وجہُ اللہ	85-86
منقبت 98:	اور وہ ولایتِ امیر المؤمنینؑ پر قائم رہے	86-87
منقبت 99:	ولایتِ امیر المؤمنینؑ کا ذکر پہلی کتابوں میں آچکا ہے	87
منقبت 100:	جس نے ولایتِ علیؑ کے بارے میں رسولِ خداؐ کی پیروی نہیں کی، اللہ نے اُس کا نام منافق رکھا	88-89
منقبت 101:	منکرِ ولایتِ علیؑ کو اللہ ہرگز نہ بخشے گا	89

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 102:	منکرِ نبوت۔و۔منکرِ ولایتِ علیؑ کو اللہ نے کافر کہا ہے	90
منقبت 103:	حُجاج نے قنبرؓ (غلامِ امیر المومنینؑ) سے کہا اگر میں تم کو قتل کردوں تو تم کیا کرو گے	90-91
منقبت 104:	منکرینِ ولایتِ علیؑ کو اللہ نے اندھوں سے تشبیہ دی ہے	91
منقبت 105:	رسولِ خداؐ اللہ کے پاس سے جو حق لائے وہ ولایتِ علیؑ ہے	92
منقبت 106:	میثاقِ کے معنیٰ رسولِ خداؐ۔ حجۃ الوداع کے موقع پر جو پہنچائے اور ولایتِ علیؑ	92-93
منقبت 107:	آخرت میں آنکھوں کا اندھا اور دنیا میں ولایتِ علیؑ کے انکار کے سبب دل کا اندھا	93-94
منقبت 108:	ولایتِ علیؑ میں شک نہ کرنا	94
منقبت 109:	اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ سے مُراد ولایتِ امیر المومنین علیہ السلام ہے	94-95
منقبت 110:	حق سے مُراد ولایتِ علی علیہ السلام ہے	95
منقبت 111:	حق سے نفرت کون کرتے رہے؟	95
منقبت 112:	لوگوں نے کہا کہ محمدؐ نے علیؑ کے بارے میں جھوٹا اعلان کیا	96-97
منقبت 113:	یارسول اللہؐ ولی کون ہے؟ میںؐ ولی ہوں، میرے بعد علیؑ، علیؑ کے بعد حُجَجُ اللہ ولی ہوتے رہیں گے	97-98
منقبت 114:	وہ امانت کیا تھی جس کے اُٹھانے سے سوا ایک ظالم کے سب نے انکار کیا؟	98-99
منقبت 115:	اے محمدؐ۔و۔اے علیؑ تمہارے دشمنوں اور تمہاری تکذیب کرنے والوں کو جہنم میں ڈالو	100
منقبت 116:	امیر المومنینؑ کے سِوا جن کو امام بنالیا تھا وہ سب جھوٹے ثابت ہوئے	100-101
منقبت 117:	اے علیؑ میرےؐ بعد ہدایت پانے والا تمہارےؑ ہی ذریعہ ہدایت پائے گا	101-102
منقبت 118:	اللہ نے علیؑ کو خزینہ دار، و امین مقرر کیا ہے	102
منقبت 119:	بُغضِ علیؑ کے سبب وہ ذکر نہ سُن سکتے تھے	102-103
منقبت 120:	یہ آیت اِس طرح نازل ہوئی تھی	103
منقبت 121:	ناصبی (یعنی منکرِ فضائلِ علیؑ و دشمنِ محبانِ علیؑ) آخرت میں پاخانہ کھائیں گے	103-104
منقبت 122:	ولایتِ علیؑ کے بارے میں حُکمِ تاکیدی پہنچا اور اللہ نے مجھےؐ عذاب سے ڈرایا	104-106
منقبت 123:	لوگ مختلف درختوں سے ہیں میںؐ اور علیؑ ایک ہی درخت سے ہیں	107
منقبت 124:	بُیُوت سے مُراد انبیاء کے گھرانے اور علیؑ مرتضیٰ علیہ السلام کا گھرانا ہے	107-108
منقبت 125:	جو علیؑ سے تولّا رکھے صلاح اُس کی ہی ہے	108-109
منقبت 126:	یہ آیتیں علی علیہ السلام کی ولایت و بیعت کے بارے میں نازل ہوئیں	109
منقبت 127:	(قال علیؑ) آئہ تَطْهِيْر میرےؑ اور میرےؑ اہلبیتؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے یا تمہاری؟	110
منقبت 128:	صادقین علی علیہ السلام اور آئمہ معصومین علیھم السلام ہیں	111

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 129:	جو ہماریؑ وجہ سے دوستی اور ہماریؑ وجہ سے دشمنی کی اور ہمارےؑ امر کی تصدیق کی وہ شہید و صدیق ہے	111-112
منقبت 130:	اے علیؑ تم خیرِ بزرگ ہو۔تم مَثَلِ اعلیٰ ہو	112-113
منقبت 131:	واللہ وہ منتظر میںؑ (علیؑ) ہوں میںؑ نے خدا سے جو وعدہ کیا اُس میں تبدیلی نہیں کی	113-115
منقبت 132:	منافقین نے خانۂ کعبہ میں قسم کھائی کہ بعدِ رسولؐ ہم خلافت کو بنی ہاشم میں نہ رہنے دیں گے	116-117
منقبت 133:	جنّت میں میراؐ اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہے	117-118
منقبت 134:	یا علیؑ آپ کی سب سے بڑی فضیلت کیا ہے امیر المومنینؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی	118-119
منقبت 135:	الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے مُراد شیعیانِ علیؑ ہیں ذِكْرُ اللّٰهِ سے مُراد امیر المومنینؑ ہیں	119-120
منقبت 136:	وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ سے مُراد میںؑ ہوں	120-121
منقبت 137:	قَالَ رسول اللہؐ: پانچ چیزیں مجھؐ کو اور پانچ چیزیں علیؑ کو عطا کی گئیں	121-122
منقبت 138:	مُجرمین نے ولایتِ علیؑ کے بارے میں وحی کو جھٹلا دیا	122
منقبت 139:	بِاٰيٰتِنَا سے مُراد امیر المومنینؑ و آئمہ معصومینؑ ہیں	123
منقبت 140:	وَالِدٍوَّ مَاوَلَدَ سے مُراد امیر المومنینؑ اور آئمہ معصومینؑ ہیں	123
منقبت 141:	ذٰلِكَ الْكِتٰبُ سے مُراد علی ابن ابی طالبؑ	123-124
منقبت 142:	اَلْيَمِيْن سے مُراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں	124
منقبت 143:	خیرِ بزرگ علی ابن ابی طالبؑ ہیں	124
منقبت 144:	اے محمدؐ تمہاراؐ وصی کون ہے؟ اے اللہ تیری مخلوق میں علیؑ سے زیادہ کسی کو مطیع نہیں پایا	125-126
منقبت 145:	رسولِ خداؐ نے سوال کیا، میرےؐ بعد میراؐ بھائی؟ میراؐ وصی، میراؐ وزیر، خلیفہ کون بنے گا؟	127-131
منقبت 146:	بعدِ رسولؐ ولایتِ علیؑ و آئمہ معصومینؑ کے بارے میں نافرمانی کریں گے	131-132
منقبت 147:	سوائے کافروں کے امیر المومنینؑ اور آئمہ معصومینؑ کا انکار کوئی نہیں کرتا	132
منقبت 148:	قَالَ امیر المومنینؑ قرآن میں میرے بہت سے نام ہیں	132-133
منقبت 149:	رسول اللہؐ نے فرمایا! اے علیؑ تمؑ ہو اَلْمَثَلُ الْاَعْلٰى	133-134
منقبت 150:	اللہ نے اپنے نبیؐ سے کہا کہ علیؑ کی ولایت کے بارے میں لوگوں کو اطلاع کریں	134-135
منقبت 151:	حضرت ابراہیمؑ حضرت علیؑ کے شیعوں میں سے ہیں	135
منقبت 152:	کون ہے شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ؟	136
منقبت 153:	ستارۂ زُحل کو منحوس نہ کہو وہ تو علیؑ کا ستارہ ہے	136-137
منقبت 154:	علیؑ کے پیرو خوش حال ہوں گے	137
منقبت 155:	ہم کبھی علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کریں گے اور نہ محمدؐ کے قول کو سچا جانیں گے	137-138

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 156:	قالَ علیؑ: ہم خدا کا دروازہ ہیں	139
منقبت 157:	اللہ کے پاس اس کے اَولیا کے لئے شراب ہے	140
منقبت 158:	اِمامِ حق کون ہے؟	140-141
منقبت 159:	علیؑ مِعیارُ الوَلَد ہیں، علیؑ حلالی وحرامی کی پہچان ہیں	141
منقبت 160:	علیؑ اور سانپ	142
منقبت 161:	روزِ قیامت علیؑ کے شیعہ فائز	142
منقبت 162:	معرفتِ علیؑ ونورانیت اے سلمانؓ 'اے جُندبؓ (ابوذرؓ)	143-145
منقبت 163:	علی علیہ السلام کی مودّت میں نبیؐ کو خطبے کا حکم منجانب اللہ	146-148
منقبت 164:	دُشمنِ علیؑ اور سانپ	148-149
منقبت 165:	اقرارِ ولایتِ علیؑ کی تاثیر	149
منقبت 166:	علی علیہ السلام کے چہرے کا بوسہ	149-150
منقبت 167:	نبیؐ نے علی علیہ السلام کو کندھوں پر کیوں سوار کیا؟	150-151
منقبت 168:	ذکرِ علی علیہ السلام عبادت ہے	151-152
منقبت 169:	علیؑ کا پانی پینا اور نبیؐ کا سجدہ کرنا	153
منقبت 170:	سعیدِ حقیقی کون ہے؟	153-154
منقبت 171:	دُشمنِ علیؑ جہالت کی موت مرتا ہے	154-155
منقبت 172:	اللہ چاہے یا علیؑ چاہے	155-156
منقبت 173:	صدیقِ اکبر علی علیہ السلام ہیں	156-157
منقبت 174:	حضرت سُلیمان کو ایک اِسمِ اعظم علیؑ کو بہتر (72) اِسمِ اعظم اللہ نے عطا کئے	157-160
منقبت 175:	تین صدیق ہیں علیؑ سب سے افضل ہیں	160-161
منقبت 176:	علیؑ سے تم کیا چاہتے ہو؟ علیؑ ہر ایک کا حاکم وولی ہے	162
منقبت 177:	علیؑ ذاتِ خدا میں مَس ہے	162
منقبت 178:	علیؑ کا نور جنت میں	162
منقبت 179:	نبیؐ کی ایک اہم وصیت	162-163
منقبت 180:	فرشتے حضرت علی علیہ السلام کے گھر کے خادم	163-164
منقبت 181:	نبیؐ نے علیؑ کے تمام صفات کیوں نہ ظاہر کئے	164-165
منقبت 182:	اے علی علیہ السلام تمہاری مثال کعبہ جیسی ہے	165

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 183:	منکرِ معرفتِ علیؑ کے لئے سخت ویل ہے	166
منقبت 184:	علیؑ کی محبت گناہوں کو کھا جاتی ہے علیؑ کی دشمنی کے ساتھ نیکی فائدہ مند نہیں	166
منقبت 185:	اللہ نے علیؑ کو رسول اللہؐ کے ساتھ سات (7) مقامات پر رکھا	167
منقبت 186:	نورِ محمدؐ و علیؑ کی تخلیق	167-168
منقبت 187:	سوائے علی علیہ السلام کے صحابہ میں کسی نے بھی سلونی کا دعویٰ نہیں کیا	168-169
منقبت 188:	سوائے علی علیہ السلام کے خانہ کعبہ میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا	169
منقبت 189:	تخلیقِ آدمؑ سے پانچ لاکھ برس پہلے نورِ محمدؐ و علیؑ	169-170
منقبت 190:	عَلِیٌّ اِمَامُ مَنْ اَسْتُ......وَ مَنَمْ غُلَامِ عَلِیؑ	170
منقبت 191:	اللہ کا ولی کون ہے؟	170-171
منقبت 192:	عُرْوَةُ الْوُثْقٰی سے تمسک، یعنی علیؑ سے محبت	171
منقبت 193:	علی علیہ السلام کی اطاعت، رسولِ خداؐ اطاعت ہے	172
منقبت 194:	سب روحوں سے پہلے روحِ علیؑ نے مجھے سلام کیا	172-173
منقبت 195:	علیؑ پر سَبّ مت کرو	173
منقبت 196:	بہشت میں علیؑ کا نور درخشاں ہوگا مثلِ آفتاب	173-174
منقبت 197:	بابِ جنت کی زنجیر کو کھٹکھٹانے پر وہ یا علیؑ یا علیؑ کہتی ہے	174
منقبت 198:	مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ	174-175
منقبت 199:	نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا قول علی علیہ السلام کے لئے	175
منقبت 200:	امامِ مُبین سے مُراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں	176
منقبت 201:	علیؑ و نبیؐ کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو اے آدمؑ تم کو نہ پیدا کرتا	177
منقبت 202:	جس نے علیؑ کا حق پہچانا وہ پاک، جس نے انکار کیا وہ ملعون	178
منقبت 203:	گُلِ آس کے پتے پر علیؑ کی محبت کا اعلان	178-179
منقبت 204:	حضرت علی علیہ السلام سب سے افضل ہیں	179
منقبت 205:	مولا علی علیہ السلام رسول اللہ کے اسرار کے عالم تھے	180
منقبت 206-284:	فضائل ومناقبِ حضرت علی علیہ السلام	181-199
منقبت 285:	جنت کے دروازے پر لکھا ہے	199-200
منقبت 286:	علیؑ علم کا ترازو ہے دوست ودشمن تولے جائیں گے	200
منقبت 287:	علی علیہ السلام سب کا عالم ہے	200-201

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 288:	وہ امیر المومنینؑ ہیں	202
منقبت 289:	علی علیہ السلام کا خشوع وخضوع	202
منقبت 290:	سیاہ چہرہ والی کنیز کو محبتِ علیؑ کے سبب بینائی	203
منقبت 291:	ابلیس چند اُن لوگوں کے پاس سے گزرا جو علیؑ کو گالیاں دے رہے تھے	204-205
منقبت 292:	معراج میں صدائے محمدؐ مجھے علیؑ محبوب ہے	205-206
منقبت 293:	عارفِ حقؑ علی علیہ السلام، علی علیہ السّلام کے ساتھ ہوگا	206-207
منقبت 294:	تمام خیر وخوبی جمع ہوتی ہے ولایتِ علی علیہ السلام کے سبب	208
منقبت 295:	حضرت علی علیہ السلام کو امیر المومنین کا خطاب کب ملا	208-209
منقبت 296:	حضرت علی علیہ السلام کا نام امیر المومنینؑ کیوں پڑ گیا	209
منقبت 297:	حضرت علیؑ سے وہی دشمنی رکھے گا جس کا نکاح صحیح نہ ہوا ہو	210-211
منقبت 298:	منکرِ علیؑ کی ماں کا کردار دیکھو	211-212
منقبت 299:	صدائے غیبی اے فاطمہؑ بنتِ اسدؑ، اِس مولود کا نام علیؑ رکھو، یہ میرے گھر کی چھت کھڑے ہو کر اذان دے گا	212-214
منقبت 300:	علیؑ کے دوست سے دوستی کرو اگرچہ تمہارے باپ یا بھائی کا قاتل کیوں نہ ہو	214-216
منقبت 301:	**وُسعَتِ علمِ علیؑ**	215
منقبت 302:	قرآنِ ناطق (علیؑ) اور قرآنِ صامت ساتھ ساتھ رہیں گے	216
منقبت 303:	''شجاعتِ اسد اللہ الغالب'' شبِ ہجرت شجاعت واطمینانِ نفس کا مظاہرہ	216-218
منقبت 304:	روزِ قیامت علیؑ خدا سے اور خدا علیؑ سے راضی	218
منقبت 305:	علیؑ خیر بشر، منکرِ علیؑ کافر	218-219
منقبت 306:	علیؑ توبہ کا دروازہ ہے	219
منقبت 307:	میںؐ اور علیؑ ایک ہی شجر سے ہیں	219-220
منقبت 308:	لو دیکھ لو میںؐ جنت کی چابیاں علیؑ کو دے رہا ہوں	220
منقبت 309:	علیؑ کا علم سمندر، انبیاء کا علم ایک قطرہ	221-222
منقبت 310:	علیؑ، وادیٔ النمل کی چیونٹیوں کی تعداد سے واقف ہیں	222-223
منقبت 311:	علیؑ مشکل کشائے رسولؐ ہے	223-224
منقبت 312:	جو انبیاء کے کمالات دیکھنا چاہتا ہے وہ علیؑ کے چہرہ کو دیکھے	224-226
منقبت 313:	دَابَّةٌ مِنَ الْاَرض، سے مُراد امیر المومنینؑ	226-228
منقبت 314:	لوگوں نے ولایتِ علیؑ کو ترک کر دیا ہے	228-229

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 315:	علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنے والے کا حشر	229-230
منقبت 316:	امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا میںؑ سردار ہوں	230
منقبت 317:	علیؑ کا دوست رحمتِ خدا کا منتظر رہتا ہے	231
منقبت 318:	خدا جنت میں داخل کر دے گا	232
منقبت 319:	معیار محبت نبیؐ نے، اُٹھ کر علیؑ کو بوسہ دیا اپنے قریب بٹھا لیا	232-233
منقبت 320:	چڑیا روز صبح دشمنِ علیؑ پر لعنت پڑھتی ہے	233-234
منقبت 321:	شیطان، نہ علیؑ کا شیعہ اور نہ ہی دوست، پھر بھی دشمنِ علیؑ کو بُرا کہتا ہے	234-235
منقبت 322:	قَالَؐ: میریؐ ذُرّیت علیؑ کے صُلب سے ہے	235-236
منقبت 323:	فاطمہؑ کا ہمسر کوئی نہ ہوتا	236
منقبت 324:	اللہ نے اپنی مخلوق میں سے، علیؑ کے ذریعہ محمدؐ کی مدد کی ہے	236-237
منقبت 325:	میرےؐ بعد فتنہ برپا ہوگا، تم لوگ علیؑ کا دامن تھام لو	237
منقبت 326:	علیؑ مجھؐ سے غموں کو دور کرنے والا ہے، علیؑ شیرِ خدا ہے، علیؑ دشمنِ خدا کے لئے تلوار ہے	237-239
منقبت 327:	ہلاکت ہے اُس کے لئے جو علیؑ پر ظلم کرے خوشخبری ہے اُس کے لئے جو علیؑ کی پیروی کرے	239-241
منقبت 328:	علی علیہ السّلام چوتھا خلیفہ ہے	241-242
منقبت 329:	اجنبی اونٹ کی طرح علیؑ اپنے دشمن کو حوضِ کوثر سے روکیں گے	243
منقبت 330:	چوبیس چہروں والا فرشتہ	243-244
منقبت 331:	جو علیؑ کے محبوں میں غریب ہیں اُن کو حقیر نہ سمجھو	244-245
منقبت 332:	علی علیہ السّلام سورہ توحید کی طرح	245-246
منقبت 333:	علیؑ سید العرب ہیں، علیؑ کی اطاعت فرض ہے	246-247
منقبت 334:	کیا نبیؐ نے علیؑ کے سوا کسی کے لئے کہا ہے کہ تم قسیم الجنّۃ والنّار ہو	247-248
منقبت 335:	رسول اللہؐ کے روبرو علیؑ کا کہنا کہ مجھؑ سے بڑھ کر رسولؐ کا حق دار کون ہے	248-249
منقبت 336:	(قَالَ علیؑ) میںؑ ہی صدیق اکبر ہوں	249
منقبت 337:	پُلِ صراط سے گزرنے کا پروانہ حضرت علیؑ سے حاصل کرو	250
منقبت 338:	حضرت علی علیہ السّلام ہر حیثیت سے رسول اللہؐ سے قریب ترین تھے	250-251
منقبت 339:	حضرت علی علیہ السّلام کی ولایت کا زبردست ثبوت	251
منقبت 340:	اہلِ آسمان میں سے سب پہلے اسرافیلؑ نے علیؑ کو اپنا بھائی بنایا	252
منقبت 341:	رسول اللہؐ نے علیؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اِسؑ کی محبت میریؐ محبت ہے	252-253

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 342:	حوضِ کوثر پر علیؑ اور علیؑ کے شیعوں کے چہرے سفید ہوں گے اور علیؑ کے دشمنوں کے چہرے بُری صورتوں کے ہوں گے	253-264
منقبت 343:	معراج میں نبیؐ کے لئے حکمِ خدا' اے محمدؐ تم اپنے نفس کے لئے علیؑ کو اپنا خلیفہ و وصی مقرر کرو	254-255
منقبت 344:	بہشت میں عرشِ پروردگار پر نور کی کُرسی پر علیؑ جلوہ افروز ہوں گے	255-256
منقبت 345:	اے محمدؐ آپ کی اُمّت اگر علیؑ کی محبت پر جمع ہو جاتی تو اللہ جہنم کو خلق ہی نہ کرتا	256-257
منقبت 346:	اے امیر المؤمنینؑ بتایئے کہ اِس وقت جبرائیلؑ کہاں ہے	257-258
منقبت 347:	پانی دینے والا جبرائیلؑ تھا' رومال دینے والا میکائیلؑ تھا	258-259
منقبت 348:	آپؐ نے بادل سے ایک جام اُٹھایا وہ جام کھجوروں سے بھرا تھا رسولِ خداؐ کھجور کھائے اور علیؑ کھجور کھائے	259-260
منقبت 349:	اللہ تعالیٰ کی جانب سے امیر المؤمنینؑ کے لئے قمیص کا ہدیہ	260-261
منقبت 350:	بشکلِ اژدھا' قومِ جن کے سردار کا بیٹا حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا	261
منقبت 351:	بیرونِ مدینہ کے بعد زیرِ زمین وادی ہے' وہاں کی قوم میں اختلاف اور حضرت علیؑ کی اُس قوم سے جنگ	262-265
منقبت 352:	وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ ' سے مُراد میںؑ ہوں	265-266
منقبت 353:	تم اُس علیؑ کے لئے سوال کرنے آئے ہو جسے ایک رات میں تین ہزار فضیلتیں حاصل ہوئیں	267
منقبت 354:	(دلیلِ مساواتِ نبیؐ و علیؑ) تاثیرِ محبتِ علیؑ' علیؑ سے مجھ کو نسبت ایسی ہے جیسے جان سے جان کو نُور سے نُور کو ہے	268-271
منقبت 355:	روزِ قیامت علیؑ سے کس طرح خطاب کیا جائے گا	271
منقبت 356:	بہشت میں سُتُون' اِس سُتُون تک صرف علیؑ اور اِنؑ کے شیعہ پہنچ سکتے ہیں	271-272
منقبت 357:	ولادتِ علیؑ کعبہ میں' بجز دِولادت آسمانی صحیفوں کی تلاوت	272-273
منقبت 358:	حضرت علیؑ نے بابِ خیبر کو الٰہی قوت سے اُکھاڑا	273-274
منقبت 359:	علیؑ کے ساتھ کیا' کیا جائے گا۔ علیؑ نے کیا کیا' کیا' علیؑ کیا کرنے والے ہیں	274-276
منقبت 360:	علیؑ کی ولایت اور کھوپڑی	276-277
منقبت 361:	علیؑ چمکتا ہوا سورج	277-279
منقبت 362:	علیؑ پانی پر چلنے لگے' خدا کا اسمِ اعظم علیؑ ہے	280
منقبت 363:	نامِ علیؑ کے واسطے سے پتھر سونا ہو گیا	281
منقبت 364:	قالَ علیؑ: میریؑ مثل تمہیں کوئی نہیں ملے گا میںؑ قرآن کی ہر ایک آیت کے بارے میں جانتا ہوں	282
منقبت 365:	جو دشمنِ آلِ محمدؐ ہے وہ گدھا ہے	283-284
منقبت 366:	علیؑ اپنے محبّوں کو جنت میں' اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں ڈالیں گے	284-285
منقبت 367:	علیؑ کا دوست فردوسِ اعلیٰ میں' علیؑ کا دشمن نارِ سقر میں رہے گا	285
منقبت 368:	میرےؐ بعد نبوت ختم نہ ہوتی تو سوائے علیؑ کے کوئی نبی نہ ہوتا (دلیلِ مساواتِ نبیؐ و علیؑ ہے)	285-286

نہج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 369:	اگر فضائل و مراتبِ علیؑ سے آگاہ ہونا چاہتے ہو تو مقبرہ یہود میں جا کر نِدا کرو یا شُبَّرُ	286-289
منقبت 370:	خلقتِ آدمؑ سے پہلے محمدؐ ' نبی تھے' علیؑ امیر تھے	289
منقبت 371:	علیؑ مجھؐ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں دینِ خدا کو میرےؐ بعد میریؐ جانب سے علیؑ ادا کریں گے	290
منقبت 372:	علیؑ تمام خلائق میں افضل' و وحید اور یگانہ ہے	290-291
منقبت 373:	علیؑ کی محبت گناہوں کو کھا جاتی ہے	291
منقبت 374:	حکمت کے دس حصّے ہیں نو (9) علیؑ کے پاس	291-292
منقبت 375:	قالؐ: اے علیؑ تم کو تین فضیلتیں ایسی دی گئی جو مجھؐ کو بھی نہیں ملی	292
منقبت 376:	علیؑ' اللہ کا گھر' علیؑ' اللہ کا قلعہ' علیؑ اللہ کا چہرہ علیؑ اللہ کا دروازہ ہے	293-294
منقبت 377:	محمدِ عربیؐ کی پانچ دُعائیں اپنے لئے' علیؑ کے بارے میں	295
منقبت 378:	اللہ نے ایک فرشتہ کو ہم شکلِ علیؑ پیدا کیا ہے	295-296
منقبت 379:	امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کیلئے رسولِ خداؐ کی بشارت	296-298
منقبت 380:	علیؑ کی محبت کے سبب امن و ایمان' علیؑ کی دشمنی کے سبب جاہلیت کی موت	298-299
منقبت 381:	جو بچہ محبتِ علیؑ سے انکار کرے اُس کی ماں سے پوچھو یہ بچہ کہاں سے لائی ہے	299-300
منقبت 382:	حضرت علیؑ اور قرآن مجید ساتھ ساتھ ہیں	301
منقبت 383:	حضرت علیؑ نفسِ رسولؐ	301-302
منقبت 384:	حضرت علیؑ کے متعلق رسولِ خداؐ کی ایک پیشن گوئی	302-303
منقبت 385:	علیؑ کی تلوار اور ڈھال	303
منقبت 386:	شیعیانِ علیؑ تاریکی میں چراغ	303
منقبت 387:	اَسرارِ اِلٰہی کے مُعجزات	304
منقبت 388:	علیؑ کو چالیس ہزار فرشتوں کی سرپرستی دی گئی تھی	305-306
منقبت 389:	سورہ فاتحہ کی تفسیر	306
منقبت 390:	قومِ جن سے' امام الجن والانس علی علیہ السلام کی جنگ اور دعوتِ حق	306-308
منقبت 391:	''موسیٰ عصا کے محتاج' علیؑ عصا کا بھی محتاج نہیں''	309-313
منقبت 392:	مامون رشید نے امام رضائے غریبؑ سے پوچھا آپ کے دادا علیِ مرتضیٰؑ کیسے قسیم النار والجنۃ ہیں؟	313-314
منقبت 393:	یا علیؑ! تمہیں مبارک ہو' تمہارے مثل کون شخص ہے	315
منقبت 394:	رسولِ خداؐ نے فرمایا اگر کوئی علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرتا تو میریؐ اُمت میں کوئی مومن نہ ہوتا	315-316
منقبت 395:	کوئی بندہ لاکھ عبادت کرے' لیکن وہ ولایتِ علیؑ و آئمہ معصومینؑ میں شک کرے وہ جہنمی ہے	316-317

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 396:	مردوں میں بہترین مرد علیؑ اور جوانوں میں حسنینؑ عورتوں میں بہترین عورت فاطمۃ الزہراؑ	317
منقبت 397:	حضرت علی علیہ السلام نے شیعوں کے تحفظ کی خاطر	318
منقبت 398:	امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی کنیت ابو تراب کیوں؟	318-319
منقبت 399:	امیر المؤمنینؑ چار انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے	319-320
منقبت 400:	علیؑ اصحابِ یمین کے امامؑ تھے اِس لئے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے	320
منقبت 401:	یارسول اللہؐ، آپؐ کے بعد آپ کی محبت کی نشانی کیا ہے؟	321
منقبت 402:	علیؑ نیکو کاروں کا بادشاہ ہے' علیؑ کافروں کا قاتل ہے	321-322
منقبت 403:	علیؑ کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی جائے گی جن باتوں سے تم اختلاف کرتے ہو	322-324
منقبت 404:	قال رسول اللہؐ: نہیں پہنچانا کسی نے علیؑ کو سوائے میرےؐ اور اللہ کے	325
منقبت 405:	قالؐ: میںؐ درخت ہوں' فاطمہؑ شاخ' علیؑ شگوفہ اور حسنینؑ میوے اور ہمارے شیعہ اُس درخت کے پتے	325
منقبت 406:	قالؐ: میرے بھائی علیؑ کی فضیلتوں کا احاطہ ناممکن ہے	326
منقبت 407:	جن' اِمامُ الجنّ والانس امیر المؤمنینؑ کو دیکھ کر خوف زدہ ہوگیا	327-328
منقبت 408:	محبّ علیؑ انبیاءؑ کے ساتھ اُٹھے گا	328
منقبت 409:	اللہ نے محمدِ مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کو پانچ پانچ چیزیں عطا کی	328-330
منقبت 410:	اللہ' شیعیانِ علیؑ کو توبہ سے محروم نہ کرے گا	330
منقبت 411:	ابن مسعود نے کہا یارسول اللہؐ، حق کا دیدار کرائیے	331-333
منقبت 412:	رسولِ خداؐ نے کہا: جو کوئی دو رکعت نماز خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھے گا اُس کو ایک اُونٹ دوں گا	333-334
منقبت 413:	قالؐ: علیؑ کی فصاحت میریؐ فصاحت ہے' حکمت اگر کسی کی شکل میں ظاہر ہوتو وہ علیؑ ہوگا	335
منقبت 414:	تمام انبیاء ومرسلین ومؤمنین علیؑ کے محبّ ہیں علیؑ قسیم الجنۃ والنار ہیں	336-338
منقبت 415:	محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو معراج کی رات آواز دی گئی	338-339
منقبت 416:	علیؑ کے شیعہ جب قبروں سے نکلیں گے	339
منقبت 417:	اگر کوئی بندہ اتنی عبادت کرے	340
منقبت 418:	علیؑ کے شیعوں کو وقتِ موت نہ حسرت ہوگی اور نہ ہی قبر میں وحشت	340-341
منقبت 419:	کسی کے اعمال ہرگز قبول نہ ہونگے محبتِ علیؑ کے بغیر	341
منقبت 420:	سوالِ خدا! اے محمدؐ کس کو دوست رکھتے ہو؟ اے اللہ تیری مخلوق میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں	342
منقبت 421:	جو کوئی حَبْلِ الْمَتِیْنِ سے تمسک رکھنا چاہتا ہے	342
منقبت 422:	بہشت میں تسنیم کا چشمہ جاری ہوگا	343

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 423:	علیؑ کا گروہ میراؐ گروہ ہے میراؐ گروہ خدا کا گروہ ہے دشمنِ علیؑ کا گروہ شیطان کا گروہ ہے	344
منقبت 424:	اے علیؑ میںؐ نے تمہارا نام میرےؐ نام کے ساتھ معراج میں چار مقام پر دیکھا	345-346
منقبت 425:	ولایت علیؑ میرا قلعہ ہے	346-348
منقبت 426:	قالؐ: علیؑ کا احترام ویسا ہی کرو جیسا میراؐ کرتے ہو	347
منقبت 427:	مولائے کائناتؑ پر لعنت پڑھنے کا اثر' چہرہ خنزیر (سُور) کی طرح ہوگیا	347-348
منقبت 428:	قواعد زبانِ عربی کی بنیاد علیؑ نے رکھی "ابو الاسود الدوئیلی	349-350
منقبت 429:	حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہیں	350-351
منقبت 430:	حضرت علیؑ' حضرتِ رسول خداؐ سے آخرِ وقت تک جُدا نہیں ہوئے	351-352
منقبت 431:	قالؐ: علیؑ میراؐ بھائی، دوست، ولی، وصی، وارث، محافظ ہے	352-353
منقبت 432:	لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کرنا	354-356
منقبت 433:	معرفتِ علیؑ اور نورانیت' ہر مرد وزن پر واجب ہے' اکثر لوگ انکار کرتے ہیں	356-368
منقبت 434:	سوالِ حضرت ابرھیمؑ اے اللہ یہ کس کا نور ہے' جوابِ قدرت یہ محمدؐ وعلیؑ کا نور ہے	368-369
منقبت 435:	حجابات کے ہٹنے سے علیؑ کے یقین میں اضافہ نہیں ہوتا	369-370
منقبت 436:	قالؐ: اے علیؑ تمہارا اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کا مقام' بہشت میں بلند ترین مقام پر ہے	370-371
منقبت 437:	سیاہ چہرہ والا محبّ علیؑ	372-373
منقبت 438:	امیر المؤمنینؑ کے فضل وشرف سے واقف رہ کر بھی لوگوں نے علیؑ کا ساتھ کیوں نہیں دیا؟	373-374
منقبت 439:	فاطمۃ الزھراؑ نے کہا زمین میرے شوہر امیر المؤمنین ابو ترابؑ سے باتیں کر رہی ہے	374
منقبت 440:	مہتابِ امامت کی آغوش میں آفتابِ رسالت بیہوش تھا اور نمازِ عصر کا وقت گذر چکا تھا	375-377
منقبت 441:	اے علیؑ تم آفتاب سے کلام کرو' وہ تمؑ سے کلام کرے گا	377-379
منقبت 442:	علیؑ کے دشمن ہرگز بہشت میں نہ جائیں گے علیؑ کے دوست ہرگز جہنم میں نہ جائیں گے	379-380
منقبت 443:	علیؑ خدا کی تسبیح کرتے ہیں اُس تسبیح سے خدا ایک فرشتہ کو خلق کرتا ہے	380
منقبت 444:	قالؐ! اللہ نے جملہ اہل عوالم کو وہ چیز عطا نہیں کی' جو مجھؐ کو عطا کی' مجھؐ کو علیؑ عطا کیا	381-382
منقبت 445:	جبرئیلؑ نے کہا رسولِ خداؐ نے' علیؑ کے بارے میں ایسا عہد باندھا ہے اِس کو نہیں کھولے گا مگر منافق	382-383
منقبت 446:	قالؐ: اگر علیؑ آپؑ نہ ہوتے تو میرےؐ بعد مومنین کی شناخت نہ ہوتی	384-385
منقبت 447:	علیؑ اپنے محبّوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں اللہ نے کسی کے بھی سینے میں دو (۲) دل نہیں بنائے ہیں	385-386
منقبت 448:	عملِ علیؑ بعدِ نبیؐ	387
منقبت 449:	قالؐ! یا علیؑ عنقریب میرےؐ بعد یہ اُمّت تمؑ سے بے وفائی کرے گی	388

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 450:	حضرت علیؑ تمام صِفاتِ انبیاء کے حامل تھے	388-389
منقبت 451:	علیؑ اور اولادِ علیؑ سفید گھوڑوں پر	389
منقبت 452:	اللہ نے چار لوگوں کی محبت کا حکم دیا ہے	389
منقبت 453:	ہر اُمّت میں کوئی نہ کوئی فاروق وصدیق ہوتا ہے	390-391
منقبت 454:	علیؑ کے شیعہ سب جنّتی	391-392
منقبت 455:	علیؑ اور سلمانؓ سے مذاق، سلمانؓ نے علیؑ کو پھول تحفہ میں دیا وہ پھول تین سو برس تک تازہ رہا	392-394
منقبت 456:	علیؑ اُستادِ جبرئیلؑ	394-395
منقبت 457:	اولادِ علیؑ ہونا ایک فضیلت ہے	395-396
منقبت 458:	ابن عباسؓ نے کہا میں نے علیؑ کی فضیلتوں پر کبھی بھی حسد نہیں کیا	396
منقبت 459:	حکمِ خدا ہے اے نبیؐ، علی علیہ السلام کے ہاتھوں پر پانی ڈالو	397-398
منقبت 460:	علیؑ کی خیرات پر آیت نازل ہوئی	398-399
منقبت 461:	رسولِ خداؐ، علی کے جُھولے کی گہوارہ جنبانی کرتے تھے	399
منقبت 462:	رسولِ خدا نے اپنی زندگی میں ہی علیؑ کو اپنے ساز وسامان کا وارث بنادیا	399-402
منقبت 463:	علمِ علیؑ، علمِ نبیؐ کا مظہر ہے، دروازہ ہے	402-403
منقبت 464:	حضرت علیؑ سرچشمہ وجامع صفاتِ حَسَنہ تھے	403
منقبت 465:	قال علیؑ: ہم اہلبیتِ نبیؐ ہیں، ہمؑ پر اور لوگوں کے ساتھ قیاس نہیں کیا جاسکتا	404
منقبت 466:	شیرِ خدا کے جہاد کا ایک منظر، جنگِ اُحد میں	404-405
منقبت 467:	جنگِ خیبر میں شجاعت اسد اللہِ الغالبؑ کی ایک مثال	406
منقبت 468:	یارسول اللہ آپؐ کے بعد آپؐ کا جانشین آپؐ کا وصی کون ہوگا؟	407-408
منقبت 469:	قیامت کے روز عرش سے آواز آئے گی زمین پر اللہ کا خلیفہ کون ہے؟	408-410
منقبت 470:	حضرت علیؑ نے ہمیشہ سُنّتِ نبیؐ کے تحت فیصلہ کیا	410-411
منقبت 471:	حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ایک فرقہ ناجی ہوگا	411-412
منقبت 472:	علیؑ اور اولاد علی علیہ السلام کے فضائل چُھپانے والے نادان اور جاہل ہیں	412-413
منقبت 473:	علیؑ کا ایک شیعہ آتشِ جہنم سے ایک ہزار لوگوں کو نجات دلائے گا	414-415
منقبت 474:	یارسولؐ اللہ کیا کوئی طریقہ ہے کہ میں سمجھ جاؤں کہ میں نے دوستی ودشمنی عنداللہ کی ہے؟	415
منقبت 475:	جنگِ تبوک میں اللہ نے کہا اے رسولؐ اپنی مدد کے لیے فرشتوں کو بلاؤ یا علیؑ کو بلاؤ	416-417
منقبت 476:	مُحبِّ علیؑ شہیدِ راہِ خدا ہے	418

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 477:	علیؑ کا مقام ومرتبہ خدا کے پاس بہت بلند ہے	419-420
منقبت 478:	قالؐ: اللہ نے مجھؐ کو نبوت وبرکت سے نوازا، علیؑ کو فصاحت وشُجاعت سے نوازا	421-422
منقبت 479:	صحیح اعتقاد کے ساتھ علیؑ کی ایک فضیلت کے اقرار وذکر پر گناہوں کی بخشش	422
منقبت 480:	رسولِ خداؐ کی انگوٹھی پر اللہ نے **عَلِیًا وَلِیَ اللّٰہ وَصِیُ رَسُوْلُ اللّٰہؐ** کندہ کردیا	422-424
منقبت 481:	علیؑ کی دوستی گناہوں کو کھا جاتی ہے	424
منقبت 482:	حضرت علیؑ کے چہرہ مبارک کے نور سے فرشتوں کی خلقت	425
منقبت 483:	ہم منافق کو کس طرح پہچانتے تھے؟	425-426
منقبت 484:	سب سے پہلے جنت میں محبِّ علیؑ جائے گا سب سے پہلے دوزخ میں دشمنِ علیؑ جائے گا	426-427
منقبت 485:	وائے ہے اُس پر جو علیؑ کے فضائل کی تکذیب کرتا ہے	427
منقبت 486:	قالؐ: میراؐ اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے	427-428
منقبت 487:	قالؐ: خدا لعنت کرے میریؐ اُمّت کے ایسے گروہوں پر جو میرےؐ عہد کو ضائع کردیں	429
منقبت 488:	امیر المومنینؑ کا لقب، اللہ کی جانب سے صرف حضرت علیؑ کے لیے مخصوص ہے	429-430
منقبت 489:	حضرت علیؑ سے اللہ کا وعدہ	430-431
منقبت 490:	قال علیؑ: رجعت میں میرے اہلِ بیتؑ جمع ہونگے	431
منقبت 491:	محبتِ علیؑ کی تاثیر، مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے	432-436
منقبت 492:	علیؑ کی محبت پل صراط سے گرنے نہیں دے گی	437
منقبت 493:	محبِّ علیؑ کا مقام اور بغضِ علیؑ کا انجام	437-438
منقبت 494:	اے محمدؐ: کہو اگر اللہ چاہے اور علیؑ چاہے	438
منقبت 495:	اے محمدؐ: تیرےؐ اور میرے درمیان ایسا کوئی راز نہیں جسے علیؑ نہ جانتے ہوں	439
منقبت 496:	کچھ لوگ یہ کہنے لگے کہ خدا علیؑ سے راز ونیاز کررہا ہے	440
منقبت 497:	آواز آئے گی کہاں ہیں علیؑ کے محبّ	441
منقبت 498:	بے شک جنت وجہنم کے دروازوں کا اختیار علیؑ کو ہے مومنین کا نکاح حورانِ بہشتی کے ساتھ علیؑ پڑھیں گے	441-442
منقبت 499:	چکور پرندہ اور اُس کی آب وغذا	442-443
منقبت 500:	جہنم کے کنارے	443-444
منقبت 501:	میرے جسم کا ریشہ ریشہ الگ کردیں تب بھی علیؑ کی محبت میرے دل سے نہ جائے گی	444-445
منقبت 502:	اے علیؑ لوائے حمد تمہارےؑ ہاتھ میں ہوگا علَم کا طول ہزار سالہ راہ کے برابر ہوگا	445-447
منقبت 503:	قمر نامی مومنہ کا، لوگوں کو ولائے علیؑ کی ترغیب دینا	448-450

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 504:	نہرِ کوثر میرےؐ لئے، علیؑ کے لیے اور علیؑ کے دوستوں کے لیے ہے	450-451
منقبت 505:	علیؑ کے شیعوں کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گی	451-452
منقبت 506:	علی علیہ السلام سے محبت فقط مومن کرے گا	453-454
منقبت 507:	امیر المومنین علیہ السلام کی خصوصیات	454-455
منقبت 508:	رسولِ خداؐ نے ایک سے پوچھا کہ میرےؐ بعد میرا بھائی، وزیر، وصی، وارث کون بننے کو تیار ہے؟	456
منقبت 509:	قال علیؑ: خدا قسم رسولِ خداؐ اپنی اُمت سے ناراض رُخصت ہوئے اِس دنیا سے، سوائے شیعیانِ علیؑ کے	457-460
منقبت 510:	قالؐ: اے علیؑ جو ہم سے دوستی رکھتا ہے وہ عرب ہے اور جو کینہ رکھتا ہے وہ جفا کار ہے	461
منقبت 511:	شیعیانِ علیؑ نور کے منبروں پر جلوہ فگن ہوں گے	462-463
منقبت 512:	انکارِ ولایتِ علیؑ، انکارِ رسالت ہے	463-464
منقبت 513:	رسولِ خداؐ کو معراج 130 بار ہوئی ہر بار ولایتِ علیؑ کی زیادہ تاکید کی	464
منقبت 514:	یا علیؑ! عالمِ ذر میں مجھے میریؐ اُمت دکھائی گئی	464-465
منقبت 515:	علیؑ کی محبت جنت کی کنجی ہے	465
منقبت 516:	علیؑ کی محبت مثلِ درخت کے	466
منقبت 517:	علیِ مرتضیٰؑ و فاطمۃ الزہراؑ کا نکاح شیعیانِ علیؑ کے لیے دوزخ سے آزادی کی سند	466-467
منقبت 518:	علیؑ کا شیعہ اور گناہ کا اقرار اور آگ کی سزا اہلِ معرفت کو آگ نہیں جلاتی	467-469
منقبت 519:	علی علیہ السلام انوکھا سُلطان ہے	469-472
منقبت 520:	قالؐ: جنگِ اُحد میں لوگوں نے میراؐ ساتھ چھوڑ دیا سوائے علی ابن ابی طالبؑ کے	473-474
منقبت 521:	(اللہ کہہ رہا ہے) علیؑ کی محبت ولایت واجب ہے، میں کسی کا عذر اسکے خلاف نہیں سُنوں گا	474-475
منقبت 522:	جس نے بھی علیؑ کے ایک شیعہ کو ذلیل کیا گویا اُس نے مجھؐ کو ذلیل کیا، جس کا ٹھکانہ جہنم	475-476
منقبت 523:	قیامت کے دن چار لوگوں کے علاوہ کوئی سواری پر نہ ہوگا	476-477
منقبت 524:	قال علیؑ: کیا میں سو جاؤں تو آپؐ کی جان بچ جائیگی	477-478
منقبت 525:	امامِ عادل کی دوستی کی جزا اور امام ظالم کی دوستی کی سزا	479
منقبت 526:	عظمتِ شیعیانِ علی علیہ السلام اے علیؑ اپنے شیعوں کو میریؐ طرف سے سلام پہنچانا	480-490
منقبت 527:	ندائے آسمانی علیؑ اور علیؑ کے شیعہ کامیاب ہیں	490-491
منقبت 528:	رسولِ خداؐ اور امیر المومنینؑ کی رجعت	491
منقبت 529:	رسولِ خداؐ نے علیؑ کو مالِ غنیمت میں دو حصے دیئے	491-492
منقبت 530:	علیؑ علم بردارِ رسولِ اکرمؐ ہیں علَم بردار آگے ہی آگے رہتا ہے	493

نہج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 531:	علی علیہ السلام پہاڑ پر سوار ہوئے	494
منقبت 532:	علیؑ ولی کی وجہ سے بارانِ رحمت نازل ہوئی ہے	494-495
منقبت 533:	پھول پر کلمۂ شہادت	495-496
منقبت 534:	علیؑ ولی خود اپنے جنازہ کے پاس آئے	496-497
منقبت 535:	علیؑ و فاطمہؑ کا گھر رسولِ خداؐ کا حُجرہ ہے	497-498
منقبت 536:	علیؑ ولی کے چہرے کے نور سے فرشتوں کی خلقت	498
منقبت 537:	**بخ بخ من مثل شیعة علیؑ** واہ، واہ کون ہے علیؑ کے شیعوں کی مثل	499-500
منقبت 538:	قالؐ: جو میںؐ نے دیکھا وہ علیؑ نے دیکھا	500
منقبت 539:	ولایتِ علیؑ میں کسی قسم کی رُخصت نہیں، چھوٹ نہیں	501
منقبت 540:	علیؑ کے شیعہ ہی علیؑ کے فرمان کو ماننے والے ہیں	501-502
منقبت 541:	قال علیؑ: جو مرتا ہے مجھے دیکھتا ہے	502-503
منقبت 542:	سلمانؓ کے دل کا حال اگر ابوذرؓ کو معلوم ہو جائے تو	504
منقبت 543:	سلمانِ محمدیؓ کا سوال، یا علیؑ آپؑ کا نام کیا ہے؟	504
منقبت 544:	قالؐ: اے علیؑ تم ہی صدیقِ اکبرؑ فاروقِ اعظم ہو	504-505
منقبت 545:	لوگوں کو اُن کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا	505-506
منقبت 546:	انکارِ ولایتِ علیؑ پر چار لوگوں کا انجام	506-507
منقبت 547:	غزوۂ طائف کے موقع پر اللہ نے علیؑ سے سرگوشی کی	507-508
منقبت 548:	ملائکہ کا ایک بات پر اختلاف اور علیؑ کا فیصلے کے لئے آسمان پر جانا	508
منقبت 549:	ایک فرشتہ کا زمین پر پہلی بار آنا اور امیر المؤمنینؑ کو سلام کرنا	508-509
منقبت 550:	قال علیؑ: میرے ہی ذریعہ دین کامل ہوگا	509
منقبت 551:	علیؑ کے شیعوں کی اور شیعوں کے دوستوں کی بخشش	510
منقبت 552:	قابَ قوسین میں تصویرِ علیؑ	510-511
منقبت 553:	تمام انبیاء ولایتِ رسولِ خداؐ و علیؑ پر مبعوث ہوئے ہیں	511
منقبت 554:	علیؑ امینِ رسولِ خداؐ	511-512
منقبت 555:	کیا علیؑ کی دوستی مجھے فائدہ پہنچائے گی؟	512
منقبت 556:	دنیا سب کے لئے ہے اور آخرت صرف مؤمن کے لئے	513
منقبت 557:	قال علیؑ: میریؑ داڑھی خون سے مُخضب ہوگی	513-514

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 558:	قال علیؑ: ہمارے بارے میں غلونہ کرو ہماریؑ فضیلت نہ چھپاؤ	514
منقبت 559:	علیؑ جبرئیلؑ کے قدموں کی آہٹ سُن لیتے تھے	515
منقبت 560:	قال علیؑ: سانپ تو میرا فرمان سُنتا بھی اور عمل بھی کرتا ہے مگر افسوس' اکثر لوگ تو میریؑ بات سُنتے ہی نہیں	515-516
منقبت 561:	موسٰی وہارون کی مدد کرنے والا سلطان کون تھا؟	516-518
منقبت 562:	سورج نے علیؑ سے مخاطب ہو کر کہا: **یا اول ، یا آخر . یا ظاهر . یا باطن**	518-519
منقبت 563:	ایک یہودی کا کُتّا دو ناصبیوں (منکر فضائل علیؑ) کو زخمی کیا	520-521
منقبت 564:	علیؑ شریکِ نبوت ہوئے	521-522
منقبت 565:	علیؑ اور روزِ قیامت	522
منقبت 566:	آدمؑ سے پہلے محمدؐ وعلیؑ کی خلقت' کیا کوئی بیٹا باپ سے پہلے پیدا ہوتا ہے؟	522-523
منقبت 567:	حضرت علیؑ کو سلام کرنے کا ادب	524
منقبت 568:	علیؑ خدا کا وہ دل ہے جس میں خدا نے رازوں کو رکھا ہے	524-525
منقبت 569:	شیعیانِ علیؑ کے لئے فرشتوں کا استغفار کرنا	525
منقبت 570:	قال علیؑ: اے جہنم یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے	525-526
منقبت 571:	قالؐ: میں نے علیؑ کو کسی جنگ میں نہ دیکھا لیکن ستّر ستّر ہزار فرشتوں کے ساتھ	526-527
منقبت 572:	بظاہر اپنے کو علیؑ والا بتانے والا مومن سے حسد کرتا ہے	527
منقبت 573:	شیر نے شیرِ خدا سے کہا ہم آپؑ کی عترت سے محبت رکھنے والوں کو نہیں کھاتے	528-530
منقبت 574:	قالؐ: اے سلمانؓ حالاتِ علیؑ سے تعجب نہ کرو	530-531
منقبت 575:	جس مکان میں ذکرِ علیؑ ہوتا ہے وہاں خاص خوشبو آتی ہے	531-532
منقبت 576:	جنتِ عدن' علیؑ اور شیعیانِ علیؑ کے لئے ہے	532
منقبت 577:	جو کوئی محبانِ علیؑ سے محبت کے ساتھ مصافحہ کرے تو خدا اُس کے گناہ معاف کر دیتا ہے	532-533
منقبت 578:	محبتِ علیؑ ہی آگ سے گزرنے کی سند ہے	534
منقبت 579:	علیؑ ولی کی انوکھی سخاوت	534
منقبت 580:	محبتِ علیؑ میں گناہ نقصان نہیں دیتا	534
منقبت 581:	اگر چاہتے ہو کہ خدا تمہارا ہمسایہ ہو	535
منقبت 582:	صعصعہ بن صوحان کے سوالات امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے	535-537
منقبت 583:	اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے	538
منقبت 584:	قال علیؑ! مجھے چھ (6) چیزیں عطا کی گئی ہیں	538

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 585:	رسولِ خداؐ کے والدین نے قبر سے نکل کر ولایتِ علی علیہ السلام کا اقرار کیا	539-540
منقبت 586:	قالؐ اے علیؑ تم انزع البطین ہو	540
منقبت 587:	خوشی کا راز	541
منقبت 588:	جو پُلِ صراط سے ہوا کی طرح گزرنا چاہتا ہو	541-542
منقبت 589:	علیؑ امامِ ہدایت ہے' تاریکی میں چمکتا ہوا چراغ	542
منقبت 590:	علیؑ کی انوکھی قضاوت	543-545
منقبت 591:	قال علیؑ! اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ یہ معلوم کرے وہ ہمارا محبّ ہے یا دشمن	545-546
منقبت 592:	قالؐ: اے علیؑ تمہارے متعلق میرےؐ فرامین	546-547
منقبت 593:	حدیثِ منزلت	547-550
منقبت 594:	رسولِ خداؐ نے انوکھی کتاب' قرآنِ ناطق علی ابن ابی طالبؑ کے سپرد کی	550
منقبت 595:	اقرارِ ولایتِ علیؑ کے بغیر کوئی نبی' نبی نہیں	551
منقبت 596:	اقرارِ ولایتِ علیؑ کے سبب دوزخ سے آزادی	552
منقبت 597:	تشھد اور ہر مقام پر ولایتِ علیؑ کی شہادت دینا ضروری ہے	553
منقبت 598:	تشھد میں ولایتِ علیؑ کی شہادت	553-554
منقبت 599:	وقتِ موت مومن رسولِ خداؐ اور علیِ مرتضٰیؑ کو دیکھے گا	554-556
منقبت 600:	سلمانِ فارسیؓ نے کہا اِس شخصؑ کا دامن تھام لو	556-557
منقبت 601:	اے محمدؐ میراثِ علم اور آثارِ نبوت علیؑ ابن ابی طالب کے سپرد کر دو	557-558
منقبت 602:	فرشتے علیِ مرتضٰیؑ کی اطاعت کرتے ہیں قالؐ میںؐ اور علیؑ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی	558-561
منقبت 603:	حکم خدا سے رسولِ خداؐ نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے سوائے علیؑ کے دروازے کے	561-562
منقبت 604:	خلقتِ محمد مصطفیٰؐ وعلیِ مرتضٰیؑ وآلِ محمدؐ	562-563
منقبت 605:	حضرت علیؑ کی ولایت قبول کرنے کا ثمرہ	563-564
منقبت 606:	دشمنِ علیؑ کی اصل نسلِ یہودی ہوگی	564
منقبت 607:	ستّر ہزار فرشتے علیؑ پر درود بھیجتے ہیں' اور علیؑ کے شیعوں کے لئے مغفرت کرتے ہیں	564-565
منقبت 608:	صرف شیعیانِ علیؑ کی ہی عبادت قبول ہوتی ہے	565
منقبت 609:	ایک شخص نے کہا یا علیؑ میں آپؑ کا دوست ہوں	566
منقبت 610:	امیر المؤمنینؑ کی بد دعا سے ایک شخص کُتّا بن گیا	566-568
منقبت 611:	رسولِ خداؐ وعلیِ مرتضٰیؑ کے لئے بادل سے غذا اور پانی کا نازل ہونا	568-569

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 612:	علیؑ اور فاطمۃ الزہراؑ کی اولاد سے محبت کا ثمرہ	570
منقبت 613:	قال علیؑ! میںؑ جنبُ اللہ' میںؑ باب اللہ ہوں	570-571
منقبت 614:	جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے ہم اُن کی ناک پر ایک نشان لگائیں گے	571
منقبت 615:	اقرارِ ولایتِ علیؑ کے لئے یونسؑ پیغمبر نے کہا میں اُس شخص کی ولایت کیسے قبول کروں جس کو دیکھا نہیں	572-574
منقبت 616:	جنت کے آٹھ دروازے ہیں پانچ دروازوں سے حضرت علیؑ کے شیعہ جنت میں داخل ہونگے	574
منقبت 617:	قالؑ: اے ابوطالبؑ کے لاڈلے بزرگی نصیب ہو' میرے بعد تم چھ باتوں میں لوگوں سے اختلاف کرو گے	575
منقبت 618:	کئی اصحاب نے' اصحابِ کہف کو سلام کیا لیکن جواب صرف علیِ مرتضیٰؑ کے لئے آیا	575-578
منقبت 619:	آسمانی فرشتے حضرت علیؑ کو جانتے پہچانتے ہیں	578-585
منقبت 620:	مولا علیؑ نے فرمایا'' معانی کیا ہے بیان کیا ہے؟	585-586
منقبت 621:	بزبانِ مقدادؓ اور فضائلِ علی علیہ السلام	586-588
منقبت 622:	رسولِ خداؐ کے ساتھ علیؑ کی منزلت	589-591
منقبت 623:	خلقتِ انبیاءؑ سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال قبل خلقتِ نورِ محمدیؐ وحجابات	591-593
منقبت 624:	امیر المؤمنین کا خطبۂ نون والقلم	594-598
منقبت 625:	قال علیؑ: میںؑ وہ ہوں جس کی ولایت کا ہزار اُمتوں نے انکار کیا	598-604
منقبت 626:	علیؑ کے شیعہ کی تعریف' علیؑ کی زبانی	604-605
منقبت 627:	مُحبِّ علیؑ و مُبغضِ علیؑ کی پہچان	605-606
منقبت 628:	قال علیؑ: میں حجابِ خدا' وجہِ خدا' وصراطِ خدا ہوں	606-609
منقبت 629:	امیر المؤمنینؑ کا خطبہ درمعرفتِ خدا	609-610
منقبت 630:	مُکالمہ درمیانِ علیؑ فاطمہؑ.....علیؑ اور بتولِ عذراؑ کے فضائل	611-616
منقبت 631:	علیؑ ومحمدؐ کا تقابل رسولِ خداؐ کی زبان سے	616-619
منقبت 632:	علیؑ کی تعریف رسولِ خداؐ کی زبانی	620-628
منقبت 633:	اسمائے علیؑ اور وجوہ تسمیہ	628-632
منقبت 634:	قال علیؑ: قرآن میں میرؑا ایک نام ہے جس کو جاننے والے ہی جانتے ہیں	632-635
منقبت 635:	اللہ کی ہر مخلوق نے اور ہر انسان نے اپنی اپنی زبان میں علیؑ کو پکارا ہے	635-639
منقبت 636:	قال علیؑ: ہر قوم اور ہر گروہ میں میرؑا نام الگ ہے' صدائے ناقوس' اور حضرت علیؑ کے نام	640-643
منقبت 637:	اسماءِ علیِ ولی علیہ السلام	643
منقبت 638:	قرآن میں حضرت علیؑ کے نام	634-654

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 639:	کلمۂ شہادات پرنص' تلقین: میّت کو قبر میں لٹا کر یہ کہتے ہیں	654
منقبت 640:	کلمۂ شہادات پرنص' باب جنت پر کلمہ سنہرے حرفوں سے لکھا ہے	654-655
منقبت 641:	کلمۂ شہادات پرنص......فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا کلمہ	655
منقبت 642:	کلمۂ شہادات پرنص......امام حسن علیہ السلام کا کلمہ	655
منقبت 643:	کلمۂ شہادات پرنص......ساقِ عرش پر کلمہ	655
منقبت 644:	کلمۂ شہادات کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد	656
منقبت 645:	کلمۂ شہادات پرنص......کنکریوں نے کلمہ پڑھا	656
منقبت 646:	کلمۂ شہادات پرنص......امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا کلمہ	656-657
منقبت 647:	کلمۂ شہادات پرنص......آسمان کے ہر دروازہ پر کلمہ	657
منقبت 648:	کلمۂ شہادات پرنص......امام محمّدِ باقر علیہ السلام کا کلمہ	657
منقبت 649:	کلمۂ شہادات پرنص-محمود فرشتہ کے شانوں کے درمیان کلمہ	657
منقبت 650:	کلمۂ شہادات پرنص-ہندوستانی طبیب کا کلمہ امامؑ کے سامنے	658
منقبت 651:	کلمۂ شہادات پرنص......قرآن میں کلمہ	658
منقبت 652:	کلمۂ شہادات پرنص' شمعون یہودی کا مولاؑ کے سامنے کلمہ پڑھنا	658-659
منقبت 653:	کلمۂ شہادات پرنص' پادری نے امام حسین علیہ السلام کے کٹے ہوئے سر کو سامنے رکھ کر کلمہ پڑھا	659
منقبت 654:	کلمۂ شہادات پرنص' راہب کا امیر المؤمنینؑ کے سامنے کلمہ پڑھنا	659-660
منقبت 655:	کلمۂ شہادات پرنص......کھجور کی گُٹھلی پر کلمہ	660
منقبت 656:	کلمۂ شہادات پرنص' آسمانوں کو خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے بابِ جنت پر کلمہ	660-661
منقبت 657:	کلمۂ شہادات پرنص......مریض کی صحت اور کلمہ پڑھنا	661
منقبت 658:	کلمۂ شہادات پرنص......امام حسین علیہ السلام کا کلمہ	661
منقبت 659:	قرآن میں کلمہ شہادات	661-662
منقبت 660:	کلمۂ شہادات پرنص......بہشت کے دروازے پر کلمہ	662
منقبت 661:	کلمۂ شہادات پرنص......نورانی چہرہ	662-663
منقبت 662:	کلمۂ شہادات پرنص......شبِ معراج آسمان پر کلمہ	662-663
منقبت 663:	کلمۂ شہادات پرنص' ایک شخص پانی کے اُوپر چلتے ہوئے اللہ کی تسبیح پڑھ رہا تھا	663-664
منقبت 664:	کلمۂ شہادات پرنص' جب اللہ نے عرش کو پیدا کیا	664
منقبت 665:	کلمۂ شہادات پرنص' جب اللہ نے پانی کو پیدا کیا	664

سلسلہ نمبر	فہرست مناقب	صفحہ نمبر
منقبت 666:	کلمۂ شہادات پرنص؛ جب اللہ نے لوح کو خلق کیا	664-665
منقبت 667:	کلمۂ شہادات پرنص؛ جب اللہ نے اسرافیلؑ کو خلق کیا	665
منقبت 668:	کلمۂ شہادات پرنص؛ جب اللہ نے جبرائیلؑ کو خلق کیا	665
منقبت 669:	کلمۂ شہادات پرنص؛ کلمۂ شہادت جب اللہ نے آسمانوں کو خلق کیا	665
منقبت 670:	کلمۂ شہادات پرنص؛ جب اللہ نے زمینوں کو خلق کیا	666
منقبت 671:	کلمۂ شہادات پرنص؛ جب اللہ نے پہاڑوں کو خلق کیا	666
منقبت 672:	کلمۂ شہادات پرنص؛ جب اللہ نے آفتاب کو خلق کیا	666
منقبت 673:	کلمۂ شہادات پرنص؛ جب اللہ نے چاند کو خلق کیا	666-667
منقبت 674:	کلمۂ شہادات پرنص......اعمالِ مسجدِ کوفہ میں کلمہ	667
منقبت 675:	کلمۂ شہادات پرنص؛ زیارتِ امیر المؤمنین علیہ السلام میں کلمہ	667
منقبت 676:	کلمۂ شہادات پرنص اذنِ دخولِ حرم امام رضاءؑ میں کلمہ	667
منقبت 677:	کلمۂ شہادات پرنص......دعاء روزِ عرفہ میں کلمہ	668
منقبت 678:	کلمۂ شہادات پرنص......زیارت قُبورِ مومنین میں کلمہ	668
منقبت 679:	کلمۂ شہادات پرنص......سواری کے چار پائے پر کلمہ	668-669
منقبت 680:	کلمۂ شہادات پرنص؛ مُلکِ چین میں ایک درخت کے پھول پر کلمہ	669
منقبت 681:	اگر مجھےؑ خوف نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ علیؑ کو جنون ہوگیا ہے؛ تو میںؑ تم کو کچھ بتاتا؛ جو خدا نے مجھؑ کو علم دیا ہے	669-684
منقبت 682:	میںؑ ہی عابد ہوں؛ میںؑ ہی معبود ہوں؛ میںؑ ہی شاہد ہوں؛ میںؑ ہی مشہود ہوں	685-692
منقبت 683:	قال علیؑ: اگر کسی نے ہمارے متعلق کیوں؛ کیا؛ یا نہیں؛ کہا وہ کافر ہوگیا اور اُس نے شرک کیا	692-698
منقبت 684:	امام کی تعریف......حدیثِ طارق	698-710
منقبت 685:	خطبۃ البیان......میںؑ وہ ہوں جس پر کسی نام یا شُبہ کا اطلاق نہیں ہوتا	710-724
منقبت 686:	جنت کا پرندہ اور کلمۂ شہادات	724-725
منقبت 687:	فرشتے علی علیہ السلام کی زیارت کے مشتاق ہیں	725-726
منقبت 688:	اے ابوذرؓ علیؑ درخشاں امام ہے	726-732
منقبت 689:	حضرت علیؑ کی تلوار کا وزن	732
منقبت 690:	امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت پر لوگوں کا گریہ	733-737

الف:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفصیلاتِ کتاب

نام : نہج الاخبارین (انتہائی مختصر علیؑ نامہ)

تالیف : سید رضی الدین حیدر جعفری اخباری

مصدقہ : سائل بابُ الیقین مولانا سید وحید الدین حیدر جعفری صاحب قبلہ مدظلہ العالی اخباری

ناشر : سید مشتاق حسین رضوی

کمپوزنگ : نیو حیدر آباد پریس اینڈ آرٹس؛ چھتہ بازار؛ حیدر آباد Cell: 9700698068

مطبوعہ : سید محمد ذیشان عباس رضوی اخباری (Cell:93460 01400)

ڈیجیٹل پریس؛ پرانی حویلی روڈ؛ حیدر آباد۔۲، انڈیا

سن طباعت : ڈسمبر ۲۰۱۳ء م صفر المظفر ۱۴۳۵ھ

تعداد اشاعت : 1 ہزار

............☆برائے ایصال تحفۂ آخرت☆............

☆ سرکار ریاض الملّت الحاج وزوّار مولانا سید ریاض الدین حیدر جعفری قبلہ اعلی اللہ مقامہ؛ (اخباری غدیری)

☆ شہیدِ راہِ حق قتیل راہِ خدا سائل بابُ العلم الحاج وزوّار مولانا سید تقی الدین حیدر جعفری قبلہ اعلی اللہ مقامہ؛ (اخباری)

☆ والدین سرکار ریاض الملّتؒ غدیری ☆ والدہ شہیدِ راہِ حقؒ

☆ سید مشتاق حسین رضوی کے والدین مولوی سید سجاد حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ واہلیہ

☆ سید رضی الدین حیدر جعفری اخباری واہل وعیال

............☆ملنے کا پتہ☆............

☆ بیت الشّرف سرکار ریاض الملّت اعلی اللہ مقامہ؛ اخباری غدیری

مکان نمبر 22-3-885؛ دار الشفاء؛ حیدر آباد دکن؛ الہند

☆ سید رضی الدین حیدر جعفری اخباری کوچہ کڑوے صاحب؛ مکان نمبر 22-3-927؛ گراؤنڈ فلور؛ فلاٹ نمبر 102؛ دار الشفاء پُرانی حویلی؛ حیدر آباد دکن؛ الہند۔ فون 0091-9160495349

ب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مادۂ تاریخ

کِتَابُ نَہجُ الْاَخْبَارِیْن

انتہائی مختصر علیؑ نامہ

477 + 1330 + 110 + 96

= سنہ ۲۰۱۳ء

یہ جملہ تو میں نے لکھا لیکن مادۂ تاریخ قدرتاً نکل گئی یہ میری کوشش کا نتیجہ نہیں ہے

شکر اللہ......یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

خادم الاخبارین سید رضی الدین حیدر جعفری اخباری زوّار

ج:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہدیہ تشکر

حقیقت تو یہ ہے کہ شکریہ ادا' نہ کرنا چاہئے اِس لئے کہ جو جو مومنین اِس کتاب نہج الاخبارین کے سلسلے میں ہمارا تعاون کیے ہیں وہ اور ہم بلکہ سب مومنین کئی زیارتوں میں کہتے ہیں کہ وَنُصرَتِیْ لَکُمْ مُعَدَّۃٌ مولاؑ ہر رُخ سے نصرت حاضر ہے' یہ نصرتِ دین ہے اور آخرت کے لئے اعلیٰ ترین تحفۂ آخرت خود ساتھ لیجاتے ہیں۔

بس شکریہ اِس بات کا ہے کہ میری تحریک میں تعاون کیئے ہیں لحاظہ میں تمام معاونین و بالخصوص محترم سید مشتاق حسین رضوی صاحب ابن مولوی سید سجاد حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں۔

اَجرُکُمْ عَلَی اللّٰہ

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

سید رضی الدین حیدر جعفری اخباری زوّار

د:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حسد بہت بُری خصلت ہے

قال امیر المؤمنین علیہ السلام "اِیَّاکَ وَالْحَسَدَ فَاِنَّہٗ شَرُّ شِیْمَۃٍ وَاَقْبَحُ سَجِیَّۃٍ وَخَلِیْقَۃُ اِبْلِیْسَ" خبردار حسد کے پاس نہ جانا یہ بہت بُری خصلت ہے اور بدترین عادت ہے یہ شیطان کا شیوہ ہے۔

"لَا تَحَاسَدُوا فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاکُلُ الْاِیْمَانَ تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَلَا تَبَاغَضُوْا فَاِنَّھَا الْحَالِقَۃُ" ایک دوسرے سے حسد نہ کیا کرو کہ حسد ایمان کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور ایک دوسرے سے دشمنی نہ کیا کرو کہ جلانے والی ہے۔

یَا عَلِیُّ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّدٌ

(ھِدَایَۃُ الْعِلْمَ، اُردو ترجمہ غُرَرُ الحِکَم مولف سید حسین شیخ الاسلامی جلد 1، ص 261، 264)

نہج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

د:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو حدیث کو تم برداشت نہ کر سکو
اُس حدیث کو ہمارےؑ طرف لوٹا دو

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے جابر! ہماری حدیث مشکل ہے، بہت سخت ہے اِس پر ایمان نبی مرسل، ملکِ مقرب، اور وہ مومن لا سکتا ہے جس کے دل کا امتحان خدا نے ایمان کیساتھ کیا ہو۔

تم میں بدبخت، خبیس وہ شخص ہے جس نے آلِ محمّد علیہم السلام کی حدیث کو چھوڑ دیا ہو، جس کے تم لوگ واقف تھے اور اُس کو سُن کر تمہارے دل نرم پڑ جاتے تھے، ایسی حدیث پر عمل کرو کیونکہ یہ حقِ مُبین ہے جو حدیث تم لوگوں کو گراں گزرے عجیب معلوم ہو اُس کو برداشت نہ کر سکو ایسی حدیث کو ہمارے پاس لوٹا دو ......الخ

یَا عَلِیُّ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّدٌ

(تفسیر فُرات، اُردو، ص 68، مولف علامہ فُرات بن ابراہیم کوفیؒ)

د:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جو علم کی پہلی بالشت تک پہونچا وہ متکبر ہو گیا

"قال امیرالمؤمنین علیه السلام العلم ثلثة اشبار فمن وصل الی الشبر الاول تکبر وادعٰی ومن وصل الی لشبر الثانی تواضع وذل ومن وملِ الی الشبر الثالث افتقر و فنیٰ وعلم انه ما علم"

ارشادِ امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے کہ علم تین بالشت ہے پس جو پہلی تک پہنچا متکبر ہو گیا اور دعویٰ کرنے لگا اور جو دوسری بالشت تک پہنچا متواضع ہو گیا اور اپنے کو ذلیل سمجھنے لگا اور تیسری بالشت تک پہنچا، فقر اختیار کیا اور فنا ہو گیا اور اُس کو اِس بات کا علم ہوا کہ وہ کچھ نہیں جانتا۔

(نہج الاسرار جلد 1، ص 36، بحوالہ بحر المعارف ص 267، مولف مُلّا عبدالصّمد ہمدانیؒ)

اِذَا زَادَ عِلْمُ الرَّجُلِ زَادَ أَدَبُهُ وَتَضَاعَفَتْ خَشْيَتُهُ لِرَبِّهِ

جب آدمی کا علم زیادہ ہو جاتا ہے تو اُس کا ادب بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اُسے اپنے پروردگار سے خوف بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمدؐ وّآل محمدؐ

(ھدایۃ العلم اُردو ترجمہ غرر الحکم ص 198 مولف سید حسین شیخ الاسلامی)

نھج الاخبارین | علی اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

د:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دولت مندوں کے ساتھ تواضع وانکساری کرتے ہیں

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں! علم کے طلب کرنے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ متوجہ اور ہوشیار ہو جاؤ۔ اِنہیں اِن کے صفات اور نظروں سے پہچانو، ایک قسم ہے جو علم صرف دکھاوے اور جہل و نادانی کی بناء پر حاصل کرتے ہیں۔ دوسری قسم ہے جو بزرگی اور غلبہ حاصل کرنے، دھوکہ دینے کے لئے سیکھتے ہیں۔ اور تیسری قسم وہ ہے جو فقہ و عقل کی خاطر علم سیکھتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو دکھاوے اور نادانی کی وجہ سے علم سیکھتے ہیں تم اُن کو اذیت دینے والا اور ذرا ذرا سی باتوں میں لوگوں سے جھگڑا کرنے والا پاؤ گے۔ اور کبھی کبھی ایسے لوگ خشوع وخضوع کا لباس زیب تن کر لیتے ہیں حالانکہ وہ ورع و پرہیز گاری سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ اِن کی گردنوں کو اِس (رِیاکاری اور مکّاری کی) وجہ سے مروڑ کر رکھ دے گا اور اِن کی ناک توڑ دے گا (یعنی ذلیل ورُسواء کرے گا) اور وہ حضرات لوگوں پر تسلط وغلبہ حاصل کرنے اور دھوکہ دینے کی خاطر علم سیکھتے ہیں یہ لوگ اپنے ہم جنسوں اور برابر کے درمیان بزرگی اور عزّت کے خواہاں ہوتے ہیں درحالیکہ اغنیاء اور مالداروں کے لئے تواضع وانسکاری کرتے ہیں پس ایسے لوگ اِن کی دی ہوئی رشوت اور اُجرت کو ہضم کرنے والے اور دین کو نذرِ آتش کرنے والے ہیں لہٰذا اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اِن کو بینائی سے محروم کر دیتا ہے اور اندھا بنا دیتا ہے (یعنی پھر یہ لوگ حق و باطل میں تمیز نہیں کر پاتے) اور علماء کے آثار سے اِن کے نشان و اثر کو مٹا دیتا ہے۔

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمدؐ وّآل محمدؐ

(الخصال اُردو، ص 106-107، مولف شیخِ صدوقؒ)

د:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولِ معصومؑ ہو یا امامؑ سے
کوئی منسوب قول اُس کو باطل نہ کہو

علی بن سوید کے سوالات کے جوابات میں امام موسٰی بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہماری وہ احادیث وروایات جو تم تک پہنچیں یا ہماریؑ طرف منسوب ہوں، اُن کے متعلق یہ نہ کہو کہ یہ باطل ہیں اگرچہ اِن احادیث کے خلاف ہماریؑ کسی دوسری حدیث کو تم جانتے بھی ہو (الیٰ آخرہ)

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار جلد 7، اُردو ص 281 سطر 26-27، ص 282، سطر پہلی، مولف علامہ مجلسیؒ)

د:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائلِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا شمار ناممکن ہے

" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : لَوْ اَنَّ الرِّیَاضَ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرَ مِدَادٌ وَالْجِنَّ حَسَّابٌ وَالْاِنْسَ کِتَّابٌ مَآ اَحْصٰی فَضَائِلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَام "

فرمایا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے: "اگر سارے درخت قلم بن جائیں سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام جن حساب کرنے والے ہوں اور کُل انسان لکھنے والے ہوں تب بھی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کو شمار نہیں کر سکتے"۔

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مولف سید محمد صالح کشفی ترمذی سُنّی الحنفی، ص 139 بحوالہ مودات)

ھ: پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر حمد وثناء خالقِ امیر المؤمنین اسد اللہِ الغالب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لئے اور درود محمدؐ وآلِ محمدؐ پر **یَا عَلِیُّ اَللّٰھمّ صلّ علی محمدؐ وّآل محمدؐ** حضراتِ مؤمنین الحمد للہ یہ میری تیسری تالیف ہے بنام ''نہج الاخبارین بعنوان انتہائی مختصر علیؑ نامہ'' میں نے اِس سے قبل گناہگار شیعیانِ علیؑ کے لئے ''ریاض الجنۃ'' تالیف کی جس کی اشاعت محترم اسد اللہ سجن لال اخباری نے کی۔ دوسری تالیف ''تعلیم الاخبارین للاطفال'' جس کی اشاعت محترم سید محمد ذیشان عباس رضوی اخباری نے کی۔ نہج الاخبارین (انتہائی مختصر علیؑ نامہ) کے ناشر ہیں محترم سید مشتاق حسین رضوی فرزندِ مولوی سید سجاد حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارا اور اِن کتابوں کی تالیف کے سلسلے میں جو معاونین ہیں کا مقصد شہرت نہیں بلکہ ہمارا مقصدِ حقیقی صرف اور صرف یہ ہے کہ عام مومنین تک اخبارِ معصومین علیہم السلام پہنچ جائیں اور اخباریت کا صحیح تعارف تقاریر کی شکل میں تو جاری ہے لیکن مکتوبی شکل میں بھی ہو جائے۔ سادہ لوح مومنین پر یہ بات اچھی طرح ثابت ہو جائے کہ قرآن واحادیثِ معصومین علیہم السلام کے علاوہ اخباریت کچھ اور چیز ہے ہی نہیں۔ بعض حضرات کو لفظ اخباریت سے نفرت ہے' لیکن انتظامِ قدرت یہ ہے کہ اخباریت اور غدیر کے اعداد بھی ایک ہیں۔ اخباریت کے اعداد **1214** ہیں' غدیر کے اعداد بھی **1214** ہیں۔ ارشادِ معصوم ہے اگر تم دنیا میں ایک ایسا کاغذ چھوڑ کر آئے جس پر صرف علیؑ لکھا ہوا تھا تو خدا تم کو ہر حرف کے معاوضہ میں جنت میں ایک شہر دے گا اور وہ شہر اِس دنیا کے سات دنیا برابر ہوگا۔ مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام

خبرِ صادق میں فرماتے ہیں کہ علیؑ کا شیعہ ہی علیؑ کے فضائل کو نشر کرے گا۔ آخر زمانہ کے لئے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ علاماتِ ظہورِ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہٗ وفضائلِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بکثرت نشر کرو۔ ہمارے والدین نے ہماری سرشت میں محبتِ علیؑ وذکرِ علیؑ کو راسخ کر دیا اور غمِ حسینِ مظلوم کا بھی سلیقہ بتایا۔ بس یہی درس تھا جس کے تحت ہم نے طئے کیا کہ ایک کتاب علیؑ نامہ کی شکل میں لکھی جائے اور بکھرے ہوئے فضائل کو حتّی الامکان یکجا کیا جائے۔ تقریباً **689** مناقبِ مولا علیؑ نہج الاخبارین میں لکھے گئے ہیں جو کہ انتہائی مختصر علیؑ نامہ ہے۔ اگر کوئی **689** کروڑ فضائل امیر المؤمنینؑ بھی لکھے گا تو اُس علیؑ نامہ پر بھی انتہائی مختصر علیؑ نامہ ہی لکھا جائے گا۔ ہم نے انتخابِ روایات وآیات میں اِس بات پر خصوصی توجہ رکھی کہ آیت ہو کہ روایت اُس میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا پہلے ذکر لازمی طور پر ہو بعد میں دیگر معصومینؑ کا ذکر اِس لئے کہ ہمارا عنوان ہی علیؑ نامہ ہے۔ اور تکرارِ روایت کو بھی ترک کیا گیا ہے اور ہر آیت وروایت کے بعد حوالہ بھی تحریر کر دیا گیا ہے تاکہ یہ کتاب نہج الاخبارین بھی حوالہ بنتی رہے۔ اگر خالقِ قرآنِ ناطق کی مدد شاملِ حال ہو تو انشاء اللہ نہج الاخبارین جلد **2** بھی منظرِ عام پر آئے گی۔

نہج الاخبارین سے پہلے میرا ارادہ تھا کہ ریاض الاخبارین جس کے **200** صفحات مکمل ہو چکے ہیں اُس کو شائع کیا جائے لیکن میری ملاقات شاکر حسین اخباری فرزندِ قاسم علی گڈھیا (مقیم ممبئی) سے **2/مارچ 2013**ء ممبئی شہر میں فیضِ پنجتنی مسافر خانے میں ہوئی تب شاکر بھائی اخباری نے مجھ سے کہا کہ رضی بھائی آپ پہلے نہج الاخبارین کو شائع کریئے کہ وہ علیؑ

نامہ ہے چنانچہ میں 10/اپریل 2013ء سے نہج الاخبارین لکھنا شروع کیا۔ جب میں 5/ اگست 2013ء کو ممبئی شہر جشنِ عقدِ علیؑ و زہراؑ کے تبرک کے سلسلے میں پہنچا تو مجھے بہت بُری خبر ملی کہ آج ہی شاکر بھائی اخباری اِس دنیا سے رُخصت ہوگئے۔ یقیناً ہر عنوان سے عظیم ترین عنوان علیؑ نامہ ہے جو کہ آپ حضرات کے ہاتھوں میں نہج الاخبارین (انتہائی مختصر علیؑ نامہ) کی شکل میں آچکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا ثواب میرے والدین اور میرے بھائی شہیدِ راہِ حق مولانا سید تقی الدین حیدر جعفری اخباری رحمۃ اللہ علیہ و محترم سید مشتاق حسین رضوی صاحب کے والدِ علام سید سجاد حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ و اہلیہ۔ و شاکر حسین ابن قاسم علی گڈھیا، جملہ عاشقانِ حیدرِ کرارؑ و محبانِ حیدرِ کرارؑ کی ارواح کو پہنچتا رہے گا۔ عجیب حُسن اتفاق ہے کہ نہج الاخبارین کے حروف بارہ ہیں۔ (۱) لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کے حروف بارہ ہیں (۲) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے حروف بارہ ہیں (۳) امیر المؤمنینؑ کے حروف بارہ ہیں (۴) شاہِ ولایت پناہ کے حروف بارہ ہیں (۵) علیؑ بن ابی طالبؑ کے حروف بارہ ہیں (۶) چاند جس کی نسبت مولاؑ سے ہے اِس کے گھر بھی بارہ ہیں (۷) سورج جس کی نسبت رسولِ خداؐ سے ہے اِس کے گھر بھی بارہ ہیں (۸) دن کے گھنٹے بھی بارہ ہیں (۹) رات کے گھنٹے بارہ ہیں (۱۰) اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ" (سورہ توبہ) سال کے مہینے بارہ ہیں (۱۱) "وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَبَعَثْنَا مِنْھُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا" حضرتِ موسٰی علیہ السلام کے نقیب بھی بارہ تھے (سورہ مائدہ) (۱۲) "وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰی اُمَّۃٌ یَّھْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ وَقَطَّعْنٰـھُمُ اثْنَتَیْ عَشَرَ اَسْبَاطًا" یعقوب علیہ السلام کے اسباط بارہ اشخاص تھے (سورہ اعراف) (۱۳)

آئمہؑ معصومین علیہم السلام بھی بارہ ہیں جو کہ خُلفائے رسولِ خداؐ و خلفائے رحمان ہیں۔ کتاب اعلام الوریٰ میں مرقوم ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ خاتم النبیینؐ نے امیر المؤمنینؑ سے فرمایا "اِثْنَا عَشَرَ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ اَعْطَاھُمُ اللّٰہُ عِلْمِیْ فَھْمِیْ اَوَّلُھُمْ اَنْتَ یَاعَلِیُّ وَاٰخِرُھُمُ الْقَائِمُ الَّذِیْ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَھَا" فرمایا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے میرے اہلبیتؑ میں سے بارہ اشخاص ہیں جن کو حق تعالیٰ نے میرا علم اور میری فہم عطا فرمائی ہے اے علیؑ اُن میں سے اوّل تو تمؑ ہو اور اُن کا آخر وہ قائمؑ ہے جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو مفتوح کرے گا۔ (یعنی امام مھدی آخر الزماںؑ) (۱۴) نہج الاخبارین اِس کتاب کے نام کے حروف بھی بارہ ہیں یہ کتاب انتہائی مختصر علیؑ نامہ کے عنوان سے لکھی گئی ہے" (۱۵) (مناقبِ مولا علیؑ) کے حروف بھی بارہ ہیں (۱۶) (ولایتِ مولا علیؑ) کے حروف بھی بارہ ہیں (۱۷) (معرفتِ مولا علیؑ) کے حروف بھی بارہ ہیں"۔

ولایتِ مولا علیؑ ہی اللہ کی ولایت ہے چنانچہ شیخ مفیدؒ امالی میں اور یعقوبِ کلینیؒ کافی میں مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ "وَلَا یَتُنَا وَلَایَۃُ اللّٰہِ الَّتِیْ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیٌّ قَطُّ اِلَّا بِھَا" ہماریؑ ولایت اللہ کی ولایت ہے کوئی بھی نبی اِس ولایت کے بغیر مبعوث نہیں ہوا۔

(امالی مفیدؒ 142 حدیث 9، بحار الانوار 262/100، حدیث 15، امالی طوسیؒ 671، حدیث 19، مجلس 36)

اِس قولِ معصوم سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ولایتِ مولا علیؑ اللہ کی ولایت ہے اگر اِس ولایت کا تذکرہ اِس ولایت کا اقرار ہر عبادت میں نہ کیا جائے تو گویا آپ اپنی عبادت میں

اللہ کی ولایت کا ذکر کرنا نہیں چاہتے ہیں جس کی عبادت ولایتِ خدا سے خالی ہو تو وہ عبادت، عبادت ہی کہاں رہی۔

اگر اِس ولایت نامہ کو علیؑ نامہ کو سرکارِ ریاض الملّت اعلیٰ اللہ مقامہٗ اخباری یا سائلِ باب العلم شہید راہِ حق مولانا سید تقی الدین حیدر جعفری اخباری رحمۃ اللہ علیہ، یا سائلِ بابُ الیقین مولانا سید وحید الدین حیدر جعفری قبلہ مدظلہ العالی اخباری لکھتے ہوتے تو بڑی عمدہ و عالیشان کتاب ہوتی۔ میرے پاس علم کا فقدان معرفت کی کمی اور میری فکر محدود بھلا میں لامحدود کے مناقب کو کیسے لکھتا۔ یہ تو میرے خالق کے خالق کی نظرِ عنایت تھی کہ مجھ جیسے اجہل سے علیؑ نامہ لکھوا دیا یہ قدرتِ خدا کا ادنا ترین کرشمہ ہے اگر اللہ چاہے تو جھاڑ پہاڑ بھی بول سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ جھاڑ سے باتیں کرتے تھے لیکن موسیٰؑ کلیم اللہ کہلائے گئے۔

یَا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ و آلِ محمّدؐ

از:......خادم الاخبارین

سید رضی الدین حیدر جعفری اخباری زوّار فرزند و تلمیذ سلطان الواعظین سرکارِ ریاض الملّت مُجددِ مذہبِ اہلبیتؑ الحاج و زوّار مولانا سید ریاض الدین حیدر جعفری قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اخباری غدیری

(ریسرچ اِسکالر کتب خانہ نواب سالار جنگؒ حیدر آباد دکن۔ اے۔ پی۔ انڈیا)

Cell No.: 0091 60495349

و: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف نہج الاخبارین

درود و سلام ہو اُس ذواتِ مقدسہ پر جن میں اِلٰہی صفات جلوہ گر ہیں، یہ وہ بزرگ ہستیاں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کے ساتھ اور قرآن کو اِنؑ کے ساتھ رکھا و نیز اپنی ذات، صفات و افعال کو اِنؑ میں اس طرح لازم و ملزوم کر دیا کہ یہ ہرگز ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں گے۔ خداوندِ عالم نے رسولِ اکرمؐ کو حکم دیا کہ اِن دونوں کو لوگوں کی رہبری و سعادتِ ابدی کی خاطر اپنا خلیفہ قرار دیں، تاکہ لوگ ان دونوں کے ساتھ متمسک ہو کر دنیا و آخرت میں سعادت حاصل کریں۔

دین و ایمان کے رہزن دین دار لوگوں کے اعتقادات میں شکوک و شبہات پیدا کرنے میں ہر ممکنہ کوشش کر رہے ہیں۔ مومنین میں ضعیف الاعتقاد جس کو امامؑ نے مُعارین کہا ہے یعنی عارضی ایمان والے ایسے لوگ، اِن کے جال میں پھنس کر اپنی آخرت خراب کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے امان کا وعدہ صرف اُس سے کیا ہے جو ولایتِ علیؑ کو قبول کریں کیونکہ ولایتِ علیؑ کے اقرار سے نبوت کا اقرار اور نبوت کے اقرار سے توحید کا اقرار جُڑا ہے، پس مومن، موالی وہ ہے جو اُصولِ دین میں عدل و امامت کو مانتا ہے۔ اشعری اور مُعتزلی امامت کو اُصولِ دین کا حصّہ نہیں سمجھتے جب کہ شیعیانِ علیؑ امامیہ امامت کو اُصولِ دین کی اصل مانتے ہیں۔ بغیر اقرارِ امامت کے اظہارِ عدلِ توحیدِ باری تعالیٰ ناممکن، کیونکہ **لا فرق بین نور الربوبیة ونور الولایته لان الولایته جزء من التوحید وجزء من النبوه** پس پیکرِ ولایت نے **انا لا الہ الا اللّٰہ** کا اعلان کیا تب اظہارِ توحید ہوا۔ جو اس اُصول کو مانتا ہے وہ مومن ہے اور مومن عربی زبان میں اُس کے لئے استعمال ہوتا ہے، جس کو امن و امان مل گئی ہو۔ پس ولایتِ علیؑ کا ماننے والا ہی مومن ہے جسے عذابِ خدا سے امان دی گئی ہے اور جو منکرِ ولایت ہے وہ پیکرِ نفاق کی چلتی پھرتی لاش ہے، جسے کسی حال میں مومن نہیں کہا جا سکتا، منکرانِ سیرتِ شیخین المتمسک بالثقلین حضرات کے لئے **نہج الاخبارین** پیش خدمت ہے جس میں معرفت و ولایتِ علیؑ کے مقدس باب کو قرآن و احادیثِ معصومین علیہم السلام سے بند کیا گیا ہے، ارشادِ معصومؑ ہے کہ **اَلْفِکْرُ مِفْتَاحُ الْمَعْرِفَه** فکر

معرفت کی کُنجی ہے اب جو بھی معرفتِ علیؑ کے بند باب کو کھولنا چاہتا ہے وہ پاک فکر کو مفتاح بنا کر معرفت کے باب کو کھولے تا کہ وہ عارفِ امام بن جائے' جب عارفِ امام بن جائے تو زیارتِ امام کریں' اور جب آپ زیارتِ جامعہ پڑھیں گے تو یہ بولنے کے حقدار ہو جائیں گے کہ **عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُقِرٌّ بِفَضْلِكُمْ** آپ کے حق کا عارف اور آپ کے فضل کا معترف ہوں۔ ارشادِ معصومؑ ہے کہ پہلے معرفت پھر عبادت' پہلے معرفت پھر زیارت' بغیر معرفت کے نہ عبادت' عبادت ہے نہ زیارت' زیارت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب **نہج الاخبارین** (انتہائی مختصر علیؑ نامہ) ہر سن وسال کے فافہم حضرات کے لئے **فی الدنیا والاخرة** فائدہ بخش ثابت ہوگی۔

خادم الشریعة المطهره

سائل بابُ الیقین سید وحید الدین حیدر جعفری اخباری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال رسولؐ اللّٰه: عَلِیٌّؑ مَعَ الْقُرانُ وَالْقُرانُ مَعَ عَلِیٌّؑ

ارشادِ رسول اکرمؐ ہے کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے

منقبت 1: **جنگلی گدھے ہیں جو ذکرِ علیؑ سے بھاگتے ہیں**

قرآن: فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ

اب اُنہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے اِس طرح روگردانی کرنے والے ہیں گویا وہ وحشی گدھے ہیں' جو شیر سے بھاگتے ہیں'۔

تفسیر: لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ۔

کافی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس آیت میں **تَذْكِرَةِ** سے مراد جنابِ امیر المومنین علیہ السّلام ہے' اور تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ اِس سے مراد ہر وہ چیز جو جنابِ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کو یاد دلائے۔

یَا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ مدثر 74، آیات 49-50-51 حاشیہ 1 ص 921 مقبول ترجمہ)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 2: **الایمان سے مُراد امیر المومنین علیہ السّلام ہیں**

قرآن: وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ۔ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُم۔

ترجمہ: لیکن اللہ نے اپنے فضل وکرم سے ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ہے اور اسکو تمہارے دلوں میں زینت دیدی ہے اور کفر و نافرمانی اور گناہ کو تمہارے لئے ناپسند قرار دے

دیا ہے دلوں میں زینت دیدی ہے اور کفر و نافرمانی اور گناہ کو تمہارے لئے ناپسند قرار دے دیا ہے' ایسے ہی لوگ ہوشیار ہیں۔''

تفسیر: **حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ ط**

کافی اور تفسیر قمّی میں جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہیکہ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ میں اَلْاِیْمَان سے اور زَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ میں ضمیر غائب سے مُراد جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں اور کَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ و الْعِصْیَانَ میں اَلْکُفْرَ سے مراد اوّل' اور اَلْفُسُوْقَ سے ثانی' اور اَلْعِصْیَانَ سے ثالث ہے' اور نیز کافی میں ہے کہ اُنؑ حضرتؑ سے دریافت کیا گیا تھا کہ آیا حُب اور بُغض' ایمان سے ہوتا ہے؟ جواب میں فرمایا کہ آیا' کیا؟ حُب اور بغض' سوائے ایمان کے کسی اور چیز کا نام ہے؟۔''

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وَ آلِ محمّدؐ

(سورہ الحجرات 49' آیت 7 حاشیہ 1 ص 823 مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 3: اَذَانٌ سے مُراد کون ہے؟

قرآن: **وَ اَذَانٌ مِنَ اللّٰہِ**: تفسیرِ قُمّی اور تفسیر عیاشی میں جنابِ امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے کہ اُس اَذَانٌ سے مُراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔'' تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے کہ وہ اَذَانٌ اُن لوگوں میں' میںؑ (علیؑ) تھا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وَ آلِ محمّدؐ

(سورہ توبہ 9' آیت 3 حاشیہ 5 ص 297' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 4: فِطْرَتَ اللّٰہ سے مُراد کون ہیں؟

قرآن: **فِطْرَتَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا**

ترجمہ: خدا کی بنائی ہوئی سرشت جس پر اُس نے آدمیوں کو پیدا کیا ہے **لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ط** خدا کی بناوٹ میں کوئی تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی۔'' تفسیرِ قُمّی میں ہیکہ **فِطْرَتَ اللّٰہِ** سے مُراد **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ وَ علیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔**

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وَ آلِ محمّدؐ

(سورہ روم 30 آیت 30 حاشیہ 4 ص 649 مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 5: لِلدِّیْن سے مُراد

ولایتِ امیر المؤمنین علیہ السلام وَ آئمہ معصومین علیہم السلام

قرآن: **فَاَقِمْ وَ جْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفاً ط**

ترجمہ: (اے نبیؐ) خالص دل کے ساتھ دین کی طرف رُخ کئے رہو۔''

تفسیر: **فَاَقِمْ وَ جْھَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ط**

کافی اور تفسیر قُمّی میں جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس آیت میں اَلدِّیْنِ سے مُراد ہے ولایتِ امیر المؤمنین علیہ السلام وَ ائمہ معصومین علیہم السلام ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وَ آلِ محمّدؐ

(سورہ روم 30 آیت 30 حاشیہ 3 ص 649 مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت6: اَلنُّوْرِ سے مُراد امیر المؤمنین علیہ السّلام ہے

قرآن: فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ط پھر اللہ پر اور اُس کے رسولؐ پر اور اُس نورؑ پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ۔

تفسیر: **اَلنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا**ط

تفسیر: قُمّی میں ہے کہ **النُّور** سے مراد جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

کافی میں: جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ **النُّور** سے مُراد امامت ہے۔ اور وہ خدائے تعالیٰ کے اِس قول سے ثابت ہے **فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا**ط نیز فرمایاؑ کہ **النُّور** سے مُراد امامؑ ہے اور جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے اِس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تھا تو آپؑ نے فرمایا: **واللہ النُّور** سے مُراد تمام آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں، یہ بھی ارشاد فرمایا کہ امامؑ کا نور مومنین کے دلوں میں اُس سے زیادہ روشنی پہنچاتا ہے جتنی چمکتا ہوا آفتاب دن میں پہنچاتا ہے اور مومنین کے دلوں کو آئمہ معصومین علیہم السلام ہی روشن کرتے ہیں، اور جن سے خدائے تعالیٰ کو توفیقِ ہدایت سلب کرنی منظور ہو تو آئمہؑ کے نور کو اُن سے روک لیتا ہے، پس اُن کے دل اندھیرے میں آجاتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ التغابن 64 آیت 8 حاشیہ 2، ص 888، مقبول ترجمہ)

نہج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لفظِ هِیَ سے مُراد ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ہے

منقبت7: قرآن: وَمَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰی لِلْبَشَرِ۔

اور یہ تو آدمی کیلئے صرف ایک نصیحت ہے

تفسیر: کافی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہیکہ اِس آیت میں لفظِ **هِیَ** سے مراد ولایتِ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ مدثر 74، آیت 31 حاشیہ 1 ص 920، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت8: اَلْیَمِیْن سے مُراد علیؑ ولی علیہ السلام ہیں

قرآن: اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ

سوائے داہنی طرف والوں کے۔ تفسیر: **اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ**۔ تفسیر قُمّی میں ہے کہ **اَلْیَمِیْن** خود جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور **اَصْحٰبُ الْیَمِیْن** اُنؑ حضرت کے شیعہ ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ مدثر 74 آیت 39، حاشیہ 2، ص 920، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت9: نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط سے مُراد نور علیؑ علیہ السلام ہے

قرآن: اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ الخ

کیا وہ شخص جس کے سینے کو اللہ نے اِسلام کے لئے کھول دیا ہے وہ اپنے پروردگار کی طرف سے نورِ ہدایت پر ہے۔ (یا کوئی اور؟)

تفسیر: فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط روضة الواعظين میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے یہ آیت پڑھی، پھر ارشاد فرمایا کہ نور جس وقت دل میں اُترتا ہے اُس کے لئے جگہ ہو جاتی ہے اور دل کا کنول کھل جاتا ہے، لوگوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ اِس کی کوئی علامت بھی ہے جس سے پہچان لیا جائے کہ اِس دل میں نور آگیا ہے، فرمایاً ہاں۔ اِس فریب دینے والے مقام سے دل برداشتہ رہنا، اور ہمیشہ رہنے والے گھر کی طرف متوجہ رہنا۔ اور موت آنے سے پہلے اُس کے لئے مستعد رہنا، تفسیرِ قمی میں ہے کہ یہ آیت جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الزمر 39 آیت 22، حاشیہ 2، ص 735، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 10: الذِّکْرَ سے مُراد امیر المؤمنینؑ ہیں

قرآن: اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ه

ڈرا تو تم اُس کو سکتے ہو، جو نصیحت پر چلے اور بے دیکھے خدا سے ڈرے پس ایسے شخص کو گناہوں کی بخشش کی اور عمدہ سے عمدہ اجر کی خوشخبری سنا دو۔

تفسیر: مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ کافی کی حدیث میں منقول ہے کہ اس آیت میں مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ سے مُراد جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ یٰسین 36 آیت 11، حاشیہ 4، ص 703، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ یہ آیت امیر المومنینؑ کی شان میں ہے!

منقبت 11: قرآن: اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

مومنوں کا قول تو جس وقت (بھی) وہ خدا اور اُس کے رسولؐ کی طرف اِس غرض سے بُلائے جائیں کہ رسولؐ اُن کے مابین فیصلہ کرے اُس کے سوا اور کچھ ہوتا ہی نہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سُنا اور ہم نے اطاعت کی اور وہی (پوری پوری) فلاح پانے والے ہیں۔

تفسیر: قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ تفسیرِ مجمع البیان میں جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ حضرتؑ اِس جگہ قَوْلُ الْمُؤْمِنِيْنَ پڑھتے تھے یعنی لام کو پیش کے ساتھ پڑھتے تھے تفسیر میں جنابِ امام محمد باقر علیہ السّلام سے نیز تفسیرِ قُمی میں منقول ہے کہ یہ پوری آیت جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں ہے وہی حضرتؑ اِس میں مُراد لئے گئے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ النور 24 آیت 51، حاشیہ 2، ص 568، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 12: یہودیوں کا گروہ داخلِ اِسلام ہوا اور جانشینِ نبیؐ کے لئے سوال کیا!

قرآن: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ

الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ۔ سوائے اِس کے نہیں ہے کہ حاکم تمہارا اللہ اور اُس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نماز پڑھتے ہیں اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

تفسیر: **رَاکِعُوْنَ۔ المجالس** میں جنابِ محمدِ باقر علیہ السلام سے آیت **اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ** کی تفسیر میں یہ وارد ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ داخلِ زُمرہ اسلام ہوا جن میں عبداللہ ابن سلام، اسد بنِ ثعلبہ ابن امین اور ابنِ صوریا بھی شامل تھے۔ ایک موقع پر یہ لوگ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا نبیؐ اللہ حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے یوشع ابنِ نونؑ کو اپنا وصی مقرر کیا تھا پس آپؐ کا وصیؑ اور ہمارا ولیؑ بعد آپؐ کے کون ہے، اُسی وقت یہ آیت نازل ہوئی' جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اُٹھو چلو چنانچہ سب اُٹھ کر مسجد کو آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک سائل مسجد سے نکلتا ہے' آنحضرتؐ نے سائل سے دریافت کیا تجھ کو کسی نے کوئی چیز دی ہے؟ اُس نے عرض کیا جی ہاں یہ انگوٹھی دی ہے فرمایا یہ تجھے کس نے دی ہے؟ اُس نے عرض کیا اُس شخص نے دی ہے جو نماز پڑھ رہا ہے' فرمایاؐ تجھے کس حالت میں دی تھی؟ اُس نے عرض کیا جس وقت وہ رکوع میں تھا، یہ سُن کر جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے تکبیر فرمائی اور جو لوگ مسجد میں تھے اُنھوں نے بھی تکبیر کہی پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام میرےؐ بعد تمہارا ولی ہے اور اُنہوں نے عرض کی **رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّ بِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَّلِیًّا**

(ہم خدا کی ربوبیت سے اِسلام کے دین ہونے سے محمدؐ کی نبوت اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے راضی ہیں) اِس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل کی **وَمَن**

یَّتَوَلَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ المائدہ 5 آیت 55' حاشیہ 4' ص 185' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 13: یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا

علیؑ ہی ہیں جس سے زمین اپنی خبریں بیان کرے گی

قرآن: **یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا** اُس دن زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔

تفسیر: یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَھَا: علل الشرائع میں جنابِ سیدہ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا سے منقول ہے کہ حضرت ابوبکر کے زمانے میں بھونچال آیا، لوگ پریشان ہوکر ابوبکر وعمر کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ دونوں گھبرائے ہوئے خود ابوتراب جنابِ علی مرتضٰی علیہ السلام کے ہاں جارہے ہیں، لوگ بھی پیچھے پیچھے ہولئے تاکہ دروازۂ جنابِ امیر المومنین علیہ السلام پر پہنچے؟ حضرت علیؑ اِس شان سے برآمد ہوئے کہ اِن کو زلزلہ وغیرہ کی ذرا بھی پروانہ تھی، پھر ایک طرف کو چلے اور لوگ بھی پیچھے پیچھے چلے، یہاں تک کہ ایک بلندی پر پہنچے، حضرتِ امیر علیہ السلام اِس پر بیٹھ گئے اور لوگ بھی اِردگرد بیٹھ گئے اب مدینہ کی دیواروں کو دیکھ رہے ہیں کہ وہ ہل رہی ہیں، کبھی آگے کو آتی ہیں کبھی پیچھے کو جاتی ہیں، حضرتؑ نے فرمایا کہ جو کچھ تم دیکھ رہے ہو معلوم ہوتا ہے کہ اِس نے تمہیں بہت ہی ڈرا دیا ہے وہ کہنے لگے کہ بھلا ہم کیونکر نہ ڈریں کہ جو کچھ ہم اِس وقت دیکھ رہے ہیں ہم نے تو اِس سے پہلے کبھی دیکھا ہی نہیں، راوی کا بیان ہے کہ ابوتراب جنابِ علی مرتضٰی علیہ السلام کے دونوں لب ہائے مبارک حرکت میں آئے، پھر اپنا دستِ مبارک زمین پر مارا اور زمین سے فرمایا تجھے کیا ہو گیا ٹھہر جا۔ وہ فوراً حکمِ خدا سے ٹھہر گئی

لوگوں کا تعجب پہلے کے تعجب سے جبکہ حضرتؑ برآمد ہوئے تھے زیادہ ہوا، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم کو میرےؑ اِس کام سے تعجب ہوا' لوگوں نے عرض کیا کہ جی ہاں، ضرور ہوا۔ فرمایاؑ کہ میںؑ وہی شخص ہوں جس کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے فرمایا، **اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا**۔ پس وہ انسان میںؑ ہی ہوں جو زمین سے کہے گا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے۔

يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا وہ میںؑ ہی ہوں جس سے زمین اپنی خبریں بیان کرے گی۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ الزلزال 99 آیت 4' حاشیہ 2' ص 958' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 14 : علیؑ نے فرمایا میں نے تمہاری ناک رگڑی تو تم نے ایمان لایا' لہٰذا میںؑ سب سے افضل ہوں

قرآن: اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَجَاهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ط کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد الحرم کا آباد رکھنا اُس شخص کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا اور جس نے راہِ خدا میں جہاد کیا۔

تفسیر: **اَجَعَلۡتُمۡ سِقَايَةَ الۡحَآجِّ** تفسیر قُمی میں جناب امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت جنابِ علی مرتضیٰ علیہ السلام حضرت عباس اور شیبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے اِس لئے کہ عباس نے کہا تھا کہ حاجیوں کا پانی پلانا میرے ہاتھ میں ہے پس میں افضل ہوں اور شیبہ نے کہا تھا کہ بیت اللہ کی دربانی مجھ سے متعلق ہے پس میں افضل ہوں اور

امیر المومنین جنابِ علی مرتضٰی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ افضل میںؑ ہوں اِس لئے کہ میںؑ تم سے پہلے ایمان لایا۔ پھر مہاجرت کی اور جہاد کیا آخر تینوں اصحاب جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کے فیصلہ پر راضی ہوئے اُس وقت خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تفسیر مجمع البیان میں بھی یہ روایت اِسی کے قریب قریب ہے بلکہ اتنا زیادہ ہے کہ امیر المومنین جنابِ علی مرتضٰی علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میںؑ نے تلوار کے زور سے تمہاری ناک رگڑی ہے جب تم ایمان لائے ہو (ورنہ تم ایسے کیسے مانتے تھے کہ سیدھے سیدھے ایمان لے آتے۔)

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ التوبہ 9 آیت 19' حاشیہ 5' ص 301' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 15: جو علیؑ کے دوست ہیں اللہ اُن کو بخش دے گا چاہے گناہِ کبیرہ ہوں' منکرِ ولایتِ علیؑ کو ہرگز نہ بخشے گا

قرآن: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ج

یقیناً اللہ اِس کو تو نہ بخشے گا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اِس کے ماسوا جس کو چاہے بخش دے۔

تفسیر: **وَيَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ لِمَنۡ يَّشَآءُ ج**

الفقیھہ میں منقول ہے کہ جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ یہ جو خدا نے فرمایا کہ شرک کے سوا جسے چاہے بخش دے آیا کبیرہ گناہ بھی اِس میں داخل ہے' فرمایا بیشک داخل ہے' خدا کو اختیار ہے جسے چاہے بخش دے اور جسکو چاہے نہ بخشے۔ نیز اِسی کتاب میں جنابِ امیر المومنین علیہ السلام سے ایک حدیث منقول ہے جس کا ایک جزو یہ ہے کہ میں نے اپنے حبیب جنابِ محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ اگر مومن

دنیا سے اِس حالت سے جائے کہ کُل اہلِ زمین کے گناہوں کے برابر اِسکے گناہ ہوں تو بھی اُسکی موت گناہوں کا کفارہ ہوجائے گی' پھر فرمایا جو شخص **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** سچے دل سے کہے گا وہ شرک سے بری ہے' اور جو دنیا سے اِس حال میں جائے گا کہ کسی شئے کو خدا کا شریک نہ کیا ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا' پھر آنحضرتؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ شِيْعَتِكَ وَ مُحِبِّيْكَ يَا عَلِيُّ** (یعنی یہ جو خدا نے فرمایا کہ مشرک کے سوا جسے چاہے بخش دے تو وہ اے علیؑ تمہارے شیعوں اور محبّوں میں سے ہوں گے) امیر المؤمنین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آیا وہ میرےؑ ہی شیعوں میں سے ہوں گے؟ فرمایاؐ قسم بہ خدا وہ تمہارےؑ ہی شیعوں میں سے ہوں گے' تفسیر عیاشی میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے اِس آیت کی تفسیر میں یوں وارد ہے **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرِكَ بِهٖ** کے یہ معنیٰ ہیں کہ خدا ہرگز اُس شخص کو نہ بخشے گا جو علیؑ کی ولایت کا منکر ہو۔

وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ سے یہ مطلب ہے کہ جو علیؑ کے دوستدار ہیں اُن کو بخش دے گا، جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ ادنےٰ درجہ شرک کا کیا ہے؟ فرمایا دین میں ایک بات اپنی طرف سے پیدا کرے اور اِس پر لوگوں سے دوستی و دشمنی کرے، کتابِ التوحید میں جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ قرآنِ مجید کی یہ آیت مجھےؑ سب سے زیادہ پیاری ہے۔

یا علیؑ اللّٰهُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ النسآء 4 آیت 48' حاشیہ 1' ص 136' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 16: امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا مجھ سے بڑھ کر اللہ کی کوئی نشانی نہیں ہے

قرآن: لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى۔

بیشک اُنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں میں سے بڑی نشانیوں کو دیکھا۔

تفسیر: **لَقَدْ رَاٰى مِنْ آيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى۔**

کافی میں آیتہ اللہ العظمیٰ جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی آیت (نشانی) مجھؑ سے بڑھ کر نہیں ہے۔ تفسیر قمیؒ میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے علی مرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے سات موقعوں پر تم کو میری خاص معیت عطا فرمائی ہے' اُن میں سے **پہلا موقع** وہ ہے کہ جس رات مجھے پہلی مرتبہ آسمان پر لے گئے تو جبرئیل علیہ السلام نے مجھؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم آپؐ کے بھائیؑ کہاں ہیں؟ میںؐ نے کہا کہ میںؐ ان کو پیچھے چھوڑ آیا ہوں، عرض کی یا رسول اللہؐ خدا سے دعا کیجئے کہ وہ اُن کو آپؐ کے پاس لے آئے۔ میںؐ نے دعا کی تو دیکھتا کیا ہوں کہ تمہاریؑ صورت میرےؐ ساتھ موجود ہے، اور دیکھتا کیا ہوں کہ فرشتے ہیں کہ صفیں باندھے ٹھہرے ہیں، میںؐ نے کہا کہ اے جبرئیلؑ یہ کون ہیں؟ فرمایا، یا رسول اللہؐ اِنہی کے مقابلے میں خدائے تعالیٰ قیامت کے دن آپؐ حضرات کے سبب سے فخر کرے گا۔ پس میںؐ قریب ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ سب کچھ (تم سے) کہہ دیا۔

دوسرا موقع وہ تھا کہ مجھے دوسری مرتبہ آسمان پر لے گئے جبرئیلِ امینؑ نے مجھؐ سے پھر پوچھا کہ آپؐ کے بھائیؑ کہاں ہے؟ میں نے کہا میںؐ اُن کو اپنی جگہ خلیفہ کر آیا ہوں،

جبرئیلؑ نے کہا کہ خدائے تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ اُن کو آپؐ کے پاس لے آئے، میںؐ نے خدا سے دعا کی تو دیکھتا کیا ہوں کہ تمہاریؑ صورت موجود ہے اُسی وقت ساتوں آسمان میرےؐ لئے کُھل گئے یہاں تک کہ جو اُن میں رہنے والے ہیں اور جتنی اُن میں آبادیاں ہیں اور ایک ایک فرشتے کا مقام سب میںؐ نے دیکھ لیا، **تیسرا موقع** وہ ہے کہ جب مجھےؐ قومِ جن کی طرف بھیجا گیا تو جبرئیل امینؑ نے مجھؐ سے کہا کہ آپؐ کے بھائیؑ کہاں ہیں؟ میںؐ نے کہا میںؐ اُن کو اپنی جگہ چھوڑ آیا ہوں، جبرئیل امینؑ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ آپؐ خدا سے دعا کیجئے کہ وہ اُنؑ کو آپؐ کے پاس لے آئے۔ میںؐ نے دعا کی، دیکھتا کیا ہوں کہ تمہاریؑ صورت میرےؐ ساتھ موجود ہے، پس جو کچھ میں نے جنّات سے کہا اور جو کچھ اُنہوں نے مجھے جواب دیا وہ تم نے پورا پورا سُنا، **چوتھا موقعہ** وہ ہے کہ **لَیۡلَۃُ الۡقَدۡر** میرےؐ اور تمہارےؑ لئے مخصوص کی گئی ہے اور سوائے ہم دونوں کے (اور ہماریؑ خاص اولادؑ کے) اُس میں کسی اور کا حصّہ نہیں ہے، **پانچواں موقعہ** یہ ہے کہ میںؐ نے خدائے تعالیٰ سے تمہارےؑ بارے میں دُعا کی، پس اُس نے میریؐ خاطر سے تمہارےؑ لئے سوائے نبوت کے ہر چیز عطا فرمادی۔

نبوت کے بارے میں یہ ارشاد ہوا کہ اے محمدؐ یہ میں نے تمہارےؐ لئے مخصوص کی ہے اور تمؐ ہی پر اِس کا خاتمہ کر دیا ہے، **چھٹا موقعہ** وہ ہے کہ شبِ معراج جب مجھےؐ آسمان پر لے گئے تو خدائے تعالیٰ نے کُل انبیاء علیہم السلام کو جمع فرمایا اور میںؐ نے امام بن کر اُن سبکو نماز پڑھائی اور تمہاری صورت ٹھیک میرےؐ پیچھے تھی۔ اور **ساتواں موقعہ** یہ ہیکہ گروہوں کی ہلاکت میرےؐ اور تمہارےؑ ہاتھ رکھی ہے، یہ اُن لوگوں کا وہی جو معراج کے منکر ہیں۔ الخ۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ النجم 53 آیت 18، حاشیہ 2، ص 840، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 17: بَحۡرَیۡنِ سے مُراد علیؑ و فاطمہؑ ہیں

قرآن : "مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِ" اُس نے دو دریا بہائے وہ باہم ملتے ہیں

تفسیر: **مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ "تا" اللُّؤلُؤُ وَ الۡمَرۡجَانُ ج**

تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہیکہ علیؑ و فاطمہؑ دو (۲) عمیق بحر ہیں کہ اُن میں سے کوئی ایک اپنے دوسرے رفیق پر زیادتی نہیں کرتا، اور **یَخۡرُجُ مِنۡهُمَا اللُّؤلُؤُ وَالۡمَرۡجَانُ** سے مُراد امامِ حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ و آلِ محمّدؐ

(سورہ الرحمٰن 55 آیت 19، حاشیہ 4، ص 849، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 18: دشمنانِ علیؑ، بُغضِ علیؑ کے سبب رسولِ خداؐ سے صورت چُھپاتے تھے

قرآن : اَلَا اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ لِيَسۡتَخۡفُوۡا مِنۡهُ ط

آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے سینوں کو دہرا کر لیتے ہیں کہ اللہ سے اپنے راز چُھپائیں

تفسیر: **اَلَآ اِنَّهُمۡ يَثۡنُوۡنَ صُدُوۡرَهُمۡ**

کافی اور تفسیر عیاشی میں جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے وہ حضرتؑ فرماتے ہیں کہ مجھ سے جابر ابنِ عبداللہ نے بیان کیا کہ بیت اللہ کے حوالی جب مشرکین، جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے پاس سے گزرتے تھے تو کوئی اِن میں سے اپنا سر جُھکا کر، کوئی پیٹھ کو دہری کر کے اور کوئی سر کے اُوپر کپڑا ڈال کر نکل جاتا تھا۔ تاکہ

جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُس کو دیکھ نہ لیں، اِسی پر خدائے تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور تفسیرِ قمّی میں **يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ** کے یہ معنیٰ ہیں کہ اُن کے دلوں میں بُغضِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام جو اُبھرا ہوا ہے اُسکو چُھپاتے ہیں جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ علی مرتضٰی علیہ السلام کے ساتھ بُغض ہونا، منافق کی علامت ہے اور بہت لوگ ایسے تھے کہ جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حضور میں تو امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت کا اظہار کرتے تھے اور دل میں بُغض وکدورت رکھتے تھے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(سورہ ھود 11 آیت 5 ' حاشیہ 1 ' ص 352 ' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاویلِ قرآن پر علیؑ جنگ کریں گے' علیؑ خاصِفُ النّعل ہیں

منقبت 19: قرآن : **وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ج فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ**

اور اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو اُن کے مابین صلح کرادو پھر اگر اُن دونوں میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اُس سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو تاکہ وہ اللہ کے فیصلے کی طرف رجوع کرے۔

تفسیر: **وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا الخ۔**

کافی' تہذیب' اور تفسیرِ قمّی میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے بروایت اپنے والدِ ماجدؑ کے ایک حدیث منقول ہے جس میں یہ بھی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ تم میں کون ایسا بھی ہے جو میرےؐ بعد تاویلِ

قرآن پر اِسی طرح جہاد کرے گا جیسا کہ میںؐ نے تنزیلِ قرآن پر کیا، دریافت کیا گیا کہ وہ کون ہے؟ فرمایا خاصف النّعل جس سے مُراد **لِسانُ اللہِ النّاطِق** امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے (چنانچہ وہ وقت آیا تو) عمّارِ ابن یاسر نے فرمایا کہ میں اِسی عَلَم کے نیچے تین مرتبہ جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی معیّت میں جہاد کر چُکا ہوں۔ واللہ اگر یہ لوگ ہم کو مارتے مارتے نخلستانِ حجر تک بھی پہنچا دیں تب بھی ہمارے اِس یقین میں کبھی فرق نہ آئیگا کہ ہم حق پر ہیں، اور یہ باطل پر ہیں، اور بروز جنگِ جمل اسد اللہ الغالب جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا برتاوٗ اہلِ بصرہ کے ساتھ وہی تھا جو جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا روزِ فتح مکّہ، اہلِ مکّہ کے ساتھ تھا کہ آنحضرتؐ نے اُن کے بال بچوں کو نہیں لوٹا تھا بلکہ یہ فرمایا تھا کہ جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہ امان میں ہے اور جو اپنے ہتھیار ڈالدے وہ امان میں ہے اور جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے وہ امان میں ہے اِسی طرح جنابِ امیر المومنین علی ابن طالب علیہ السلام نے بصرے میں آواز دلوادی تھی کہ اُنکے بال بچوں کو نہ لوٹنا اور کسی زخمی پر حملہ نہ کرنا اور کسی بھاگے کا پیچھا نہ کرنا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کرلے اور اپنے ہتھیار ڈالدے وہ امان میں ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(سورہ الحجرات 49 آیت 9 ' حاشیہ 2 ' ص 823 ' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 20: تَذْكِرَةٌ سے مُراد ولایتِ علی ابن ابی طالبؑ ہے

قرآن : **اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ج فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا**

بیشک یہ ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے ربّ کے حضور میں پہنچنے کے لئے راستہ اختیار کرلے۔

تفسیر: **اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ۔**

کافی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہیکہ اِس سے مُراد ولایتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الدھر 76 آیت 29، حاشیہ 2، ص 926، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 21: جَنْبِ اللّٰہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں

قرآن: اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَافَرَّطْتُّ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ وَاِنْ کُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِیْنَ کوئی اُس وقت کہنے لگے گا ہائے افسوس میں نے جنبِ اللہ کے بارے میں کیسی کمی کی! اور میں ہمیشہ اِسکی ہنسی اُڑانیوالوں میں رہا!

تفسیر: **یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَافَرَّطْتُّ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ: المحاسن** میں جنابِ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت وافسوس کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے عدل کے اوصاف بیان کئے پھر خود ہی اُس کے مخالف ہوگئے ایسوں ہی کے بارے میں خدا فرماتا ہے **اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یٰحَسْرَتٰی الخ**۔

کافی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اِس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ جَنْبُ اللہ جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور اِسی طرح اِنؑ کے بعد اوصیاءؑ میں سے ہر وہ بزرگ جو اِس منزلتِ رفیعہ پر فائز ہوا ہو، تا نکہ یہ امر اُن کے آخر قائمؑ کو پہنچے۔ الاکمال اور تفسیرِ عیاشی میں جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنبِ اللہ ہم آئمہؑ ہیں المناقب میں اِنہی حضرتؑ سے اور اِن کےؑ والدِ ماجدؑ سے اور اُن کے صاحبزادے جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِسی آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ جنبِ اللہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور وہی قیامت کے

دن مخلوقِ خدا پر خدا کی حجّت ہوں گے، اور جنابِ امام رضائے غریب علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس آیت میں جنبِ اللہ کے معنیٰ ہیں ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام، نیز جنابِ امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنبِ اللہ میںؑ ہوں، احتجاجِ طبرسی میں خود اِنہی حضرتؑ سے ایک حدیث میں منقول ہیکہ خدائے عزّ وَجل نے صاف صاف بیان کرنے میں اور حجّت کے ثابت کرنے میں اپنے اِس قول سے جو اُس نے اپنے اولیاء اور اصفیاء کی نسبت فرماتا ہے زیادہ توضیح کی ہے اور وہ قول یہ ہے **اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَافَرَّطْتُّ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ ! یہ حقیقۃً** مخلوقِ خدا کو سمجھانے کیلئے خلیفہ خدا کی قُربِ منزلت کی تعریف ہے، کیا تم اِتنا نہیں سمجھتے کہ جب تم کسی کی قُربِ منزلت کی تعریف کرتے ہو تو تم کہا کرتے ہو کہ فلاں شخص فلاں بادشاہ یا نواب کے پہلو میں بیٹھنے والا ہے، چونکہ خدائے تعالیٰ جانتا تھا کہ یہ بدلنے والے اُس کی کتاب میں طرح طرح کی احداث کریں گے مثلاً جنبِ اللہ کے ناموں کو اُس میں سے گرادیں گے تاکہ اِس کے ذریعہ باطل کو قوت دیں اِس لئے اُس نے اپنی کتاب میں ایسے رُموز قائم کردیئے کہ اِن کو سوائے خود اُس کی ذات کے اور اِسکے انبیاء کے اور زمین پر حجّتیں ہیں اُن کے سوا اور کوئی نہ سمجھ سکے اور اِن رُموز سے مخالفوں کے دلوں کو اور اُن کی بصارتوں کو ایسا اندھا کردیا کہ اُنہوں نے اِن رُموز کو باقی رہنے دیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الزمر 39 آیت 56، حاشیہ 1، ص 741، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت22: وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ سے مُراد علی علیہ السلام ہے

قرآن : اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ

سوائے اِس کے کہ خدا کے عہد اور آدمیوں کے عہد کی پناہ میں آجائیں۔

تفسیر: **بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰه وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاس** تفسیرِ عیاشی میں جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے **حبْلٍ مِّنَ اللّٰه** سے مُراد کتابِ اللہ اور **حَبْلٍ مِّنَ النَّاس** سے مُراد امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ آلِ عمران 3 آیت 112، حاشیہ 2، ص 101، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت23: هُوَالْحَقّ سے مُراد امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں

قرآن : وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَالْحَقَّ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۔

اور وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے یہ دیکھ لیں گے کہ جو کچھ تمہارے ربّ کے پاس سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے وہی حق ہے اور وہی زبردست (اور) لائقِ تعریف (خدا) کے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

تفسیر: **هُوَ الْحَقّ** تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ اِس سے مُراد امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ السبا 34 آیت 6، حاشیہ 2، ص 683، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت24: رسولِ خداؐ نے نماز کے آخر میں علیؑ کے لئے اِتنی بلند آواز سے دعا کی کہ لوگ صاف صاف سُنتے تھے

قرآن : فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ م پس کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے تم اُس کے کسی حصّہ کو چھوڑ دو۔

تفسیر: **فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَايُوْحٰٓى اِلَيْكَ** کافی میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے اِس آیت کی تفسیر میں یوں وارد ہوا ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ و سلّم جب مابین مکّہ و مدینہ منزل قُدَید پر جا کر اُترے تو علی مرتضیٰ علیہ السلام سے یہ ارشاد فرمایا میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا تھا کہ میرےؐ اور تمہارےؑ مابین مُوالات (محبت) قائم کردے پس اُس نے کردی اور میں نے پروردگار سے یہ سوال کیا کہ میرےؐ اور تمہارےؑ مابین مواخات بھائی چارہ قائم کردے پس اُس نے فرمادی، اور میں نے اپنے پروردگار سے یہ سوال کیا کہ تم کوؑ میراؐ وصی قرار فرمادے پس اُس نے قرار دیدیا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اِس ارشاد کو سُن کر قُریش کے دوشخصوں نے یہ کہا کہ واللہ ایک صاع خُرمے جو پرانی مشک میں ہوں ہمارے نزدیک اِس سے زیادہ پسندیدہ ہیں جو کچھ محمّدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے ربّ سے سوال کئے بھلا اِس نے اپنے پروردگار سے کسی فرشتہ کی بابت سوال کیوں نہ کیا جو اِس کے دشمنوں کے برخلاف اِس کا مددگار رہتا۔ یا خزانہ کا سوال کیوں نہ کیا جس کے ذریعہ سے آئے دن کے فاقوں سے نجات پاتا۔ واللہ اِسے اپنے پروردگار سے کسی امرِ حق یا امرِ باطل کی دعائیں مانگی جو اِس نے پوری نہ کردی ہو۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ الخ:** تفسیرِ قُمّی اور تفسیر عیاشی

میں اِتنا اور زیادہ ہے کہ جنابِ رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنی نماز کے آخر میں ایسی بلند آواز سے کہ لوگ صاف سُنتے تھے امیر المومنین علیہ السلام کے حق میں یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ ھَبْ لِعَلِیٍّ الْمَوَدَّۃَ فِیْ صُدُوْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْھَیْبَۃَ وَالْعَظْمَۃَ فِیْ صُدُوْرِ الْمُنَافِقِیْن (یا اللہ تو مومنین کے دلوں میں علی علیہ السّلام کی محبت عطا فرما اور منافقین کے دلوں میں علی علیہ السّلام کی ہیبت وعظمت قائم فرمادے) پس خدائے تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا) (بالتحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے نیک کام کئے عنقریب خداوندِ عالم اُن کے لئے محبت قرار دیگا) اِس پر ابن الخطاب نے کہا جو اُوپر کی روایت میں دو شخصوں کا قول نقل ہوا ہے، اور خدائے تعالیٰ نے اُس کے بارے میں سورہ ھود کی دس آیتیں نازل فرمائیں جن میں سے پہلی یہ ہی تفسیر عیاشی میں زید ابن ارقم سے یہ روایت ہے کہ روح الامین عرفہ کی شام کو جنابِ رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ولایتِ علی علیہ السلام کا حکم لیکر نازل ہوئے اور جنابِ رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے منافقوں کی تکذیب کے خوف سے اِس حکم کے پہنچانے میں مضائقہ کیا۔ اور کچھ لوگوں کو جن میں بھی تھا بُلا کر اِس بارے میں مشورہ کیا کہ آیا حج میں یہ احکام سُنائے جائیں یا نہیں۔ ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا جواب دیں۔ جناب رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے گریہ فرمایا اور جبرئیل امین علیہ السلام نے یہ عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا امرِ خدا کے پہنچانے سے دل تنگ ہوتے ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے جبرائیل یہ بات نہیں ہے بلکہ میرا پروردگار جانتا ہے کہ قُریش کے ہاتھوں سے مجھے کتنی اذیتیں پہنچی ہیں، جب کہ اُنہوں نے میری رسالت کا اقرار نہ کیا تو پروردگار عالم نے مجھے اُن سے جہاد کرنیکا حکم دیا۔ اور آسمان سے میری نصرت کے لئے لشکر بھیجے اور اُنہوں نے میری

مدد کی۔ پھر وہ میرےؐ بعد علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کیونکر کریں گے۔ یہ سُن کر جبرئیل علیہ السلام چلے گئے اور اِس کے بعد پروردگارِ عالم نے یہ آیت نازل فرمائی فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ: الخر۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ ھود 11 آیت 12، حاشیہ 1، ص 354، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 25: اے علیؑ تم اور تمہارے شیعوں کا حوضِ کوثر پر اختیار

قرآن : اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی بالتحقیق وہ لوگ جن کے حق میں ہماری طرف سے نیکی پہلے ہی طئے ہو چکی ہے۔

تفسیر: اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی

المجالس میں جنابِ رسولِ خداؐ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ساقیؑ کوثر جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علیؑ تم اور تمہارےؑ شیعہ حوضِ کوثر پر ہوں گے اُن میں سے جس جس سے تمؑ محبت رکھو گے اُسے بلاؤ گے اور جن جن سے تم کوؑ نفرت ہوگی اُن کو روک دو گے۔ اور بڑے خوف کے دن عرش کے سائے میں تمؑ ہی امن سے ہوں گے اور سب لوگ پریشان ہوں گے اور تمؑ پریشان نہ ہوں گے۔ اور سب لوگ رنجیدہ ہوں گے اور تمؑ رنجیدہ نہ ہوں گے، اور تمہارےؑ بارے میں ہی یہ آیت نازل ہوئی ہے **اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنَّا الْحُسْنٰی**۔ اور تمہارے لئے ہی یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

لَا یَحْزُنُھُمُ الْفَزَعُ الْاَکْبَرُ بڑا بھاری خوف اُن کو رنج نہ دے گا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الانبیاء 21 آیت 101، حاشیہ 1، ص 527، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 26: روزِ عیدِ غدیر مولا علیؑ کا خطبہ "میںؑ ہی سبیلِ خدا ہوں"

قرآن : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ۔

بیشک اللہ تو اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اِس کی راہ میں اِس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

تفسیر: **یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ** ۔ مصباح المتہجد میں ہے کہ جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے غدیر کے دن خطبہ پڑھا جس میں ارشاد فرمایا کہ اے مومنو! آگاہ ہو کہ خدائے تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، **اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا۔**

آیا تم جانتے ہو کہ اللہ کیا چیز ہے اور اُس کی سبیل کون ہے؟ اللہ کی سبیل جو اُس نے اپنے نبیؐ کے بعد نبیؐ کے پیروؤں کے لئے مقرر فرمائی ہے وہ میںؑ ہوں تصریح:۔ اِس روز غدیر سے خاص وہ تاریخ مُراد نہیں ہے جس میں عین مقامِ غدیرِ خُم پر جنابِ رسولِ خداؐ نے جنابِ امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا خلیفہ مقرر کیا بلکہ عیدِ غدیر سے مُراد ہے جو اِسی واقعہ کی یادگار میں سال بہ سال منائی جاتی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ الصف 61 آیت 4' حاشیہ 6' ص 880' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اصحابِ رسولِ خداؐ علی ولیؑ کو آتا دیکھ کر کہتے وہ آئے خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃ

منقبت 27: **قرآن : اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ط**

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک کام کئے ساری مخلوق سے بہتر وہی لوگ ہیں۔

تفسیر: **اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الخ تفسیر قُمّی** میں ہے کہ یہ آیت آلِ محمدؐ کے بارے میں نازل ہوئی ہے' امالی میں جابر ابن عبداللہ سے منقول ہے کہ ہم جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں تھے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے اور آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اب تو تمہارے پاس میرا بھائیؑ آگیا۔ پھر کعبہ کی طرف توجہ فرمائی اور اُس پر اپنا ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا کہ اُسی کی قسم جسکے قبضۂ قدرت میں میریؐ جان ہے یہؑ اور اِسؑ کے شیعہ قیامت کے دن یقیناً کامیاب ہونے والے ہیں، پھر فرمایا مجھؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا اور خدا کے حکم کو سب سے زیادہ مضبوطی سے بجا لانے والا، رعیّت میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والا اور مالِ غنیمت کا سب سے زیادہ ٹھیک ٹھیک تقسیم کرنے والا اور خدا کے نزدیک فضیلت میں سب سے بڑھا ہوا علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے جس وقت آنحضرتؐ نے یہ فرمایا اُسی وقت خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ط**

اصحابِ رسولِ خداؐ کا اُسوقت سے یہ معمول ہوگیا کہ جب علیِؑ مرتضٰی علیہ السلام کو آتے دیکھتے تو یہ کہا کرتے **خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃ** وہؑ آئے۔ اور جنابِ رسولِ خداؐ سے اِس آیت

کی تفسیر میں منقول ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علیؑ مرتضٰی علیہ السلام کی طرف توجہ کرکے فرمایا، یا علی علیہ السلام واللہ اِس آیت میں تمؑ مُراد لئے گئے ہو اور تمہارےؑ شیعہ تمہارےؑ اور اُن کی وعدہ گاہ حوضِ کوثر ہے تمؑ کل اِس شان سے آؤ گے کہ سروں پر تاج ہوں گے اور چہرے اور پیشانیاں نورانی ہوں گی تفسیرِ مجمع البیان میں بھی یہی مطلب مندرج ہے اور المحاسن میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس آیت میں ہمؑ اہلبیت علیہم السلام کے شیعہ مُراد ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدؑ

(سورہ البیّنۃ 98 آیت 7 ‘حاشیہ 4 ‘ص 957 ‘مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت28: اَقِیْمُوا الدِّیْنَ سے مُراد احکامات پر عمل اور ولایتِ علی علیہ السلام کا اقرار

قرآن: اَنْ اَقِیْمُوْا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ط

دین کو قائم رکھو اور اُس کے بارے میں فرقے فرقے نہ بن جاؤ۔

تفسیر: اَقِیْمُوا الدِّیْنَ تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ یہاں مُراد ہے خدا کو ایک جاننا۔ نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا ماہِ مبارک رمضان کے روزے رکھنا، بیتُ اللہ کا حج کرنا، اِن تمام قواعد واحکام کا جاننا جو کُتبِ خدا میں آچکے ہیں اور امیر المؤمنین علی ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کرنا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدؑ

(سورہ الشوریٰ 42 آیت 13 ‘حاشیہ 1 ‘ص 773 ‘مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت29: ذِکْرُ اللّٰہ سے مُراد امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں

قرآن: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہ ط

جو لوگ ایمان لائے اور اُن کے دل ذکرِ خدا سے مطمئن ہیں۔

تفسیر: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہ۔ تفسیر عیاشی میں مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ذریعے دل مطمئن ہوجائیں گے اور یہی ذکرُ اللہ ہیں اور یہی حجابُ اللہ ہیں، تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ اِس آیت اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تو شیعہ ہیں اور ذِکْرُ اللّٰہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام وآئمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ و آلِ محمّدؑ

(سورہ الرّعد 13 آیت 28 ‘حاشیہ 1 ‘ص 402 ‘مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت30: ذِکْرِ رَبِّهٖ سے مُراد ولایتِ علی علیہ السلام

قرآن: لِنَفْتِنَھُمْ فِیْهِ وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهٖ یَسْلُکْهُ عَذَابًا صَعَدًا۔

تا کہ ہم اُس میں اُن کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے روگرداں ہوگا وہ اُس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا۔

تفسیر: ذِکْرِ رَبِّهٖ تفسیرِ قُمّی میں حضرتِ عبداللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ اِس سے پروردگارِ عالم کا ولایتِ امیر المؤمنین علیہ السلام کو ذکر کرنا مُراد ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدؑ

(سورہ الجن 72 آیت 28 ‘حاشیہ 1 ‘ص 915 ‘مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 31: ذوالفقار کہاں سے آئی برائے علیؑ ولیؑ

قرآن : وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ط اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ۔

اور ہم نے خاص لوہا نازل کیا جس میں سخت خوف (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے نفع (بھی) اور یہ غرض (بھی) کہ اللہ یہ جان لے کہ اُس کی اور اُس کے رسولوں کی بغیر دیکھے مددکون، کون کرتا ہے۔ بیشک اللہ صاحبِ قوت وغلبہ ہے۔

تفسیر: **وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَأْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ** تفسیر برہان میں ہے کہ علامّہ ابنِ شہرآشوب نے تفسیر سَدِیؔ سے بروایت ابوصالح حضرتِ عبداللہ ابن عباس سے خدائے تعالیٰ کے اِس قول کی تفسیر نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے تلوار ذوالفقار نازل فرمائی تھی اور اُس کو جنت کے ایک درخت سے جس کا نام حَبُّ الْآس ہے پیدا کیا تھا پھر انہوں نے **بَأْسٌ شَدِيْد** کا یہ مطلب ہے کہ آدم علیہ السلام اُسی تلوار کے ذریعہ سے اپنے کُل دشمنوں سے جو جنّات میں سے تھے اور شیاطین میں سے تھے تو لڑا کرتے تھے اور اُس کے اوپر یہ لکھا ہوا تھا کہ میرے انبیاء برابر اِس کے ذریعہ سے لڑتے رہیں گے اور یہ نبی کے بعد نبی کو اور صدیق کے بعد صدیق کو پہنچتی رہے گی۔ تآنکہ اِس کے وارث قاتلِ کُفّار ومُنافقین امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہوں گے پس وہ نبی اُمّی کے ساتھ ہوکر (اُن کے دشمنوں سے) اِس کے ذریعہ سے لڑیں گے اور **مَنَافِعُ لِلنَّاسِ** کے یہ معنیٰ ہیں کہ محمدؐ وعلیؑ کے لئے اِس میں بہت کچھ نفع ہوگا اور **اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ** کے یہ معنیٰ ہیں کہ خدائے تعالیٰ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے

ذریعہ سے کُفّار سے انتقام لے گا اور اُن کو ذلیل کرے گا۔ (یہاں تک تو اہلسنّت کی روایت تھی) آگے علامّہ ابنِ شہرآشوب فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے سب کے سب نے یہ روایت کی ہے کہ اِس آیت میں **اَلْحَدِيْد** سے مراد ذوالفقار ہے جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے جنابِ رسولِ خدا پر نازل فرمائی اور آنحضرتؐ نے جنابِ علی مرتضیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ الحدید 57 آیت 25، حاشیہ 3، ص 863، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 32: شَهِدَ شَاهِدٌ سے مُراد امیرالمؤمنین علیہ السلام ہیں

قرآن: قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

تم یہ کہہ دو کہ آیا تم نے اِس میں بھی غور کیا کہ اگر یہ (قرآن مجید) خدا کی طرف سے ہو اور تم نے اِس کا انکار کیا حالانکہ نبی اسرائیل میں سے ایک گروہ نے اِسی طرح کی ایک کتاب پر گواہی دی ہے پس وہ تو ایمان لایا اور تم اینٹھے ہی رہتے (تو تمہارا انجام کیا ہوگا) یقیناً اللہ نافرمان لوگوں کی راہبری نہیں فرماتا۔

تفسیر: **وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْل تفسیرِ قُمّی** میں ہے کہ اِس آیت میں شاہد سے مُراد جنابِ امیرالمؤمنین علیہ السلام ہیں اور دلیل اِس پر سورہ ھُود کی یہ آیت ہے **اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ** کیا وہ شخص جو اپنے ربّ کی طرف سے کھلی دلیل پر ہو اور اُسکے پیچھے پیچھے ایک گواہ آتا ہو جو اُسی کا جُزو ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ الاحقاف 46 آیت 10، حاشیہ 2، ص 802، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 33: رسولِ خداؐ، علیؑ کی محبت میں دیوانے نہیں تھے

قرآن : وَ مَاصَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ

اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔

تفسیر: وَ مَاصَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ منافقوں کا رَدّ ہے اور مطلب اِس کا یہ ہے کہ جب نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے علیِ مرتضٰی علیہ السلام کو عَلَمِ ہدایت مقرر کیا تو یہ کوئی دیوانگی کی بات نہیں تھی۔

یا علیؑ "اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ"

(سورہ التکویر 81 آیت 22، حاشیہ 2، ص 937، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 34: رسولِ خداؐ نے کہا میںؐ تلوار سے ماروں گا اُس سے مُراد یہ ہے کہ علیؑ ماریں گے

قرآن: مَا یُوْعَدُوْنَ۔ عذاب کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے

تفسیر: مَا یُوْعَدُوْنَ تفسیرِ صافی میں ہے کہ سعد ابن عبداللہ، جابر ابن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنابِ رسولِ خداؐ نے بروزِ فتح مکّہ ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور یہ فرمایا اَیُّھَا النَّاس مُیں تمہیں خوب پہچانتا ہوں کہ تم میرےؐ بعد کافر ہو جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو میں بھی تلوار سے ماروں گا پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم نے دائیں طرف رُخ کیا اور لوگ کہنے لگے کہ جبرئیلؑ اِن کو اشارہ کر رہے ہیں چنانچہ جبرئیلؑ نے کہا کہ کہہ دیجیے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام تم کو ماریں گے

نهج الاخبارین | علیٰ اللہ نہیں ہے نہ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

چنانچہ آنحضرتؐ نے وہی فرمایا اور ابّان ابنِ تغلبؒ کی روایت جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے یوں منقول ہے کہ جس وقت آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم نے فرمایا کہ میںؐ تم کو تلوار سے ماروں گا تو اُسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ اِن سے یہ فرمایئے کہ انشاءاللہ میںؐ تم کو تلوار سے ماروں گا!

وہ مارنے والے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہوں گے چنانچہ رسولِ خداؐ نے اُسی طرح فرمایا پھر جبرئیلؑ نے عرض کی کہ ایک آپ کو دیا جائے گا اور دو علیِ مرتضٰی علیہ السّلام کو اور آپ کی وعدہ گاہ وادیُ السّلام ہے، ابّان ابن تغلبؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ وادیُ السّلام کہاں ہے؟ فرمایا پشتِ کوفہ پر قولِ تفسیرِ صافی ہے کہ یہ وعدہ زمانۂ رجعت میں پورا ہوگا۔

یا علیؑ "اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ"

(سورہ مومنون 23 آیت 93، حاشیہ 1، ص 555، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 35: دُعاءِ رسولِ اکرمؐ بلند آواز سے ائے اللہ مومنوں کے دلوں میں علیؑ کی محبت ڈال دے اور منافقوں کے دلوں میں علیؑ کی عظمت و ہیبت ڈال دے

قرآن: سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔

عنقریب خدائے رحمٰن اُن کے لئے ایک محبّت قرار دیگا۔

تفسیر: سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔

تفسیر: عیاشی میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم نے اپنی نماز کے آخر حصّہ میں ایسی بلند آواز سے کہ لوگ سُن رہے

تھے جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حق میں یہ دعا فرمائی کہ یا اللہ تو مومنوں کے دلمیں علی علیہ السلام کی محبّت اور منافقوں کے دلوں میں علی علیہ السّلام کی عظمت و ہیبت ڈال دے اِسی پر خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور کافی میں اُنہی حضرتؑ سے اِس آیت کی تفسیر میں یہ منقول ہے کہ جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہی وہ وُدّ ہے جس کا ذکر خدائے تعالیٰ نے اِس آیت میں کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ

(سورہ مریم 19 آیت 97، حاشیہ 1، ص 497، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسجدِ غدیر کے پاس سے گزرتے وقت امامِ جعفرِ صادقؑ نے کہا:

منقبت 36: **قرآن : وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ۔**

قریب ہے کہ کافر جس وقت قرآن مجید کو سُنیں تو اپنی نظروں کے ذریعے سے تمہیں پھسلا دیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔

تفسیر: **وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔ الخ**

کافی اور الفقیہہ میں ہے کہ جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام مسجدِ غدیر کے پاس سے گزرے تو مسجد کے بائیں طرف نظر کی اور ارشاد فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کھڑے ہو کر فرمایا **مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ**۔ پھر دوسری طرف نظر کی اور یہ ارشاد فرمایا کہ وہ جگہ جبت، طاغوت، سالم مولائے ابوحذیفہ اور ابو عبیدہ ابن الجراح کے خیمہ کی ہے۔ جس وقت اُن لوگوں نے دیکھا کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم امیر المؤمنین علیِ مرتضیٰ علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا تو آپس میں ایک

دوسرے سے کہنے لگے کہ اِس وقت اِس شخص (یعنی رسولِ خداؐ) کی آنکھوں کی طرف دیکھو وہ ایسی گردش کر رہی ہیں جیسے دیوانے کی آنکھیں ہوتی ہیں، بس جبرائیل امین علیہ السلام اُس وقت یہ آیت لیکر نازل ہوئے تفسیر قُمّی میں **لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ** کے یہ معنٰی ہیں کہ جنابِ رسولِ خداؐ نے اُن کو فضیلتِ جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اطلاع دی۔ اور **وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ** میں **هُوَ** سے جنابِ امیرلمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام مُراد ہیں اور اِس پوری آیت کے ایک معنی یہ بھی لئے گئے ہیں کہ اے رسولؐ وہ تم کو چشمِ زخم پہنچانا چاہتے ہیں، کیونکہ روایت میں وارد ہوا ہے کہ قبیلہ بنی اسد میں بعضے بڑے نظر والے تھے اور اُن میں سے کسی نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ آنحضرتؐ کو چشمِ زخم پہنچائے اِس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ قولِ مترجم نظر لگنا برحق ہے کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیا کرتی ہے تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اسمابنتِ عُمیس نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ کے بھائی جعفر کی اولاد کو نظر لگ جاتی ہے تو آنحضرتؐ نے اُن کے لئے تعویذ لکھ دیا اور یہ فرمایا کہ ہاں اگر کوئی چیز قضا و قدر سے بڑھ سکتی ہے تو وہ نظر ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ

(سورہ القلم 68 آیت 51، حاشیہ 1، ص 904، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 37: سَابِقُوْن چار ہیں

قرآن: وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ج

اور آگے بڑھنے والے وہ تو آگے ہی بڑھنے والے ہیں۔

تفسیر: **السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ** امالی میں ہے کہ جنابِ رسولِ خداؐ سے اِس کا مطلب

دریافت کیا گیا تھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ علی علیہ السلام اور اُن کے شیعہ وہی سابقون ہیں یعنی بارگاہِ خداوندی میں اعزازِ خاص کے سبب تقرُّبِ خاص رکھنے والے کافی میں جناب امام جعفرِ صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ میرےؑ والدِ ماجدؑ نے کچھ شیعوں سے یہ فرمایا کہ تم اللہ کے شیعہ ہو اور تم اللہ کے مددگار رہو۔

اور تم دنیا میں بھی سبقت کرنے والے ہو اور آخرت میں بھی سبقت کرنے والے ہو، یعنی دنیا میں تو ہماریؑ ولایت کی طرف سبقت کرنے والے ہو اور آخرت میں جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہو، تفسیر مجمع البیان میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سابقون چار ہیں اول فرزندِ آدم علیہ السلام جو شہید ہوا، دوسرے اُمّتِ موسےٰ علیہ السلام میں سبقت کرنے والے وہ مومن آلِ فرعون ہے، تیسرے اُمّتِ عیسیٰ علیہ السّلام میں سبقت کرنے والا ہے حبیبِ النّجّار ہے چوتھے اُمّتِ جنابِ محمّدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں سبقت کرنے والے وہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

یا علیؑ اللّھُمَّ صلّی علی محمّدؐ و آلِ محمّدؑ

(سورہ الواقعہ 56 آیت 10، حاشیہ 4، ص 853، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 38: ستارہ جس کے گھر گرے گا وہ میراؐ وصی خلیفہ ہوگا

قرآن: "وَ النَّجمِ اِذَا ھَوی" قسم ہے ستارے کی جس وقت کہ وہ اُترا

تفسیر: **وَالنَّجمِ اِذَا ھَویٰ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَویٰ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوَا اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحییٌ یُوْحیٰ۔**

المجالس میں حضرتِ عبداللہ ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک رات ہم جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہمراہ نماز پڑھے۔ جب سلام سے فارغ ہوئے تو آنحضرتؐ

نے روئے مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ اِس رات کو ایک ستارہ طلوعِ فجر کے ساتھ ساتھ ٹوٹے گا اور تم میں سے کسی ایک کے گھر میں گریگا، بس جس گھر میں وہ گریگا وہی میراؐ وصی میراؐ خلیفہ اور میرےؐ بعد میری اُمّت کا امام ہوگا پس جیسے ہی فجر کا وقت قریب ہوا تو ہم میں سے ہر شخص ستارے کے ٹوٹ کر اپنے ہی گھر میں گرنے کا منتظر تھا اور سب سے زیادہ اِس کی خواہش میرے والد عباس ابن عبدالمطلب کو تھی، مگر جیسے ہی فجر طلوع ہوئی ستارہ ٹوٹ کر ہوا میں سے گزرا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے گھر میں گرا پس جنابِ رسولِ خداؐ نے علی مرتضٰی علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی علیہ السلام اُسی کی قسم جس نے مجھےؐ نبوت کے ساتھ مبعوث کیا ہے وصیت وخلافت اور میرےؐ بعد مخلوق خدا کی امامت تمہارے لئے واجب ہوگئی پس منافقوں نے جیسے کہ عبداللہ ابن اُبی اور اُس کے یار بھی یہ کہنا شروع کیا کہ (معاذ اللہ) محمّدؐ اپنے چچازاد بھائی کی محبت میں بہک گئے اور گمراہ ہوگئے ہیں اور اُن کی شان میں جو کچھ بھی کہتے ہیں خواہشِ نفسانی سے کہتے ہیں۔ اِس پر خدائے تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائی ہیں۔

یا علیؑ اللّھُمَّ صلّی علی محمّدؐ و آلِ محمّدؑ

(سورۃ النجم 53 آیت 1 تا 4، حاشیہ 7، ص 739، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 39: اللہ نے سچائی کی زبان امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مقرر کیا

قرآن: "لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا" ذکرِ خیر بلند مرتبہ کا مقرر کیا

تفسیر: **لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا** تفسیرِ قمّی میں جنابِ امامِ حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس آیت میں دو جگہ **لَھُمْ** جو آیا ہے اُس ضمیر **ھُمْ** کے مرجع حضرتِ ابراہیم

اسحٰقؑ ویعقوبؑ ہیں اور ساری آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ واسحٰقؑ ویعقوبؑ کو اپنی رحمت سے اپنا رسولؐ محمّد مصطفیٰؐ عطا کیا' نیز اُنؑ کے لئے سچائی کی زبان لسان اللہ النّاطق امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مقرر کیا۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ مریم 19 آیت 50' حاشیہ 1' ص 492' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 40: سینہ کھلنے اور کھولنے کے معنیٰ' علیؑ کو وصی قرار دیا

قرآن: " اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ " کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ نہیں کھول دیا

تفسیر: **اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ**۔ تفسیرِ قمّی میں ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ علی علیہ السلام کے ذریعہ سے جبکہ ہم نے اُن کو تمہارا وصی قرار دیا اور فتحِ مکّہ کے ذریعہ سے جبکہ قریش کے گروہ کے گروہ داخل اسلام ہو گئے تمہارے سینہ کو کشادہ کیا۔ تفسیرِ مجمع البیان میں ہے کہ جنابِ رسولِ خداؐ سے دریافت کیا گیا تھا کہ سینہ بھی کھل جاتا ہے؟ فرمایا ہاں، عرض کیا کہ کوئی اُسکی علامت بھی ہے جس سے وہ پہچان لیا جائے؟ فرمایا دار الفرور یعنی دنیا سے علیٰحدہ ہو کر بیٹھنا! اور ہمیشہ کے اپنے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت سے پہلے اُسکے لئے آمادہ رہنا

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ و آلِ محمّدؐ

(سورہ الم نشرح 94 آیت 1' حاشیہ 1' ص 954' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 41: ایک سینے میں دو دل نہیں ہوتے

یعنی ایک ہی سینے میں علیؑ کی محبّت' دشمنِ علیؑ کی محبّت نہیں ہوتی

قرآن: مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِیْ جَوْفِهٖ اللہ نے کسی شخص کے سینے

میں دو دل نہیں بنائے۔

تفسیر: **مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِیْ جَوْفِهٖ**۔

تفسیرِ قمّی میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ فرمایا کہ ہماریؑ محبّت اور ہمارےؑ دشمنوں کی محبّت کسی انسان کے سینے میں جمع نہیں ہو سکتی۔ اِس لئے کہ خدائے تعالیٰ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے، کہ ایک سے تو کسی سے محبّت کرے اور دوسرے سے اُسی سے بغض رکھے، پس ہماراؑ محبّ جو ہوا اُسے لازم ہے کہ ہمارےؑ لئے اپنی محبّت کو ویسے ہی خالص کرے جیسے سونا آگ میں تپا کر خالص کر لیا جاتا ہے اور آپس میں میل کچیل کچھ نہیں رہتا۔ پس جو یہ چاہے کہ ہماریؑ محبّت کو جانچے اُسے لازم ہے کہ اپنی قلبی حالت کا امتحان کرے اگر ہماریؑ محبّت کے ساتھ ہمارے دشمنوں کی محبّت بھی اُس میں شریک ہے تو نہ وہ ہماراؑ اور نہ ہمؑ اُس کے اور ایسے لوگوں کا اللہ بھی دشمن ہے اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ بھی۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الاحزاب 33 آیت 4' حاشیہ 3' ص 666' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 42: علیِ ولیؑ کا' بسترِ رسولؐ پر سونا!

قرآن: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔

اور آدمیوں میں سے ایسا بھی ہے جو رضائے خدا حاصل کرنے کے لئے اپنے نفس کو فروخت کرتا ہے اور اللہ کُل بندوں پر بہت ہی مہربان ہے۔

تفسیر: **وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ**

مخالفین نے بہت سے صحابہ اور تابعین سے اور ہمارے بہت سے اصحاب وعلماء نے ہمارے آئمہ معصومین علیہم السلام سے متعدد حدیثیں اِس بارے میں نقل کی ہے کہ یہ آیت جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل اُس وقت ہوئی جب کہ حضرت علی علیہ السلام شبِ ہجرت بسترِ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر حسبِ ارشاد آنحضرتؐ سو رہے تھے اور آنحضرتؐ غارِ ثور کو تشریف لے گئے اور آنحضرتؐ سے مروی ہے کہ جس وقت وہ حضرتؑ سو رہے تھے تو اُس وقت جبرئیلؑ امین علیہ السلام اُن کےؑ سرہانے اور میکائیلؑ اُن کے پائنتی کھڑے تھے اور جبرائیلؑ یہ کہہ رہے تھے کہ اے علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپ کےؑ مانند ہو کون سکتا ہے۔ مبارک ہو آپؑ کو مبارک ہو کہ آپؑ کی وجہ سے خدائے تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ بقرہ 2 آیت 207، حاشیہ 1، ص 50، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 43: شَرُّ الْبَرِيَّةِ سے مُرادؔ حضرت علیؑ کی نافرمانی کرنیوالے

قرآن: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ۔

بیشک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہو گئے وہ اور مشرکین دوزخ کی آگ میں جائیں گے (اور) ہمیشہ اِسی میں رہیں گے ساری مخلوق سے بدترین یہی لوگ ہیں۔

تفسیر: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الخ

تفسیرِ قمی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو اِن کے لئے قرآن مجید نازل کیا مگر یہ لوگ مرتد ہو گئے اور کافر ہو گئے، اور جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اُن لوگوں نے نافرمانی کی۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ البینۃ 98 آیت 6، حاشیہ 3، ص 957، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 44: وِلایتِ علیؑ کے بارے میں قرآن کو جیسا نازل کرنے کا حق تھا اللہ نے ویسا نازل کیا

قرآن: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا

بالتحقیق ہم نے قرآنِ مجید کو تم پر تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا۔

تفسیر: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا

کافی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس سے مطلب ہے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں قرآنِ مجید کا ایسا نازل فرمانا جیسا کہ نازل فرمانے کا حق ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الدھر 76 آیت 23، حاشیہ 6، ص 925، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 45: علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں و محبّوں کو سات (7) رعایتیں ملیں گی

قرآن: يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا نور اُن کے آگے آگے اور اُن کے داہنے ہاتھ دوڑتا جاتا ہے (اُن سے کہا جائے گا کہ) آج تمہارے لئے خوشخبری

ہے یعنی وہ جنّتیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں تم اُن میں (ہمیشہ) ہمیشہ رہو گے، یہی تو وہ بڑی کامیابی ہے۔

تفسیر: يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ

تفسیر: برھان میں ہے کہ صالح ابن سہل کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفرِ صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ پھر حضرتؑ نے فرمایا کہ مؤمنین کے اماموں کا نور قیامت کے دن مؤمنین کے آگے آگے اور اُن کے دائیں ہاتھ دوڑتا جاتا ہوگا یہاں تک کہ جنّت میں وہ اپنے اپنے مکانوں میں جا اُتریں گے نیز جابر ابن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ ایک دن ہم جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آنحضرتؐ نے یکا یک امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی طرف رُخ کیا اور ارشاد فرمایا اے ابوالحسن علیہ السلام میں تمہیں آج ایک خوشخبری سُناؤں؟ عرض کی یارسول اللہؐ ضرور سُنایئے۔ فرمایا یہ جبرائیل امین علیہ السلام موجود ہیں تمہارے شیعوں اور تمہارے دوستوں کو سات باتیں عطا فرمائی ہیں۔

(1) موت کے وقت سہولت (2) تنہائی کے وقت موانست (3) ظلمتِ قبر کے وقت نور (4) پریشانی کے وقت امن (5) اعمال کی جانچ کے وقت کفایت (یعنی نیکیاں اِتنی کافی ہوتا کہ جنت میں جانا آسان ہو) (6) صراط سے بہ آسانی گزر جانا اور (7) سب آدمیوں سے پہلے جنت میں پہنچ جانا۔ حالت اُن کی یہ ہوگی۔

نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ الحدید 57 آیت 12، حاشیہ 1، ص 860، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 46: صالح المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ہیں

قرآن: وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ج اور اگر تم دونو ہمارے رسولؐ کے برخلاف ایک دوسرے کی پشت و پناہ بنو تو اللہ اور جبرئیلؑ اور صالح المؤمنین اُس کے مددگار ہیں۔

تفسیر: صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ صالح المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

ضمیمہ ص 588 تفسیر مجمع البیان میں ہے جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا مرتبہ تمام صحابہ کو دومرتبہ جتلایا، ایک تو اُس موقع پر جب کہ فرمایا تھا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اور دوسری مرتبہ جب کہ یہ آیت نازل ہوئی فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ۔ تو جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے دستِ مبارک سے امیر المومنین جنابِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کے فرمایا أَيُّهَا النَّاسُ هَٰذَا صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ (اے گروہ مردم! یہ ہے صَالِحُ المومنین) اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں نے خود جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سُنا ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام صالح المؤمنین ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ التحریم 66 آیت 4، حاشیہ 4، ص 894، مقبول ترجمہ نوٹ، ضمیمہ 4 ص 588)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت47: صِدق سے کون مُراد ہے؟

قرآن : ومَنْ اَظْلَم ومِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْجَآءَهٗ پس اُس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا کے برخلاف جھوٹ بولے اور سچ کو جب اُس کے پاس آئے یہ جُھٹلائے۔

تفسیر:**كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْجَآءَهٗ**

تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ الصّدق سے مُراد وہ حق جو جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہِ و سلّم لائے۔اور ولایتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علی علیہ السلام۔

یا علیؑ اَللّٰهُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الزمر 39 آیت 32' حاشیہ 1' ص 737' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت48: تصدیق کرنے والا کون ہے؟

قرآن: وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ اور وہ جو سچ کو لے کر آیا اور وہ جس نے اُس کی تصدیق کی (خدا سے) ڈرنے والے وہی تو ہیں۔

تفسیر:**وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ۔**

تفسیرِ مجمع البیان میں آئمہ معصومین علیہم السلام سے مروی ہے نیز تفسیرِ قُمّی میں ہیکہ **جَآءَ بِالصِّدْقِ** یعنی وہ جو سچ لے کر آئے وہ جنابِ محمّدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔ اور **صَدَّقَ بِهٖ** یعنی وہ جنھوں نے اِسکی تصدیق کی وہ جنابِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

یا علیؑ اَللّٰهُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الزمر 39 آیت 33' حاشیہ 2' ص 737' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت49: صراطِ مستقیم سے مُراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں

قرآن: قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ۔

یہ علیؑ کا سیدھا راستہ ہے (یا یہی وہ سیدھی راہ ہے جس کی رعایت مجھ پر لازم ہے)

تفسیر: **قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ۔** کافی میں جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے **هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ** کے متعلق منقول ہے جس کے یہ معنیٰ ہیں کہ یہ راستہ بزرگی اور شرف رکھنے والا اور درست وراست ہے نیز یہ بھی منقول ہے **هٰذَا صِرَاطٌ عَلِيٍّ مُسْتَقِيْمٌ (جس کے صاف معنیٰ)** ہیں یہ علی علیہ السلام کا راستہ سیدھا ہے) موجودہ سورت جواب قرآن میں لکھی ہے اُسکے یہ معنی ہیں کہ یہ راستہ مستقیم ہے اور میرے اوپر یہ حق ہے کہ اُسکی نگرانی کیا کروں۔

قولِ مترجم۔ پڑھنے والے کچھ پڑھا کریں مگر تفسیر عیاشی میں جنابِ امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہیکہ صراطِ مستقیم سے مُراد جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

یا علیؑ اَللّٰهُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الحجر 15 آیت 41' حاشیہ 2' ص 420' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت50: اُمّ الْكِتَابِ سورہ فاتحہ میں ہے وہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ ہیں

قرآن: وَ اِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ لَدَیۡنَا لَعَلِیٌّ حَکِیۡمٌ۔ اور بیشک وہ ہمارے پاس اُمّ الکتاب میں ضرور عالیشان اور حکمت والا ہے۔

تفسیر: اِنَّهٗ فِیۡۤ اُمِّ الۡکِتٰبِ معانی الاخبار میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے نیز تفسیرِ قُمّی میں منقول ہے کہ جس کا ذکر اُمّ الۡکِتٰبِ یعنی سورہ فاتحہ میں ہے وہ جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں، کیونکہ اُس میں خدائے تعالیٰ کا یہ قول درج ہے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ اور الصراط المستقیم سے خود جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اُن کی معرفت مُراد ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الزخرف 43 آیت 4، حاشیہ 1، ص 781، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 51: سبیلِ علیِ مرتضیٰ علیہ السلام ہیں

قرآن: اُنۡظُرۡ کَیۡفَ ضَرَبُوۡا لَکَ الۡاَمۡثَالَ فَضَلُّوۡا فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا

دیکھو تو اُنہوں نے تمہارے لئے کیسی (کیسی) مثالیں بیان کیں ہیں خود ہی گمراہ ہو گئے سو (اب) راہ نہ پا سکیں گے۔

تفسیر: فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سبیل علیِ مرتضیٰ علیہ السلام ہیں اور مطلب یہ ہے کہ وہ علیِ مرتضیٰ علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرنیکی سعادت نہ حاصل کریں گے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الفرقان 25 آیت 9، حاشیہ 6، ص 574، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 52: قَالَ علیؑ اِس بات کا اوّل اِنکار کرنے والا کہ اللہ کے ہاں کوئی بال بچہ ہو، میںؑ ہوں

قرآن: قُلۡ اِنۡ کَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِیۡنَ۔ تم کہہ دو کہ اگر (خدائے) رحمٰن کا کوئی بیٹا ہو سکتا تو سب سے پہلا عبادت کرنے والا تو میں ہی ہوتا۔

تفسیر: فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِیۡنَ تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اِس بات سے پہلا نفرت کرنے والا کہ خدائے تعالیٰ کے کوئی بال بچہ ہو، میںؑ ہوں۔

احتجاجِ طبرسی میں جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اِس بات کا اول انکار کرنے والا کہ خدائے تعالیٰ کے ہاں کوئی بال بچہ ہو، میںؑ ہوں یہ بھی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے اِس قول کی تاویل یہ ہے کہ اِس کا باطن ظاہر کی بالکل ضد ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الزخرف 43 آیت 81، حاشیہ 2، ص 790، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 53: میںؑ ہوں کَلِمَةَ التَّقۡوٰی میںؑ ہوں عُرۡوَةُ الۡوُثۡقٰی

قرآن: فَاَنۡزَلَ اللّٰہُ سَکِیۡنَتَهٗ عَلٰی رَسُوۡلِهٖ وَعَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَاَلۡزَمَهُمۡ کَلِمَةَ التَّقۡوٰی وَکَانُوۡۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهۡلَهَا ط وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا۔

تو اللہ نے بھی تسکین اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر نازل کردی اور اُن کے لئے کلمہ تقویٰ لازم کر دیا اور وہ تھے (بھی) اِسکے مستحق اور اِس کے اہل اور اللہ ہر چیز کا (پورا پورا) جاننے والا ہے

تفسیر: کَلِمَةَ التَّقْوٰی۔ المجالس میں جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہدایت کا علَم ہے اور میرےؐ دوستوں کا پیشوا ہے۔ اور جو میریؐ اطاعت کرنے والے ہیں اُن کا نور ہے اور وہی وہ کلمہ ہے جو خدا متّقیوں کے لئے لازم کردیا ہے الخصال میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ ہم کَلِمَةَ التَّقْوٰی اور ہم سَبِیْلِ ہدایت ہیں۔ التّوحید میں ہیکہ جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ میںؑ اللہ کی طرف سے عُرْوَةُ الْوُثْقٰی اور کَلِمَةَ التَّقْوٰی ہوں' الاکمال میں جنابِ امام رضا علیہ السلام سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ ہم کَلِمَةَ التَّقْوٰی اور ہمؑ عُرْوَةُ الْوُثْقٰی ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الفتح 48 آیت 26' حاشیہ 1' ص 820' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 54: جو علیؑ کے غیر کو خلیفہ سمجھے وہ اللہ پر افترا بندی کرتا ہے

قرآن: وَ اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا۔ اور قریب تھا کہ یہ لوگ تم کو بھی اِس سے جو کچھ ہم نے تمہاری طرف وحی کی تھی ہٹانے کے لئے فتنہ میں ڈالدیں تاکہ تم اُسکے خلاف کچھ ہماری طرف منسوب کردو اُس صورت میں یہ تم کو دوست بنالیتے۔

تفسیر: قُمّی میں ہے کہ یہ آیت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں ہے (مطلب یہ ہے کہ وحی میں جو بتلائے ہیں وہ تو علیِ مرتضٰی علیہ السلام ہیں اور اُنؑ کے غیر کو خلیفہ سمجھے وہ خدا پر افترا بندی کرتا ہے)

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ بنی اسرائیل 17 آیت 73' حاشیہ 3' ص 462' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 55: علی علیہ السّلام سے بُغض رکھنے والا منافق ہے

قرآن: وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ اور اگر ہم چاہیں تو ہم اُن لوگوں کو تمہیں دکھلادیں پھر تم اُن لوگوں کو اُن کی علامتوں سے پہچان لو اور تم اُن کو اُنکی بات کے لہجے میں ضرور پہچان لوگے اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

تفسیر: **وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ط**

امالی میں جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ میںؑ نے چار باتیں کہی تھیں جن کی تصدیق خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمائی از آنجملہ میںؑ نے کہا تھا **الْمَرْءُ مَخْبُوْءٌ تَحْتَ لِسَانِهٖ فَاِذَا تَكَلَّمَ ظَهَرَ** (آدمی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے جب بات کریگا ظاہر ہوجائے گا۔)

پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ** ط تفسیر مجمع البیان میں حضرت ابوسعید خُدری سے روایت ہیکہ **لَحْنِ الْقَوْلِ** سے مُراد اُن لوگوں کا' علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے بُغض رکھنا۔ نیز یہ بھی کہا ہے کہ ہم زمانہ جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں منافقوں کو اِس طرح پہچان لیتے تھے کہ وہ علی علیہ السلام سے بُغض رکھا کرتے تھے۔ ایسی ہی روایت حضرتِ جابر ابن عبداللہ انصاری سے بھی منقول ہے۔ نیز حضرت عبادہ بن صامت سے منقول ہے کہ ہم اپنی اولاد کی تفتیش علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت سے کیا کرتے تھے، اور جب ہم اُن میں سے کسی کو ایسا پاتے کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے دوستی نہ رکھتا تو ہم سمجھ لیتے تھے کہ اِس کی ولادت صحیح نہیں ہے، انس سے منقول

ہے اِس آیت کے آنے کے بعد زمانہ جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں کوئی منافق پوشیدہ نہ رہا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ محمد 47 آیت 30، حاشیہ 5، ص 812، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیکیوں میں سبقت کرنیوالے علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں

منقبت 56: قرآن: اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ۔

وہی نیکیوں میں جلدی کیا کرتے ہیں اور وہی اِن میں سب سے بڑھ جانے والے ہیں۔

تفسیر: وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۔

تفسیر قُمّی میں جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ تعریف امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ہے، کہ اُنؑ سے سابق کوئی دوسرا ہوا ہی نہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ المؤمنون 23 آیت 61، حاشیہ 4، ص 551، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 57: قریش نے کہا ہم کو ولایتِ علیؑ کے سلسلے معاف کردیجئے رسولِ خداؐ نے کہا یہ میرا منصب نہیں ہے

قرآن: قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا

تم کہہ دو کہ نہ میں تمہارے لئے کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی نفع کا۔

تفسیر: قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا کافی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے لوگوں کو ولایتِ

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی دعوت دی تو قُریش آنحضرتؐ کے پاس جمع ہو کر آئے اور یہ کہا کہ اے محمّدؐ اِس سے ہمیں معاف رکھیئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اِس سے معافی دینا میرا منصب نہیں ہے۔ یہ اللہ کا کام ہے اِس پر اُن لوگوں نے آنحضرتؐ پر اتّہام لگایا (اور یہ گمان کیا کہ یہ حکم اِنہوںؐ نے اپنی طرف سے دیدیا ہے۔) اور آنحضرتؐ کے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے اِس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ الجن 72 آیت 61، حاشیہ 4، ص 915، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 58: علیؑ، واصحابِ علیؑ و پیروانِ علیؑ جنّت میں ہوں گے

قرآن: لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا۔ آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو۔

تفسیر: وَادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا تفسیرِ برہان میں بحوالہ امالی منقول ہے کہ کثیر ابن طارق نے حضرت زیدِ شہید اور اُنہوں نے جنابِ امام زین العابدین علیہ السلام سے اِس آیت کے معنیٰ دریافت کئے تو اُنہوں نے فرمایا کہ اے کثیر تو مردِ نیک ہے اور کسی طرح بدنام نہیں اور مجھے اندیشہ ہے کہ تو کہیں ہلاک نہ ہوجائے اِسکا مطلب یہ ہیکہ ہر امامِ ظالم جب وہ اپنے مریدوں کے پاس سے جہنم میں گزرے گا تو وہ اُس کا نام لیکر پکاریں کہ او فلانے، ارے او مردک جو ہماری ہلاکت کا باعث ہوا اب یہاں آ اور ہمیں اِس بلا سے چُھڑا پھر وہ سب مل کے بہت کچھ روئیں پیٹیں گے اور موت کی تمنا کریں گے اُس وقت اُن سے کہا جائے گا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا پھر حضرت زیدِ شہیدؒ نے فرمایا کہ میرے والدِ ماجدؑ نے میرے جدِّ امجد سیّد الشہداء علیہ السّلام سے روایت کی ہے

کہ جنابِ رسولِ خداؐ صلّی علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے یہ فرمایا کہ اے علی علیہ السلام تمؑ اور تمہارےؑ اصحاب جنت میں ہوں گے اور اے علی علیہ السلام تمہارےؑ پیرو بھی اُسی جنت میں ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الفرقان 25 آیت 14' حاشیہ 2' ص 575' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 59: علیؑ دنیا وآخرت میں میراؐ بھائی ہے
یارسول اللہؐ علیؑ آپؐ کے بھائی کیسے ہیں؟

قرآن: فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّ صِھْرًاط وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا پھر اُس کو بیٹا (بیٹی اور بہو) اور داماد بنا دیا اور تمہارا پروردگار (پوری پوری) قدرت رکھنے والا ہے۔

تفسیر: **فَجَعَلَہٗ نَسَبًاوَّ صِھْرًا** امالی میں بروایتِ انس ابن مالک جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے۔ انس کہتے کہ میں نے عرض کی یارسول اللہؐ کیا علی مِرتضیٰؑ آپ کے بھائی ہیں؟ فرمایا ہاں۔ اُنہوں نے عرض کی یارسول اللہؐ مجھے سمجھا دیجئے کہ علیؑ آپ کے بھائی کیونکر ہیں؟ فرمایا خدائے عزّ و جل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے سے تین ہزار برس پہلے عرش کے نیچے ایک پانی پیدا کیا۔ اور اُس کو ایک سبز موتی میں جگہ دی پھر موتی کو کہاں رکھا اُس کا علم خدا کو ہے۔ جب آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا تو اُس موتی میں سے اُس پانی کو صُلبِ آدمؑ میں پہنچا دیا پس اِسی طرح وہ پانی ایک صُلب سے دوسرے صُلب میں پہنچا پھر خدائے تعالیٰ نے اِس کے برابر کے دو حصّے کئے اِس میں سے نصف میرےؐ والدِ جنابِ عبداللہؑ کے صُلب میں قرار دیا اور نصف میرےؐ چچا جنابِ ابو طالبؑ کے صُلب میں' اُس پانی کے پہلے نصف حصّے سے میںؐ ہوں، اور علیؑ اُس کے دوسرے نصف حصّہ سے لہٰذا علیؑ دنیا میں

بھی میرےؐ بھائی ہے اور آخرت میں بھی۔ پھر حضرتؐ نے یہی آیت تلاوت فرمائی **وَھُوَالَّذِیْ خلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًاوَّصِھْرًا۔**

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الفرقان 25 آیت 54' حاشیہ 1' ص 581' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 60: روزِ قیامت نُور کا علَم علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا

قرآن: وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا اللہ نے اُن لوگوں سے جو اُن میں سے ایمان لائے ہیں اور نیکوکار ہیں مغفرت کا اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کرلیا ہے۔

تفسیر: **وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا** امالی میں منقول ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے یہ دریافت کیا گیا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔؟

فرمایاؐ کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو نور کا ایک علَم بہت ہی روش باندھ کر تیار کیا جائیگا اور ایک منادی یہ ندا دیگا کہ سیّد المومنینؑ اور جو اُن کے ساتھ جو محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم پر ایمان لانے والے تھے وہ کھڑے ہو جائیں، اور اللہ تعالیٰ وہ نور کا علَم اُن کوؑ عطا فرمادے گا جس کے نیچے تمام سابقین، اوّلین، مہاجرین سے ہوں تو اور انصار سے ہوں تو سب جمع ہوں گے کوئی غیر اُن کے ساتھ نہ مل سکے گا۔ پھر ایک نور کا منبر منجانب ربّ العزّت قائم کیا جائے گا اُس پر علی مرتضیٰ علیہ السلام جلوس فرمائیں گے اور لوگ ایک ایک کر کے حضرتؑ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اور وہ ہر ایک کو اُس کا اجر اور اُسکا نور عطا فرماتے جائیں گے۔ جب اِس گروہ میں سب سے آخری شخص پیش ہو چکے گا تو اُن سے کہا جائے گا کہ تم نے جنت میں

اپنے موقع اور مقام کو تو پہچان لیا ہے۔اب تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ میرے پاس تمہارے لئے مغفرت بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔یعنی جنت اور نعماتِ جنت پس علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوجائیں گے اور وہ لوگ اُن کے عَلَمُ کے سایہ میں اُن کے ساتھ ساتھ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ پھر وہ حضرتؑ اپنے منبر کی طرف لوٹ آئیں گے اور اِسی طرح مومنوں کے گروہ کے گروہ یکے بعد دیگرے اُن حضرتؑ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور اپنا اپنا حصّہ لے کر جنت میں جاتے جائیں گے۔اور بہت سے ایسے ہوں گے کہ جن کو جہنم کے کنارے کھڑا چھوڑ دیں گے' اوّل الذّکر لوگوں کے لئے تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے **وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِیْقُوْنَ وَ الشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْ رُھُمْ** (اور جولوگ اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے وہی صدیق ہیں اور وہ اپنے مالک کے پاس حاضر ہوں گے اُن کا اجر اور اُن کا نور اُن کو ملے گا) اُن سے مُراد میں سب سے پہلے سبقت کرنیوالے اور ایمان لانے والے اور علیِ مرتضٰی علیہ السلام کی ولایت کے ماننے والے۔اب رہا دوسرا گروہ اِس کے بارے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے **اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ۔** (اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جُھٹلایا وہی جہنمی ہیں) اِن سے مُراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے ولایت کا اور حقوقِ جنابِ امیرلمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا انکار کیا اور اُن کو جھٹلایا۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الفتح 48 آیت 29' حاشیہ 1'ص 821' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 61: جب تم نبوت سے فارغ ہوجاؤ تو علیؑ کو اپنا قائم مقام مقرر کردو

قرآن: **فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَ اِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ** پس جب تم فارغ ہو

چکو تو اب (اپناؑ قائم مقام) مقرر کردو اور اپنےؑ پروردگار کے حضور میں جانے کی خواہش کرو۔

تفسیر: **فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ** تفسیر قُمّی جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس کا مطلب یہ ہیکہ جب تم اپنی نبوت کے پہنچانے سے فارغ ہوجاؤ تو علیِ مرتضٰیؑ کو اپنا قائم مقام کردو۔اور تم اِس بارے میں اللہ کی طرف توجہ کرو اور کافی میں اِنہی حضرتؑ سے یہ بھی ایک حدیث منقول ہے کہ فرمایا جب تم فارغ ہوجاؤ تو اپنا عَلَم قائم کرو اور اپنے وصی کا اعلان کردو اور اُنؑ کی فضیلتیں علانیہ طور پر لوگوں کو جتلا دو۔اِسی لئے جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے (خطبہ میں سب کو جتلانے کے بعد فرمایا **مَنْ کُنْتُ مَوْ لَا ہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ** (جس کا میں حاکم وسردار ہوں یہ علیؑ بھی اُس کے حاکم وسردار ہیں)

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الم نشرح 94 آیت 6-7' حاشیہ 5'ص 954' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 62: اَلْاِحْسَان سے مُراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں

قرآن: **اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَالْبَغِیْ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔** بالتحقیق اللہ عدل کا اور احسان اور ذوی القربیٰ کو (اُن کے حقوق) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بدی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

تفسیر: **بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ** تفسیر عیاشی میں جو حدیثیں اِس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں اُن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ **بِالْعَدْلِ** سے مُراد کلمہ شہادت **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** اور **اَلْاَحْسَان** سے مُراد ہیں جنابِ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور **اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی** سے مُراد اہلبیتِ رسول علیہم السلام کی حق شناسی اور ہر

ایک کواُن کے درجے پر رکھنا اور اُن سے مودّت ومحبت کرنا' اور اَلْفَحْشَآءِ سے مُراد جنابِ
اوّل اور الْمُنْکَرِ سے مُراد جنابِ ثانی اور اَلْبَغْیِ سے مُراد ہیں جنابِ ثالث۔ روایت
میں وارد ہے کہ یہ آیت جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے پڑھی گئی تو اُنؑ حضرتؑ
نے فرمایا اِس طرح پڑھو جس طرح میں کہتا ہوں۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَالْاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی حَقَّہٗ عرض کیا
گیا کہ زید ابن ثابت کی قرأت میں تو ہم یوں نہیں پڑھتے فرمایا' لیکن امیر المومنین علی ابن ابی
طالب علیہ السلام کی قرأت میں تو ہمؑ یونہی پڑھتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ النحل 16 آیت 90' حاشیہ 3' ص 441' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 63: علیؑ کو امیر المومنینؑ کہہ کر سلام کرو

وَاَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا ط اور اللہ کے عہد کو جب تم عہد کر چکے پورا کرو اور
قسموں کو اُن کے پختہ کر دینے کے بعد نہ توڑو۔

تفسیر: لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا۔ کافی اور تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہیکہ جب حکمِ ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام نازل
ہوا اور جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سب سے فرمایا کہ اِس وقت سب علی ابن
ابی طالب علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا کریں تو اُسکی تاکید اُسی دن خدائے تعالیٰ
نے فرمائی کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُن دونوں کو حکم دیا کہ تم دونوں بھی
اُٹھو اور علیؑ کو السلامُ عَلَیْکَ یا امیر المومنین کہہ کر سلام کرو تو دونوں نے عرض کی کہ

آیا یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا رسول اللہؐ کی طرف سے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کی طرف
سے بھی ہے اور رسول خداؐ کی طرف سے بھی اِسی پر خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ النحل 16 آیت 91' حاشیہ 4' ص 441' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 64: علیؑ و اَولادِ علیؑ حالتِ جُنب میں مسجد میں رہ سکتے ہیں

قرآن: وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْہِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِکُمَا بِمِصْرَ بُیُوْ
تًا وَّاجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قِبْلَۃً وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے بھائیؑ کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنے
قوم کیلئے مصر میں کچھ مکان بناؤ اور اپنے اُن مکانوں کو نماز کی جگہ قرار دو اور (اُن میں) نماز
پڑھا کرو اور مومنین کو خوشخبری سُناؤ۔

تفسیر: وَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْہِ تفسیر قُمّی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم
علیہ السلام سے روایت ہے کہ چونکہ نبی اسرائیل ظالموں سے خائف تھے۔ (اور خدا کی
عبادت کیلئے عبادت خانہ قائم نہ کر سکتے تھے) خدائے تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون
علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تم اپنے اپنے گھروں ہی میں عبادت کر لو اور وہیں نماز پڑھ لو۔ علل
الشرائع اور تفسیر عیاشی میں ہے کہ جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے لوگوں کے
سامنے خطبہ پڑھا۔ جس میں فرمایا کہ اے لوگو! اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ
السلام کو حکم دیا کہ اپنی قوم کے مصر میں کچھ مکانات بنائیں اور اِن دونوں کو حکم دیا کہ اُن کی مسجد
میں سوائے ہارونؑ علیہ السلام اور اولادِ ہارون علیہ السلام کے نہ کوئی جنب حالت میں شب
باش ہو سکے نہ عورتوں کے پاس جا سکے۔ اور بلاشک علی علیہ السلام کی منزلت مجھؐ سے وہی ہے

جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ پس سوائے علی علیہ السلام اور اولادِ علی علیہ السلام کے اور کسی کیلئے حلال نہیں کہ میری مسجد میں عورتوں سے مقاربت کرے اور جنب کی حالت میں شب باش ہو۔ اور جس کو یہ بات بُری لگے تو اُس کا راستہ یہ رہا۔ اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے دستِ مبارک سے ملک شام کی طرف اشارہ کیا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ یونس 10 آیت 87' حاشیہ 1' ص 347' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 65: علیؑ کی ستّر (70) منقبتیں ایسی ہیں جن میں علیؑ کا کوئی شریک نہیں

قرآن: یَوۡمَ یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وا لۡمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا انۡظُرُوۡنَا نَقۡتَبِسۡ مِنۡ نُّوۡرِکُمۡ ج قِیۡلَ ارۡجِعُوۡاوَرَآءَکُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا ط فَضُرِبَ بَیۡنَہُمۡ بِسُوۡرٍ لَّہٗ بَابٌ۔

اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان لانے والوں سے یہ کہیں گے کہ ذرا ہمارا (بھی) انتظار کرلو کہ ہم (بھی) تمہارے نور سے فائدہ اُٹھالیں۔ کہا جائے گا کہ تم پیچھے پلٹ جاؤ اور کوئی نور ڈھونڈ لو پھر اُن (مومنین ومنافقین) کے مابین ایک فصیل قائم کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا۔

تفسیر: لَّہٗ بَابٌ تفسیرِ برہان میں ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اصحابِ رسولِ خداؐ میں سے جو احادیث کے یاد رکھنے والے ہیں وہ اِس بات کو خوب جانتے ہیں کہ اصحابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جس کی کوئی منقبت ہو اور میںؑ اُس منقبت میں شریک اور اُس سے افضل نہ ہوں۔ اور میری

ستّر (70) منقبتیں ایسی ہیں جن میں میراؑ کوئی شریک نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کی یا امیر المومنین علیہ السلام مجھے بھی اُن سے آگاہ کیجئے حضرتؑ نے سب کی سب بیان کی۔

از آنجملہ تیسویں (30) یہ تھی کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو میں یہ فرماتے سُنا کہ میری اُمت قیامت کے دن پانچ جھنڈوں کے نیچے محشور ہوگی پس پہلا جھنڈا جو میرےؐ پاس پہنچے گا وہ اِس اُمّت کے فرعون کا ہوگا وہ معاویہ ہے اور دوسرا اِس اُمّت کے سامری کا ہوگا وہ عمرو ابن العاص ہے تیسرا اِس اُمّت کے جاثلیق کا ہوگا وہ ابو موسیٰ اشعری کا ہوگا چوتھا ابواعوا اسلمٰی کا ہوگا۔ اور پانچواں اے علی علیہ السلام تمہارا علَم ہوگا جسکے نیچے مومنین ہوں گے اور تمؑ اُن کے امامؑ ہونگے پھر خدائے تعالیٰ اُن چار سے فرمائے گا اِرۡجِعُوۡا وَرَآءَ کُمۡ فَالۡتَمِسُوۡا نُوۡرًا فَضُرِبَ بَیۡنَہُمۡ بِسُوۡرٍ لَّہٗ بَابٌ بَاطِنُہٗ فِیۡہِ الرَّحۡمَۃُ اور وہ میرےؑ شیعہ ہوں گے اور وہ لوگ جو مجھ سے توّلا رکھتے تھے اور میرےؑ ساتھ ہوکر باغی گروہ سے لڑتے تھے یعنی اُن لوگوں سے جو راہِ راست سے ہٹ گئے تھے۔ اور باب الرحمۃ میرےؑ ہی شیعہ ہیں۔ پس یہ ظالم لوگ اُن کو آواز دے کر کہیں گے اَلَمۡ تَکُنۡ مَّعَکُمۡ ط میرےؑ شیعہ جواب دیں گے بَلٰی وَ لٰکِنَّکُمۡ فَتَنۡتُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ و تَرَ بَّصۡتُمۡ وَارۡتَبۡتُمۡ وَغَرَّ تۡکُمُ الۡاَمَا نِیُّ حَتّٰی جَآءَ اَمۡرُ اللّٰہِ وَغَرَّکُمۡ بِاللّٰہِ الۡغَرُوۡرُ۔ فَالۡیَوۡمَ لَایُؤۡ خَذُ مِنۡکُمۡ فِدۡیَۃٌ وَّ لَامِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ط مَاۡوٰىکُمُ النَّارُ ط ہِیَ مَوۡ لٰکُمۡ ط وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ۔

پھر میراؑ گروہ اور میرےؑ شیعہ حوض کے پاس پہنچیں گے اور جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حوض سے سیراب ہوں گے۔ اُس وقت میرےؑ ہاتھ میں ایک خاردار عصا ہوگا جس سے مار مار کر میں اپنے دشمنوں کو اُسی طرح بھگا دوں گا جس طرح غیروں کے

اُونٹوں کو اپنے پانی پر سے ہٹا دیا جاتا ہے نیز اُسی تفسیر میں سعید ابن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسولِ خداؐ سے خدائے تعالیٰ کے اِس قول **فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ** کے بارے میں دریافت کیا کہ اِس کا مطلب کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ فصیل میںؐ ہوں اور وہ دروازہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور بغیر دروازہ کے کوئی فصیل سے نہیں گزر سکتا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ
(سورہ الحدید 57 آیت 13، حاشیہ 3، ص 860، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 66: ولایتِ علیؑ میں شرک کرنے والے کے لئے وَیْل (جہنم کا آخری طبقہ ہے)

قرآن: وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۔ اور اُن مشرکین کے واسطے ویل ہے

تفسیر: وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ الخ۔

تفسیرِ قمی میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا آیا تمہاری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے مشرکوں سے ان کے مال کی زکوٰۃ طلب کی ہو جس حال میں کہ وہ اُس کی ذات کا شریک ٹھراتے ہیں۔ اِس لئے ظاہر لفظوں میں وہ فرماتا ہے **وَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِين لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ** الخ۔ اِس پر کسی نے عرض کی قربان جاؤں حضورؐ اِس کی تفسیر بیان فرمائیں۔ فرمایا اُن مشرکوں کے لئے وَیْل ہے جنہوں نے امام اوّل کے بارے میں شرک کیا۔ اور **وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ** ط کا یہ مطلب ہے کہ وہ بعد کے آئمہ علیہم السلام کے بھی منکر ہے (اے شخص) خدائے تعالیٰ نے

اپنے بندوں کو اپنی ذات پر ایمان لانے کی دعوت سب سے پہلے دی پھر جب وہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ پر ایمان لے آئے تب اُن کے لئے اور فریضے مقرر کئے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ
(سورہ حٰم سجدہ 41 آیت 6، حاشیہ 1، ص 761، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 67: مشرکین سے مُراد ولایتِ علی علیہ السلام میں شرک کرنیوالے ہیں

قرآن: كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ط

مشرکوں پر وہ امر جس کی طرف تم اُن کو بلائے ہو بہت ہی گراں گزرا۔

تفسیر: **كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ** ط کافی میں جنابِ امام زین العابدین علیہ السلام سے خدائے تعالیٰ کے اِس قول کی تفسیر میں منقول ہے کہ اِس آیت میں مشرکین سے مُراد وہ لوگ ہیں جو ولایتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں شرک کرتے ہیں اور **مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ** کی ضمیر غائب جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہی کی طرف راجع ہے۔ نوشتہ خدا میں اِسی طرح درج ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ
(سورہ الشوریٰ 42 آیت 13، حاشیہ 2، ص 773، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 68: کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا جو علیؑ سے دوستی رکھے اور میں اُسے جہنم سے بچا نہ لوں

قرآن: اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط

اور قیامت کے دن تم کو تمہارے اجر پورے پورے دیئے جائیں گے، پس جو شخص آتش جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا وہ تو یقیناً کامیاب ہوگا۔

تفسیر: زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

مجالس الابرار میں جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے خدائے تعالیٰ کا یہ قول بیان کیا کہ مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم کہ بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا کہ علی علیہ السلام سے دوستی رکھنے والا ہو اور میں اُسے جہنم سے بچا نہ لوں۔ اور جنت میں جگہ نہ دوں، اور اِسی طرح میرے بندوں میں کوئی بندہ ایسا نہ ہوگا کہ علی علیہ السلام سے بغض رکھنے والا ہو اور میں اُس سے بغض نہ رکھوں اور اُسے داخلِ جہنم نہ کروں، کافی میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو سخی ہیں۔ اور سب سے بدتر وہ ہیں جو بخیل ہیں۔ اور کسی شخص کے خالص مومن ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں سے نیکی کرے اور اُن کی حاجت برآری میں سعی کرے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ آل عمران 3 آیت 185، حاشیہ 3، ص 117، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 69: غاصبین، امیر المؤمنینؑ کے رُتبوں کو دیکھ لیں گے لیکن سجدہ نہ کریں گے، مومنین سجدے میں گر پڑیں گے

قرآن: وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ.

اور دنیا میں بھی یہ سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے جس حال میں کہ یہ تندرست تھے

تفسیر: **وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ** العیون میں جنابِ امامِ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ حجابِ نور کھل جائے گا تو مومن تو سجدے میں گر پڑیں گے اور منافقین کی ریڑھ کی ہڈی ایسی سخت ہوجائے گی کہ وہ سجدہ ہی نہ کرسکیں گے۔ تفسیرِ مجمع البیان میں ایک حدیث میں ہے کہ منافقین کی پشت ایسی سخت ہوجائے گی جیسے لوہے کی سلاخ، **وَهُمْ سَالِمُوْنَ. التّوحید** میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس کے یہ معنیٰ ہیں کہ جن جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اُن کو بجا لانیکی اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے اُن سے باز رہنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اور اِسی وجہ سے اُن کی آزمائش کی گئی ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے جس کے کرنے کا خدا نے حکم دیا ہو یا جس سے باز رکھا ہو کہ اِس میں خدا کی طرف سے امتحان و آزمائش نہ ہو۔ ایک قول کے بموجب اِس آیت میں اُن لوگوں کے لئے جو اذان کی آواز سُنیں اور شریکِ جماعت نہ ہوں بلکہ گھر ہی بیٹھے رہیں۔ وعید ہے (یعنی دھمکی ہے) تفسیرِ قمّی میں پوری آیت کی تفسیر یوں نقل ہے کہ جس دن پوشیدہ اُمور ظاہر کئے جائیں گے اور آلِ محمّد علیہم السلام کے جو جو حقوق غصب کئے تھے اُن سب کا اظہار ہوجائے گا اور غاصبین جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے رُتبوں کو دیکھ لیں گے اور اظہار اطاعت کرنا

چاہیں گے تو اُن کی گردنیں ایسی اینٹھ کر رہ جائیں گی جیسے گائے بیل کے سینگ ہوتے ہیں پس وہ سجدے نہ کرسکیں گے یہ ایک طرح کا عذاب ہوگا اِس لئے کہ اُنہوں نے دنیا میں جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے معاملے میں خدا کی اطاعت نہ کی تھی اور یہ خدائے تعالیٰ کے اِس قول سے ثابت ہے۔

وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ۔

یعنی اُن کو دنیا میں جنابِ امیر المؤمنین ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت قبول کرنے کو بُلایا جاتا تھا اور وہ اِس پر قدرت بھی رکھتے تھے مگر نہ مانے۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ القلم 68 آیت 43، حاشیہ 3-2، ص 903، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقبت 70: علیؑ کے بارے میں اُس کے پیغام ادا کر دوں

قرآن: اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ط

سوائے اِس کے کہ میںؐ خدا کی طرف سے پہنچا دوں اور اُس کے پیغاموں کو ادا کردوں (کہ میرےؐ لئے پناہ اسی میں ہے)

تفسیر: **اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ط** کافی میں جنابِ امامِ موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصل تنزیل یوں ہوئی تھی **اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ فِيْ عَلِيٍّ** (مگر یہ اللہ کی جانب سے پہنچا دوں اور علی علیہ السلام کے بارے میں اُس کے پیغام ادا کردوں)

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الجن 72 آیت 23، حاشیہ 5، ص 915، مقبول ترجمہ)

نهج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 71: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ سے مُراد

قرآن: وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا۔ اور جو اللہ کی اور اُس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا تو اُس کے لئے آتش جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

تفسیر: **وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ**۔ کافی میں ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اِس سے یہ مطلب ہے کہ جو شخص ولایتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نافرمانی کرے۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الجن 72 آیت 23، حاشیہ 6، ص 915، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 72: جو میرےؐ وصی علیؑ کی پیروی کرے گا بس وہ فرقہ ناجی ہوگا

قرآن: اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ط

بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور گروہ گروہ ہوگئے تم کو اُن سے کسی معاملے میں سروکار نہیں۔

تفسیر: **اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا**

تفسیر: عیاشی میں جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اِس **فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ** کو **فَارَقُوْا دِيْنَهُمْ** پڑھتے تھے اور **كَانُوْا شِيَعًا** کے یہ معنیٰ ہیں کہ فرقہ فرقہ ہوگئے اور ہر فرقہ کسی ایک امام کا پیرو ہوگیا۔ تفسیر مجمع البیان میں جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس آیت میں وہ سب لوگ

مُراد لئے گئے ہیں جو اِس اُمّت سے نکل کر ضلالت میں چلے گئے اور شبہات میں پڑ گئے اور بدعتی ہو گئے جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی حدیث میں ہے کہ عنقریب میریؐ اُمّت تہتر (73) فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ جن میں سے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک وہ ہوگا جو میرےؐ وصی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی پیروی کرے گا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ انعام 6 آیت 159، حاشیہ 2، ص 237، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 73: بعدِ رسولؐ علیؑ کی اطاعت نہ کرنے کے سبب فساد برپا ہوا

قرآن 73: وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَا حِهَا ۔

اور زمین میں بعد اسکی اصلاحی کے فساد مت کرو۔

تفسیر : وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَا حِهَا ۔

کافی اور تفسیرِ عیاشی میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمین حالت فساد میں تھی۔ خدائے تعالیٰ نے جنابِ محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ سلّم کے ذریعہ سے اُس کی اصلاح کی اور پھر یہ حکم دیدیا کہ اب اصلاح ہو جانے کے بعد زمین میں فساد مت کروٴ تفسیرِ قُمّی میں اِس کے معنیٰ یہ منقول ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور جنابِ امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے ذریعہ سے زمین کی اصلاح کردی تھی مگر لوگوں نے جب بعدِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جنابِ امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اطاعت چھوڑ دی تو پھر اس کو خراب کردیا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ و آلِ محمّدؐ

(سورہ الاعراف 7 آیت 56، حاشیہ 2، ص 250، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 74: قرآن کی ایک آیت ایسی ہے

جس پر سوائے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کسی نے بھی عمل نہیں کیا

قرآن: یَـٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡٓا اِذَا نَاجَیۡتُمُ الرَّسُوۡلَ فَقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیۡ نَجۡوٰكُمۡ صَدَقَةًؕ

اے ایمان لانے والو! جب تم رسولؐ سے علیحدہ گی میں کچھ عرض کرنا چاہو تو اپنے اس تخلیہ سے پہلے کچھ صدقہ دیدیا کرو۔

تفسیر: اِذَا نَا جَیۡتُمُ الرَّسُوۡلُ الخ

تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ اِس حکم کا مطلب یہ تھا کہ جب تم جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ سلّم سے کوئی حاجت طلب کرو تو اپنی حاجت طلب کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دیدیا کرو تاکہ تمہاری حاجت پوری ہونے کا سب سے اچھا ذریعہ ہو۔ مگر اِس حکم پر سوائے جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور کسی نے عمل نہ کیا۔ اُن حضرتؑ نے ایک دینار تصدق کیا اور جب جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے دس (10) مرتبہ راز میں باتیں کیں۔ اور جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے اِس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تھا تو فرمایا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ہر مرتبہ راز میں باتیں کرنے سے پہلے صدقہ دیا۔ پھر خدائے تعالیٰ کے اس قول ءَ اَشۡفَقۡتُمۡ اَنۡ تُقَدِّمُوۡا۔ الخ اِسے منسوخ کردیا۔ مفسرین اہلسنت میں سے مجاہد نے اپنی جچی ہوئی سندوں کی رَوْ سے بیان کیا ہے کہ خود جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ کتابِ خدا میں ایک آیت ایسی ہے کہ جس پر نہ مجھؑ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ میرؑے بعد کوئی اس پر عمل کرے

گا۔ وہ آیہ نجویٰ ہے اور صورت اُس کی یہ ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو میرؑے پاس ایک دینار تھا جسے بُھنا کر میںؑ نے دس درھم لئے اور جب میںؑ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں راز میں باتیں کرنے جاتا تو اُس سے پہلے ایک درھم صدقہ دیدیتا۔ (دس باتیں کرنے کے بعد) خدائے تعالیٰ کے اِس قول **ءَ اَشۡفَقۡتُمۡ۔تا۔ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ** نے اِس حکم کو منسوخ کر دیا۔ الخصال میں جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے وہ بحثیں منقول ہیں جو آپ نے حضرت ابوبکر پر قائم کیں۔ از آنجملہ یہ بھی تھی کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ میں تجھے خدا کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں آیا تم وہ شخص ہو جس نے جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے راز میں بات کرنے سے پہلے صدقہ دیا ہو۔ اور پھر بات کی ہو۔ اور تمام قوم سے خدائے تعالیٰ نے از روئے عتاب یہ فرمایا ہو **ءَ اَشۡفَقۡتُمۡ اَنۡ تُقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیۡ نَجۡوٰىكُمۡ صَدَقٰتٍؕ**

یا یہ منزل مجھےؑ حاصل؟ حضرت ابوبکر نے عرض کی نہیں، یہ منزلت تو صرف آپؑ ہی کو حاصل ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ المجادلہ 58 آیت 12، حاشیہ 2، ص 868، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 75: قیامت کے دن چار چیزوں کا سوال ہوگا

قرآن: وَقِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ ۔ اور اُن کو ٹھہرالو کہ اُن سے سوالات کئے جائیں

تفسیر: **اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ** تفسیرِ قُمّی ہے کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سے ولایتِ جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی نسبت سوال کیا جائے گا۔ امالی اور العیون میں جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے یہی مضمون مروی ہے۔

علل الشرائع میں جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے اِس آیت کی تفسیر میں یہ فرمایا کہ بندہ ایک قدم بھی نہ اُٹھا سکے گا جب تک اُس سے اِن چار باتوں کی نسبت باز پُرس نہ ہو جائے (1) جوانی کی بابت کہ کس شغل میں کھوئی (2) عمر کی بابت کہ کن کن کاموں میں صرف کی (3) مال کی بابت کے کہاں کہاں سے اِکھٹا کیا اور کس کس کام میں خرچ کیا (4) ہمؑ اہلبیت علیہم السلام کی بابت کہ ہمؑ سے محبت رکھی یا نہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ والصّٰفّٰت 37 آیت 24، حاشیہ 3، ص 714، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 76: علیِ مرتضیٰؑ ابوتراب کیوں بولے گئے

قرآن: وَ یَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ كُنۡتُ تُرٰبًا۔

اور کافر یہ کہے گا کہ کاش میں آج مٹی ہوتا۔

تفسیر: **یَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ یٰلَیۡتَنِیۡ كُنۡتُ تُرٰبًا۔ عِلَلُ الشَّرائِع** میں ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس سے دریافت کیا گیا تھا کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کنّیت ابوتراب کیوں قرار دی؟ فرمایا اِس لئے کہ وہ زمین کے مالک ہیں۔ اور اہلِ زمین پر بعد جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے خدا کی حجّت ہیں۔ اُن ہی کی وجہ زمین کی بقا ہے۔ اور اُن ہی کی وجہ سے اِس کو سکون ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ میں نے جنابِ رسالت مابؐ سے سُنا ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور خدائے تعالیٰ نے شیعیانِ علی علیہ السلام کے واسطے قیامت کے دن جو جو کچھ اجر و ثواب اور قرب و کرامت کے سامان تیار کئے ہیں کافر اُن کو دیکھے گا تو حسرت و افسوس سے یوں کہے گا

کہ کاش میں تراب ہوتا۔ جسکا مطلب یہ ہیکہ کاش میں بھی شیعیانِ علی علیہ السلام میں سے ہوتا۔ اور یہ خدائے تعالیٰ کے اِس قول سے ثابت ہے۔

يَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ

(سورہ والنباء 40 آیت 40 ' حاشیہ 2 ' ص 931 ' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 77: اَلْكَلِمُ الطَّيِّبُ سے مُراد لاالٰہ اِلّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ علیٌّ ولیُّ اللّٰہِ وَخَلِيْفَةُ بِلَافَصلُ رَسُوْلُ اللہ ہے

قرآن: **اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط** اِس کی طرف پاکیزہ کلمات چڑھ کر پہنچتے ہیں اور وہی نیک عمل کو بلند کرتے ہیں۔

تفسیر: **اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط** تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ کلمہ اخلاص اور اِس بات کا اقرار کہ جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم خدا کے پاس سے جو جو فریضے لائے جن میں ولایت بھی داخل ہے برحق ہیں۔ عملِ صالح کو خدا کے حضور تک پہنچا دیتا ہے اور جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کَلِمَۃُ الطَّیِّب مومن کا یہ قول ہے **لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰھِوَخَلِیْفَتُہ رَسُوْلُ اللّٰہِ** اور عملِ صالح اِس بات کا قلبی اعتقاد کہ یہ حق ہے اور اِس میں کچھ شک نہیں کہ یہ پروردگار عالم کی طرف سے ہے، اور جنابِ امام محمّدؑ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ ہر قول کی جانچ عمل سے ہوتی ہے جو اُسکی تصدیق یا تکذیب کر دیتا ہے۔ پس جب فرزندِ آدمؑ کچھ کہتا ہے اور اپنے عمل سے اُس کو سچا کر دکھاتا ہے تو اُسکا وہ قول بوجہ اُس کے عمل کے خدا کے حضورؐ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور جب عمل خود

اپنے قول کے برخلاف کرتا ہے تو اُسکا وہ قول اِس عملِ خبیث کے ساتھ رد کر دیا جاتا ہے اور خود عمل کرنے والے کے ساتھ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ

(سورہ فاطر 35 آیت 10 ' حاشیہ 3 ' ص 695 ' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 78: ولایتِ علیؑ و آئمہ معصومینؑ کو قرآن سے کیسے نکالا گیا؟

قرآن: **فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔** سو عنقریب تم بھی جان لوگے کہ کُھلی گمراہی میں کون ہے؟

تفسیر: **فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔** کافی میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصل آیت یوں نازل ہوئی تھی **فَسَتَعْلَمُوْنَ يٰمَعْشَرَ الْمُكَذِّبِيْنَ حَيْثُ اَنْبَاتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍ وَالْاٰئِمَّةِمِنْ بَعْدِهٖ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ہ** (اے جھٹلانے والوں کی گروہ جب میں تم کو اپنے پروردگار کے پیغام سے جو علیؑ مُرتضےٰؑ کے بارے میں ہوگا اور اُن آئمہ علیھم السلام کی ولایت کے بارے میں جو اُس کے بعد ہونیوالے ہیں خبر دوں گا تو اُس وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کُھلی گمراہی میں کون ہے)۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٍ وّ آلِ محمّدٍ

(سورہ الملك 67 آیت 29 ' حاشیہ 2 ' ص 900 ' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 79: منکرِ ولایتِ علیؑ منہ کے بل چلتا ہے

قرآن: اَفَمَنۡ یَّمۡشِیۡ مُکِبًّا عَلٰی وَجۡہِہٖۤ اَہۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ آیا وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے جو اپنے منہ کے بل اوندھا چل رہا ہے یا وہ جو کھڑا (کھڑا) صراط مستقیم پر چلا جا رہا ہے۔

تفسیر: اَفَمَنۡ یَّمۡشِیۡ مُکِبًّا عَلٰی وَجۡہِہٖۤ اَہۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ کافی اور المعانی میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دل چار طرح کے ہوتے ہیں (1) ایک دل وہ ہے جس میں نفاق بھی ہو اور ایمان بھی (2) اور ایک دل وہ ہے جو اُلٹا ہوا ہے (3) اور ایک دل وہ ہے جس پر مہر لگی ہوئی ہے (4) اور ایک دل وہ ہے جو روشن و منّور ہے۔ بس جس دل پر مہر لگی ہوئی ہو وہ تو منافق کا دل ہے اور جو روشن و منور ہے وہ مومن کا دل ہیکہ جب خدائے تعالیٰ کوئی چیز عطا فرماتا ہے وہ شکر کرتا ہے۔ اور اگر اُسے بلا میں مبتلا کرتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ اب رہا اُلٹا ہوا دل وہ مشرک کا دل ہے۔ پھر حضرتؑ نے یہ پوری آیت تلاوت فرمائی اَفَمَنۡ یَّمۡشِیۡ مُکِبًّا عَلٰی وَجۡہِہٖۤ اَہۡدٰۤی اَمَّنۡ یَّمۡشِیۡ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ اب رہا وہ دل جس میں ایمان بھی ہو اور نفاق بھی تو وہ ایسے لوگ ہیں جیسے کہ طائف میں تھے اگر اُن میں سے کسی کو موت نے ایسے وقت میں آلیا کہ وہ حالتِ نفاق میں ہے تو وہ غارت ہوا۔ اور اگر موت ایسے وقت میں آئی کہ وہ حالتِ ایمان میں تھا تو نجات پا گیا۔

کافی میں ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اِس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کی مثٔل جو علیِ مرتضی علیہ السلام کی ولایت سے پھر گیا ہو اُس

شخص کی سی بیان کی ہے جو اپنے منہ کے بل چلتا ہو، اور اپنے معاملے میں کوئی راہ نہ پاتا ہو۔ اور اُس شخص کی مثٔل جو علیِ مرتضی علیہ السلام کا پیرو ہو اُسکی سی بیان کی ہے جو صراطِ مستقیم یا راہِ راست پر سیدھا چلتا ہو اور صراطِ مستقیم سے مُراد خود جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الملک 67 آیت 22، حاشیہ 1، ص 899، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے مُراد امیر المؤمنینؑ اور اُن کے اصحاب ہیں

منقبت 80: قرآن: اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالۡمُفۡسِدِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ اَمۡ نَجۡعَلُ الۡمُتَّقِیۡنَ کَالۡفُجَّارِ ہ آیا ہم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے زمین میں فساد کرنے والوں کے برابر سمجھیں گے؟ یا پرہیز گاروں کو بدکاروں کے برابر رکھیں گے؟

تفسیر: اَمۡ نَجۡعَلُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الخ

تفسیرِ قمّی میں ہے کہ جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے اِس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی تھی تو فرمایا کہ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ تو جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہیں اور اَلۡمُفۡسِدِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ سے مُراد حَبۡتَر وَ زَرِیۡق اور اُن دونوں کے یار ہیں اور لِلۡمُتَّقِیۡنَ سے مُراد جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور الۡفُجَّار سے مُراد اَوۡلَم و حَبۡتَر اور اُن دونوں کے مددگار صاحبِ تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے یہ الفاظ بطور کنایہ ثلثہؓ کے بارے میں استعمال کئے ہیں۔ الخصال میں جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب

علیہ السلام سے منقول ہے کہ متقین کی کچھ علامتیں ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں وہ یہ ہیں (1) سچ بولنا (2) امانت ادا کرنا (3) عہد پورا کرنا (4) فخر کم کرنا (5) برداشت کرلینا (6) اقرباء کے ساتھ نیکی۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ صٓ 38 آیت 28، حاشیہ 2، ص 726، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 81: بِالْغَمَامِ سے مُراد علیؑ سَبِیْلًا سے مُراد علیؑ

قرآن: وَ یَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۔ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا۔ ☆يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا۔

اور اُس دن آسمان ایک بدلی (کے سبب) چھٹ جائے گا اور فرشتے اُتارے جائیں گے جو اُتارے جانے کا حق ہے۔

☆ اور اُس دن ظالم (اوّل) اپنے دونوں ہاتھ اپنے دانتوں سے کاٹ کاٹ کھائے گا اور یہ کہے گا کہ کاش میں نے رسولؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

☆ ہائے خرابی میری کاش میں نے فلاں (ثانی) کو یار نہ بنایا ہوتا۔

تفسیر: **بِالْغَمَامِ** تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غمام سے مُراد جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

اَلظَّالِمُ تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ **اَلظَّالِمُ** سے مُراد ہیں حضرتِ اوّل۔

سَبِيْلًا تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امام محمدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس سے مُراد ہے **عَلِيًّا وَلِيًّا** (یعنی وہ ظالم کہتا ہوگا کہ کاش ہم نے رسولؐ کے ساتھ علیؑ کو بھی ولی بنایا ہوتا)

فُلَانًا تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امام محمدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس فُلَاناً سے مُراد حضرتِ ثانی ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الفرقان 25 آیت 25، 27، 28، حاشیہ 3، 4، 5، 6، ص 577، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 82: مُؤَذِّنٌ سے مُراد امیرالمومنین علیہ السلام ہیں

قرآن: فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ٥ پھر ایک آواز دینے والا اُن کے مابین آواز دے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔

تفسیر: **مُؤَذِّنٌ**۔ کافی اور تفسیرِ قمی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور تفسیر عیاشی میں جنابِ امامِ رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ **مُؤَذِّنٌ** جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہوں گے اور تفسیرِ قمی میں اِس قدر اور ہے کہ اِس قدر بلند آواز سے اعلان کریں گے کہ تمام مخلوق سُن لے گی تفسیرِ مجمع البیان اور معانی الاخبار میں خود جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ مؤذن میںؑ ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الاعراف 7 آیت 44، حاشیہ 3، ص 247، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 83: میری نعمت سے کیا مُراد ہے؟

قرآن: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ٥

اور رہی تمہارے پروردگار کی نعمت سو اُس کا ذکر کرتے رہنا۔

تفسیر: **وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ تفسیرِ قُمّی** میں ہے کہ اِس کا مطلب یہ

ہے کہ خدائے تعالیٰ نے جو کچھ تمؑ پر نازل کیا ہے اُس کا ذکر کرو اور نماز کا۔ روزہ کا۔ حج کا۔ زکوٰۃ کا۔ اور ولایتِ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا یعنی جن جن چیزوں کے ذریعہ سے آپ کو فضیلت دی ہے اُن سب کا ذکر کرتے رہیئے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ الضحی 93 آیت '11' حاشیہ 5 'ص 953' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 84: خلافتِ علیؑ ہی نعمتِ خُدا ہے
قُریش والوں نے نعمت کو کُفر سے بدل دیا

قرآن: اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّ لُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْ مَهُمْ دَارَالْبَوَارِ

"کیا تم نے اُن کے بارے میں غور نہیں کیا جنہوں نے خدا کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں (یعنی) جہنم میں جا اُتارا"۔

تفسیر: بَدَّ لُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْ مَهُمْ دَارَالْبَوَارِ۔ کافی میں ہے کہ جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے اِس آیت کا مطلب پوچھا گیا تھا کہ فرمایا کہ لوگ اِس کے بارے کیا کہتے ہیں عرض کیا گیا کہ یہ کہتے ہیں کہ قُریش کے دو بدکار قبیلوں کے بارے میں ہے۔ یعنی بنو مُغیرہ اور بنو اُمیّہ کے۔ فرمایا واللہ کُل نافرمان قریش کے بارے میں ہے۔ خدائے تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو خطاب کر کے یہ فرمایا تھا کہ میں نے قُریش کو تمام عرب پر فضیلت دی اور اپنی نعمت اُن پر پوری کی اور اپنا رسولؐ اُن کی طرف بھیجا پس اُنہوں نے میری نعمت کو کُفر سے بدل دیا۔ اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں لا اُتارا۔ اور جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس سے مُراد وہ کُل قُریش ہیں جنہوں نے جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ و

آلہ وسلّم سے عداوت کی اور آنحضرتؐ سے لڑے اور اُن کے وصی کا انکار کر دیا

قولِ مترجم: واقعہ غدیرِ خُم میں جب جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم علی مرتضٰی علیہ السلام کو اپنا جانشین فرما چکے تو منجانب خدا یہ آیت نازل ہوئی **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ الخ** جس کا ظاہر ترجمہ یہ ہے (آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمؑ پر پوری کر دی وغیرہ) کو اِس سے معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنی نعمت فرمایا اور اِس آیت میں یہ فرمایا کہ کُفّارِ قُریش نے خدا کی نعمت کو کُفر سے بدل دیا تو ظاہر ہے کہ خلافتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام نعمتِ خدا تھی۔ اب جس سے بدل گئی۔ وہ کُفر ہوا' یا کچھ اور؟ تفسیرِ قمی میں جنابِ امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُن لوگوں کی کیا حالت ہوگی جنہوں نے سُنتِ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو بدل دیا اور آنحضرتؐ کے وصی سے انحراف کیا اور اِس بات سے نہ ڈرے کہ اُن پر یہ عذاب نازل کیا جائے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اللہ کی وہ نعمت جس کے ذریعہ سے اُس نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا، ہمؑ ہیں اور قیامت کے دن جو شخص کامیاب ہوگا وہ ہمارےؑ ذریعہ سے کامیاب ہوگا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ ابراھیم 14 آیت '28' حاشیہ 5 'ص 412' مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 85: اِتمامِ نعمت کی آیت روزِ غدیرِ خُم نازل ہوئی

قرآن: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمؑ پر پوری کر دی اور دینِ اسلام کو تمہارے لئے پسندیدہ کر لیا۔

تفسیر: **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ** تفسیرِ مجمع البیان میں جنابِ امامِ محمدِ باقر علیہ السلام اور جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حُجّۃ الوداع سے واپسی کے وقت روزِ غدیرِ خُم جب جنابِ رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کو تمام حاضرین کے روبرو کُل مخلوق کی ہدایت کے لئے ہادی مقرر فرمایا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی اور دونوں حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ یہ آخری آیت نازل ہوئی اور دونوں حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ یہ آخری فریضہ تھا جس کے بعد کوئی اور فریضہ نازل نہیں ہوا۔ کافی میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے یوں منقول ہے کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوتا رہا۔ ولایت سب سے آخری فریضہ تھا جس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ**۔ اِس کا مطلب ہے کہ میں تمہارے کُل فرائض کو پورا کر چُکا اِس کے بعد کوئی اور فریضہ نازل نہ کروں گا۔

تفسیرِ قُمی اور تفسیرِ عیاشی میں بھی اُن حضرتؑ سے قریب قریب یہی مضمون درج ہے۔

(تصریح) دین، اظہار ولایت واعلان خلافت پر کامل ہو جاتا۔ اِسکے یہ معنیٰ ہیں کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پروردگارِ عالم نے جو علم سپرد فرمایا تھا وہ آپؐ نے علیِ مرتضیٰ علیہ السلام کو عطا فرمایا اور جو اوصیاء اِنؑ کی اولاد میں ہونے والے تھے اُنؑ کو سلسلہ بہ سلسلہ پہنچا دیا۔ اور جب اُن کو اپنا قائم مقام کر دیا اور لوگوں کو حلال وحرام کے بارے میں اُن سے کُل اُمور دریافت کرنے کا موقع مل گیا تو تمام اُمّت کو یہ حکم دیدیا کہ وہ ہر معاملہ میں اُن سےؑ رجوع کریں حلال وحرام اُنؑ ہی سے دریافت کریں اور چونکہ یکے بعد دیگرے اِس امر پر قائم ہونے سے بندوست استمراری ہو گیا لہٰذا دین کامل ہو گیا اور نعمت پوری ہو گئی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ و آلِ محمّدؐ

(سورہ المائدہ 5 آیت '3' حاشیہ '2' ص 169 'مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 86: رسولِ خداؐ نے دس (10) مرتبہ علیِ ولیؑ کی ولایت کا عہد لیا

قرآن: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ

اے ایمان لانے والو عہد پورے کرو۔

تفسیر: بِالْعُقُوْدِ ؕ جمع ہے عقد کی اِس کے معنی ہیں پختہ عہد اور اِس آیت سے یہ مُراد ہے کہ خدائے تعالیٰ نے کچھ اپنے بندوں کے لئے لازم کیا ہے مثلاً خود اُس کی ذات پر ایمان لانا اور اُسکے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور اُسکے رسولوں کے اَوْصِیاء پر ایمان لانا اُس کے حلال کو حلال جاننا اور اُس کے حرام کو حرام سمجھنا اور اس کے مقرر کئے ہوئے فرائض و سُنن کو بجالانا اور جو سزائیں اُس نے مقرر فرمائی ہیں اور جن بد کاموں کے کرنے سے منع کیا ہے اُن سب کی رعایت کرنا اِسی طرح مومنین نے جو باتیں اپنی ذات پر خدا کے لئے واجب کرلی ہیں یا فیما بین خود مثل امانات اور اُن معاملات کے جن میں کوئی خطرہ نہیں ہے یہ سب عقود ہیں اُن سب کا بجالانا لازم ہے۔

تفسیر: قُمّی میں جنابِ امام محمّد تقیِ جواد علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے اصحاب سے دس (10) موقعوں پر جنابِ علیِ مرتضیٰ علیہ السلام کی خلافت کا عہد لیا، اِس کے بعد خدا نے یہ آیت نازل فرمائی جس کا یہ مطلب ہے کہ اے ایمان لانے والو اُن عُقود یا عُہود کو پورا کرو جو علیِ مرتضیٰ علیہ السلام کے بارے میں تم سے لئے گئے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ المائدہ 5 آیت 1 حاشیہ 1 ص 168 (مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 87: عالَمِ ذر میں امیر المؤمنینؑ اور آئمہ معصومینؑ کے سلسلے میں عہد لیا گیا

قرآن: اَلَّذِیۡنَ یُوۡفُوۡنَ بِعَھۡدِ اللّٰہِ وَلَا یَنۡقُضُوۡنَ الۡمِیۡثَاقَ ہ

جو خدا کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے پیمان کو نہیں توڑتے۔

تفسیر: اَلۡمِیۡثَاق تفسیرِ قمّی میں جنابِ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت آلِ محمدؐ کے بارے میں اور جو کچھ خدا نے اُن کےؑ بارے میں عہد لیا ہے اُس عہد کے بارے میں اور عالَمِ ذَرّ میں جو پیمان متعلقِ ولایتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام و آئمہ معصومین علیہم السلام لیا گیا تھا اُس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ الرّعد 13 آیت 20 حاشیہ 1 ص 401 (مقبول ترجمہ))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 88: ولایتِ علیؑ کا عہد دو (2) بار لیا گیا پہلا عالَمِ ذرّ دوسرا غدیرِ خُم میں

قرآن: وَالَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَھۡدَ اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِہٖ اور جو عہدِ خدا کو بعد اُس کے پختہ ہو جانے کے توڑ ڈالتے ہیں۔

تفسیر: مِیۡثَاقِہٖ۔ تفسیرِ قُمّی میں ہے کہ اِس سے مُراد عہد و اقرار ہے جو جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں لیا گیا تھا اور پھر جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے غدیرِ خُم میں لیا۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ الرّعد 13 آیت 25 حاشیہ 8 ص 401 (مقبول ترجمہ))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 89: ولایت و خلافت کو ہم نے علیؑ و اَوۡلادِ علیؑ کے حق میں رکھا

قرآن: ثُمَّ لَمۡ تَکُنۡ فِتۡنَتُھُمۡ اِلَّا اَنۡ قَالُوۡا وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَا کُنَّا مُشۡرِکِیۡنَ

پھر اُن کا کوئی حیلہ نہ ہوگا سوائے اِسکے کہ یہ کہیں کہ ہم کو اپنے پروردگار اللہ کی قسم ہم مشرک نہ تھے۔

تفسیر: وَاللّٰہِ رَبِّنَا مَاکُنَّا مُشۡرِکِیۡنَ

کافی میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے اور تفسیرِ قمّی میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ قسم کھا کر جو یہ کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے تو اِس سے یہ مطلب ہیکہ ہم ولایت و خلافت و امامت کو علی علیہ السلام اور اولادِ علی علیہ السلام ہی کا حق سمجھتے تھے اور غیر کو اِس میں نہیں شریک کیا کرتے تھے۔ تفسیرِ صافی میں ہے کہ باوجود یہ جاننے کے کہ اِس سے کچھ نفع نہ پہنچے گا پھر بھی وہ کمبخت خوف و پریشانی کے مارے خدا کے حضورؐ میں جھوٹ بول دینگے اور اُس پر قسم بھی کھالیں گے۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سورہ الانعام 6 آیت 23 حاشیہ 1 ص 207 (مقبول ترجمہ))

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 90: نعمان بن فہری کی بد دعا خود اپنے حق میں

قرآن: سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ لَیۡسَ لَہٗ دَافِعٌ

ایک سوال کرنے والے نے بڑے درجوں والے خدا سے ایسے عذاب کا سوال کیا جو کافروں کے لئے واقع ہوتا رہتا ہے اور اُسکا دفع کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

تفسیر: سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ الخ

تفسیرِ مجمع البیان میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے بروایت اپنےؑ آباواجدادؑ کے منقول ہیکہ بروزِ خُمّ غدیر جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جب علیِ مرتضٰی علیہ السلام کواپنا قائم مقام کیااور یہ فرمایا **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ** اور یہ امر جگہ جگہ مشہور ہوا تو نعمان ابن حارثِ فہری آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہا کہ آپؐ نے ہم کو اللہ کی طرف سے حکم دیا کہ ہم خدا کی یکتائی کی شہادت دیں اور آپ کیؐ رسالت کی شہادت دیں ہم نے قبول کیا۔ پھر آپؐ نے ہم کو جہاد کا حج کا، روزہ کا، نماز کا، اور زکوٰۃ کا حکم دیا اُسے بھی ہم نے قبول کیا۔ اِس پر بھی آپؐ نے بس نہیں کیا یہاں تک کہ آپؐ نے اِس لڑکےؑ کو اپنا قائم مقام اور ہمارا حاکم مقرر کر دیا اور فرمایا **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ** آیا یہ بات آپ کیؐ طرف سے ہے یا حکمِ خدا سے ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اُسی (خدا) کی قسم جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے نعمان ابن حارثِ فہری یہ سُن کر پیٹھ پھیر کر چلا اور کہتا جاتا تھا **اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَالْحَقُّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ** اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب کہ اُنہوں نے یہ کہہ دیا کہ یا اللہ اگر یہ امر حق ہے اور تیری طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔

پس خدائے تعالیٰ کی طرف سے اُس کے سر پر ایک پتھر آکر لگا جس نے اُس کو ڈھیر کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔ کافی میں یوں ہے کہ یہ آیت اِس طرح نازل ہوئی تھی۔ **سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ بِوَلَایَتِ عَلِیٍ** اور اِسی طرح مصحفِ فاطمہؑ میں درج ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ المعارج 70 آیت 1-2- حاشیہ 3 ص 907 (مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 91: اَبْنَآءَ نا حسنینؑ نِسَآءَ نا فاطمہؑ زہراؑ وَاَنْفُسَنَا علیِ مرتضیٰؑ

قرآن: فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَاوَاَبْنَآءَ کُمْ وَنِسَآءَ نَا وَنِسَآءَ کُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ہ کہدو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی عورتوں کو (بلاؤ) اور ہم اپنے نفسوں کو (بلائیں) اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ پھر ہم خدا کی طرف رجوع کریں اور خدا کی لعنت جھوٹوں پر قرار دیں۔

تفسیر: اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَ کُمْ الخ

عیونِ اخبار رضا میں جنابِ امام موسیٰؑ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور فاطمہ الزہرا علیہا السلام اور حسنین علیہما السلام کے کوئی شخص اِسکا مدعی نہیں ہوسکتا کہ نصارےٰ سے مباہلہ کرنے کے دن جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُسکو اپنی چادر کے نیچے داخل کیا ہو۔ پس خدائے تعالیٰ کے قول اَبْنَآءَ نَا کی تاویل جنابِ حسنین علیہما السلام اور نِسَآءَ نَا کی جنابِ فاطمہ الزّہرا علیہا السّلامؑ اور اَنْفُسَنَآء کی جنابِ علیِ مرتضٰی علیہ السلام ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الِ عمران 3 آیت 61- حاشیہ 1 ص 90 مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 92: نورِ ہدایت سے مُراد علیِ مرتضیٰ علیہ السلام ہیں

قرآن: مَاكُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ط (جس کے پہلے) تم یہ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ (تعلیمِ) ایمان کیا چیز ہے لیکن ہم نے اِس کو نور قرار دیا جس کے ذریعے سے ہم اپنے بندوں سے جس کو چاہیں ہدایت کردیں۔

تفسیر: **وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ** ۔ تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امامحمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ نُور سے مُراد علی مرتضیٰ علیہ السّلام ہیں اور علی علیہ السّلام وہ نور ہیں جن کے ذریعہ سے خدائے تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت فرمادیتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھم صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ الشوریٰ 42 آیت 52- حاشیہ 4 ص 780 مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 93: صراطِ مستقیم سے مُراد علیِ ولیؑ ہیں

قرآن: وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ہ اور بیشک تم راہِ راست کی طرف ہدایت کرتے ہو۔

تفسیر: **اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ہ** تفسیرِ قُمّی میں جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس سے مُراد یہ ہے کہ تو جس کو چاہتا ہے ولایتِ علی علیہ السلام کی ہدایت فرمادیتا ہے اور صراطِ مستقیم سے مُراد جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھم صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(سورہ الشوریٰ 42 آیت 52- حاشیہ 5 ص 780 مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 94: بُرھان رسولِ خداؐ ہیں، صِرَاطاً مُسْتَقِيمًا علیِ مرتضیٰؑ ہیں

قرآن: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ہ اے آدمیو بیشک تمہارے ربّ کے پاس سے تم پر دلیل آچکی ہے اور اُس نے تم پر دکھلا دینے والا نور نازل کیا ہے۔

تفسیر: **بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ہ** ایک قول کے مطابق بُرہان سے مُراد جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں اور نور سے مُراد قرآنِ مجید اور ایک قول کے مطابق بُرہان سے مُراد معجزات ہیں۔ اور نور سے مُراد قرآن مجید۔ اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ تمہارے پاس دلائلِ عقلی اور شواہدِ نقلی آچکے اور تمہارے لئے کوئی عذر و علّت کچھ بھی باقی نہیں ہے، تفسیرِ مجمع البیان میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نور سے مُراد ولایتِ علی علیہ السلام ہے۔

قرآن: فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ہ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اُس نور سے متمسک ہوئے اُن کو عنقریب اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور اپنی حضوری کا سیدھا راستہ بتادیگا۔

تفسیر: **صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ہ** تفسیرِ عیاشی میں جنابِ امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بُرہان سے مُراد جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔

اور نُور سے مُراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور صراطِ مستقیم سے بھی مُراد علی مرتضیٰ علیہ السلام ہیں تفسیرِ قمی میں ہیکہ نور سے مُراد امامتِ امیر المومنین علی ابن

مجھے سب کا علم ہو گیا تھا چنانچہ پھر سوال ہوا کہ اے محمدؐ مَلاِ اعلےٰ کے رہنے والوں میں کس بات کے متعلق جھگڑا ہوا تھا؟

میںؐ نے عرض کی کفّارات میں، درجات میں اور سلطنت میں، پھر سوال ہوا کہ اے محمدؐ نبوت تمہاری ختم ہونے کو آئی اور قیام دنیا کی مدّت پوری ہونے کے قریب ہے تو وصی تمہاراؐ کون ہے؟ میںؐ نے عرض کی پروردگارا میں نے تیری مخلوق کو خوب آزمایا علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ مطیع کسی کو نہ پایا۔ آوازِ قدرت آئی اے محمدؐ ہمارا مطیع بھی سب سے زیادہ وہی ہے۔ میںؐ نے عرض کی پروردگار میں نے تیری تمام مخلوق کی آزمائش کی پس میںؐ نے کسی کو علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ اپنا محبّ نہ پایا۔ فرمایا! اے محمدؐ ہمارا محبّ بھی سب سے زیادہ وہی ہے پس اب تم اُس کو خوشخبری سُنا دو کہ وہ ہدایت کا عَلَم ہے۔ میرے دوستوں کا امام ہے۔ اور جو میرے مطیع ہیں اُن سب کے لئے نور ہے۔ اور وہ کلمہ ہے جس کو متقین کے لئے میں نے لازم کر دیا ہے۔ جس نے اُس سے محبت کی اُس نے یقیناً مجھ سے محبت رکھی اور جس نے اُس سے عداوت کی اُس نے یقیناً مجھ سے عداوت رکھی۔ اور میں اُس کو (علیؑ کو) ایسے فضائل کے ساتھ مخصوص کروں گا کہ ویسے فضائل کسی اور کو نہ دیئے ہوں گے میںؐ نے عرض کی پروردگارا وہؑ تو میراؐ بھائی، میراؐ مصاحب، میراؐ وزیر اور میراؐ وارث ہے۔ فرمایا یہ تو ایسا معاملہ ہے جو پہلے ہی طے ہو چکا ہے کہ اِسکی بڑی سخت آزمائش ہوگی باوجود کہ میں اُسے عطا کروں گا اور پھر عطا کروں گا، پھر عطا کروں گا، اور پھر عطا کروں گا چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا عُقدہ اُسی کے ہاتھ ہوگا اور اُس کے سوا کوئی دوسرا اُسے نہ کھول سکے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ صٓ 38 آیت 69 حاشیہ 2 ص 730۔ مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 145: رسولِ خداؐ نے سوال کیا، میرےؐ بعد میراؐ بھائی؟ میراؐ وصی، میراؐ وزیر، خلیفہ کون بنے گا؟

قرآن: **وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ** ہ اور اپنے بہت قریب کے کنبہ والوں کو ڈراؤ

تفسیر: **وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ** ہ تفسیر قُمی میں ہے کہ اس کے آگے **وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ** بھی نازل ہوئی تھی یہ آیت مکّہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور جس وقت نازل ہوئی تو جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے کُل بنی ہاشم کو جمع کیا جو چالیس آدمی تھے اور ان میں سے ہر ایک، ایک سالم بکرا کھا جاتا تھا۔ اور ایک ایک مشک پانی پی جاتا تھا۔ اور اُن کے لئے تھوڑا سا کھانا میسر تھا تیار کیا۔ اُسی کو سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ پھر جنابِ رسول خداؐ نے فرمایا کہ میراؐ وزیر، میراؐ وصی، میراؐ خلیفہ کون ہوگا؟ اور ابولہب نے کہا کہ محمدؐ نے تم پر یقیناً جادو کیا، اور سب وہاں سے چلے گئے۔ دوسرے دن بھی آنحضرتؐ نے ایسا ہی حکم دیا اور اُسی طرح اُن کو کھانا کھلایا گیا۔ پھر اُن سب کو دودھ پلایا، یہاں تک کہ وہ سب سیر و سیراب ہو گئے پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے میراؐ وزیر، میراؐ وصی، میراؐ خلیفہ کون ہوگا؟ ابولہب نے پھر کہہ دیا کہ محمّدؐ نے تم پر جادو کر دیا۔ اور وہ سب چل دیئے۔ جب تیسرا دن ہوا تو جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے پھر وہی حکم دیا اور اُن سب کو جمع کرکے کھانا کھلایا۔ اور سب کو دودھ پلایا۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تم جس سے ایسا کون ہے جو میراؐ وصی اور میراؐ وزیر بنے اور میرے وعدے پورے کرے اور میراؐ قرض ادا کرے پس حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام جن کا سن سب سے کم تھا اور پنڈلیاں سب سے زیادہ پتلی اور بحیثیت مال بھی سب سے کم تھے کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلّی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلّم میں حاضر ہوں۔فرمایا بیشک تمؑ ہی ہو۔تفسیر مجمع البیان میں اہلسنت کی روایت سے بھی قریب قریب یہی مضمون نقل ہوا ہے۔اور آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ سُن کر سب لوگ کھڑے ہوگئے اور ابوطالب علیہ السلام سے کہنے لگے کہ تو اب تم اپنے بیٹے کی اطاعت کرو کہ تمہارے بھتیجے نے اسؑ کو تم پر حاکم بنادیا۔

تفسیر: قُمی میں رَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ کا یہ مطلب لکھا ہے کہ اس گروہ سے مراد جنابِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام، حمزہؓ۔جعفرؑ۔حسنؑ۔حسینؑ اور باقی آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں۔

ضمیمہ: وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ہ تفسیر برہان میں ہے کہ عبداللہ بن حرث بنِ نوفل نے جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ہ نازل ہوئی تو جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اولاد عبدالمطلب کو جمع کیا۔وہ چالیس یا اُنتالیس آدمی تھے۔پس آنحضرتؐ نے پہلے تو عام طور سے پھر ہر ہر شخص سے استفسار فرمایا کہ تم میں کون ایسا ہے جو (اِس وقت تو) میراؐ بھائی اور میراؐ وزیر بنے (اور میرےؐ بعد لوگوں میں) میراؐ خلیفہ، میراؐ وصی اور میرا وارث ہو۔ اِس کے جواب میں ہر ایک نے انکار کرتا رہا تا آنکہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام وارد ہوئے اُنہوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! میںؑ اِن خدمات کے لئے حاضر ہوں یہ سُن کر جنابِ سرورِ کائنات نے ارشاد فرمایا اے اولادِ عبدالمطلب دیکھو یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام میراؐ وزیر اور میرےؐ بعد تم میں یہی میراؐ وارث اور میراؐ خلیفہ ہوگا۔بس وہ آپس میں ہنستے ہوئے اُٹھ گئے اور جنابِ ابوطالب علیہ السلام سے کہنے لگے۔لیجئے! اب آپ اپنے بیٹے کی اطاعت کریں کہ آپکے بھتیجے صاحب آپ کو یہی حکم دیتے ہیں۔حضرت

عبداللہ ابن عباسؓ نے جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ جناب فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اۓ علی علیہ السلام خدا نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈراؤں۔ یہ سُن کر میں اِس سے دل تنگ ہوا، اور میں یہ جانتا تھا کہ جب میں اِن کے سامنے اِس معاملے کے اظہار کی جرأت کروں گا تو ان سے مجھے وہ کچھ دیکھنا پڑے گا جو مجھے ناگوار ہوگا۔ پس میں اس معاملہ میں خاموش ہو رہا۔ آخر جبرئیل علیہ السلام میرےؐ پاس آئے اور کہنے لگے کہ اۓ محمّدؐ! اگر آپ اِس حکمِ خدا کی تعمیل نہ کریں گے تو یہ امر آپؐ کے پروردگار کی سخت ناراضی کا باعث ہوگا۔ اۓ علی علیہ السلام میں حکمِ خدا کو ضرور پورا کروں گا۔ تم ایک صاع آٹے کی روٹی اور ایک ران بکری کی تیار کرلو اور ایک پیالہ دودھ مہیا کر رکھو، پھر اولادِ مطلب کو کھانے کیلئے بلالاؤ تا کہ میں اُن سے گفتگو کروں اور جو حکم مجھ کو دیا گیا ہے وہ اُن تک پہنچادوں۔ (جنابِ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ) جو حکم آنحضرتؐ نے مجھے دیا تھا میںؑ نے اُسکی تعمیل کی۔ پھر میں حسبِ ارشاد جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کھانا تیار کر کے اولادِ عبدالمطلب کو بلایا۔ اُس دن وہ سب چالیس آدمی تھے یا اِس تعداد سے ایک زیادہ ہو یا ایک کم۔ منجملہ اُن کے جنابِ رسولِ خداؐ کے چچا ابوطالبؑ حمزہؓ، عباسؑ، ابولہبؒ بھی تھے۔ جب وہ سب جمع ہوگئے۔ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھے اُس کھانے کے حاضر کرنے کا حکم دیا جو میں نے اُن کے لئے تیار کیا تھا پس میں نے وہ کھانا لا کر حضرتؐ کے سامنے چُن دیا۔ آنحضرتؐ نے اُس میں سے ایک بوٹی اُٹھائی اور دندانِ مبارک سے کاٹ کر اُسی رکابی کے کنارے پر رکھ دی جس میں سالن تھا۔ پھر فرمایا بسم اللہ نوش کیجئے پس اُن لوگوں نے اتنا کھایا کہ کسی کے پیٹ میں گنجائش باقی نہیں رہی، میں اُسی خدا کی قسم

کھاتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میرےؑ جان ہے وہ کھانا جو میںؑ نے اُن کے سامنے رکھا تھا وہ اتنا تھا کہ اُن میں کا ایک آدمی کھا لیتا مگر میں نے کھانے پر اُن لوگوں کی اُنگلیوں کے نشان ہی نشان دیکھے (کھانا بجنسہٖ باقی رہا) پھر میں دودھ کا کاسہ اُن کے سامنے لایا۔ وہ دودھ اُن سب نے خوب پیا یہاں تک کہ سب سیراب ہو گئے۔ حالانکہ وہ دودھ اتنا تھا کہ اُن میں سے ایک ہی آدمی پی لیتا۔ بعد فراغ جونہی جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُن لوگوں سے بات کرنے کا ارادہ کیا۔ ابولہبؒ جلدی سے بول اُٹھا کہ دیکھا تمہارے میزبان نے تم پر کیسا جادو کیا ہے؟ یہ سُن کر وہ سب کے سب چل دیئے اور متفرق ہو گئے۔ آنحضرتؐ کچھ بھی فرمانے نہ پائے۔

دوسرے دن پھر مجھ سے فرمایا۔ اے علی علیہ السلام! دیکھی تم نے اس مردک کی چالا کی کہ مجھ سے پہلے ہی ایسی بات کہہ دی جس سے وہ سب کے سب اُٹھ کھڑے ہوئے میںؐ اُن سے کچھ بھی نہ کہنے پایا۔ (خیر) پھر آج تم کل کی طرح کھانا تیار کر کے اُن سب کو دعوت دینا۔ چنانچہ میں نے ارشادِ نبویؐ کے موافق کھانا تیار کر کے اُن سب کو جمع کر لیا۔ آنحضرتؐ نے کھانا طلب فرمایا میں نے حاضر کیا۔ پس آنحضرتؐ نے روزِ گزشتہ کی مانند ایک بوٹی دانتوں سے توڑ کر سالن کے کاسہ میں رکھ دی۔ پھر اُن سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ کسی کو خواہش طعام باقی نہیں رہی۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ انہیں دودھ بھی پلاؤ چنانچہ میں نے وہ دودھ کا پیالہ رکھ دیا۔ وہ سب کے سب اُسے پی کر اچھی طرح سیراب ہو گئے۔ پس جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔ اے عبدالمطلب کے فرزندو! خدا کی قسم میں نے تو اِس مُلکِ عرب میں کسی کو نہیں سُنا جو اپنی قوم کیلئے مجھؐ سے بہتر چیز لایا ہو۔ میں تمہارے پاس دنیا و آخرت کی خیر و خوبی لے کر آیا ہوں میرےؐ پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے

میںؐ تمہیں اُس کی طرف بلاؤں۔ پس تم میں کون ایسا ہے جو خدا پر ایمان لائے اور میراؐ دین جاری کرنے میں میراؐ ہاتھ بٹائے تا کہ اب تو وہ میراؐ بھائی اور میراؐ وزیر ہو اور میرےؐ بعد وہ میراؐ وصی اور میراؐ خلیفہ میرےؐ کنبہ میں ہو جائے۔ یہ سُن کر سب نے منہ پھیر لیا اور کسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ میں اُٹھ کھڑا ہوا حالانکہ میںؑ اُن سب میں کم عمر تھا میریؑ آنکھیں بھی صاف نہ تھیں، پنڈلیاں بھی میریؑ دُبلی پتلی تھی اور میںؑ نے عرض کی یا رسول اللہؐ! میںؑ آپ کی رسالت کے اُمور سر انجام دینے کے لئے حاضر ہوں۔ حضورؐ مجھؑ کو اپناؐ وزیر بنا لیں۔

پس آنحضرتؐ نے میراؑ ہاتھ پکڑ کے اُن لوگوں سے ارشاد فرمایا (ایہا النّاس) یہ میراؐ بھائی اور میراؐ وصی اور میراؐ وزیر اور میراؐ خلیفہ تم لوگوں میں ہے۔ تم سب اِسؑ کی سُننا اور اِسؑ کی ماننا۔ یہ سُن کر وہ لوگ ہنستے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو طالب علیہ السلام سے کہنے لگے لیجئے آپ کا بھتیجا آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنے بیٹے (علیؑ) کی سُنیں اور اُس کی اطاعت کیا کریں۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الشعرا 26 آیت 214 حاشیہ 1 ص 599۔ ضمیمہ ص 379 مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 146: بعدِ رسولؐ ولایتِ علیؑ وآئمہ معصومینؑ کے بارے میں نافرمانی کریں گے

قرآن: **فَاِنۡ عَصَوۡكَ فَقُلۡ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۚ**

پھر اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ جو عمل کرتے ہو میں اُس سے بری ہوں

تفسیر: **فَاِنۡ عَصَوۡكَ** تفسیر قمی میں ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو آپ کے بعد ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور ولایت آئمہ

معصومین علیہم السلام کے بارے میں آپ کی نافرمانی کریں گے۔ اور وفات جنابِ محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد آنحضرتؐ کی نافرمانی اُسی مد میں سمجھی جائے گی جیسی کہ آنحضرتؐ کی حینِ حیات کی نافرمانی۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الشعراء 26 آیت 216 حاشیہ 3 ص 599۔ مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 147: سوائے کافروں کے امیر المؤمنینؑ اور آئمہ معصومینؑ کا انکار کوئی نہیں کرتا

قرآن: وَمَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الۡکٰفِرُوۡنَ ہ

اور سوائے کافروں کے ہماری آیتوں کا انکار تو کوئی بھی نہیں کرتا۔

تفسیر: وَمَا یَجۡحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الۡکٰفِرُوۡنَ ہ تفسیر قمی میں ہے کہ اِسکا مطلب یہ ہے کہ جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور حضراتِ آئمہ معصومین علیہم السلام کا انکار سوائے کافروں کے کوئی نہ کرے گا۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ العنکبوت 29 آیت 47۔ ص 641۔ مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 148: قَالَ امیر المؤمنینؑ قرآن میں میرے بہت سے نام ہیں

قرآن: وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ہ

اور اللہ ضرور نیکی کرنے والوں کے ساتھ (ساتھ) ہے۔

تفسیر: وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ہ

جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت آلِ محمّد علیہم السلام اور اُن کے شیعوں کے بارے میں ہے۔ معانی الاخبار میں اُنہی حضرتؑ سے منقول ہے کہ جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ۔ قرآن مجید میں میرےؑ بہت سے مخصوص نام ہیں۔ بس تم کو اِس سے ہوشیار رہنا چاہئے کہ اُن سے ناواقف رہ کر معاملہ دین میں بھٹک نہ جاؤ۔ محسنؑ میںؑ ہوں اور خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ہ

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ العنکبوت 29 آیت 69 حاشیہ 2 ص 645۔ مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 149: رسول اللہؐ نے فرمایا! اے علیؑ تمؑ ہو اَلۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی

قرآن: وَلَہُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ہ اور آسمانوں میں اور زمین میں اعلیٰ درجہ کی صفت اُسی کیلئے ہے اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

تفسیر: وَلَہُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی تفسیر صافی میں ہے کہ اِس کے معنیٰ میں وصفِ عجیب اور ایسی شان کہ بعینہٖ ویسی یا مساوی درجہ کی یا اُسکے قریب قریب کسی دوسرے کی نہیں ہو سکتی۔ التوحید میں جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَلۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی کے یہ معنی ہیں کہ خدائے تعالیٰ کو کسی شئے سے تشبیہ دی جا سکتی ہے نہ اُس کا کسی طرح وصف بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ وہ وہم و گمان میں آ سکتا ہے العیون میں جنابِ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا کہ اَلۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی تمؑ ہو۔ (اولَہُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی

کے یہ معنیٰ ہیں کہ تم اُسکے اعلےٰ درجہ کے بندہ ہو) اور ایک روایت میں ہے کہ جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے خطبہ کے آخر میں یہ فرمایا **نَحْنُ کَلِمَةُ التَّقْوٰی وَ سَبِیْلُ الْھُدٰی وَالْمَثَلُ الْاَ عْلٰی** (ہمؑ کلمہ تقویٰ ہیں اور ہم شاہراہِ ہدایت ہیں اور ہمؑ مثل الۡاعلیٰ ہیں) اور زیارت جامعہ میں جو امام محمّد تقی جواد علیہ السلام سے منقول ہے یہ الفاظ موجود ہیں **اَلسَّلَامُ عَلٰی اَئِمَّةِ الْھُدٰی** الخ تا کہ آخر میں ہے **وَوَرَثَةُ الْاَنْبِیَا وَ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی**۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(سورہ الروم 30 آیت 27 حاشیہ 1 ص 649۔ مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 150: اللہ نے اپنے نبیؐ سے کہا کہ علیؑ کی ولایت کے بارے میں لوگوں کو اطلاع کریں

قرآن: **لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّ بَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ ہ** (اےٗ رسولؐ) اس معاملہ میں تمہارا کچھ اختیار نہیں خواہ اُن کی توبہ قبول کرے یا اُن کو عذاب دے اِس لئے کہ وہ ظالم ہیں۔

تفسیر: **لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ** تفسیر عیاشی میں جنابِ امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُن حضرتؑ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی **لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ** تو حضرتؑ پڑھنے والے سے فرمایا کہ واللہ اِس معاملہ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو اختیار تھا اور اِس آیت کا وہ مطلب نہیں ہے جدھر تمہارا خیال گیا بلکہ میںؑ تم کو اِس کے مطلب سے آگاہ کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو اِس بات کی خبر دی کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت سے لوگوں کو اطلاع دیں تو حضرتؐ نے قوم کی عداوت اور حسد کے بارے میں غور وفکر شروع

کی اور یہ عداوت وحسد اُن لوگوں کو اِس بنا پر تھا کہ خدائے تعالیٰ نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ہر صفت میں اُن پر فضیلت دی تھی۔ حضرت رسولِ خداؐ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم حسد وعداوت کے سبب تنگدل تھے۔ اِس سبب سے پروردگارِ عالم نے فرمایا **لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ** کہ اِس معاملہ میں تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے (تم کو غور وفکر کی ضرورت نہیں) امرِ خدا یہ ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنا وصی اور اپنے بعد ولی امر قرار دیدو۔ بس اِس آیت میں خدا کا مطلب یہ ہے نہ وہ جیسا کہ عوام النّاس نے سمجھا کہ اِس لڑائی کے معاملہ میں رسولِ خداؐ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کو کچھ اختیار نہ تھا۔ وہ اختیار کیوں نہ ہوتا حالانکہ یہ امر اُن ہی کو خدا نے تفویض فرمایا تھا کہ جس چیز کو وہ حلال قرار دیں وہ حلال ہو اور جس کو حرام قرار دیں وہ حرام جیسا کہ ارشاد فرماتا **مَاۤ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا** (جو کچھ رسولؐ تم کو دیدیں لے لو اور جس سے تم کو روکیں اُس سے باز رہو)

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(سورہ آلِ عمران 3 آیت 128 حاشیہ 2 ص 104۔ مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 151: حضرت ابراہیمؑ حضرت علیؑ کے شیعوں میں سے ہیں

قرآن: وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرَاھِیْم

ترجمہ: بیشک اُس کے شیعوں میں سے ابراہیمؑ ہیں' سید شرف الدین نجفی علیہ الرحمتہ' اِس آیت کی تفسیر کے ضمن میں کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں میں سے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(مناقبِ اہلبیتؑ' اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ جلد 1 ص 52' بحوالہ تاویل الایات ج 2 ص 495 حدیث 8)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت152: کون ہے شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ؟

قرآن: وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۔

اور گواہی دینے والے کی اور جس کی گواہی دی گئی اُس کی۔

تفسیر: **وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ** ۔ معانی الاخبار میں ہے کہ جنابِ امام محمّدِ باقر علیہ السلام سے اِس کا مطلب دریافت کیا گیا تو حضرتؑ نے دریافت کرنے والے سے پوچھا تمہیں اوروں نے کیا بتایا؟ اُنہوں نے عرض کی کہ شاھد سے مُراد، روزِ جمعہ اور مشہود سے مراد ہے روزِ عرفہ۔ فرمایاؑ ایسا نہیں ہے جیسا کہ تجھ سے کہا گیا بلکہ شاہد مراد ہے روزِ عرفہ اور مشہود سے مراد ہے روزِ قیامت کیا تو قرآن مجید نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالیٰ اِس میں فرماتا ہے **ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ**۔ کافی اور معانی الاخبار میں ہے کہ جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے شاہد و مشھُود کا مطلب دریافت کیا گیا تھا تو فرمایا کہ شاہد سے مُراد جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں اور مشہود سے مُراد علی مرتضیٰ علیہ السلام۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ البروج 85 آیت 3 حاشیہ 1 ص 943، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت153: ستارہ زُحل کو منحوس نہ کہو وہ تو علیؑ کا ستارہ ہے

قرآن: **النَّجْمُ الثَّاقِبُ** ہ وہ جگر جگر کرتا تارہ ہے۔

تفسیر: **النَّجْمُ الثَّاقِبُ** ہ الخصال میں ہے کہ جناب امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے ایک شخص یمنی سے فرمایا کہ تمہارے نزدیک نجوم میں زُحل ستارہ کیسا ہے؟ یمنی نے عرض کی کہ وہ تو منحوس ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خبردار ایسا کبھی نہ کہنا۔ وہ

(زُحل) تو جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ستارہ ہے اور وہ تمام اَوْصیاء کا ستارہ ہے اور وہی **النَّجْمُ الثَّاقِبُ** ہے جسکی نسبت خدائے تعالیٰ نے فرمایا **النَّجْمُ الثَّاقِبُ** یمنی نے دریافت کیا یابن رسول اللہؐ ثاقب کے کیا معنیٰ ہیں؟ فرمایا کہ اِس کے طلوع ہونے کی جگہ تو ساتواں آسمان ہے مگر اُس کی روشنی سب آسمانوں سے پار ہو کر آسمان دنیا پر چمکتی ہے، پروردگارِ عالم نے اِسی کو **النَّجْمُ الثَّاقِبُ** فرمایا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الطارق 86 آیت 3 حاشیہ 1 ص 945، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت154: علیؑ کے پیرو خوش حال ہوں گے

قرآن: **وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ہ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ہ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ہ**

(اور) کچھ چہرے اُس دن خوشحال اور اپنی کوشش سے (نہال) ہوں گے عالیشان باغ میں ہوں گے۔

تفسیر: **وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ** تفسیر قُمی میں ہے کہ یہ جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پیرو ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ الغاشیۃ 88 آیت 8 تا 10 حاشیہ 3 ص 947، مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت155: ہم کبھی علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کریں گے اور نہ محمدؐ کے قول کو سچّا جانیں گے

قرآن: ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى۔ پھر وہ اپنے اہلِ وعیال کی طرف اکڑتا ہوا گیا

تفسیر:۔ **ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ط**

تفسیر قُمی میں خود اِس آیت کا اور اِس کے ماقبل و مابعد کی آیٰت کا سببِ نزول یہ لکھا ہیکہ جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے بروزِ غدیرِ خُم علیِ مرتضٰی علیہ السّلام کی بیعت کے لئے بلایا۔ پس جب لوگوں نے یہ پیغام سنا اور آنحضرتؐ نے علی مرتضٰی علیہ السّلام کے بارے میں جو خبر اُن کو دینا چاہتے تھے وہ خبر اُن کو پہنچادی اور اب لوگ وہاں سے واپس آئے تو معاویہ نے مُغیرہ ابنِ شعبہ اور ابوموسیٰ اشعری دونوں کا سہارا لیا۔ پھر اکڑتا ہوا اپنے اہل و عیال کیطرف گیا اور یہ کہتا تھا کہ ہم کبھی علی علیہ السّلام کی ولایت کا اقرار نہ کریں گے اور نہ محمّدؐ کے قول کو سچّا جانیں گے۔ اِسی کے بارے میں خدائے تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں **فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰے ہ وَلٰکِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ہ ثُمَّ ذَھَبَ اِلٰی اَھْلِہٖ یَتَمَطّٰی ط اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ہ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ہ**

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم منبر پر تشریف لے گئے اور اس سے برأت ظاہر کرنے کا قصد فرماتے تھے کہ خدائے تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ ہ** لہٰذا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خاموش رہے اور اس کا نام نہ لیا۔ **اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ہ**

تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ابوجہل کا ہاتھ پکڑ کر یہ فرمایا **اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ہ ثُمَّ اَوْلٰی لَکَ فَاَوْلٰی ہ**

ابوجہل نے جواب میں کہا کہ آپؐ مجھے دھمکاتے کاہے سے ہیں۔ نہ آپؐ میں یہ قدرت ہے اور نہ آپؐ کے پروردگار میں کہ میرا کچھ بگاڑ سکے، میں اِس میدان کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ عزت دار ہوں۔ اِس پر پروردگارِ عالم نے جو الفاظ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زبان سے نکلے تھے وہی اپنے کلامِ پاک میں نازل فرماتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ القیمہ 75 آیت 33 حاشیہ 1 ص 923 'مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 156: قال علیؑ: ہم خدا کا دروازہ ہیں

قرآن: وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا ص

اور گھروں میں اُن کے دروازوں سے آؤ"۔ تفسیر: **مِنْ اَبْوَابِھَا** احتجاجِ طبرسیؒ میں جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے روایت ہے کہ خدا نے علم کے اہل مقرر فرمائے ہیں اور کُل بندوں پر اُن کی اطاعت اپنے اِس قول سے واجب فرمادی **وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِھَا ص** پس اِس آیت میں بُیُوت سے مُراد بُیُوتِ علم ہیں اور انبیاء ہیں' جنہیں خدا نے اپنا علم سپرد فرمایا ہے۔ اور **اَبْوَابِھَا** سے مُراد اُن کے اوصیاء ہیں اور اُنہی حضرتؑ سے یہ بھی روایت ہے کہ ہمؑ وہ **بُیُوت** ہیں جن کے دروازوں میں سے آنے کا خدا نے حکم دیا ہے اور ہمؑ خدا کا دروازہ ہیں اور ہمؑ اُسے کے گھر ہیں جس میں آنا چاہئے پھر جس نے ہماریؑ متابعت کی اور ہماریؑ ولایت کا اقرار کیا وہ بیشک گھروں میں دروازوں سے آیا اور جس نے ہماریؑ مخالفت کی اور کسی غیر کو ہم پر فضیلت دی وہ گھروں کے پچھواڑے سے آیا اور اگر خدا کو منظور ہوتا کسی اور طرح سے لوگوں کو اپنی ذات کی معرفت عطا فرماتا، کہ وہ اُسے پہچان لیتے اور اُسی دروازے سے لوگ داخل ہوا کرتے لیکن اب تو اللہ نے خود ہمؑ کو اپنا دروازہ۔ اپنی صراط۔ اپنی سبیل مقرر کیا ہے، پس جو ہماریؑ ولایت سے عدول کرنیوالے ہیں اور غیروں کو ہمؑ پر فضیلت دینے والے ہیں اُنہی کے بارے میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے **اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰکِبُوْنَ ۔** (بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے حقیقی راہ سے ہٹ جانے والے ہیں)

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سورہ البقرہ 2 آیت 189 حاشیہ 6 ص 45 'مقبول ترجمہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت157: اللہ کے پاس اس کے اَوْلیا کے لئے شراب ہے

قال علی علیہ السّلام : اِنَّ اللّٰہ شَرابًا لِاَ وْ لِیَآء اِذَ اشَرَبُوْا سَکَرُوْا وَاِذَا سَکَرُوا طَرَبُوْا وَاِذَ طَرَبُوْا طَابُوْا وَاِذَا طَابُوْا زَابُوْا وَاِذَا زَابُوْا طَلَبُوْا وَ اِذَا طَلَبُوْا وَجَدُوْا وَاِذَا وَجَدُوْا وَصَلُوْا وَ اِذَا وَصَلُوْا تَصَلُوْا وَاِذَا تَصَلُوْا لَا فَرَق بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ حَبِیْبِھِمْ۔

ترجمہ: بہ تحقیق کہ اللہ کے پاس اس کے اولیاء کے لئے ایک شراب ہے جب وہ اسے پیتے ہیں۔ سکر میں آتے ہیں جب سکر میں آتے ہیں ان میں کیفیتِ طرب پیدا ہوتی ہے اور جب وہ مطروب ہوتے ہیں طائب یعنی منزہ ہوجاتے ہیں اور جب منزہ ہوجاتے ہیں تو پگھل جاتے ہیں (یعنی فنا ہوجاتے ہیں) جب وہ فنا ہوجاتے ہیں طلب کرتے ہیں اور جب طلب کرتے ہیں تو پالیتے ہیں' جب پالیتے ہیں تو اس کے قریب ہوجاتے ہیں اور جب اس کے قریب ہوجاتے ہیں تو اس سے متصل ہوجاتے ہیں اور جب اس سے متصل ہوجاتے ہیں تو ان کے اور ان کے حبیب کے درمیان فرق باقی نہیں رہتا۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(نہج الاسرار جلد 1 ص 43' بحوالہ کلماتِ مکنونہ ص 77' بحر المعارف ص 324)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت158: اِمامِ حق کون ہے؟

ابانؒ سُلَیمؒ بِنِ قَیْسِ ہلالیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوذرؓ۔ اور مقدادؓ کو کہتے ہوئے سُنا' ہم رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے سوا اور کوئی موجود نہ تھا۔ مہاجرین کا ایک گروہ آیا' جو تمام کے تمام بدوی عرب تھے، رسول اللہ صلّی

اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا۔ ''عنقریب میریؐ امّت کے تہتر (73) فرقے ہوجائیں گے' ایک فرقہ حق پر ہوگا۔ اِس کی مثال ایسی ہے جیسی سونے کی جب اسکو آگ پر ڈالا جاتا ہے تو اسکی عمدگی اور خوبصورتی نکھرتی ہے۔ ان لوگوں کا امام تین میں ایک ہوگا۔ ایک فرقہ باطل ہوگا۔ ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسی لوہے کی۔ جب اس کو آگ پر ڈالا جاتا ہے تو اسکی گندگی اور بدبو زیادہ ہوتی ہے۔ اِن کا امام تین میں سے ایک ہوگا سُلَیمؒ کا بیان ہے کہ۔ میں نے اِن حضرات سے ان تین آئمہؑ کے نام دریافت کیئے تو وہ لوگ کہنے لگے۔ امام الحق و الہُدیٰ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام حق اور ہدایت کے امام ہیں اور سعد امام مُتَذ بذبین' سعد ڈُھملُ یقین والوں کا امام ہے؟ آپنے بہت کوشش کی کہ یہ لوگ مجھے تیسرے امام کے متعلق بھی آگاہ کریں' لیکن ان لوگوں نے نام بتانے سے اِنکار کر دیا' مجھ سے اِس قسم کی بات چیت کی جس سے میں سمجھ گیا کہ ان لوگوں کی کیا مُراد ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سُلَیم بن قَیسِ ہلالیؒ اردو ص 240 تا 241)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت159: علیؑ معیارُ الوَلَدْ ہیں، علیؑ حلالی وحرامی کی پہچان ہیں

مکّہ میں ایک سانپ منجانب اللہ مامور تھا جو نومولود کو سونگھتا تھا حلالی ہو تو خیر ورنہ اس پر تھوکتا تھا' جب یہ سانپ مولودِ کعبہ کے پاس بہ عمر شش ماہ آیا مولائے دوجہاں نے مظہر ذات و صفات وافعالِ کبریا نے اِس کے جبڑوں میں انگلیاں ڈال کر دو پارہ کر دیا' جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے لوگوں نے شکایت کی اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آج سے تو حلالی وحرامی کی شناخت ختم ہوگئی' مرسلِ اعظم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اب میرا بھیّا علی علیہ السلام اللہ کا ولی' علیؑ معیار الولد ہے' جس کے دل میں اسؑ کی محبت ہے وہ حلالی جو اسؑ سے محروم وہ حرامی۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحوالہ ولایت علیؑ ص 12 مولف سرکار ریاض التملت اعلیٰ اللہ مقامہٗ اخباری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 160: علیؑ اور سانپ

مناقبِ ابنِ شہر آشوب میں عمر بن خطاب سے نقل کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام جھولے میں کپڑے میں بندھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک سانپ کو دیکھا جو آپؑ کی طرف آرہا تھا آپؑ نے اپنے آپؑ کو ہلایا اور اپنے ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکال لیا اور اپنے دائیں ہاتھ سے سانپ کو گردن سے پکڑ لیا، اور اِس طرح دبایا کہ آپؑ کی انگلیاں اس میں داخل ہو گئیں اور اتنی دیر تک پکڑے رکھا جب تک سانپ مر نہیں گیا، جب آپؑ کی ماںؑ نے اِس صورتِ حال کو دیکھا تو بلند آواز سے مدد کے لئے پکارا، اطراف سے لوگ جمع ہو گئے آپؑ کی والدہؑ نے علیؑ سے کہا (كَاَنَّكَ حَيْدَرَة) یعنی تو شجاعت اور بہادری میں شیر کی طرح ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحوالہ مناقبِ اھلبیتؑ اردو ترجمہ جلد 1 ص 193 ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ بحوالہ مناقب ابنِ شہر آشوب :2\287)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 161: روزِ قیامت علیؑ کے شیعہ فائز

امامِ علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا:

شِيْعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فرمایا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے روزِ قیامت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعہ ہی کامیاب و کامران ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(عیونِ اخبار الرضاؑ اردو جلد 2 ص 123 شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 162: معرفتِ علیؑ ونورانیت اے سلمانؓ ' اے جُندُبؓ (ابوذرؓ)

اے سلمانؓ اور اے جندبؓ (ابوذرؓ): جو ہمؑ میں مر جاتا ہے درحقیقت وہ مرتا نہیں ہے، جو ہمؑ میں سے غائب ہو جاتا درحقیقت وہؑ غائب نہیں ہوتا، ہمؑ میں جو قتل ہو جاتا ہے درحقیقت وہؑ قتل نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا اے سلمانؓ اور اے جندبؓ (ابوذرؓ) دونوں نے عرض کیا: جی امیر المومنین علیہ السلام آپ پر اللہ کی رحمت ہو۔

میںؑ گزرے ہوئے آنیوالے ہر مومن اور مومنہ کا مولا ہوں اور روحِ عظمت سے میریؑ تائید ہوئی ہے، میںؑ ان تمام اوصاف کے ساتھ خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں ہمیںؑ خدا نہ کہو، اِس کے بعد جو چاہو ہماریؑ فضیلت میں کہہ سکتے ہو، اور جتنی بھی کوشش کرلو، خدا نے جو ہمارےؑ لئے مقام و مرتبہ قرار دیا ہے اس میں سے دسویں حصّے کے دسویں حصّے تک تم نہیں پہنچ سکتے' پھر فرمایا اے سلمانؓ اے جندبؓ (ابوذرؓ)

جو کوئی بھی میریؑ بتائی ہوئی باتوں پر ایمان لے آئے اور اِس شرح و تفسیر کی تصدیق کرے، جسے میںؑ نے دلیل کے ذریعے ثابت اور واضح کیا ہے تو وہ ایسا مومن ہے جس کے دل کا خدا ایمان کیلئے امتحان لے چکا ہے اس کے سینے کو اِسلام کے لئے کھول چکا ہے اور کشادہ کر دیا ہے وہ ایسا با کمال عارف ہے جو معرفت آگاہی اور کمال کے انتہائی درجے پر فائز ہے اِسکے برعکس جو کوئی بھی میریؑ کہی ہوئی باتوں میں شک کرے، جان بوجھ کر مخالفت کرے، اِنکار کرے اور سرگردان و مضطرب رہے تو وہ غلطی پر ہے اور کوتاہی و دشمنی کا شکار ہے۔ پھر فرمایا اے سلمانؓ اے جندب (ابوذرؓ)

اَنَا اُحيِ وَ اُمِيتُ بِاِذْنِ رَبِّی و اَنَا اَنبِئُکُم بِمَا تَا کُلُوْنَ وَمَا تَدَّ خِرُونَ فِیْ بُیُوْ تِکُمْ بِاِذْنِ رَبِّیْ وَ اَنَاعَالِمٌ بِضَمَائِرِ قُلُوبِکُمْ وَالْاَ ئِمَّةُ مِنْ اَوْ لَادِیْ یَعْلَمُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ هٰذَا اِذَا اَحَبُّوا وَاَرَادُوْا لِاَنَا کُلُّنَا وَاحِدٌ۔

میںؑ اذنِ خدا کے ساتھ مارتا ہوں اور زندہ کرتا ہوں، جو تم کھاتے ہو اور گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو کے بارے میںؑ خبر دیتا ہوں اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے جانتا ہوں اور میریؑ اولاد سے دوسرے آئمہ بھی اِس معرفت کے حامل ہیں، وہؑ جب چاہیں ایسا کرسکتے ہیں کیونکہ ہمؑ سب حقیقت میں ایک ہیں۔

ہمارؑا اوّل محمدؐ اوسط محمدؐ اور ہمؑ سب محمدؐ ہیں پس ہمارےؑ درمیان فرق پیدا نہ کروُ جب ہمؑ چاہتے ہیں تو خدا چاہتا ہے اور جب ہم نہ چاہیں تو خدا بھی نہیں چاہتا' بدبختی اور تمام بدبختی اس شخص کے لئے ہے جو ہمارےؑ فضائل و خصوصیات اور ہمیںؑ خدا کی عطا کردہ معرفت کا اِنکار کرے، جو بھی ایسا کرے گا درحقیقت اس نے قدرتِ خدا منشاء خدا اور ہمارےؑ بارے میں ارادۂ خدا کا اِنکار کیا ہے، اے سلمانؓ اے جندب (ابوذرؓ) خدا نے ہمیںؑ ان تمام چیزوں سے بلندتر اور افضل ترین مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے، سلمانؓ و ابوذرؓ عرض کرتے ہیں اے امیر المومنین علیہ السلام! وہ خصوصیت کون سی ہے جو اِن تمام خصوصیات سے بلندتر ہے۔؟

آپؑ نے فرمایا ہمارےؑ خدا نے ہمیں اِسمِ اعظم عطا کیا ہے کہ جس کے ذریعے ہمیں آسمانوں، زمین، بہشت اور دوزخ تک دسترس حاصل ہے آسمان کی بلندیاں، زمین کی اتھاہ گہرائیاں، مغرب، مشرق اور عرشِ الٰہی ہماریؑ پہنچ میں ہیں، ہر چیز حتّٰی کہ آسمان، زمین، سورج، چاند ستارےُ پہاڑ درخت، جانور دریا بہشت اور جہنم ہماری اطاعت کرتے ہیں، یہ تمام چیزیں خدا نے ہمیںؑ جو اِسمِ اعظم کے ذریعے سے عطا کی ہیں، اِن تمام اوصاف کے

باوجود ہمؑ کھاتے پیتے بھی ہیں اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے ہیں اور ان امور کو حکم پروردگار سے انجام دیتے ہیں، ہمؑ خدا کے وہ باکرامت بندے ہیں جو گفتگو میں خدا سے سبقت نہیں کرتے اور اِسکے امر اور حکم کی تعمیل کرتے ہیں ہمیںؑ اس نے معصوم اور پاک بنایا ہے اور اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے، ہمؑ کہتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآاَنْ هَدَانَا اللّٰهُ تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی، اگر وہ ہدایت اور لطف نہ کرتا تو ہم ہدایت نہیں پاسکتے تھے (سورہ اعراف 7 آیت 43)

حَقَّتْ کَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْکَافِرِیْنَ اور کافرین عذاب کے سزاوار اور ان کے بارے میں خدا کے عذاب کا وعدہ حتمی ہے (سورۃ الزمر 39 آیت 71)

اور خدا نے جو کچھ ہمیںؑ عطا کیا اور بخشا ہے لوگ اسے قبول نہیں کرتے اور اسکا انکار کرتے ہیں۔

اے سلمانؓ اے، جندب (ابوذرؓ) یہ ہے آپ کے سوال کا جواب جو تم نے میریؑ نورانیت اور معرفت کے بارے میں کیا تھا، اِسے حفظ کرلو اور اِسکی حفاظت کرو کیونکہ یہ باعثِ رُشد و ہدایت ہے، بیشک ہمارےؑ شیعوں میں سے کوئی بھی حدِ بصیرت تک نہیں پہنچ سکتا، مگر یہ کہ وہ مجھےؑ نورانیت کے ساتھ پہچانتا اور میریؑ معرفت رکھتا ہوُ جب میریؑ معرفت حاصل کرلی تو وہ حدِ بصیرت، بلوغ اور کمال تک پہنچ جائے گا، اور علم کے دریا کے اندر غوطہ زن ہوگا فضیلت و برتری کے درجات طئے کرے گا، خدا کے رازوں میں ایک راز اور اس کے پوشیدہ خزانوں سے آگاہ ہوجائیگا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ، اردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 204۔تا 207' سید احمد مستنبط قدس سرہ، بحوالہ بحار الانوار 26/ 1 حدیث 1۔ مشارق الانوار 160)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 163: علی علیہ السلام کی مؤدّت میں نبیؐ کو خطبے کا حکم منجانب اللہ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: آپ کھڑے ہو جائیں اور اپنےؐ اصحاب کے سامنے علی علیہ السلام کی فضیلت کا خطبہ دیں، تاکہ وہ آپؐ کے بعد آپؐ کی طرف سے اپنے بعد آنے والوں کے لئے تبلیغ کر سکیں اور تمام ملائکہ کو حکم دیا گیا ہے کہ جو کچھ ہم بیان کریں وہ اس کو غور سے سُنیں۔

اے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! اللہ نے آپؐ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ جو شخص آپؐ کے حکم کی مخالفت کرے گا اس کے لئے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپؐ کی اطاعت کریگا اس کی جزا جنت قرار دی گئی ہے، پس رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے منادی کو ندا کا حکم دیا، پس منادی نے نمازِ جماعت کی ندا دی، پس لوگ جمع ہو گئے اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف لے گئے اور جو سب سے پہلے کلمات آپؐ نے ادا فرمائے وہ یوں تھے۔

اعوذ اللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرحیم ط

اور پھر فرمایا: اے لوگو! میںؐ بشیر ہوں (بشارت دینے والا) میںؐ نذیر ہوں (ڈرانیوالا) میںؐ برحق نبیؐ ہوں اور میںؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے مردؑ کے حق کی تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا گوشت میراؐ گوشت ہے جس کا خون میراؐ خون ہے، وہؑ علم کا خزانہ ہے اور اِسؑ کو اللہ نے اِس امّت سے منتخب فرمایا ہے اور اسؑ کو چُن لیا ہے اسؑ کو اپنا محبوب بنایا ہے اور اِسؑ کی ہدایت فرمائی ہے مجھےؐ اور اِسؑ کو ایک طینت سے بنایا ہے، پس مجھےؐ اُس

نے رسالت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور اُسؑ کو میریؐ تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی ہے مجھےؐ علم کا شہر قرار دیا ہے اور اُسؑ کو اِسکا دروازہ قرار دیا ہے اور اِسؑ کو علم کا خازن (یعنی خزانہ وار) قرار دیا ہے اور احکامِ دین کو اُسؑ سے لیا جائے گا اور اسؑ کو وصایت و وصی قرار دیا گیا ہے اور اسؑ کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اسؑ کی عداوت کے خوف کو بھی، اور اسؑ کے موالات کو واجب قرار دیا ہے، اور اللہ نے تمام لوگوں کو اسؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو اسؑ سے عداوت رکھے گا گویا اس نے مجھؐ سے عداوت کی ہے، اور جس نے اُسؑ سے دوستی کی اُس نے مجھؐ سے دوستی کی ہے، جس نے اسؑ سے بغض رکھا اس نے مجھؐ سے بغض رکھا، جس نے اُسؑ کی مخالفت کی اُس نے میریؐ مخالفت کی اور جس نے اُسؑ کی نافرمانی کی اس نے میریؐ نافرمانی کی اور جس نے اُسؑ کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی ہے جس نے اُسؑ سے دشمنی رکھی اس نے مجھؐ سے دشمنی کی، اور جس نے اُسؑ سے محبت کی اس نے میریؐ اطاعت کی اور جس نے اُسؑ کو راضی کیا اس نے مجھےؐ راضی کیا، اور جسنے اسؑ کی حفاظت کی اس نے میریؐ حفاظت کی، جس نے اسؑ سے جنگ کی اس نے مجھؐ سے جنگ کی، جس نے اسؑ کی مدد کی اس نے میریؐ مدد کی، اور جس نے اسؑ کا ارادہ کیا اس نے میراؐ ارادہ کیا، اور جس نے اسؑ کو روکا اس نے مجھؑ کو روکا، پھر فرمایا: اے لوگو! جس کا تم کو اِسؑ کے بارے میں حکم دیا جائے اُسؑ کی اطاعت کرو، اور میںؐ تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں

(یوم تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّوْ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗ اَمَدًا بَعِیْدًا وَیُوَ ذَرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ)

جس دن ہر نفس نے جو کچھ اس نے نیکی انجام دی ہوگی اس کو وہ اپنے سامنے پائے گا اور جو کچھ اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا اور وہ خواہش کرے گا کہ

اس کے اور اسکے عمل کے درمیان بہت زیادہ دوری ہوجائے اور اللہ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے۔ پھر رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے لوگو! یہ ہے مومنین کا مولا، کافروں کو قتل کرنے والا اور یہ سارے جہانوں پر اللہ کی حُجت ہے اور فرمایا: اے میرے اللہ میںؑ نے اِسؑ کی تبلیغ کر دی ہے اور یہؑ تیرے بندے ہیں اور تو اِن کی اصلاح پر قدرت وطاقت رکھتا ہے، اپنی رحمت کے ساتھ اِن کی اصلاح فرما کیونکہ تو ہی رحم کرنے والا ہے۔

پھر آپؐ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے پس حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی: یا محمدؐ اللہ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے کہ آپؐ نے خیر کی تبلیغ کی ہے اِس پر آپؐ کے ربّ کی طرف سے آپؐ کے لئے جزائے خیر ہے، پس آپؐ نے اپنے ربّ کی رسالت کی تبلیغ فرمائی ہے، اور اپنیؐ امّت کو نصیحت فرمائی ہے اور مومنین کو خوش کیا ہے اور کافرین کو ذلیل ورسوا کیا ہے اے محمدؐ! بہ تحقیق یہ آپؐ کے چچازاد کا اِنؑ کی وجہ سے امتحان ہوگا اور اِنؑ میں ان کو آزمایا جائے گا۔

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی شیخ مفیدؒ اردو ص 136 تا 139)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 164: دشمنِ علیؑ اور سانپ

کتاب فضائل میں عمر بن خطاب سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں:

ہم مسجد نبوی میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر تھے، آپؐ نے نمازِ ظہر جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر محراب کے ساتھ تکیہ لے لیا، آپؐ اس وقت مثل مہتاب چمک رہے تھے اور آپؐ کے اصحاب اردگرد جمع تھے، اچانک آپؐ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف بلند فرمائی، پھر تھوڑی دیر کے بعد زمین کی طرف دیکھا پھر پہاڑوں اور صحرا کی

طرف نظر کی اور فرمایا: اے گروہِ مسلمین! خاموش ہوجاؤ۔ خدا تم پر رحمت فرمائے، جان لو کہ دوزخ میں ایک درہ ہے جسکا نام ''ضیاع'' ہے اس درہ میں ایک کنواں ہے اور کنویں میں سانپ ہے جہنم درے کی، درہ کنویں کی اور کنواں اس سانپ کی ہر روز خدا کے دربار میں ستر (70) مرتبہ شکایت کرتا ہے۔ اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! یہ کیسا عذاب ہے، جو ایک دوسرے کی شکایت کرتے ہیں اور کس وجہ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو قیامت کے دن ولایت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بغیر آئیں گے۔

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحوالہ مناقب اہلبیتؑ اردو ترجمہ القطرہ سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ جلد 1 ص 185 تا 186 الروضہ: 9' بحار الانوار 39/ 250 حدیث 14)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 165: اقرارِ ولایتِ علیؑ کی تاثیر

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ کتاب امالی میں ابن عباس سے نقل کرتے ہیں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو کوئی یہ چاہتا ہے کہ خدا اس کے لئے تمام خیر وخوبی جمع کرے تو اسے چاہئے کہ میرےؐ بعد امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرے اور انؑ کے دوستوں کو دوست اور دشمنوں کو دشمن رکھے۔

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحوالہ مناقب اہلبیتؑ اردو ترجمہ القطرہ سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ جلد 1 ص 212/ امالی صدوق: 270 حدیث 2 مجلس 32 بحار الانوار 27/55 حدیث 9)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 166: علی علیہ السلام کے چہرے کا بوسہ

قرآن: **بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا**

تیرےؑ بازو کو تیرےؑ بھائی کے ذریعے سے ہم طاقتور کریں گے اور ہم، تم دونوں کیلئے حجّت، وبرہان، قدرت اور توانائی قرار دیں گے۔

کے ذیل میں انس سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنا قاصد ایک گروہ کی طرف بھیجا، ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا، یہ خبر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تک پہنچی، آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو ان کی طرف بھیجا، حضرت علیؑ نے ان کے جنگجوؤں کو قتل کر دیا اور باقی افراد کو قیدی بنالیا، جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچے تو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ملاقات کی، آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو گلے لگالیا اور چہرے کا بوسہ دیا اور فرمایا: میرےؐ ماں باپ قربان اِسؑ پر جسؑ کے ذریعے خدا نے میرےؐ بازو کو قوی کیا جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کے بازو کو ہارون علیہ السلام کے ذریعہ سے طاقتور کیا۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اردو ترجمہ القطرہ سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ جلد 1 ص 175۔ بحوالہ تفسیر برہان: 3\226 حدیث 1 تاویل الایات: 1\415 حدیث 6 بحار الانوار 38\305 سطر 4)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 167: نبیؐ نے علی علیہ السلام کو کندھوں پر کیوں سوار کیا؟

رجب البرسی علیہ الرحمتہ کتاب ''مشارق الانوار'' میں نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے امامِ صادق علیہ السلام سے عرض کیا: رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علی علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر سوار کیوں کیا؟ آپؑ نے فرمایا: اِس لئے تاکہ لوگ اِنؑ کے مقامِ بلند اور عظیم مرتبہ کو پہچان لیں، اس نے عرض کیا، کچھ زیادہ وضاحت فرمائیں، آپؑ نے فرمایا اِس لئے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علی علیہ السلام کو اپنے کندھوں پر بلند کیا تاکہ لوگ جان لیں کہ وہ باقی سب سے زیادہ خلافت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حق دار ہیں۔

نهج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

اس شخص نے عرض کیا، اور زیادہ وضاحت فرمائیں، آپؑ نے فرمایا' **لَیَعْلَمُ النَّاسُ اَنَّهٗ اِمَامٌ بَعْدَهٗ وَالْعَلَمُ الْمَرْفُوْعُ۔** تاکہ لوگ جان لیں کہ علی علیہ السلام انؐ کے بعد امام ہیں اور پرچمِ ہدایت کو بلند کرنے والے ہیں،

اس شخص نے عرض کیا، اور زیادہ فرمایئے حضرتؑ نے فرمایا۔

ھیھات: اگر اِنؑ کی حقیقت اور باطن کے بارے میں تجھے خبر دوں تو تو مجھؑ سے کنارہ کش ہو جائے گا' اور کہے گا جعفر بن محمّد علیہ السلام جھوٹ کہتے ہیں، یا دیوانے ہیں سوائے نیک لوگوں کے کسی کے اسرار کون آگاہی حاصل کرسکتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ اردو ترجمہ القطرہ سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ جلد 1 ص 217' بحوالہ مشارق الانوار: 17)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 168: ذکرِ علی علیہ السلام عبادت ہے

شیخ مفید علیہ الرحمتہ کتاب اختصاص میں اصبغ بن نباتہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ابن عباس سے سُنا اور انہوں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سُنا کہ آپؐ نے فرمایا، **ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَةٌ وَذِكْرِیْ عِبَادَةٌ وَذِكْرُ عَلِیٍّ عِبَادَةٌ وَذِكْرُ الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهٖ عِبَادَةٌ۔**

خدا کا ذکر عبادت ہے، میراؐ ذکر عبادت ہے علی علیہ السلام کا ذکر عبادت ہے، اور میرؐی اولاد میں سے اماموںؑ کا ذکر عبادت ہے۔ اس ذات کے حق کی قسم جس نے مجھے رسالت پر مبعوث فرمایا اور اپنی مخلوق سے افضل قرار دیا' میراؐ وصی اور جانشین تمام اوصیاء سے افضل ہے اور وہؑ خدا کی طرف سے اسکے بندوں پر حُجت اور مخلوق کے درمیان اس کا جانشین ہے، اِسؑ کی اولاد سے ہدایت کرنیوالے ہیں اِنؑ کے واسطے سے خدا اہلِ زمین سے عذاب کو

دور کرتا ہے اور اِنؑ کے سبب سے پہاڑوں کو ریزہ ریزہ ہونے سے بچایا ہوا ہے اِنہیؑ کے سبب سے اپنے بندوں کو بارانِ رحمت سے سیراب کرتا ہے، اِن کے سبب سے درخت، پھول اور دوسری بوٹیاں وغیرہ اگاتا ہے۔

اُولٰٓئِكَ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ حَقًّا وَخُلَفَاؤُهٗ صِدْقًا عَدَتُهُم عِدَّةُ الشُّهُوْرِ وَهِیَ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا وَعَدَتُهُم عِدَّةَ نُقَبَآءَ مُوْسٰى بْنَ عِمْرَان.

وہؑ حقیقی اَوْلیاءِ خدا اور اسکے سچے خلفاء ہیں انؑ کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے جو کہ بارہ ہیں، انؑ کی تعداد موسیٰؑ بن عمرانؑ کے اوصیاء کی تعداد کے برابر ہے۔'' پھر آپؐ نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اس آسمان کی قسم جو برجوں والا ہے (سورہ بروج 85، آیت 1) اِس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے ابنِ عباس! کیا تیرے خیال میں خدا نے جو آسمان اور اس کے برجوں کی قسم کھائی ہے یہ آسمان اور اس کے بروج ہیں؟ ابنِ عباس نے کہا اے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، پھر اس سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

اَمَّا السَّمَآءُ فَاَنَا وَاَمَّا الْبُرُوْجُ فَالْاَئِمَّةُ بَعْدِیْ اَوَّلُهُمْ عَلِیٌّ علیه السلام وَآخَرُهُمُ الْمَهْدِیُّ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

آسمان سے مُراد میںؐ ہوں اور برجوں سے مراد میرےؐ بعد آئمہ علیہم السلام ہیں انؑ میں سے پہلا علی علیہ السلام ہے اور انؑ کا آخری مہدی علیہ السلام ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(مناقب اہلبیتؑ اردو ترجمہ القطرہ سید احمد رضی الدین مستبط قدس سرہ جلد 1 ص 126 تا 127، بحوالہ الاختصاص: 218 بحار الانوار: 36\370 حدیث 234 منتخب الاثر: 60 حدیث 6)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 169: علیؑ کا پانی پینا اور نبیؐ کا سجدہ کرنا

شیخ حُرِ عاملی علیہ الرحمۃ جو **"اھــرا لسّـنَیّة"** میں ابنِ عباس سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں: انہوں نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام نے پانی پیا تو پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے سجدہ کیا۔ اصحاب نے عرض کیا: اے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آپؐ نے اِس موقع پر سجدہ کیوں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب علی علیہ السلام نے پانی پیا تو خداوندِ تبارک وتعالیٰ نے ندا دی۔

هَنِيًّا مَرِيئاً وَلِيِّي وَحُجَّتِيْ عَلَى خَلْقِي وَاَمِيْنِيْ عَلَى عِبَادِي.

تیرے لئے مبارک ہوائے میرے ولی! اے میری مخلوق پر میری حُجّت اور اے میرے بندوں پر میرے امین۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(مناقب اہلبیتؑ اردو ترجمہ القطرہ سید احمد رضی الدین مستبط قدس سرہ جلد 1 ص 179 بحوالہ جواہر السنیہ: 210)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 170: سعیدِ حقیقی کون ہے؟

(قَـالَ أخبـرنی) ابو الحسن علی بن بلال المهلبی (قالَ حدثنا) علـی بـن عبدالله بن اسد الا صفهانی (قال حدثنا) يحيىٰ بن الحسين البـجـلـی عـن ابی هٰرون العبدی عن زاذان عن سلمان الفارسی رحمته الله قال خَرَجَ رسولُ صلّى الله عليه و آله و سلّم)

يُـوْمَ عَـرَفَةٍ فَـقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ اللّٰهُ بَاهِیَ بِكُمْ فِیْ هَذَالْيَومِ لِيَغْفِرَ لَكُـمْ عَامَّةٌ وَيَغفِرُ لِعَلِیٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةً ثُمَّ قَالَ اُدْنُ مِنِّی يَا عَلِیُّ فَاَخَذَ

بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَنَّ السَّعِیْدَ کُلَّ السَّعِیْدَ حَقُّ السَّعِیْدَ مَنْ اَطَاعَکَ وَ تَوَلَّاکَ مِنْ بَعْدِیْ وَاَنَّ الشَّقِیُّ کُلُّ الشَّقِیُّ حَقَّ الشَّقِیُّ مَنْ عَصَاکَ وَنَصَبَ لَکَ عَدَاوَۃً مِنْ بَعْدِیْ ۔

ترجمہ بحذفِ اسناد: حضرتِ سلمانِ فارسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم عرفہ کے دن باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو آج اللہ تعالیٰ تمہارے اُوپر فخر ومباہات کر رہا ہے اور تم سب کو عمومی طور پر اس نے بخش دیا ہے اور علی علیہ السلام کے لئے خصوصی طور بخشش کو قرار دیا ہے، پھر آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ میرے قریب آؤ پس آپؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: نیک بخت مکمل نیک بخت اور نیک بخت ہونے کا حق اس بندے کو ہے جو آپؑ کی اطاعت کرے گا اور میرے بعد آپؑ کی ولایت کو قبول کرے گا اور شقی اور شقی ترین اور حقیقی شقی وہ شخص ہے جو آپؑ کی نافرمانی کرے اور میرے بعد آپؑ سے عداوت وبغض رکھے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(امالی اردو شیخ مفیدؒ ص 267 تا 268)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 171: دُشمنِ علیؑ جہالت کی موت مرتا ہے

(قَالَ أخبرنی) ابوالحسن محمد بن جعفر (قال حد ثنا) هشام بنیونس النهشلی (قال حد ثنا) ابو محمّد الانصاری (قال حدثنا) ابوبکربن عیاش عن محمّد بن شهاب الزهری عن انس بن مالك قال نظر النبیؐ الی علیؑ بن ابی طالبؑ فقال یا علیؑ من ابغضك اماته الله میتة جاهلیّة وحاسبه بما عمل یوم القیامة۔

ترجمہ: بحذفِ اسناد: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: اے علی علیہ السلام جو آپؑ سے بغض رکھے گا اس کو اللہ جہالت کی موت مارے گا اور جو کچھ وہ عمل کر رہا ہے اس کا قیامت کے دن حساب لے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(بحوالہ امالی اردو شیخ مفیدؒ ص 132)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 172: اللہ چاہے یا علیؑ چاہے

(قال اخبرنی) ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه عن محمد بن الحسن الصّفار عن احمد بن محمّد بن عیسیٰ عن الحسن ابن متبوب عن ابی جمیلة عن ابّان بن تغلب عن ابی عبدالله جعفر بن محمّدؑ قال بلغ رسول اللهؐ عن قوم قریش من انهم قالوا یریٰ محمّد انّه قد احکم الا مرفی اهلبیتهٖ ولئین مات لنعز لنهامنهم و لنجعلها فی سواهم فخرج رسول اللهؐ حتیٰ قام فی مجمعهم ثمّ قال یا معشر قریش کیف بکم و قد کفر تم بعدی ثمَّ رأیتمونی فی کتبه من اصحابی اضرب وجوهکم و رقابکم با لسّیف فنزل جبرائیلؑ فی الحال فقال یا محمّدؐ اِنّ ربّك یقرئك بالسلام و یقول لك قُل ان شاءَ اللّٰه اَوْ علیؑ بن ابی طالب علیه السّلام فقال رسول اللّٰهؐ ان شاء اللّٰه اَوْ علیؑ بن ابی طا لب علیه ا لسلام یتولی ذ لك منکم ۔

ترجمہ بحذفِ اسناد: حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمّد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا

ہے کہ حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو خبر ملی کہ قریش کے بعض لوگ (منافق) یہ کہتے ہیں کہ کیا دیکھ رہے ہو کہ محمدؐ کس طرح امرِ خلافت کو اپنے اہلِ بیتؑ کے لئے محکم کر رہے ہیں اور اگر یہؐ مر گئے تو ہم ضرور اس امر (خلافت) کو ان سے جدا کر دیں گے اور اِن کے غیر کو ہم حاکم اور خلیفہ قرار دیں گے، پس رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے گھر سے نکلے اور لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے گروہ قریش! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تمؓ میرےؐ بعد دوبارہ کافر ہونا چاہتے ہو، اور میںؐ دیکھ رہا ہوں کہ تم میرےؐ اصحاب میں ایک چھوٹا سا گروہ ہو، میں تمہارے چہروں اور تمہاری گردنوں کو تلوار سے ماروں گا، پس اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی اے محمدؐ! آپؐ کا ربّ آپ کو سلام کہہ رہا ہے، اور کہہ رہا ہے کہ اے رسولؐ ساتھ میں یہ بھی کہو اگر اللہ یا علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام چاہے، پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یا علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام چاہیں تو اس کو تم سے روک سکتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحوالہ امالی شیخ مفیدؒ اردو ص 186 تا 187)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 173: صدیقِ اکبر علی علیہ السلام ہیں

(قال حدثنا) ابو الحسن علی بن بلال المهلبی (قال حدثنا) ابو احمد العباس بن الفضل بن جعفر الأزدی المکی بمصر (قال حدثنا) علی بن سعید بن بشیر الرازی قال محمّد بن ابان (قال حدثنا) محمّد بن تمام بن سابق (قال حدثنا) عامر بن سارعن ابی الصّباح عن ابی همّام عن کعب الخیر قال جاء عبدالله بن سلام الی رسول اللهؐ فقال یا

رسول اللهؐ ماسم علیؑ فیکم فقال له النّبیؐ عندنا الصدیق الاکبر فقال عبد الله بن سلام اشهد ان لا اله اِلّا الله وانّ محمّدًا رّسول اللهؐ انا لنجد التوریة محمّدؐ نبیؐ الرحمة و علیؑ مقیم الحجّة۔

ترجمہ: بحذفِ اسناد: کعب الخیر نے روایت ذکر کی ہے کہ عبداللہ بن سلام حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ لوگوں کے نزدیک علی علیہ السلام کا اسمِ گرامی کیا ہے؟ پس رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: ہمارےؐ نزدیک اسؑ کا نام صدیق اکبر ہے، پس (یہ جواب سُننے ہی) عبداللہ بن سلام نے کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا **اشهد اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلّا اللّٰـه وَ اَنَّ مُحَمّدًا رَّسُولُ اللّٰهِؐ** میں اپنی کتاب تورات میں پایا ہے کہ محمدؐ نبی رحمت ہیں اور علیؑ حجّت و دلیل کو قائم کرنے والا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحوالہ امالی شیخ مفیدؒ اردو ص 176 تا 177)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 174: حضرت سُلَیمان کو ایک اِسمِ اعظم
علیؑ کو بہتر (72) اِسمِ اعظم اللہ نے عطا کئے

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں **حسنینؑ محمّدِ حنفیّہؓ**، **محمّد بن ابی بکرؓ**، عمار یاسرؓ اور مقداد بن الاسود الکندی، حضرت امیر المومنینؑ سر اللہ فی العالمین کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت حسن علیہ السلام اپنےؑ پدر بزرگوارؑ کی خدمت میں عرض کیا، خدا نے حضرتِ سُلَیمان کو ملکِ عظیم عطا فرمایا تھا' آپؑ کو بھی ایسی بادشاہت عطا فرمائی ہے، فرمایا: ہاں اس سے بڑھ کر، کیا کچھ دیکھنا چاہتے ہو، وضو کیا دو رکعت نماز ادا کی

اور پھر دعا فرمائی اور ایک بدلی کی طرف اشارہ کیا تو وہ نیچے اتر آئی، اور اس سے آواز آتی تھی **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ وصِيّهِ وَخَلِيْفَةِ مَنْ شَكَّ فِيْكَ فَقَدَ هَلَكَ** میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اُس کے رسولِ برحقّ ہے اے علیؑ تو اس ؐ کا وصی اور خلیفہ ہے جو تیرےؑ بارے میں شک کرے وہ تباہ اور ہلاک ہوگیا، پھر آپؑ نے ایک دوسری بدلی کی طرف اشارہ کیا اور وہ بھی یہی کلمہ پڑھتی ہوئی اتر آئی' ایک پر آپؑ تشریف فرما رہے اور باقی پر دوسرے حضرات کو بٹھایا، اور اڑنے کا حکم دیا، امامِ حسن علیہ السلام نے سوال کیا حضرت سلیمان تو انگشتری سے حکومت فرماتے تھے، آپ کےؑ پاس کیا ہے جس سے یہ تصرف فرماتے ہیں اور ہر چیز آپؑ کی اطاعت کرتی ہے، **فَقَالَ :اَنا عَيْنُ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهِ وَلِسَانُهُ النَّا طِقُ فِیْ خَلْقِهِ اَنا نُورُ اللّٰهِ الَّذِیْ لا يُطفیٰ اَنَا بَابُ اللّٰهِ مِنْهُ يُوْتیٰ وَحُجَّتُهُ عَلٰی عِبَادِهِ ۔**

میں زمین میں خدا کی آنکھ ہوں اور اسکی مخلوق میں اس کی بولتی ہوئی زبان ہوں، میںؑ وہ نورِ خدا ہوں جو بجھتا نہیں، میںؑ بابُ اللہ ہوں کہ میرےؑ ہی ذریعہ خدا تک پہچا جاتا ہے اور اس کے بندوں پر اسکی حُجّت ہوں پھر آپؑ نے اپنی جیب سے انگشتری نکالی جو خاتم سُلیمان تھی اور اس پر محمّدؐ و علیؑ کندہ تھا، اصحاب نے دیکھ کر تعجب کیا، آپؑ نے فرمایا، کیا تعجب کرتے ہو، میں آج تمہیں وہ دکھاؤں گا، جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہوگا، حضرت امامِ حسن علیہ السلام نے عرض کیا ہمیں آج سدِّ یاجوج و ماجوج دکھلایئے' آپؑ ایک بلند پہاڑ کے نزدیک پہنچے، تو وہاں ایک سوکھا درخت دیکھا، امامِ حسن علیہ السلام نے عرض کیا، بابأ یہ درخت کیوں سوکھ گیا، فرمایا اسی سے پوچھو، سوال کیا تو جواب نہ ملا تب حضرتؑ نے فرمایا اے درخت کیا فرزندِ رسولؐ کو کوئی جواب نہیں دیتا؟ آواز آئی **لَبَّيْكَ يَـا وَصِـیَ رُسُـولُ اللّٰه وَ خَلِيْفَتَه** تمہارے

پدر بزرگوارؑ ہر صبح آکر میرے نیچے دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اور اور ایک بدلی آتی تھی جس سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور اس پر ایک کرسی رکھی ہوتی تھی اس پر سوار ہو کر چلے جاتے تھے آج چالیس دن ہوگئے ہیں کہ تشریف نہیں لائے اس وجہ سے میں خشک ہوں پس امامؑ اترے اور اس کے نیچے دو رکعت نماز ادا کی اور وہ اسی وقت پھر سبز ہوگیا پھر ہوا ہم کو لے چلی ناگاہ ہم نے ایک فرشتہ دیکھا، جس کا ایک ہاتھ مشرق میں تھا اور دوسرا مغرب میں، جب اس نے علی علیہ السلام کو دیکھا تو کہا، **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدَه' وَرَسُوْلَه' اَرْسَلَه' بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَه' عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْكَرِهِ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَصِيّهٗ وَخَلِيْفَتَه' حَقًّا وَصِدْقًا** میں نے عرض کیا یا امیر المومنین علیہ السلام یہ کون ہے فرمایا یہ فرشتہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے ظلمت لیل وضوءِ نہار پر موکل فرمایا ہے اور روزِ قیامت تک اِسی طرح رہے گا بہ تحقیق کہ خدائے تعالیٰ نے تدبیر وسیاستِ دنیا کو مجھ سے متعلق کیا ہے، اور اعمالِ عباد ہر روز مجھؑ پر پیش ہوتے ہیں اور پھر بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں، پھر ہم چل دیئے ہم سدِ یاجوج و ماجوج دیکھی کہ اس سے دھواں نکلتا تھا اور حضرتؑ نے فرمایا اے حسن علیہ السلام اِن لوگوں پر حُجّت اور صاحب الامر میںؑ ہی ہوں، پھر ہم چلے تو کوہِ شیر دیکھا اور ایک فرشتہ نے اس فرشتہ کو دیکھتے ہی کہا **السلامُ عَلَيْكَ يا وَصِيِ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ وَ خَلِيْفَته'** ۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ آپؑ سے سوال کروں، آپؑ نے بعدِ جواب سلام فرمایا تو کہے گا یا میںؑ ہی بتاؤں کہ تو کیا چاہتا ہے عرض کیا آپؑ ہی کہئے فرمایا تو چاہتا ہے کہ مجھ سے اجازت لے کر حضرتِ خضرؑ سے ملنے جائے عرض کیا ہاں، فرمایاً جا، وہ فرشتہ گیا تھوڑی دیر میں مل کر آگیا سلمانؓ نے متعجب ہو کر عرض کیا یا امیر المومنین علیہ السلام یہ فرشتہ بلا آپؑ کی اجازت کے حضرتِ خضرؑ کی ملاقات کو

نہیں جاسکا فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے آسمانوں کو بلا ستون ظاہری بلند فرمایا ہے ان تمام ملائکہ میں سے کوئی بھی میری اجازت کے بغیر ایک دم کے لئے اپنی جگہ نہیں چھوڑ سکتا، اور یہی حال میرےؑ فرزند حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اور اسؑ کے نو فرزندوںؑ کا ہے جن کا نواں قائم آلِ محمدؐ ہے، ہم نے عرض کیا اس فرشتے کا نام کیا ہے، آپؑ نے فرمایا ترخائیل، پھر ہم نے عرض کیا، آپؑ کس طرح ہر شب یہاں آتے ہیں فرمایا جس طرح تم کو لایا ہوں قسم ہے خلاقِ عالم کی کہ میںؑ ملکوت سموات وارضین کا مالک (**وَبِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلَّ شَىْءٍ**) ابن برخیا وزیر سلیمانؑ کو ایک اسمِ اعظم حاصل تھا ہمارےؑ پاس بہتر (72) اِسمِ اعظم الٰہی ہیں اور ایک اس نے اپنی ذاتِ اقدس کے لئے مختص کیا ہے **ولا حول ولا قوۃ اِلّا باللّٰہِ العلی العظیم**۔'' یہ مکمل حدیث **کشف الاسرار فی معرفتہ النّبی وآلہِ الا طھار** میں ملاحظہ کرو۔

یا علیؑ اللّھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحوالہ مناقبِ مرتضویؑ اردو ترجمہ کوکبِ دُرّی سیّد محمد صالح کشفی الحقی ترمذی سُنّی ص 63 تا 65)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 175: تین صدیق ہیں علیؑ سب سے افضل ہیں

قَالَ النبی صلّی اللّٰہ علیہ و آلہِ و سلّم: اَلصِّدِّيْقُ ثَلَا ثَةٌ حَبِيْبُ النَّجار مُؤْ مِنُ اَلِ يٰسين وخَزْقِيْلُ مُؤْمِنُ اَلِ فِرْعَوْنَ و عَلِیٌّ وَهُوَ اَفْضَلُهُمْ۔

ترجمہ: شرح مصابیح اور صواعقِ محرقہ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ امتوں کے صدیق تین ہیں۔ اوّل حبیب نجّار مومنِ اٰلِ یٰسین، دوم، خزقیل مومن آلِ فرعون، سوم، علی ابن ابی طالب علیہ السلام، اور وہؑ سب صدیقوں میں سے افضل ہے اور حدیث میں مذکورہ بعض نسخوں میں اِس عبارت میں بھی وارد ہوئی ہے۔

سُبَّاقُ الْاُمَمِ ثَلَا ثَةٌ لَمْ يَكْفُرُوْا بِا اللّٰهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ عَلِیُّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ وَصَاحِبُ يٰسين وَ مُؤْمِنُ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَهُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَعَلِیٌّ اَفْضَلُهُمْ۔ تمام امتوں میں سبقت کرنے والے تین ہیں جو ایک چشم زدن بھی کافر نہیں ہوئے (1) علیؑ بن ابی طالبؑ (2) صاحبِ یٰسین (3) مومنِ آلِ فرعون صدیق ہیں اور علی علیہ السلام ان سب میں افضل ہے۔

یا علیؑ اللّھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب مرتضوی اردو ترجمہ کوکب دُری سید محمد صالح کشفی ترمذی الحقی سُنّی ص 179 تا 180)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 176: علیؑ سے تم کیا چاہتے ہو؟ علیؑ ہر ایک کا حاکم وولی ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ و سَلَّمَ: مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّؑ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّؑ مَاتُرِيْدُوْنَ مِنْ عَلِیٍّؑ اِنَّ عَلِيًّا مِنِّىْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ كُلِّ مُؤْ مِنٍ بَعْدِىْ۔

ترجمہ: مسند احمد بن حنبل، مسند سبط ابنِ جوزی، مستدرک حاکم صحیح ترمذی، مصابیح، مشکوٰۃ اور صواعقِ محرقہ ابنِ حجر مکی، میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا تم لوگ علیؑ سے کیا چاہتے ہو، تم لوگ علیؑ سے کیا چاہتے ہو، تم لوگ علیؑ سے کیا چاہتے ہو، بیشک علیؑ مجھؐ سے ہے اور میںؐ اُس سے ہوں اور وہؑ میرےؐ بعد ہر ایک کا حاکم اور ولی ہے۔

یا علیؑ اللّھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب مرتضوی اردو ترجمہ کوکب دُری سید محمد صالح کشفی ترمذی الحقی سُنّی ص 180)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت177: علیؑ ذاتِ خدا میں مَسّ ہے

قَالَ النَّبِی صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلّم: لَا تَسُبُّوْا عَلِیًّا فَاِنَّہٗ مَمْسُوْسٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

ترجمہ: حلیۃ الاولیا میں یہ روایت کعب بن عجرہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا علیؑ کو سَبُّ نہ کرو اور بُرا نہ کہو، کیونکہ وہؑ ذاتِ خدا میں ممسوس ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضوی اردو ترجمہ کوکبِ دُری سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنی ص187)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت178: علیؑ کا نور جنت میں

اخراج البیھقی وَالدَّیْلَمِی عن انَس ان النّبی صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ و سلّم علیؑ یزھوفی الجنّۃ کَکوکب الصبح لا ھل الدُّنیا۔

بیہقی اور دَیلَمی نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت نبی صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا علی علیہ السلام کا نور جنت میں اِس طرح روشن ہوگا جس طرح دنیا والوں کے لئے صبح کا چمکتا ہوا ستارہ۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰؑ سید علی جعفری ادیب وفاضل صدرالافاضل وایم۔اے، ص116 تا117، بحوالہ صواعق محرقہ 123 ابنِ حجر مکی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت179: نبیؐ کی ایک اہم وصیت

اخرج ابنِ ابی شیبۃ عن عبدالرّحمن بن عوف قال لما فتح رسول اللّٰہؐ مکۃ انصرف اِلیٰ الطائفِ فحصرھا سبع عشرۃ لیلۃ اوتسع عشرہ لیلۃ ثم قام خطیبا فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ثمّ قال او صیکم بعترتی خیرا وان صوعدکم الحوض والّذی نفسی بیدہٖ لیقمن الصلٰوۃ ولتوتن الزّکٰوۃ ولا بعثن الیکم رجلا منی او کنفسی یضرب اعناقکم ثمّ اخذ بید علیؑ رضی اللّٰہ عنہ ثمّ قال ھوھٰذا۔

ترجمہ: ابن ابی شیبہ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فتح مکّہ کے بعد طائف تشریف لائے اور طائف کا سترہ یا انیس رات محاصرہ کئے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب کر کے اللہ کی تعریف وثنا کی اور پھر فرمایا (اے لوگو) میںؐ اپنی عترتؑ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تم سب کو وصیت کرتا ہوں اور حوضِ کوثر تم سب کی وعدہ گاہ ہے (یعنی میںؐ حوض کوثر پر تم سب سے ملوں گا) اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہؑ قدرت میں میریؐ جان ہے تم ضرور نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور یقیناً میںؐ تم میں ایک ایسے بہادر مردؑ کو بھیجوں گا جو مجھؐ سے ہوگا اور میرےؐ ہی ایسا ہوگا، جو (اگر تم شریعت کے راستہ سے ہٹ گئے تو) تمہاری گردنیں اُڑا دے گا، پھر آپؐ حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا "وہ مردؑ یہ ہے" (یعنی یہ علی علیہ السلام ہی میرےؐ قائم مقام ہوں گے اور تم کو دین کا راستہ بتائیں گے اور اگر تم شریعتِ اسلام سے ہٹ گئے تو تم سے جہاد کریں گے)

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰؑ مولف سید علی جعفری ادیب فاضل صدرالافاضل، ایم۔اے، ص117، بحوالہ صواعق محرقہ ابن حجر مکّی 124)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت180: فرشتے حضرت علی علیہ السلام کے گھر کے خادم

اخرج المُلّا فی سیرتہ انّہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ و سلّم ارسل

اباذر ینادی علیا فرائی رحی تطحن فی بیته و لیس معها احد فاخبر النّبی صلّی اللّٰہ علیه و آلهٖ و سلّم بذٰلك فقال "یا اباذر اما علمت ان اللّٰہ ملائکة سیاحین فی الارض قدوکلوا بمعو نة اٰلِ محمّد صلّی اللّٰہ علیه و آلهٖ و سلّم۔

ترجمہ: مُلّا نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے کہ (ایک مرتبہ) آنحضرتؐ نے حضرت ابوذر کو حضرت علی علیہ السلام کے بلانے کے لئے بھیجا، حضرت ابوذر نے حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں ایک چکی دیکھی جو (خود بخود) چل رہی تھی اور وہاں کوئی نہ تھا، حضرتِ ابوذر نے اس چیز کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خبر کی آپؐ نے فرمایا اے ابوذر کیا تمہیں نہیں معلوم کہ خداوند عالم کے کچھ فرشتے زمین پر گھوما کرتے ہیں جن کو خدا نے آلِ محمدؑ کی خدمت کیلئے مقرر فرمایا ہے۔ (لہٰذا حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں کسی کا نہ ہونا اور چکی کا خود بخود چلنا باعثِ تعجب نہیں کیونکہ اس کا چلانے والا فرشتہ تھا)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰ مولف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے، ص 118، بحوالہ صواعق محرقہ ابن حجر مکی 174)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 181: نبیؐ نے علیؑ کے تمام صفات کیوں نہ ظاہر کئے

فی مسند احمد قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه و آلهٖ و سلّم والّذی نفسی بیده لولا ان تقول خوائف من امّتی فیك ما قالت النصاریٰ فی عیسیٰ بن مریم لقلت فیك مقالا لاتمر بملاء من المسلمین الا اخذوا التراب من تحت قدمك للبرکة ۔اخرج احمد فی مسند هٰذا لحد یث بلفظه عن ابن مسعود۔ اخرج هٰذا الحدیث ایضاً موفق احمد الغوازمی۔

ترجمہ: حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ ٔ قدرت میں میریؐ جان ہے اگر مجھؐ کو اِس کا خوف نہ ہوتا کہ (اے علی علیہ السلام) میریؐ امّت کے بہت سے گروہ تمہارے بارے میں وہی اعتقاد رکھنے لگیں گے جو عیسائی حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے بارے میں رکھتے ہیں تو میں تمہارے متعلق ایسی چند باتیں کہتا کہ تم مسلمانوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے وہ لوگ برکت کے لئے تمہارے پاؤں کے نیچے کی مٹی اٹھا کر لے جانے لگتے (اِس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ابنِ مسعود سے نقل کیا ہے اور موفق ابن احمد خوارزمی نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰ مولف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل و۔ایم۔اے، ص 120 تا 121، بحوالہ ینابیع المودۃ 131 علامہ قندوزی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 182: اے علی علیہ السلام تمہاری مثال کعبہ جیسی ہے

قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: **یا علیؑ انت بمنزلة الکعبه توتی ولا تاتی فان اتاك هٰؤلاء القوم فسلّموها الیك الخلافة فاقبل منهم وان لم یا توك فلا تاتهم حتی یا توك۔"**

ترجمہ: آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے علیؑ تمہاری مثال کعبہ جیسی ہے لوگ خانۂ کعبہ کے پاس جاتے ہیں خود خانہ کعبہ کسی کے پاس نہیں جاتا، پس (میرےؐ وصال کے بعد) اگر یہ لوگ تمہارےؑ پاس آئیں اور خلافت تمہارےؑ حوالے کریں تو قبول کرنا اور اگر نہ آئیں تو تمؑ ان کے پاس نہ جانا جب تک وہ خود تمہارے پاس نہ آئیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰ مولف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل و۔ایم۔اے، ص 122 تا 123، اسد الغابہ جلد 4 ص 31)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 183: منکرِ معرفتِ علیؑ کے لئے سخت وَیْل ہے

سلمان فارسیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جنابِ امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: **یا سَلْمَانُ وَیْلٌ کُلَّ الْوَیْل لِمَن لَا یَعْرِ فُنَا حَقَّ مَعْرِفَتِنَا وَاَنْکَرَ فَضْلَنَا**

ترجمہ: اے سلمانؓ اس شخص کے لئے سخت وَیْل (جہنم کے آخری طبقہ کا نام ہے ویل) ہے جو ہم کو ایسا نہ پہچانا جو ہمارے پہچاننے کا حق ہے اور ہمارے فضائل کا انکار کر بیٹھا۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(تذکرۃ الیعسوب ترجمہ ارشاد القلوب ترجمہ مفتی سید عنایت علی شاہ صاحب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 184: علیؑ کی محبّت گناہوں کو کھا جاتی ہے علیؑ کی دشمنی کے ساتھ نیکی فائدہ مند نہیں

قال اللّٰہ تعالیٰ: حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حَسَنَۃٌ لَا یَضِرُّ مَعْھَا سَیِّئَۃٌ وَ بُغْضُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ سَیِّئَۃٌ لَا یَنْفَعُ مَعْھَا حَسَنَۃٌ۔

ترجمہ: اللہ کہہ رہا ہے: علی علیہ السلام کی محبت ایک ایسا حَسَنَہ (نیکی) ہے کہ اِس کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان دہ نہیں ہوسکتا ہے۔ اور علی علیہ السلام سے دشمنی ایسا گناہ ہے کہ جس کے رہتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ مند نہیں ہوسکتی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(جواھرا لسنیہ فی احادیث القدسیّہ اردو سرکار حُرِّ عاملیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 185: اللہ نے علیؑ کو رسول اللہؐ کے ساتھ سات (7) مقامات پر رکھا

عن بریدۃ لا سلمیٰ عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم

اے علی علیہ السلام اللہ نے تمہیںؑ میرےؐ ساتھ سات (7) مقامات پر رکھا، ایک یہ کہ جبرائیل علیہ السلام مجھے لے گئے اللہ نے فرمایا **اَیْنَ اَخُوْكَ** میںؐ نے عرض کی زمین پر چھوڑ آیا، فرمایا دعاء کرو اللہ سے میںؐ نے دعاء کی پس تمؑ میرےؐ ساتھ نظر آئے فوراً حجب سماوات وارضین ہٹے جو کچھ میںؐ دیکھا وہی سب کچھ تمؑ نے دیکھا۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحوالہ بصائر الدرجات، شرح زیارتِ جامعہ ص 208 شارح سرکار احمد بن زین الدینؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 186: نورِ محمدؐ و علیؑ کی تخلیق

حدیث قُدسی: قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: یَا محمّدؐ اِنِّیْ خَلَقْتُكَ وَعَلِیًّا نُورًا یَعْنِی رُوْحًا بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ سَمٰوَاتِی وَاَرْضِی وَعَرْشِی وَتَمَجَّدُ نِیْ ثُمَّ جَمَعْتُ رُوْحَیْکُمَا فَجَعَلْتُھُمَا وَاحِدَۃً فَکَانَتْ تَمَجِّدُنِیْ وَتُقَدِّسُنِیْ وَ تُھَلِّلُنِیْ ثُمَّ قَسَمْتَھَا اِثْنَیْنِ وَقَسَمْتُ الْاِثْنَیْنِ فَصَارَتْ اَرْبَعَۃً محمّدٌ وَاحِدٌ وَعَلِیٌّ وَاحِدٌ اَلْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اِثْنَتَانِ ثُمَّ خَلَقَ اللّٰہُ فَاطِمَۃَ مِنْ نُورٍ اِبْتَدَھَارُوْحًا بِلَا بَدَنٍ ثُمَّ مَسَحْنَا بِیُمْنِہٖ فَاَضَآءَ نُوْرُہٗ فِیْنَا۔

ترجمہ: محمد بن عبداللہ نے علی ابن جدید سے اور انہوں نے مرازِم سے اور انہوں نے ابی عبداللہؑ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے: اے محمد صلّی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلّم بتحقیق کے پیدا کیا میں نے تمہیںؐ اور علی علیہ السلام کو ایک نور سے یعنی ایک روح بلا بدن قبل خِلقت و پیدائش آسمان و زمین اور عرش و دریا کے پس ہمیشہ تمؐ تھلیل اور تمجید کرتے تھے میری' بعدازاں میں نے دونوں روحوں کو (یعنی تمہاریؐ اور علیؑ کی روح کو) جمع کر کے ایک کیا' پس وہ روحِ واحد بھی میری تمجید وتقدس وتھلیل کیا کرتی تھی: بعدازاں اس ایک نور کے دو حصّے کیئے اور دونوں کے چار حصّے کیئے پس چار نور ہوئے' محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم و آلہٖ وسلّم' وعلی علیہ السلام وحسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام' بعدازاں پیدا کیا اللہ نے فاطمہ علیھا السلام کو ایک نور سے، آپ کی خلقت تھی اس وقت روحِ بلا بدن، پس وہ روح اہلبیت، علیھم السلام میں جاری وساری رہی۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(حدیث قدسی اصول کافی قدیم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 187: سوائے علی علیہ السلام کے صحابہ میں کسی نے بھی سلونی کا دعویٰ نہیں کیا

علامّہ شیخ شہاب الدین احمد بن عبدالقادر الحفظی الشافعی اپنی کتاب ذخیرۃ المآل فی شرح تھد جواھر الآل میں کہتے ہیں:

اِنَّ الْقُطْبِ الَّذِیْ یَدُوْرُ عَلَیْہِ اَھَل عَالِمُ الْغَیْبِ وَعُلُوْمِ الْباطِنِ ھُوَعَلِی رضی اللّٰہ عنہ بَعْدَوَ فاۃ الْمُؤتَمَنِ صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ و سلّم : رسولِ اکرم صلّی للہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد علی علیہ السلام قطب کی حیثیت رکھتے ہیں جس کے گرد اھل عالم غیب وعلومِ باطن گردش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ: حضرت علی علیہ السلام کے متعلق خود اصحابِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بیان کرتے ہیں:

لَمْ یَکُنْ اَحَدًا مِنَ الصَّحٰابَۃِ یَقُوْلُ سَلُوْنِی اِلَّا علی علیہ السلام: اصحابِ پیغمبرِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں سوائے مولانا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کسی اور نے یہ ادّعا نہیں کیا کہ پوچھ لو مجھ سے جو کچھ دریافت کرنا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(صواعق محرقہ ابن حجر مکّی ص 76 مطبوعہ مصر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 188: سوائے علی علیہ السلام کے خانہ کعبہ میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا

خوارزمی نے کتاب مناقب میں لکھا ہے کہ: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام خانہ کعبہ کے اندر جمعہ کے دن تیرہ 13/رجب 30 عام الفیل ہجرتِ رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے 23 برس قبل بعثتِ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے 10 برس پہلے اور جناب امّ المومنین حضرتِ خدیجہؑ سے آنحضرتؐ کی شادی سے تین برس قبل پیدا ہوئے۔ خانہ کعبہ میں حضرت علی علیہ السلام سے قبل کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا تھا۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعتہ الساکبہ اردو ج 1 ص 176 مولف آقائے محمد باقر دہدشتی بیہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 189: تخلیقِ آدمؑ سے پانچ لاکھ برس پہلے نورِ محمدؐ وعلیؑ

روضۃ الواعظین میں جنابِ جابر انصاری سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ سلّم سے ولادتِ حضرت علی علیہ السلام کے سلسلہ میں سوال کیا، آپؐ نے مسکرا کر فرمایا: جابر تو نے میرؐے بعد پیدا ہونے والے بہترین مولود کا ذکر کیا ہے۔

اللہ نے تخلیقِ آدم علیہ السلام سے پانچ لاکھ برس پہلے مجھےؐ اور علیؑ کو ایک نور سے پیدا کیا ہے۔ ہمؐ اس وقت تسبیح وتقدیس باری کرتے تھے جب کوئی اور نہ تھا، تخلیقِ آدم علیہ السلام

کے بعد ذاتِ احدیت نے ہمارے نُور کو جبینِ آدم علیہ السّلام میں رکھا اِس طرح ہمارا نور پاک اصلاب میں منتقل ہوتا ہوا جنابِ ابو طالب علیہ السلام اور جنابِ عبداللہ علیہ السلام تک پہنچا' ذاتِ احدیت نے میرے نُور کو میریؐ والدہ جنابِ آمنہؑ کے سپرد کیا اور نورِ علیؑ کی امینہ جنابِ فاطمہ بنتِ اسد کو قرار دیا۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(الدّمعۃُ السّاکبہ اردو جلد 1 ص 176 تا 177 مولف آقائے محمد باقر دہشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت190: عَلِیؑ اِمَامِ مَنَ اَسُتُ......وَ مَنَمُ غُلَامِ عَلِیؑ

(حذف اسناد) محمّد بن خالد برقی نے امام محمّد تقی جواد علیہ السلام سے روایت کی، انہوںؑ نے اپنےؑ والدؑ ماجدؑ امام علی رضا علیہ السلام سے اور انہوںؑ نے اپنےؑ والدؑ ماجد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے، انہوںؑ نے اجلح کُندی سے انہوں نے ابنِ بریدہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام! تمؑ میرےؐ بعد ہر مومن کے امام ہو۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(عُیُونِ اخبارِ الرّضا علیہ السلام اردو جلد 1 ص 490 شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت191: اللہ کا ولی کون ہے؟

کسی نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے پوچھا: یا رسول اللہؐ! مجھے یہ پتہ کیسے چلے گا کہ میں خدا کی وجہ سے محبت اور خدا کی وجہ سے بغض رکھ رہا ہوں' اور اللہ کا ولی کون ہے جس سے مجھے دوستی رکھنی ہے اور اللہ کا دشمن کون ہے جس سے مجھے عداوت رکھنی ہے؟
اس وقت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے

فرمایا: کیا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اس شخص نے کہا جی ہاں میں انہیںؑ دیکھ رہا ہوں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: یہؑ اللہ کا ولی ہے اسؑ سے دوستی رکھو اور اسؑ کا دشمن خدا کا دشمن ہے اس سے دشمنی رکھو، اور اسؑ کے دوست سے دوستی رکھو اگرچہ وہ تمہارے باپ اور بیٹے کا قاتل بھی کیوں نہ ہو اور اِسؑ کے دشمن سے دشمنی رکھو اگرچہ اِسؑ کا دشمن تمہارا باپ اور بیٹا بھی کیوں نہ ہو۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(عُیونِ اخبار الرّضا علیہ السلام اردو ص 507 جلد 1 شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت192: عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی سے تمسک' یعنی علیؑ سے محبت

(حذفِ اسناد) حسین بن خالد نے امامِ رضا علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے اپنےؑ آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت کی اُنہوںؑ نے فرمایا، رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کشتیٔ نجات پر سوار ہونا چاہتا وہ **عُـرْوَۃُ الْوُثْقٰی** سے تمسک کا خواہش مند ہو اور اللہ کی مضبوط رسی کو تھامنے کی آرزو رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ میرےؐ بعد علی علیہ السلام سے محبت رکھے اور اسؑ کے دشمن سے دشمنی رکھے اور اسؑ کی اولاد میں سے آئمہ ہدیٰ کی اقتداء کرے کیونکہ وہ میرےؐ خُلفاء اور اوصیا اور میرے بعد مخلوق پر حجّت اور میریؐ امّت کے سردار اور متقین کے لئے جنت کے رہنما ہیں، انؑ کا گروہ میراؐ گروہ اور میراؐ گروہ اللہ کا گروہ ہے اور انؑ کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(عُیُونِ اخبار الرّضا علیہ السلام اردو جلد 1 ص 508 شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت193: علی علیہ السلام کی اطاعت، رسولِ خداؐ اطاعت ہے

(قال أ خبرنی) محمّد بن عمران المرزبانی (قال حدثنا) ابوبکر بن عیسیٰ المکی (قال حدثنا) عبداللّٰہ بن حنبل (قال حدثنا) عبدالرّحمن بن صالح (قال حدثنا) محمّد بن سعد الانصاری عن عمر بن عبداللّٰہ بن یعلی بن مرة عن أبیه عن جده یعلی بن مرة قال سمعت رسول اللّٰہؐ یقول لعلی بن ابی طالب علیه السلام یا علیؑ انت ولی النّاس بعدی فمن اطاعك فقد اطاعنی ومن عصاك فقد عصانی۔

بحذفِ اسناد: حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ: میرےؐ بعد لوگوں کے ولی وحاکم آپؑ ہیں پس جس نے آپؑ کی اطاعت کی اُس نے میریؐ اطاعت کی اور جس نے آپؑ کی نافرمانی کی اس نے میریؐ نافرمانی کی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی اردو شیخ مفیدؒ ص187 تا 188)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت194: سب روحوں سے پہلے روحِ علیؑ نے مجھےؐ سلام کیا

(قال حدثنا) ابوبکر محمّد بن عمر الجعابی (قال حدثنا) ابو عبداللہ محمّد بن القاسم المحاربی (قال حدثنا) اسماعیل بن اسحاق الراشدی (قال حدثنا) محمّد بن الحارث (قال حدثنا) ابراهیم بن محمّد بن مسلم الاعورعن حبة العرنی عن ابی الهیشم بن التیهان الانصاری قالؑ قال رسول اللّٰہؐ ان اللّٰہ عزوجل خلق الارواح قبل

الاجسام بالفی عام و علقهان بالعرش و امرها بالتسلیم علی و الطاعة لی وکان اوّل من سلم علی وا طاعنی من الرجال روح علی بن ابی طالب علیه السلام۔

ترجمہ: بحذف اسناد: ابوہیثم بن تیہان انصاریؓ نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے نقل کیا ہے، آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا تھا اوران کو آسمان پر اپنے عرش کے ساتھ معلق فرمادیا اوران سب کو مجھےؐ سلام کرنے اور میریؐ اطاعت کا حکم فرمایا: پس مَردوں کی ارواح میں سب سے پہلے مجھےؐ جس نے سلام کیا اور میریؐ اطاعت کی وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روح تھی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی اردو شیخ مفیدؒ ص 188)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت195: علیؑ پر سَبّ مت کرو

قال النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ ۔

ترجمہ: مستدرک حاکم۔ مسند احمد بن حنبل اور صواعق محرقہ ابنِ حجر مکی میں یہ روایت اُمِّ سلمٰی سے منقول ہیکہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، جس شخص نے علی علیہ السلام پر سَب کیا؟ اِس میں شک نہیں کہ اُس نے مجھؐ پر سَب کیا (برا کہا گالی دیا)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضوی اردو ترجمہ کوکب دُرّی مولف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنی ص 187)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت196: بہشت میں علیؑ کا نور درخشاں ہوگا مثلِ آفتاب

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: عَلِیٌّ یَزْ حَرُفِی الْجَنَّةِ

كَكَوْكَبِ الصُّبْحِ لِاَهْلِ الدُّنْيَا.

ترجمہ: صواعقِ محرقہ اور جمع ویلمی اور بیہقی میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ: علی علیہ السلام جب بہشت میں داخل ہوں گے تو اِس طرح درخشاں ہوں گے جیسے آفتاب اہلِ دنیا پر چمکتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آل محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اردو ترجمہ کوکبِ دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی ص 187)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت197: بابِ جنت کی زنجیر کو کھٹکھٹانے پرُوہ یا علیؑ یا علیؑ کہتی ہے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ: اِنَّهٗ خَلَقَ اللّٰهُ حَلْقَهً بَابِ الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوْتِهٖ حَمَراء عَلٰى صَفَائِحِ الذَّهَبِ فَاِذَا دُقَّتِ الْحَلْقَهُ عَلَى الْبَابِ طَنَّتْ وَقَالَتْ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ.

ترجمہ: مناقبِ خطیب میں مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے بہشت کے دروازے کا حلقہ یاقوتِ سرخ کا پیدا کیا ہے اور سونے کے پتھروں پر لگایا ہے جب اس حلقہ کو کھٹکھٹایا جاتا ہے تو اس میں سے آواز نکلتی ہے اور وہ یا علیؑ یا علیؑ کہتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آل محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اردو ترجمہ کوکبِ دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنی ص 189)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت198: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

ہم سے بیان کیا محمد بن عمر حافظ جعابی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن قاسم محاربی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب نے انہوں نے کہا

کہ ہم سے بیان کیا علی بن ہاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ زید بن علی بن حسین علیہ السلام کے نزدیک نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے **قول مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ** کا ذکر ہوا تو آپؑ نے فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علی علیہ السلام کو مختلف فرقوں میں اللہ عزّ وجل کے گروہ کی پہچان کی خاطر بطور علَم ونشان مُعیّن فرمایا۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(معانی الاخبار شیخ صدوقؒ اردو مترجمہ دلاور حسین نجفی ص 105، ح3)

بسم اللہ الرحیم الرحیم

منقبت199: نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا قول علی علیہ السلام کے لئے

ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سعید ہاشمی نے کوفہ میں انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی نے' انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن علی معمر نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن علی املی نے اُنہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ نے' انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا یعقوب بن اسحاق مروزی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عمرو بن منصور نے' انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسماعیل بن ابان نے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے یحییٰ بن کثیر نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوھارونِ عبدی سے انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علی علیہ السلام کے حق میں قول، تم مجھؐ سے ہارونؑ کی موسیٰؑ سے منزلت پر ہو مگر یہ کہ میرےؐ بعد کوئی نبی نہیں ہے، کے متعلق سوال کیا تو انہوںؓ نے فرمایا: قسم بخدا! اس قول کے ذریعے سے میںؐ نے علی علیہ السلام کو اپنیؐ امّت پر اپنیؐ زندگی میں اور اپنیؐ وفات کے بعد کے لئے خلیفہ نامزد کیا ہے اور امّت پر انؑ کی اطاعت کو فرض کیا ہے، پس جس نے اس قول کے بعد علی علیہ السلام کے حق میں خلافت کی گواہی نہیں دی تو وہ ظالموں میں سے ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(معانی الاخبار شیخ صدوقؒ اردو ترجمہ دلاور حسین حُجّتی ص 114' ح1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 200: امامِ مُبین سے مُراد امیر المومنین علیہ السلام ہیں

ہم سے بیان کیا احمد بن صفر صائغ نے' انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عیسیٰ بن محمد علوی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا، احمد بن سلام کوفی نے' انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حسن بن عبدالواحد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حارث بن حسن نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن اسماعیل بن صدقہ نے، انہوں نے ابو جارود سے، انہوں نے ابو جعفر امام محمّد بن علی الباقر علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدرِ بزرگوار علیہ السلام سے، آپؑ نے اپنے پدرِ بزرگوار علیہ السلام سے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا۔ جب یہ آیت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر نازل ہوئی **کُلَّ شَیءٍ اَحْصَیْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْن** ، (اور ہم نے ہر شئے کو ایک روشن امام میں جمع کر دیا ہے) (سورۂ یٰسٓ 36' آیت 12) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اس امامِ مبین سے مُراد کیا توارت ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں پھر ان دونوں نے کہا کیا انجیل ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، پھر ان دونوں نے کہا کیا اس سے مُراد قرآن ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں، امامِ حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسی وقت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام وارِدِ مجلس ہوئے پس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: (علیؑ) وہ یہ ہے کہ جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز کے علم کو جمع کر دیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(معانی الاخبار اردو شیخ صدوقؒ مترجمہ دلاور حسین نجفی ص 137 ج 1)

بسم اللہ الرحیم الرحیم

منقبت 201: علیؑ و نبیؐ کو پیدا کرنا نہ ہوتا تو اے آدمؑ تم کو نہ پیدا کرتا

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ : لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُوْحِهٖ عَطَسَ اٰدَمَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ : فَاَوْحَی اللّٰهُ حَمِدَنِی عَبْدِیْ بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَوْلَا عَبْدَانِ اُرِیْدُ اَنْ اَخْلُقَهُمَا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا مَا خَلَقْتُكَ قَالَ اِلٰهِیْ یَكُوْنَانِ مِنِّیْ قَالَ نَعَمْ یَا اٰدَمُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَانْظُرْ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا مَكْتُوْبٌ عَلَی الْعَرْشِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَ عَلِیٌّ مُقِیْمُ الْحُجَّةِ .

ترجمہ: عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب حق تعالیٰ نے آدم علیہ السّلام کو پیدا کر کے اپنی روح اس میں پھونکی' آدم علیہ السلام نے چھینکا اور کہا الحمد للہ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا **حَمِدَنِیْ** میرے بندے نے میری حمد کی مجھے اپنی عزّت وجلالت کی قسم ہے اگر پیدائش سے دو بندےؑ مقصود نہ ہوتے، جن کو میں دنیا میں پیدا کرنا چاہتا ہوں تو تجھ (آدمؑ) کو ہرگز پیدا نہ کرتا آدم علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! وہ دونوں بندے کیا میری نسل سے ہوں گے؟ فرمایا: ہاں، اس وقت حکم ہوا اے آدم علیہ السلام نے سر اُٹھا کر دیکھا تو عرش مجید پر لکھا ہوا تھا **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ نَبِیُّ الرَّحْمَةِ وَعَلِیٌّ مُقِیْمُ الْحُجَّةِ** ۔ **اللّٰہ** کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے، محمّدؐ رحمت کا نبیؐ ہے اور علیؑ حُجّت کو قائم کرنے والا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب مرتضویؒ اردو ترجمہ کوکب دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی ص 189)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 202: جس نے علیؑ کا حق پہچانا وہ پاک، جس نے انکار کیا وہ ملعون

قَالَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ : مَا کِیًا عَنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ مَنْ عَرَفَ عَلِیٍ زَکِیَ وَطَابَ وَمَنْ اَنْکَرَ حَقَّہ لُعِنَ وَخَابَ اَقْسَمَتْ بِعِزَّتِیُ اَنْ اَدْخِلَ النَّارَ مَنْ عَصَاہُ وَاِنْ اَطَاعَنِیُ وَادْ خِلَ الْجَنَّۃَ مَنْ اَطَاعَہ وَاِنْ عَصَانِیُ ۔

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: کہ خدائے تعالیٰ نے مجھؐ سے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے علی مرتضٰی علیہ السلام کا حق پہچانا وہ پاک اور خوش ہوا' اور جس نے اِسؑ کے حق کا انکار کیا وہ ملعون اور زیاں کار ہوا' میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ جو شخص اسؑ کی نافرمانی کرے گا اِس کو دوزخ میں داخل کروں گا، اگرچہ وہ میری اطاعت کرے اور جو شخص اِسؑ کی فرمانبرداری اور اطاعت کرے اس کو بہشت بریں میں داخل کروں گا اگرچہ وہ میری نافرمانی کرے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اردو ترجمہ کوکبِ دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی، ص189)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 203: گُلِ آس کے پتّے پر علیؑ کی محبت کا اعلان

قَالَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ: جَاءَ نِی جِبْرَائِیْلُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بِوَرَقَۃِ آسٍ خَضْرَاءَ مَکْتُوبٌ فِیْھَا بِبَیَاضٍ اِنِّیْ اِفْتَرَضْتُ مُحَبَّۃَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلٰی خَلْقِیْ فَبَلِّغْھُمْ ذٰلِکَ عَنِّیْ ۔

ترجمہ: نیز کتابِ مذکور اور فردوس الاخبار میں روایت جابر بن عبداللہ انصاریؓ مذکور ہے کہ، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ خدائے تعالیٰ کی طرف سے گُلِ آس کا ایک سبز پتا لیکر میرےؐ پاس آئے جس میں سفیدی سے لکھا ہوا تھا کہ میں نے علی علیہ السلام کی دوستی اپنی خلقت پر فرض کی ہے، پس اس بات کو میری طرف سے ان کو پہچادے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اردو ترجمہ کوکبِ دُرّی، سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی ص 189 تا 190)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 204: حضرت علی علیہ السلام سب سے افضل ہیں

(قَالَ أخبرنی) ابو نصر محمّد بن ا لحسن المقوی (قال حدثنا) ابـو عبداللہ جعفربن عبداللّٰہ العلوی المحمدی (قال حدثنا) یحییٰ بن ھـاشـم الـغسـانـی (قال حدثنا) اسماعیل بن عیاش عن معاذ بن رقاعۃ عـن شھـر بـن حـوشـب سـال سـمعت ابا امامۃ الباطل یقول ولایمنعنی مکـان معـاویۃ ان اقـول الـحق فی علی علیہ السلام سمعت رسول اللّٰہؐ یـقـول علـی افـضلکم وفی الدین افقھکم و بسُنتی ابصرکم ولکتاب اللّٰہ اقراکم اللّٰھمّ انّی احبّ علیًا فاحبہ اللّٰھمّ انّی احبّہ احبّ عَلیًا فاحبّہ

ترجمہ: بحذف اسناد: شہرابن آشوب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوامامہ باہلی سے سُنا ہے وہ کہتے ہیں کہ معاویہ کا محل بھی مجھے علی علیہ السلام کے حق کو بیان کرنے سے نہیں روک سکا، میں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سُنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں تم میں سب سے افضل علی علیہ السلام ہیں اور دین میں تم سب سے زیادہ فقیہہ علی علیہ السلام ہیں اور میریؐ سنت میں سب سے زیادہ بصیر ہیں اور اللہ کی کتاب کو تم سب سے زیادہ تلاوت کرنے والے ہیں اۓ میرےؐ اللہ میں عؑلی علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی انؑ سے محبت فرما، اۓ میرےؐ اللہ میں عؑلی علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں تو بھی اِنؑ سے محبت فرما۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی اردو شیخ مفیدؒ ترجمہ سید منیر حسین رضوی، ص154 تا 155)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 205: مولا علی علیہ السلام رسول اللہ کے اسرار کے عالم تھے

(قَالَ أخبرنی) ابو الحسن علی بن محمّد بن جیش الکاتب (قال حدثنا) الحسن بن علی الزعفرانی (قال حدثنا) ابراھیم بن محمّد الثقفی (قال حدثنا) المسعودی (قال حدثنا) یحییٰ بن سالم العبدی (قال حدثنا) میسرة عن المنهال بن عمر عن زربن جیش قال علی بن ابی طالب علیه السلام علی بغلة رسول اللّٰہؐ و سلمان فی ملاء فقال سلمان رحمه الله الا تقومون تأخذون بحجزته تسألونه فوالله الذی خلق الحبة و برّ النسمة لا یخبرکم سرّ نبیکم احمد غیره وانّه لعالم الأ رض وزها والیه تسکن ولوقد فقد تموه لفقدتم العلم و انکرتم الناس۔

ترجمہ: حذف اسناد: جنابِ زربن جیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جنابِ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام، رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خچر پر تشریف فرماتے تھے اور راستے سے گزر رہے تھے۔ جنابِ سلمان فارسیؓ آپؑ کے پیچھے تھے۔ پس انہوں نے فرمایا: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! اٹھو اور اِس شخصؑ کے دامن کو پکڑو اور اس سے سوال کرو۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جو دانہ کو شگافتہ کرکے ننھا سا پودا باہر نکالتا ہے، اِس شخصؑ کے علاوہ تم کو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اسرار و رُموز کے بارے میں کوئی دوسرا خبر نہیں دے سکتا، اور یہ زمین اور اِس آسمان کا بھی عالم ہے اور اِس کی وجہ سے ہی سُکون پذیر ہے اور اگر تم نے اِسےؑ کھو دیا تو گویا علم کو تم نے کھو دیا اور تم لوگ اکثر انکار کرتے ہو۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(امالی اردو ترجمہ سید منیر حسین رضوی، مولف شیخ مفیدؒ ص 229 تا 230)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 206: فضائل و مناقبِ حضرت علی علیہ السلام

صدوقؒ نے امالی میں آئمہ اہلبیت علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ ارشاداتِ رسول اکرمؐ ۔ ذاتِ احدیت نے میرےؐ بھائیؑ کو اتنے فضائل کا مالک بنایا ہے کہ ان کی حقیقت سے اللہ کے علاوہ کوئی بھی آشنا نہیں ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(اللّٰمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 207: جو شخص فضائلِ علی علیہ السلام میں سے ایک فضیلت بھی اِس طرح پڑھے کہ اِس فضیلت پر عقیدہ بھی رکھتا ہو اللہ اس کے سابقہ اور لاحقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(اللّٰمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 208: جو فضائلِ علی علیہ السلام میں سے ایک فضیلت بھی لکھے جب تک اس تحریر کی سیاہی موجود رہے گی اس وقت تک ملائکہ اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(اللّٰمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 209: جو شخص فضائلِ علی علیہ السلام میں سے ایک فضیلت بھی سنے اللہ اس کے وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے جو اس نے کانوں سے کئے تھے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؑ

(اللّٰمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 210: جو شخص فضائلِ علی علیہ السلام میں سے ایک لکھی ہوئی فضیلت دیکھ لے اللہ اس کے وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے جو اس نے آنکھوں سے کئے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 211: علی علیہ السلام کے چہرہ کی زیارت عبادت ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 212: ذکرِ علی علیہ السلام عبادت ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 213: کسی شخص کا ایمان اس وقت تک قبول ہی نہ کیا جائے گا جب تک وہ علی علیہ السلام سے محبت اور دشمنانِ علی علیہ السلام سے اعلان برات نہ کرتا ہوگا۔

امالی میں آئمہ اہلبیتؑ کے ذریعہ سرور انبیاء سے مروی ہے کہ ارشاد قدرت ہے میں واحد لاشریک معبود ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اپنی قدرتِ کاملہ سے مخلوق کو پیدا کیا ہے میں نے اپنی مرضی سے انبیاء کو مصطفیٰ کیا ہے میں تمام انبیاء سے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو اپنا حبیب بنایا ہے، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا خلیل اور صفی بنا کر مبعوث کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 214: میں نے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کیلئے اسؐ کے بھائی علی علیہ السلام کو منتخب کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 215: میں نے علی علیہ السلام کو محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا بھائی اور وصی اور وزیر بنایا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 216: میں نے علی علیہ السلام کو بعد از محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پیغامِ محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پہچانے پر مامور کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 217: میں نے علی علیہ السلام کو بعد از محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی مخلوق پر خلیفہ بنایا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 218: میں نے علی علیہ السلام کو بعد از محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کتاب کا مفسر بنایا ہے

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 219: میں نے علی علیہ السلام کو بعد از محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے احکام چلانیوالا بنایا ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 220: میں نے علی علیہ السلام کو گمراہی سے نکالنے والا بنایا ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 221: میں نے علی علیہ السلام کو اپنا وہ دروازہ قرار دیا ہے جس سے گزر کر مجھ تک آیا جا سکتا ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 222: میں نے علی علیہ السلام کو اپنا وہ راستہ بنایا ہے جو اس پر چلنے میں کبھی اس سے روگردانی نہ کروں گا۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 223: میں نے علی علیہ السلام کو اپنی تمام روئے زمین کی مخلوق پر حُجّت قرار دیا ہے

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 224: میں نے کسی بھی عامل کا کوئی عمل اس وقت تک قبول نہ کروں گا جب تک ولایت علی علیہ السلام نہ ہوگی۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 225: علی علیہ السلام ہی میری مخلوق میں میرا دستِ کشادہ ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 226: علی علیہ السلام ہی میری وہ نعمت ہے کہ جسے میں چاہتا ہوں اسے ولایت علی علیہ السلام سے نواز دیتا ہوں۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 227: اپنی مخلوق میں سے جس پر میرا غضب ہوتا ہے اسے میں ولایت علی علیہ السلام سے بے بہرہ کر دیتا ہوں۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 228: میں نے عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں میری مخلوق میں سے جو بھی علی علیہ السلام کا موالی ہوگا اس کو جہنم سے نکال کر داخلِ جنت کروں گا اور جو بھی علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہوگا اسے جنت سے نکال کر جہنم میں بھیج دوں گا۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت229: علی علیہ السلام میں جنابِ لوط علیہ السلام کی نرم مزاجی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت230: علی علیہ السلام میں جنابِ یحییٰ علیہ السلام کا حُسنِ اخلاق ہے

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت231: علی علیہ السلام میں جنابِ ایوب علیہ السلام کا زہد ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت232: علی علیہ السلام میں جنابِ ابراہیم علیہ السلام کی سخاوت ہے

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت233: علی علیہ السلام میں جنابِ سلیمان علیہ السلام کا دبدبہ ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت234: علی علیہ السلام میں جنابِ داؤد علیہ السلام کی عظمت ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت235: علی علیہ السلام کا نام جنت کے ہر دروازے پر مکتوب ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت236: علی علیہ السلام کی بشارت سے اللہ نے مجھے نوازا تھا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت237: علی علیہ السلام اللہ کے ہاں محمود ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت238: علی علیہ السلام ملائکہ کے پاس مزکی و پاکیزہ ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت239: علی علیہ السلام میری خلوت وجلوت کا ہم نشین ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت240: علی علیہ السلام میرا چراغ ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 241: علی علیہ السلام میرؐا مونس ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 242: علی علیہ السّلام میرؐا رفیقِ سفر ہے

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 243: علی علیہ السلام مجھؐ سے ہے اور میں علی علیہ السلام سے ہوں

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 244: علی علیہ السلام سے جس نے تولاّ کیا اس نے مجھؐ سے تولاّ کیا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 245: علی علیہ السلام سے محبت نعمت ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 246: علی علیہ السلام کی اطاعت فضیلت ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

نھج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 247: علی علیہ السلام سے ملائکہ قربت کے خواہش مند رہتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 248: علی علیہ السلام کے اطراف قومِ جن طواف کرتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 249: علی علیہ السلام میرےؐ بعد روئے ارض پر ہر طبقے والے کی نسبت عزت دار ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 250: علی علیہ السلام فخر اور راہنمائی کے اعتبار سے افضل و برتر ہے۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 251: علی علیہ السلام نہ جلد باز ہے اور نہ کاہل و غافل۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 252: علی علیہ السلام سے کوئی مولود میرےؐ بعد روئے ارض افضل نہ ہوگا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 253: علی علیہ السلام جس گھر میں ہوں گے وہاں برکتوں کا نزول ہوگا۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 254: علیؑ پر اللہ تعالیٰ نے حکمت وعلم کو بارش کی طرح نازل فرمائی ہے

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 255: علی علیہ السلام کے ہمنشین ملائکہ ہوتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 256: علی علیہ السلام زینتِ محض ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 257: علی علیہ السلام زیبِ لشکر ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 258: علی علیہ السلام کی بدولت روئے ارض پر شادابی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

نہج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 259: علی علیہ السلام کی وجہ سے فوج کا وقار ہوتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 260: علی علیہ السلام کعبہ کی مانند ہے جسکی زیارت کو لوگ آتے ہیں لیکن وہؑ کسی کی زیارت کو نہیں جاتا۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 261: علیؑ، علی علیہ السلام ماہ دو ہفتہ ہے جو تاریکیِ ضلالت کو منور کرتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 262: علی علیہ السلام دوپہر کا آفتابِ جواں ہے جس کی روشنی سے کرۂ ارض منور ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 263: علی علیہ السلام کی تعریف قرآن میں ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 264: علی علیہ السلام کے لئے قرآن قصیدہ خوان ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 265: علی علیہ السلام زندگی میں کریم اور موت میں شہید ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 266: امالی شیخ صدوق میں عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے آکر بتایا ہے کہ ارشادِ قدرت ہے۔ علی علیہ السلام میری محبت کو قائم کرنیوالا ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 267: علی علیہ السلام کے موالی کو کبھی عذاب نہ کروں گا۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 268: علی علیہ السلام کے دشمن کو کبھی معاف نہیں کروں گا آپ نے پھر فرمایا قیامت کے دن جبرائیل میرےؑ پاس لواءِ حمد لائے گا جس میں ستر ٹکڑے ہوں گے ہر ٹکڑا سورج سے بڑا ہوگا۔ میں جبرائیلؑ سے لواءِ حمد کو لے کر علی علیہ السلام کے سپرد کروں گا، ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا جب لواءِ حمد اتنا بڑا ہوگا تو علی علیہ السّلام اُسے اُٹھائیں گے کیسے؟ آنحضرتؐ نے ناراض ہو کر فرمایا تمہیں کیا معلوم اس دن علی علیہ السلام کی طاقت کیا ہوگی اس دن علی علیہ السلام میں الٰہی طاقت ہوگی۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 269: علی علیہ السلام میں جنابِ یوسف علیہ السلام کا جمال ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

منقبت:270: علی علیہ السلام میں رِضوانِ جنت کا حلم ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 271: علی علیہ السلام میں جنابِ داؤد علیہ السلام کا لحن ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 272: علی علیہ السلام پہلا وہ شخص ہوگا جو آبِ سبیل سے سیراب ہوگا

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 273: علی علیہ السلام اور شیعیانِ علی علیہ السلام کے مراتب اتنے ہوں گے جن پر اوّلین وآخرین کے صالح افراد رشک کریں گے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 274: امالی شیخ صدوقؒ ہی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کہہ رہا ہے اگر تمام لوگ محبتِ علی علیہ السلام پر جمع ہو جاتے تو میں آتشِ جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 275: امالی شیخ صدوقؒ میں سعید ابن جبیر سے مروی ہے کہ میں جنابِ عبداللہ ابن عباس کے پاس آیا اور اس سے حضرت علی علیہ السلام اور اِن میں لوگوں کے اختلاف کے سلسلہ میں پوچھا۔ جنابِ ابن عباس نے فرمایا: اے ابن جبیر تو مجھ سے اس ہستیؑ کے بارے میں پوچھ رہا ہے جو بعد از رسولؐ افضل کائنات ہے اے ابنِ جبیر تو مجھ سے اس ہستیؑ کے بارے میں پوچھ رہا ہے جس کے ایک رات میں تین ہزار فضائل تھے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 276: اے ابن جبیر تو مجھ سے اس ہستیؑ کے بارے میں سوال کرتا ہے وہ وصیِ رسولؐ تھا جو وزیرِ نبیؐ تھا جو خلیفۂ رسولؐ تھا جو حوضِ کوثر کا ساقی ہوگا جو لواء حمد کا حامل ہوگا، جو شفاعت کا مالک ہوگا مجھے اس ذات کی قسم ہے جسکے قبضہ قدرت میں ابن عباس کی جان ہے۔

اگر روئے ارض کے تمام سمندر سیاہی بن جائیں، کرۂ ارض کے تمام درخت قلم بن جائیں کرۂ ارض اور تمام آسمان کاغذ بن جائیں تمام جن وانس کاتب ہو جائیں اور تخلیق ارض وسماء کے روزِ اول سے قیامت تک لکھتے جائیں تو جو فضائل اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو دیئے ہیں ان میں سے عشرِ عشیر بھی نہ لکھ پائیں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 277: اِسی سلسلہ سند سے ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اللہ لوگوں پر عذاب نازل نہیں کرے گا مگر علماء کہ گناہ کے سبب ان کے گناہ وہ ہوں گے کہ وہ فضائل علی علیہ السلام کو چھپائیں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 278: یقین رکھو! کرۂ ارض پر انبیاء ومرسلین کے بعد شیعیانِ علی علیہ السلام سے افضل چلنے والا کوئی نہیں ہوگا وہ شیعیانِ علی علیہ السلام ہوں گے جو فضائل علی علیہ السلام کو نشر کرتے ہوں گے ان پر رحمتِ خدا کا سایہ رہتا ہے ملائکہ ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 279: فضائل علی علیہ السلام چُھپانے والوں کے لئے ویل ہے (ویل یعنی جہنم کا آخر طبقہ) حیرت ہے وہ لوگ آتشِ جہنم پر کیسے صبر کریں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 280: امالی شیخ صدوقؒ میں امام جعفر صادق علیہ السلام مروی ہے کہ آسمان دنیا کے ملائکہ جب روئے ارض پر نظر کرتے ہیں اور انہیں کسی مقام پر ایک دو یا تین ایسے افراد نظر آتے ہیں جو فضائلِ آلِ محمد علیہم السلام بیان کر رہے ہیں تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں، ذرا ان کی طرف بھی دیکھو جو اپنی عددی قلّت اور دشمن کی کثرت کے باوجود فضائل علی

علیہ السلام اور آل علی علیہ السلام بیان کر رہے ہیں۔ دوسرے ملائکہ انہیں جواب دیتے ہیں **ذالك فضل اللّٰه يوتيه من يشآءُ واللّٰه ذوالفضل العظيم** یہ اللہ کی عنایت ہے جسے چاہے عطا کردے وہ فضلِ عظیم کا مالک ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 281: امالی شیخ صدوقؒ ہی میں امّ المومنین جنابِ امّ سلمہ علیہا السلام سے منقول ہے کہ میں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے سُنا فرما رہے تھے کہ جب فضائلِ محمّدؐ وآل محمّدؐ کا تذکرہ کریں تو ملائکہ آسمان سے اتر کر اس محفل میں شریک ہوجاتے ہیں جہاں کہیں بھی چند افراد جمع ہوکر فضائل علی علیہ السلام وآلِ علی علیہم السلام بیان کرتے ہیں اور جب ذکرِ علی علیہ السلام ختم ہوجاتا ہے تو ملائکہ آسمان پر جاتے ہیں اور دوسرے ملائکہ ان سے کہتے ہیں کہ تم سے ایسی خوشبو مہک رہی ہے، جس کی مثل ہم نے جنت میں نہیں دیکھی۔

وہ جواب دیتے ہیں کہ زمین پر فلاں جگہ ذکرِ فضائل علی علیہ السلام وآلِ علی علیہم السلام ہو رہا تھا ہم اس میں شامل ہوئے ہیں یہ خوشبو وہیں کی ہے وہ ملائکہ انہیں کہتے ہیں، بہت پیاری خوشبو ہے ہمیں بھی وہاں لے چلو تاکہ ہم بھی اس شرف سے مشرف ہولیں تو وہ ملائکہ انہیں جواب دیتے ہیں کہ اب تو وہ مجلس ومحفل بھی ختم ہوچکی ہے وہ سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گناہانِ کبیرہ سے مُراد امیر المؤمنین کے دشمنوں سے تولّا

منقبت 282: امالی شیخ صدوقؒ ہی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے اپنے ایک شاگرد میسرہ سے سوال کیا میسرہ تیرا ان لوگوں کے متعلق کیا خیال ہے جو ہر عمل صالح کرتے ہیں، لیکن ہمیںؑ وہ مقام نہیں دیتے جو اللہ نے دیا ہے؟ میسرہ نے عرض کیا قبلہ آپؑ کی موجودگی میں کیا عرض کرسکتا ہوں: آپؑ نے فرمایا: وہ جنت نہیں جائیں گے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: تیرا ان لوگوں کے متعلق کیا خیال ہے جو دیگر افراد کی طرح ارتکابِ گناہ کرتے ہیں، لیکن ہمارا مقام پہچانتے ہیں اور جو مقام ہمیںؑ اللہ نے دیا ہے اس پر کسی اور کو تسلیم نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا قبلہؑ آپؑ کے سامنے میں کیا عرض کرسکتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: وہ جنت میں جائیں گے، اور اِس کی دلیل قرآن میں موجود ہے ارشادِ ربّ العزّت ہےؑ **ان تجتنبوا كبائر ماتنهون عنه نكفر عنكم سياتكم و خد خلكم مدخلا كريما**۔ اگر تم ان گناہانِ کبیرہ سے دور رہو جن سے ہمیں روکا گیا ہے تو ہم تمہارے دیگر گناہوں کو معاف کرکے تمہیں جنت میں مقامِ کریم دیں گے۔

آیت میں گناہان کبیرہ سے مُراد ہمارےؑ اعداء سے تولا ہے اور مدخل کریم سے مُراد ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(الدّمعۃ السّاکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 283: بحار میں ابوسعیدی خدری سے مروی ہے کہ ایک دن ہم مسجد میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک عرب جو دراز قد تھا پرانی عبا

اُس نے کندھے پر ڈال رکھی تھی، اور بغل میں ترکش دبا رکھا تھا داخلِ مسجد ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا اور عرض کیا! اے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہ سلّم آپؐ کے دل میں علی علیہ السلام کا کیا مقام ہے؟ یہ سُن کر آپؐ کے آنسو بہنے لگے کافی دیر تک روتے رہے، پھر منبر پر گئے اور فرمایا! اے عرب مجھے اس ذات کی قسم ہے! جس نے دانہ میں شگاف ڈالا اور جس نے کرہؐ ارض کو پانی پر بچھایا، تو نے مجھؐ سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا ہے جو ہر کالے اور گورے کا سردار ہے۔ جو سب سے پہلا روزہ دار ہے۔

☆ جسؑ نے سب سے پہلے زکوٰۃ دی ہے۔

☆ جسؑ نے دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔☆ جسؑ نے دو ہجرتیں کی ہیں۔

☆ جسؑ نے دو عَلَم اٹھائے ہیں۔☆ جسؑ نے بدر و حنین فتح کیا ہے

☆ جسؑ نے پلک جھپکنے کے وقت تک کیلئے بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی۔

اُس کے بعد وہ عرب ہماری نگاہوں کے سامنے سے اوجھل ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے ابو جحفہ کیا جانتا ہے کہ یہ عرب کون تھا؟ میں نے عرض کیا قبلہؑ اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا: یہ جبرئیل تھا جو تم سے ولایتِ علی علیہ السلام کا عہد لینے آیا تھا کہ علی علیہ السلام کون؟

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 284: بحار میں شیخ طوسی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک انگوٹھی دی اور فرمایا کہ جا کر اِس پر محمّدؐ بن عبداللہ کندہ کرالاؤ۔

حضرت علی علیہ السلام نقاش کے پاس گئے اور اُسے انگوٹھی دے کر فرمایا اِس پر محمّدؐ بن عبداللہ کندہ کر دو، آپؑ واپس تشریف لائے کچھ دیر بعد نقاش کے پاس گئے اور انگوٹھی مانگی اُس نے انگوٹھی پیش کی اور معذرت کے ساتھ عرض کیا کہ قبلہؑ میں کندہ تو کر دیا ہے لیکن غلطی ہو گئی محمّد ابن عبداللہ کی جگہ رسول اللہؐ کندہ ہو گیا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس لے جاتا ہوں اگر انہوں نے قبول فرما لیا تو خیر ورنہ تجھے اِسی اجرت میں محمّدؐ بن عبداللہ کندہ کرنا ہو گا۔ نقاش نے عرض کیا قبلہؑ ٹھیک ہے جیسا حکم ہو گا ویسا کروں گا آپؑ وہ انگوٹھی لائے اور نقاش کی معذرت عرض کر دی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کوئی بات نہیں میںؐ محمّدؐ بن عبداللہ بھی ہوں میںؐ محمّدؐ رسول اللہ بھی ہوں آپؐ نے وہ انگوٹھی پہن لی دوسری صبح کو جب اُٹھے اور انگوٹھی کو دیکھا تو اس پر محمّدؐ رسول اللہ کے نیچے لکھا ہوا تھا علیؑ ولی اللہ، آپؐ حیران ہوئے اِتنے میں جبرئیل آیا آپؐ نے جبرئیلؑ کو واقعہ سُنایا۔

جبرئیل نے مسکرا کر عرض کیا جو آپؐ چاہتے تھے وہ آپؐ نے لکھوایا اور جو ہم چاہتے تھے ہم نے لکھ لیا اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ الساکبہ جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 285: جنت کے دروازے پر لکھا ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَکْتُوبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَخُ رَّسُوْلِ اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ بِاَلْفَیْ عَامٍ۔ صحاح ستہ اور مودات میں مسطور ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر لکھا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَخُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یعنی خدا کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خدا کے رسولؐ ہیں اور علی علیہ السلام رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بھائی ہے۔

یاعلیؑ اللّٰھمّ صلی علی محمّدؐ وَ آلِ محمّدؐ

(مناقب مرتضوی اردو ترجمہ کوکب دُرّی مولف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی ص178)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 286: علیؑ علم کا ترازو ہے دوست و دشمن تولے جائیں گے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ و آلِہٖ وَسَلَّمَ: اَنَامِیْزَانُ الْعِلْمِ و عَلِیٌّ کَفَّتَاہُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ خُیُوْطُہٗ وَفَاطِمَۃُ عَلَاقَتُہٗ وَالْاَ ئِمَّۃُ عَمُوْدَہٗ یُوْزَنُ بِہٖ اَعْمَالُ الْمُحِبِّیْنَ وَالْمُبْغِضِیْنَ لَنَا

ترجمہ: یہ روایت ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا میںؐ علم کا ترازو ہوں اور علی علیہ السّلام اُس کے دو پلڑے اور حسن علیہ السّلام اور حسین علیہ السّلام اُس کے ڈورے ہیں۔ اور فاطمہؑ زھرا علیھا السّلام اِس ترازو کا علاقہ اور باقی آئمہ معصومین علیھم السّلام اِس ترازو کا ستون ہیں اِس ترازو میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے اعمال تولے جاتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی مولف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی، ص184)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 287: علی علیہ السلام سب کا عالم ہے

بحار میں عبداللہ ابن سنان کے ذریعہ امامِ جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

آنحضرت صلّی اللہ علیہ آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب شبِ معراج پر گیا تو مقامِ قاب توسین پر اللہ نے مجھؐ سے جو باتیں کہیں اُن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اللہ نے فرمایا: اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم، علی علیہ السلام اوّل ہے، علی علیہ السلام آخر ہے، علی علیہ السلام ظاہر ہے، علی علیہ السلام باطن ہے اور علی علیہ السلام ما کان و ما یکون کا عالم ہے، میںؐ نے عرض کیا بارِ اِلٰہا یہ صفات تو تیری ذات کے ہیں؟

ہاں میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں مالک ہوں، قدوس ہوں، سلام ہوں، مومن ہوں، مھیمن ہوں، عزیز ہوں، جبار ہوں، متکبر ہوں، لوگوں کے شرک سے منزہ ہوں، میں لاشریک معبود ہوں، میں خالق ہوں، میں باری ہوں، میں مُصوِر ہوں، میرے اسمائے حُسنیٰ ہیں، آسمان وزمین کی ہر شئی میری تسبیح کرتی ہے میں عزیز وحکیم ہوں۔

اے محمدؐ! میں لاشریک معبود ہوں، میں اوّل ہوں مجھ سے پہلے کچھ نہیں تھا میں آخر ہوں میرے بعد کچھ نہیں ہوگا، میں ظاہر ہوں میرے اوپر کچھ نہیں، میں باطن ہوں میرے تحت کچھ نہیں، میں لاشریک معبود ہوں اور بکلّ شیءٍ علیم ہوں۔

اے محمدؐ! علیؑ اول ہے اِس نے تمام مخلوق سے قبل میرے ساتھ میثاق کیا ہے۔

اے محمدؐ! علیؑ آخر ہے تمام آئمہ کے بعد میں علیؑ کی روح قبض کروں گا۔

اے محمدؐ! علیؑ ظاہر ہے جو کچھ میں تجھؐ پر وحی کی ہے وہ سب علیؑ کو بھی بتادیا ہے لٰہذا تو بھی علیؑ سے کچھ نہ چھپا۔

اے محمدؐ! علیؑ باطن ہے میں نے اپنے ہر راز سے علیؑ کو آگاہ کردیا ہے۔

اے محمدؐ! علیؑ بکلّ شیءٍ علیم ہے حلال وحرام کا علم بھی میں نے دیگر انبیاء کو دیا تھا، علیؑ اُس سب کا عالم ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو مولف آقائے محمد باقر دہدشتی بیہانی نجفی، جلد 1 ص 211 تا 212)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 288: وہ امیر المومنینؑ ہیں

علی بن ابراہیم قمی علیہ الرحمتہ اپنی تفسیر میں امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا **اَلَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ هُوَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ** ''وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے وہ امیر المومنینؑ ہیں پھر آپؑ سے دریافت کیا گیا: آیا وہ ہستی جس کے پاس مکمل کتاب کا علم ہے وہ صاحب علم ہے یا جس کے پاس کتاب میں سے کچھ علم ہے آپؑ نے فرمایا: وہ ایسے ہیں جیسے مکھی نے اپنا پر دریا سے تر کیا ہو۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ ترجمہ اُردو القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 1 ص 192 ' بحوالہ تفسیر قمی 1\367 بحار الانوار: 26\140 حدیث 6 ' علامہ مجلسیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 289: علی علیہ السلام کا خشوع وخضوع

ابن شہر آشوب کتاب ''مناقب'' میں فاطمہ بنتِ اسد علیہا السلام والدہ گرامی امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میں نے علی علیہ السلام کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیا' علی علیہ السلام نے اُسے پھاڑ دیا' میں نے اُنؑ پر دو کپڑے لپیٹے آپؑ وہ بھی پھاڑ دیئے ، یہاں تک میں نے چھ مختلف کپڑوں میں جن میں سے کچھ چمڑے اور کچھ ابریشم کے تھے لپیٹ دیا آپؑ نے اُن سب کو پھاڑ دیا اور فرمایاؑ: اے اماں میرےؑ ہاتھوں کو نہ باندھو کیونکہ میں انگلیوں کے ساتھ اپنے پروردگار کے لئے خضوع وخشوع کرنا چاہتا ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ ترجمہ اُردو القطرہ' مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 1 ص 192 ' بحوالہ مناقب ابن شہر آشوب 2\287 بحار الانوار: 41\274 حدیث 1 ، مدینۃ المعاجز: 2\35 حدیث 375)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 290: سیاہ چہرہ والی کنیز کو محبتِ علیؑ کے سبب بینائی

کتاب صَفوۃ الاخبار میں اَعمش سے نقل کرتے ہیں کہ: ایک کنیز جس کا چہرہ سیاہ اور آنکھوں سے نابینا تھی جو لوگوں کو پانی پلا رہی تھی اور کہہ رہی تھی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی دوستی اور محبت میں پیو۔

پھر اِس کو مکہ مکرمہ میں دیکھا اب اِس کی آنکھیں ٹھیک ہیں اور لوگوں کو پانی دے رہی ہے اور اِس دفعہ کہہ رہی ہے کہ اِس کی محبت سے پیو جس کی خاطر خدا نے مجھے بینائی عطا کی ہے، اَعمش کہتا ہے میں نے اِس کنیز سے پوچھا: تجھے میں نے مدینہ میں دیکھا کہ تو لوگوں کو پانی دے رہی تھی اور نابینا تھی اور کہہ رہی تھی علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی محبّت میں پیو اور اب میں نے تجھے بینائی کے ساتھ دیکھا ہے مجھے اس معاملہ سے باخبر کر۔ کنیز نے کہا: مجھ سے ایک مرد نے کہا! اے کنیز کیا تو علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی ولایت اور محبت کا اقرار کرتی ہے' میں نے کہا ہاں! اُس نے دعا کی اور کہا خدایا اگر یہ کنیز سچ کہتی ہے تو اِس کی بینائی کو اِسے واپس لوٹا دے، خدا کی قسم اُس کی دعا کے صدقے میں میری آنکھیں روشن ہوگئیں اور اِن میں بینائی آگئی۔ کنیز کہتی ہے میں نے اُس مرد سے کہا: آپ کون ہیں؟ اُس نے کہا میں خضرؑ ہوں اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں میں سے ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ ترجمہ اُردو القطرہ' مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 1 ص 193 ' تا 194 بحوالہ صفوۃ الاخبار: بحار الانوار 42\9 حدیث 11)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 291: ابلیس چند اُن لوگوں کے پاس سے گزرا جو علیؑ کو گالیاں دے رہے تھے

شیخ صدوق علیہ الرّحمتہ کتاب امالی میں سلمان فارسیؓ سے نقل کرتے ہیں، ابلیس (شیطان) چند اُن لوگوں کے پاس سے گزرا جو امیر المومنین علیہ السلام کو گالیاں دے رہے تھے، وہ اُن کے سامنے بیٹھ گیا اُن لوگوں نے اُس سے پوچھا تو کون ہے' جو ہمارے سامنے بیٹھ گیا ہے؟ اُس نے کہا: میں ابومُرہ ہوں' اُنہوں نے کہا ہماری باتوں کو سُنا ہے۔ اُس نے کہا تمہارا بُرا ہو، اپنے مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بُرا کہتے ہو۔ اُنہوں نے کہا تجھے کیسے معلوم کہ وہ ہمارا ولی امر ہے؟ اُس نے کہا تمہارے پیغمبر کا کلام ہے کہ اُسؐ نے فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ۔

جس کا میںؐ مولا ہو اُس کا یہ علی علیہ السلام مولا ہے، اے خدا جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے تو اُس کو دوست رکھ اور جو علی علیہ السلام کی مدد کرے تو اُسکی مدد کر اور جو علی علیہ السلام سے دشمنی رکھے تو اُس سے دشمنی رکھ پھر اُنہوں نے اُس سے کہا: کیا تو حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں اور موالیوں میں سے ہے؟ اُس نے کہا میرے پاس اِن کیؑ ولایت نہیں ہے، میں اِن کے شیعوں میں نہیں ہوں لیکن اِنہیں دوست رکھتا ہوں، اور جو بھی اِسؑ کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے میں اُس کے مال اور اولاد میں شریک ہوں، انہوں نے کہا! کیا علی علیہ السلام کے متعلق کوئی حدیث نہیں کہو گے؟ شیطان نے کہا: اے وہ گروہ جنہوں نے اپنے عہد کو توڑا اور ظلم کیا اور دین سے خارج ہو گئے، غور سے سُنو تا کہ تمہارے لئے کچھ کہوں۔

میں جنوں کے درمیان بارہ ہزار سال خدا کی عبادت کی، جب وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے تو میں نے اپنی تنہائی کی خدا کے سامنے شکایت کی مجھے دنیا کے آسمان پر لے گئے۔ وہاں بھی میں نے فرشتوں کے ساتھ بارہ ہزار سال خدا کی عبادت کی، جب میں نے خدا کی تسبیح اور تقدیس میں مشغول تھا، اچانک ایک نور جس کی چمک اور روشنی بہت زیادہ تھی ہمارے سامنے سے گزرا تمام فرشتوں نے اُس نور کے لئے سجدہ کیا، اور اُنہوں نے کہا: ''سُبُّوحٌ قُدُّوس'' پاک اور منزہ ہے خدا یہ نور کسی فرشتہ مقرب یا پیغمبرِ مُرسل کا ہے تو اُس وقت ندا آئی یہ نورِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طینت کا نور ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ ترجمہ اُردو القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 1 ص 194' تا 195 بحوالہ امالی شیخ صدوقؒ 427 حدیث 6 مجلس 55 بحارالانوار 39\162 حدیث 1' مدینۃ المعاجز 1\123 حدیث 70)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 292: معراج میں صدائے محمدؐ مجھے علیؑ محبوب ہے

شیخ حسن بن سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کتاب مختصر میں کتاب ''نوادر الحکمہ'' سے عمار بن یاسر کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس رات مجھےؐ آسمان پر معراج کے لئے لے جایا گیا اور تو مجھے بارگاہ ربُّ العزّت سے خطاب ہوا۔

یامُحَمَّدُ مَنْ اَحَبَّ خَلْقِیْ اِلَیْكَ۔ اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! میری مخلوق میں سے تیرےؐ نزدیک محبوب ترین کون ہے؟ میںؐ عرض کیا: خداوندا تو بہتر جانتا ہے۔ خدا نے فرمایا: میں تو بہتر جانتا ہوں لیکن تیریؐ زبان سے سُننا چاہتا ہوں۔

میںؐ نے عرض کیا: میرےؐ چچا کا بیٹا علی ابن ابی طالب علیہ السلام خدا نے فرمایا: دیکھو

فـا لتـفت فاذا بعلی واقف معی و قد خرقت حجب السّماوات و قداوقف راسه یسمع ما یقول فخررت اللّٰه تعالیٰ ساجدا۔

’’جب میںؑ نے دیکھا تو علی علیہ السلام تمام آسمانی پردوں کو چاک کرتے ہوئے تمام موانع کو دور کرتے ہوئے اپنے سر کو بلند کئے ہوئے میرے ساتھ کھڑے ہماری گفتگو سُن رہے ہیں۔ پس میںؑ زمین پر گر کر خدا کا سجدہ کرنے لگا۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، جلد 1 ص 207 تا 208، بحوالہ المختصر: 108، بحارالانوار 25\383 حدیث 37)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 293: عارفِ حقِّ علی علیہ السلام، علی علیہ السّلام کے ساتھ ہوگا

کراجکی علیہ الرّحمۃ کتاب ’’کنز الفوائد‘‘ میں امیر المومنین علیہ السلام کے ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ سلمانِ فارسیؓ حضرتِ امیر المومنین علیہ السلام کے پاس آیا: اور آپؑ کی معرفت اور شناسائی کے متعلق آپ سے سوال کیا آپؑ نے فرمایا: اے سلمان میںؑ وہ ہوں جس نے تمام اُمتوں کو اپنی اطاعت کی دعوت دے کر بُلایا ہے جنہوں نے نافرمانی کی اُن کو آگ میں ڈال دیا اور میں اُن پر آگ کا داروغہ ہوں۔

یا سلمان انّہ لا یعرفنی احد معرفتی الا کان معی فی الملاءِ الاعلیٰ

’’اے سلمانؓ! جو کوئی بھی مجھے جس طرح پہنچاننے کا حق ہے اُس طرح پہچانے تو وہ شخص ملاءِ اعلیٰ (جو ملکوتیوں کے لئے قربِ پروردگار کا مقام ہے) میں میرےؑ ساتھ ہوگا۔‘‘

اتنے میں امامِ حسن علیہ السلام اور امامِ حسین علیہ السلام تشریف لائے آپؑ نے سلمانؓ سے فرمایا: یہ میرےؑ دونوں بیٹےؑ عرش خدا کے دو گوشوارے ہیں، اِنؑ دونوںؑ کی وجہ سے بہشت درخشندہ اور نورانی ہے اور اِنؑ کی والدہؑ گرامی کائنات کی عورتوں کی سردار ہے خدا نے لوگوں سے میرےؑ لئے عہد و پیماں لیا ہے۔ ایک گروہ نے تصدیق کی اور ایک گروہ نے انکار کیا اور جُھٹلایا۔ اور وہ آگ میں ہوں گے۔

وانّا الحجۃ البالغۃ والکلمۃ الباقیّۃ وانا سفیر السفراء۔

’’میںؑ حجّتِ بالغہ کاملہ ہوں میںؑ اپنے پروردگار کا باقی رہنے والا کلمہ ہوں اور میںؑ پیغمبروں کا نمائندہ ہوں۔‘‘

سلمانؓ نے عرض کیا: یا امیر المومنین علیہ السلام میں نے آپؑ کے اوصاف تورات اور انجیل میں اِسی طرح پائے ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان! اے وہؑ جو مسجدِ کوفہ میں قتل کیا جائے گا، خدا کی قسم اگر لوگ ایسے نہ کہیں کہ خدا قاتلِ سلمان پر رحمت کرے تو میں آپؑ کے بارے میں ایسے مطالب بیان کروں کہ لوگوں کے دل اِس کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ وہ حجّتِ خدا ہیں کہ جس کے سبب سے خدا نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی، یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نجات دی اور ایوب علیہ السلام کا واقعہ اور جو نعمت اُن کے لئے تبدیل ہوئی وہ سب آپؑ کے ساتھ مربوط ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں ایوب علیہ السلام نے میری بادشاہی کے متعلق شک کیا تو: یہ ایک بہت بڑی بات ہے خدا تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے ایوبؑ! کیا اُس صورت میں شک کر رہے ہو جسؑ کو میں قائم کر دیا ہے اور برپا کر دیا ہے آدم علیہ السلام کو جب مصیبت میں گرفتار کیا تو اُسؑ کی وجہ سے میں نے اُسے معاف کر دیا کیونکہ جب آدم علیہ السلام نے اِس کا امیر المومنین علیہ السلام ہونا تسلیم کر لیا تو میں نے اِسکی خطا کو معاف کر دیا۔

فوعزتی لا ذیقنک من عذابی اوتبتوب اِلی بالطاعۃ لا المؤمنین۔

’’میریؑ عزت کی قسم اپنا عذاب تجھے ضرور چکھاؤں گا، یا امیر المؤمنین علیہ السلام کی اطاعت کے ساتھ توبہ کرو۔ پھر ایوب علیہ السلام کو سعادت نصیب ہوئی اور توبہ کی اور امیر المؤمنین علیہ السلام اور اُنؑ کی ذریّتِ طاہرینؑ کی اطاعت کا اقرار کیا۔‘‘

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، جلد 1 ص 210 تا 211، بحوالہ کنز الفوائد: 2\57، بحارالانوار 26\292 حدیث 52 تاویل الایات: 2\504 حدیث 4)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت294: تمام خیروخوبی جمع ہوتی ہے ولایتِ علی علیہ السلام کے سبب

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ کتاب امالی میں ابنِ عباس سے نقل کرتے ہیں: رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جوکوئی یہ چاہتا ہے کہ خدا اُس کے لئے تمام خیروخوبی جمع کرے تو اُسے چاہئے کہ میرےؐ بعد امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرے اور اُنؑ کے دوستوں کو دوست اور اُنؑ کے دشمنوں کو دشمن رکھے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ جلد 1 ص 212 بحوالہ امالی شیخ صدوقؒ :27 حدیث 2 مجلس 32 بحارالانوار 27\55 حدیث 9)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت295: حضرت علی علیہ السلام کو امیر المومنین کا خطاب کب ملا

قرآن: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰي شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے (اے رسولؐ وہ وقت بھی آپ یاد دلائے) جب آپؐ کے خدا نے حضرتِ آدم علیہ السلام کی اولاد سے یعنی پشتوں سے (باہر نکال کر) اُن کی اولاد سے خود اُن کے مقابلے مقابلے میں اقرار کرالیا تھا (اور پوچھا تھا) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں تو سب کے سب بولے ہاں ہم اِس کے گواہ ہیں (یہ ہم نے اِس لئے کہا) کہ کہیں تم قیامت میں بول اُٹھو کہ ہم تو اِس سے بالکل بے خبر تھے (پارہ 9 اعراف 7 آیت 172)

عن حذیفة قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و آلہِ و سلم: لو یعلم النّاس متی سمّی علی امیر المومنین لما انکرو فضائله سمّی بذلك و آدم

بین الرّوح والجسد و حین قال (واذاخذ ربّك من بنی اٰدم من ظھور ھم ذرّیّتھم و اشھدھم علی انفسھم) الست بربّکم قالوا بلٰی فقال للّٰہ "انا ربّکم و محمّد نبیّکم و علی امیر کم" (رواۃ صاحب الفردوس)

ترجمہ: حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ''اگر لوگ یہ جان لیں کہ علی علیہ السلام کو امیر المومنین کا خطاب کب ملا تو وہ ہرگز اُنؑ کے فضائل کا انکار نہ کریں، حضرت علی علیہ السلام کو امیر المومنین کا خطاب اُس وقت ملا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے (اُس وقت) جب خداوندِ عالم نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے یعنی پشتوں سے (باہر نکال کر) اُن کی اولاد سے خود اُن کے مقابلے میں اقرار کرالیا تھا (اور پوچھا تھا) کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ سب نے کہا بیشک تو ہمارا پروردگار ہے'' تو خدا نے فرمایا'' میں تم سب کا پروردگار ہوں اور محمدؐ تم سب کے نبی اور علیؑ تم سب کے امیر ہیں'' اس روایت کو صاحبِ فردوس نے نقل کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰؑ اُردو مولف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل ایم اے بحوالہ ینابیع المودۃ علامہ قندوزی ص 238)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت296: حضرت علی علیہ السلام کا نام امیر المومنینؑ کیوں پڑ گیا

علل الشرائع باب 129 ح 1 کا جُزو: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ فرزندِ رسولؐ حضرت علی علیہ السلام کا نام امیر المومنین کیوں پڑ گیا یہ نام تو پہلے کسی کا تھا اور نہ آپؐ کے بعد کسی کے لئے جائز ہے؟ آپؑ نے فرمایا اِس لئے کہ وہؑ (علیؑ) مِیْرَۃُ الْعِلْم (علم کا ذخیرہ) ہیں اِنہیؑ سے علم حاصل کیا جاتا ہے آپ (علیؑ) کے سوا کسی دوسرے سے نہیں الخ۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوقؒ ص 120 تا 121)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 297: حضرت علیؑ سے وہی دشمنی رکھے گا جس کا نکاح صحیح نہ ہوا ہو

بیان کیا مجھ سے حسن بن محمد بن سعید ہاشمی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے فرات بن ابراہیم ابن فرات کوفی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن علی بن معمر نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوعبداللہ احمد بن علی بن محمد املی نے اُنہوں کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن موسیٰ سے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے یعقوب بن اسحاق امروزی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عمرو بن منصور نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اسماعیل بن ابان سے روایت کرتے ہیں ہو یحییٰ بن ابی کثیر نے اِنہوں نے اپنے باپ سے اِنہوں نے ہارون عبدی سے اِنہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے اِن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ منیٰ میں تھے کہ یک بیک ہم لوگوں کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جو بہت تضرع کے ساتھ رکوع و سجود کر رہا تھا' ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم دیکھئے یہ کتنے اچھے طریقہ سے نماز پڑھ رہا ہے آپؐ نے فرمایا اِسی نے تو تمہارے باپ (آدم علیہ السلام) کو جنت سے نکلوایا تھا یہ سُن کر حضرتؑ بلا خوف و ہراس اُس کے پاس پہنچے اور اُسے پکڑ کر اِس زور سے ہلایا کہ داہنی پسلیاں بائیں کو اور بائیں پسلیاں دائیں کو دھنس گئیں اور کہا انشاء اللہ میں تجھے ضرور قتل کروں گا۔ اُس نے یعنی شیطان نے جواب دیا کہ اُس وقتِ معلوم تک تو جو میرے ربّ نے مہلت دی ہے آپؑ مجھے قتل نہیں کر سکتے۔ آپؑ کو کیا ہو گیا ہے کیوں میرے قتل کے درپے ہیں، خدا کی قسم آپؑ کا کوئی ایک دشمن بھی ایسا نہیں ہے کہ میرا نطفہ اُس کے باپ کے نطفہ سے پہلے اُس کی ماں کے رحم میں نہ پہنچا ہو' میں آپؑ کے دشمنوں کے مال اور اولادوں میں شریک رہتا ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **وشارکھم فی الاموال والا ولاد** (اور اُن کے مال اور اولاد میں شریک

ہوتا رہ) سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 64' حضرت علی علیہ السلام نے ابلیس کی گفتگو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو سُنائی تو آپؐ نے فرمایا اے علی علیہ السلام یہ بات اُس (شیطان) نے سچ کہی قریش میں تمؑ سے وہی بغض رکھے گا جو صحیح نکاح سے پیدا نہ ہوا ہو' انصار میں تمؑ سے بغض وہی رکھے گا جو دراصل یہودی ہوگا' اہلِ عرب میں تمؑ سے بغض وہی رکھے گا جو اپنے اصلی باپ سے نہیں بلکہ کسی غیر کی طرف منسوب ہوگا، اور تمام لوگوں میں تمؑ سے بغض وہی رکھے گا جو شقی و بدبخت ہوگا' عورتوں میں تمؑ سے بغض وہی رکھے گی جو سلقلقیہ ہوگی سلقلقیہ اُس عورت کو کہتے ہیں جسے پاخانہ کے مقام سے حیض آتا ہو' پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے سر جھکا یا ذرا خاموش رہے، پھر سر اُٹھایا اور فرمایا اے گروہ انصار تم اپنی اولاد کے سامنے علی علیہ السلام کی محبت پیش کر کے دیکھو اگر وہ قبول کرتا ہے تو وہ تمہاری اولاد ہے اور اگر انکار کرتا ہے تو تمہاری اولاد نہیں' کسی غیر کی ہے' جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اِس ارشاد کے بعد ہم لوگوں کا یہ دستور تھا کہ حضرت علی علیہ السلام کی محبّت اپنی اولادوں کے سامنے پیش کرتے اگر وہ علی علیہ السلام سے محبّت کرتا تو اُسے اپنی اولاد سمجھتے اور اگر وہ علی علیہ السلام سے بُغض رکھتا تو اُسے اپنی اولاد ہونے سے انکار کرتے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّد

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوقؒ ص 108 تا 109)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 298: منکرِ علیؑ کی ماں کا کردار دیکھو

بیان کیا مجھ سے محمد بن موسیٰ بن متوکل رحمۃ اللہ نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن یحییٰ عطّار نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری نے اِنہوں نے روایت کرتے ہوئے محمد بن سندی سے اِنہوں نے علی بن حکم سے اِنہوں نے

فصیل بن عثمان سے اِنہوں نے ابی زبیر مکی سے اِنہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ جابر کو دیکھا کہ اپنی عصا پر ٹیک لگائے ہوئے انصار کی گلیوں اور مجلسوں کا چکر لگا رہے ہیں اور یہ کہتے جا رہے ہیں کہ **علیؑ خیر البشر** ہے جو اِس سے انکار کرے وہ کافر ہے اے گروہ انصار تم لوگ اپنی اولاد کو علی علیہ السلام سے محبّت کرنے کی تربیت دو اور اگر کوئی اِس سے انکار کرے تو دیکھو کہ اِس کی ماں کا کردار کیسا تھا۔

یا علیؑ اللّٰھم صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوقؒ ص 107 تا 108)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 299: صدائے غیبی اے فاطمہؑ بنتِ اسدؑ اِس مولود کا نام علیؑ رکھو یہ میرے گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دے گا

بیان کیا مجھ سے علی بن احمد بن محمد دقاق رحمتہ اللہ نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن جعفر اسدی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے موسیٰ بن عمران نخعی نے روایت کرتے ہوئے حسین بن یزید سے اِنہوں نے محمد بن سنان سے اِنہوں نے مفضل بن عمر سے اِنہوں نے ثابت بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اِن کا بیان ہے کہ یزید ابن قعنب نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میں اور عبدالعزی کے کچھ لوگ عباس ابن عبدالمطلب کے ساتھ بیت الحرام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اِتنے میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی والدہ گرامی حضرت فاطمہؑ بنتِ اسدؑ تشریف لائیں اور وہ اُس وقت حاملہ تھیں نواں مہینہ تھا اور دردِ زہ میں مبتلا تھیں اور آتے ہی دعا کی پروردگار میں تجھ پر اور جو کچھ بھی تیری طرف سے انبیاء و رُسل اور کتابیں آئیں اُن سب پر ایمان رکھتی ہوں اور میں اپنے جد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام کی تصدیق کرتی ہوں، جنہوں نے اِس بیتِ عتیق کی تعمیر کی ہے پس اِن

کے حق کا واسطہ جنہوں نے بیت کی تعمیر کی اور اِس مولودؑ کی حق کا واسطہ جو اِس وقت میرے شکم میں ہے کہ مجھ پر وضع حمل کو آسان فرمادے۔ یزید بن قعنب کا بیان ہے کہ اس دعا کے ساتھ ہم لوگوں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ کی پشت کی دیوار شگافتہ ہوئی اور حضرتِ فاطمہؑ بنتِ اسدؑ اُس میں داخل ہو کر ہم لوگوں کی نگاہوں سے اوُجھل ہو گئیں اور دیوار کا شگاف مندمل ہو گیا، پھر ہم لوگوں نے کوشش کی کہ دروازے کا قفل کھولیں مگر قفل ہم لوگوں سے نہ کھل سکا تو ہم لوگ سمجھ گئے کہ یہ کوئی خدائی معاملہ ہے، پھر چوتھے روز حضرت فاطمہ بنتِ اسدؑ خانہ کعبہ سے اِس شان سے نکلیں کہ آپؑ کے ہاتھوں پر امیر المومنین علیہ السلام تھے، پھر آپؑ نے فرمایا کہ مجھے سلف کی معزز خواتین پر فضیلت دی گئی کیوں کہ آسیہ بنتِ مزاحم ایسے مقام پر چُھپ چُھپ کر اللہ کی عبادت کرتی رہیں جہاں اللہ کی عبادت سوائے مجبوری کے مناسب نہ تھی، اور مریم بنتِ عمران نے کھجور کے سوکھے درخت کی شاخوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلایا اور تازہ تازہ پھل کھائے اور میںؑ بیت الحرام میں داخل ہوئی تو جنت کے پھل اور وہاں کے طعام کھاتی رہی اور جب میںؑ نے نکلنے کا ارادہ کیا تو ہاتفِ غیبی نے صدا دی اے فاطمہؑ اِس نومولود کا نام علیؑ رکھنا اِس لئے کہ یہ واقعی علیؑ ہے اور اللہ علی الاعلیٰ ہے اور اللہ ارشاد کرتا ہے کہ میں نے اِس کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے اِسؑ کو اپنا ادب سکھایا ہے اپنے اسرار سے واقف کرایا ہے یہی وہ ہے جو ہمارے گھر میں رکھے ہوئے بتوں کو توڑے گا اور ہمارے گھر کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دے گا اور میری تقدیس و تمجید کو بجا لائے گا، خوش نصیبی ہے اُس کی جو اِسؑ سے محبّت کرے اور اِسؑ کی اطاعت کرے، اور ویل (جہنم کا آخری طبقہ) ہے اُس پر جو اِسؑ کی نافرمانی کرے اور اِسؑ سے بغض رکھے، اللہ تعالیٰ محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر اور اُن کی پاک اولاد پر اپنی رحمتیں نازل کرے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوقؒ ص 102 تا 103)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 300: علیؑ کے دوست سے دوستی کرو اگرچہ تمہارے باپ یا بھائی کا قاتل کیوں نہ ہو

علیؑ کے دشمن سے دشمنی کرو اگرچہ تمہارا باپ یا بھائی کیوں نہ ہو

☆ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دن کہا اے بندۂ خدا اگر کسی سے محبت کرو تو اللہ کی خوشنودی میں اور کسی سے بغض رکھو تو اللہ کی خوشنودی میں' کسی سے دوستی کرو تو اللہ کی خوشنودی میں، کسی سے دشمنی رکھو تو اللہ کی خوشنودی میں، اِس لئے کہ اللہ کی ولایت و دوستی اِس کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی اور جب تک ایسا نہ کرے گا خواہ وہ کثرت سے نماز پڑھتا ہو، کثرت سے روزے رکھتا ہو، وہ ایمان کا ذائقہ بھی نہ چکھ سکے گا، اور تم لوگوں کے اِس دور میں لوگوں کا آپس میں مواخات (بھائی چارہ گی) و برادری اکثر لوگوں کے لئے ہوتی ہے۔ اِسی کی بنیاد پر وہ کسی سے محبت اور کسی سے عداوت رکھتے ہیں، مگر یہ چیز اُنہیں اللہ کے دربار میں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی، اُس صحابی نے کہا میں یہ کیسے معلوم کروں کہ میں نے دوستی اور دشمنی جو کی ہے تو اللہ کے لئے کی ہے، اور یہ کیسے معلوم ہو کہ اللہ کا دوست کون ہے جس سے میں دوستی کروں اور اللہ کا دشمن کون ہے جس سے میں دشمنی کروں آنخضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور کہا کیا تم اِنؑ کو دیکھتے ہو؟ اِس صحابی نے کہا جی ہاں' آنخضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اِسؑ کا دوست اللہ کا دوست ہے تم اُسے دوست رکھو اور اِسؑ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے تم اُس سے دشمنی رکھو، پھر

آپؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص اِسؑ کو دوست رکھتا ہے تم اُسکو دوست رکھو خواہ وہ تمہارا باپ یا تمہاری اولاد کا قاتل ہی کیوں نہ ہو، اور جو اسؑ کو دشمن رکھتا ہے تم اُس کو دشمن رکھو خواہ وہ تمہارا باپ یا تمہاری اولاد ہی کیوں نہ ہو؟

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوقؒ ص 106 تا 107)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 301: وُسعَتِ علمِ علیؑ

☆ **عن ابن مسعود قال کنت عندالنبی صلی اللّٰہ علیه و آلهِ و سلم فسئل عن علم علیؑ فقال قسمت الحکمة عشرة اجزاء فاعطیٰ علیؑ تسعة اجزاء و النّاس جِزًا واحدا وھوا علم بالعشر ا لباقی ایضا**

ابنِ مسعود کا بیان ہے کہ میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں موجود تھا کہ آنخضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے حضرت علی علیہ السلام کی علمی حالت پوچھی گئی، آپؐ نے فرمایا اللہ نے حکمت کے دس حصّے کئے (جن میں سے) نو (9) حصّے حضرت علی علیہ السلام کو دیئے گئے اور (دنیا کے) تمام لوگوں کو صرف ایک حصّہ دیا گیا اور دسویں حصّہ کا علم بھی سب سے زیادہ حضرت علی علیہ السلام کو ہی ہے' (اِس حدیث کو موفق بنِ احمد نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰ اُردو سید علی جعفری ادیب فاضل' صدر الافاضل' ایم اے' بحوالہ ینابیع المودہ ص 70)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت302: قرآنِ ناطق (علیؑ) اورقرآنِ صامت ساتھ ساتھ رہینگے

☆ وفی روایة انّـه صلّی اللّٰه علیه و آلهٖ و سلّم قال فی مرض موته " الاانی مـخلف فیکم کتاب ربّی عزّو جلّ و عترتی اهل بیتی ثمّ اخذ بید علـیؑ فـرفـعها فقال هٰذا علیؑ مع القرآن و القرآن مع علیؑ لا یفترقان حتّی یردا علیّ الحوض فاسئلهُما فیهما۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مرض الموت کی حالت میں ارشاد فرمایا 'آگاہ ہوجاؤ میں تم لوگوں میں (دو چیزیں) اپنے پروردگار کی کتاب (قرآن) اوراپنی عترت (یعنی) اپنےؑ اہلبیتؑ کوچھوڑتا ہوں۔ پھرآپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اورفرمایا (دیکھو) یہ علی علیہ السلام قرآن کے ساتھ ہیں اورقرآن علی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر واردھوں گے میںؐ (تم لوگوں سے) اِن دونوں کے بارے میں سوال کروں گا۔

یا علیؑ اللّٰھُمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰ اُردوسید علی جعفری' ادیب فاضل، صدرالافاضل وایم، اے، ص 94، بحوالہ صواعق محرقہ ص 124)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت303: ''شجاعتِ اسداللہ الغالب''

شبِ ہجرت شجاعت واطمینانِ نفس کا مظاہرہ

☆ اور دالـغـزالی فی کتابه احیاءِ العلوم ان لیلة بات علیؑ عنه علی

فـراش رسـول الـلّٰـه صـلّـی الـلّٰه علیه وآ لهٖ و سلّم ا وحی اللّٰه تعالیٰ الیٰ جبـرئیلؑ و میکائیلؑ "انّی اخیت بینکما وجعلت عمر ا حد کما اطول من عـمـر الاخـر فـایـکـمـا یـوثـر صـاحب بالحیاة فاختار کلّاهما الحیاة و احیـاهـافـاوحیٰ اللّٰه الیهما ''افـلا کـنـتـمـا مثل علیؑ بن ابی طالبؑ اخیت بیـنـه و بیـن مـحـمّـدؐ فبـات عـلـی فراشه یفدیه بنفسه و یوثره بالحیاة اهبـطـا الٰـی الارض فـاحـفـظـاه مـن عـدوه فکان جبرئیلؑ عند راسه و میکائیلؑ عند رجلیه و یقول "بخ بخ من مثلك یا بن ابی طالبؑ یباهی اللّٰه بك الملائکة۔'' فانزل عزّوجل ''ومن النّاس یشری نفسه ابتغاء مرضات اللّٰه و اللّٰه رؤف بالعباد''۔

امام غزالی نے اپنی کتاب احیاءالعلوم میں نقل کیا ہے کہ (ہجرت کی) اُس رات کو جب حضرت علی علیہ السلام بسترِ رسولؐ پرآرام فرماتھے خدانے جبرئیلؑ اورمیکائیلؑ کی طرف وحی فرمائی'' (اے میرے ملائکہ مقربین) میں نے تم دونوں کے درمیان مواخاۃ قائم کی اورتم دونوں میں سے کون ہے جواپنے ساتھی کے ساتھ ایثار کرے اوراپنی زندگی دوسرے کوبخش دے، لیکن اِن دونوں فرشتوں میں سے ہرایک نے اپنی زندگی کو (باقی رکھنا) پسند کیا پھرخدا نے اِن دونوں فرشتوں کی طرف وحی فرمائی'' کیوں نہیں تم دونوں علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرح ہوجاتے' میں نے اِنؑ کےاور (اپنے رسولؐ) محمدؐ کے درمیان بھائی چارگی قائم کی تو وہ علیؑ اُنؐ کے بستر پر (نہایت اطمینان سے) سوگئے اوراپنے کونبیؐ کا فدیہ قراردیا اوران ؐکی زندگی کو اپنیؑ زندگی پرترجیح دی تم (دونوں فوراً) زمین پر جاؤ اور اِنؑ (علیؑ) کی اِنؑ کے دشمنوں سے حفاظت کرو، توجبرائیلؑ آپؑ کے سرکی طرف اورمیکائیلؑ آپؑ کے پیرکی طرف کھڑے ہو

گئے اور کہنے لگے ''مبارک ہو آپ کو اے ابو طالبؑ کے فرزندؑ آپؑ کا مثل کون ہو سکتا ہے، خدا ملائکہ کے گروہ میں آپؑ پر فخر کر رہا ہے۔ پھر خدا نے (رسولؐ پر) یہ آیت نازل فرمائی ''لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے نفس کو خدا کی مرضی (خریدنے) کے لئے فروخت کرتے ہیں اور بے شک خدا اپنے بندوں پر رحم کرنے والا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰ اُردو سید علی جعفری ادیب فاضل، صدر الافاضل وایم، اے 95 تا 96، بحوالہ نور الابصار ص 86)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 304: روزِ قیامت علیؑ خدا سے اور خدا علیؑ سے راضی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم لِعَلِیٍّ اَنْتَ وَ شِیْعَتُكَ تَاتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَاضِیْنَ مَرْضِیِّیْنَ وَیَاْتِیْ عَدُوُّكَ غَضْبَانَ۔

ترجمہ: صواعقِ محرقہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آیۂ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ (سورہ بیّنہ) نازل ہوئی تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علیِ مرتضیٰ علیہ السلام سے فرمایا تمؑ اور تمہارےؑ شیعہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیں گے کہ تمؑ خدا سے راضی ہو گے اور خدا تم سے راضی ہوگا، اور تمہارےؑ دشمن اِس حالت میں آئیں گے کہ خشمناک اور غضب آلود ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی سنی الحنفی ص 190)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 305: علیؑ خیر بشر، منکرِ علیؑ کافر

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ بَعْدِیْ مَنْ اَبٰی فَقَدْ كَفَرَ

ترجمہ: صحائفِ هدایته السُّعداء اور مودّات میں حذیفہ بن یمانی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا علی مرتضیٰ علیہ السلام خیر بشر ہے سب آدمیوں سے بہتر ہے میرے بعد، جو شخص انکار کرے وہ کافر ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی سنی الحنفی ص 190)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 306: علیؑ توبہ کا دروازہ ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ بَابُ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَهٗ فِیْهِ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا۔

ترجمہ: افراد وار قطنی صواعقِ محرقہ ابنِ حجر مکّی اور مودّات میں ابنِ عباس سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا علی علیہ السلام (حِطّٰہ) توبہ اور استغفار کا دروازہ ہے جو شخص اِس دروازے میں داخل ہوا وہ مومن ہے، اور جو کوئی اِس دروازے سے نکل جائے وہ کافر ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی سنی الحنفی ص 190)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 307: میںؐ اور علیؑ ایک ہی شجر سے ہیں

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اَنَاؐ وَ عَلِیٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَّاحِدَةٍ وَالنَّاسُ مِنْ اَشْجَارٍ شَتّٰی۔

ترجمہ: اوسط طبرانی اور صواعقِ محرقہ ابنِ حجر مکّی میں جابر بن عبداللہ انصاری سے اور مودّات میں عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ

میںؐ اور علیؑ ایک درخت سے ہیں اور دوسرے آدمی مختلف درختوں سے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی، سید محمد صالح کشفی ترمذی سُنی الحنفی ص 191)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 308: لو دیکھ لو میںؐ جنت کی چابیاں علیؑ کو دے رہا ہوں

بحار میں اصبغ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ میںؑ ایک دن انتہائی غمگین اور پریشان تھا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھےؑ دیکھا تو فرمایا: اے علی علیہ السلام آج مجھےؐ تمؑ پریشان نظر آرہے ہو؟

میںؑ نے عرض کیا قبلہ اُمّتِ مسلمہ کے بعض افراد کے حالات نے پریشان کر رکھا ہے آپؐ نے فرمایا: آؤ میں تمہیں ایک ایسی بات سناؤں جو جبرئیلؑ مجھے سُنا کر گیا ہے وہ بات سُن کر تمؑ خوش ہو جاؤ گے۔ میںؑ نے عرض کیا فرمایئے قبلہ، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام جبرئیلؑ نے مجھےؐ بتایا ہے کہ قیامت کے دن جب تمام انبیاء اور اوصیائے انبیاء کے منبر نصب ہو جائیں گے ہر نبی و وصی اپنے اپنے منبر پر تشریف فرما ہو جائے گا تو، خازنِ جنت ایک مقام بلند پر کھڑا ہو کر اعلان کرے گا اے اہلِ محشر! میری بات سُنو اور گواہ رہو اللہ نے جس دن سے جنت کو خلق کیا ہے اس دن سے اللہ نے کلید ہائے جنت (جنّت کی کنجیاں) کا مجھے امین بنایا ہے اور میں آج تک اِس امانت کا امین رہا ہوں آج میں نے جنت کی چابیاں اللہ کے سپرد کی ہیں، اللہ نے فرمایا ہے کہ خاتم الانبیاء کے حوالہ کر دو، جب میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس لے کر گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ علی علیہ السلام کو دے دو لو دیکھ لو میں جنت کی چابیاں علی علیہ السلام کے حوالہ کر رہا ہوں اِس کے بعد داروغۂ جہنم آئے گا اور وہ اِسی طرح کہہ کر جہنم کی چابیاں تیرےؑ حوالہ (علیؑ کے) کر دے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1، آقائے محمد باقر دہدشتی بہبہانی نجفی ص 212 تا 213)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 309: علیؑ کا علم سمندر، انبیاء کا علم ایک قطرہ

☆ بحار میں عبدالملک ابن سلیمان سے مروی ہے کہ میں نے اپنے ایک سفر میں ایک قبرستان سے گزرتے ہوئے ایک کُھلی ہوئی قبر کو دیکھا اچانک میری نگاہ ایک چمڑے کے ٹکڑے پر پڑ گئی، میں جھک کر وہ ٹکڑا اُٹھایا تو اُس میں سریانی زبان میں کچھ لکھا ہوا تھا وہ لے کر میں ایک سریانی عالم کے پاس آیا جو عربی سے بھی واقف تھا اُسے وہ تحریر دکھائی تو حیرت سے اُس کا منہ کُھلا رہ گیا، میں نے پوچھا، کیا بات ہے، اُس نے کہا تعجب ہے یہ تو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ میں سے کسی صحابی کی تحریر ہے میں نے پوچھا، لکھا کیا ہے؟ اُس نے بتایا کہ اُس میں وہ واقعہ لکھا ہوا ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جنابِ خضر علیہ السلام کے پاس پڑھنے کو گئے تھے میں نے کہا مجھے ویسے ہی ترجمہ کر کے سُنا دیجئے جیسے لکھا ہے، اِس نے وہ ترجمہ سُنایا جو یوں تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جنابِ خضر علیہ السلام کے ساتھ کچھ عرصہ رہ کر واپس آئے تو جنابِ ہارون علیہ السلام نے پوچھا، جنابِ خضر علیہ السلام سے کیا سیکھ کر آئے ہو؟ جنابِ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ایسا علم تھا جس سے جہالت نقصان دہ نہیں ہے البتہ ایک اور حیرت انگیز واقعہ ہوا ہے جنابِ ہارون علیہ السلام نے پوچھا وہ کون سا؟ جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، جب میںؑ جنابِ خضر علیہ السلام واپس آرہے تھے ہم دریا کے کنارے پر پہنچے تو ایک پرندہ کو دیکھا جس نے چونچ میں پانی لیا اور اُس سے ایک قطرہ مشرق کی طرف، ایک مغرب کی طرف ایک شمال کی طرف اور ایک جنوب کی طرف اور ایک آسمان کی طرف اور ایک واپس دریا میں پھینک دیا، میں نے جنابِ خضر علیہ السلام سے پوچھا پرندے کے اس عمل کا کیا مطلب ہے؟ جنابِ خضرؑ نے کہا مجھے کچھ معلوم نہیں ہو رہا، اِتنے

میں ایک ملک بصورت چرواہا ہمارے سامنے آیا اور ہم سے پوچھا کیا بات ہے آپ دونوںؑ بڑے حیران دکھائی دیتے ہیں، ہمؑ نے کہا ہمؑ اِس پرندے کے اِس عمل سے حیران ہیں کہ یہ کیا کر رہا ہے؟ اُس چرواہے نے کہا یہ تو اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے یہ پرندہ آپ کو بتا رہا ہے کہ آخری زمانہ میں ایک نبیؐ مبعوث ہوگا جو خاتم الانبیاء ہوگا اُس کی رسالت کا دائرہ کار مشرق و مغرب وشمال وجنوب غرض پورے کرۂ ارض پر ہوگا اُس کا ایک وصی ہوگا تمام انبیاء کا علم اِس وصی کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے اِس آبِ دریا کے مقابلے میں پرندے کی چونچ میں آنے والا پانی کا قطرہ۔"

یا علیؑ اللّٰھمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ الساکبہ اُردو؟ جلد 1 ص 213 تا 214 آقائے محمد باقر دہشتی بہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 310: علیؑ ' وادیٔ النمل کی چیونٹیوں کی تعداد سے واقف ہیں

☆ بحار میں عمار یاسر سے مروی ہے کہ میں حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ایک جنگ میں جارہا تھا' اتفاقاً ہم وادیٔ النمل سے گزرے میں نے چیونٹیوں کی کثرت کو دیکھ کر عرض کیا قبلہ وہ ذات کتنی بابرکت ہے جو اِن کی تعداد بھی جانتی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: نہیں عمار اِس طرح نہ کہہ بلکہ یوں کہہ پاک و بابرکت ہے وہ ذات جس نے اِن چیونٹیوں کو پیدا کیا ہے عمار نے عرض کیا قبلہ کیا کوئی ایسی ہستی ہے جو اِن کی تعداد کو جانتی ہو؟ آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے قرآن میں **کُلّ شیءٍ احصینٰہُ فی امامٍ مّبین** نہیں پڑھا؟ عمار نے عرض کیا حضورؐ پڑھا تو ہے' آپؑ نے فرمایا: پھر کیا اِن چیونٹیوں کی تعداد کل شیءٍ سے باہر ہے' عمار نے عرض کیا نہیں تو آپؑ نے فرمایا: پھر اِن کی تعداد کا عالم تو موجود ہے اور وہ امام مبینؑ ہے، عمار نے عرض کیا، قبلہ کیا آپ اِن کی

تعداد جانتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: نہ صرف اِن کی تعداد جانتا ہوں بلکہ میںؑ یہ بھی جانتا ہوں کہ اِن میں سے نر کتنے ہیں اور مادہ کتنے ہیں، اب تک کتنی چیونٹیاں پیدا ہوکر مرچکی ہیں، اور کتنی چیونٹیاں قیامت تک اس وادی میں پیدا ہوں گی۔

یا علیؑ اللّٰھمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1 ص 214 تا 215 آقائے محمد باقر دہشتی بہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 311: علیؑ مشکل کشائے رسولؐ ہے

☆ امالی طوسی میں عمر ابن اودی سے مروی ہے کہ ایک دن اِس کے سامنے حضرت علی علیہ السلام کا تذکرہ ہوا تو اُس نے کہا کچھ لوگ حضرت علی علیہ السلام کی توہین کرتے ہیں، یہ لوگ جہنم کا ایندھن ہیں' میں نے متعدد اصحابِ رسولؐ سے سُنا ہے جن میں حذیفہ یمانیؓ' اور کعب ابن عجرہ بھی ہیں کہ علی علیہ السلام کو اللہ نے اُن فضائل سے نوازا ہے جو کسی فردِ بشر کو نہیں نوازا گیا۔

علی علیہ السلام زوج بتول ہے علی علیہ السلام کے سِوا اوّلین و آخرین میں کون ہے جس نے دامادِ رسولؐ ہونے کا شرف حاصل کیا ہو علی علیہ السلام جوانانِ جنت کے سرداروںؑ کا باپؑ ہے اوّلین و آخرین میں کون ہے جسے جوانانِ جنت کے سرداروںؑ کا باپ ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔؟ علی علیہ السلام اہل رسولؐ اور ازواج رسولؐ میں وصی رسولؐ ہے۔

علی علیہ السلام وہ ہے کہ جس کا مسجد میں کُھلنے والا دروازہ بند نہیں کیا گیا جب کہ تمام صحابہ کے دروازے بند ہوگئے، علی علیہ السلام درِخیبر کا اُکھیڑنے والا ہے علی علیہ السلام یومِ خیبر صاحبِ علَم ہے علی علیہ السلام وہ ہے جسے غدیرِ خم کے مقام پر سرورِ انبیاءؐ نے **مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فھٰذا عَلِیٌّ مَوْلَاہ** کہہ کر متعارف کرایا۔

علی علیہ السلام صاحبِ تطہیر ہے، علی علیہ السلام صاحبِ طیر ہے جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے دعا مانگی تھی کہ بارِ اِلٰہا! اپنی مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین فرد کو میرےؐ پاس بھیج جو میرےؐ ساتھ بیٹھ کر اِس پرندہ کا گوشت کھائے، علی علیہ السلام کے سِوا کوئی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس نہ آیا اور نہ کسی نے علی علیہ السلام کے سِوا وہ گوشت کھایا: علی علیہ السلام سورہ برات کا مبلغ ہے جب کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت ابوبکر کو بھیجا تھا لیکن حکمِ خدا سے حضرت ابوبکر سے واپس لے کر علی علیہ السلام کو بھیجا، علی علیہ السلام علمِ محمدِ مصطفٰی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا ظرف ہے علی علیہ السلام وہ ہے جس کے متعلق آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: **اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا۔**

علی علیہ السلام مشکل کشائے رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہے۔ علیؑ علیہ السلام اوّل المومنین ہے علی علیہ السلام اوّل الصدیقین ہے علی علیہ السلام اول التابعین ہے علی علیہ السلام پہلا غازی ہے، علی علیہ السلام کے ساتھ کسی اور کو قیاس کرنا اللہ اور رسولؐ پر سب سے بڑا اتہام ہے۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(اللمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1 ص 217 تا 218 آقائے محمد باقر دہدشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 312: جو انبیاء کے کمالات دیکھنا چاہتا ہے وہ علیؑ کے چہرہ کو دیکھے

☆ بحار میں انس ابن مالک سے مروی ہے کہ ایک دن میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ آرہا تھا ہم بقیع غرقد میں آئے وہاں بیری کا ایک خشک درخت کھڑا ہوا تھا، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُس کے نیچے بیٹھ گئے، جونہی آپؐ بیٹھے بیری کے درخت کے پتے اُگ آئے اور آپؐ پر سایہ ہو گیا، آپؐ نے فرمایا: انس جا کر حضرت علی علیہ السلام کو

بُلا لا، انس جلدی جلدی آیا اور دَقّ الباب کیا، (دروازہ کھٹکھٹایا) حضرت علی علیہ السلام باہر آئے انس نے عرض کیا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آپؑ کو یاد کیا ہے، حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا خیریت تو ہے؟ انس نے عرض کیا! اللہ اور اُس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں، مجھے جو حکم ملا تھا تعمیل کر دی ہے، حضرت علی علیہ السلام دوڑنے لگے جب تک آنحضرتؐ کے سامنے نہ آئے اُس وقت تک دوڑتے رہے جب آنحضرتؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے سلام کے بعد عرض کیا لَبَّیْکَ **یا رسول اللّٰہ،** آپؐ نے فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ حضرت علی علیہ السلام بیٹھ گئے، دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے باتیں بھی کرتے جاتے تھے اور مسکراتے بھی جاتے تھے کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ سونے سے بنا ہوا ایک جام جس پر ہیرے اور جواہرات جڑے تھے اُن کے درمیان آ گیا یہ جام چوکور تھا اُس کے ایک کونے پر لکھا ہوا تھا **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** دوسرے کونے پر لکھا ہوا تھا **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ علی ابن ابی طالب ولی اللّٰہ** تیسرے کونے پر لکھا ہوا تھا **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ اَیَّدْ تَہٗ بعلی ابن ابی طالب**ؑ اور چوتھے کونے پر لکھا ہوا تھا **نجی المعتقدون لدین اللّٰہ و الموالون لاھل بیت رَسُوْلُ اللّٰہؐ** اُس جام میں تازہ کھجوریں اور تازہ انگور تھے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم خود بھی تناول فرماتے رہے اور حضرت علی علیہ السلام کو بھی کھلاتے رہے، جب دونوں سیر ہو گئے تو جام از خود سوئے آسمان بلند ہو گیا۔

آپؐ نے فرمایا اے انس یہ بیری کا درخت اکیلا رہا ہے؟ انس نے عرض کیا قبلہ آپؐ کے تشریف فرما ہونے سے پہلے بھی دیکھا تھا اور اب بھی دیکھ رہا ہوں آپؐ نے فرمایا: انس اِس بیری کے درخت کے سایہ میں تین سو تیرہ نبی اور تین سو تیرہ وصی بیٹھے ہیں، انبیاء میں سے

کوئی نبی مجھ سے افضل نہیں تھا اور اوصیاء میں سے کوئی وصی حضرت علی علیہ السلام سے افضل نہ تھا، انس جو شخص آدم علیہ السلام کا علم ابراہیم علیہ السلام کا وقار، سُلیمان علیہ السلام کا فیصلہ یحییٰ علیہ السلام کا زُہد ایوب علیہ السلام کا صبر اور اسماعیل علیہ السلام کی صداقت دیکھنا چاہے وہ حضرت علی علیہ السلام کے چہرہ کی زیارت کرے تمام انبیاء کے کمالات اُسے نظر آجائیں گے۔

اے انس: اللہ نے ہر نبی کو صرف ایک وزیر کی خصوصیت سے نوازا ہے لیکن اللہ نے مجھے چار خصوصیات سے نوازا ہے اُن میں سے دو ارضی ہیں اور دو سماوی حضرت علی علیہ السلام اور حضرت حمزہ علیہ السلام ارضی ہیں اور جبرئیل و میکائیل سماوی ہیں۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(اللمعتہ الشاکیہ اُردو جلد 1 ص 218 تا 219' آقائے محمد دشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 313: دَابَّۃٌ مِنَ الْاَرض' سے مُراد امیر المومنینؑ

☆ ابو طفیل نے عرض کیا اے امیر المومنین علیہ السلام خداوند عالم کا یہ قول۔

واذا وقع علیھم القول اخرجنا لھم دابّۃ مِنَ الْارض تکلّمھم اِنّ النّاس کا نوابا یاتنا لا یوقنون

یہ دَابَّۃٌ کیا چیز ہے (جو قیامت کے دن لوگوں سے باتیں کرے گا) آپؑ نے فرمایا۔ ''اے ابو طفیل اِس چیز کو چھوڑ دو''۔ ابو طفیل نے عرض کیا، اے امیر المومنین علیہ السلام میں آپ پر قربان جاؤں، مجھے اُس کے متعلق ضرور بتایئے، آپؑ نے فرمایا:

''یہ وہ ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے اور عورتوں سے نکاح کرتا ہے۔ ابو طفیل نے عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام وہ کون ہے؟

آپؑ نے فرمایا وہ زمین کے قیام کا باعث ہے جسکی وجہ سے زمین قائم ہے''۔ ابو طفیل نے عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام وہ کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا اِس اُمّت کا صدیق، فاروق، رئیس اور ذوقرن ہے۔ ابو طفیل نے عرض کیا اے امیر المؤمنین علیہ السلام وہ کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا وہ ہے جس کے متعلق خداوند عالم نے ارشاد فرمایا ہے، (**یتلوہ شاھد منہ**) رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ ایک گواہ ہے جو اس کی جنس سے ہے (**والّذی جآء بالصّدق**) وہؑ سچ کے ساتھ آیا (**والّذی صدّق بہٖ**) وہؑ جس نے سچائی کی تصدیق کی وہ میںؑ ہوں' میرے اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے سِوا تمام لوگ کافر تھے۔''

ابو طفیل نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین علیہ السّلام نام لے کر بتائیں: آپؑ نے فرمایا!'' اے ابو طفیل میں تمہیں نام لے کر بتا دیا ہے خدا کی قسم اگر میںؑ اپنےؑ شیعوں کو وہ تمام باتیں جو (اِن کے ظاہری فہم سے بالاتر ہیں) بیان کر دوں جن کے ساتھ میں دشمنوں سے جنگ کرتا ہوں یہ میرے عام شیعہ ہیں جنہوں نے میری اطاعت کا اقرار کیا ہوا ہے اور مجھے وہ امیر المؤمنینؑ کہتے ہیں اور میرے مخالف سے جنگ کرنا جائز سمجھتے ہیں' میںؑ نے اِن سے کئی ماہ حق کی بعض باتیں بیان کی ہیں جو کتابِ خدا میں موجود ہیں' وہ کتاب جو جبرائیلؑ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس لائے تھے' اُن میں سے بہت زیادہ مجھ سے علیٰحدہ ہو جائیں گے یہاں تک کہ میںؑ ایک قلیل گروہِ حق جو تم اور تم جیسے شیعوں کا ہوگا رہ جاؤں گا۔''

پس میں (ابو طفیل) یہ سُن کر ڈر گیا اور عرض کی اے امیر المؤمنین علیہ السلام میں اور مجھ جیسے آپ کو چھوڑ جائیں گے یا آپؑ کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے۔ آپؑ نے فرمایا: تم ثابت قدم رہو گے'' اِس کے بعد آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔''

ہمارؑا امر مشکل ہے (یعنی ہماری حقیقت کو سمجھنا مشکل ہے) اِس کو تین اشخاص کے

سِوا نہ کوئی جانتا ہے اور نہ ہی اِس کے نزدیک آ سکتا ہے' ایک مقرب فرشتہ' دوسرے وہ نبی جو رسالت کے درجہ پر فائز ہو تیسرے وہ بندہ ہے جس کے دل کا امتحان خداوندِ عالم نے ایمان کے ساتھ لے لیا ہوا ئے ابوطفیل جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم وفات پا گئے تو لوگ گمراہ اور جاہل ہو کر مُرتد ہو گئے' مگر وہ لوگ ایمان پر قائم رہے جن کو خداوندِ عالم نے ہماریؑ وجہ سے محفوظ رکھا۔''

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(سُلیم بن قیس ہلالیؒ اُردو ص 26 تا 28)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 314: لوگوں نے ولایتِ علیؑ کو ترک کر دیا ہے

☆ (قال أخبرنی) ابوالحسن علی بن بلال المهلبی (قال حدثنا) عبدالله ابن راشد الا صفهانی (قال حدثنا) ابراهیم بن محمّد الثّقفی (قال أخبرنا) اسماعیل بن صبیح (قال حدثنا) سالم بن ابی سالم البصیر عن ابی هرون العبدی قال کنت اری رأی الخوارج لا رأی لی غیره حتّی جلست الٰی ابی سعید الخدری رحمة اللّٰه قسمته یقول امر النّاس بخمس فعملوا باربع و ترکوا واحدة فقال له رجل یا ابا سعید ماهذه الأ ربع ا لتی عملوا بهاقال الصلوة والزکٰوة والحج وصوم شهررمضان قال فما الواحدة التّی ترکو ها قال ولایة علی بن ابی طالب علیه السّلام قال الرجل و انها لمفترضة قال ابو سعید نعم و ربّ الکعبة قال الرجل فقد کفرالناس اذن قال ابو سعید فما ذنبی۔

ترجمہ حذفِ اسناد: جنابِ ابو ہارون عبدی نے بیان کیا ہے کہ مجھے خوارج کے عقائد

کا علم ہوا میری رائے بھی وہی تھی پس میں ابوسعید خُدری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں نے اُن سے سُنا کہ وہ فرماتے ہیں: لوگوں کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور لوگوں نے چار پر عمل کیا ہے اور ایک کو اُنہوں نے چھوڑ دیا ہے' پس اُس مرد نے ابوسعید سے کہا: وہ چار کون سی ہیں جن پر عمل ہوا اور ایک کون سی ہے جس کو لوگوں نے چھوڑ دیا' آپ نے فرمایا: چار جن پر لوگ عمل کرتے ہیں، وہ نماز' زکوٰۃ' حج اور ماہِ رمضان کے روزے ہیں اُس شخص نے کہا وہ کون سی چیز ہے جس کو لوگوں نے چھوڑ دیا؟ فرمایا: وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے' اُس شخص نے عرض کی کیا یہ بھی واجب ہے؟ ابوسعید خُدریؓ نے کہا: ہاں! ربِّ کعبہ کی قسم یہ بھی واجب ہے۔ اُس مرد نے پھر کہا: یہ لوگ تو اِس کا اب انکار کرتے ہیں؟ ابوسعید نے کہا: اِس میں میرا تو کوئی گناہ نہیں ہے۔''

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص 230 تا 231)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 315: علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنے والے کا حشر

☆ (قال أخبرنی) ابوالحسن علی بن خالد المُراغی (قال حدثنا) ابو عبدالله الأ سدی (قال حدثنا) جعفربن عبدالله العلوی المحمدی (قال حدثنا) یحییٰ بن هاشم السمسار الغسانی (قال حدثنا) ابو الصباح عن عبدالغفور الواسطی عن عبدالله وه بن محمّد القرشی عن علی الحسن بن علی ا لراسی عن الضحاك فی فضل علی بن ابی طالب علیه السّلام یحشر یوم ا لقیامة من قبره وفی عنقه طوق من نارفیه ثلاثمائه شعبة علی کل شعبةٌ شیطان یکلح فی وجهه و یتفل فیه۔

ترجمہ: حذفِ اسناد:۔ جنابِ ابنِ عباس نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے بارے میں شک کرے گا اُس کو قیامت کے دن اُس کی قبر سے اِس طرح محشور کیا جائے گا اُس کی گردن میں آگ کا ایک طوق ہوگا جس کے تین سو (300) کانٹے ہوں گے اور ہر کانٹا شیطان ہوگا جو اُس کو منہ چڑھائے گا اور اُس کے منہ پر تھوکے گا۔"

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص 240)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت316: امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا میںؑ سردار ہوں

(قال أخبرنی) ابو الحسن علی بن محمّد الکاتب (قال حد ثنا) الحسن علی الزعفرانی (قال حدثنی) ابراھیم بن محمّد الثقفی (قال حد ثنا) اسماعیل بن ابّان (قال حد ثنا) فضل بن الزبیر عن عمران بن میثم عن عبایة الأسدی قال سمعت علیا علیه السّلام یقول انا سید الشیب وفی سنة من أیوب و واللّٰه لیجمعن اللّٰه لی اهلی کما جمعوا لیعقوب۔"

ترجمہ: حذفِ اسناد: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السّلام نے فرمایا میں شیب کا سردار ہوں اور ایوب علیہ السّلام کے ہم سن ہوں اللہ تعالیٰ میرےؑ خاندان کو میرےؑ لئے اِس طرح جمع فرمائے گا جس طرح یعقوب علیہ السّلام کے لئے جمع کیا تھا۔

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص 240 تا 241)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت317: علیؑ کا دوست رحمتِ خدا کا منتظر رہتا ہے

شیخ مفید علیہ الرحمۃ کتاب مجالس میں ابی اسحاق سبیعی سے نقل کرتے ہیں، میں مسروق اجدعی کے پاس گیا، اُس کے پاس ایک مہمان تھا۔ جسے میں نہیں جانتا تھا اُس مہمان نے کہا کہ میں جنگِ حُنین میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ تھا یہاں تک کہ وہ اِس مقام پر پہنچا اُسنے کہا کہ میں آپ کے لئے ایک حدیث نقل کرتا ہوں جو حارث اعور نے نقل کی ہے، ہم نے کہا جی ہاں' اُس نے کہا میں امیر المؤمنین علیہ السّلام کے پاس گیا آپؑ نے فرمایا اے اعور: کونسی چیز تجھے اِس جگہ لے کر آئی ہے؟ کہتا ہے میں عرض کیا' آپؑ کی محبّت اور دوستی: آپؑنے فرمایا تجھے خدا کی قسم کیا تم سچ کہتے ہو؟ اور مجھے تین مرتبہ اِسی طرح قسم دی' پھر آپؑ نے فرمایا: خدا کے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہیں ہے کہ جس کے دل کا ایمان کے لئے امتحان لیا گیا ہو مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہماری محبّت کو پائے گا اور ہمیں دوست رکھے گا اور خدا کے بندوں میں سے کوئی ایسا بندہ نہ ہوگا جو غضب اِلٰہی کا سبب بنا ہو مگر یہ کہ وہ اپنے دل میں ہماریؑ دشمنی کو محسوس کرے گا اور ہمارے ساتھ دشمنی رکھے گا۔

پس ہمارا دوست اِس حال میں صبح کرتا ہے کہ رحمتِ خدا کا منتظر ہوتا ہے' گویا اِس پر رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور ہمارا دشمن اِس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہلاکت اور جہنم کے ڈھلوان کے کنارے پر ہے اور دوزخ میں گر جائے گا پس اہلِ رحمت کے لئے وہ لطف اور جو اُن کو نصیب ہوا ہے مبارک ہو' اور اہلِ جہنم کا بُرا حال ہے اُس بُرے ٹھکانے کی وجہ سے جہاں وہ ٹھہریں گے۔"

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 212 تا 213' سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ امالی شیخ مفیدؒ ص 270 حدیث 2' بحار الانوار: 22\196 حدیث 10)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 318: خدا جنت میں داخل کردے گا

شیخِ صدوق علیہ الرحمتہ کتاب امالی میں امام محمّدِ باقر علیہ السّلام سے اور آپؑ اباؤ اجدادؑ سے اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے نقل کرتے ہیں: آپؐ نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے فرمایا: اے علی علیہ السّلام اگر کسی کے دل میں تیریؑ محبت پیدا ہوگی تو پُلِ صراط سے گزرتے وقت اُس کا ایک پاؤں لڑکھڑانے لگا تو دوسرا پاؤں ثابت رہے گا' یہاں تک کہ خدا اُسے آپؑ کی محبت کی خاطر جنت میں داخل کردے گا۔''

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 213 'مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ امالی صدوقؒ 679 حدیث 29 مجلس 85)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 319: معیارِ محبت نبیؐ نے اُٹھ کر علیؑ کو بوسہ دیا اپنے قریب بٹھالیا

ابنِ شاذان کتاب روضہ اور فضائل میں جابر بن عبداللہ انصاری سے نقل کرتے ہیں:

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مسجد میں بیٹھے تھے کہ اچانک علی علیہ السلام وہاں تشریف لائے: جن کے دائیں جانب حسن علیہ السّلام جب کہ بائیں طرف حسین علیہ السّلام' پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور علی علیہ السلام کو بوسہ دیا اور اُنہیں اپنے قریب کرلیا' امامِ حسن علیہ السّلام کو دائیں زانو پر بٹھاتے ہوئے بوسہ دیا' اِسی طرح امامِ حسین علیہ السلام کو بوسہ دیا اور اِنہیں بائیں زانو پر بٹھالیا' پھر اِن دونوں بچوںؑ کو بوسہ دیتے' اِنؑ کے لبوں کو چومتے تھے اور فرماتے تھے میرا باپ آپؑ کے باپؑ پر اور آپ کی ماںؑ پر میری ماں قربان ہوں' پھر حاضرین سے فرمایا! خدا تبارک وتعالیٰ

اِن دوؑ کے وجود کی وجہ سے اور اِن دوؑ کے باپؑ کے وجود کی وجہ سے اور اِنؑ کی پاک اولادؑ کے وجود کے سبب اپنے فرشتوں پر فخر ومباہات کرتا ہے' پھر فرمایا: اے خدا! میںؐ اِنؑ کو دوست رکھتا ہوں اور اِنؑ کے دوست کو بھی دوست رکھتا ہوں' جو کوئی بھی اِنؑ کے متعلق میرےؐ فرمان کی اطاعت کرے اور میریؐ سفارش کی رعایت کرے اُس کو اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے تو ہر ایک سے بہتر رحم کرنے والا اور مہربان ہے' بے شک یہ میرےؐ اہلِ بیتؑ ہیں' میرےؐ دین کو قائم کرنے' میریؐ سُنت کو زندہ کرنے والے ہیں' اور میرےؐ پروردگار کی کتاب کی تلاوت کرنے والے ہیں پس اِنؑ کی فرمانبراری میریؐ فرمانبرداری ہے' اور اِنؑ کی نافرمانی میریؐ نافرمانی ہے۔''

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 213 تا 214 'مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ الروضہ 114' بحار الانوار 27\104 حدیث 74)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 320: چڑیا روز صبح دشمنِ علیؑ پر لعنت پڑھتی ہے

بیان کیا مجھ سے محمّد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو سعید حسن بن علی عدوی نے' اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو عمر وحفص مقدسی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عیسیٰ بن ابراہیم نے روایت کرتے ہوئے احمد بن حسّان سے اِنہوں نے ابی صالح سے اور اِنہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے اِنہوں نے کہا اے گروہ مردم یہ جان لو کہ اللہ نے ایک ایسی مخلوق بھی پیدا کی ہے جو ذُرّیّتِ آدم علیہ السّلام سے نہیں ہے پھر بھی دشمنانِ علی علیہ السّلام پر لعنت بھیجتی ہے اِن سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی مخلوق ہے؟ ابن عباس نے کہا وہ ایک چڑیا' قُبَّرَہ ہے جو روزانہ صبح کو کہتی ہے پروردگار تو علی علیہ السّلام کے دشمن پر لعنت بھیج' بارِ الٰہا تو دشمن رکھ اُس کو جو علی علیہ السّلام کو

دشمن رکھے اور دوست رکھ اُس کو جو علی علیہ السّلام کو دوست رکھے۔"

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(علل الشرائع اُردو ص109، شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 321: شیطان، نہ علیؑ کا شیعہ اور نہ ہی دوست، پھر بھی دشمنِ علیؑ کو بُرا کہتا ہے

بیان کیا مجھ سے ابوعبداللہ الحسین بن احمد بن محمّد بن علی بن عبداللہ بن جعفرؑ بن محمدؐ بن علیؑ بن الحسینؑ بن علیؑ ابن ابی طالب علیہ السّلام نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوالحسن علی بن احمد بن موسیٰ نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن علی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوعلی حسن بن ابراہیم بن علی عباسی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوسعید عمیر بن مُرداس دوانقی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے جعفر بن بشیر مکی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ولیع نے مرفوع روایت کرتے ہوئے حضرت سلمانِ فارسی رحمتہ اللہ علیہ سے اِن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابلیس ملعون ایک ایسے مجمع کے پاس سے ہو کر گزرا جو حضرت علی علیہ السّلام کو بُرا کہہ رہے تھے یہ (شیطان) اُن کے سامنے کھڑا ہو گیا، مجمع سے آواز آئی کہ یہ کون ہے؟

شیطان نے کہا میں ابومرہ ہوں، لوگوں نے کہا اے ابومرہ تم ہم لوگوں کی باتیں سُن رہے تھے؟ شیطان نے کہا تم لوگوں کا بُرا ہو تم لوگ اپنے مولا علی ابن ابیطالب علیہ السّلام کو بُرا کہہ رہے ہو، لوگوں نے کہا تمہیں کہاں سے علم ہوا کہ وہؑ ہم لوگوں کے مولا ہیں؟ شیطان نے کہا یہ ہمیں تمہارے ہی نبیؐ کے قول سے معلوم ہوا، اُنہوںؐ نے ہی کہا ہے کہ جس کا میںؐ مولا ہوں اُس کے یہ علیؑ مولا ہیں، پروردگارا اُسے دوست رکھ جو اِسےؑ دوست رکھتا ہو، تو اُسے دشمن رکھ جو اِسےؑ دشمن رکھتا ہو تو اُس کی مدد کر جو اِسؑ کی مدد کرتا ہو، تو اُس کا ساتھ چھوڑ دے جو اِسؑ کا ساتھ چھوڑ دے لوگوں نے کہا کیا تم اِنؑ کے شیعوں اور دوستوں میں سے ہو؟ شیطان نے کہا نہیں میں نہ اِنؑ کا شیعہ ہوں اور نہ اِنؑ کا دوستدار ہوں، ہاں میں جانتا ہوں اِنؑ سے بغض و دشمنی تو وہی رکھتا ہے جس کے مال و اولاد میں، میں (شیطان) شریک ہوں، لوگوں نے کہا اے ابومُرہ (شیطان) کیا تم علی علیہ السّلام کے بارے میں کچھ بتانا پسند کرو گے اُس (شیطان) نے کہا ہاں اے گروہ ناکیثن وقاسطین ومارقین سُنو، میں نے قوم جن میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی بارہ ہزار سال تک عبادت کی پھر جب اللہ نے قوم جن کو ہلاک کر دیا اُن میں سے کوئی باقی نہ رہا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے تنہائی کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیاوی آسمان پر اُٹھا کر پہنچا دیا، وہاں میں نے مزید ملائیکہ کے ساتھ مزید اللہ کی عبادت کی اور ابھی ہم لوگ اِس طرح اللہ کی عبادت و تقدیس میں مشغول تھے کہ یک بیک ایک نور بیحد چمکدار ہم لوگوں کے سامنے سے گزرا ملائیکہ اُسے دیکھ کر سجدے میں گر گئے اور کہنے لگے اے سبوحٌ قدوس یہ نور کسی ملکِ مقرب کا ہے یا نبیِ مرسل کا ہے؟ آواز آئی یہ نور نہ کسی مقرب کا ہے اور نہ ہی نبی مرسل کا یہ نور علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی طینت کا ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(علل الشرائع اُردو ص109، شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 322: قَالَؐ: میری ذُرّیت علیؑ کے صُلب سے ہے

قَالَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ جَعَلَ ذُرِّیَّةَ کُلِّ نَبِیٍّ فِیْ صُلْبِهٖ وَجَعَلَ ذُرِّیَّتِیْ فِیْ صُلْبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیه السّلام۔

ترجمہ :اوسط طبرانی، صواعق محرقہ، فردوس الاخبار اور مودات میں جابرؓ سے اور مناقب خطیب میں ابن عباسؓ سے روایت کی گئی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے ہر ایک پیغمبر کی نسل کو اُس کے صُلب میں قرار دیا ہے اور میریؐ ذُرّیّت کو علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے صُلب سے کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ
(مناقب مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی ص 191، سید محمد صالح کشفی ترمذی سنّی الحنفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 323: فاطمہؑ کا ہمسر کوئی نہ ہوتا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَمْ يَخْلُقِ اللهُ عَلِيًّا لَمَا كَانَ لِفَاطِمَةَ كُفُوًا۔

ترجمہ: فردوس الاخبار اور مودات میں اُمّ سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اگر خدائے تعالیٰ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کو خلق نہ کرتا تو بیشک فاطمۃ الزہرا صلواتُ اللہ علیہا کا کوئی ہمسر و کفو نہ ہوتا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ
(مناقب مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی ص 191، سید محمد صالح کشفی ترمذی سنّی الحنفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 324: اللہ نے اپنی مخلوق میں سے علیؑ کے ذریعہ محمدؐ کی مدد کی ہے

منقبت 324: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُثْبَتًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ غَرَمْتُ جَنَّةَ عَدْنٍ مُحَمَّدٍ صِفْوَتِيْ مِنْ خَلْقِيْ اَيَّدْتُهٗ بِعَلِيٍّ۔

ترجمہ: حلیۃُ الاولیا میں بہ روایت ابوالحمراءؓ منقول ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا جب شبِ معراج مجھؐ کو آسمان پر لئے گئے تو میں نے ساقِ عرش پر لکھا ہوا دیکھا کہ میں خداوند ہوں میں نے جنتِ عدن جس میں مختلف انواع واقسام کے درخت لگائے ہیں محمّدؐ کے لئے، جو میری مخلوقات میں سے برگزیدہ اور پسندیدہ ہے خلق کی میں نے اُس کی مدد علی ابن ابی طالب علیہ وسلّم کے ذریعہ کی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ
(مناقب مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی ص 191، سید محمد صالح کشفی ترمذی سنّی الحنفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 325: میرےؐ بعد فتنہ برپا ہوگا، تم لوگ علیؑ کا دامن تھام لو

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِيْ فِتْنَةٌ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَالْزَمُوْا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْطَالِبٍ فَإِنَّهٗ فَارُوْقٌ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ

ترجمہ: فردوس الاخبار میں ابوالعلیٰ غفاری سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلِہ وسلّم نے فرمایا عنقریب میرےؐ بعد فتنہ وآشوب برپا ہوگا پس جب وہ فتنہ برپا ہووے تو تم علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کو لازم طور سے پکڑو یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی متابعت اور پیروی کو نہ چھوڑو کیونکہ وہؑ حق اور باطل میں فرق کرنے والا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ
(مناقب مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی ص 194، سید محمد صالح کشفی ترمذی سنّی الحنفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 326: علیؑ مجھؐ سے غموں کو دور کرنے والا ہے، علیؑ شیرِ خدا ہے، علیؑ دشمنِ خدا کے لئے تلوار ہے

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ. صَعِدَ الْمُبْرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ

وَاَثْنٰی عَلَیْهِ وَقَالَ بَعْدُ مَاقَالَ اَیْنَ عَلِیٌّ بن اَبِیْطَالِبٍ فَوَثَبَ اِلَیْهِ عَلِیٌّ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَ نٰی مِنْهُ فَضَمَّه' اِلٰی صَدْ رِهٖ قَبَّلَ عَیْنَیْهِ وَرَأَیْنَا دُمُوْعَ عَیْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَجْرِیْ وَقَالَ بِاَعْلٰی مَوْتِهٖ یَامَعْشَرَالْمُسْلِمِیْنَ هٰذَا عَلِیٌّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ هٰذَا شَیْخَ الْمُهَاجِرِیْنَ والْاَنْصَارِهٰذَا اَخِیْ وَابْنُ عَمِّیْ وَخَتَنِیْ ولَحْمِیْ وَ شَعْرِیْ هٰذَا اَبُوالسِّبطَیْنِ اَلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا مُفَرِّجُ الْکَرْبِ عَنِّیْ هٰذا اَسَدُ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ وَسَیْفَه' عَلٰی اَعْدَ ائِهٖ فَعَلٰی مُبْغِضِیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ ولَعْنَةُ اللّٰهِ ولَعْنَةَ اللَّا عِنِیْنَ وَ اللّٰهُ مِنْهُ بَرِیْءٌ وَ اَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ فَمَنْ اَحَبَّ وَاَنْ یَتَبَرَّءَ مِنَ اللّٰهِ وَمِنِّیْ فَلْیَتَبَرَّءَ مِنْهُ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبُ۔"

ترجمہ: **شَرَفُ النَّبِیْ** میں مذکورہ ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے منبر پر جا کر حمد وثنائے اِلٰہی کے بعد چند باتیں فرمائیں بعد ازاں ارشاد فرمایا' علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کہاں ہیں؟ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بہت جلدی سے آگے بڑھ کر عرض کی یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں حاضر ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا میرےؐ پاس آؤ جنابِ امیر علیہ السّلام نزدیک گئے' رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آپؑ کو بغل میں لیا اور اِنؑ کا سینہ اپنےؐ سینے سے لگالیا اور اُن کی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو جنابِ رسالت مآبؐ کی دونوں آنکھوں سے بہہ کر سینہ مبارک پر جاری ہوئے' بعد ازاں باآوازِ بلند فرمایا: اے گروہ مسلمانان! یہ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ہے' یہ مہاجرین و انصار کا پیشوا اور مُقتدا ہے' یہ میراؐ بھائیؑ ہے یہ میراؐ پسرِ عمؑ اور داماد ہے' یہ میراؐ خون اور گوشت اور بال ہے یہ

سبطین' حسنؑ وحسینؑ کا باپؑ ہے' جو بہشتی جوانوں کے سردار ہیں' یہ وہ شخص ہے جو غموں کو مجھؐ سے دور کرتا ہے' خدا کا شیر اور خدا کے دشمنوں پر خدا کی تلوار ہے خدا کی لعنت اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت اُس شخص پر جو اِسؑ کو دشمن رکھے' اللہ تعالیٰ اِسؑ کے دشمنوں سے بیزار ہے' اور میں بھی اِن سے بیزار ہوں' پس جو شخص خدائے تعالیٰ اور مجھؐ سے بیزار ہونا چاہئے وہ اُسؑ سے بیزار ہو۔ لازم ہے کہ حاضرین اِس بات کو اُن لوگوں تک پہنچادیں جو اِس مجلس میں موجود نہیں ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکب دُرّی ص 194 تا 195' سید محمد صالح کشفی ترمذی سُنی الحنفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 327: ہلاکت ہے اُس کے لئے جو علیؑ پر ظلم کرے خوشخبری ہے اُس کے لئے جو علیؑ کی پیروی کرے

(بحذفِ اسناد) ابراہیم بن ابی محمود نے امام علیِ رضا علیہ السّلام سے روایت کی اور آپؑ نے اپنےؑ آبائے طاہرین علیہم السّلام کی سند سے امامِ حسین علیہ السّلام سے روایت کی اِنہوںؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: یاعلی علیہ السّلام! میرےؐ بعد تمؑ پر ظلم کیا جائے گا' اُس کے لئے ہلاکت ہے' جو تمؑ پر ظلم اور زیادتی کرے گا' اور خوشخبری ہے اُس کے لئے جو تمہاریؑ پیروی کرے اور تمؑ پر جسارت نہ کرے' یاعلی علیہ السّلام! میرےؐ رُخصت ہونے کے بعد تمؑ سے جنگیں کی جائیں گی' ہلاکت اُس کے لئے جو تمؑ سے جنگ کرے، اور خوشخبری ہے اُس کے لئے جو تمہاری مَعِیَّت میں رہ کر تمہارےؑ دشمنوں سے جنگ کرے' یاعلی علیہ السّلام! تمؑ میرےؐ بعد میرے کلام کی روشنی میں گفتگو کرو گے اور میریؐ زبان سے تکلّم کرو

گے' ہلاکت ہے اُس کے لئے جو تمہاریؑ بات کو ٹھکرائے اور اُس کے لئے خوشخبری ہے جو تمہارےؑ کلام کو قبول کرے۔

یا علی علیہ السّلام! میرےؐ بعد تمؑ اِس اُمّت کے سردار' اِن کے امام اور اِن پر میرےؐ خلیفہ ہو، جو تمؑ سے جُدا ہوگا وہ قیامت کے دن مجھؐ سے جدا ہوگا' اور جو تمہارےؑ ساتھ وابستہ رہے گا وہ قیامت کے دن میرےؐ ساتھ وابستہ رہے گا۔

یا علی علیہ السلام! تمؑ سب سے پہلے مجھؐ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور تمؑ سب سے پہلے میریؐ مدد کرنے والے اور میریؐ مَعِیَّت میں میرےؐ دشمنوں سے جہاد کرنے والے اور میرےؐ ساتھ تمؑ نماز پڑھنے والے پہلے انسان ہو کہ اُس وقت باقی لوگ جہالت کی غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔

یا علی علیہ السّلام! تمؑ پہلے فرد ہو جو میرےؐ ساتھ قیامت کے دن مبعوث ہوگے' اور تمؑ پہلے فرد ہو جو میرے ساتھ پُلِ صراط کو عبور کرو گے۔

یا علی علیہ السّلام! میرےؐ پروردگار نے اپنی عزّت کی قسم کھائی ہے کہ وہ کسی کو اُس وقت تک پُلِ صراط سے گزرنے نہیں دے گا جب تک اُس کے پاس تمہاریؑ اور تمہاریؑ اولاد کے آئمہ علیھم السّلام کی ولایت کی سند موجود نہ ہوگی' اور تمؑ سب سے پہلے میرےؐ پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوگے اور حوضِ کوثر سے تمؑ اپنے دوستوں کو سیراب کرو گے' اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے دور کرو گے' اور جس وقت میںؐ مقامِ محمود پر کھڑا ہوں گا تو اُس وقت تمؑ میرےؐ ساتھی ہوگے۔ تمہیں ہمارےؐ محبّوں کی شفاعت کا حق دیا جائے گا اور تمؑ اُن کی شفاعت کرو گے' اور تمؑ سب سے پہلے میرےؐ پرچم ''لِوَاءِ الحَمد'' کو لئے ہوئے جنت میں داخل ہو

گے اور اُس کا ایک ٹکڑا شمس و قمر سے زیادہ وسیع ہوگا' اور جنت کے شجرۂ طوبیٰ کے مالک تمؑ ہوگے' اِس درخت کی جڑ تمہارےؑ گھر میں ہوگی اور اُس کی ٹہنیاں تمہارےؑ شیعوں اور محبّوں کے گھروں میں ہوں گی۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(عیونِ اخبار رضا علیہ السّلام اُردو جلد 1 ص 528 تا 529 شیخ صدوق علیہ الرحمۃ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 328: علی علیہ السّلام چوتھا خلیفہ ہے

(بحذفِ اسناد) امام علی رضا علیہ السّلام نے اپنےؑ آبائے طاہرین علیھم السّلام کی سند سے امیر المؤمنین علیہ السّلام سے روایت کی' آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ مدینہ کی ایک گلی میں گزر رہا تھا کہ ایک گھنی داڑھی اور چوڑے کندھوں والا بزرگ ہمیں ملا اور اُنہوں نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سلام کیا اور آپؐ کو خوش آمدید کہا' پھر وہ میریؑ طرف متوجہ ہوا اور مجھےؑ سلام کرتے ہوئے کہا۔

اَلسّلامُ عَلَیْكَ یَارَابِعَ الْخُلَفَآءِ ہ چوتھے خلیفہ آپؑ پر سلام ہو' اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں، پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف دیکھ کر کہا: یا رسول اللہؐ کیا ایسا نہیں ہے؟ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جی ہاں ایسا ہی ہے' پھر وہ بزرگ چلے گئے میںؑ نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے عرض کی: یا رسول اللہؐ! اِس بزرگوار نے آپؐ سے کیا کہا اور آپؐ نے اُس کی تائید کیسے فرمائی؟ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: الحمد اللہ تمؑ ایسے ہی ہو' اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں چار خلفاء کا تذکرہ کیا ہے اور تمؑ چوتھے خلیفہ ہو۔

1۔ پہلی خلافت حضرتِ آدم علیہ السّلام کی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً میں زمین پر خلیفہ بنا رہا ہوں۔ (سورہ بقرہ 30)

2۔ دوسری خلافت حضرت ہارون علیہ السّلام کی ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ موسیٰ کا قول نقل کیا ہے۔ **اُخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ** تم میری قوم میں میرے خلیفہ بن جاؤ اور اصلاح کرو اور فساد کرنے والوں کے راستوں کی پیروی نہ کرو۔'' (سورہ اعراف 142)

3۔ تیسری خلافت حضرتِ داؤد علیہ السلام کی ہے اللہ تعالیٰ فرمایا: **یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ** ''داؤد! ہم نے تمہیں زمین پر خلیفہ بنایا ہے۔'' (سورہ ص 26)

4۔ چوتھی خلاف اے علی علیہ السّلام تمہاری ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ**۔ اور خدا اور اُن کے رسولؐ کی طرف سے حجِ اکبر کے دن لوگوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے'' (سورہ توبہ 3) اور تمؑ ہی خدا اور اُن کے رسولؐ کی طرف تبلیغ کرنے والے ہو اور تمؑ میرےؐ وصیؑ اور میرےؐ وزیر اور میرےؐ قرض ادا کرنے والے اور میرےؐ وعدے کو پورا کرنے والے اور تمہیں مجھؐ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی مگر میرےؐ بعد کوئی نبی نہیں ہے تمؑ چوتھے خلیفہ ہو جیسا کہ اُس بزرگ نے تمہیں سلام کیا' اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ بزرگ کون تھے؟ میں نے کہا' نہیں! میں نہیں جانتا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہیئے وہ تمہارے بھائی خضر علیہ السّلام تھے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(عیونِ اخبار رضا علیہ السّلام اُردو جلد 2 ص 40 تا 41 شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 329: اجنبی اونٹ کی طرح علیؑ اپنے دشمن کو حوضِ کوثر سے روکیں گے

شیخ مفید علیہ الرحمتہ کتاب ''امالی'' میں حارث ہمدانی سے نقل کرتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین علیہ السّلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا:

حضرت نے فرمایا: اے حارث! کس چیز نے تجھے یہاں آنے پر مجبور کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین علیہ السّلام آپؑ کی محبت نے' آپؑ نے فرمایا: اے حارث! کیا مجھے دوست رکھتے ہو؟ عرض کی' جی ہاں! خدا کی قسم آپؑ نے فرمایا: جان لو مجھےؑ جان نکلنے کے وقت اور اُس وقت دیکھو گے جب میں حوض کوثر سے بعض لوگوں کو ایسے روک رہا ہوں گا' جیسے اجنبی اونٹ کو روکا جاتا ہے' اُس وقت تم مجھےؑ پلِ صراط سے گزرتے ہوئے دیکھو کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میرےؑ آگے آگے جا رہے ہوں گے اور لِوَاءِ حمد میرےؑ ہاتھ میں ہوگا تو اُس وقت بھی مجھےؑ ایسے دیکھو گے جیسے تم دوست رکھتے ہو۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 215 تا 216 مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ امالی طوسی 48' حدیث 30' مجلس 2' کشف الغمہ 1\140 بحار الانوار 27\157 حدیث 2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 330: چوبیس چہروں والا فرشتہ

شیخ صدوق کتاب امالی میں حضرتِ موسیٰ بن جعفر علیہما السّلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فرشتہ آپؐ کے پاس آیا' جس کے چوبیس چہرے تھے' حضرتؐ نے فرمایا: جبرائیل' اے میرےؐ دوست آج تک میں نے تجھے اِس شکل میں نہیں دیکھا' فرشتے نے عرض کیا: میں جبرائیل نہیں ہوں بلکہ

میرا نام محمود ہے خدا نے مجھے بھیجا ہے تا کہ نور کی نور کے ساتھ شادی کروں، پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: دونوروں سے تیری مُراد کون ہے؟ اس نے عرض کیا: فاطمۃ الزّہرا علیہا السّلام اور علی مرتضٰی علیہ السّلام جب فرشتے نے اپنا چہرا دوسری طرف کیا تو اُس کے دو کندھوں کے درمیان لکھا ہوا تھا۔ (**محمّدؐ رسول اللّٰہ علی و صیہ**) محمدؐ اللہ کے رسولؐ اور علیؑ اُسؐ کے وصی ہیں، رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: کب سے یہ جملے تیرے کندھے پر لکھے ہوئے ہیں؟ اُس (فرشتہ) نے عرض کیا: خدا نے جب آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا اُس سے دو ہزار سال پہلے۔"

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 218 مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ امالی صدوقؒ 288، حدیث 19، مجلس 86، معنی الاخبار 102 حدیث 1، الخصال 2\640 حدیث 17)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 331: جو علیؑ کے محبّوں میں غریب ہیں اُن کو حقیر نہ سمجھو

رجب البرسی علیہ الرحمۃ "کتاب مشارق الانوار" میں ابنِ عباس سے روایت نقل کرتے ہیں کہ پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: قیامت کا دن ایسا دن ہے جس میں خوف و ہراس بہت زیادہ ہے جو کوئی چاہتا ہے کہ اُس دن کے خوف و ہراس سے نجات حاصل کرے، اُسے چاہیے ہمارے ولیِ امر کو تسلیم کرے، اور میرےؐ جانشین اور صاحبِ حوضِ کوثر علی ابن ابی طالب علیہما السّلام کی پیروی کرے، بے شک علی علیہ السّلام حوض کے پاس سے اپنے دشمنوں کو دور کر رہے ہوں گے اور اپنےؑ دوستوں کو پانی پلا رہے ہوں گے، جس نے بھی اِس حوض سے پانی نہ پیا وہ ہمیشہ سے پیاسا رہا اور کبھی بھی سیراب نہیں ہوگا اور جو بھی اِس سے پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایمان اور نفاق کے درمیان علامت اور نشانی علی علیہ السّلام کی

دوستی ہے جو بھی علی علیہ السّلام کو دوست رکھے وہ مؤمن ہے اور جو بھی اِنؑ سے دشمنی رکھے وہ منافق ہے، جو کوئی بھی چاہتا ہے کہ پُلِ صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے اور بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہو، اُسے چاہیے کہ علی علیہ السّلام جو میریؐ طرف سے تمہارا سرپرست اور اہل اور اُمّت پر میراؐ جانشین ہے کو دوست رکھے۔ بے شک وہ پروردگارِ عالم کا درِ رحمت اور خدا کا صراطِ مستقیم ہے، علی علیہ السّلام دینداروں کا امیر، سفید چہرے والوں کا رہبرا ور اُن کا مولا ہے جن کا میںؐ مولا ہوں۔ اُسےؑ دوست نہیں رکھتا مگر وہ جس کی ولادت پاک اور طینت پاک ہو، اور اُسؑ کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا مگر وہ جو حرام زادہ اور جسکی طینت نجس ہو۔

اور شبِ معراج جب خدا نے میرےؐ ساتھ کلام فرمایا: اے محمّدؐ! میری طرف سے علیؑ کو سلام کہنا اور اُسؑ سے کہنا کہ وہ میرے دوستوں کا امام اور میرے پیروکاروں کے لئے چراغِ ہدایت اور اُسے اِس بلند مرتبے پر میری طرف سے مبارک باد دینا اِس کے بعد فرمایا: علی علیہ السّلام کے شیعوں میں سے جو غریب اور تنگدست ہو، اُسے حقیر نہ سمجھ بے شک اُن میں سے ایک شخص قیامت کے دن قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 218 تا 219، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مشارق الانوار 54)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 332: علی علیہ السّلام سورہ توحید کی طرح

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے کہ آپؐ نے علی علیہ السّلام سے فرمایا: یا علی علیہ السّلام میریؐ اُمّت میں تیریؑ مثال **سورہ قل ھو اللّٰہ احد** جیسی ہے۔ جس نے بھی ایک مرتبہ اِس سورہ کی تلاوت کی گویا اُس نے قرآن کا تیسرا حصّہ پڑھ لیا

ہے، اور جس نے دو مرتبہ اِس سورہ کو پڑھا اُس نے قرآن کے دو حصّے پڑھ لیا۔ اور جس نے اِس سورہ کی تین مرتبہ تلاوت کی، گویا اُس نے پورے قرآن کی تلاوت کی پس جو تجھےؑ زبان کے ساتھ دوست رکھے اُس نے ایمان کا تیسرا حصّہ حاصل کرلیا اور جس نے تجھےؑ زبان سے اور دل سے دوست رکھا اُس نے ایمان کا دو تہائی حصے حاصل کرلیا۔ اور جس نے تجھےؑ اپنی زبان اور دل سے دوست رکھا تو اُس کا ایمان کامل ہوا، مجھےؐ اُس ذات کی قسم جس نے مجھےؐ برحق پیغمبر بنا کر بھیجا کہ اگر اہلِ زمین اہلِ آسمان کی طرح سب کے سب تجھےؑ دوست رکھتے تو خدا اُن میں سے کسی کو بھی جہنم میں داخل نہ کرتا اے علی علیہ السّلام! جبرائیلؑ نے مجھے پروردگارِ عالم کی طرف سے بشارت دی اور فرمایا۔

اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! اپنے بھائی علی علیہ السّلام کو خوشخبری دو، کہ جو بھی اِسےؑ دوست رکھتا ہے میں اُسے عذاب نہیں دوں گا اور جو بھی اُسؑ سے دشمنی رکھتا ہو گا میں اُس پر رحم نہ کروں گا۔"

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 220 تا 221، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مشارق الانوار 56)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

منقبت 333: علیؑ سید العرب ہیں، علیؑ کی اطاعت فرض ہے

ہم سے بیان کیا احمد حسن بن عبدویہ قطّان نے، اِنہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن یحییٰ بن زکریا قطّان نے، اِنہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا بکر بن عبداللہ بن حبیب نے، اِنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا تمیم بن بہلول نے اِنہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن صالح بن ابی سلمیٰ نصیبی نے، اِنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابوعوانہ نے، اِنہوں نے ابوبشیر سے، اِنہوں نے، سعد بن جبیر سے، اِنہوں نے حضرتِ عائشہ سے، اِنہوں نے کہا کہ میں ایک

دن نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس موجود تھی کہ علی ابن ابی طالب علیہما السّلام تشریف لائے پس نبیؐ کریم نے ارشاد فرمایا "یہ سیدُ العرب ہیں" میں نے عرض کیا: سیّد کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے فرمایا جس کی اطاعت فرض قرار دی گئی ہے جس طرح میری اطاعت فرض قرار دی گئی ہے۔"

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(معانی الاخبار اُردو ص 144 شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 334: کیا نبیؐ نے علیؑ کے سِوا کسی کے لئے کہا ہے کہ تم قسیم الجنّۃ والنّار ہو

اخراج الدار قطنی ان علیاً قال للستة الّذین جعل عمر الا مرشوریٰ بینهم کلا ماطویلا منا جملة "انشدکم باللّٰه هل فیکم احد قال له رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه و آلهٖ و سلّم 'یا علیؑ انت قسیم الجنة والنار یوم القیامة غیری"

قالو "اللّهمّ لا" (ومعناه مارواه عنتره عن علی الرضا انه صلّی اللّٰه علیه و آلهٖ و سلّم قال له انت قسیم الجنة و النّار فیوم القیامة تقول النّار هذالیی وهذالك)

ترجمہ: دارقطنی کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السّلام نے اُن چھ (6) اشخاص سے جن کو حضرت عمر نے شوریٰ کمیٹی کا ممبر قرار دیا تھا اور (خلافت کو اُنہیں ممبرانِ کمیٹی کے فیصلہ پر چھوڑا تھا) ایک طویل گفتگو فرمائی۔ اُس گفتگو کا ایک جزو یہ ہے "اے لوگو! میںؑ تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں بتاؤ! میرےؑ علاوہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و

آلہٖ وسلّم نے نے فرمایا ہو کہ ”قیامت کے دن تم ہی جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو؟ سب نے مل کر کہا ”خدا کی قسم نہیں“ اِس حدیث کے معنی اُس حدیث کے مطابق ہیں جس کو عنترہ نے امام رضا علیہ السّلام سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السّلام سے فرمایا ”اے علی علیہ السّلام تمؑ جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہو اور قیامت کے دن جہنم سے کہو گے یہ میرا ہے (یعنی جنت میں جائے گا) اور یہ تیرا ہے (یعنی وہ جہنم میں جائے گا)

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰؑ مولف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل و(ایم۔اے) ص 127 'بحوالہ صواعق محرقہ 124)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت335: رسول اللہؐ کے روبرو علیؑ کا کہنا کہ مجھؑ سے بڑھ کر رسولؐ کا حق دار کون ہے

کان علیؑ یقول فی حیاۃ رسول اللہؐ ان اللّٰہ یقول افان مات اوقتل انقلبتم علیٰ اعقابکم واللّٰہ لا تنقلب علیٰ اعقابنابعد اذھدانا اللّٰہ واللّٰہ لئن مات اوقتل لا قاتلن علیٰ ماقاتل علیة حتی اموت واللّٰہ انی لاخوہ و ولیہ وابن عمہ و وارث علمہ فمن احق بہ منی۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السّلام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زندگی ہی میں فرمایا کرتے تھے ”خداوند عالم کا ارشاد ہے کہ کیا اگر رسولؐ کا وصال ہوجائے یا وہ شہید کر دیئے جائیں تو تم اے مسلمانو! اپنے پچھلے پیروں پلٹ جاؤ گے؟ خدا کی قسم جب خدا ہماری ہدایت کر چکا تو اب ہم پچھلے پاؤں ہرگز نہ پلٹیں گے (حضرت علیؑ نے کہا) خدا کی قسم اگر پیغمبر انتقال فرما گئے یا شہید کر دیئے گئے تو میںؑ بھی اُنہیں باتوں پر دشمنوں سے جنگ کروں گا جن باتوں پر پیغمبرِ اسلامؐ نے جنگ کی۔ یہاں تک کہ میں مرجاؤں۔ خدا کی قسم میںؑ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا بھائی ہوں۔ آپؐ کا ولی ہوں' آپؐ کے چچا کا بیٹا ہوں' اور آپؐ کے علوم کا وارث ہوں لہٰذا مجھؑ سے بڑھ کر رسولؐ خدا کا کون حق دار ہوگا“۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰؑ 'مولف سید علی جعفری' ادیب فاضل صدر الافاضل و(ایم۔اے) ص 128 'بحوالہ مستدرک جلد سوم 126)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت336: (قَالَ علیؑ) میںؑ ہی صدیق اکبر ہوں

ابن ماجہ واحمد فی مسند وابونعیم و الثعلبی والحموینی اخرجوا جمیعا عن عباد بن عبداللہ قال قال علی علیہ السّلام انا عبداللّٰہ واخورسول اللہؐ و انا الصدیق لاکبر لایقولھا بعدی الاکذاب ولقد صلیت قبل الناس بسبع سنین۔

ترجمہ: ابن ماجہ' احمد' ابونعیم' ثعلبی' حموینی نے عباد بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السّلام فرمایا کرتے تھے۔ میںؑ بندۂ خدا ہوں اور رسولِ خداؐ کا بھائی ہوں' اور میں صدیق اکبر ہوں میرے بعد جو (اپنے کو یا میرے علاوہ کسی دوسرے کو) صدیق اکبر کہے گا وہ پکّا جھوٹا ہے اور بے شک میں نے (رسول اللہؐ کے ساتھ) تمام لوگوں سے پہلے سات برس تک نماز پڑھی۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰؑ 'مولف سید علی جعفری' ادیب فاضل صدر الافاضل و(ایم۔اے) ص 130 'بحوالہ ینابیع المودۃ' 60)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 337: پُلِ صراط سے گزرنے کا پروانہ حضرت علیؑ سے حاصل کرو

روی ابن السماك ان ابابکرقال رضی اللّٰہ عنه سمعت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیه و آلہٖ و سلّم یقول "لا یجوز احد ا الصراط الامن کتب له علیؑ الجواز"

ترجمہ: ابن سماک روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سُنا، آنحضرتؐ فرمارہے تھے ''کہ کوئی شخص پُلِ صراط سے نہیں گزر سکے گا جب تک کہ اُس کے پاس حضرت علیؑ کا لکھا ہوا (پُلِ صراط سے گزرنے کا) اجازت نامہ نہ ہوگا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰ'، مولف سید علی جعفری، ادیب فاضل صدرالافاضل و (ایم۔اے) ص 143 'تا 144 'بحوالہ صواعق محرقہ' 175)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 338: حضرت علی علیہ السّلام ہر حیثیت سے رسول اللہؐ سے قریب ترین تھے

اخرج الدار قطنی عن الشعبی قال بینما ابوبکر جالس اذطلع علیؑ فلماراہ قال "من سرہ ان ینظرالٰی اعظم النّاس منزلة و اقربھم قرابة و افضلھم حالت واعظم حقاعند رسول اللّٰہ و فلینضر الٰی ھٰذا لطالع۔

ترجمہ: دارقطنی نے شعبی سے نقل کرتے ہیں شعبی کہتے ہیں کہ ہم سب حضرت ابوبکر کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت علی علیہ السّلام تشریف لاتے ہوئے دیکھائی دیئے۔ حضرت ابوبکر نے حضرت علیؑ کو دیکھ کر کہا ''جو شخص ایسے انسان کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے جو تمام

لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نزدیک منزلت میں بلند قرابت میں قریب (علمی اور عملی) حالت میں افضل اور حقوق (میراث وخلافت) کے اعتبار سے بڑھ کر تھا، اُس کو چاہیئے کہ اِسؑ آنے والے (حضرت علیؑ) کو دیکھے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰؑ، مولف سید علی جعفری، ادیب فاضل صدرالافاضل وایم۔اے'' ص 143 تا 144 'بحوالہ صواعق محرقہ 175)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 339: حضرت علی علیہ السّلام کی ولایت کا زبردست ثبوت

قال ابوبکر و عمر لعلیؑ بن ابی طالبؑ یوم غدیر خم "امسیت یا بن ابی طالبؑ مولیٰ کلّ مومن ومومنةً

ترجمہ: ابوبکر اور حضرت عمر نے غدیرخم کے دن حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کہا ''اےُ ابوطالب کے فرزندؑ آپؑ (دنیا کے) تمام مومنین اور مومنات کے مولا ہو گئے'' (مولفِ اس روایت کو دارقطنی نے نقل کیا ہے) المرتضیٰؑ مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ ولایتِ حضرت علی علیہ السّلام سے انکار کرنا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے اقوال اور سیرتِ شیخین سے انکار ہے)

عن ابی بکر قال قال رسول اللهؐ "یا ابا بکر کفی وکف علیؑ فی العدل سواء"

حضرت ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اےُ ابوبکر ''عدالت اور انصاف میں میراؐ اور علیؑ کا ہاتھ برابر ہے۔'' (اِس حدیث کو صاحبِ فردوس نے نقل کیا ہے)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(المرتضیٰ، مولف سید علی جعفری، ادیب فاضل صدرالافاضل و (ایم۔اے) ص 144 'بحوالہ دارقطنی وینابیع المودة' 234)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 340: اہلِ آسمان میں سے سب پہلے اسرافیلؑ نے علیؑ کو اپنا بھائی بنایا

قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَ سَلَّمَ. اَوَّلَ مَنِ اتَّخَذَ عَلِیَّ بْنِ اَبِیْطَالِبِ علیه السّلام اِذًا مِنْ اَهَلِ السَّمَآءِ اِسْرَفِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ جِبْرَئِیْلُ اَوَّلُ مَنْ اَحَبَّهٗ مِنْهُمْ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ ثُمَّ مَلَكُ الْمُوْتِ وَاِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ یَتَرَحَّمُ عَلٰی مُحِبِّ عَلِیِّ بن اَبِیْ طَلِبِ علیه السّلام کما یَتَرَحَّمُ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ.

ترجمہ: نیز کتابِ مذکور میں مرقوم ہے کہ اہلِ آسمان میں سے پہلے جس نے علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کو بھائی بنایا وہ اسرافیل علیہ السّلام ہے بعد ازاں میکائیل علیہ السّلام پھر جبرائیل علیہ السّلام اور اہلِ آسمان وہ حاملانِ عرش ہیں بعد ازاں رضوان خازنِ بہشت، پھر ملک الموت عزرائیل علیہ السّلام اور ملک الموت محبّانِ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام پر اِس طرح رحم کرتا ہے جیسے انبیاء پر ترحم کیا کرتا تھا۔"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مولف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنّی ص 198)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 341: رسول اللہؐ نے علیؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اِسؑ کی محبت میری محبت ہے

قَالَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاتَزُوْلُ قَدُوْمَ عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یَسْأَلَهُ اللّٰهَ عَنْ حُبِّنَا اَهْلِ الْبَیْتِ فقال عُمَرُ وَمَا اٰیَةُ حُبِّکُمْ مِنْ بَعْدِکُمْ فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی رَأْسِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبِ

نہج الاخبارین | علی اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

علیه السّلام فقال حُبِّیْ مِنْ بَعْدِیْ حُبُّ هٰذَا.

ترجمہ: نیز کتابِ مذکور میں مسطور ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: مجھےؐ اُس ذاتِ اقدس کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ قیامت کے دن کسی بندے کا قدم اپنی جگہ سے نہ ہلے گا' یہاں تک کہ حق تعالیٰ ہم اہلِ بیتؑ کی محبت کے متعلق سوال کرے' حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپؐ کی محبت کی نشانی آپؐ کے بعد کیا ہے؟ پس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنا ہاتھ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے سر پر رکھ کر فرمایا میرےؐ بعد میری محبت اِسؑ شخص کی محبت ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مولف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنّی ص 198)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 342: حوضِ کوثر پر علیؑ اور علیؑ کے شیعوں کے چہرے سفید ہوں گے اور علیؑ کے دشمنوں کے چہرے بُری صورتوں کے ہوں گے

قَالَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وسَلَّمَ : یا علیؑ اَنْتَ وشِیْعَتُكَ تَرِدُوْنَ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاءً مَرْوِیِّیْنَ مُبَیَّضَةً وُجُوْهُکُمْ وَاِنَّ اَعْدَاءَ کُمْ یَرِدُوْنَ عَلَی الْحَوْضِ ظَمَاءً مُقْبِحِیْنَ.

ترجمہ: جمع ویلمی اور صواعقِ محرقہ میں منقول ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: کہ اے علیؑ ابن ابی طالب علیہ السّلام تمؑ اور تمہارےؑ شیعہ حوضِ کوثر سے سیر و سیراب شدہ وارد ہوں گے اور تمہارے چہرے سفید ہوں گے اور تمہارےؑ دشمن حوضِ کوثر پر

پیاسے اور بہت بُری صورتوں کے ساتھ وارد ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّد

(مناقب مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکب دُرّی مولف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنّی ص 200)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 343: معراج میں نبیؐ کے لئے حُکمِ خدا'
اے محمدؐ تم اپنے نفس کے لئے علیؑ کو اپنا خلیفہ و وصی مقرر کرو

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ ثُمَّ مِنَ السَّمَآءِ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَقَفْتُ بَیْنَ یَدَیْ رَبِّیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ لَقَدْ بَلَوْتُ خَلْقِیْ اَنْعَمْتُ فَاَیُّهُمْ رَاَیْتَ اَطْوَعَ لَكَ قُلْتُ رَبِّیْ عَلِیًّا قَالَ قَدْ صَدَقْتَ یَا مُحَمَّدُ فَهَلَّا اتَّخَذْتَ لِنَفْسِكَ خَلِیْفَةً یُّؤَدِّیْ عَنْكَ اَحْكَامَكَ وَیُعَلِّمُ عِبَادِیْ مِنْ كِتَابِیْ مَالَا یَعْلَمُوْنَ قُلْتُ اِخْتَرْ فَاِنَّ خِیَرَكَ خِیَرِیْ قَالَ اِخْتَرْتُ لَكَ عَلِیًّا فَاتَّخِذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِیْفَةً وَصِیًّا وَهُوَ نَحْلَةُ عِلْمِیْ وَحِكَمِیْ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حَقًّا لَمْ یَنَلْهَا اَحَدٌ قَبْلَهٗ وَلَیْسَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ یَا مُحَمَّدُ عَلِیٌّ رَایَةُ الْهُدٰی وَاِمَامُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَنُوْرُ اَوْلِیَآئِیْ وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِیْ اَلْزَمْتُهَا الْمُتَّقِیْنَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ یَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَقَدْ اَبْشَرْتُهٗ۔''

ترجمہ: بحرالمعارف' خلاصۃ المناقب اور مناقب خطیب میں امیر المؤمنین علیہ السّلام سے اور حلیۃ الاولیا میں ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ شبِ معراج مجھ کو آسمان پر لے گئے' اور آسمان سے سدرۃ

المنتہٰی تک پہنچایا' میںؐ اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑا ہوا' فرمایا اے محمدؐ میں نے عرض کی **لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ** فرمایا میں نے اپنی مخلوق کو آزمایا اور اُن کو نعمت دی' پس اُن میں سے کون شخص تیراؐ زیادہ تر مطیع وفرمانبردار ہے' میں نے عرض کی اے میرے پروردگار! علی علیہ السلام ہے' اے محمدؐ تو نے سچ کہا' اور فرمایا: کیا توؐ نے اپنےؐ لئے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا؟ جو تیرےؐ احکام کو تیریؐ طرف سے ادا کرے' اور میرے بندوں کو میری کتاب سے وہ چیز کی تعلیم کرے' جس کو وہ نہیں جانتے' میںؐ نے عرض کی' اے میرےؐ پروردگار تو انتخاب کر کیونکہ تیرا پسندیدہ میراؐ پسندیدہ ہے' فرمایا میں نے علی علیہ السّلام کو اختیار کیا' پس توؐ بھی اُس کو اپنے نفس کے لئے خلیفہ اور وصی مقرر کر' اور وہؑ میرے علم اور حکمتوں کا نخل ہے' اور مومنوں کا برحق امیر ہے' کوئی شخص اِس سے پہلے اِس امارت کو نہیں پہنچا' اور نہ اِس کے بعد پہنچے گا' اے محمدؐ **علی ہدایت کا عَلَم** (نشان) اور فرمانبرداروں کا امام اور میرے اولیا کا نور ہے اور وہ کلمہ ہے جو میں نے متقیوں کے لئے لازم کیا ہے جو شخص اُسؑ کو دوست رکھے بیشک وہ مجھ کو دوست رکھتا ہے' اور جو کوئی اُس کو دشمن رکھے بیشک وہ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے' پس اے محمدؐ علیؑ کو اِس کرامت و بزرگی کی بشارت دے' میںؐ نے عرض کی اے خدا میں علیؑ کو بشارت دوں گا۔''

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقب مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکب دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنّی ص 201 تا 202)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 344: بہشت میں عرشِ پروردگار پر نور کی کُرسی پر
علیؑ جلوہ افروز ہوں گے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ یَصْعَدُ

عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَی الْفِرْدَوْسِ وَھُوَ جَبَلٌ عَالٍ فِیْ الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَمِنْ سَفْحَتِہٖ یَتَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ وَ تَسْتَفَرَّقُ فِیْ الْجِنَانِ وَھُوَ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ مِنْ نُوْرٍ یُجْرِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ التَّسْنِیْمُ لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ اِلَّا وَمَعَہٗ بَرَائَۃٌ بِوَلَایَتِہٖ وَ وَلَایَۃِ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ یُشْرِفُ عَلَی الْجَنَّۃِ فَیُدْخِلُ مُحِبِّیْہِ الْجَنَّۃَ وَمُبْغِضِیْہِ النَّارَ۔"

ترجمہ: بحار المعارف اور خلاصۃ المناقب میں منقول ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب قیامت قائم ہوگی تو علی علیہ السّلام فردوس کے اُوپر جائیں گے' اور وہ بہشت میں ایک پہاڑ ہے' اور اُس کے اوپر عرشِ پروردگار ہے اور اُس کے دامن سے نہریں جاری ہوکر بہشت میں بہتی ہیں اور وہؑ (علیؑ) نور کی کُرسی پر جلوہ افروز ہوگا' اور اُسؑ کے سامنے سے تسنیم کا چشمہ جاری ہوگا اور کسی شخص کو صراط سے گزرنے کی اجازت نہ ہوگی سوا اُس شخص کے جس کے پاس علی ابن ابی طالب علیہ السّلام اور اُنؑ کے اہلبیتؑ کی دوستی کا پروانہ ہو' اور جنت کو اُوپر سے دیکھتا ہوگا اپنےؑ دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا' اور دشمنوں کو دوزخ میں۔"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنّی' ص 203)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 345: اےمحمدؐ آپ کی اُمّت اگر علیؑ کی محبّت پر جمع ہوجاتی تو اللہ جہنم کو خلق ہی نہ کرتا

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وسَلَّمَ: لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ

تَلَقَّانِیَ الْمَلَائِکَۃُ بِالْبَشَارَۃِ فِیْ کُلِّ سَمَاءٍ حَتّٰی لَقِیَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فِیْ مَحْفِلِہٖ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَواجْتَمَعَتْ اُمَّتُکَ عَلٰی حُبِّ عَلِیٍّ مَا خُلِقَ النَّارِ۔

ترجمہ: امیر المؤمنین علیہ السّلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب معراج میں مجھؐ کو آسمان کی طرف لے گئے تو ہر ایک آسمان میں فرشتوں نے مجھؐ سے ملاقات کر کے بشارت دی' یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام اپنی مجلس میں ملائکہ کی ایک جماعت کے ہمراہ مجھؐ سے ملے اور کہا اےمحمدؐ اگر آپؐ کی اُمّت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی دوستی پر جمع ہوجاتی تو دوزخ کی آگ پیدا نہ کی جاتی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ' اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنّی' ص 204)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 346: اےامیر المؤمنینؑ بتایئے کہ اِس وقت جبرائیلؑ کہاں ہے

بحار میں فضل ابن شاذان سے مروی ہے کہ ایک دن آپؑ بصرہ میں منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ دوران خطبہ فرمایا: **ایھا النّا س سلونی قبل ان تفقد ونی' سلونی عن طرق السّما واتفا نی اعرف بھا۔**

لوگو جو چاہو مجھؑ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ میںؑ تمہارے درمیان نہ رہوں مجھؑ سے آسمانوں کے راستوں کے متعلق پوچھو میںؑ اُن کا بہت بڑا شناسا ہو۔ سامعین کے درمیان سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی اے امیر المؤمنین بتایئے کہ اِس وقت جبرائیلؑ کہاں ہے؟ آپؑ نے ایک مرتبہ مشرق ایک مرتبہ مغرب ایک مرتبہ شمال ایک مرتبہ جنوب' ایک مرتبہ سوئے زمین اور ایک مرتبہ سوئے عرش دیکھ کر فرمایا: جو پوچھ رہا ہے یہی جبرائیلؑ ہے۔

لوگوں نے دیکھا کہ اُن کے سامنے وہی سائل پرندہ کی صورت میں پھڑ پھڑا کر اُڑ گیا' لوگ سمجھ گئے کہ واقعاً پوچھنے والا ہی جبرائیلؑ تھا' پوری مسجد سے نعرے گونجنے لگے

نشهد انّك خليفة رسول الله حقا

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السّا کبہ اُردو جلد 1 ص 219: مولف آقائے محمد باقر دہدشتی بیہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 347: پانی دینے والا جبرائیلؑ تھا' رومال دینے والا میکائیلؑ تھا

مناقب میں انس ابن مالک سے مروی ہے کہ ایک دن ہم آنحضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے کہ پہلی رکعت کے رُکوع میں آپؐ نے اِتنی زیادہ دیر کردی کہ ہم سمجھے شاید وحی ہورہی ہے' جب نماز ختم ہوئی تو آپ محراب میں صفوں کی طرف رُخ کرکے بیٹھے اور پوچھا کہ علیؑ کہاں ہے؟ جب ہم نے دیکھا تو علیؑ آخری صف میں تھے' ہم نے اُنہیںؑ آگے آنے کا اشارہ کیا' جب حضرت علیؑ آپؐ کے سامنے آئے تو آنخضرتؐ نے پوچھا یا علیؑ جماعت میں شامل ہوگئے تھے؟ حضرت علیؑ نے عرض کیا' قبلہ شامل ہوگیا تھا آنخصرتؐ نے فرمایا: آج دیر کیوں ہوگئی؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا قبلہ نمازِ عصر کی تعقیبات میں ذرا تاخیر ہوئی' میںؑ نے حسنؑ کو پانی لانے کیلئے آواز دی' لیکن حسنؑ نہ تھا' اِتنے میں کسی نے آواز دی یا علیؑ آپؐ کے دائیں طرف پانی ہے' میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا شہد سے زیادہ شیرین تھا اور مکھن سے زیادہ ملائم تھا' میں نے وضو کیا' اور کچھ پیا' جب وضو سے فارغ ہوا تو میرےؑ کندھے پر ایک رومال گرا میںؑ نے اُس سے پانی کے وہ قطرات خشک کیے' وضو سے

فراغت کے بعد سر پر پانی ڈالنے سے رہ گئے تھے اِس کے بعد جماعت میں شامل ہوگیا۔

آنخضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا: یا علیؑ پانی لانے والا جبرائیلؑ تھا' اور رومال دینے والا میکائیلؑ تھا' تجھےؑ پانی دینے کے بعد جبرئیلؑ نے آکر میرےؐ گھٹنے پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور جب بھی میں رکوع سے اُٹھنے کا ارادہ کرتا تھا جبرائیلؑ کہتا تھا ذرا سا اور صبر فرمالیں' تا کہ علیؑ بھی شاملِ جماعت ہو جائے۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السّا کبہ' اُردو جلد 1 ص 219' تا 220' مولف آقائے محمد باقر دہدشتی بیہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 348: آپؐ نے بادل سے ایک جام اُٹھایا وہ جام کھجوروں سے بھرا تھا رسولِ خداؐ کھجور کھائے اور علیؑ کھجور کھائے

امالی صدوق علیہ الرحمۃ میں عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک دن ہم آنخضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے گرد مسجد میں بیٹھے تھے کہ ہم نے آنخضرتؐ کو دیکھا اِنہوںؐ نے سوئے آسمان اشارہ کیا' اشارہ کے بعد ہم نے ایک بادل کو زمین کی طرف آتے دیکھا آپؐ نے فرمایا ذرا نیچے آجا' بادل اور نیچے آیا پھر فرمایا اور نیچے آجا' بادل پھر نیچے آیا حتّی کہ ہمارے سروں پر آگیا آنخضرتؐ اُٹھے کھڑے ہوگئے آپؐ نے دونوں ہاتھ بلند فرمائے' بادل سے آپؐ نے ایک جام اُٹھایا جو تازہ کھجوروں سے پُر تھا۔ آپؐ اِس جام سے کھجوریں کھائیں' بادل سے آواز آئی' پھر آپؐ نے حضرت علیؑ کو دیا حضرت علیؑ نے بھی اُس جام سے کھجوریں کھائیں' پھر بادل سے تسبیح کی آواز آئی۔ صحابہ میں سے ایک جلد باز صحابی ذرا بے حوصلہ ہوگیا اور عرض کی' قبلہ آپؐ خود بھی کھا رہے ہیں اور علیؑ کو بھی دے رہے ہیں' ہم بھی تو آپؐ کے

جاں نثار ہیں کم از کم ایک ایک دانہ ہمیں بھی تو دیا ہوتا۔ اُس وقت بادل سے آواز آئی۔

لا اِلٰہ اِلّا خالق الظلمات والنورا علموا معا شر النّاس انّی مصدیة الصّادق بنبیہِ الناطق ولایاکل منّی الّانبی اووصِیِ نبیؐ۔

خالق ظلمت ونور اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں ہے لوگو! یقین رکھو ذاتِ صادق کی طرف سے اُس کے نبیِ ناطق کے لئے ہدیہ ہوں' اور مجھ سے نبیؐ وصی کے علاوہ کوئی بھی کچھ نہیں کھا سکتا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السا کبہ' اُردو جلد 1 ص 220' مولف آقائے محمد باقر دہشتی بیہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 349: اللہ تعالیٰ کی جانب سے امیر المؤمنینؑ کے لئے قمیص کا ہدیہ

غایۃ المرام میں جنابِ قنبر سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السّلام دریائے فرات پر غسل کرنے کیلئے گئے آپؑ نے غُسل کی خاطر قمیص کو اُتار کر دریا کے کنارے رکھا اور داخلِ دریا ہو گئے' پانی کا ایک ریلا آیا' جس سے حضرت علی علیہ السّلام کا قمیص دریا میں بہہ گیا' جب آپ غُسل سے فارغ ہوئے دیکھا تو قمیص نہ تھا مجھ سے پوچھا میں نے عرض کیا قبلہ وہ تو دریا میں بہہ گیا ہے آپ پریشان تھے کہ ہاتفِ غیبی نے آواز دی یا علی علیہ السّلام اپنے دائیں طرف دیکھئے۔

حضرت علی علیہ السّلام نے دائیں طرف دیکھا تو ایک رُومال رکھا تھا' آپؑ نے وہ رومال اُٹھایا اُس میں ایک قمیص لپٹا ہوا تھا۔ آپؑ نے وہ قمیص زیبِ تن کیا قمیص کی جیب سے ایک رقعہ برآمد ہوا جس پر لکھا ہوا تھا' **بسم اللہ الرحمن الرحیم مقدمۃ من اللہ**

العزیز الحکیم الیٰ علی ابن ابیطالبٍ ھٰذَا قمیص ھارون اور ثناکه

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم' اللہ عزیز وحکیم کی طرف سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کو ہدیہ ہے' یہ ہارونؑ کا قمیص تھا اب ہم نے تجھےؑ اِس کا وارث بنا دیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السا کبہ' اُردو جلد 1 ص 220 تا 221' مولف آقائے محمد باقر دہشتی بیہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 350: بشکلِ اژدھا' قومِ جن کے سردار کا بیٹا حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا

کافی میں امام محمدِ باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین امام الجن والانس حضرت علی علیہ السّلام مسجدِ کوفہ میں خطبہ دے رہے تھے کہ ایک بہت بڑا اژدہا داخلِ مسجدِ کوفہ ہو گیا' کچھ لوگ تو ڈر کر بھاگ گئے اور کچھ لوگ مارنے پر آمادہ ہو گئے۔

حضرت علی علیہ السّلام جو امام ہیں جن وانس کے نے فرمایا نہ ڈرو' نہ اُسے مارو' وہ اژدہا آپؑ کے قریب آیا اور سلام کیا آپؑ نے جوابِ سلام دیا' اور اُسے فرمایا' ذرا صبر کر مجھےؑ خطبہ مکمل کر لینے دے۔ جب آپؑ نے خطبہ مکمل کر لیا' تو فرمایا' ہاں بتا تو کون ہے؟ اور کس لئے آیا ہے؟ اُس نے عرض کیا قبلہ میں قومِ جن کے سردار کا بیٹا عمرو ابن عثمان ہوں' میرا باپ فوت ہو گیا ہے میں آپؑ کو اطلاع دینے آیا ہوں کہ اُس کی جگہ آپؑ کسے مقرر فرماتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا' اے عمرو! میںؑ تجھے تقوائے الٰہیہ کی وصیت کرتا ہوں' تو جا اور اپنے باپ کا منصب سنبھال لے' وہ اژدہا چلا گیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدّمعۃ السا کبہ' اُردو جلد 1 ص 230' مولف آقائے محمد باقر دہشتی بیہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 351: بیرونِ مدینہ کے بعد زیرِ زمین وادی ہے وہاں کی قوم میں اختلاف اور حضرت علیؑ کی اُس قوم سے جنگ

کشف الیقین میں ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ ایک دن ہم آنخضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ بیرون مدینہ وادی میں بیٹھے تھے کہ ہمارے سامنے ایک بہت بڑا غبار اچانک نمودار ہوگیا' وہ غُبار اِتنا بڑا تھا کہ ہمارے لئے اِدھر اُدھر دیکھنا ناممکن ہوگیا' پھر وہ غُبار آہستہ آہستہ ہماری طرف بڑھنے لگا ہم ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگے البتّہ آنخضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نہایت اطمینان سے تشریف فرما رہے' وہ غُبار آنخضرتؐ کے سامنے آ کر رُک گیا' اُس غُبار سے آواز آئی۔ **السّلام علیك یا رسول اللّٰہ** ؐ اَے نبی خداؐ! میں اپنی قوم کی طرف سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں ہم آپؐ سے پناہ مانگنے آئے ہیں آپؐ ہمیں پناہ دیں' اور میرے ساتھ کوئی ایسا فرد بھیجیں جو وہاں جا کر ہمارے اور ہماری قوم کے باغیوں کے مابین کتاب خدا کے مطابق فیصلہ کرے' ہم پہلے تو آسمان کی خبریں چوری چُھپے سُن لیتے تھے' لیکن جب سے آپؐ کی ولادت ہوئی ہے ہمارے لئے آسمانوں کے دروازے بند ہو گئے ہیں جب آپؐ نے اعلانِ نبوت کیا ہے ہم نے آپؐ کی نبوت کا کلمہ پڑھ لیا ہے' لیکن ہم سے کچھ افراد نے آپؐ کا کلمہ نہیں پڑھا۔ وہ تعداد میں ہم سے زیادہ ہیں' اب ہماری مخالفت' عداوت کی حد تک پہنچ گئی ہے اُنہوں نے ہمارے لئے پانی روک دیا ہے اور جگہ جگہ ہمارے سامنے رُکاوٹیں کھڑی کردی ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: ذرا اپنی صورت تو دکھا سامنے آ وہ سامنے آیا' ہم نے جوں ہی اُس

کی شکل دیکھی ہمارا تو ڈر کے مارے بُرا حال ہوگیا' اُس کے تمام جسم پر لمبے لمبے بال تھے بڑا لمبا سر تھا' بڑی ڈراؤنی لمبی آنکھیں تھیں جو اوپر نیچے تھیں، اُس کے منہ میں درندوں جیسے دانت تھے آنخضرتؐ نے فرمایا' تو خود بتا رہا ہے کہ ہمارے باغیوں کی تعداد زیادہ ہے اور ہم اُن کے مقابلہ میں کمزور ہیں' پھر میں جسے بھیجوں کیا ضمانت ہے کہ تو اُسے صحیح وسالم واپس لا سکے گا؟ اُس نے عرض کیا قبلہ! جہاں تک کسی الٰہی گرفت کا تعلق ہے تو اُس کی میں ضمانت نہیں دے سکتا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ میں خود اُس آفت کی نذر ہو جاؤں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپؐ کا بھیجا ہوا اُس آفت کی نذر ہو جائے لیکن جہاں تک ہماری برادری کا تعلق ہے تو میں ہر وہ عہد کرنے کو تیار ہوں جس پر آپ مطمئن ہوں' میں انشاءاللہ صحیح وسالم آپؐ تک پہنچا دوں گا۔

آنخضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ابوبکر سے فرمایا: ابوبکر جاؤ عرفطہ بھائی کے ساتھ اُس کی قوم کو میرا پیغام دے دو اور اُن کے مابین کتابِ خدا کے مطابق فیصلہ کرو۔ ابوبکر نے عرض کیا قبلہ جانا کہاں ہے عرفطہ نے کہا بیرونِ مدینہ تک تو زمین کے اوپر جائیں گے اُس کے بعد ہمیں زیرِ زمین جانا ہوگا' ابوبکر نے کہا' زیرِ زمین کیسے جائیں گے؟ عرفطہ نے کہا یہ میرا کام ہے میں آپ کو لے جاؤں گا۔ ابوبکر نے عرض کیا' قبلہ جس قوم کی زبان نہ سمجھتا ہوں اور نہ وہ میری زبان سمجھتے ہیں میں کیسے اُنہیں تبلیغ کروں گا آپؐ کسی اور کو بھیجیں۔ آپؐ نے عمر سے فرمایا: عمر نے وہی عذر پیش کیا۔ آپؐ نے **امامُ الجن والانس** حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تمؑ جاؤ حضرت علی علیہ السّلام نے قبول کیا اور عرفطہ کے ساتھ جانے پر آمادہ ہو گئے' آپؑ تلوار اُٹھائی اور عرفطہ سے فرمایا چل۔

آنخضرتؐ نے مجھے اور سلمان کو بھی کچھ فاصلہ تک ساتھ جانے کو کہا۔ ہم بھی اُن کے ساتھ چلتے گئے۔ جب ہم وادی کے کنارے تک آئے حضرت علی علیہ السّلام نے فرمایا اللہ

تمہاری کوشش قبول فرمائے اب تم یہاں سے واپس پلٹ جاؤ ہم وہیں رُک گئے حضرت علی علیہ السّلام اور عرفطہ وادی کے درمیان میں آئے، ہمیں ایسے معلوم ہوا جیسے زمین شگاف ہوگئی ہو دونوں اُس شگاف میں چلے گئے، پھر زمین اوپر سے ہموار ہوگئی، ہمیں انتہائی افسوس ہوا کہ حضرت علی علیہ السّلام کہاں جا کے پھنس گئے۔

صبح کو آنحضرتؐ مسجدِ نبوی میں آئے نماز پڑھائی اور بیرون مدینہ جا کر ایک اونچی جگہ بیٹھ گئے تمام صحابہ آپؐ کے گرد تھے دن کافی چڑھ گیا، لیکن حضرت علی علیہ السّلام نہ لوٹے صحابہ آپس میں اِسی بات پر تبصرہ کرتے رہے؟ منافقین بار بار کہتے تھے چلو اچھا ہوا اُسؑ سے تو جان چھوٹی ہے، بھلا ہو عرفطہ کا، ہر جگہ آنحضرتؐ علیؑ پر فخر کرتے تھے

حتّٰی کہ نمازِ ظہر کا وقت ہوگیا آپؐ مسجد میں آئے نماز پڑھائی اور پھر واپس جا کر اُسی جگہ بیٹھ گئے دوست و دشمن کا موضوعِ کلام، حضرت علی علیہ السّلام ہی تھا، حتّٰی کہ عصر کا وقت ہوگیا، آپؐ پھر مسجد میں تشریف لائے اور نمازِ عصر پڑھا کر واپس اُسی جگہ جا کر بیٹھ گئے، منافقین کی شماتت اور بڑھ گئی! آنحضرتؐ بھی اُن کے تبصرے سُن کر پریشان ہوگئے جب سورج غروب کے قریب ہوا ایکا یک جہاں ہم بیٹھے تھے وہی زمین پھٹی اور حضرت علی علیہ السّلام باہر آئے آپؑ کے ہاتھ میں تلوار تھی جس سے خون ٹپک رہا تھا، آنحضرتؐ اُٹھے اور علی علیہ السّلام کو گلے لگایا پیشانی کا بوسہ لیا اور پوچھا، یا علیؑ بہت انتظار کرایا؟

حضرت علی علیہ السّلام نے عرض کیا، قبلہ آپؐ نے سُنا تو تھا اُن کی تعداد زیادہ ہے میں اُن کے سامنے تین باتیں پیش کیں کہ اُن میں سے کوئی ایک چُن لو اور امن سے رہو۔

1) میںؑ نے کہا اسلام قبول کرلو، اُنہوں نے انکار کردیا۔

2) میںؑ نے کہا جزیہ قبول کرلو۔ اُنہوں نے انکار کردیا

3) میںؑ نے کہا عرفطہ سے صُلح کرلو۔ پانی وغیرہ سے کچھ حصّہ اُسے بھی دے دو اُنہوں نے اِس سے بھی انکار کردیا اب میرےؑ پاس جنگ کے سوا کوئی چارہ نہ تھا، چنانچہ میں نے تلوار کو بے نیام کیا اور جنگ کرنے لگا بالآخر اُن کے اَسّی ہزار افراد قتل ہوئے تو کہیں جا کر اُنہوں نے شکست تسلیم کی، ابھی ابھی اُن سے فارغ ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، اب اُن میں کوئی اختلاف نہیں ہے سب نے عرفطہ کو اپنا سردار تسلیم کرلیا ہے، عرفطہ نے عرض کیا قبلہ اللہ ہماری طرف سے آپؐ کو اور حضرت علیؑ کو جزائے خیر دے۔"

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ، اُردو جلد 1 ص 232 تا 234 مولف آقائے محمد باقر دہشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 352: وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ سے مُراد میںؑ ہوں

(قَالَ أخبرني) علی بن بلال المهلبی (قال حدثنا) علی بن عبداله بن راشد الا صفهانی (قال حدثنا) ابراهيم بن محمّد الثقفی (قال حدثنا) اسماعيل بن ابان (قال حدثنا) الصباح بن يحيٰى المزنی عن الأعمش عن المنهال بن عمر عن عباد بن عبدالله.

قال قدم رجل الی امير المؤمنين عليه السّلام فقال يا امير المؤمنين اخبرنی عن قول الله افمن كان علی بيّنة من ربّه ويتلوه شاهد مّنه قال ' قال رسول اللهؐ الذی كان علی بيّنة من ربّه وانا الشاهد له و منه والّذی نفسی بيده ماأحد جرت عليه المواسی من قريش الاوقد نزل الله فيه كتابه طائفة والّذی نفسی بيده لأن يكونوا يعلمون ماقضی الله لنا أهل البيتؑ علی لسان النّبیؐ الأمّی احب الی من ان يكون لی مل ء

هذه الرحبة ذهبا واللّٰه ما مثلنا فی هذه الامة الاكمثل سفينة نوح اوكباب حطة فی بنی اسرائيل۔"

ترجمہ:(بحذفِ اسناد): حضرت عباد بن عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنینؑ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کے بارے میں فرمائیں: **اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهٖ وَيَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ**

آپؑ نے فرمایا علیٰ **بَيِّــنَةٍ** سے مُراد حضرتِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں' اور **شَاهِدٌ مِّنۡهُ** سے مُراد میںؑ (امیر المؤمنینؑ) ہوں مجھےؑ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں علیؑ کی جان ہے جس کسی نے بھی قُریش (یعنی بنو ہاشم) میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی کوئی نیکی کی ہے اُس کے حق میں کتابِ خدا میں کوئی نہ کوئی آیت ضرور نازل ہوئی ہے' مجھےؑ قسم ہے اُس ذات کی اگر تم لوگ جان جاتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمؑ اہلبیتؑ کے بارے میں اپنے رسولؐ کی زبان پر جو کچھ جاری فرمایا ہے وہ مجھےؑ اُس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرےؑ لئے یہ کشادہ میدان سونے سے پُر ہو جائے' خدا کی قسم! ہماریؑ اِس اُمّت میں مثال کشتیِ نوح علیہ السّلام جیسی ہے اور ہماریؑ اِس اُمّت میں مثال اُس بابِ **حِطَّ** جیسی ہے جو بنی اسرائیل میں ہوتا تھا' (بنی اسرائیل میں ایک دروازہ تھا جس کا نام **حِطَّةٌ** "تھا" یعنی مغفرت"۔ بنو اسرائیل والے جب کوئی گناہ کرتے تھے تو وہ اُس دروازے سے **حِطَّةٌ حِطَّةٌ** کہہ کر گزر جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ اُن کو معاف کر دیتا تھا۔ ایسے ہی اگر اِس اُمّت کے گناہگار اپنے دل میں آلِ محمد علیھم السّلام کی محبت لے کر جائیں گے تو اللہ اُن کو بھی معاف کر دے گا مترجم)

یا علیؑ اللّھَمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی اُردو شیخ مفید رحمتہ اللہ علیہ ص 241 تا 242)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 353: تم اُس علیؑ کے لئے سوال کرنے آئے ہو جسے ایک رات میں تین ہزار فضیلتیں حاصل ہوئیں

شیخِ صدوق علیہ الرحمتہ کتاب امالی میں سعید بن جبری سے نقل کرتے ہیں: کہ میں ابنِ عباس کے پاس آیا اور اُن سے کہا: اے رسولِ خداؐ کے چچا کے بیٹے' میں تیرے پاس اِس لئے آیا ہوں تا کہ تجھ سے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام اور اُن کے بارے میں لوگوں کے اختلاف کے متعلق پوچھوں' ابن عباس نے فرمایا: اے ابن جبیر! تم اِس لئے آئے ہوتا کہ مجھ سے پیغمبرِ خداؐ کے بعد اِس اُمّت کے بہترین شخص کے بارے میں سوال کرو؟ تم آئے ہوتا کہ اُس کے متعلق سوال کرو جس کے لئے ایک رات میں تین ہزار منقبتیں حاصل ہوئی؟ تم اِس لئے آئے ہوتا کہ وصیِ رسولِ خداؐ' اُن کے جانشین' صاحبِ حوضِ کوثر' صاحبِ پرچم صاحبِ شفاعت کے متعلق دریافت کرو؟

پھر فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے محمدؐ کو خاتم النّبیّین قرار دیا' اگر دنیا کے تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام اہلِ دنیا لکھنے والے ہو جائیں اور یہ سبھی فضائل علی علیہ السّلام آغازِ خلقت تا انتہائے خلقت لکھنا چاہیں تو خدا نے جو اِنؑ کو فضائل عطا کئے اُن میں دسواں حصّہ بھی نہ لکھ پائیں گے۔

یا علیؑ اللّھَمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 1 ص 221' بحوالہ مشارق الانوار 58' امالی صدوق علیہ الرّحمتہ 651 حدیث 15: مجلس 82' بحار الانوار: 40\7 حدیث 17)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 354: (دلیلِ مساواتِ نبیؐ و علیؑ)

تاثیرِ محبتِ علیؑ۔ علیؑ سے مجھؐ کو نسبت ایسی ہے جیسے جان کو نُور سے نُور کو ہے

کتابِ مناقب میں ابن عمر سے نقل ہے: میں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا اور کہا: یا رسولؐ اللہ علی علیہ السّلام کا آپؐ کی نسبت کیا مرتبہ اور مقام ہے؟ آپؐ غصّے میں آگئے اور فرمایا: کیا ہو گیا ہے کہ ایک گروہ اُسؑ کے متعلق پوچھتا ہے جسؑ کا مرتبہ خدا کے نزدیک میرےؐ مرتبے جیسا ہے اور اُسؑ کا مقام میرےؐ مقام جیسا ہے سوائے اِس کے کہ میرےؐ بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اے ابن عمر! میریؐ اور علی علیہ السّلام کی نسبت ایسے ہے جیسے روح اور بدن کی ہے علی علیہ السّلام کی نسبت مجھؐ سے ایسی ہے جیسی جان کی جان سے نسبت ہو اور جیسے نُور کی نُور سے نسبت ہو۔ (یعنی ہمؐ دونوں یک جان اور یک نُور ہیں) اور علی علیہ السّلام کی نسبت میرےؐ ساتھ ایسی ہے جیسے سر کی نسبت جسم سے اور بٹن کی پیراہن سے اے ابن عمر! جس نے علی علیہ السّلام کو دوست رکھا اُس نے مجھےؐ دوست رکھا، اور جس نے مجھےؐ دوست رکھا اُس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے علی علیہ السّلام کے ساتھ دشمنی کی اُس نے مجھؐ سے دشمن کی اور جس نے میرےؐ ساتھ دشمنی کی خدا اُس پر ناراض ہوا، اور اُسے اپنی لعنت کا مستحق قرار دیا:

خبردار! جو علی علیہ السّلام کو دوست رکھے گا خدا اُس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اُس کا حساب آسان ہوگا اور اُس پر سختی نہ ہوگی، آگاہ رہو: جو بھی علی علیہ السّلام کو دوست رکھے گا وہ دنیا سے رخصت نہ ہوگا تاوقتیکہ کہ آبِ کوثر سے سیراب نہ

ہو جائے درخت طوبیٰ سے پھل نہ کھالے اور جنت میں اپنا مسکن نہ دیکھ لے۔

تم آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السّلام کو دوست رکھے گا اُس کی روح آرام سے نکلے گی، اُس کی قبر بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جائے گی۔ جان لو! جو کوئی بھی علی علیہ السّلام کو دوست رکھے گا خدائے تعالیٰ اُس کے ہر عضو کی تعداد کے مطابق اُس کو نعمتیں عطا کرے گا، اور اُس کے قریبیوں میں سے اُنہیں افراد کی شفاعت قبول کرے گا۔

خبردار! جو علی علیہ السّلام کو پہچانتا اور معرفت رکھتا ہو اُنؑ کو دوست رکھتا ہو تو خدا اُس کی روح کو قبض کرنے کے لئے عزرائیل کو ایسے بھیجے گا جیسے اپنے رسولوں کی روح کو قبض کرنے کے لئے اُسے بھیجتا ہے، اور منکر ونکیر کے سوالوں کا خوف وڈر دور فرما دے گا، اور اُس کی قبر کو ایک سال کی مسافت کے برابر وسیع کر دے گا قیامت کے دن سفید چہرے کے ساتھ داخل ہوگا اور بہشت کی طرف ایسے جلدی سے جائے گا جیسے دلہن اپنے شوہر کے گھر کی طرف جاتی ہے یقین کرو! جو کوئی علی علیہ السّلام کو دوست رکھتا ہوگا، تو خدائے تعالیٰ اُسے اپنی عاقبت کے سایہ میں پناہ دے گا اور وہ قیامت کے خوف سے محفوظ ہوگا آگاہ رہو! جو کوئی علی علیہ السّلام کو دوست رکھے گا تو خدا اُس کی خوبیوں کو قبول فرمالے گا اور اُسے بحفاظت بہشت میں داخل کرے گا۔ جان لو! جو کوئی علی علیہ السّلام کو دوست رکھتا ہو وہ خدا کی طرف سے زمین پر امین ہوتا ہے۔''

خبردار! جو کوئی علی علیہ السّلام کو دوست رکھتا ہو تو اُس کے سر پر تاجِ کرامت و فضیلت رکھا جائے گا، جس پر لکھا ہوگا کہ اہلِ بہشت اپنے مقصد کو بامُراد پہنچ گئے، یہی نیک لوگ ہی شیعیانِ علی علیہ السّلام ہیں،

تمہیں معلوم ہونا چاہئے جو کوئی علی علیہ السّلام کو دوست رکھتا ہو' اُس کا نامۂ اعمال کھولا نہیں جاتا اور نہ ہی ترازو لگایا جاتا ہے' اُس کے لئے بہشتوں کے آٹھ دروازے کھول دیتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی علی علیہ السّلام کو دوست رکھتا ہو اور اُنؑ کی محبت لئے ہوئے دنیا سے جائے تو فرشتے اُس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں جب کہ انبیاء خدا اُس کی زیارت کرتے ہیں۔

آگاہ رہو! جو کوئی علی علیہ السّلام کے ساتھ دوستی رکھتے ہوئے اِس دنیا سے رخصت ہوگا تو میںؐ اُس کی جنت کا ضامن ہوں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ خدا کا ایک دروازہ ہے جو بھی اُس دروازے سے داخل ہو وہ نجات پا جائے گا' اور وہ دروازہ محبتِ علی علیہ السّلام ہے۔ خبردار! جو کوئی علی علیہ السّلام کو دوست رکھتا ہو تو خدائے تعالیٰ اُس کے بدن پر بالوں اور جسم کی ہر رگ کے برابر سے جنت میں شہر عطا کرے گا۔

اے عمر کے بیٹے! علی علیہ السّلام اوصیاء کے سردار' پرہیزگاروں کے مولا اور لوگوں پر میرےؐ جانشین ہیں' وہ اِن اماموںؑ کے باپؑ ہیں جن کا چہرہ نورانی اور بابرکت ہے علی علیہ السّلام کی پیروی کرنا میریؐ پیروی کرنا ہے اور اِنؑ کی معرفت حاصل کرنا میریؐ معرفت حاصل کرنا ہے۔

اے عمر کے بیٹے! مجھےؐ خداوندِ قدوس کی قسم' جس نے مجھےؐ رسالت پر مبعوث فرمایا ہے: اگر کوئی فرد خدا کی ایک ہزار سال عبادت کرے اِس حال میں کہ دن کو روزہ رکھے اور راتوں کو بھی عبادت بجا لائے زمین بھر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے' غلام آزاد کرے' اور اِن تمام چیزوں کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان ناحق قتل کر دیا جائے پھر قیامت کے دن خدا ساتھ

اِس حال میں ملاقات کرے کہ علی علیہ السّلام کے ساتھ دشمنی رکھتا ہو' تو اُس کے اعمال میں سے کوئی عمل بھی خدا قبول نہیں کرے گا۔ اِن تمام اعمال کے ساتھ اُسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور گھاٹا کھانے والوں کے ساتھ محشور ہوگا

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' جلد 1 ص 222 تا 225' بحوالہ' مشارق الانوار 61)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 355: روزِ قیامت علیؑ سے کس طرح خطاب کیا جائے گا

کتابِ اربعین سے نقل کرتے ہیں کہ انس بن مالک کہتا ہے کہ' قیامت کے دن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السّلام کو اِس طرح خطاب کیا جائے گا۔ اے علیِ ولیؑ اے سیّد' اے صدیق' اے حاکم' اے رہبر' اے ھادی' اے پرہیزگار' اے رجُل' اے مطہر' اے پاکیزہ' تمؑ اور تمہارےؑ شیعہ بغیر حساب و کتاب کے جنّت میں داخل ہو جاؤ۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' جلد 1 ص 225' بحوالہ' مشارق الانوار 68' ارشاد القلوب: 2\83)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 356: بہشت میں سُتون' اِس سُتون تک صرف علیؑ اور اِنؑ کے شیعہ پہنچ سکتے ہیں

کتابِ مناقب سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: خدا نے بہشت میں ایک سُتون بنایا ہے جو اہلِ بہشت میں ایسے نُور عطا کرتا ہے جیسے سورج اہلِ زمین کو روشنی عطا کرتا ہے اِس سُتون تک صرف علی علیہ السّلام اور اِنؑ کے شیعہ پہنچ سکتے ہیں، بے شک جنت میں دروازے کا کُنڈا سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہے۔ جو کہ سونے کے تختوں

پر لگا ہوا ہے اور اُس کنڈے کا طول یعنی لمبائی پچاس سال کی راہ کے برابر ہے' جب اُس کنڈے کو کھٹکھٹایا جاتا ہے تو اُس سے آواز نکلتی ہے۔ **یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ**

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی لدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 1 ص 225 تا 226' بحوالہٗ مشارق الانوار 68' امالی شیخ صدوقؒ 684' حدیث 3 مجلس 86)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 357: ولادتِ علیؑ کعبہ میں' بجر دِ ولادت آسمانی صحیفوں کی تلاوت

جب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے تو سجدہ کی حالت میں زمین پر تشریف لائے' اِس کے بعد اپنا سرِ اقدس بلند کیا اور اذان و اقامت کہی' اِس کے بعد خدا کی وحدانیت' محمدِ مصطفیٰ صلّی للہ و آلہٖ وسلّم کی رسالت اور اپنیؑ ولایت اور جانشینی کی گواہی دی' پھر رسول خدا صلّی للہ و آلہٖ وسلّم کی طرف اشارہ کیا اور کہا: یا رسول اللہؐ اجازت ہے کچھ پڑھوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں پڑھو' اِس کے بعد علی علیہ السّلام نے اُن صحیفوں کو جو آدم علیہ السّلام پر نازل ہوئے تھے اور اُن کو اِس طرح پڑھا کہ اگر شیث علیہ السّلام موجود ہوتے تو اقرار کرتے کہ علی علیہ السّلام اُن صحیفوں کو سب سے بہتر جانتے ہیں' اِس کے بعد باقی آسمانی کُتب' حضرت نوح علیہ السّلام کی کتاب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی کتاب' حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی تورات' اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی انجیل کو تلاوت فرمایا اُس کے بعد قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی **قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ** (سورہ مومنوں آیت 1)

بتحقیق مومنین کامیاب ہو گئے (رسولِ خداؐ نے فرمایا بِک یا علیؑ) پیغمبرِ اکرم صلّی للہ و آلہٖ وسلّم نے اُن سے فرمایا: ہاں علیؑ مومنین کامیاب ہیں کیونکہ توؑ اُن کا امامؑ ہے' پھر اِنؑ کو اِس طرح مخاطب کیا جیسے اوصیا اور انبیاء کو مخاطب کیا جاتا ہے' پھر خاموش ہو گئے اِس کے بعد رسول خدا صلّی للہ و آلہٖ وسلّم نے اِنؑ (علی علیہ السّلام) سے فرمایا۔

عُدالی طفولیتك فامسك

''اپنیؑ طفولیت (یعنی بچپن) کی طرف لوٹ جا''۔ پس حضرت علی علیہ السّلام اِس کے بعد معجزات ظاہر نہیں کئے' آپؑ کے بے انتہا معجزات اور بیش بہا فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ راہب یمامہ نے حضرت ابو طالب علیہ السّلام کو علی علیہ السّلام کی ولادت کی خبر دی تھی کہ بہت جلد تمہارے ہاں ایک بچہ پیدا ہونے والا ہے' جو اپنے زمانے کے لوگوں کا سردار صاحبِ اسرارِ اِلٰہی' اپنے زمانے کے پیغمبر کا حامی و ناصر اور مددگار اور اُس کا داماد ہوگا' لیکن میں اُس کے زمانے کو دیکھ نہیں پاؤں گا' جب تمؑ اُسے دیکھو تو میری طرف سے سلام عرض کرنا۔ جب امیر لمؤمنین علیہ السّلام پیدا ہوئے تو جنابِ ابو طالب علیہ السّلام اُس راہب کے پاس گئے تا کہ اُسے خبر دیں' لیکن وہ راہب قضائے اِلٰہی پر لبیک کہہ چکا تھا' واپس امیر المؤمنین علیہ السّلام کی طرف پلٹے' اُنہیںؑ پکڑا اور بوسہ دیا' امیر المؤمنین علیہ السّلام نے اپنےؑ والدِ بزرگوار کو سلام کیا' لب کشائی کی' اور کہا اے والدِ بزگوار کیا راہب یمامہ کی طرف سے ہو کر آئے ہو' جس نے میریؑ آمد کی بشارت دی تھی؟ اِس کے بعد تمام قصّہ نقل کیا آپؑ کے والد حضرت ابو طالب علیہ السّلام نے کہا اے خدا کے ولی آپؑ نے سچ کہا۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی لدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 1 ص 226 تا 228' بحوالہٗ مشارق الانوار الیقین: 75)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 358: حضرت علیؑ نے بابِ خیبر کو اِلٰہی قوت سے اُکھاڑا

خیبر کے دن صفیہ بنتِ حییٰ بن اخطب یہودی جو اپنے زمانہ کی خوبصورت ترین عورت تھی' رسولِ خدا صلّی للہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئی' حضور اکرمؐ نے اُس

کے چہرے پر زخم دیکھا تو اُس سے پوچھا ایک بادشاہ کی بیٹی اور چہرے پر یہ زخم کیسا؟ اُس نے عرض کیا: جب حضرت علی علیہ السّلام نے قلعہ میں داخل ہونے کے لئے قلعہ کے دروازے کو دھکا دیا تو پورا قلعہ لرزنے لگا' اُس سے قلعہ کے محافظ ونگہبان سب نیچے گر گئے' جس تخت پر میں بیٹھی تھی وہ لرزنے لگا تو میں اوندھے مُنہ زمین پر گری اور مجروح ہوگئی۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ائے صفیہ خدا کے نزدیک علی علیہ السّلام کا مرتبہ بلند ہے اِسؑ کی شان اور مقام بلند ہے' جب علی علیہ السّلام نے قلعہ کو ہلایا تو فقط قلعہ میں لرزہ پیدا نہیں ہوا بلکہ تمام آسمان' زمین اور عرشِ الٰہی غضب ناک ہو کر علی علیہ السّلام کی خاطر لرزنے لگے۔ اِس واقعہ کے بعد حضرت عمر نے حضرت علی علیہ السّلام سے سوال کیا؟ آپؑ نے ایسے دروازے کو زمین بوس کیا' جس کا ہلانا ناممکن تھا' جب کہ آپ تین دن سے بھوکے تھے کیا؟ یہ آپؑ نے بشری طاقت کے ذریعے سے کیا؟ آپؑ نے فرمایا: میںؑ نے اِس کو بشری طاقت کے ذریعہ سے نہیں بلکہ اِلٰہی طاقت اور اُس نفسِ مطمئنہ کی قوت سے اُکھاڑا ہے جو اپنے پروردگار کی ملاقات اور دیدار سے مطمئن اور راضی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی لدین مستبط قدس سرہٗ جلد 1 ص 229' بحوالہ مشارق الانوار 110:' بحار الانوار: 21\40 حدیث 37' مدینۃ المعاجز 1\425 حدیث 286)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 359: علیؑ کے ساتھ کیا' کیا جائے گا۔ علیؑ نے کیا کیا' کیا علیؑ کیا کرنے والے ہیں

(بحذف اسناد) ابراھیم بن ابی محمود نے امام علی رضا علیہ السّلام سے روایت کی اور آپؑ اپنےؑ آبائے طاہرین علیھم السّلام کی سند سے امامِ حسین علیہ السّلام سے روایت کی'

اِنہوںؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: یا علی علیہ السّلام! میرےؐ بعد تم پر ظلم کیا جائے گا اُس کیلئے ہلاکت ہے جو تمؑ پر ظلم اور زیادتی کرے گا۔ اور خوشخبری ہے اُس کے لئے جو تمہاری پیروی کرے اور تمؑ پر جسارت نہ کرے۔

یا علی علیہ السّلام! میرےؐ رُخصت ہونے کے بعد تمؑ سے جنگیں کی جائیں گی' ہلاکت ہے اُس کے لئے جو تمؑ سے جنگ کرے اور خوشخبری ہے اُس کے لئے جو تمہاری مَعیّت میں رہ کر تمہارے دُشمنوں سے جنگ کرے۔

یا علی علیہ السّلام! تم میرےؐ بعد میرےؐ کلام کی روشنی میں گفتگو کرو گے اور میریؐ زبان سے تکلّم کرو گے۔ ہلاکت ہے اُس کے لئے جو تمہاریؑ بات کو ٹھکرائے اور اُس کے لئے خوشخبری ہے جو تمہارےؑ کلام کو قبول کرے۔

یا علی علیہ السّلام! میرےؐ بعد تمؑ اِس اُمّت کے سردار' اِن کے امام اور اِن پر میرےؐ خلیفہ ہو۔ جو تمؑ سے جُدا ہوگا وہ قیامت کے دن مجھؐ سے جُدا ہوگا۔ اور جو تمہارےؑ ساتھ وابستہ رہے گا وہ قیامت کے دن میرےؐ ساتھ وابستہ رہے گا۔ یا علی علیہ السّلام! تمؑ سب سے پہلے مجھؐ پر ایمان لائے اور میریؐ تصدیق کی اور تمؑ سب سے پہلے میریؐ مدد کرنے والے اور میریؐ مَعِیّت میں میرےؐ دُشمنوں سے جہاد کرنے والے اور میرےؐ ساتھ تمؑ نماز پڑھنے والے ہو کہ اُس وقت باقی لوگ جہالت کی غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔

یا علی علیہ السّلام! تم پہلے فرد ہو جو میرےؐ ساتھ قیامت کے دن مبعوث ہو گے۔ اور تمؑ پہلے فرد ہو جو میرےؐ ساتھ پُلِ صراط کو عبور کرو گے۔

یا علی علیہ السّلام! میرےؐ پروردگار نے اپنی عزّت کی قسم کھائی ہے کہ وہ کسی کو اُس وقت تک پُلِ صراط سے گزرنے نہیں دے گا جب تک اُس کے پاس تمہاریؑ اور تمہاریؑ اولادؑ

کے آئمہؑ کی ولایت کی سند موجود نہ ہوگی' اورتمؑ سب سے پہلے میرےؐ پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوگے۔ اور حوضِ کوثر سے تمؑ اپنےؑ دوستوں کو سیراب کروگے اور اپنےؑ دشمنوں کو وہاں سے دور کروگے اور جس وقت میںؐ مقامِ محمود پر کھڑا ہوں گا تو اُس وقت تمؑ میرےؐ ساتھی ہوگے۔ تمہیںؑ ہمارے مُحبوں کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔ تم اُن کی شفاعت کروگے۔ اور تمؑ سب سے پہلے میرےؐ پرچم ''لواءِ حمد'' کو لئے ہوئے جنت میں داخل ہوگے اور اُس پرچم کے ستّر (70) ٹکڑے ہوں گے اور وہ ایک ٹکڑا شمس وقمر سے زیادہ وسیع ہوگا۔ اور جنّت کے شجرۂ طوبیٰ کے مالک تمؑ ہوگے۔ اُس درخت کی جڑ تمہارےؑ گھر میں ہوگی اور اُس کی ٹہنیاں تمہارےؑ شیعوں اور محبّوں کے گھروں میں ہوں گی۔''

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(عیون اخبار رضا علیہ السّلام شیخ صدوقؒ اُردو' ص 528 تا 529 جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 360: علیؑ کی ولایت اور کھوپڑی

ابنِ شاذان علیہ الرحمہ کتاب ''فضائل'' میں نوشیروان کی کھوپڑی کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔ جسے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام نے کلام کرنے کا حکم دیا تھا۔ کھوپڑی سے آواز آتی ہے کہ آپؑ مومنوں کے امیر اور حاکم' اوصیاء کے سردار اور پرہیز گاروں کے پیشوا ہو۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ تخت وتاج اور اپنا بلند مقام آپؑ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے میں نے اپنے ہاتھوں کھودیا۔ بہشتِ بریں سے محروم ہوگیا اور بدنصیب رہا۔ لیکن عادلِ حقیقی نے میرے کافر ہونے کے باوجود میری عدالت اور قوم میں انصاف روا رکھنے کی وجہ سے مجھے آگ کے عذاب سے بچالیا۔ میں آگ میں ہوں لیکن آگ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔ مجھے عذاب نہیں دیتی اور نہ ہی مجھے جلاتی ہے کتنے افسوس اور ندامت کا

مقام ہے کہ اگر میں ایمان لایا ہوتا تو آج آپ کے ساتھ بیٹھا ہوتا۔

لوگوں نے جب اِس کھوپڑی کی اِس بات کو سُنا تو رونے لگے' پریشان ہوگئے اور ذاتِ اقدس امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے بارے میں اختلاف میں پڑ گئے' وہ جو اہل اخلاص تھے کہنے لگے کہ آپ خدا کے بندے' اُس کے ولی اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جانشین ہیں' جب کہ دوسرا گروہ اِس بات کا قائل ہوگیا کہ وہ پیغمبر ہیں۔ ایک گروہ مثل عبداللہ بن سبا اور اُس کے پیروکار کہنے لگے کہ وہ خدا ہے۔

امیر المؤمنین علیہ السّلام نے اُن کو حاضر کیا اور فرمایا: شیطان نے تم پر غلبہ حاصل کرلیا۔ اِس بیہودہ گفتگو جو کہ کفر ہے سے باز آجاؤ میںؑ تو اپنے خدا کا بندہ ہوں چنانچہ کچھ لوگوں نے توبہ کرلی اور باز آگئے، جب کہ کچھ اپنے کُفر پر بضد رہے۔ حضرتؑ نے اُن کو آگ میں جلا دیا کچھ لوگ اُن میں سے دوسرے شہروں کی طرف بھاگ گئے اور اِس جگہ جا کر کہنے لگے اگر علی علیہ السّلام کے وجود میں ربوبیت نہ ہوتی اور وہ خدا نہ ہوتے تو ہمیں آگ میں نہ جلاتے۔ ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں اِس سے کہ پستی اور بیچارگی ہمارے درپے ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مولف سید احمد رضی لدین مستنبط قدس سرہ' ص 229 تا 230 بحوالہ فضائل ابن شاذان: 70)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 361: علیؑ چمکتا ہوا سورج

سلمہ بن قیس رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے نقل کرتا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا علی علیہ السّلام ساتویں آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتے ہیں جیسے اہلِ زمین کے لئے سورج نورانیت بانٹتا ہے۔ اور آسمان اہلِ زمین کے لئے اندھیری رات کے چاند کی مانند ہیں۔ اور آپؐ نے فرمایا: خدا نے علی علیہ السّلام کو اِتنی عزّت وتکریم اور فضیلت عطا کی ہے کہ

اگر اہلِ زمین میں تقسیم کی جائے تو سب کے لئے کافی ہے۔ اِتنا علم اُنؑ کو عطا کیا کہ اگر زمین والوں پر تقسیم کیا جائے تو تمام کے تمام اہلِ علم ہو جائیں' جنت کے ہر پردہ پر نامِ علی علیہ السّلام لکھا ہوا ہے اور مجھےؐ خدا نے اِس بارے میں بشارت دی ہے کہ علی علیہ السّلام حق تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین اور فرشتوں کے نزدیک عظیم الشان ہے۔ علی علیہ السّلام میرےؐ نزدیکیوں اور مقربوں میں سے ہیں اور میریؐ نسبت وفادار ہیں۔ وہ میراؐ ظاہر و باطن' میراؐ خفیہ و آشکار' میرےؐ ساتھ رہنے والا' میرا ہمدم اور میریؐ روح ہے۔ میںؐ نے خدا سے دعا کی ہے کہ مجھؐ سے پہلے اِس کی روح کو قبض نہ کرنا' اور جب اِس دنیا سے جائے تو شہید ہو کر جائے۔ بیشک میںؐ جب بہشت میں داخل ہوا تو وہاں دیکھا کہ اِسؑ کے لئے مخصوص حوریں درختوں کے پتّوں کی تعداد سے زیادہ اور اس کے لئے مخصوص محلات انسانوں کی تعداد سے زیادہ تھے **علی منی و انامن علی من تولّٰی علیًا فقد تولانی حبه نعمة و اتّباعه فضیلة**

علی علیہ السّلام مجھؐ سے ہے اور میںؐ علی علیہ السّلام سے ہوں جس نے علی علیہ السّلام کی ولایت کو قبول کیا اُس نے میریؐ ولایت کو قبول کیا اِس کی محبت نعمت اور اطاعت' فضیلت ہے۔

زمین پر چلنے والوں میں سے کوئی بھی میرےؐ بعد علی علیہ السّلام سے بڑھ کر صاحبِ فضیلت نہیں ہے خدا نے حکمت کو اِسؑ پر نازل فرمایا اِسےؑ دانش و بزرگی کا لباس پہنایا' اِسؑ کے سبب سے محافل کو زینت بخشی' اہلِ ایمان کو عزت دی' اور لشکریوں کو نصرت اور مدد عطا کی' دین کو غالب کیا' زمینوں کو آباد اور نیک سیرت لوگوں کو عزت و آبرو بخشی ہے۔

مثله کمثل بیت الله الحرام یزاو ولا یزور و مثله کمثل القمر اذاطلع اضاء ت الظلم ومثل الشمس اذاطلعت اضاء ت الحنا دس اِسؑ کی مثال کعبہ کی مثال ہے کہ اِس کی زیارت کی جاتی ہے وہ کسی کی زیارت نہیں کرتا (یعنی اِس کے گرد گھوما جاتا ہے وہ کسی کے گرد نہیں گھومتا) وہؑ چمکتے ہوئے چاند کی مانند ہے کہ جب چمکتا ہے تاریکیوں کو منور کر دیتا ہے۔ اور وہ سورج کی طرح ہے کہ جب روشن ہوتا ہے تو تاریکی فنا ہو جاتی ہے۔''

خدا نے اپنی کتاب میں اِسؑ کی توصیف کی ہے اور آیات میں اِسؑ کی مدح وستائش فرمائی ہے۔ وہؑ، اپنی زندگی میں معاف کرنے والا' بلند مقام پر فائز اور اِس دنیا سے جاتے وقت شہید ہے۔ خدا نے موسیٰ علیہ السّلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا' اے عمرانؑ کے بیٹے! میں کسی کی نماز قبول نہیں کروں گا مگر اُس کی جو میری عظمت کے سامنے عاجزی اور انکساری دکھائے' ہمیشہ اپنے دل میں میرے خوف اور محبت کو جگہ دے' دن میری یاد میں گزارے' اور میرے اولیاءؑ کہ جن کی خاطر میں نے آسمان و زمین اور بہشت و دوزخ کو پیدا کیا ہے جو کہ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور اُس کی پاک آلؑ ہیں کی معرفت رکھتا ہو۔ جو کوئی اِنؑ کو پہچان لے اور اِنؑ کے حق کی معرفت حاصل کرے تو اگر وہ کوئی چیز نہ جانتا ہو تو میں اُسے اُس سے آگاہ کر دیتا ہوں' اگر وہ ظلمت اور تاریکی میں ہو تو اُس کے لئے روشنی پیدا کر دیتا ہوں اُس کے سوال کرنے سے پہلے ہی اُسے بخش دیتا ہوں اور اُس کے پکارنے سے پہلے ہی حاجت روائی کر دیتا ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 237 تا 239 مولف سید احمد رضی لدین مستبط قدس سرہ' بحوالہ مشارق الانوار: 149)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 362: علیؑ پانی پر چلنے لگے، خدا کا اسمِ اعظم علیؑ ہے

مجلسی علیہ الرحمتہ کتاب مشارق الانوار سے نقل کرتے ہیں صاحبِ کتاب عیونِ اخبار رضاؑ نے روایت کی ہے کہ ایک دن امیر المؤمنین علیہ السّلام ایک سفر پر جار ہے تھے کہ خیبری یہودیوں میں سے ایک یہودی حضرت کے ہمراہ ہوگیا راستے میں ایک ایسے درہ کے پاس پہنچے جہاں سیلاب کا پانی جمع تھا۔ یہودی نے فوراً اپنا کپڑا جو سوتی یا پشم کا تھا اُٹھایا اور پانی کے اُوپر چلنے لگا جب تھوڑا سا گیا تو علی علیہ السّلام کو کہنے لگا اگر آپؑ بھی وہ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو میری طرح پانی کو عبور کر جاتے۔

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام نے اُس سے فرمایا: تھوڑا رُک جاؤ۔ پھر آپؑ نے اشارہ فرمایا تو پانی جم گیا اور سخت ہوگیا' آپؑ اُس کے اُوپر چلنے لگے۔ یہودی نے جب یہ دیکھا تو اپنے آپؑ کو علی علیہ السّلام کے قدموں پر گرا دیا اور عرض کرنے لگا' اے جوان مرد! تو نے کیا پڑھا ہے کہ پانی پتھر میں تبدیل ہوگیا ہے؟ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام نے فرمایا: تو نے کیا پڑھا تھا جس کی وجہ سے تو پانی کے اُوپر چلنے لگا تھا؟ اُس نے عرض کیا' میں نے خدا کو اُس کے اسمِ اعظم کی ساتھ پکارا تھا۔ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام نے فرمایا وہ خدا کا اِسمِ اعظم کیا ہے؟

اُس نے عرض کی محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے جانشین کا نام ہے۔ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام نے فرمایا: میںؑ محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا جانشین ہوں۔ یہودی آپؑ کی حقانیت کا اعتراف کر کے اسلام لے آیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 243' مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ مشارق الانوار: 172 مدینہ لمعاجز 430 حدیث 290)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 363: نامِ علیؑ کے واسطے سے پتھر سونا ہوگیا

عمّار بن یاسر سے نقل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں ایک دن اپنے مولا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی خدمت میں شرفیاب ہوا' حضرتؑ نے مجھے پریشان دیکھ کر وجہ پوچھی' میں نے عرض کیا: میں مقروض ہوں اور صاحبِ قرض تقاضا کر رہا ہے۔ امیرا لمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام نے ایک پتھر کی طرف جو نیچے گرا ہوا تھا اشارہ کیا اور فرمایا: اُس کو اُٹھاؤ اور اپنا قرض ادا کرو عمّار نے عرض کیا: اِس پتھر کی تو کوئی قیمت ہی نہیں ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السّلام نے فرمایا: میراؑ واسطہ دے کر خدا سے دعا کرو وہ اُسے سونے میں تبدیل کر دے گا۔ عمّار کہتا ہے کہ میں نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی ہدایت پر عمل کیا وہ سونا بن گیا۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا: جتنی تیری ضرورت ہے وہ لے لو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ تو سخت ہے' کس طرح نرم ہوگا؟ حضرتؑ نے فرمایا: اے کمزور یقین والے میراؑ نام لے کر خدا سے دُعا کرو تا کہ وہ نرم ہو جائے' بے شک میرےؑ نام کی برکت سے داؤد علیہ السّلام کے لئے نرم ہوا۔ عمّار کہتا ہے: میں نے ایسا ہی کیا وہ نرم ہوگیا اور اپنی ضرورت کے مطابق اُسے لے لیا۔ پھر حضرتؑ نے فرمایا: میرےؑ نام کا واسطہ دے کر خدا سے دعا مانگو تا کہ یہ سونا اپنی پہلی شکل میں بدل جائے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدٌ وّ آلِ محمّدٌ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 244' مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ مشارق الانوار: 173 مدینہ لمعاجز 1\341 حدیث 291)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت364: قال علیؑ: میریؑ مثل تمہیں کوئی نہیں ملے گا میںؑ قرآن کی ہر ایک آیت کے بارے میں جانتا ہوں

(قال أخبرنی) ابو الحسن علی بن بلال المهلبی (قال حدثنا) علی بن عبدالله بن اسد الا صفهانی (قال حدثنا) ا براهیم بن محمّد الثّقفی (قال حدثنا) القتاد (قال حدثنا) علی بن هاشم أبیه عن سعید بن ا لمسیب قال سمعت یحییٰ بن ام الطویل یقول سمعت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیه السّلام یقول مابین لوحی المصحف من آیة الا وقد علمت فیمن نزلت و ابن نزلت فی سهل اوجیل وان بین جوانحی المعلمابما قال سلونی قبل ان تفقدونی فانکم ان فقد تمونی لم تجدوا من یحد ثکم مثل حد ثنی.

ترجمہ: بحذف اسناد:۔ جنابِ یحییٰ بن اُمّ طویل بیان کرتے ہیں میں نے حضرتِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے سُنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قرآن کریم کی کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میںؑ اُس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں نازل ہوئی کس مقام پر نازل ہوئی' میدان میں یا پہاڑ پر۔ میرےؑ اِس سینے میں تمام کا تمام قرآن جمع ہے۔ آپؑ نے فرمایا مجھ سے سوال کرو قبل اِس کے کہ تم مجھے اپنے اندر نہ پاؤ۔ میریؑ مثل تمہیں کوئی نہیں ملے گا۔ جو میریؑ طرح تم سے حدیث بیان کرے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص 251)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت365: جو دشمنِ آلِ محمدؐ ہے وہ گدھا ہے

(قال أخبرنی) ابوبکرمحمد بن عمر الجعابی (قال حدثنا) ا بو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی (قال أخبرنی) عمر بن اسلم (قال حد ثنا) سعید بن یوسف البصری عن عبدالرحمٰن ا لمداینی عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی عن ابی ذرالغفاری رضی اللّٰه عنه قال رأیت رسول الله صلّی اللّٰه علیه و آلهٖ و سلّم وقد ضرب کتف علی ابن ابی طالب علیه السّلام بیده وقال یا علیؑ من احبنا فهوالعربی ومن ابغضنا فهوالعلج شیعتنا اهل البیوتات و الصعادن و الشرف ومن کان مولده صحیحا وما علی ملة ابراهیم علیه السّلام الا نحن و شیعتنا وسایر النّاس منها برآء وان ا للّٰه ملائکة یهدمون مئیات شیعتنا کما یهدم ا لقدوم البنیان.

ترجمہ: بحذف اسناد:۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: یا علی علیہ السّلام! جو ہمارےؑ ساتھ محبت کرے گا وہ ہی فصاحت کے ساتھ بولنے والا ہوگا اور جو ہمارے ساتھ بغض وعداوت رکھے گا وہ گدھا ہوگا۔ ہمارے شیعہ ہی گھروں والے مشرف ومعادن کے مالک ہوں گے اور ہمارےؑ شیعہ ہی ہیں جن کی ولادت صحیح ہوگی۔ (یعنی حلال زادے) اور ملّت ابراہیم علیہ السّلام پر سوائے ہمارےؑ اور ہمارےؑ شیعوں کے کوئی نہیں ہوگا۔ باقی تمام لوگ اِس ملّت سے بیزار ہوں گے

۔اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا ایک خاص گروہ ہے جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کر دیں گے۔جس طرح کلہاڑے درختوں کی جڑوں کو کاٹ کر ختم کر دیتے ہیں۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص280)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت366: علیؑ اپنے محبّوں کو جنت میں' اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں ڈالیں گے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۖ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَاتِيْنِىْ جِبْرَئِيْلُ بِخَزْ مَتَيْنِ خَزْمَةٌ مِنْ مَفَاتِيْحِ النَّارِ وَخَزْمَةٌ مِنْ مَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ وَكَانَ عَلٰى مَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ اَسْمَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ شِيْعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى مَفَاتِيْحِ النَّارِ اَسْمَاءُ الْمُبْغِضِيْنَ مِنْ اَعْدَائِهٖ فَيَقُوْلُ يَامُحَمَّدُ هٰذَا لِلْمُبْغِضِيْكَ وَهٰذَا الْمُحِبِّيْكَ فَادْ نَعْهُمَا اِلٰى على بن ابى طالب عليه السّلام فَيَحْكُمُ فِيْهِمْ بِمَا يُرِيْدُ ۔

کتابِ مناقب میں حضرت جابر انصاریؒ سے مروی ہے کہ مختارِ روز جزاء جنابِ محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: جب روزِ قیامت ہوگا تو جبرائیلؑ بحکمِ ربِّ جلیل حلقے میرےؐ پاس لائیں گے' ایک میں کلید ہائے جنّاتِ النّعیم' دوسرے میں مفاتیح نار جحیم ہوں گے۔بہشت کی کُنجوں پر نام شیعیانِ آلِ محمّدؐ مرقوم ہوں گے۔اور جن کی کنجیوں پر نام دشمنانِ آلِ محمّدؐ مرقوم ہوں گے۔پس میں اُن دونوں حلقوں کو اپنے بھائی اور وزیر جنابِ امیر علیہ السّلام کے ہاتھ میں دوں گا کہ جس کے حق میں جیسا مناسب جانیں ویسا کریں۔

فَوَالَّذِىْ قَسَّمَ الْاَرْزَاقَ لا يَدْخُلُ مُبْغِضُهُ الْجَنَّةَ وَلَامُحِبُّهُ النَّارَ اَبَدًا۔

پس واللہ! کبھی محبّ و دوست دارِ حیدر کرارؑ داخلِ نار اور مبتلائے عذاب نہ ہوگا اور

اُن کا دشمن بھی نعماتِ بہشت سے سیراب نہ ہوگا۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحور الممتحمہ اُردو جلد1 ص37-38 علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت367: علیؑ کا دوست فردوسِ اعلیٰ میں' علیؑ کا دشمن نارِ سقر میں رہے گا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ عَلِيًّا قَائِدَا الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْجَنَّةِ وَبِهٖ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَبِهٖ يُعَذِّ بُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقُلْنَا كَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ مُحِبُّوْ هُ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَمُبْغِضُوْهُ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ ۔

کتابِ مناقبِ مرتضوی میں محمد بن خلیفہ سے منقول ہے کہ جنابِ شَفِيْعُ الْمُذْ نِبِيْنَ وَخَاتِمِ الْمُرْسَلِيْنَ صلّی لله علیه و آلهٖ و سلّم نے فرمایا کہ پروردگارِ عالم نے علی علیہ السّلام کو مسلمانوں کے واسطے سببِ دخولِ جنت قرار دیا ہے اور روزِ قیامت لوگ اُسی سبب سے داخلِ بہشت اور واصلِ نارِ جحیم ہوں گے۔'' راوی کہتا ہے کہ میں عرض کی: یا مولاؑ! یہ امر کیونکر ہوسکتا ہے۔حضرتؐ نے فرمایا: جو علیؑ کا دشمن ہوگا اُس کا مقام نارِ سقر اور جو دوست ہوگا اُس کے لئے فردوسِ اعلیٰ میں جگہ مقرر ہے۔''

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحور الممتحمہ اُردو جلد1 ص38 علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت368: میرےؐ بعد نبوت ختم نہ ہوتی تو سوائے علیؑ کے کوئی نبی نہ ہوتا

(دلیلِ مساواتِ نبیؐ و علیؑ ہے)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَصْطَفَانِىْ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَاَخْتَارَنِىْ وَاصْطَفٰى عَلَى الْاَوْ صِيَآءِ وَصِيِّىْ وَجَعَلَهٗ اِبْنَ عَمِّىْ وَصَهَّرَنِىْ لَهٗ وَشَدَّ بِهٖ

عَضُدِیْ کَمَا شَدَّ عَضُدَ مُوْسٰیؑ بِاَخِیْهِ هَارُوْنَؑ وَهُوَ خَلِیْفَتِیْ وَوَزِیْرِیْ وَلَوْکَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَتِ النُّبُوَّةُ لَهٗ ۔

کتابِ مناقب میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ سلطان الانبیاء جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھؐ کو تمام انبیاء میں برگزیدہ کیا اور سارے اوصیاء میں میرےؐ وصیؑ و جانشین امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کو مقبول گردانا' اور اسد اللہِ الغالب علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے زورِ بازو سے میرےؐ بازوؤں کو قوت دی' جس طرح کہ حضرتِ ہارون علیہ السّلام کو جنابِ موسیٰ علیہ السّلام کا قوتِ بازو قرار دیا تھا۔ اور وہ (علیؑ) میرےؐ بعد میراؐ خلیفہ اور وزیر ہے۔ اگر میرےؐ بعد نبوت منقطع نہ ہوتی تو کوئی نبی دوسرا سوائے علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے نہ ہوتا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(بحور المغمۃ اُردو جلد 1 ص 47 علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 369: اگر فضائل و مراتبِ علیؑ سے آگاہ ہونا چاہتے ہو تو مقبرہ یہود میں جا کر ندا کرو یا بُندار

قَالَ النَّبِیُّ حَدَّ ثَنِیْ جِبْرَ یِیْلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالیٰ اَنَّ اللّٰهُ یُحِبُّ عَلِیًّا مالَا یُحِبُّ الْمَلَائِکَةَ وَلَا النَّبِیّیْنَ وَلَا لْمُرْ سِلِیْنَ وَمَامِنْ تَسْبِیْحَةٍ یُسَبِّحُ اللّٰهَ اِلَّا یَخْلُقُ اللّٰهُ مِنْهُ مَلَکًا یَسْتَغْفِرُ لِمُحِبِّیْهِ وَشِیْعَتِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۔

کتابِ مناقب میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ جنابِ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم فخر موجودات نے فرمایا کہ جبرائیلؑ نے خداوندِ جلیل کی طرف سے مجھ سے کہا کہ اے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! حق تعالیٰ محبّانِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اِس

قدر دوست رکھتا ہے کہ ملائکہ اور انبیاء اور مرسلین سے کسی کو عزیز نہیں رکھتا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے ہر تسبیح سے خلاّقِ عالم ایک فرشتہ خلق فرماتا ہے کہ وہ دوست دارانِ علی علیہ السّلام کے واسطے روزِ قیامت تک استغفار کرتا رہے۔

صاحبِ اسرارِ شہادۃ مجیب الدعوات میں اِن کلمات کے ساتھ دعا فرماتے تھے۔

یَاسَیِّدِیْ اِنَّ حُبَّ حَیْدَرِ الْکَرَّ ارِ جُنَّةٌ یَارَبِّ خَفِّفْ بِهٖ اَوْ زَارِیْ اَوْزَارَاُمَّتِیْ فِیْ ذُنُوْ بِهِمْ۔

اے پروردگار' اے مالک! بہ تحقیق' علی علیہ السّلام کی محبت گناہگاروں کے لئے سپر ہے۔ اے غفّار! بحقِّ حیدرِ کرار علیہ السّلام میریؐ اُمّت کی پشت کو بارِ گناہ سے سُبک کر دے کیونکہ اُمّت کے بارِ گناہ سے میں گرانبار ہوں۔ حضرتِ سلمانؓ جو اُس وقت حاضر تھے عرض کرنے لگے بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلُ اللّٰهُ یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں' اِن کلمات سے تو ہم گناہگار دعا کرتے ہیں نہ کہ آپؐ اِس طرح جنابِ احدیت میں عرض کریں۔ چاہتا ہوں کہ آپؐ اِس وقت اپنیؐ زبان معجز بیان سے جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے فضائل بیان فرمایئے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے سلمانؓ اگر فضائل و مراتبِ علی علیہ السّلام سے آگاہ ہونا چاہتے ہو تو مقبرۂ یہود میں جا کر نِدا کرو "یا بُندار" جب وہ روح مجسم ہو کر آگے حاضر ہو اُس سے جو سوال چاہو کر لینا۔

سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے جب مقابر یہود پر جا کر "یا بُندار" پُکارا تو ایک شخص حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا اے بندار! تو کس دین پر دنیا سے گیا؟ اُس نے کہا میں دینِ یہود پر

مرا ہوں۔ پوچھا کہ تیرا درجہ و مقام کیسا ہے راحت میں بسر ہوتی ہے یا عذاب میں؟ اُس نے کہا: اے سلمانؓ! میں بدولتِ محبتِ شاہِ ولایت کے نہایت بشاشت سے بسر کرتا ہوں۔ میں اپنی زندگی میں جنابِ حیدرِ کرار علیہ السّلام کو بہت دوست رکھتا تھا اور اُنؑ کی صحبت کو بہت پسند کرتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک لحہ کے لئے بھی جنابِ امیر علیہ السّلام سے جُدا ہونا شاق تھا۔ مگر اُس صحبت کے باوجود میں نے دینِ اسلام قبول نہ کیا۔ جب میں نے دارِ فنا سے عالمِ بقا کو کوچ کیا تو مجھے ملائکہ عذاب نے جہنم میں ڈال دیا۔ ناگاہ اُسی شدید عذاب میں ایک قبۂ نور نے کہ اُس کا طول و عرض میری حدِ نگاہ ہے۔ جہنم کو احاطہ کرلیا۔ پس میں اُس قبۂ نور میں جہنم کے عذاب سے محفوظ ہوں۔

صاحبِ سرور کونینؒ لکھتے ہیں کہ اُس یہودی نے یہ جواب دیا کہ جب میں جہنم میں ڈالا گیا تو ایک ایسی آواز آئی، گویا کوئی کہتا ہے کہ اِس یہودی نے دنیا میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے ایک شیعہ کے ساتھ احسان کیا ہے۔ اِسے راحت و آرام سے رکھنا چاہئے۔ اِسی اثناء میں ایک قبۂ نور ہمارے سر پر نصب ہوگیا اور آتشِ دوزخ ہم سے دُور ہو گئی پس میں اُس میں بہت آرام سے ہوں اور نعمتِ خدا سے روزی پاتا ہوں۔

سلمانؓ کہتے ہیں کہ اِس کے بعد میں خدمتِ جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ و سلّم میں حاضر ہوا اور کیفیت عرض کی۔ حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ نعمت میں نے تم کو اُس چیز سے زیادہ دی جو تم نے مجھ سے طلب کی تھی۔

اے سلمانؓ! تم میریؐ اُمّت کے لوگوں سے بیان کرو کہ جس کافر کے دل میں بھی علی علیہ السّلام کی محبت ہوگی، اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اِسی طرح ایک قبۂ نور جہنم کے درمیان

بنادے گا جیسا کہ اُس یہودی کو ملا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(بحوالہ المنتخبہ اُردو جلد 1 ص 47 تا 49 علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 370: خلقتِ آدمؑ سے پہلے محمدؐ نبی تھے، علیؑ امیر تھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَہ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّة قَالَ النَّبِیُّ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ اللّٰهُ آدَمَ وَیُنْفَخُ الرُّوْحُ فِیْهِ وَقَالَ اِذَا اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَاتِهِمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَنَارَبُّكُمْ اَلا عَلٰی وَمُحَمَّدٌ نَبِیُّكُمْ وَعَلِیٌّ اَمِیْرُكُمْ۔

کتابِ مناقبِ مرتضوی میں ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ رحمتہ للعالمین جنابِ خاتم المرسلین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے کسی نے پوچھا کہ امرِ نبوت آپؐ کی ذاتِ بابرکت کے واسطے کب قرار پایا۔

آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنابِ آدم علیہ السّلام کو خلق نہ فرمایا تھا اور اُن کے قالبِ خاکی میں روح حلول نہ ہوئی تھی۔ حضرتِ محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جب پروردگارِ عالم نے عالمِ ذر میں بنی آدمؑ کی ارواح سے شہادت طلب کی اور اُنہوں نے کہا کہ تو خالق کائنات ہے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں اور محمدؐ تمہارے رسولؐ اور علیؑ تمہارے امیر اور سردار ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمدؐ وّ آلِ محمدؐ

(بحوالہ المنتخبہ اُردو جلد 1 ص 57 تا 58 علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 371: علیؑ مجھؐ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں
دینِ خدا کو میرےؐ بعد میریؐ جانب سے علیؑ ادا کریں گے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سَلَّمَ اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَھُوَاوَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ بَعْدِیْ لَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ دَیْنِیْ اِلَّا عَلِیٌّ ۔

ترجمہ:۔ صحاح ستہ، صواعق محرقہ ابنِ حجر مکّی، مصابیح، مسند احمد بن حنبل اور مشکوۃ میں حُبْشِی بن ضادہ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ علیؑ مجھؐ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور وہ میرےؐ بعد ہر مومن اور مومنہ کا ولی اور حاکم ہے اور میرےؐ دین کو میریؐ طرف سے علیؑ کے سوا اور کوئی ادا نہ کرے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکب دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی حنفی سنّی ص 179)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 372: علیؑ تمام خلائق میں افضل و وحید اور یگانہ ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ عَلِیٍّ فِی النَّاسِ کَمَثَلِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فِی۔ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ:۔ اربعین اور فردوس الاخبار میں روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ کی مثال لوگوں کے درمیان ایسی ہے جیسے سورہ **قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ** قرآن میں، یعنی جس طرح سورہ اخلاص تمام قرآنی سورتوں میں اشرف واعلیٰ ہے کیونکہ وہ وحدتِ ذاتِ خدا اور معرفتِ صفاتِ الٰہی پر دلالت کرتا ہے یہ جملہ ذوات وصفات سے اشرف و اعلیٰ ہے اسی طرح علیؑ

خلائق کے درمیان افضل اور اشرف ہے اور تمام کمالات میں وحید اور یگانہ ہے

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکب دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی حنفی سنّی ص 182)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 373: علیؑ کی محبت گناہوں کو کھا جاتی ہے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ و سَلَّمَ حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَاْکُلُ الذُّنُوْبَ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

ترجمہ:۔ اربعین اور مودات میں عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا **قَسِیْمُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ** امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی محبت گناہوں کو اِس طرح کھا جاتی اور نیست کر دیتی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی اور نیست کر دیتی ہے۔“

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکب دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی حنفی سنّی ص 183)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 374: حکمت کے دس حصّے ہیں نو (9) علیؑ کے پاس

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ و سَلَّمَ قُسِمَتِ الْحِکْمَۃُ عَشَرَۃَ اَجْزَآءٍ فَاُعْطِیَ عَلِیٌّ تِسْعَۃُ اَجْزَاءٍ وَالنَّاسُ جُزْءً وَاحِدًا ۔

ترجمہ:۔ تفسیر ثعلبی میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے سوال کیا؟ کہ آپ علی علیہ السّلام کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا حکمت کو دس حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے اِن میں نو (9) حصّے علی علیہ السّلام کو عطا ہوئے

اور ایک حصّہ کُل اہلِ جہاں پر تقسیم ہوا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی حنفی سُنّی ص 183)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 375: قالؐ: اے علیؑ تم کو تین فضیلتیں ایسی دی گئی جو مجھؐ کو بھی نہیں ملی

قَالَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ و سَلَّمَ یَاعَلِیُّ اُوْتِیْتُ ثَلَاثًا لَمْ یُؤْتَ هُنَّ اَحَدًا وَلَا اَنَا اُوْتِیْتَ صِهْرًا مِثْلِیْ وَلَمْ اُوْتَ اَنا مِثْلِیْ وَاُوْتِیْتَ صِدِّیْقَةَ مِثْلَ اِبْنَتِیْ وَلَمْ اُوْتَ مِثْلَهَا وَاُوْتِیْتَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ مِنْ صُلْبِكَ وَلَمْ اُوْتَ مِنْ صُلْبِیْ مِثْلَهَا وَلٰكِنَّكُمْ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكُمْ۔

ترجمہ:۔ شرف النّبی ابوالحمرا سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: یاعلی علیہ السّلام تجھؑ کو تین فضیلتیں ایسی دی گئیں کہ خلقت میں سے کسی کو نہیں دی گئیں اور نہ مجھؐ کو عطا ہوئی ہیں۔ (اوّل۔ یہ کہ تجھؑ کو مجھؐ جیسا خُسر دیا گیا ہے اور میرا خُسر مجھؐ جیسا نہیں ہے دوّم۔ میریؐ بیٹی فاطمہ علیہا السّلام جیسی عورت تیری بیوی ہے اور مجھؐ کو ایسی بیوی نہیں ملی سوّم۔ تجھؑ کو اپنے صُلب سے حسن علیہ السّلام حسین علیہ السّلام جیسے فرزند عطا کئے گئے ہیں اور مجھؐ کو ایسے فرزند اپنے صُلب سے نہیں ملے۔ لیکن تمؑ (یعنی علی علیہ السّلام) اور فاطمہ علیہا السّلام اور حسن علیہ السّلام اور حسین علیہ السّلام مجھؐ سے ہیں اور میںؐ تم سے ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(مناقبِ مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی سید محمد صالح کشفی ترمذی حنفی سُنّی ص 185)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 376: علیؑ اللہ کا گھر، علیؑ اللہ کا قلعہ، علیؑ اللہ کا چہرہ علیؑ اللہ کا دروازہ ہے

ہم سے حسن بن محمّد بن سعید ہاشمی نے مسجدِ کوفہ میں بیان کیا، اِنہوں نے فرات بن ابراہیم بن فرات کوفی سے روایت کی، اِنہوں نے محمد بن ظہیر سے روایت کی، اِنہوں نے ابو الحسن محمد بن حسین بن اخی یونس بغدادی سے بغداد میں سُنا، اِنہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن یعقوب نہشلی نے بیان کیا، اِنہوں نے امام علی رضا علیہ السّلام سے روایت کی، اِنہوںؑ نے اپنےؑ والد امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے، اِنہوںؑ نے اپنےؑ والد امام جعفرِ صادق علیہ السّلام سے، اِنہوںؑ نے اپنے والد امام محمدِ باقر علیہ السّلام سے، اِنہوں نے اپنےؑ والد امام زین العابدین علیہ السّلام سے، اِنہوںؑ نے اپنے والد امامِ حسین علیہ السّلام سے، اِنہوںؑ نے اپنےؑ والد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے، اِنہوں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے، انہوںؐ نے جبرئیل علیہ السّلام سے اِنہوں نے میکائیل علیہ السّلام سے، اِنہوں نے اِسرافیل علیہ السّلام سے اِنہوں نے اللہ تعالیٰ سے سُنا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے تمام مخلوق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور پھر اُن میں سے جنہیں چنا اُنہیں اپنا نبی بنایا۔ اور میں نے تمام انبیاء سے محمد مصطفیٰؐ کو اپنا حبیب اور خلیل اور صفی بنایا۔ میں نے اِنہیں اپنی مخلوق کے پاس رسولؐ بنا کر بھیجا اور میں نے اِنؐ کے لئے علی مرتضیٰ علیہ السلام کو چُنا اور میں نے اِنہیںؑ محمّدؐ کا بھائی اور وصی اور وزیر بنایا اور اِنہیں محمدؐ کی طرف سے اپنی مخلوق کے لئے ترجمان بنایا اور اپنے بندوں پر اِنہیں خلیفہ مقرر کیا۔ علیؑ لوگوں کے لئے میری کتاب کو بیان کرے گا اور اِن میں میرا حکم نافذ کرے گا۔

میں نے اِنہیں گمراہی سے ہدایت دینے والا پرچم بنایا اور اپنے تک پہنچنے کے لئے

اِنہیں دروازہ بنایا اور علیؑ کو میں نے اپنا گھر بنایا جو اِس میں داخل ہوا وہ میری دوزخ سے محفوظ رہا اور میں نے علیؑ کو اپنا قلعہ بنایا جو اِس میں پناہ لے گا وہ دنیا و آخرت کے ناپسندیدہ اُمور سے محفوظ رہے گا۔ اور میں نے علیؑ کو اپنا چہرہ بنایا جو اِن کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے اِس سے اپنا رُخ نہ پھیرا۔ اور علیؑ کو میں آسمانوں زمین میں اور تمام ارضی وسماوی مخلوقات کے لئے حجّت بنایا ہے اور میں زمین و آسمان کے رہنے والوں کا کوئی عمل قبول نہیں کروں گا' جب تک وہ محمدِ مصطفیٰؐ کی نبوت اور علیِ مرتضیٰؑ کی ولایت کا اقرار نہ کریں۔ علیؑ میرا وہ دستِ شفقت ہے جو لوگوں پر کُھلا ہوا ہے اور علیؑ میری وہ نعمت ہے جو میں اپنے پیارے بندوں کو عطا کرتا ہوں۔ میں اپنے جس بندے سے محبت کرتا ہوں تو میں اُسے علیؑ کی ولایت و معرفت عطا کرتا ہوں۔ اور میں جس سے بغض رکھتا ہوں تو اُس سے بغض بھی اِسی لئے رکھتا ہوں کہ وہ علیؑ کی معرفت ولایت سے منحرف ہوتا ہے۔

میں اپنی عزت اور جلال کی قسم اُٹھا کر حلفیہ کہتا ہوں کہ میرا جو بھی بندہ علیؑ سے محبت کرے گا میں اُسے دوزخ سے بچالوں گا اور اُسے جنت میں داخل کروں گا۔ اور میرا جو بھی بندہ علیؑ سے بغض رکھے اور اِنؑ کی ولایت سے روگردانی کرے میں اُس سے بغض رکھتا ہوں اور اُسے دوزخ میں داخل کروں گا اور وہ بدترین ٹھکانہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنِیْ عَلٰی وِلَایَتِهٖ وَوَلَایَتِهٖ الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(عیونِ اخبار رضا علیہ السّلام شیخ صدوقؒ اُردو جلد 2 ص 116 تا 118)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 377: محمدِ عربیؐ کی پانچ دُعائیں اپنے لئے' علیؑ کے بارے میں

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے' آپؐ نے فرمایا: یاعلیؑ! میںؐ نے تمہارےؑ متعلق اپنے ربّ سے پانچ باتوں کا سوال کیا' اللہ نے مجھےؐ وہ عطا فرمائیں۔ (1) میںؐ نے اللہ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے میریؐ قبر شگافتہ ہو اور جب میں اپنے سر کی مٹی جھاڑتا ہوا باہر آؤں تو اُس وقت تمؑ (علیؑ) میرےؐ ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میریؐ یہ دُعا قبول فرمائی۔ (2) میںؐ نے اللہ سے دُعا مانگی کہ میزان کے وقت تمؑ (علیؑ) میرےؐ ساتھ رہو۔ اللہ تعالیٰ نے میریؐ یہ دُعا بھی قبول فرمائی (3) میںؐ نے اللہ سے دُعا مانگی کہ وہ میرےؐ لواءِ الحمد کا اُٹھانیوالا تمہیںؑ (علیؑ) بنائے اور وہ خدا کا دیا ہوا بہت بڑا پرچم ہے جس پر لکھا ہوگا'' کامیاب وہ ہیں جو جنت حاصل کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے میری یہ دُعا بھی قبول فرمائی۔ (4) میںؐ نے اللہ سے درخواست کی کہ وہ میرے حوض کا ساقی تمہیںؑ مقرر کرے اور میریؐ اُمّت تمہارےؑ ہاتھ سے سیراب ہو۔ تو اللہ نے میریؐ یہ دُعا بھی قبول فرمائی۔ (5) میںؐ نے اللہ سے دُعا مانگی کہ وہ تمہیں (علیؑ) جنت کیلئے میریؐ اُمّت کا سالار مقرر کرے' اللہ تعالیٰ نے میریؐ یہ دُعا بھی قبول فرمائی۔ خدا کی حمد ہے جس نے مجھؐ پر احسان کیا۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(عیونِ اخبار رضا علیہ السّلام اُردو شیخ صدوقؒ جلد 2 ص 81-82)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 378: اللہ نے ایک فرشتہ کو ہم شکلِ علیؑ پیدا کیا ہے

امامِ حسنِ عسکری علیہ السّلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السّلام کی سند سے رسولِ

خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی ہے کہ! آپؐ نے فرمایا: شبِ معراج میںؐ نے عرش کے درمیان ایک فرشتے کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک نور کی تلوار تھی اور وہ اُس تلوار کو یوں چلا رہا تھا جیسا کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ذوالفقار کو میدان میں گھماتے ہیں۔ اور جب فرشتوں کو علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی زیارت کا شوق ہوتا ہے تو وہ اُس فرشتے کے چہرے کو دیکھتے ہیں۔

میںؐ نے عرض کی: پروردگار! کیا یہ میرا بھائی اور ابنِ عم علی ابن ابی طالب علیہ السّلام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! یہ ایک فرشتہ ہے جسے میں نے علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی صورت پر پیدا کیا ہے یہ میرے عرش کے درمیان میری عبادت کرتا ہے اور اِس کی نیکیاں اور تسبیح و تقدیس قیامت کے دن تک علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی رہیں گی۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(عیون اخبار رضا علیہ السّلام اُردو شیخ صدوقؒ جلد 2 ص 277)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 379: امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کیلئے رسولِ خداؐ کی بشارت

سُلَیم بن قَیسِ ہلالیؒ نے کہا کہ مجھے علی علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ مدینہ کی بعض گلیوں میں جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ ہم ایک باغ میں پہنچ گئے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ باغ کس قدر خوبصورت ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا بیشک خوبصورت باغ ہے لیکن (علیؑ) تمہارے لئے بہشت میں اِس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ ہوگا۔ اِس کے بعد ہم دوسرے باغ میں پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کس قدر

خوبصورت باغ ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا بیشک خوبصورت ہے لیکن تیرےؑ لئے بہشت میں اِس سے زیادہ خوبصورت باغ ہوگا یہاں تک کہ ہم سات (7) باغوں میں گئے میںؑ کہتا گیا یا رسول اللہؐ کس قدر خوبصورت باغ ہیں اور حضورؐ یہ فرماتے جاتے تھے کہ تیرےؑ لئے بہشت میں اِس سے زیادہ خوبصورت باغ ہیں۔ جب ہم راستہ طئے کر چکے تو حضورؐ نے مجھے گلے لگا لیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ میںؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ روکیوں رہے ہیں؟ فرمایا: لوگوں کے دلوں میں تیرے لئے بدر کی رنجشیں اور اُحد کے کینے پوشیدہ ہیں۔ وہ میرےؐ بعد ظاہر کریں گے میںؑ نے عرض کی، کیا میراؑ دین سالم ہوگا؟ فرمایا تیراؑ دین سالم ہوگا۔

اے علی علیہ السّلام بشارت ہو تیریؑ زندگی اور موت میرےؑ ساتھ ہوگی۔ تمؑ میرےؐ بھائی، وصی، برگزیدہ وزیر، وارث، میریؐ طرف سے میراؐ قرض ادا کرنے والے ہو۔ میریؐ طرف سے میرےؐ وعدے پورے کرنے والے، میریؐ ذمہ داری کو ادا کرنے والے، میریؐ امانت ادا کرنے والے، تمؑ میری سُنت پر میریؐ اُمّت کے ناکثین (جنگ جمل والے) قاسطین (صفین والے) اور مارقین (نہروان والوں) سے جنگ کرو گے۔ قریش کے مظالم پر صبر کرنا اور اِن کے اتحاد سے بچتے رہنا۔ بیشک تجھےؑ مجھؐ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السّلام کو موسیٰ علیہ السّلام سے تھی۔ موسیٰ علیہ السّلام نے ہارون علیہ السّلام کو خلیفہ بناتے وقت حکم دیا تھا کہ اگر لوگ گمراہ ہو جائیں اور مددگار مل جائیں تو اُن کے ذریعے مخالفین سے جنگ کرنا اگر مددگار نہ ملیں تو اپنے ہاتھ کو روک دینا اور اپنے خون کو محفوظ کرنا۔ اور اُن کے درمیان تفریق پیدا نہ کرنا۔

اے علی علیہ السّلام! خداوند، عالم نے جس رسول کو بھی مبعوث فرمایا ہے تو ایک قوم اُس پر بہ رضا و رغبت ایمان لائی اور دوسری قوم ناخوشی سے حلقۂ اسلام میں داخل ہوئی۔ جو لوگ ناخوشی سے اسلام میں داخل ہوئے اُن کو اُن پر مسلط کیا جو خوشی سے اسلام لائے، ناخوشی

سے اسلام لانے والوں نے خوشی سے اسلام لانے والوں کو قتل کیا۔ تا کہ اُن کو اجر اور ثواب زیادہ ملے۔

اے علی علیہ السّلام! جس اُمّت نے بھی اپنے نبی کے بعد اختلاف کیا اُس کا نتیجہ یہی ہوا کہ جاہل اُمّت اہلِ حق پر غالب آئے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اِس اُمّت کے لئے تفریق اور اختلاف مقدر کیا ہے اگر خداوندے کریم چاہتا تو اُن سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ اِس کی مخلوق میں سے دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے اور نہ اِس حکم میں جھگڑا کرتے اور نہ اکہتر آدمی بہتر آدمی کی فضیلت کا انکار کرتے۔ اور اگر خداوندے عالم چاہتا تو سزا جلد مقرر کرتا۔ اِس نے ڈھیل دیدی تا کہ ظالم کی تکذیب کی جائے اور حق اپنے مقام پر معلوم کیا جائے۔ باری تعالیٰ نے دنیا کو عمل کرنے کی جگہ مقرر کیا اور آخرت کو ہمیشہ رہنے کی جگہ تا کہ وہ بُرے آدمیوں کو اُن کی برائی کا بدلہ اور نیک لوگوں کو اُن کی نیکیوں کا بدلہ دے۔'' یہ سُن کر میںؑ نے کہا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں میں اِس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں۔ اس کے امتحان پر صبر کرتا ہوں۔ اِسی کی قضاء کو تسلیم کرتا ہوں اور رضا مند ہوں۔

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(سُلَیم بن قیس ہلالیؒ اُردو ص33 تا 35)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 380: علیؑ کی محبت کے سبب امن و ایمان، علیؑ کی دشمنی کے سبب جاہلیت کی موت

بیان کیا مجھ سے محمد بن علی مہرویہ نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوالحسن علی بن حسان ابن معیدان اصفہانی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو حاتم نے اِنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے احمد بن عبدہ نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو ربیع اعرج نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن عمران نے اِنہوں نے روایت کرتے ہوئے علی

بن زید بن عان سے اِنہوں سعید بن مُسیب سے اِنہوں نے زید بن ثابت سے روایت کی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ سلّم نے ارشاد فرمایا جو شخص میریؐ زندگی میں اور میرےؐ بعد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے محبت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے مقدر میں امن و ایمان دونوں لکھ دے گا، سورج کے طلوع اور غروب ہونے تک، اور جو شخص میریؐ زندگی اور میرےؐ بعد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے بُغض رکھے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور وہ جو بھی عمل کرے گا اُس کا پورا پورا حساب لیا جائے گا۔

یا علیؑ اللّھّمَ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(علل الشرائع اُردو ص109: شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 381: جو بچہ محبتِ علیؑ سے انکار کرے اُس کی ماں سے پوچھو یہ بچہ کہاں سے لائی ہے

بیان کیا مجھ سے محمد بن مظفر بن نفیس مصری رحمتہ اللہ نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن احمد بن اخی سباب عطّار کوفی رضی اللہ عنہ سے کوفہ کے اندر اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد ھذیل ابو العباس ہم لانی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابو نصر فتح بن قرۃ سمرقندی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن خلف مردزی نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے یوسف بن ابراہیم نے اِنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابن لہیعہ نے اِنہوں نے روایت کی ابی زبیر سے اور اِنہوں نے جابر سے اِنہوں نے کہا کہ حضرت ابو ایوب انصاری نے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ اپنی اولاد کے سامنے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کی محبت کو پیش کرو اِن میں جو بھی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے محبت کرنے لگے تو وہ بچہ تم میں سے ہے اور جو بچہ علی ابن ابی طالب

علیہ السّلام کی محبت اختیار نہ کرے تو اُس بچے کی ماں سے پوچھو کہ یہ بچہ تو کہاں سے لائی ہے۔ اِس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ آپؐ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السّلام سے فرما رہے تھے کہ تمؑ سے وہی محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور وہی بغض رکھے گا جو منافق یا والدالزنّا ہوگا یا اُس کی ماں اُس وقت حاملہ ہوئی تھی جب وہ حالتِ حیض میں تھی۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّی علی محمّدؐ وّ آلِ محمّدؐ

(علل الشرائع اُردو ص110: شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 382: حضرت علیؑ اور قرآن مجید ساتھ ساتھ ہیں

اخرج الطبرانی فی الاوسط عن اُمّ سلمة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه واٰلهٖ و سلّم یقول " علیؑ مع القرآن و القرآن مع علیؑ لا یفترقان حتی یردا علی الحوض "

طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہ نے فرمایا ”میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم سے سُنا آپؐ فرما رہے تھے ”علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہ دونوں ایک دوسرے سے جُدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ (قیامت میں) میرےؐ پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے“۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(المرتضیٰؑ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم.اے، ص 163، بحوالہ صواعقِ محرقہ ابنِ حجرِ مکی 121)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 383: حضرت علیؑ نفسِ رسولؐ

”عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال معاویة بن ابی سفیا نسعدا فقال " مامنعك ان تسب ابا تراب؟ فقال اماذكرت ثلاثا قالهن له رسول الله صلّی الله علیه و اٰلهٖ وسلّم فلن اسبه ولما نزلت هذه الایة ندع ابناء نا وابناء كم دعا رسول الله صلّی الله علیه و اٰلهٖ وسلّم علیا و فاطمهؑ وحسناًؑ و حسیناًؑ فقال: اللهم هـولاء اهلبیتی ”عامر نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تم ابوتراب کو کیوں بُرا نہیں کہتے؟ سعد بن ابی وقاص نے جواب دیا (اے معاویہ) کیا تم کو وہ تین باتیں یاد نہیں جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق فرمائی تھیں؟ میں تو ہرگز اُن کو بُرا نہ کہوں گا“ (اُن تین باتوں

میں سے ایک یہ ہے کہ جب (آیہ مباہلہ) ''ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ'' نازل ہوئی تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا و حضرت حسن علیہ السلام اور حضرت حسین علیہ السلام کو بُلایا اور فرمایا ''اے خدا یہی میرے اہلبیتؑ ہیں''

یَا علیٌّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(المرتضیٰؑ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم .اے، ص 168-169، بحوالہ صحیح مسلم جلد۔2 ص 278)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 384: حضرت علیؑ کے متعلق رسولِ خداؐ کی ایک پیشن گوئی

عن ابی ذر قال کنت مع رسول الله صلّی الله علیه و آلہٖ وسلّم وھو فی بقیع الغرقد قال "والذی نفسی بیده ان فیکم رجلا یقاتل الناس بعدی علی تاویل القرآن کما قاتلت المشرکین علی تنزیله وھم یشھدون لااله الا الله فیکبر قتلھم علی الناس حتی یطعنوا علی ولی الله ویسخط عمله کما سخط موسیٰؑ امرالسفینة وقتل الغلام واقامة الجدار الله رضی" (اخرجه الخطوارزمی)

حضرت ابوذر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ بقیع غرقد میں موجود تھا جبکہ آپؐ نے فرمایا ''اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم لوگوں میں ایک ایسے شخص (علیؑ) ہیں جو میرےؐ بعد تاویل قرآن پر اُسی طرح جنگ کریں گے جس طرح میںؐ نے مشرکین سے قرآن کے نازل ہونے کے وقت جنگ کی تھی حالانکہ وہ لوگ **لا الہ الا اللہ** کہتے ہوں گے (یعنی مسلمان ہوں گے) جب وہ (علیؑ) لوگوں سے جنگ کریں گے تو لوگ بُرا سمجھیں اور خدا کے ولی پر طعن کریں گے اور انؑ کے اِس فعل (جنگ) سے ناراض ہوں گے جس طرح حضرت موسٰی علیہ السلام کشتی کے توڑنے

اور لڑکے کے قتل اور دیوار کے بنانے پر ناراض ہوئے تھے۔ حالانکہ (کشتی کا توڑنا، غلام کا قتل کرنا اور دیوار کا بنانا) اللہ کی مرضی (اور حکم) کے مطابق تھا۔

یَا علیٌّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(المرتضیٰؑ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم .اے، ص 170، بحوالہ صحیح ارجح المطالب 31)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 385: علیؑ کی تلوار اور ڈھال

کتاب مشارق میں روایت ہے: علیؑ ایک ایسے قلعے کے پاس سے گذرے، جسے زنجیروں کے ساتھ مضبوط کیا گیا تھا۔ آپؑ نے اپنی تلوار اور ڈھال منگوائی، ڈھال کو پاؤں کے نیچے رکھا اور تلوار اپنے ساتھ لٹکائی، پھر اُوپر ہوا میں بلند ہوئے اور قلعہ کی دیوار کے اُوپر چڑھ کر ایک ضرب زنجیروں کو لگائی اور سب کو کاٹ دیا۔ اِس قلعے کے سب ستون گر گئے اور دروازہ کُھل گیا۔ حضرت کا اِس طرح سے اُوپر جانا ایسے ہے جیسے فرشتوں کا اُوپر جانا اور نیچے آنا ہو۔

یَا علیٌّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 249 سید رضی الدین احمد مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مشارق الانوار 218، مدینۃ المعاجز 11/2 حدیث 356، مناقب ابن شہر آشوب: 299/2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 386: شیعیانِ علیؑ تاریکی میں چراغ

کتاب فضائل الشیعہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: ''**شیعتك مصابیح الدجی**'' ''اے علیؑ تمہارے شیعہ تاریکی میں چراغ کے مانند ہیں''

یَا علیٌّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 251 بحوالہ سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ بحار الانوار 48/68 سطر 5)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 387: اَسرارِ اِلٰہی کے مُعجزات

رجبُ البرسیؒ ابن عباس سے نقل کرتے ہیں: اہل کوفہ میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بڑے بڑے شیعوں نے حضرت سے درخواست کی کہ ہمیں اسرارِ الٰہی کے معجزات میں سے کوئی معجزہ دیکھائیں۔ آپؑ نے فرمایا: تم اُس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اگر ایسا ممکن ہو بھی جائے تو کافر ہو جاؤ گے۔ اُنہوں نے کہا: آپؑ کے صاحبِ اسرار اور صاحبِ معجزات ہونے پر شک نہیں ہے اس کے بعد آپؑ نے ستر (70) افراد منتخب کئے اور شہر کوفہ کی عقبی جانب لے گئے۔ آپؑ نے دو رکعت نماز پڑھی' چند کلمات کہے اور فرمایا: نگاہ کرو جب اُنہوں نے دیکھا تو اپنے سامنے درختوں اور پھلوں کو پایا اور سب نے واضح طور پر جنت کا مشاہدہ کیا' ایک اور شخص جو چرب زبان تھا' نے کہا: یہ تو کھلم کھلا جادو ہے' چنانچہ دو آدمیوں کے علاوہ سب انکار کر گئے۔ آپؑ نے اُن میں سے ایک سے فرمایا: آپ کے ساتھیوں نے جو کہا ہے تم نے سُنا ہے؟ خدا کی قسم نہ یہ جادو تھا نہ ہی میںؑ جادوگر ہوں بلکہ یہ تو خدا اور رسولؐ کے چشمۂ علم کے فیض سے حاصل شدہ چیز ہے۔ اُن لوگوں نے مجھؑ اور میریؑ بات کو رد نہیں کیا بلکہ حقیقت میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کو رد کیا ہے۔ پھر آپؑ مسجد کی طرف واپس آئے تاکہ اُن کے لئے استغفار کریں۔ جب آپؑ نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو مسجد کے سب سنگ ریزے لعل و جواہرات میں تبدیل ہو گئے' جو دو باقی بچ گئے تھے اُن میں سے ایک اور کافر ہو گیا' اور فقط ایک شخص ثابت قدم رہا۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 252/251 بحوالہ سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ مشارق الانوار: 82' بحار الانوار: 259/41' حدیث 20' مدینۃ المعاجز: 47/2' حدیث 294)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 388: علیؑ کو چالیس ہزار فرشتوں کی سرپرستی دی گئی تھی

صاحب المقامات سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نقل کرتے ہیں: میں نے علی علیہ السلام کو مدینے کے ایسے کوچوں میں گذرتے ہوئے دیکھا جن میں راستے آگے سے بند تھے میں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کو اس کی اطلاع دی۔ آپؐ نے فرمایا: **ان عـلـيـا عـلـم الهداى والهدى طريقة** ''بے شک علی علیہ السلام ہدایت کے رہنما ہیں اور اسؑ کا راستہ ہدایت کا راستہ ہے''۔

اِس واقعہ کو تین دن گذر گئے تین دن کے بعد آپؐ نے ہمیں حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو تلاش کرو۔ ابن عباس کہتا ہے: میں اُس دروازہ کے پاس گیا جس میں آپ کو دیکھا تھا دور سے آپؑ کی چمکتی ہوئی زرہ کو سورج میں دیکھا۔

میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کے پاس آیا اور علی علیہ السلام کے آنے کی اُن کو خبر دی۔ جب علی علیہ السلام پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم کی زیارت کے لئے آئے تو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم اُٹھے اور علی علیہ السلام کو گلے لگالیا۔ اِنؑ کی زرہ کو خود کھولا' اور اِنؑ کے جسم کو غور سے دیکھنے لگے۔ حضرت عمرؓ نے کہا: کیا آپؐ کے خیال میں علی علیہ السلام کسی جنگ میں تھے؟ پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا: ائے خطاب کے بیٹے! علی علیہ السلام کو چالیس ہزار فرشتوں کی سرپرستی سونپی گئی تھی آپؑ چالیس ہزار جنوں کو قتل کرکے آئے ہیں۔ اور جنوں کے چالیس قبیلے اِس کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں۔

بے شک بہادری اور شجاعت کے دس مرتبے اور درجے ہیں۔ اِن میں سے نو (۹) درجے علی علیہ السلام کے پاس ہیں اور ایک درجہ باقی لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ بزرگی اور

شرافت کے دس درجے ہیں جبکہ نو درجوں کے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام امین ہیں اور ایک درجہ شرافت کا باقی لوگوں میں پایا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ علی علیہ السلام کی میرےؐ ساتھ نسبت ایسی ہے جیسے کُہنی سے لے کر ہاتھ تک بازو کے حصّے کی نسبت بازو کے ساتھ ہوتی ہے۔علی علیہ السلام میرے لُباس کا بند اور میراؐ ایسا ہاتھ ہے جس کے ذریعے میںؐ اپنی ہر خواہش پوری کرتا ہوں وہ میری شمشیر ہے کہ جس کے ذریعے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہوں۔ جو اِسےؑ دوست رکھے وہ مومن ہے اور جو اِسےؑ دشمن رکھے وہ کافر ہے۔ جوکوئی اِس کی پیروی کرے وہ کامیاب لوگوں کے ساتھ جا ملے گا۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 250/251 بحوالہ سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مشارق الانوار:220، مدینۃ المعاجز:446/2:2، حدیث 672)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 389: سورہ فاتحہ کی تفسیر

کتاب ''قوۃ القلوب'' میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل ہے کہ آپؑ نے فرمایا: **لو شئت لا وقرت سبعین بعیرافی تفسیر فاتحه الکتاب**"

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں اگر میں چاہوں تو ستر (70) اُونٹوں کے وزن کے برابر سورہ فاتحہ کی تفسیر کرسکتا ہوں۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 252 بحوالہ سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مناقب ابن شہر آشوب:43/2:2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 390: قومِ جن سے، امام الجن والانس علی علیہ السلام کی جنگ اور دعوتِ حق

خرائج میں ابن عباس سے منقول ہے کہ جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم غزوہ بنی

مصطلق پر جارہے تھے تو راستہ میں ایک ویران وادی میں رات آگئی۔آپؐ نے وہیں ڈیرہ ڈال دیا۔ جبرئیلؑ نے آکر عرض کیا کہ قبلہ اِس وادی میں قومِ جن آباد ہے۔اور ان میں سے جو غیر مسلم ہیں وہ تعداد میں زیادہ ہیں۔اور آج رات اِن کا خیال ہے کہ دھوکے سے آپؐ کے ساتھیوں کو ڈرائیں بھی اور قتل بھی کریں۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو قریب بلا کر فرمایا۔ اے علی علیہ السلام جاؤ اور اِس وادی میں جو جن رہتے ہیں۔ اُنہیں دعوتِ توحید دو اگر قبول کرلیں تو فبھا ورنہ یہ میریؐ تلوار لے جاؤ۔ جب تک وہ اسلام قبول نہ کرلیں۔ اُس وقت تک اِسے نیام (میان) میں نہ ڈالنا۔

آپؐ نے سو(۱۰۰) صحابہ کو بھی حکم دیا کہ تم بھی علی علیہ السلام کے ساتھ جاؤ اور جیسا یہ کہیں اِسؑ کی اطاعت کرنا ورنہ بے موت مارے جاؤ گے۔ وہ غریب ناچار آپؑ کے ساتھ ہوگئے۔ وادی کے کنارے پر پہنچے تو آپؑ نے اِن سو(۱۰۰) صحابہ سے فرمایا: یہیں رُک جاؤ اور اُس وقت تک آگے بڑھنا اور نہ پیچھے ہٹنا جب تک میں تمہیں اجازت نہ دوں، **غالب کُلِّ غالب مظهر العجائب والغرائب** حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تنہا کچھ پڑھتے ہوئے وادی میں آگے بڑھے جونہی حضرت علی علیہ السلام آگے بڑھے ہم نے دیکھا کہ آندھی کے طوفان اُٹھنے لگے۔ اتنی زور کی آندھی تھی کہ ہماری آنکھوں اور کانوں میں مٹی اُڑ اُڑ کر پڑنے لگی اُس وادی میں جتنے کنکر تھے اُولوں کی طرح ہم پر برسنے لگے۔ قریب تھا کہ ہمارے قدم اُکھڑ جائیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے نعرۂ تکبیر بلند کرکے فرمایا:

اے اصحابِ محمدؐ! میں برادر نبیؐ، علیؑ تم سے کہہ رہا ہوں اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ اِس کے ساتھ ایک طرف ہمارے قدم جم گئے اور دوسری طرف ہم نے وادی میں دیکھا کہ بے شمار

بلند قد افراد ہیں جن کے ہاتھوں میں آگ کے شعلے ہیں اور ہر طرف سے حضرت علی علیہ السلام پر حملے کر رہے ہیں۔اور حضرت علی علیہ السلام اپنی تلوار دائیں بائیں گھما گھما کر اُنہیں تہِ تیغ کر رہے ہیں۔آپؑ باآواز بلند تلاوت قرآن بھی کر رہے تھے دھواں اور غبار اتنا تھا کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔آوازِ علی علیہ السلام کے سہارے ہم اپنی جگہ کھڑے رہے پھر یکا یک سیاہ دھواں اتنا اُٹھا کہ ہم لرز کر رہ گئے۔تھوڑی دیر کے بعد دھوئیں کا بادل چھٹا ہم نے دیکھا تو حضرت علی علیہ السلام انتہائی اطمینان سے ہماری طرف آرہے تھے۔جب آپ ہمارے پاس پہنچ گئے تو ہم نے حیرت سے پوچھا یا علی علیہ السلام آپ کہاں تھے؟ آپؑ نے فرمایا: جب دشمن نے ہمیں دیکھا تو پہلے تو اُنہوں نے حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن جب میںؑ نے تلاوتِ قرآن شروع کی تو وہ کمزور پڑ گئے۔جب میںؑ نے دیکھا کہ یہ کمزور پڑ رہے ہیں تو میں نے تلوار کو بے نیام کیا اور اُن میں گھس گیا۔جب اُنہوں نے دیکھا کہ اب وہ مغلوب ہو رہے ہیں تو وہ دھواں بن کر بھاگ گئے۔اگر وہ اُسی صورت میں رہتے اور نہ بھاگتے تو آج میںؑ کسی ایک کو بھی اِس وادی میں نہ چھوڑتا۔اب چلو اُن میں سے جو بڑے سرکش تھے وہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کے پاس پہنچ چکے ہوں گے اور کلمۂ اسلام قبول کرلیا ہوگا۔حمدِ خدا ہے جس نے مومنین کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا ہے۔

جب ہم واپس آئے تو آنحضرت صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے مل کر فرمایا: یا علی علیہ السلام باغیوں کے سردار کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو چکے ہیں اور اُنہوں نے وعدہ کرلیا ہے کہ آئندہ اِس وادی میں کسی مسلمان کو اذیت نہیں پہنچائیں گے۔

يَا عَلِیُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو ترجمہ جلد 1 ص 235/234 مؤلف آقائے محمد باقر دہشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 391: ”موسیٰ عصا کے محتاج، علیؑ عصا کا بھی محتاج نہیں“

بحار الانوار میں جنابِ عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نمازِ ظہر سے فارغ ہوئے اور وہیں محرابِ مسجد میں صفوں کی طرف رُخ کر کے دیوارِ مسجد کا سہارا لے کر بیٹھ گئے۔ان اصحاب میں جناب سلمان محمدیؓ، ابوذر غفاریؓ، مقدادِ کِندیؓ اور حذیفہ یمانیؓ بھی موجود تھے۔یکا یک شہر میں شور وغُل ہوا۔آنحضرت صلّی اللہ علیہ و الہٖ وسلّم نے حذیفہؓ سے فرمایا ذرا باہر جا کر دیکھو کیا ہے؟

حذیفہؓ نے جا کر دیکھا تو مدینہ کی ایک گلی میں چالیس آدمی جو اپنی سواریوں پر سوار تھے اُن کے ہاتھوں میں خطی نیزے تھے نیزوں کی انیاں سرخ عقیق سے تھیں۔ہر ایک درق برق لباس کے علاوہ اپنے اپنے سر پر ایک عمدہ ہیرے اور جواہرات سے جڑا ہوا تاج پہن رکھا تھا۔اُن کے آگے آگے ایک نوجوان بے ریش لڑکا سا تھا اتنا حسین تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو۔اور وہ سب کے سب باآوازِ بلند کہہ رہے تھے۔

الحذار الحذار البدار ...... الی محمد المختار المبعوث فی الارض

بچو بچو جلدی کرو جلدی کرو روئے زمین پر مبعوث محمدؐ مختار کی طرف راہ دو۔حذیفہؓ نے آکر آنحضرت صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم کو مطلع کیا۔آپؐ نے فرمایا: **”حذیفہ انطلق الی حجرة کاشف الکروب وعبد علام الغیوب واللیث الهصور واللسان الشکور والهزبر الغیور والبطل الجسور والعالم الصبور الذی اسمه فی التوراة والانجیل والزبور انطلق الی علی ابن ابی طالبؑ وائتنی به“**

مشکل کشا علام الغیوب کے بندۂ خاص شیرِ بیشۂ شجاعت، شکر کرنے والی مجسم زبان حملہ کرنے

والے شیر نر، بے باک سپاہی صابر عالم جس کا نام توراۃ، انجیل اور زبور میں ہے یعنی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دروازہ پر جا اور اُسے بُلا کے لے آ۔

حذیفہ گیا۔ حذیفہ کا بیان ہے کہ حضرت علی علیہ السلام مجھے راستہ میں آتے ہوئے ملے اور مسکرا کے فرمایا:

حذیفہ جن لوگوں کی خاطر تو آ رہا ہے میں اُنہیں جانتا ہوں کہ وہ تعداد میں کتنے ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ کب پیدا ہوئے ہیں؟ اور کیوں آئے ہیں؟

حذیفہ نے عرض کیا: اللہ آپ کے علم میں برکت دے حضرت علی علیہ السلام مسجد میں آ گئے اور لوگ آپ سے پہلے پہنچ چکے تھے۔ جب اُنہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا تو سب تعظیماً اُٹھ کھڑے ہوئے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اپنی جگہ بیٹھ جاؤ سب بیٹھ گئے۔ اُن میں سے اُسی لڑکے نے عرض کیا **ایکم الراهب اذا انسدی اللیل والظلام ایکم مکسرالاصنام ایکم ساتر عورت النسوان ایکم الشاکر لآلاء المنان ایکم الضراب یوم الضرب والطعان ایکمٗ مکسر رؤ س الفرسان ایکم معد الایمان ایکم وحید الذی ینصربه دینه علی سائر الادیان ایکم علی ابن ابی طالب علیه السلام''**

تم میں سے تاریکیِ شب میں عابد شب زندہ دار کون ہے؟ آپ میں سے بت شکن کون ہے؟ آپ میں عورتوں کا ناموس کا رکھوالا کون ہے؟ آپ میں سے نعماتِ خدا کا شاکر کون ہے؟ آپ میں سے میدانِ جنگ میں تلوار کا دھنی اور نیزہ باز کون ہے؟ شہسواروں کی گردنیں مروڑنے والا کون ہے؟ ایمان کی کان کون ہے؟ وہ کون ہے جس کے ذریعہ تمہارا دین ہر دین پر غالب آئے گا؟ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کون ہے؟

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: یا علیؑ یہ تو آپؑ کو پوچھ رہے ہیں لہٰذا آپؑ ہی جواب دیں۔ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: اے بچے میرےؑ قریب آ میںؑ تیری مشکل کشائی کروں گا۔ میں تیری ہر بیماری دور کروں گا۔ اپنی ضرورت بیان کر میں تیری حاجت روائی کروں گا تا کہ امتِ مسلمہ کو معلوم ہو جائے۔

انی سفینة النجاة و عصی موسیٰؑ والکلمة الکبریٰ والنباء العظیم والصراط المستقیم کہ میںؑ کشتی نجات ہوں، میں عصائے موسیٰؑ ہوں، میںؑ اللہ کا کلمہ اکبر ہوں، میںؑ نبائے عظیم ہوں اور میںؑ صراط مستقیم ہوں۔

اُس لڑکے نے کہا: میرے ساتھ میرا بڑا بھائی ہے۔ اُسے شکار کا شوق تھا ایک دن شکار کو گیا اُسے دس گائیں نظر آئیں۔ اُس نے ایک گائے کا نشانہ لیا۔ اُسے گرا دیا اُسی وقت سے وہ مفلوج ہو گیا ہے اب نہ تو وہ بول سکتا ہے اور نہ ہل سکتا ہے۔ ہمیں کسی نے بتایا کہ آپؑ کا سردار اِس کی بیماری کو دور کر سکتا ہے۔ اگر ہمیں شفا مل جائے تو ہم آپؑ کا دین قبول کر لیں گے۔ ہم قوم عاد کے وارث ہیں۔ ہمارے پاس دولت اور افراد کی کمی نہیں۔

یہ سُن کر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے جوان تیرا بھائی جس کا نام عجاج ابن حلامل ابن عضب ابن سعد ابن قتلع ابن عملاق ابن صعب عادی کہاں ہے؟

جب لڑکے نے یہ نسب سُنا تو کہا وہ باہر کجاوہ میں ہے وہ تنہا نہیں آ سکتا ہم میں سے چند افراد جا کر ہی اُسے لا سکیں گے۔ اگر اُس کی بیماری دور ہو جائے تو ہم بتوں کی پرستش سے توبہ کر لیں گے۔ آپؑ کے چچا زاد جو صاحب رداء و تلوار ہے اور جس پر بادل کا سایہ رہتا ہے کا دین قبول کر لیں گے۔

کچھ لوگ ایک بوڑھی سی ناقہ کو لائے جس پر کجاوہ رکھا تھا اُسے درِ مسجد پر بیٹھایا۔ حضرت

علی علیہ السلام اُس کے قریب گئے اور فرمایا: گھبرا مت تیری مصیبت ختم ہو چکی ہے۔ اُس نے انتہائی لاغری سے آنکھیں کھولیں اور شکر آمیز نظروں سے آپ کی طرف دیکھا اور رُو دیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے بآوازِ بلند فرمایا: لوگو جسے علیؑ کا اعجاز دیکھنا ہو آج رات بقیع میں آجائے حذیفہ کہتا ہے کہ وقت مقررہ پر لوگ بقیع میں جمع ہو گئے۔ حضرت علی علیہ السلام گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپؑ کے ہاتھ میں ذوالفقار تھی لوگوں سے فرمایا: میرےؑ پیچھے آؤ آج تمہیں عجائباتِ قدرت دکھاؤں۔

ہم نے دیکھا تو بقیع میں ہمارے سامنے دو جگہ پر آگ جل رہی تھی ایک چھوٹی اور دوسری بڑی۔ آپؑ نے چھوٹی آگ کو اُٹھا کر بڑی میں پھینک دیا ہم نے دیکھا کہ دونوں آگ کے ملنے سے شعلوں کی ایسی وحشت ناک آواز آئی کہ ہم سب دہشت زدہ ہو گئے۔ پھر حضرت علی علیہ السلام خود آگ میں کود گئے ہم دور سے دیکھ رہے تھے۔ آگ کے شعلے لپک رہے تھے۔ ہم اِس انتظار میں تھے کہ آپؑ آگ سے کیا کرتے ہیں۔ یہی سلسلہ صبح تک رہا' پھر آگ بُجھ گئی۔ اور حضرت علی علیہ السلام اُس سے باہر نکل آئے۔ جب کہ ہم اُس وقت مایوس ہو کر واپس لوٹنے والے تھے۔ اور ہمارا خیال تھا کہ حضرت علی علیہ السلام آگ کی نذر ہو گئے ہیں۔

جب آپؑ ہمارے قریب آئے اور ہم نے غور سے دیکھا تو آپؑ کے ہاتھ میں ایک سر تھا' اُس سر میں گیارہ انگلیاں تھیں اور پیشانی پر درمیان میں ایک آنکھ تھی۔ حضرت علی علیہ السلام نے اُس کو سر کے بالوں سے پکڑ رکھا۔ بال اِس طرح نظر آ رہے تھے جیسے ریچھ کے ہوں۔

ہم نے عرض کیا: قبلہ مبارک ہو اللہ نے آپؑ کی مدد فرمائی ہے۔ آپؑ وہ سر اُس مریض کے محمل کے پاس لائے اور فرمایا **قُمْ بِـاِذْنِ اللّٰہِ** 'اب تجھے کوئی بیماری نہیں ہے' یہ سُن کر وہ

جوان اُٹھا اُس کا پورا جسم صحیح و سالم تھا۔ اور وہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے قدموں پر گرا۔ پاؤں کا بوسہ لیا اور کہنے لگا ہاتھ بڑھایئے۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وانک علی ولی اللہ**

اسکے بعد وہ سب لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے سب لوگ حیران تھے۔ حضرت علی علیہ السلام نے تمام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: لوگو یہ عمر و ابن اخیل ابن لاقیس ابن ابلیس کا سر ہے۔ جس کے ساتھ اِس وقت بارہ ہزار کا لشکر تھا۔ یہی وہ مردود ہے جس نے اِس بیچارے کو مفلوج کر دیا تھا۔ اب میں نے اِسی سے جنگ کر کے اُسے قتل کر دیا ہے جس میں میریؑ تلوار اور میریؑ قوتِ قلبی کا دخل ہے۔ میرےؑ پاس وہی اسم ہے جو اسم عصائے موسیٰؑ پر لکھا ہوا تھا اور جس سے آپ جو کام لینا چاہتے تھے وہ دیتا تھا یہ سب اِس اسم کی برکت تھی۔

موسیٰؑ کے عصا پر لکھا ہوا تھا وہ محتاجِ عصا تھا' لیکن علی ابن ابی طالب کے دل پر لکھا ہوا ہے میںؑ کسی عصا کا محتاج نہیں ہوں۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1 ص 235/238 مؤلف آقائے محمد باقر دہدشتی بیہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 392: مامون رشید نے امام رضائے غریبؑ سے پوچھا آپ کے داداعلیِ مرتضیٰؑ کیسے قسیم النّار والجنّہ ہیں؟

عیونِ اخبار الرضاؑ میں ابوصلت سے مروی ہے کہ ایک دن امام رضائے غریب علیہ السلام مامون کے پاس بیٹھے تھے مامون نے عرض کیا۔ فرزند رسولؐ میں نے بہت فکر کی ہے لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ آپؑ کے داداعلیِ مرتضیٰ علیہ السلام قسیم جنت و نار کیسے ہیں؟ آخر وہ کیسے تقسیم کریں گے؟

امام رضائے غریب علیہ السلام نے فرمایا: اۓ مامون! تم نے اپنے آباءواجداد سے یہ حدیث روایت کی ہے؟ کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: ''**یا علی حبك ایمان و بغضك كفر** '' اۓ علی علیہ السلام تمہاری محبت ایمان اور تمہاری دشمنی بغض وکفر ہے۔ مامون نے کہا: یہ حدیث تو اترات سے ہے میں نے نہ صرف روایت کی ہے' بلکہ متعدد سلسلہ ہائے سند سے سُنی بھی ہے۔

امام رضائے غریب علیہ السلام نے فرمایا: اِس حدیث کے بعد بھی تم سوچتے ہو کہ حضرت علی علیہ السلام کیسے قسیم النار والجنۃ ہیں۔ یہ سب کام تو دنیا میں ہوں گے۔ آخرت میں کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہ رہی۔ محبّ ِعلی علیہ السلام جنت میں اور دشمنِ علی علیہ السلام جہنم میں۔ جب چلا گیا تو کیا اب بھی تم کو کوئی شک ہے کے علی علیہ السلام کیسے قسیم النار والجنۃ ہیں؟ مامون نے کہا: واقعاً آپؑ وارثِ علم خاتم الانبیاء ہیں۔ کتنی معمولی بات تھی اور میں کتنا پریشان رہا۔

ابوصلت کا بیان ہے کہ جب امام رضائے غریب علیہ السلام واپس اپنےؑ دولت کدہ پر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا۔ قبلہ! آپؑ نے بڑا جواب دیا۔ آپؑ نے فرمایا: ابوصلت چونکہ اُس کا ذہن اُلٹا ہے اِس لئے اُسے اُسی ذہن کے مطابق سمجھانا تھا۔ ورنہ تجھے معلوم ہے کہ یہ سب کچھ قیامت میں ہوگا۔ حضرت علی علیہ السلام پُل صراط پر کھڑے ہوں گے یہ پُلِ صراط جہنم پر ہوگا پُلِ کے پار جنت ہوگی اُس پر گزرنے والے کے متعلق آتش جہنم سے فرمائیں گے۔ یہ تیرا ہے اُسے اپنے پاس رکھ لے۔ اور یہ میرؑا ہے اُسے پار جانے دے۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1 ص 238/239 مؤلف آقائے محمد باقر دہدشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 393: یا علیؑ! تمہیں مبارک ہو' تمہارے مثل کون شخص ہے

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلِّمَ: يَا عَلِيُّ بَخٍ بَخٍ مَنْ مِّثْلُكَ وَالْمَلَائِكَةُ تَشْتَاقُ اِلَيْكَ وَالْجَنَّةُ لَكَ اِنَّهٗ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُنْصَبُ لِیْ مِنْبَرٌ مِنْ نُوْرٍ وَلِلْخَلِيْلِ مِنْبَرٌ مِنْ نُوْرٍ لَكَ مِنْبَرٌ مِنْ نُوْرٍ فَنَجْلِسُ عَلَيْهَا اِذَا مُنَادٍ يُنَادِیْ بَخٍ بَخٍ مِنْ وَصِيٍّ بَيْنَ حَبِيْبٍ وَّ خَلِيْلٍ ثُمَّ يُوْتٰی بِمَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَادْ فَعُهَا اِلَيْكَ"

کتاب مناقب مرتضوی میں زید ابن ارقم سے منقول ہے کہ جنابِ رسولِ خداؐ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: کہ یا علی علیہ السلام! تمہیں مبارک ہو' تمہارے مثل کون شخص ہے بہ تحقیق کہ ملائکہ اور بہشت تمہارےؑ مشتاق ہیں۔ جب روزِ قیامت ہوگا تو ایک منبرِ نور میرےؐ واسطے اور ایک ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کے واسطے اور ایک تمہارےؑ لئے میدانِ حشر میں نصب ہوگا اور ہم لوگ اُنہی منبر ہائے نور پر قیام کریں گے اور منادی ندا کرے گا۔ مبارک' مبارک ہو' یہ نبیؐ اور وصیؑ اور یہ خلیلؑ کس طرح رونق افروز ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ بہشت اور دوزخ کی کنجیاں مجھےؐ دے گا اور میں تمہیںؑ دوں گا۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(بحور الغمہ جلد 1 اُردو ص 58' علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 394: رسولِ خداؐ نے فرمایا اگر کوئی علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرتا تو میریؐ اُمت میں کوئی مومن نہ ہوتا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سُمِیَّ النَّاسُ مُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَجْلِ عَلِیٍّ لَوْلَمْ یُؤْمِنْ عَلِیٌّ لَمْ یَكُنْ مُؤْمِنٌ فِیْ اُمَّتِیْ وَسُمِّیَ مُخْتَارًا لِاَنَّ اللّٰه تَعَالٰی اِخْتَارَهٗ وَسُمِّیَ الْمُرْتَضٰی لِاَنَّ اللّٰه تَعَالٰی اِرْتَضَاهُ وَسُمِّیَ عَلِیًّا لِاَنَّهٗ لَمْ یَسُمَّ اَحَدٌ قَبْلَهٗ بِاِسْمِهٖ

کتاب مناقبِ مرتضوی میں اُمِّ سلمٰی سے منقول ہے کہ جنابِ خیر البشر، فخرِ ابوالبشر صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا کہ لوگوں کا نام مومن حضرت علی علیہ السلام کے سبب قرار پایا۔ یعنی اگر کوئی علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر ایمان نہ لاتا تو میریؐ اُمت سے کوئی شخص بھی مومن نہ کہلاتا اور حق تعالیٰ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا نام مختار اِس واسطے رکھا کہ تمام خلائق میں پروردگار عالم نے علی علیہ السلام کو اختیار دیا ہے اور مرتضٰی اِس واسطے نام رکھا کہ ساری مخلوقات سے علی علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور علی علیہ السلام اِس لئے نام ہوا کہ آپؑ کا مرتبہ سب پر بلند ہے۔ کوئی شخص بھی اِس سے قبل اِس نامِ عالی سے موسوم نہ ہوا۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 58/59 مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 395: کوئی بندہ لاکھ عبادت کرے، لیکن وہ ولایتِ علیؑ و آئمہ معصومینؑ میں شک کرے وہ جہنمی ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ : یَا عَلِیُّ لَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللّٰهِ حَقَّ عِبَادَتِهٖ ثُمَّ شَكَّ فِیْكَ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَهُوَ اَفْضَلُ النَّاسِ كَانَ فِیْ النَّارِ"

کتاب مناقب میں جابر انصاریؓ سے منقول ہے کہ جنابِ سید المرسلین، خاتم النبیین صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا اے علی علیہ السلام! اگر کوئی بندۂ خدا، عبادتِ حق تعالیٰ بجالائے

اور جو حقِ اطاعت گزاری اور فرمانبرداری جنابِ باری تعالیٰ کو ادا کرے اور اپنے زمانہ میں وہ شخص تمام لوگوں سے افضل و اشرف ہو، باوجود اِن سب اوامر کے تمہاریؑ امامت و ولایت پر شک کرے تو اُس کا مقام جہنم ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 70، مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 396: مردوں میں بہترین مرد علیؑ اور جوانوں میں حسنینؑ عورتوں میں بہترین عورت فاطمۃ الزہراؑ

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ : خَیْرُ رِجَالِكُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبْ وَخَیْرِ شَبَابِكُمْ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَخَیْرُ نِسَاءِكُمْ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ"

کتاب مناقب میں ابن عباس سے منقول ہے کہ سلطان الانبیاء جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا: کہ بہترین مردانِ روزگار حیدرِ کرار امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں، اور سردارانِ جوانانِ عالم امام حسنِ مجتبٰی علیہ السلام و امام حسینِ مظلوم کربلا علیہ السلام ہیں، اور بہترین نسوانِ جہاں کنیزِ خاصِ ربِّ حقیقی جنابِ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام ہیں۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 70، مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 397: حضرت علی علیہ السلام نے شیعوں کے تحفظ کی خاطر دشمن سے جنگ نہیں کی

میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ نے روایت کرتے ہوئے ھشیم بن ابی مسروق نہدی سے اور اُنہوں نے حسن محبوب سے اُنہوں نے علی بن وثاب سے اُنہوں نے زرارہ سے روایت کی زرارہ کا بیان ہے میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام اپنے شیعوں کے تحفظ کے لئے اپنے دشمنوں کے قتل سے اپنا ہاتھ روکتے رہے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میرے بعد اُن کا غلبہ ہوجائے گا اِس لئے وہ چاہتے تھے کہ میرےؑ بعد جو آئے وہ میریؑ سیرت کی اقتدا کرے اور جس طرح میں نے اپنا ہاتھ روکا ہے اُسی طرح وہ بھی میرےؑ بعد میرےؑ شیعوں کے قتل سے ہاتھ روکے رہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوقؒ ص ۱۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 398: امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کی کنیت ابوتراب کیوں؟

مجھ سے بیان کیا احمد بن حسن قطان نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوالعباس احمد بن یحییٰ بن زکریا نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے بکر بن عبداللہ بن حبیب نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے تمیم بن بہلول نے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُن کا بیان ہے کہ بیان کیا مجھ سے ابوالحسن عبدی نے روایت کرتے ہوئے سلیمان بن مہران سے اُنہوں نے عبایہ ابن ربعی سے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عبداللہ ابن عباس سے

دریافت کیا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کی کنیت ابوتراب کیوں رکھی؟ تو اُنہوں نے کہا کہ اِس لئے کہ وہ خلیفۃ الارض ہیں اور آنحضرتؐ کے بعد اہل زمین پر حُجّتِ خدا ہیں اُنؑ کی وجہ سے اِس کی بقا ہے اِنؑ کی وجہ سے وہ ٹھہری ہوئی ہے چنانچہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور کافر دیکھے گا شیعیان ابوترابؑ کے لئے اللہ تعالیٰ نے کیا کیا سامان راحت وکرامت وثواب فراہم کررکھے ہیں تو وہ کہے گا کہ کاش میں بھی ترابی ہوتا اور اِنہی علیؑ کے شیعوں میں سے ہوتا۔ اِسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے **ویقول الکفر یلیتنی کنت تراباً** "اور کافر کہے گا اے کاش میں مٹی ہوتا)۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(علل الشرائع اُردو مؤلف شیخ صدوقؒ ص 118، سطر 9 تا 17)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 399: امیر المؤمنینؑ چار انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے

بیان کیا مجھ سے ابوسعد محمد بن فضل بن محمد بن اسحاق مذکر المعروف بابی سعید معلم نیشاپوری نے نیشاپور میں اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوجعفر محمد بنا احمد بن سعید نے اُنہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوعبداللہ محمد بن مسلم بن زرارہ، دازی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن یوسف فریابی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سُفیانِ ثوری نے روایت کرتے ہوئے اسماعیلِ سندی سے اُنہوں نے عبدِ خیر سے اُنہوں نے کہا کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس چار انگوٹھیاں تھیں ایک پر یاقوت جڑا ہوا تھا۔ جو اپنی شرافت و نجابت کی علامت کے لئے تھی۔ دوسرے پر فیروزہ تھا فتح ونصرت کے لئے، تیسرے پر حدید چینی تھا قوت وطاقت کے لئے چوتھے پر عقیق تھا حرز وحفاظت کے لئے اور یاقوت پر **لا الہ الا الملک الحق المبین** نقش تھا۔ فیروزہ پر **الله الملك الحق المبين** نقش تھا۔ حدید

چینی پر **العزة لله جمیعا** نقش تھا۔ اور عقیق پر تین سطروں میں **ماشاء الله لا قوة الا بالله استغفرالله** نقش تھا۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ ص 119)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 400: علیؑ اصحابِ یمین کے امامؑ تھے اِس لئے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے

بیان کیا مجھ سے عبدالواحد بن محمدؒ بن عبدوس عطار نیشاپوریؒ نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے علی بن محمد بن قُتَیْبَہ نیشاپوری نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے فضل بن شاذان نے روایت کرتے ہوئے محمد بن ابی عمیر سے اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ بتائیں کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے دستِ یمین (داہنے ہاتھ) میں انگوٹھی کیوں پہنتے تھے؟ آپؑ نے فرمایا کہ اِس لئے دستِ یمین میں انگوٹھی پہنتے تھے کہ بعدِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپؑ (علیؑ) اصحابُ الیمین کے امام تھے؛ اللہ تعالیٰ نے اصحاب یمین کی مدح اور اصحابِ شمال کی مذمت فرمائی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بھی داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ اور یہ ہمارےؑ شیعوں کی علامت ہے وہ اس سے اور اوقاتِ نماز کی پابندی سے اور ادائیگی زکوٰۃ سے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے اور نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے سے پہنچانے جاتے تھے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوقؒ ص 119)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 401: یارسول اللہؐ، آپؐ کے بعد آپؐ کی محبت کی نشانی کیا ہے؟

قَالَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ بِیَدِہٖ لَا تَزُوْلُ قَدُوْمُ عَبْدٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَسْأَلَہُ اللّٰہُ عَنْ حُبِّنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَقَالَ عُمَرُ وَمَا اٰیَۃُ حُبِّکُمْ مِنْ بَعْدِکُمْ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَأْسَ عَلٰی بْنِ اَبِیْطَالِبٍ فَقَالَ حُبِّیْ مِنْ بَعْدِیْ حُبُّ

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا مجھےؐ اُس ذاتِ اقدس کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میریؐ جان ہے کہ قیامت کے دن کسی بندے کا قدم اپنی جگہ سے نہ ہلے گا۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ ہم اہلبیت علیھم السلام کی محبت سے سوال کرے حضرت عمر نے عرض کی یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپ کی محبت کی نشانی آپؐ کے بعد کیا ہے؟ پس رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنا ہاتھ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سر پر رکھ کر فرمایا میرےؐ بعد میریؐ محبت اِس شخص کی محبت ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب مرتضویؑ اُردو ترجمہ کوکبِ دری مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنی ص 198)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 402: علیؑ نیکوکاروں کا بادشاہ ہے، علیؑ کافروں کا قاتل ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدَاللّٰہِ الْاَنْصَارِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّۃَ وَھُوَاٰخِذٌ بِیَدْ عَلِیٍّ قَالَ ھٰذَا اَمِیْرُالْبَرَرَۃِ قَاتِلُ الْکُفَرَۃِ مَنْصُوْرٌ مِنْ نَصَرَہٗ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَہٗ یَمُدُّھَا بِصَوْتِہٖ

مستدرک حاکم، صواعق محرقہ ابنِ حجر مکی اور مودات میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مقامِ حدیبیہ میں سنا جبکہ سید المرسلینؐ، امیر المؤمنین علیہ السلام کا ہاتھ پکڑے تھے۔ فرمایا یہ علیؑ نیکوکاروں کا بادشاہ اور کافروں کا قاتل ہے۔ اور جو اِس شخص (علیؑ) کی نصرت کرے اُس کی بھی نصرت کی جائے گی اور جو کوئی علیؑ کو ترک کردے۔ وہ ترک کردیا جائے گا اور اس کلام کو فرماتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کررکھا تھا"۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دری مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنی ص 201)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت403: علیؑ کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی جائے گی جن باتوں سے تم اختلاف کرتے ہو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدُ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ يُوْنُسَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ وِلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَكَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: سَلِّمُوْا عَلٰى عَلِيِّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكَانَ مِمَّا أَكَّدَاللّٰهُ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ يَا زَيْدُ! قَوْلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَهُمَا: قُوْمَا: فَسَلِّمَا عَلَيْهِ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ: أَمِنَ اللّٰهِ أَوْمِنْ رَسُوْلِهٖ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ رَسُوْلِهٖ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

وَوَلَا تَنْقُضُوْا الْاِيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ اللّٰهِ يَعْلَمُ مَاتَفْعَلُوْنَ يَعْنِىْ بِهٖ قَوْلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَهُمَا وَقَوْلَهُمَا : أَمِنَ اللّٰهِ أَوْمِنْ رَسُوْلِهٖ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اِيْمَانِكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُوْنَ (أَئِمَّةٌ هِيَ اَزْكٰى مِنْ اَئِمَّتِكُمْ) قَالَ: قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ أَئِمَّةٌ؟ قَالَ اِيْ وَاللّٰهِ اَئِمَّةٌ قُلْتُ: فَاِنَّا نَقْرَءُ اَرْبٰى فَقَالَ: مَا اَرْبٰى؟ وَاَوْمَأَ بِيَدِهٖ فَطَرَحَهَا اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ يَعْنِىْ بِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَلِيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ o لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنَّ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِىْ مَنْ يَشَاءُ وَ لَتَسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَلَا تَتَّخِذُوْا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا o يَعْنِىْ بَعْدَ مَقَالَةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ عَلِيِّ وَتَذُوْقُوْا السُّوْءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَعْنِىْ بِهٖ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامَ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ"

زید بن جہم ہلالی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سُنا کہ جب آیۂ انما ولیکم اللہ نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے اِن دونوں سے کہا تم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو اور اے زید اس روز اُن سے بہ تاکید کہا گیا یہ رسول اللہؐ کا فرمانا۔ انہی دونوں سے تھا کہ کھڑے ہو کر علی علیہ السلام کو یا امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ اُنہوں نے کہا یا رسول اللہؐ یہ حکم خدا کی طرف سے ہے یا اُسے کہ رسولؐ کی طرف سے ہے، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اُن دونوں سے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اُس کے رسولؐ کی طرف سے بھی ہے پس خدا نے یہ آیت نازل کی۔ تاکید کے بعد اپنے

عہدوں کومت توڑو۔تم نے اللہ کی کفالت اپنے اوپر لے لی۔ بیشک جوتم کرتے ہواللہ اُسے جانتا ہے اور اُس سے مراد ہے رسول اللہ کا اُن سے کہنا اور پھر اُن کا یہ پوچھنا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا رسول اللہؐ کی طرف سے ہے یعنی اُنہوں نے اِس قول کو موکد کرانا چاہا۔ رسول اللہؐ نے یہ فرما کر اور زیادہ مضبوط کر دیا کہ اللہ اور رسولؐ دونوں کی طرف سے ہے۔ پھر خدا نے فرمایا: تم اُس عورت کی طرف نہ بنو جس نے سوت کو کاتا اور دھاگے بٹ کر توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اِس بات کی مکاری کا ذریعہ بنانے لگو کہ ایک گروہ کے امام زیادہ پاکیزہ ہوں تمہارے اماموں سے' میں نے کہا میں آپؐ پر فدا ہوں۔ سورہ نحل کی اِس آیت میں تو لفظ اُمَّۃ ہے اور آپؑ نے آئِمَّہ فرمایا۔ امامؑ نے فرمایا نہیں آئمه ہی ہے میں کہا ہم اِس آیت کو یوں پڑھتے ہیں: **ولا تکونوا کالتی نقصت غزلها بعد قوة نکا ثا ط تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امة هی اربی من امة انما یبلوکم الله به**

(اس عورت کے ایسے نہ بنو جو اپنا سُوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اِس بات کی مکاری کا ذریعہ بنائے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے خواہ مخواہ بڑھ جائے اُس سے خدا بس تم کو آزماتا ہے) اِس میں اُمّت کی جگہ حضورِ اکرمؐ نے آئِمّہ فرمایا ہے اور اربیٰ (زیادہ) کی جگہ ازکی (پاکیزہ) فرمایا۔ آپ نے فرمایا اربیٰ کیا ہے پس آپؐ نے تعجب کے ساتھ ہاتھ اُٹھایا اور پھر گرا دیا اور فرمایا **انما یبلوکم الله به** (اللہ اُس سے تمہاری آزمائش کرتا ہے) اِس سے مراد ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ذریعہ تمہاری آزمائش کرتا ہے تا کہ روزِ قیامت اُن باتوں کو ظاہر کر دے جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(الشافی اُردو ترجمہ اُصولِ کافی جلد 2 ص 210 تا 211 'یعقوب کلینیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 404: قال رسول اللہؐ: نہیں پہچانا کسی نے علیؑ کو سوائے میرےؐ اور اللہ کے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ اِلَّا اَنَا وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُنِیْ اِلَّا اللّٰہُ وَعَلِیٌّ وَلَا یَعْرِفُ عَلِیًّا اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَا

جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم: نے ارشاد فرمایا: نہیں پہچانا کسی نے ذاتِ باری تعالیٰ کو لیکن میںؐ نے اور علی علیہ السلام نے اور نہیں پہچانا کسی نے مجھؐ کو مگر اللہ نے اور علی علیہ السلام نے اور نہیں پہچانا کسی نے علی علیہ السلام کو مگر اللہ نے اور میںؐ نے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(بحور الغمہ اُردو مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ جلد 1 ص 106)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 405: قالؐ: میںؐ درخت ہوں' فاطمہؑ شاخ' علیؑ شگوفہ اور حسنینؑ میوے اور ہمارے شیعہ اُس درخت کے پتے

رَوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَنَا شَجَرَۃٌ وَفَاطِمَۃُ فَرْعُھَا وَعَلِیٌّ لِقَاحُھَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ثَمَرَتُھَا وَشِیْعَتُنَا وَرَقُھَا

جنابِ پیغمبرِ خدا محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا میں درخت کی مانند ہوں اور فاطمۃ الزہرا علیہا السلام اُس کی شاخ اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام شگوفہ اور حسنین علیہما السلام میوے ہیں اور ہمارے شیعہ اُس درخت کے پتے ہیں۔ **فَالشَّجَرَۃُ اَصْلُھَا فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ وَالْفَرْعُ وَاللِّقَاحُ الثَّمَرَۃُ وَالْوَرَقُ فِی الْجَنَّۃِ** ۔ پس اُس درخت کی جڑ جنت عدن میں ہے اور شاخ وشگوفہ میوے اور پتے سب بہشت میں ہیں یعنی روزِ قیامت ہم سب مع اپنے شیعوں کے بہشت میں داخل ہوں گے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(بحور الغمہ اُردو مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ، جلد 1 ص 106 تا 107)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت406: قالؐ: میرے بھائی علیؑ کی فضیلتوں کا احاطہ ناممکن ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِاَخِیْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَضَائِلَ لَا يُحْصِیْ عَدَدَهَا غَيْرُهٗ.

جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے میرے ؐ بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اِس قدر فضائل عطا کئے پس کہ کوئی بشر ان فضائل کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

فَمَنْ كَتَبَ فَضِيْلَةً مِنْ فَضَائِلِهٖ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ بَقِیَ لِتِلْكَ الْكِتَابُ رَسْمٌ

جو مومن حضرت علی علیہ السلام کے فضائل میں سے ایک فضیلت لکھے' فرشتے اُس کا تب کے لئے خدا سے مغفرت طلب کرتے ہیں جب تک کتاب کا نشان باقی رہے۔

وَمَنِ اسْتَمَعَ فَضِيْلَةً مِنْ فَضَائِلِهٖ غَفَرَاللّٰهُ لَهُ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ اِكْتَسَبَهَا بِالْاُذُنِ وَالْاِسْتِمَاعَ

اور جو مومن حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ایک فضیلت سُنے۔ خداوند کریم وہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے جو کان سے کئے ہیں۔

وَمَنْ نَظَرَ عَلٰى فَضِيْلَةٍ مِنْ فَضَآئِلِهٖ غَفَرَ اللّٰهِ الذُّنُوْبَ الَّتِیْ اِكْتَسَبَهَا بِالنَّظَرِ

اور جو مومن فضائل علی علیہ السلام میں سے ایک فضیلت دیکھے اللہ تعالیٰ وہ تمام گناہ معاف فرماتا ہے جو آنکھوں سے کئے ہوں۔

يَا عَلِیُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ، جلد 1 ص 231)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت407: جن' اِمامُ الجِنّ والانس امیر المؤمنینؑ کو دیکھ کر خوف زدہ ہوگیا

لَقَدْ رُوِیَ اَنَّهٗ كَانَ جِنِّیٌّ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلِّی اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَسْئَلُهٗ مِنْ قَضَايَا مُشْكِلَةٍ اِذْقَدْ اَقْبَلَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ عَلَيْهِ السَّلَامَ

کُتبِ معتبرہ میں منقول ہے کہ ایک جن ایک دن خدمت باسعادت جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم میں حاضر تھا اور کچھ مشکل مسائل حضرتؐ سے پوچھتا تھا ناگاہ مظہر العجائب والغرائب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے فَتَصَاغَرَ الْجِنُّ حَتّٰى صَارَ كَالْعُصْفُوْرِ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِمَّنْ فَقَالَ هٰذَا الشَّابُ الْمُقْبِلِ جس وقت اُس ''جن'' کی نگاہ جنابِ حیدرِ کرارؑ پر پڑی اِس قدر ڈرا اور خوفزدہ ہوا اور بکمالِ خوف پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے پوچھا: یا حضرتؐ مجھے خبر دیجئے! حضرتؐ نے پوچھا کس چیز کی؟ ''جن'' نے کہا جو جوان آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے اُس کے بارے میں بتایئے''۔

جب حضرتؐ نے اُس ''جن'' کا یہ حال دیکھا تو پوچھا ''اے جن'' اِس طرح خوف کھانے کا سبب کیا ہے؟ اُس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ! جس وقت اللہ تعالیٰ نے اُمتِ نوح علیہ السلام پر طوفان بھیجا تھا اور حضرتِ نوح علیہ السلام کو ایک کشتی عطا کی تھی کہ حضرتِ نوح علیہ السلام اور اُنؑ کے اہل وعیال غرق نہ ہوں' اُس وقت میں نے چاہا کہ کشتی کو اُلٹ دوں اور غرق کر دوں۔ جونہی میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا' اِسؑ جوان نے ایک ایسی تلوار ماری کہ میرا ہاتھ کٹ کر گر پڑا''۔

اُس ''جن'' نے اپنا کٹا ہوا ہاتھ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو دکھایا۔ جنابِ رسول

خداؐ نے فرمایا: ''اے جن'' یہ میرےؐ بھائی مظہر العجائب علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے''۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ، جلد 1 ص 232 تا 233)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 408: محبِّ علیؑ انبیاءؑ کے ساتھ اُٹھے گا

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کتاب عیون اخبار الرضاؑ میں حضرت امام رضائے غریب علیہ السلام اور اپنےؑ اباء واجداد سے نقل کرتے ہیں: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: جو کوئی تجھےؑ دوست رکھے گا وہ قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ اُٹھے گا اور اُن کے مراتب جیسا ہوگا اور جو کوئی ہم دونوں کے ساتھ دشمنی رکھتا ہو وہ یہودی یا نصرانی جیسا ہوگا''۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ ص 252 بحوالہ عیون اخبار الرضا: 220، بحار الانوار: 79/27، حدیث 16)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 409: اللہ نے محمدِ مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کو پانچ پانچ چیزیں عطا کی

شیخ طوسیؒ کتاب ''امالی'' میں ابنِ عباس سے نقل کرتے ہیں: میں نے پیغمبر اکرم سے سُنا کہ خدا نے مجھےؐ اور علیؑ کو پانچ پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔ مجھےؐ قرآن عطا کیا ہے تو علیؑ علیہ السلام کو مجموعہ علم، مجھےؐ خدا نے نبی بنایا ہے تو علی علیہ السلام کو وصی، مجھےؐ خدا نے کوثر عطا کیا ہے تو علی علیہ السلام کو سلسبیل (جو جنت میں نہر کا نام ہے)، مجھےؐ وحی کی تو علی علیہ السلام کو اِلہام بخشا، مجھےؐ اُس نے آسمانوں کی سیر کروائی تو علی علیہ السلام کے لئے آسمانوں کے دروازے کھولے اور پردوں کو ہٹا دیا گیا، یہاں تک کہ وہؑ مجھےؐ دیکھتا تھا اور میںؐ اُسےؑ دیکھتا تھا۔

ابن عباس فرماتے ہیں: پھر رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے گریہ کیا میں نے عرض

کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، کیوں رو رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے ابن عباس! معراج پر پروردگار کی اول گفتگو یہ تھی کہ آپؐ نے فرمایا: اے محمدؐ! نیچے دیکھو، میںؐ نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ تمام پردے ہٹا دیئے گئے، آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور میںؐ نے دیکھا علی علیہ السلام نے اپنا سر بلند کیا اور میرےؐ ساتھ ہم کلام ہوئے اور میںؐ نے اُن کے ساتھ کلماتِ پروردگار کے ساتھ گفتگو کی۔

خدا تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اے محمدؐ! میں نے علی علیہ السلام کو وزیر، مددگار، وصی اور تیرے بعد جانشین قرار دیا ہے اُسے اِس بات کی اطلاع دو کہ وہ تیری بات کو سُن رہا ہے۔ میں نے علی علیہ السلام کو اطلاع دی اِس حال میں کہ میں بارگاہِ پروردگار میں تھا اُس نے قبول کی اور کہا: میں اطاعت کروں گا۔

خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو سلام کریں۔ فرشتوں نے سلام کیا اور علی علیہ السلام نے اُن کو جواب دیا اور فرشتے ایک دوسرے کو مبارک باد اور خوشخبری دینے لگے۔ میں آسمان کے فرشتوں میں کسی کے پاس سے نہیں گزرا مگر یہ کہ ہر ایک نے مجھےؐ مبارکباد دی اور سب نے کہا اے محمدؐ! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپؐ کو برحق رسول مبعوث فرمایا۔ سب فرشتے اِس بات پر خوش ہیں۔

میںؐ نے حاملین عرش کو دیکھا کہ جو سر نیچے جھکائے ہوئے زمین کی طرف دیکھ رہے ہیں میںؐ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: یہ کیا کر رہے ہیں؟ اُس نے عرض کیا: اے محمدؐ! سب فرشتے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو خوش خبری دینے والی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں سوائے اُن فرشتوں کے جو عرشِ الٰہی کو کندھوں پر اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اب اُنہوں نے اجازت حاصل کر لی ہے تاکہ چہرہ علی علیہ السلام کی زیارت کر سکیں۔

اِس کے بعد حضرتؐ نے فرمایا: جب میںؐ آسمان سے نیچے آیا تو میںؐ نے چاہا کہ صاحبِ الہام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اُوپر کے واقعات کی اطلاع دوں۔ لیکن ہوا

یہ کہ مجھؐ سے پہلے علی علیہ السلام نے تمام واقعات سُنانے شروع کردیئے ہیں۔ میںؐ سمجھ گیا میںؐ نے جو بھی قدم اُٹھایا ہے وہ سب علی علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہے اور علی علیہ السلام نے اُسے دیکھا ہے ابنِ عباس کہتا ہے: میں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے نصیحت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا:

عَلَيْكَ بِحُبِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامَ ''میںؐ تجھے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ محبت رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں''۔

میں نے دوبارہ عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ علی علیہ السلام کے ساتھ محبت کا اظہار کرنا' مجھے اُس خدا کی قسم جس نے مجھےؐ برحق رسولؐ مبعوث فرمایا ہے کسی کا کوئی اچھا عمل خدا قبول نہ فرمائے گا مگر یہ کہ اُس سے محبتِ علی علیہ السلام کے بارے میں سوال کرے گا حالانکہ خود بہتر جاننے والا ہے۔ اگر کوئی ولایتِ علی علیہ السلام رکھتا ہوگا تو اُس کے تمام اعمال تمام نقائص کے باوجود قبول کرلے گا۔ لیکن اگر ولایتِ علی علیہ السلام نہ رکھتا ہوگا تو اُسے جہنم کی طرف روانہ کردے گا اور نہ ہی اُس سے کسی عمل کے بارے میں سوال کیا کرے گا۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 252 تا 254' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ امالی: 104' حدیث 15' مجلس 4' بحارالانوار 16' 417' حدیث 7)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 410: اللہؐ شیعیانِ علیؑ کو توبہ سے محروم نہ کرے گا

پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہوئی ہے کہ آپؐ نے امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ میںؐ نے خدا سے درخواست کی ہے کہ شیعیان علیؑ کو توبہ سے محروم نہ کرے' اگرچہ جان کنی کی حالت پر ہوں۔ چنانچہ یہ درخواست قبول کرلی گئی اور یہ خصوصیت صرف تیرےؑ شیعوں کیساتھ خاص ہے' دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 258' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ بحوالہ تاویل الایات 593/2' حدیث 5' بحارالانوار: 173/27' حدیث: 137)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 411: ابنِ مسعود نے کہا یارسول اللہؐ حق کا دیدار کرایئے

صاحبِ کتاب تاویل الایات اِس آیۃ شریفہ القیافی جهنم کل کفار عنید تم دونو ہر منکر سرکش کو جہنم میں ڈال دو...... کی تفسیر میں عبداللہ بن مسعود نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس گیا۔ سلام عرض کرنے کے بعد میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مجھے حق کے بارے میں آشنا کرایئے تاکہ واضح اور روشن طریقے سے دیکھ سکوں۔ آپؐ نے فرمایا: اے ابنِ مسعود اِس کمرے میں جاکر دیکھو' کہتا ہے میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام رکوع اور سجود کر رہے ہیں اور اپنے رکوع اور سجود میں خشوع کے ساتھ خدا سے یہ دعا مانگ رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ نَبِیِّكَ اِلَّا مَاغَفَرْتَ لِلْمُذْنِبِیْنَ مِنْ شِیْعَتِیْ

اے اللہ اپنے نبیؐ کے صدقے میرےؑ گناہگار شیعوں کو معاف فرمادے۔

میں کمرے سے باہر آیا تاکہ جو کچھ میں نے دیکھا تھا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے عرض کروں' لیکن کیا دیکھتا ہوں کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم رکوع و سجود میں مشغول ہیں۔ اور کمالِ خشوع و خضوع کے ساتھ خدا سے یہ دعا مانگ رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ عَلِیِّ وَلِیِّكَ اِلَّا مَاغُفَرْتَ لِلْمُذْنِبِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ

پروردگار! اپنے ولی علی علیہ السلام کے صدقے میں میریؐ اُمّت کے گناہگاروں کو بخش دے''

میں نے جب یہ دیکھا تو بڑا حیران و پریشان ہوا' رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے نماز کو مختصر کیا اور ختم کر کے مجھے فرمایا: اے ابنِ مسعود! کیا ایمان رکھنے کے بعد کفر سے دوچار ہونا چاہتا ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آپؐ کی جان کی قسم! مجھے تعجب صرف یہ ہے کہ میں نے دیکھا، علی علیہ السلام آپ کا واسطہ دے کر خدا سے دعا مانگ رہے ہیں اور آپؐ علی علیہ السلام کا واسطہ دے کر خدا سے دعا کر رہے ہیں۔ میں مخمصے میں ہوں، آیا آپؐ دونوں ہستیوں میں سے کون خدا کے نزدیک زیادہ فضیلت والا ہے؟

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: خدا نے مجھے علیؑ اور حسنینؑ کو اپنے پاک نور سے پیدا کیا ہے جب خدا نے کائنات کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو میرے نُور سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، میںؐ خدا کی قسم آسمانوں اور زمین سے افضل و برتر ہوں، پھر علی علیہ السلام کے نور سے عرش اور کُرسی کو پیدا کیا، خدا کی قسم علی علیہ السلام عرش اور کُرسی سے افضل و بلند تر ہیں۔ اس کے بعد نورِ حسن علیہ السلام کو تقسیم کیا اور اُس سے فرشتے اور حور العین تولد ہوئے۔ خدا کی قسم حسن علیہ السلام کا مرتبہ فرشتوں اور حور العین سے بلند تر ہے۔ اس کے بعد حسین علیہ السلام کے نور کو شگافتہ کیا، اُس سے لوح و قلم کو پیدا کیا، خدا کی قسم حسین علیہ السلام لوح و قلم سے افضل تر ہیں۔

اُس وقت ہر طرف تاریکی اور اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ فرشتوں نے چیخنا اور پکارنا شروع کیا اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار اور آقا! نورانی اشخاص کے حق کا واسطہ ہمیں تاریکی سے نجات عطا فرما۔ خدا نے ایک دوسرا کلمہ ارشاد فرمایا اُس سے روح کو پیدا کیا۔ پھر اُس روح کے نور سے حضرت فاطمۂ زہرا صلوات اللہ علیہا کو پیدا کیا اور اُسے عرش کے سامنے قرار دیا۔ اُس وقت تمام کائنات روشن ہوگئی اسی وجہ سے اُنہیں زہرا علیہا السلام کہا جاتا ہے۔

اے ابنِ مسعود! جب قیامت برپا ہوگی تو خدا مجھےؐ اور علی علیہ السلام کو حکم دے گا جو کوئی آپؐ کو دوست رکھتا ہے اُسے جنت میں داخل کرو اور جو تمہارا دشمن ہے اُسے جہنم میں پھینک دو۔ اِس دلیل کے لئے خدا کا یہ فرمان ہے: **القیا فی جھنم کل کفار عنید** (سورہ قٓ 50، آیت

24) ''تم دونوں ہر ناشکرے سرکش کو جہنم میں ڈال دو''

ابنِ مسعود نے عرض کیا: یارسول اللہؐ اِس آیت میں "**کفار عنید**" سے کون مراد ہے؟

آپؐ نے فرمایا: **الکفار من کفر بنبوتی والعنید من عاند علی ابن ابی طالب**ؑ

کفار سے مُراد جو میریؐ نبوت کا انکار کرے اور عنید سے مُراد وہ ہے جو علی ابن علی ابی طالب علیہ السلام سے دشمنی رکھتا ہو۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 260 تا 262، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ بحوالہ تاویل الایات 610/2، حدیث 7، بحار الانوار: 73/36، حدیث: 24)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 412: رسولِ خداؐ نے کہا: جو کوئی دو رکعت نماز خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے گا اُس کو ایک اُونٹ دوں گا

ابن عباس سے ایک بڑی جو خوبصورت اور لطیف حدیث نقل کرتے ہیں:

ایک شخص دو موٹے اونٹ پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت بطور تحفہ لایا، رسولِ خداؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میں سے کون ایسا ہے جو دو رکعت نماز اس کے تمام واجبات یعنی قیام، رکوع، سجود اور دوسرے اعمال کے ساتھ بجا لائے اور نماز کی حالت میں اُمور دنیا کے متعلق نہ سوچے اور اِس کے دل میں دنیا کی فکر نہ ہو، اِن دونوں اونٹوں میں سے ایک اونٹ اُسے ہدیہ کے طور پر دوں گا۔ اِس بابت ایک بار، دو بار، بلکہ تین بار تکرار کیا، لیکن کسی نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے:

یارسول اللہؐ! میں دو رکعت نماز پڑھوں گا اور اُس کی تکبیرۃ الاحرام سے لے کر سلام کے آخر تک دل میں کسی قسم کا دنیاوی خیال نہ لاؤں گا۔

آپؐ نے فرمایا: یاعلی علیہ السلام تجھؑ پر خدا کا درود و سلام ہو نماز شروع کرو امیر المؤمنین علیہ السلام نے تکبیر کہی اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ جیسے ہی آپؑ نے نماز کا سلام کیا' تو جبرئیلؑ نیچے آئے اور پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے عرض کیا' یا محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اِن دو اُونٹوں میں سے ایک اونٹ علی علیہ السلام کو عطا کرو۔ رسولِ خداؐ نے فرمایا: میں نے شرط کی تھی اگر دو رکعت نماز پڑھے بغیر اس کے دل میں اُمورِ دنیا کی فکر نہ کرے تو تب اُونٹ دوں گا لیکن علیؑ جب تشہد میں مشغول تھے تو یہ فکر کر رہے تھے کہ اِن دو اُونٹوں میں سے کس اُونٹ کو لے۔ جبرائیلؑ نے عرض کیا: یا محمدؐ! خدا نے سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ علی علیہ السلام نے جو یہ سوچا ہے کہ اِن دو میں سے کس کو لے وہ اپنی خاطر یا دنیا کی خاطر نہ تھا بلکہ اس لئے ایسا سوچا کہ اِن میں سے کونسا موٹا ہے تاکہ راہِ خدا میں اُسے ذبح کرے اور خالق کائنات کی خوشنودی میں اِسے فقیروں میں بانٹ دے۔

رسولِ خداؐ گریہ کرنے لگے اور دونوں اُونٹ علی علیہ السلام کو عطا کر دیئے علی علیہ السلام نے دونوں اُونٹوں کو ذبح کیا اور راہِ خدا میں تقسیم کر دیا۔ اسی بارے میں خدا تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَهٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِیۡدٌ** (سورہ ق 50 آیت 37) بے شک اِس میں اُس شخص کے لئے نصیحت ہے جو دل رکھتا ہو یا توجہ سے کان لگائے۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 262 تا 263' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ بحوالہ تاویل الایات 612/2' حدیث 8' بحار الانوار: 161/36' حدیث: 142' تفسیر برهان 228/4' حدیث 3)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 413: قالؐ: علیؑ کی فصاحت میریؐ فصاحت ہے' حکمت اگر کسی کی شکل میں ظاہر ہو تو وہ علیؑ ہوگا

ایک دوسری خوبصورت حدیث جیسے سید ہاشم بحرانی کتاب غایۃ المرام میں اہلِ سنت سے نقل کرتے ہیں کہ ابنِ عباس کہتے ہیں:

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! تم میرے صحابی ہو اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام مجھؐ سے اور میں علیؑ سے ہوں' جو بھی اِسےؑ میرےؐ علاوہ کسی غیر کے ساتھ وابستہ کرے اُس نے مجھ پر ظلم کیا' اور جس نے مجھؐ پر ظلم کیا' حقیقت میں اُس نے مجھےؐ اذیت دی اور جس نے مجھےؐ اذیت دی اُس پر خدا کی لعنت ہے۔

اے عبدالرحمٰن! خدا نے روشن اور واضح کتاب مجھؐ پر نازل کی ہے۔ اُس نے مجھے حکم دیا ہے کہ سوائے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے' تمام کے سامنے اِس کو بیان کروں۔ علی علیہ السلام کو اِس کے بیان اور توضیح کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ خدا نے اِسؑ کی فصاحت کو میریؐ فصاحت اور اِس کیؑ سمجھ کو میریؐ سمجھ بوجھ کی مثل قرار دیا ہے۔

اگر حکمت کسی مرد کی شکل میں ظاہر ہو تو وہ مرد علی علیہ السلام ہوگا' اور اگر عقل کسی شخص کی شکل میں ظاہر ہو تو وہ حسن علیہ السلام ہوگا' اور اگر سخاوت کسی شخص کی شکل میں ظاہر ہو تو وہ شخص حسین علیہ السلام ہوگا اور اگر تمام اچھائیاں کسی انسان میں ظاہر ہوں تو وہ فاطمہ علیہا السلام ہے۔ بلکہ فاطمۃ زہرا علیہا السلام اُس سے بلند تر اور افضل تر ہیں بے شک میری بیٹی فاطمۃ زہرا علیہا السلام' شرافت اور فضیلت کے اعتبار سے تمام اہل زمین سے بہتر ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 263 تا 264' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ بحوالہ فرائد السمطین 68/2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 414: تمام انبیاء ومرسلین ومؤمنین علیؑ کے محبّ ہیں علیؑ قسیم الجنۃ والنار ہیں

بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن قطان نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے احمد بن یحییٰ بن ذکریا ابوالعباس قطان نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن اسماعیل برکی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ داہر نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد بن سنان سے روایت کرتے ہوئے مفضل بن عمر سے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام قسیم الجنۃ والنار کس طرح ہیں؟ آپ نے فرمایا اِس لئے کہ اِنؑ سے محبت ایمان اور ان سے بُغض کفر ہے۔ اور جنت اہلِ ایمان کے لئے خلق ہوئی ہے اور جہنم اہلِ کفر کے لئے۔ پس آپؑ اِس طرح قسیم الجنۃ والنّار ہیں کہ جنت میں صرف اِنؑ سے محبت کرنے والے جائیں گے۔ مفضل نے کہا فرزندِ رسولؐ کیا انبیاء اور اولیاء بھی حضرت علی علیہ السلام سے محبت رکھتے تھے اور اُن کے دشمن بھی حضرت علی علیہ السلام سے بغض رکھتے تھے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں راوی نے فرمایا یہ کیسے؟ آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے خیبر کے دن فرمایا تھا کل کے دن علَم اُس کو دوں گا جو اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوگا۔ اور اللہ اور اُس کا رسولؐ اِسؑ سے محبت رکھتے ہوں گے۔ اور وہ اُس وقت تک میدان سے واپس نہ آئے گا جب تک اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھوں فتح نہ دیدیں۔ اِس کے بعد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس بھُنا ہوا طائر آیا تو آپؐ نے دعا کی پروردگار تو میرےؐ پاس ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو

تاکہ وہ میرےؐ ساتھ یہ بھُنا ہوا طائر کھائے۔ اور آنحضرتؐ نے اِس سے حضرت علی علیہ السلام کو مُراد لیا تھا۔ میں نے کہا جی ہاں فرمایا تو پھر یہ کیا ممکن ہے کہ جس شخص سے اللہ اور اُس کا رسولؐ محبت کرے اُسؑ سے انبیاء اور اولیاء محبت نہ کریں؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا پس اِس سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء ومرسلین و جمیع مومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے محبّ اور دوستدار تھے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ انبیاء اور اولیاء کے دشمن اور مخالفین ان سے اور وہ تمام لوگ جن سے وہ محبت کرتے تھے بغض وعداوت رکھتے تھے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا پس اولین وآخرین میں جو بھی حضرت علی علیہ السلام سے محبت رکھتا ہے وہی جنت میں جائے گا اور اولین وآخرین میں جو بھی انؑ سے بغض ودشمنی رکھتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔

لہٰذا اِس طرح حضرت علی علیہ السلام قسیم الجنۃ والنار ہوئے۔ میں نے عرض کیا فرزندِ رسولؐ آپؑ نے میری اُلجھن دور کردی اللہ آپؑ کی اُلجھن دور کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو جو علم دیا ہے اُس میں سے کچھ اور عنایت کیجئے۔ آپؑ نے فرمایا اے مفضل پوچھو کیا پوچھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ یہ بتائیں کہ حضرت علی علیہ السلام اپنے محبوں کو جنت میں داخل کریں گے اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں گے یا رِضوان (خازن جنت) اور مالک (داروغہ جہنم)؟ آپؑ نے فرمایا اے مفضل کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے خلقت خلق سے دو ہزار سال پہلے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو جب کہ وہ روح تھے نبی بنا کر انبیاء کی طرف جب کہ وہ سب کے سب روح تھے مبعوث کیا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُسی وقت ارواح انبیاء کو اللہ کی توحید اور اُس کی اطاعت واتباعِ امر کی دعوت دی اور اُس پر اُن سے جنت کا وعدہ کیا جو اُسے قبول نہ کرے مخالفت اور انکار کرے گا اُس کے لئے جہنم کی وعید ہے؟

میں نے عرض کیا جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا پھر نبی علیہ السلام کیا اِس وعدے کے ضامن نہیں ہیں جو اُنہوں نے اللہ کی طرف کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا کیا علی ابن ابی طالب علیہ السلام اُنؐ کے خلیفہ و نائب اور اُنؐ کی اُمّت کے امامؑ نہیں ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔آپؐ نے فرمایا کیا رضوان و مالک بلکہ تمام ملائکہ آپؑ کے شیعوں کے لئے اور آپؑ کی محبت کے سبب نجات پانے والوں کے لئے استغفار نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔فرمایا تو پھر امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نیابت میں قسیم الجنۃ والنار ہوئے اور بحکم خدا' رضوان و مالک حضرت علی علیہ السلام کے حکم کو نافذ کرنے والے ہوئے۔اے مفضلِ اس کو یاد رکھو اِس لئے کہ یہ علمِ مخزون و مکنون ہے۔اِس کو اس کے اہل کے سِوا کسی کو نہ بتانا۔

یَا عَلِیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(علل الشرائع اُردو ص 122تا123' شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت415: محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو معراج کی رات آواز دی گئی

(قال أخبرني) ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بين الوليد رحمة الله (قال حدثني) ابى عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن بكر بن صالح عن الحسن بن على عن عبدالله بن ابراهيم (قال حدثني) الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليه السلام قال' قال رسول الله صلى الله عليه وآلهٖ وسلّم لما اُسرى بى الى السماء انتهيت الى سدرة المنتهٰى نوديت يا محمد استوص بعلى خيرا فانه سيد الوصين وامام المتقين وقائد الغر

المحجلين الى يوم القيامه "

ترجمہ بحذفِ اسناد: حضرت حسین بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہما السلام اور آپؑ نے اپنے والد سے اور آپؑ نے اپنےؑ جد علیہم السلام سے اور آپؑ نے حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا: جب معراج کی رات مجھےؐ آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جب میں سدرۃ المنتھٰی تک پہنچ گیا تو مجھےؐ آواز دی گئی۔اے محمدؐ! میں آپؐ کو علی علیہ السلام کے ساتھ خیر اور نیکی کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ وہؑ (علیؑ) تمام اوصیاء کا سردار اور متّقین کا امام اور قیامت تک کے لئے تمام روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں''۔

یَا عَلِیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص:286تا287)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت416: علیؑ کے شیعہ جب قبروں سے نکلیں گے

"فِی الصِّرَاطَ السَّوِیْ عَنْ عَلِیِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ شِیْعَتِنَا یَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی مَا مَعَھُمْ مِنَ الذُّنُوْبِ الْعُیُوْبِ وَوُجُوْھُھُمْ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ"

صاحبِ صراط السّوی جو کہ اہلِ سنت کے معتبر علماء میں سے ہیں نے نقل کیا ہے کہ جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے شیعہ روزِ قیامت اپنی قبروں سے گناہوں اور عیوب کے ساتھ نکلیں گے لیکن ہماری محبت اور دوستی کی وجہ سے اُن کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوں گے''۔

یَا عَلِیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 241' مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت417: اگر کوئی بندہ اتنی عبادت کرے

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : یَا عَلِیُّ لَوْ اَنَّ عَبْدًا عَبْدَاللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ مَا قَامَ نُوْحٌ فِیْ قَوْمِہٖ"

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ شفیع المذنبین جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرمایا کہ:

اے علی علیہ السلام! اگر کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کرے جتنی حضرت نوح علیہ السلام نے زندگی پائی۔ "وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبٌ فَاَنْفَقَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ" اور کوہِ اُحد کے برابر اِس کے پاس دولت ہو اور وہ اُسے راہِ خدا میں خرچ کرے۔ وَمُدَّ فِیْ عُمْرِہٖ حَتّٰی حَجَّ اَلْفَ حَجَّۃٍ عَلٰی قَدَمَیْہِ اور اُس شخص کی عمر اس قدر ہو کہ ہزار حج پیدل کرے۔ "ثُمَّ قِیْلَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ مَظْلُوْمًا وَلَمْ یَکُنْ فِیْ قَلْبِہٖ مُحَبَّتُكَ لَمْ یَشُمَّ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَمْ یَدْخُلْھَا" اُس کے بعد وہ شخص کو وہ صفا و مروہ کے درمیان ظلم و ستم کے ساتھ مارا جائے اِن باتوں کے باوجود اگر وہ تمہاری (علیؑ) کی محبت نہ رکھتا ہو تو ہرگز وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 241 تا 242، مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت418: علیؑ کے شیعوں کو وقتِ موت نہ حسرت ہوگی اور نہ ہی قبر میں وحشت

"وَ فِیْ تَارِیْخِ الْبُغْدَادِیْ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وَسَلَّمَ: لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَا عَلِیُّ لَا لِمُحِبِّیْكَ حَسْرَۃٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ وَلَا وَحْشَۃٌ عِنْدَ قَبْرِہٖ وَلَا فَزَعٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ"

تاریخ بغدادی میں جنابِ عائشہؓ سے منقول ہے کہ ایک روز جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: یا علیؑ! بشارت ہو تمہیں کہ تمہارے شیعوں کو نہ مرگ کے وقت حسرت ہوگی اور نہ قبر میں وحشت ہوگی اور روزِ قیامت بے خوف جنت میں داخل ہوں گے۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 247، مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت419: کسی کے اعمال ہرگز قبول نہ ہونگے محبتِ علیؑ کے بغیر

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اَیُّھَاالنَّاسُ لَنْ یَقْبَلُ اللّٰہِ تَعَالٰی لِعَبْدٍ فَرَضًا اِلَّا بِحُبِّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ "

جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ محبتِ علی علیہ السلام کے بغیر ہرگز کسی بندہ کی عبادت قبول نہیں فرماتا۔ فَمُحِبُّہٗ مُحِبِّیْ وَمُبْغِضُہٗ مُبْغِضِیْ وَوَلِیُّہٗ وَلِیِّیْ وَقَوْلُہٗ قَوْلِیْ وَاَمْرُہٗ اَمْرِیْ "جو علی علیہ السلام کا دوست ہے وہ میرا دوست ہے اور جو علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے، وہ میرا مخالف ہے اور جو اُسؑ کا ولی ہے وہ میرا ولی ہے اور اُسؑ کا قول میرا قول ہے اور اُسؑ کا حکم میرا حکم ہے"۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 247 تا 248، مؤلف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت420: سوالِ خدا: اے محمدؐ کس کو دوست رکھتے ہو؟
اے اللہ تیری مخلوق میں علیؑ کو دوست رکھتا ہوں

قَالَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ لَیْلَۃِ الْمِعْرَاجِ مَنْ تُحِبُّ مِنَ الْخَلْقِ یَا مُحَمَّدُ ۔ فَقُلْتُ عَلِیًا فَقَالَ الْتَفِتْ اِلٰی یَسَارِکَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیٌّ مِنْ یَسَارِیْ قَائِمٌ''۔

کتاب بحر المعارف اور خلاصۃ المناقب میں منقول ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ شبِ معراج خدائے تعالیٰ نے مجھؐ سے فرمایا کہ اے محمدؐ! تمام مخلوقات میں کس کو دوست رکھتے ہو؟ میںؐ نے کہا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو۔ فرمایا اپنی بائیں طرف نظر کرو۔ جب میںؐ دیکھا تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اپنی طرف کھڑا ہوا پایا۔

یَا عَلِیُّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنّی، ص 202)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت421: جو کوئی حَبْلِ الْمَتِیْنِ سے تمسک رکھنا چاہتا ہے

قَالَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ :مَنْ اَرَادَ اَنْ یَتَمَسَّکَ بِحَبْلِ الْمَتِیْنِ فَلْیُحِبَّ عَلِیًا وَذُرِّیَتَہٗ

دستور الحقائق میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو کوئی حَبْلِ الْمَتِیْنِ یعنی مظبوط رسّی سے تمسک کرنا چاہتا ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور انؑ کی ذریت کو دوست رکھے''۔

یَا عَلِیُّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنّی، ص 202)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت422: بہشت میں تسنیم کا چشمہ جاری ہوگا کسی شخص کو صراط سے گذرنے کی اجازت نہ ہوگی سوا اُس کے جس کے پاس علیؑ کی محبت کا پروانہ ہوگا'

قَالَ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یَصْعَدُ عَلِیُّ بْنِ اَبِی طَالِبٍؑ عَلَی الْفِرْدَوْسِ وَھُوَ حَبْلٌ عَالٍ فِی الْجَنَّۃِ وَفَوْقَہٗ عَرْشُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَمِنْ سَفْحَتِہٖ یَتَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ وَتَتَفَرَّقُ فِی الْجِنَانِ وَھُوَ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ مِنْ نُوْرٍ یَجْرِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ التَّسْنِیْمُ لَا یَجُوْزُ اَحَدٌ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ اِلَّا وَمَعَہٗ بَرَاءَۃٌ بِوَلَایَتِہٖ وَلَایَۃِ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ یُشْرِفُ عَلَی الْجَنَّۃِ فَیُدْخِلُ مُحِبِّیْہِ الْجَنَّۃَ وَمُبْغِضِیْہِ النَّارَ"

بحر المعارف اور خلاصۃ المناقب میں منقول ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: جب قیامت قائم ہوگی تو علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام فردوس کے اُوپر جائیں گے۔ اور وہ بہشت میں ایک پہاڑ ہے اور اُس کے اُوپر عرشِ پروردگار ہے اور اُس کے دامن سے نہریں جاری ہو کر بہشت میں بہتی ہیں اور وہؑ نور کی کُرسی پر جلوہ افروز ہونگے اور اِنکے سامنے سے تسنیم کا چشمہ جاری ہوگا۔ اور کسی شخص کو صراط سے گذرنے کی اجازت نہ ہوگی سِوا اُس شخص کے جس کے پاس علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اِنؑ کے اہل بیت علیہم السلام کی دوستی کا پروانہ ہو۔ اور جنت کو اُوپر سے دیکھتا ہوگا اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا اور دشمنوں کو دوزخ میں''۔

یَا عَلِیُّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سنّی، ص 203)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 423: علیؑ کا گروہ میراؐ گروہ ہے میراؐ گروہ خدا کا گروہ ہے دشمنِ علیؑ کا گروہ شیطان کا گروہ ہے

قَالَ النَّبِيّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْكَبَ سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ وَيَسْتَمْسِكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی وَيَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّٰهِ الْمَتِيْنِ فَلْيُوَالِ عَلِيًّا بَعْدِیْ وَلْيُعَادِ عَدُوَّهٗ وَالْيَأْتَمَّ بِالْاَئِمَّةِ الْهُدٰی مِنْ وُلْدِهٖ فَاِنَّهُمْ خُلَفَائِیْ وَاَوْصِيَائِیْ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ بَعْدِیْ وَسَادَةُ اُمَّتِیْ وَقَائِدُ الْاَتْقِيَا اِلَی الْجَنَّةِ حِزْبُهُمْ حِزْبِیْ وَحِزْبِیْ حِزْبُ اللّٰهِ وَحِزْبُ اَعْدَاءِهِمْ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ"

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: جو کوئی چاہے کہ نجات کی کشتی پر سوار ہو اور مضبوط دستے سے متمسک ہو اور خدا کی مضبوط رسی کو ہاتھ میں پکڑے۔ اُس کو لازم ہے کہ میرےؐ بعد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھے اور اُس کے دشمن سے دشمنی کرے اور اُس کی اولاد کے اماموں کا جو ہدایت کے پیشوا اور خدا کی طرف راہ دکھانے والے اور امام ہیں۔ پیرو اور مطیع ہو۔ کیونکہ یہ میرےؐ وصی اور خلیفہ اور میرےؐ بعد خدا کی مخلوقات پر خدا کی حجتیں اور میری اُمّت کے رئیس اور سردار اور پرہیزگاروں کو بہشت کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اِنؑ کا گروہ میراؐ گروہ ہے اور میراؐ گروہ خدا کا گروہ ہے اور اِنؑ کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍؐ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنّی، ص 206)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 424: اے علیؑ میںؐ نے تمہارا نام میرےؐ نام کے ساتھ معراج میں چار مقام پر دیکھا

قَالَ النَّبِيّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ :يَا عَلِیُّ اِنِّیْ رَاَيْتُ اِسْمَكَ مَقْرُوْنًا بِاِسْمِیْ فِیْ اَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ فَاَنَسْتُ بِالنَّظْرِ اِنَّهٗ لَمَّا بَلَغْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فِیْ مِعْرَاجِیْ اِلَی السَّمَاءِ وَجَدْتُ صَخْرَةً بِهَا مَكْتُوْبٌ عَلَيْهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَيَّدْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ وَنَصَرْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ فَقُلْتُ لِجِبْرَئِيْلَ وَمَنْ وَزِيْرِیْ فَقَالَ عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَمَّا اَنْتَهَيْتُ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَجَدْتُ مَكْتُوْبًا عَلَيْهَا اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ وَمُحَمَّدٌ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَيَّدْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ وَنَصَرْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ فَقُلْتُ لِجِبْرَئِيْلَ وَمَنْ وَزِيْرِیْ قَالَ عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَلَمَّا جَاوَزْتُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰی وَانْتَهَيْتُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ وَجَدْتُّ مَكْتُوْبًا عَلٰی قَوَائِمِهٖ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَ مُحَمَّدٌ حَبِيْبِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَيَّدْتُّهٗ بِوَزِيْرِهٖ فَلَمَّا هَبَطْتُ اِلَی الْجَنَّةِ وَجَدْتُّ مَكْتُوْبًا عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ حَبِيْبِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَيَّدْتُّهٗ بِوَزِيْرِهٖ وَنَصَرْتُهٗ بِوَزِيْرِهٖ"

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام میں نے تمہاراؑ نام اپنےؐ نام کے ساتھ چار مقام پر دیکھا اور اُس کے دیکھنے سے مانوس ہوا جب میں آسمان کی طرف اپنی معراج کی رات بیت المقدس میں پہنچا تو وہاں ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا۔ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَيَّدْتُّهٗ**

بِـوَزِیْـرِہٖ وَنَـصَـرْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ " یعنی اللہ کے سوا اور کوئی قابلِ عبادت نہیں ہے محمدؐ خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ میں نے اُسؐ کے وزیر سے اُسؐ کی مدد کی۔ اور اُسؐ کی اُسؐ کے وزیر سے نصرت کی۔ میںؐ نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میراؐ وزیر کون ہے؟ جواب دیا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام پس جب میں سدرۃ المنتھٰی پر پہنچا تو اُس پر لکھا ہوا پایا اِنِّیْ اَنَـا اللّٰـہُ ...... بِـوَزِیْـرِہٖ " کہ میں ہوں خدا جو قابلِ پرستش ہے اور مجھ واحد و یکتا کے سِوا اور کوئی خدا نہیں ہے اور محمدؐ میری مخلوق میں سے میرا برگزیدہ ہے اور میں نے محمدؐ کو اُس کے وزیر سے قوت اور مدد دی۔ میں نے جبرئیلؑ سے کہا کہ میراؐ وزیر کون ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے۔ اور جب میںؐ سدرۃ المنتھٰی سے گذر کر عرشِ پروردگارِ عالمیان کے پاس پہنچا تو عرش کے پاؤں پر لکھا ہوا پایا۔

اِنِّیْ اَنَـا اللّٰہُ اَیَّدْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ یعنی میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور محمدؐ میری مخلوق میں سے میرا حبیب ہے اور میں نے محمدؐ کو اس کے وزیر سے قوت اور مدد دی ہے۔ جب میںؐ اُتر کر بہشت میں آیا تو بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا پایا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُـحَمَّدٌ حَبِیْبِیْ مِنْ خَلْقِیْ اَیَّدْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ وَنَصَرْتُہٗ بِوَزِیْرِہٖ "یعنی میرے سوا کوئی خدا نہیں اور محمدؐ میری مخلوق میں سے میرا حبیب ہے اور میں نے اِس کو اُسؐ کے وزیر سے قوت اور مدد دی ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(مناقب مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنّی، ص206 تا 207)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 425: ولایت علیؑ میرا قلعہ ہے

علل الشرائع، امالی، اخبار عیون الرضاؑ میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی

ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے مجھے ذاتِ احدیت نے فرمایا ہے ''وَلَایَۃُ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ " ارشاد رسولِ اکرمؐ ہے کہ اللہ کہہ رہا ہے ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام میرا قلعہ ہے جو میرے قلعہ میں آگیا وہ میرے عذاب سے بچ گیا۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1 ص 242، مؤلف آقائے محمد باقر دہشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 426: قالؐ: علیؑ کا احترام ویسا ہی کرو جیسا میراؐ کرتے ہو

امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نقل کیا ہے کہ ایک دن آپؐ نے تمام صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا: یَا مَعَاشَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اَحَبُّوْا عَلَیًّا بِحُبِّیْ وَاکْرِمُوْہُ مَکْرَامَتِیْ وَاللّٰہِ مَاقُلْتُ لَکُمْ ھٰذِہٖ مِنْ قَبْلِیْ وَلٰکِنِ اللّٰہُ اَمَرَنِیْ بِذٰلِکَ"

اے گروہ مہاجرین و انصار! امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ویسے ہی محبت رکھو جیسے مجھؐ سے رکھتے ہو علی علیہ السلام کا ویسے ہی احترام و اکرم کرو جیسے میراؐ کرتے ہو۔ بخدا! یہ میںؐ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں اللہ نے مجھےؐ ایسا کہنے کا حکم دیا ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1، ص 243، مؤلف آقائے محمد باقر دہشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 427: مولائے کائناتؑ پر لعنت پڑھنے کا اثر، چہرہ خنزیر (سُوَر) کی طرح ہو گیا

بحار میں اعمش سے مروی ہے کہ مجھے حضورؐ نے بتایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص کا عمامہ اُس کے سر سے گر گیا میں نے دیکھا اُس کا سر خنزیر (سُوَر) کی مانند تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہوا

ہے؟ اُس نے بتایا کہ میں تیس برس موذن رہا ہوں، میں روزانہ اذان و اقامت کے مابین حضرت علی علیہ السلام پر ایک سو (۱۰۰) مرتبہ اور ہر شب جمعہ ایک ہزار مرتبہ لعنت کیا کرتا تھا۔

ایک شبِ جمعہ میں نے عالمِ خواب میں ایک میدان دیکھا مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی ایک طرف میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حضرت علی علیہ السلام اور جنابِ حسنین علیہما السلام چاروں آرہے ہیں۔

حسنین علیہما السلام کے ہاتھ میں جام ہیں حضرت علی علیہ السلام جام بھر کر دیتے ہیں اور نبی کونینؐ اشارہ سے فرماتے ہیں کہ فلاں کو پلاؤ میں چونکہ بہت پیاسا تھا اِس لئے میں قریب گیا اور حسنین علیہما السلام سے کہا مجھے پانی پلاؤ۔ اُن دونوںؑ نے مجھ سے کوئی بات نہ کی۔ پھر میں حضرت علی علیہ السلام کے قریب گیا۔ اور کہا اے ابوالحسن علیہ السلام مجھے بھی ایک گھونٹ پانی دے دو۔ اُنہوںؑ نے نہ تو بات کی اور نہ ہی پانی دیا۔ میں نے آگے بڑھ کر رسولِ کونین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضورؐ! مجھے بھی پانی پلا دیں، آپؐ نے سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا:

کیا تو وہی نہیں ہے جو روزانہ علی علیہ السلام پر پانچ مرتبہ اور شب جمعہ ایک ہزار مرتبہ لعنت کرتا ہے؟ میرے پاس کوئی جواب نہ تھا میں خاموش ہوگیا۔ رسولِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے منہ پر تھوکا اور فرمایا "اَخْسَئَا یَا خِنْزِیْرِ" اے خنزیر (سُوَر) دفع ہو جا۔

اِس کے بعد میں بیدار ہوگیا مجھے اپنے چہرہ میں تبدیلی سی محسوس ہوئی جب آئینہ دیکھا تو میرا سر اِسی طرح تھا جس طرح اب دیکھ رہے ہو۔

یَا علیٌّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1، ص 244، مؤلف آقائے محمد باقر دہشتی بہبہانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 428: قواعد زبانِ عربی کی بنیاد علیؑ نے رکھی "ابو الاسود الدوئیلی

عن ابی الاسود الدوئیلی قال دخلت علی علی ابن ابی طالب علیه السلام فرایته مطرقا مفکرا فقلت " فیما تفکرت یا امیر المؤمنین علیه السلام قال انی سمعت ببلد کم هذ الحنا فاردت ان اصنع کتابافی اصول العربیه" فقلت " ان فعلت هذه حییتنا و ...... بقیت فینا هذه اللغة " ثم اتیته بعد ثلاثة ایام فالقی الی صحیفة فیها " بسم اله الرحمان الرحیم" الکلام کله اسم وفعل وحرف فالاسم ما انباء عن المسمی و الفعل ما ابناء عن حرکة المسمٰی والحرف ما ابناء عن معنی لیس باسم ولا فعل " ثم قال لی " تتبعه وذر ما وقع لك واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلاثة ظاهر و مضمر وشی لیس بظاهرو لا مضمر" قال ابوالاسود " فجمعت عنها اشیاء و عرفتها علیه فکان من ذلك حروف النصب فذکرت منها ان وان ولیت ولعل ولم اذکر لکنّ" فقالی " لم ترکنها"؟ فقلت لم احسبها منها" فقال " بل هی منها فزد ها فیها "

ابوالاسود دوئیلی کہتے ہیں کہ میں لسان اللہ الناطق امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا آپؑ سر جھکائے متفکر بیٹھے ہیں میں نے عرض کیا" یا امیر المؤمنین آپؑ کس مسئلہ میں متفکر ہیں؟ آپؑ نے فرمایا" میں نے تمہارے اِس شہر میں لوگوں کو (زبان کی) غلطیاں کرتے سُنا ہے اِس لئے میں چاہتا ہوں کہ زبان عربی کے اُصول پر ایک کتاب لکھ دوں" میں نے کہا" اگر آپؑ نے ایسا کیا تو آپؑ نے ہم سب کو زندہ کر دیا اور

ہماری زبان کو بھی باقی رکھا''۔ تین روز کے بعد جب میں پھر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھے ایک صحیفہ عنایت فرمایا۔ جس میں لکھا ہوا تھا ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کلام کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔

''اسم وہ ہے جو اپنے مسمّٰی کو بتائے۔ فعل وہ ہے جو اپنے مسمی کی حرکت کو بتائے۔ اور حرف وہ ہے جو ایسے معنٰی کو بتائے جو نہ اسم ہو نہ فعل''، پھر حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا ''اے ابوالاسود یہ اُصولِ زبان کا سنگِ بنیاد ہے۔ اِسی پر قواعد کی عمارت تیار کرو اور ضروری چیزیں بڑھاتے جاؤ اور یاد رکھنا تمام چیزیں تین قسم کی ہے ایک ظاہر دوسرے مضمر (پوشیدہ) تیسرے وہ جو نہ ظاہر ہے نہ مضمر'' ابوالاسود کہتے ہیں: میں نے (امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حکم کے مطابق) بہت سی چیزیں جمع کیں اور حضرت کے سامنے پیش کیں۔ ان میں حروف ناصبہ کا بھی بیان تھا۔ میں نے اِنَّ ۔ اَنَّ ۔ لیت ۔ لعل اور کان کا ذکر کیا مگر لکن کا تذکرہ نہیں کیا۔ حضرتؑ نے پوچھا لکن کو کیوں چھوڑ دیا؟ میں نے کہا کہ ''میرے خیال میں لکن حرفِ نصب نہیں ہے'' فرمایا ''ہاں یہ بھی حرفِ نصب ہے اِس کو بھی (حرف ناصبہ میں) بڑھا لو''

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(المرتضٰی اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے۔ بحوالہ ینابیع المودۃ 245)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 429: حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہیں

لمّا سار علیؑ الی البصره دخل علی اُم سلمة زوج النبی صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم یود عها فقالت " سرنی حفظ الله و فی کنفه فوالله انك لعلی الحق والحق معك ولولا انی اکره ان عصی الله ورسوله فانّه امرنا ان نقرفی بیوتنا لسرت معك"۔

جب حضرت علی علیہ السلام (مدینے سے) بصرہ کی طرف (حضرت عائشہؓ و طلحہؓ و زبیرؓ کے خروج کی خبر سُن کر) چلے تو اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ زوجۂ رسولؐ کے پاس تشریف لائے تا کہ اُن سے رخصت ہوں تو حضرت اُم سلمہؓ نے فرمایا ''(یا علیؑ) جایئے اللہ آپؑ کی حفاظت کرے اور آپؑ کو اپنی پناہ میں رکھے۔ خدا کی قسم آپؑ حق پر ہیں اور حق آپؑ کے ساتھ ہے اور اگر مجھے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی نافرمانی کا ڈر نہ ہوتا کیونکہ ہم (عورتوں کو) حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے گھروں میں بیٹھیں، تو میں بھی ضرور آپؑ کے ساتھ (میدان میں) چلتی''

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(المرتضٰی اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے۔ص 162، بحوالہ مستدرک جلد 3 ص 199)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 430: حضرت علیؑ حضرتِ رسول خداؐ سے آخر وقت تک جُدا نہیں ہوئے

عن اُم سلمة قالت والذی احلف به ان کان علیؑ لا قرب الناس عهدا برسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم عدنا رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم غداة وهو یقول جاء علیؑ مرارا فقالت فاطمةؑ کانك بعثته فی حاجه قالت فجاء بعد قالت اُمّ سلمة فظننت ان له الیه حاجة فخر جنا من البیت فقعد نا عند البیت وکنت من ادنا هم الی لباب فاکب علیه رسول اللهؐ وجعل یساره و یناجیه ثم قبض رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم من یومه ذلك فکان علیؑ اقرب النّاس عهدا "

حضرت اُمِ سلمہؓ قسم کھا کر بیان کرتی ہیں کہ زمانہ کے اعتبار سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سب سے زیادہ قریب امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے (کیونکہ رسول اللہؐ کی بیماری کے زمانہ میں) ہم لوگ ایک صبح آپؐ کی عیادت کو گئے آپؐ فرما رہے تھے۔

''کیا علیؑ آ گئے؟ کیا علیؑ آ گئے؟'' اور آپؐ نے یہ جملہ کئی مرتبہ فرمایا۔ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے کہا۔ ''شاید آپؐ نے اِنؑ (علیؑ) کو کسی کام سے بھیجا ہے'' اتنے میں امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام آ گئے۔

حضرت اُمِّ سلمہ کہتی ہیں ''میں نے خیال کیا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو حضرت علی علیہ السلام سے کوئی کام ہے' اِس لئے ہم لوگ گھر (کمرہ) سے باہر نکلے اور اِس کے قریب ہی بیٹھ گئے اور میں دروازہ سے بالکل قریب ہی بیٹھی تھی (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو گلے سے لگایا اور چپکے چپکے باتیں کرتے رہے۔ اُسی دن آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وصال ہو گیا۔ اِس لئے وقت اور زمانہ کے اعتبار سے' رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سب سے زیادہ قریب امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تھے''۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الا فاضل وایم۔اے۔' ص 162 تا 163' بحوالہ مستدراک جلد 33' 139)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 431: قالؐ: علیؑ میرا بھائی، دوست، ولی، وصی، وارث، محافظ ہے

(قـال أخبـرنـی) ابـو الحسن علی بن محمد الکاتب (قال أخبرنا) الـحسـن ابـن عـلـی الزعفرانی (قال أخبرنا) ابراهیم بن محمد الثقفی (قـال حـدثنی) عثمان بن ابی شیبة عن عمرو بن میمون عن جعفرؑ بن مـحـمـد عن أبیهؑ عن جده علیه السلام قالؑ قال امیر المؤمنین علی بن ابی طـالـب عـلیـه السلام عـلـی مـنبرالکوفة ایّها النّاس انّه کان لی من رسـول الـلّـه صـلّـی الـله علیه وآلهٖ وسلّم عشر خصال هنّ احب الی ممّا طـلـعـت علیه الشمس قال رسول اللّٰه صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم یا علیؑ

انـت اخـی فـی الـدنیـا والاخـره وانت اقرب الخلائق الی یوم القیمة فی الـموقف بیـن یدی الجبار و منزلك فی الجنة مواجه منزلی کما یتواجه مـنـزل الا خـوان فی الله وانت الوارث عنی و انت الوصی من بعدی فی عـدالتـی و امـری وانـت الـحـافـظ لی فی اهلی عند غیبتی و انت الامام الامتی الـقـائـم بـالـقسـط فـی رعیتی وانت ولي وولي ولی الله وعدوك عدوی وعدوی عدوالله

ترجمہ: بحذفِ اسناد: حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا: اے لوگو! مجھےؑ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ دس (۱۰) نسبتیں ہیں جو مجھےؑ تمام دنیا اور جو کچھ اِس میں ہے اُن سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے میرےؑ لئے فرمایا۔

(۱) اے علی علیہ السلام! آپؑ میرےؐ دنیا و آخرت میں بھائی ہیں۔ (۲) قیامت کے دن خدائے جبار کے سامنے تمام دنیا سے آپؑ میرےؐ زیادہ قریب ہوں گے۔ (۳) جنت میں آپؑ کا مکان میرےؐ مکان کے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے مکان ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے خدا کے لئے ایک دوسرے سے برادری قائم کر رکھی ہو۔ (۴) اے علی علیہ السلام! آپؑ میرےؐ وارث ہیں (۵) آپؑ میرےؐ بعد میریؐ عدالت میں میرےؐ وصی ہیں۔ (۶) میریؐ غَیبت کے دوران میرےؐ خاندان میں میرے محافظ ہیں۔ (۷) آپؑ میریؐ اُمّت میں عدل و انصاف کرنے والے ہیں (۸) آپؑ میرےؐ دوست ہیں۔ (۹) اور میراؐ دوست و ولی اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ (۱۰) آپؑ کا دشمن میراؐ دشمن ہے اور میراؐ دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(امالیٔ اُردو شیخ مفیدؒ ص 287 تا 288)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت432:لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کرنا

(قال حدثنی) ابوالحسن علی بن بلال المهلبی (قال حدثنا) علی ابن عبدالله بن راشد الا صفهانی (قال حدثنا) ابراهیم بن محمد الثقفی قال حدثنی محمد بن عبدالله بن عثمان (قال حدثنی) علی بن سیف عن علی بن ابی حباب عن ربیعة وعمارة وغیرهما ان طائفة من اصحابِ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام مشو ا الیه عند تفرق الناس عنه و فرار کثیر منهم الی معاویة طلبا لما فی یدیه من الدنیا فقالوا له یا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیه السلام اعط هٰذه الاموال و فضل هٰؤ لاء الأشراف من العرب وقریش علی الموالی والعجم و من یخاف خلافه علیك من الناس و فراره الی معاویة فقال لهم امیر المؤمنین علیه السلام أتا مرونی ان اطلب النصر بالجور لا والله لا افعل ما طلعت شمس ولاح فی السماء نجم والله لوکانت اموالهم لی لواسیت بینهم فکیف وانما هی اموالهم قال ثمّ ارم امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام طویلا ساکتا ثمّ قال من کان له مال فایّاه والفسادفان اعطاء المال فی غیرحقه تبذیر و اسراف وهو وان کان ذکراً اصا حبه فی الدنیا فهو یضعه عند الله عزوجل ولم یضع رجل ماله فی غیر حقّه وعند غیراهل الاحرمه اللّٰه تعالیٰ شکره وکان لغیرهم ودّه فان بقی معه ویظهر له الشکر فانما هوا ملق وکذب یرید التقرب به

الیه لینال منه مثل الذی کان یأتی الیه من قبل فان ذلت بصاحبه النّعل واحتاج الی معونته او مکافئنه فشر خلیل والام خدین و من صنع المعروف فیما اتاه فلیصل به القرابة ولتحسن به الضیافة ولیفك به العانی ولیعن به الغارم و ابن السبیل والفقراء والمجاهدین فی سبیل اللّٰه ولیصبر نفسه علی النوائب و الحطوب فانّ الفوز بهٰذه الخصال اشرف مکارم الدنیا و درك فضائل الآخرة

ترجمہ: بحذفِ اسناد: جناب ربیعہ اور عمارہ وغیرہ بیان کرتے ہیں: جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب کا ایک گروہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ جب کہ لوگوں کی ایک جماعت آپؑ سے اختلاف کرتے ہوئے فرار اختیار کر کے معاویہ کے پاس چلی گئی تا کہ اُس سے دنیا کو حاصل کر سکیں۔ پس اُس گروہ نے جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: یا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام! عرب کے اُن شرفاء کو مال اور عزت عطا کرو اور قریش والوں کو اُن غلام اور غیر عربوں پر فضیلت عطا کرو۔ جو بھی اِس معاملہ میں آپؑ سے خائف ہوتا ہے وہ معاویہ کی طرف فرار کر جاتا ہے۔

پس جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے مقام پر کھڑے ہوئے اور اُن سے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے مشورہ دیتے ہو کہ میں لوگوں کی مدد حرام اور جور کے ذریعہ حاصل کروں۔ خدا کی قسم! جب تک سورج طلوع کرتا ہے اور آسمان پر ایک ستارہ بھی چمکتا رہے گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم! اگر اُن کا اپنا مال میرے پاس آئے گا تو میں بھی اُن پر برابر تقسیم کروں گا اور میں ایسے کیسے کر سکتا ہوں۔ یہ مال تمام لوگوں کا مال ہے پھر

آپؑ نے ایک لمبا سکوت کیا' پھر فرمایا: جس کے پاس مال ہو اُس کو اُس کے فساد سے بچنا چاہئے کیونکہ اگر یہ مال غیر مستحق کو دیا گیا تو فضول خرچی اور اسراف ہے یہ مال اگر دنیا میں اپنے ملک کو یاد رکھتا ہے تو آخرت میں اِس کو ضائع کر دیتا ہے اور کوئی فرد اپنا مال غیر مستحق کو دے گا اور غیر اہل کے پاس رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے لشکر کو اُس بندے کے لئے حرام قرار دیتا ہے اور وہ اُن کے غیر کے لئے محبوب ہو جائے گا۔ پس اگر وہ مال اُن کے پاس پہنچ گیا ہے تو وہ اُس کا شکریہ ادا کریں گے اور وہ جھوٹ بولیں گے تا کہ وہ اُس کا قرب حاصل کریں۔ اِس سے کچھ مال حاصل کر سکیں۔ جبکہ ان کے پاس پہلے بھی ہے اور اگر وہ مال ضائع ہو جائے تو اُس کے مالک کے لئے جو اُس کا کفیل ہے اور وہ اپنی ضروریاتِ زندگی میں بھی محتاج ہو گا۔ پھر دوست بھی بُرے ہو جاتے ہیں پس جس شخص کو یہ مال حاصل ہو جائے اُس کو چاہئے کہ اُس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ اُس کے ساتھ اچھی مہمان نوازی کرے۔ اپنے اہل کو بھی اُس سے خوش کرے۔ اُس مال سے مقروض و مسافر و فقراء اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کی مدد کرو اور اپنے نفس پر مصیبتوں میں صبر کریں اور ناپسند معاملے پر صبر کریں۔ پس جو شخص ان چیزوں پر کامیاب ہو گیا اُس نے دنیا کی بزرگی کو اور آخرت کے فضائل کو پالیا ہے۔

یَا عَلِیُّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص 289 تا 292)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 433: معرفتِ علیؑ اور نورانیت' اکثر لوگ میریؑ ولایت کا انکار کرتے ہیں' میریؑ نورانی معرفت ہر مرد وزن پر واجب ہے

بعض شیعہ کتابوں میں محمد بن صدقہ سے نقل ہے کہ ابو ذر غفاریؓ نے سلمانِ فارسیؓ سے سوال کیا۔ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی معرفت' نورانیت کے ساتھ کیسی ہے؟

سلمانِ فارسیؓ نے کہا: اے جندب (ابوذر کا لقب) آؤ حضرت علی علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں اور اُن سے دریافت کرتے ہیں۔ کہتا ہے کہ ہم نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے لیکن آپؑ کو نہ پایا۔ وہیں انتظار میں رہے یہاں تک کہ حضرتؑ تشریف لے آئے۔ آپؑ نے فرمایا: تم کس لئے کہاں آئے ہو؟ اُنہوں نے مقصد بیان کیا۔ آپؑ نے فرمایا: خوش آمدید دوستو! آپ دین میں پابندی اور عہد کو پورا کرنے والے ہو' اور کسی کوتاہی کے مرتکب نہ ہو۔ اگرچہ اِس مطلب کا جاننا ہر مرد وزن پر واجب ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ! اے جندبؓ کسی کا ایمان اُس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک میرے بارے میں حقیقتِ نورانیت اور معرفت حاصل نہ کر لے۔ جب یہ صفات اپنا لے گا تو وہ ایسے لوگوں میں سے ہو جائے گا جن کے دِلوں کا خدا نے امتحان لیا ہو گا۔ اور سینوں کو اسلام کے لئے کھول دیا گیا ہو گا۔ یا عارفِ کامل ہو گیا ہو گا اور جس نے ایسی معرفت حاصل کرنے کے بارے میں کوتاہی کی ہو گی وہ شک اور تردید میں باقی رہے گا۔ ا

اے سلمانؓ! اے جندبؓ! نورانیت کے ساتھ میریؑ معرفت' اللہ عزوجل کی معرفت ہے اور اللہ عزوجل کی معرفت میریؑ معرفت ہے۔ نورانیت کے ساتھ' اور یہ دینِ خالص ہے جس کے متعلق خدا فرماتا ہے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ

حالانکہ اُن کو کچھ اور حکم نہیں دیا گیا مگر یہ کہ اللہ کی عبادت کریں خالص بندگی اُسی کی کریں (عقائد باطلہ سے) ایک طرف رہیں نماز پڑھیں' اور زکوٰۃ دیں اور (یہ سمجھ لیں کہ) ٹھیک (ٹھیک) دین یہی ہے (سورۃ بینہ 98' آیت 5)

آپؑ نے فرمایا: اُن کو حکم نہیں دیا گیا مگر محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نبوت کے بارے میں یہ کیونکہ دینِ محمدیؐ سہل ترین اور آسان ترین دین ہے۔ اُس کے بعد (**وَیُقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ**) کی تفسیر میں فرمایا جو کوئی بھی ہماریؑ ولایت کا حامل ہوگا وہ نماز قائم رکھ سکے گا جب کہ ولایت کو قائم رکھنا دشوار کام ہے۔ کیونکہ اِس کو قائم رکھنا اور دل سے قبول کرنا مقرب فرشتوں، پیغمبر مرسل یا ایسا مومن بندہ کا کام ہے جو امتحانِ خداوندی میں پورا اُتر چکا ہو۔

پس جب فرشتہ مقرب اور پیغمبر مرسل نہ ہو اور مومن کا امتحان نہ لیا گیا ہو وہ اُسے قبول نہیں کرسکتا۔ سلمانؓ نے عرض کیا!

یا امیر المؤمنین علیہ السلام! مومن کون ہے؟ اور ایمان کی کیا حدود ہیں؟ اُسے بیان فرمادیجئے تا کہ اُسے کامل طور پر پہچان سکیں۔ آپؑ نے فرمایا: **المؤمن الممتحن هوالذى لا يردامرنا اليه شئى الا شرح صدرة لقبوله ولم يشك ولم يرتد**

''جس مؤمن کا امتحان لیا گیا ہو وہ ایسا ہے کہ جب بھی ہماریؑ ولایت میں سے کوئی چیز اُس تک پہنچے تو اُسے فوراً قبول کرلیتا ہے اور وہ کسی قسم کے شک وتردید میں گرفتار نہیں ہوتا ہے''۔

اے ابوذرؓ! یقین کرو میں خدائے ذوالجلال کا بندہ ہوں اور خلقِ خدا پر اُس کی طرف سے خلیفہ ہوں۔ مجھےؑ خدا نہ بناؤ اس کے علاوہ جو چاہتے ہو ہمارےؑ فضائل بیان کرو۔ جان لو کہ ہمارےؑ مقامات کے باطن اور اُن کی انتہاء تک تم نہیں پہنچ سکتے۔ خدا نے جو کمالات ہمیںؑ عطا فرمائے ہیں وہ اِس سے بلند تر ہیں، جو تم میں سے کوئی بیان کرنے والا بیان کرتا ہے جب تم نے ہماریؑ ایسی معرفت حاصل کرلی تو تم مؤمن ہو۔

سلمان فارسیؓ نے عرض کیا: اے رسولِ خداؐ کے بھائی! کیا جس نے آپؑ کی ولایت کو قائم کیا، کیا اُس نے نماز قائم کی؟ آپؑ نے فرمایا:

ہاں اے سلمانؓ اِس بات پر شاہد اور اِس کی تصدیق خدا کا یہ فرمان ہے۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ

اور روزے اور نماز کے ساتھ (ہم سے) مدد مانگو اور ہمیں شک نہیں کہ نماز سب پر بھاری ہے سوائے اُن کے جو خشوع کرنے والے ہیں۔ (سورہ بقرہ 2، آیت 45)

آپؑ نے فرمایا: اِس آیت میں صبر سے مراد رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں اور نماز سے مراد ولایت کو قائم کرنا ہے۔ اِسی لئے خدا نے فرمایا ہے کہ (**وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ**) یعنی مفرد کی ضمیر لایا ہے اور تثنیہ کی ضمیر نہیں لایا، یعنی یہ نہیں کہا (**وَاِنَّھُمَا لَکَبِیْرَۃٌ**) اور یہ مفرد کی ضمیر صلوٰۃ یعنی ولایت کی طرف لوٹتی ہے؟ کیونکہ ولایت کا تحمل سخت ہے، فقط خاشعین ہی اِس کو قبول کرسکتے ہیں۔ اور خاشعین با معرفت شیعہ ہیں۔

ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ مختلف مذاہب مثلاً مرجیہ۔ قدریہ۔ خوارج اور نواصب وغیرہ کے پیروکار حضرت محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا اعتراف کرتے ہیں اِنؐ کے بارے میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہے فقط میریؑ ولایت ہے کہ جس کا اکثر لوگ انکار کرتے ہیں بہت کم افراد نے اِسے قبول کیا ہے۔ **وانها لكبيرة الا على الخاشعين** اِس آیت میں ایسے ہی لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ قرآن میں ایک اور مقام پر نبوتِ حضرت محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور ولایت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

"**وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَۃٍ وَّقَصْرٍ مَّشِیْدٍ**" اور کتنے ہی کنویں بیکار پڑے ہیں اور مضبوط محل (سورہ الحج 22، آیت 45)

قصر سے مُراد حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ **وبئر معطلة** وہ کنواں جو معطل پڑا ہے وہ ہماریؑ ولایت ہے جس کا انکار کرتے ہیں اور جس سے کوئی استفادہ نہیں کیا

گیا جو کوئی میریؑ ولایت کا منکر ہے اُسے حضرتِ محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نبوت کا اقرار کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گا کیونکہ یہ دونوں چیزیں آپس میں مقرون ہیں۔

نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں جو لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اِنؐ کے امام و پیشوا ہیں اُنؐ کے بعد حضرت علی علیہ السلام لوگوں کے رہبر و رہنما ہیں اور پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جانشین ہیں جیسا کہ رسولِ خداؐ کا ارشاد ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"یـا علی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الانبی بعدی" اے علی علیہ السلام! آپؑ کی میرےؐ نزدیک وہی منزلت ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے ہے۔ مگر یہ کہ میرےؐ بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ہمارےؑ پہلے بھی محمدؐ ہیں درمیانے بھی محمدؐ آخری بھی محمدؐ پس ہر وہ شخص جس کی معرفت میرےؑ بارے میں کامل ہوگی وہ دینِ مستحکم الٰہی پر ہے کہ ارشاد ہوتا ہے۔ **وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ** یہی سچا اور مستحکم دین ہے (سورہ بینہ 98، آیت 5)

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اس بارے میں بیان کروں گا اِس کے بعد ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے سلمانؓ اے جندبؓ! وہ عرض کرتے ہیں جی! یا امیر المؤمنین علیہ السلام آپؑ پر درود وسلام اور رحمتِ خدا ہو۔

آپؑ نے فرمایا: میںؑ اور محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ کے نور سے ایک نور تھے اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِس نور کو دو حصوں میں تقسیم ہونے کا حکم دیا۔ ایک حصے کو حکم دیا کہ تو محمدؐ اور دوسرے کو امر کیا کہ تو علیؑ بن جا۔ اِسی وجہ سے رسولِ خدا نے فرمایا: **علـیؑ منی وانا من علـیؑ ولا یـودی عنی الا علیؑ**" علیؑ مجھؐ سے ہیں اور میںؐ علیؑ سے ہوں۔ میریؐ طرف سے کوئی ادا نہیں کرے گا مگر علیؑ۔

جب حضرت ابوبکرؓ کو مشرکین سے برأت کے لئے مکہ بھیجا گیا تو حضرت جبرئیل نازل ہوئے آکر آپؐ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں اے رسولِ خداؐ! آپ کے پروردگار نے حکم فرمایا ہے کہ یہ کام خود کرو۔ یا ایسے شخص کو بھیجو جو تم میں سے ہو۔ رسولِ خداؐ نے مجھےؑ حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے بھیجا تا کہ اُنہیں واپس بھیج دوں۔ جب وہ واپس آئے تو اُنہوں نے رسولِ خدا کی خدمت میں عرض کیا۔ کیا میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں البتہ اِس کام کو میرےؐ یا علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی انجام نہیں دے گا۔

اے سلمانؓ اے جندبؓ! **مـن لا يـصلح لحمل صحيفة يوديها عن رسول الـلهؐ كيف يصلح للا مامة ؟**'' وہ شخص جس میں اتنی لیاقت نہیں ہے کہ رسول اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچائے وہ لوگوں کا امام اور پیشوا کیسے بن سکتا ہے؟

اے سلمانؓ! محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ڈرانے والے تھے اور میںؑ ہدایت کرنے والا اِسی کے متعلق خدا فرماتا ہے: **وَاَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ** (سورہ رعد 13، آیت 7)

اِس آیت میں منذر سے مُراد رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہیں۔ اور ہادی سے مُراد میںؑ (علیؑ) ہوں'' پھر اِس کے بعد (سورہ رعد کی آیت 8 سے لیکر 11 تک) تلاوت فرمائی۔ جن کا ترجمہ یہ ہے: اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہر عورت کے شکم میں کیا ہے اور اِس کے شکم میں کیا کمی اور زیادتی ہوتی رہتی ہے اور ہر شئی کی اس کے نزدیک مقدار معین ہے''۔

وہ غائب و حاضر کا جاننے والا ہے بزرگ و برتر ہے اُس کے نزدیک سب کے سب برابر ہیں جو بات آہستہ کہے یا بلند آواز سے کہے۔ اور رات چھپا رہا اور دن میں چلتا رہے۔ اُس کے لئے سامنے اور پیچھے سے محافظ طاقتیں خدا ہیں جو حکم خدا سے اُس کی حفاظت کرتی ہیں اور اُس وقت کسی قوم کے حالات کو اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے کو تبدیل

نہ کرے اور جب خدا کسی قوم پر عذاب کا ارادہ کر لیتا ہے تو کوئی ٹال نہیں سکتا ہے اور نہ اُس کے علاوہ کوئی کسی کا والی وسرپرست ہے۔

اسکے بعد امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارا اور کہا: محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جمع کرنے والے اور میںؑ پھیلانے والاؑ محمدؐ بہشت کے صاحبِ اختیار بندے اور میںؑ دوزخ کا۔

ہم جہنم سے کہیں گے اُسے پکڑ لے اور اُسے چھوڑ دے محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم زمین کو ہلانے اور زلزلے کے صاحبِ اختیار ہوئے اور میںؑ سخت وشدید آوازیں یعنی بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک کا صاحبِ اختیار ہوا۔ میں صاحبِ لوحِ محفوظ ہوں۔ اور لوحِ محفوظ میں جو علوم ہیں وہ مجھے اِلہام ہوئے ہیں۔

اے سلمانؓ اے جندبؓ! محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ **یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ** (سورہ یٰسین 36' آیت 1,2)

یٰسین سے مُراد وجودِ اطہر ومقدسِ محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہے خدا قرآن کی قسم کھاتا ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ (سورہ قلم 68' آیت 1)

''ن'' سے مُراد بھی خود حضرتؐ ہیں اِس کے بعد خدا قلم کی قسم کھاتا ہے۔

طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى (سورہ طہٰ 20' آیت 2,1) اِس آیت میں طٰہٰ سے مقصود پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔ خدا فرماتا ہے اے ہمارے رسولؐ! ہم نے قرآن تم پر اِس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اپنے ربّ کو رنج ومشقت میں ڈالو۔

محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم صاحبِ ہدایت ورہنما ہوئے۔ اور میں صاحبِ معجزات

وکرامات ہوا۔ محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم خاتم الانبیاء ہوئے اور میں خاتم الاولیاء۔

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورہ فاتحہ 1' آیت 6)

''**صراط المستقیم**'' سے مُراد میںؑ ہوں۔ میںؑ نباءِ عظیم ہوں۔ وہ مہم خبر کہ جس کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا اور جس کا ذکر قرآن میں یوں ہے۔ **النَّبَاِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ** (سورہ النباء 78' آیت 3,2) وہ میںؑ ہوں کسی نے بھی میریؑ ولایت کے سوا کسی چیز میں اختلاف نہیں کیا۔

محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم صاحبِ دعوت ٹھہرے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے تھے اور میںؑ صاحبِ شمشیر ہوں تاکہ سرکشوں کو نابود کروں۔ محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مُرسل بنے اور میںؑ آنحضرتؐ کا صاحبِ امر۔ خداوندِ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ** (سورہ مومن 40' آیت 15)

''وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی کو نازل کرتا ہے''

اور وہ روحِ خدا ہے کہ جو کسی کو عطا نہیں کرتا بجز فرشتہ مقرب' پیغمبرِ مُرسل' یا پیغمبرِ مُرسل کا جانشین ہو اور خدا جس کسی کو بھی اپنی روح عطا کر دیتا ہے وہ باقی لوگوں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ اُسے ایسی قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے اُس قدرت کے سبب وہ واقعات وحادثات جو واقع ہو چکے ہیں یا واقع ہوں گے اُن سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اُس کے ذریعے سے مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک ایک لحظہ میں پہنچ سکتا ہے اور جو کچھ نیتوں اور دِلوں میں ہوتا ہے اُس سے بھی باخبر ہوتا ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں اُسے بھی جانتا ہے''۔

اے سلمانؓ اے جندبؓ! محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ''ذکر'' (یعنی یاد آوری کرنے

والا) ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰہُ ذِکۡرًا رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ آیٰتِ اللّٰہِ" خدا نے تمہاری طرف ذکر یعنی رسول کو بھیجا جو تم پر آیاتِ الٰہی کی تلاوت کرتا ہے۔(سورہ طلاق 65' آیت 11,10)

مجھےؑ مدت مرنے' بلاؤں اور احکام قاطع کا علم دیا گیا ہے۔قرآن کا علم اور جو کچھ قیامت کے دن واقع ہوگا اُس کا علم مجھؑ میں بطور امانت رکھا گیا ہے۔محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے لوگوں کے لئے حُجّت اور بُرہان قائم کی۔اور میں حُجّتِ خدا بن گیا خدا نے میرے لئے ہر وہ چیز قرار دی ہے جو اول و آخر میں کسی کیلئے قرار نہ دی حتّٰی کہ رسولوں اور مقرب فرشتوں کو بھی وہ چیز نہیں دی گئی۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ اے جندبؓ! وہ میںؑ ہی تھا جس نے پروردگار کے حکم سے نوح علیہ السلام کو کشتی میں سُکون و آرام بہم پہنچایا اور کشتی کو ساحل تک پہنچایا۔وہ میںؑ ہوں جس نے یونس علیہ السلام کو باذن خدا مچھلی کے پیٹ سے باہر نکالا۔میںؑ نے ہی موسیٰ علیہ السلام کو دریا عبور کروایا۔میںؑ نے ہی ابراھیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دلائی۔وہ میںؑ ہی ہوں جس نے نہروں اور چشموں کو روانی دی اور درختوں کو اپنی جگہ پر کھڑا کیا۔یوم الظلہ کا عذاب میںؑ ہوں۔اُس میں قوم شعیب علیہ السلام کو دیئے جانے والے عذاب کی طرف اشارہ ہے جس کا (سورہ شعراء 26' آیت 189' میں تذکرہ ہے) میںؑ ہی نزدیک مقام سے آواز آپنے والا ہوں تاکہ جن اور انسان سُن لیں۔وہ میںؑ ہوں جو جابر و ظالم اور منافقین کی آواز کو ہر روز اُن کی اپنی زبان میں سنتا ہوں۔میںؑ ہی وہ خضر علیہ السلام ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تعلیم دی۔سلیمانؑ بن داؤدؑ کا معلم میںؑ ہوں۔ذوالقرنینؑ میںؑ ہوں قوتِ پروردگار میںؑ (علیؑ) ہوں۔

اے سلمانؓ اے جندبؓ! میں محمدؐ ہوں اور وہؐ میںؑ ہیں۔میںؑ محمدؐ سے ہوں اور محمدؐ مجھؑ سے ہیں۔خدا تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِ بَیۡنَھُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیٰنِ وہ جس نے دو دریا آپس میں ملا دیئے اور اُن دو کے درمیان فاصلہ قرار دیا تاکہ تجاوز نہ کریں۔(سورہ الرحمٰن 55' آیت 20,19)

اے سلمانؓ اے جندبؓ! جو ہمؑ میں سے مر جاتا ہے درحقیقت وہ مرتا نہیں ہے جو ہمؑ میں سے غائب ہو جاتا ہے درحقیقت و غائب نہیں ہوتا۔ہمؑ میں سے جو قتل ہو جاتا ہے درحقیقت وہ قتل نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا: اے سلمانؓ اے جندبؓ! دونوں نے عرض کی جی امیر المؤمنین علیہ السلام آپؑ پر خدا کی رحمت ہو۔

میںؑ گذرے ہوئے اور آنے والے ہر مومن اور مومنہ کا مولاؑ ہوں اور روحِ عظمت سے میریؑ تائید ہوئی ہے۔میںؑ اُن تمام اوصاف کے ساتھ خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ہمیںؑ خدا نہ کہو اِس کے بعد جو چاہو ہماری فضیلت میں کہہ سکتے ہو۔اور جتنی بھی کوشش کرلو خدا نے جو ہمارےؑ لئے مقام و مرتبہ قرار دیا ہے اُس میں سے دسویں حصے کے دسویں حصّے تک تم نہیں پہنچ سکتے۔

اِس لئے کہ ہمؑ خدا کی طرف سے نشانی' رہنما' حُجّت' جانشین' امین اور پیشوا ہیں۔ہمؑ خدا کا خوبصورت چہرہ دیکھتی ہوئی آنکھ' سُننے والے کان ہیں۔ہمارےؑ سبب خدا اپنے بندوں کو عذاب و جزا دیتا ہے ہمیںؑ اپنی مخلوق میں سے اُس نے چُن لیا۔اختیار کیا اور پاک رکھا ہے اگر کوئی چون و چرا کرے خدا کے انتخاب پر اعتراض کرے تو اُس نے کُفر کیا اور مشرک ہوا کیونکہ خدا جو کرتا ہے اُس کے بارے میں اُس سے سوال نہ کیا جائے بلکہ وہ بندے ہیں جن سے سوال کیا جائے گا (سورۃ الانبیاء 21' آیت 23)

پھر آپؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ اے جندبؓ! جو کوئی بھی میریؑ بتائی ہوئی باتوں پر ایمان لے آئے اور اِس شرح کی تصدیق کرے۔ جسے میںؑ نے دلیل کے ذریعہ ثابت اور واضح کیا ہے تو وہ ایسا مومن ہے جس کے دل کا خدا ایمان کے لئے امتحان لے چکا ہے۔ اُس کے سینے کو اسلام کے لئے کھول چکا ہے اور کشادہ کردیا ہے وہ ایسا باکمال عارف ہے جو معرفت، آگاہی، اور کمال کے انتہائی درجے پر فائز ہے اس کے برعکس جو کوئی بھی میریؑ کہی ہوئی باتوں میں شک کرے۔ جان بوجھ کر مخالفت کرے۔ انکار کرے اور سرگردان و مضطرب رہے تو وہ غلطی پر ہے اور کوتاہی و دشمنی کا شکار ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اے سلمانؓ اے جندبؓ! **انا احی و امیت باذن ربی وانا انبئکم بما تاکلون و ماتدخرون فی بیوتکم باذن ربّی وانا عالم بضمائر قلوبکم والائمّۃ من اولادی یعلمون و یفعلون ھذا اذا احبوا و ا'را دوا لا نا کلّنا واحد۔**

"میںؑ اذنِ خدا کے ساتھ مارتا ہوں اور زندہ کرتا ہوں، جو تم کھاتے ہو اور گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو کے بارے میں خبر دیتا ہوں اور جو کچھ تمہارے دِلوں میں ہے اُسے جانتا ہوں اور میریؑ اولاد سے دوسرے آئمہ بھی اِس معرفت کے حامل ہیں وہؑ جب چاہیں ایسا کرسکتے ہیں کیونکہ ہمؑ سب حقیقت میں ایک ہیں۔

ہمارؑا اول محمدؐ اوسط محمدؐ اور ہم سب محمدؐ ہیں۔ پس ہمارےؑ درمیان فرق پیدا نہ کرو جب ہم چاہتے ہیں تو خدا چاہتا ہے اور جب ہمؑ نہ چاہیں تو خدا بھی نہیں چاہتا۔

بدبختی اور تمام بدبختی اُس شخص کے لئے ہے جو ہمارے فضائل و خصوصیات اور ہمیں خدا کی عطا کردہ معرفت کا انکار کرے۔ جو بھی ایسا کرے گا درحقیقت اُس نے قدرتِ خدا، منشاءِ خدا اور ہمارے بارے میں ارادۂ خدا کا انکار کیا۔

اے سلمانؓ اے جندبؓ! ہمیں اُن تمام چیزوں سے بلندتر اور افضل ترین مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے دونوں عرض کرتے ہیں اے امیرالمؤمنین علیہ السلام! وہ خصوصیت کونسی ہے جو اِن تمام خصوصیات سے بلندتر ہیں؟ آپؑ نے فرمایا ہمارے خدا نے ہمیں اسم اعظم عطا کیا ہے کہ جس کے ذریعے ہمیں آسمانوں زمین، بہشت اور دوزخ تک دسترس حاصل ہے۔

آسمان کی بلندیاں، زمین کی اتھاہ گہرائیاں، مغرب، مشرق اور عرشِ الٰہی ہماری پہنچ میں ہیں ہر چیز حتیٰ کہ آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، جانور، دریا، بہشت اور جہنم ہماری اطاعت کرتے ہیں یہ تمام چیزیں خدا نے ہمیں جو اسمِ اعظم کے ذریعے سے عطا کی ہیں اِن تمام اوصاف کے باوجود ہم کھاتے پیتے بھی ہیں اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے ہیں اور ان اُمور کو حکم پروردگار سے انجام دیتے ہیں ہم خدا کے وہ باکرامت بندے ہیں جو گفتگو میں خدا سے سبقت نہیں کرتے اور اُس کے امر اور حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ ہمیںؑ اُس نے معصوم اور پاک بنایا ہے اور اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت بخشی ہے ہمؑ کہتے ہیں **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ہَدَانَا لِہٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَہۡتَدِیَ لَوۡ لَاۤ اَنۡ ہَدَانَا اللّٰہُ** "تمام تعریفیں اُس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی۔ اگر وہ ہدایت اور لطف نہ کرتا تو ہم ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔

(سورہ اعراف 7، آیت 43) **حَقَّتۡ کَلِمَۃُ الۡعَذَابِ عَلَی الۡکَافِرِیۡنَ** اور کافرین عذاب کے سزاوار ہوئے اور اُن کے بارے میں خدا کے عذاب کی وعید حتمی ہے۔ (سورہ زمر 39، آیت 71)

اور خدا نے جو کچھ ہمیں عطا کیا اور بخشا ہے لوگ اُسے قبول نہیں کرتے اور اُس کا انکار کرتے ہیں۔

اے سلمانؓ اے جندبؓ! یہ ہے آپ کے اِس سوال کا جواب جو تم نے میریؑ نورانیت اور معرفت کے بارے میں کیا تھا۔ اُسے حفظ کرلو اور اُس کی حفاظت کرو کیونکہ یہ باعث رُشد و

ہدایت ہے۔ بے شک ہمارےؑ شیعوں میں سے کوئی بھی حدِّ بصیرت تک نہیں پہنچ سکتا مگر یہ کہ وہ مجھےؑ نورانیت کے ساتھ پہنچانتا اور میریؑ معرفت رکھتا ہو۔ جب میریؑ معرفت حاصل کرلی تو وہ حدِّ بصیرت، بلوغ اور کمال تک پہنچ جائے گا۔ اور علم کے دریا کے اندر غوطہ زن ہوگا۔ فضیلت و برتری کے درجات طئے کرے گا۔ خدا کے رازوں میں ایک راز اور اُس کے پوشیدہ خزانوں سے آگاہ ہوجائے گا۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 196 تا 207، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ بحوالہ بحار الانوار 26/1-7، حدیث 1، مشارق الانوار 160)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 434: سوالِ حضرت ابرہیمؑ اے اللہ یہ کس کا نور ہے، جوابِ قدرت یہ محمدؐ و علیؑ کا نور ہے

جب خدائے تعالیٰ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اُن کی آنکھوں کے سامنے سے پردہ اُٹھا دیا۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ایک نور کو دیکھا: عرض کیا! اے پروردگار! یہ کیسا نور ہے جس کو میں دیکھا رہا ہوں؟ جواب ملا یہ میری مخلوق کے افضل ترین شخص محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا نور ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اِس نور کے ساتھ ایک اور نور کا مشاہدہ کیا تو عرض کیا! اے خدا! یہ کیسا نور ہے؟ جواب ملا: یہ میرے دین کی حفاظت کرنے والے علیِ مرتضیٰ علیہ السلام کا نور ہے۔ تین نور اِن دونوں نوروں کے ساتھ دیکھے۔ عرض کیا یہ کیسے نور ہیں جواب ملا: ان میں سے ایک نور فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کا ہے جس کے ماننے والوں کو جہنم کی آگ سے نجات دے چکا ہوں۔ اور دوسرے دو نور فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے دو بیٹے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کے ہیں۔ ابراھیم علیہ السلام نے عرض کیا: میرے خدا! میں نو (۹) نور اور دیکھ رہا ہوں جنہوں نے اِن پانچ نوروں کو گھیرا ہوا ہے۔ جواب ملا کہ وہ (۹) نو اماموں کے نور ہیں جو سب کے سب علیؑ اور

فاطمہؑ کی اولاد سے ہیں۔ پھر حضرتِ ابراھیم علیہ السلام نے عرض کیا! اے خدا! اِن پانچ نوروں کے حق کا واسطہ! اِن نو (۹) نوروں کی پہچان کروا۔ جوابِ قدرت آیا! اے ابراھیم علیہ السلام! یہ علی بن الحسین علیہ السلام ہے اِن کے بیٹے محمدؑ اِن کے بیٹے جعفر صادقؑ اِن کے بیٹے موسیٰ کاظمؑ اِن کے بیٹے علی موسیٰ رضاؑ اِن کے بیٹے محمد تقیِ جوادؑ اِن کے بیٹے علی النقیؑ اِن کے بیٹے حسنِ عسکریؑ اور اِن کے بیٹے حجۃ القائم علیہ السلام ہیں۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے عرض کیا: بہت سے اور انوار اِن کے اطراف میں دیکھ رہا ہوں جن کی تعداد کا علم تیرے سِوا کسی کو نہیں ہے۔ جواب ملا: اے ابراھیم علیہ السلام یہ انوار اُن کے ہیں جو کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعہ ہیں حضرت ابراھیم علیہ السلام نے سوال کیا: اِن کی نشانی کیا ہے؟ اور اُن کی پہچان کس چیز سے ہوگی؟ جواب ملا: دن رات میں (51) رکعت نماز پڑھتے ہوں گے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے ہوں گے۔ رکوع سے قنوت کرتے ہوں گے اور دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے ہوں گے۔

اُس وقت حضرت ابراھیم علیہ السلام نے عرض کیا: **اللّٰھمّ اجعلنی من شیعة امیر المؤمنین علیه السلام** ''اے پروردگار! مجھ (ابراھیمؑ) کو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں میں قرار دے'' تو خدا نے قرآن میں اِس کی اطلاع دی اور فرمایا: **وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرَاھِیْمَ** ''یعنی علی علیہ السلام کے شیعوں میں سے ہیں''

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 53-54، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ بحوالہ تاویل الایات: ج 2، ص 496، حدیث 9، تفسیر برہان: ج 4، ص 20، حدیث 12)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 435: حجابات کے ہٹنے سے علیؑ کے یقین میں اضافہ نہیں ہوتا

حضرتِ ابراھیم علیہ السلام نے اللہ سے کہا: **وَاِذْ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ** " اور (اُس وقت کو

یاد کرو) جبکہ ابراھیمؑ نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کیوں کر زندہ کیا کرتا ہے۔ فرمایا کیا تم ایمان نہیں لائے؟ ابراھیمؑ نے کہا: ایمان ضرور لایا ہوں لیکن اِس لئے کہ میرا قلب مطمئن ہو جائے۔ (سورہ بقرہ 2' آیت 260)

لیکن امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: لَوْ كُشِفَ الْغِطَاءُ مَا ازْدَدْتُ يَقِيْنًا امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں گر سارے حجابات بھی ہٹ جائیں تو میرے یقین میں زیادتی نہ ہوگی''

يَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1' ص 54' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ بحار الانوار: ج 69' ص 209 سطر 8)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 436: قالؐ: اے علیؑ تمہارا اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کا مقام بہشت میں بلند ترین مقام پر ہے

قرآن: كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِىْ عِلِّيِّيْنَ' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ علیین کے معنی بہت بلند جگہ ہے جو پیغمبر اکرمؐ امیر المؤمنینؑ اور آئمہ معصومینؑ اور اُن کے شیعوں کا مقام ہے۔ (سورہ المطففین 83' آیت 18)

ابو طاہر کی روایت جو حارث ہمدانی سے نقل کرتے ہیں: اِس مطلب پر دلیل ہے وہ کہتے ہیں: میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس گیا۔ آپؑ حالتِ سجدہ میں تھے اور اِس طرح گریہ کر رہے تھے کہ آپؑ کے گریہ اور نالہ کی آواز بہت زیادہ بلند ہو رہی تھی۔ جب آپؑ نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام آپ کے گریہ نے ہمیں متفکر اور پریشان کر دیا ہے پہلے کبھی آپ کو اِس طرح گریہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

آپؑ نے فرمایا: میںؑ سجدہ میں خدا سے دعا کر رہا تھا کہ مجھےؑ نیند آ گئی میںؑ نے ایک

نهج الاخبارین | عَلیٌ اللہ نہیں پر بندۂ خُدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

خواب دیکھا' جس کی وجہ سے خوف اور وحشت طاری ہوگئی۔ اِس حال میں میںؑ نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھا کہ کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں: یا علی علیہ السلام! تیریؑ دوری مجھؐ سے بہت ہوگئی ہے' میں تیرےؑ دیدار کا مشتاق ہوں اور خدا نے جو تیرےؑ بارے میں میرےؐ ساتھ وعدہ کیا تھا وہ یقینی ہو گیا ہے میںؑ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! جو وعدہ خدا نے میرےؑ بارے میں آپؐ کے ساتھ کیا تھا وہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: خدا نے تیرےؑ اور تیریؑ زوجہ اور تیریؑ اولاد کے بارے میں اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے کہ تمہارا مقام علیین یعنی بہشت میں بلند ترین جگہ میں ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ہمارےؑ شیعوں کا کیا مقام ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: وہ ہمارےؐ ساتھ ہوں گے اُن کے محلات ہمارے پیچھے ہوں گے اور اُن کی منزلیں ہمارے سامنے ہوں گی۔ میںؑ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! ہمارےؑ شیعوں کا دنیا میں کتنا حصّہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا: فتنہ وفساد سے محفوظ رہیں گے اور عافیتِ الٰہی اُن کے شاملِ حال ہوگی۔ میںؑ نے عرض کیا: موت کے وقت ہمارےؑ شیعوں کا دوسروں سے کیا فرق ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: وہ اپنی موت کے بارے میں خود حکم دیں گے کہ موت کیسے آئے اور عزرائیل (ملک الموت) پابند ہوگا کہ اطاعت کرے اور جس طرح وہ چاہیں اُن کی روح قبض کرے۔ میں نے عرض کیا: اُن کے مرنے کی حالت کی کوئی حد ہے جس کو بیان کیا جاسکے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اِن میں سے وہ جن کی محبت ہمارے ساتھ شدید ہوگی اُن کی روح اِس طرح نکلے گی جیسے تم میں سے کوئی گرمیوں میں ٹھنڈا پانی پیئے اور فرحت محسوس کرے اور ہمارے تمام شیعوں کی روح اِس طرح نکلے گی جیسے تم میں سے کوئی سوتے وقت بستر پر خراٹے لیتا ہے۔

يَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1' ص 264 تا 265' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ تاویل الایات: 776/2' حدیث 8' بحار الانوار: 194/42' حدیث 11)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 437: سیاہ چہرہ والا محبّ علیؑ

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ الرحمہ مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا کہ رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے اصحاب کے درمیان موجود تھے اُسی دوران حبشی نسل کے چار آدمی ایک سیاہ چہرہ والے شخص کا جنازہ اُٹھائے ہوئے اُسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر قبر کی طرف لے جا رہے تھے۔ رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اِس جنازہ کو میرےؐ پاس لاؤ جب وہ جنازہ آپ کے پاس لائے اور اپنے سامنے اِس جنازہ کو زمین پر رکھا اور اُس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا پھر علی علیہ السلام سے فرمایا: یاعلی علیہ السلام! یہ شخص وہی آل نجار کا غلام ریاح ہے۔ علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم یہ جب بھی مجھے دیکھا تو عزت کرتا اور شرم محسوس کرتا اور کہتا! یاعلی علیہ السلام! میں آپؑ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔

اِس کے بعد رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حکم دیا کہ اِسے غسل دیا جائے، پیغمبر اکرمؐ نے اپنے ایک لباس میں اُسے کفن دیا اور مسلمانوں کے ساتھ اُس کی قبر تک تشیعِ جنازہ کے لئے آئے۔

لوگوں نے آسمان سے آوازوں کو سُنا۔ رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: فرشتوں کے ستر ہزار گروہوں نے اِس کے جنازے میں شرکت کی اور ہر گروہ کی تعداد ستر ہزار نفر تھی۔ خدا کی قسم! اِس مرتبہ پر علی علیہ السلام کی محبت اور دوستی کے علاوہ نہیں پہنچا جاسکتا۔

پھر رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنے ہاتھ سے اُسے قبر میں اُتارا اور تھوڑی دیر بعد اُس سے اپنا رُخ دور کیا اور اُس کے اُوپر مٹی ڈال دی۔

اصحاب نے عرض کیا! یارسول اللہؐ! ہم نے دیکھا کہ آپؐ نے تھوڑی دیر کے لئے اُس سے اپنا چہرہ موڑ لیا تھا۔ پھر مٹی سے اُس کی قبر کی ڈھانپ دیا۔ اِس کی کیا وجہ تھی؟ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کیونکہ یہ خدا کا فرمانبردار بندہ اِس دنیا سے پیاسا گیا تھا۔ اِس کی جنتی بیویاں یعنی حور العین جلدی سے اِس کے لئے بہشت کا پانی لائی تھیں۔ کیونکہ وہ غیرت مند تھا۔ میں نے

پسند نہ کیا کہ اِس کی اتنی بیویوں کو دیکھنے پر اُسے غمزدہ کروں۔ اِس لئے تھوڑی دیر کے لئے میں نے منہ موڑ لیا تا کہ وہ پانی پی لے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 266 تا 267، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ تاویل الایات: 868/2، حدیث 6، بحار الانوار: 289/39 اور 254، حدیث 625، محاسن: 114، حدیث 70)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 438: امیرالمؤمنینؑ کے فضل وشرف سے واقف رہ کر بھی لوگوں نے علیؑ کا ساتھ کیوں نہیں دیا؟

بیان کیا مجھ سے محمد بن ابراھیم بن اسحاق طالقانیؒ نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن سعید کوفی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے علی بن حسن بن علی بن فضال نے روایت کرتے ہوئے اپنے باپ سے اور اُنہوں نے روایت کی حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے راوی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے حضرت امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق سوال کیا کہ ساری قوم حضرت امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضل وشرف کو جانتی تھی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے جو مقام وقرب اِنؑ کو حاصل تھا اُس کے باوجود اِنؑ کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف کیسے مائل ہوگئی (سمجھ میں نہیں آتا)۔ آپؑ نے فرمایا اِنؑ کو چھوڑ کر دوسروں کی طرف مائل ہونے کی ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر المؤمنین قاتل کفار ومشرکین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اُن کے آبا واجداد اور اُن کے چچاؤں اور ماموؤں کو اُن کے قریبی رشتہ داروں میں ایک بہت بڑی تعداد کو قتل کیا تھا جو لوگ رسولِ خداصلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے برسرِ پیکار ہوتے تھے اِس بنا پر امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اُن سب کے دِلوں میں دشمنی اور کینہ بھرا ہوا تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اُن کے والی وحاکم بنیں۔ اور اِس کے برخلاف

دوسروں کی طرف سے اُن کے دِلوں میں اِس طرح کی کوئی بات نہ تھی اِس لئے کہ وہ لوگ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سامنے جہاد میں اِس طرح (علیؑ کی طرح) کا کوئی کام نہ کیا تھا اِس لئے وہ لوگ اِنہیں (علیؑ کو) چھوڑ کر دوسروں کی طرف مائل ہو گئے تھے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(علل الشرائع اُردو شیخ صدوقؒ ص 111)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 439: فاطمۃ الزھراؑ نے کہا زمین میرے شوہر امیر المؤمنین ابوترابؑ سے باتیں کر رہی ہے

"عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ سَيِّدَتِیْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءؑ تَقُوْلُ لَيْلَةً دَخَلَ اَبِیْ عَلِیٌّ اَفْزَعَنِیْ فِیْ فِرَاشِیْ"

اسماء بنت عمیسؓ سے منقول ہے کہ حضرتِ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام نے فرمایا کہ ایک شب امیر المؤمنین علیہ السلام میرے پاس آئے۔ اُس شب میں فرشِ خواب پر ڈری اور مجھے خوف لاحق ہوا۔

میںؓ نے عرض کی! اے پاک بی بیؑ آپؑ کے خوف کا سبب کیا تھا؟ **قَالَتْ سَمِعْتُ الْاَرْضَ تُحَدِّثُهٗ** بی بی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ اِس شب میں نے سُنا کہ زمین میرے شوہر ابو تراب جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام سے کچھ باتیں کر رہی ہے اور آپؑ بھی اُس سے کچھ فرماتے ہیں۔ علی الصبح میںؑ نے یہ حال اپنےؑ پدرِ بزرگوار جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بیان کیا اور اُس وقت تک مجھ پر خوف طاری تھا۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ سُن کر سجدۂ طولانی کیا۔ اِس کے بعد سرِ مبارک سجدہ سے اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: اے فاطمہؑ! تمہیں بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نسل کو پاک و پاکیزہ رکھا ہے اِس لئے اللہ تعالیٰ نے تمہارے شوہر علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تمام خلق پر فضیلت دی ہے۔ اور زمین کو حکم فرمایا ہے کہ ہر روز اپنی خبریں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرے اور جو کچھ تمام روئے زمین پر گزرے وہ سب باتیں ظاہر کرے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنویؒ ص 270 تا 271)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 440: مہتابِ امامت کی آغوش میں آفتابِ رسالت بیہوش تھا اور نمازِ عصر کا وقت گذر چکا تھا

فِیْ تَفْسِيْرِ الْعَيَاشِیْ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلِیٌّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهٖ وَقَدْ اُغْمِیَ عَلَيْهِ وَرَاسَهُ فِیْ حِجْرِ جِبْرَئِيْلَ فِیْ صُوْرَةِ وَحْيَةَ الْكَلْبِیْ

تفسیرِ عیاشی میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے اور اُنؑ حضرتؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز جنابِ امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام خدمتِ باسعادت جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں حاضر ہوئے۔ اُن ایّام میں کہ آنحضرتؐ مریض تھے اور حسبِ اتفاق اُس وقت آنحضرتؐ بیہوش تھے۔

آپؐ کا سرِ مبارک حضرت جبرئیل علیہ السلام کی گود میں تھا مگر جبرئیل علیہ السلام اُس وقت وحیہ کلبی کی شکل میں تھے۔ **فَلَمَّا دَخَلَ عَلِیٌّ قَالَ لَهٗ جِبْرَئِيْلُؑ خُذْ بِرَاسِ بْنِ عَمِّكَ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِهٖ عَنِّیْ لِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ وَاُوْلُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ**

جس وقت جنابِ امیر علیہ السلام داخل ہوئے، جبرئیل علیہ السلام نے کہا: یا علی علیہ السلام! اپنے بھائی رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا سرِ مبارک اپنی گود میں لیجئے کہ آپؑ اِس امر کے زیادہ سزاوار تر ہیں۔ اِس لئے کہ جنابِ احدیت نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ بعض صاحبانِ قرابت مقدم اور اولیٰ ہیں بعض کے اوپر۔ **فَجَلَسَ وَاَخَذَ رَاسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ فِیْ حِجْرِهٖ، فَلَمْ يَزَلْ رَاسَ**

رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ حِجْرِہِ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ جناب امیر علیہ السلام بیٹھ گئے اور سرِ اقدس کو گود میں لے لیا چونکہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بیہوش تھے۔ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اِسی طرح سرِ اقدس کو گود میں لئے ہوئے بیٹھے رہے' یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ "**وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَفَاقَ فَرَفَعَ رَاسَہٗ وَنَظَرَ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ یَابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَیْنَ جِبْرَئِیْلَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَارَأَیْتَ اِلَّا وَحْیَۃِ الْکَلْبِیْ رَفَعَ رَاسَكَ اِلَیَّ فَلَمْ یَزَلَ رَاسَكَ فِیْ حِجْرِیْ حَتّٰی غَابَتِ الشَّمْسُ**"

جب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو غش سے افاقہ ہوا تو سرِ اقدس کو اُٹھا کر دیکھا کہ جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں۔ جنابِ امیر المؤمنین علیہ السلام سے پوچھا: اے علیؑ! جبرئیلؑ کہاں گئے؟'' مولائے کائناتؑ نے عرض کی: ''یارسول اللہؐ! میںؑ نے نہیں دیکھا مگر جس وقت میںؑ حاضر ہوا وحیہِ کلبی آپؐ کے سرِ اقدس کو اپنی گود میں لئے بیٹھے تھے۔ جب میں آیا تو آپؐ کے سرِ اقدس کو میریؑ گود میں دے کر رُخصت ہوئے۔ اُس وقت سے میں برابر آپؐ کے سرِ مبارک کو گود میں لئے بیٹھا ہوں۔

یہاں تک کہ آفتاب غروب کر گیا۔'' **فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَصَلَّتَ الْعَصْرَ فَقَالَ لَا قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ فَقَالَ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیْكَ وَکَانَ رَاسَكَ فِیْ حِجْرِیْ**"

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے پوچھا: یا علیؑ! آیا تم نے نمازِ عصر بھی پڑھی؟ عرض کی: نہیں'' ارشاد فرمایا: یا علیؑ! کونسی چیز نماز پڑھنے سے مانع ہوئی؟

عرض کی: ''یارسول اللہؐ! کیسے نماز پڑھتا کہ آپؐ کا سرِ اقدس میرےؑ گود میں تھا''

''**فَکَرِھْتَ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَرِھْتَ اَنْ اَقُوْمَ وَاُصَلِّیَ وَاَضَعُ رَاسُكَ**" یا حضرتؐ! میرےؑ نفس نے گوارا نہ کیا کہ میں اِس حال میں آپؐ سے جدا ہوں اور مجھؑ سے یہ نہ ہوسکا کہ آپؐ کے سرِ اقدس کو زمین پر رکھ کر نماز کے واسطے چلا جاؤں''۔ **فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَلِیًّا کَانَ فِیْ طَاعَتِكَ وَطَاعَۃِ رَسُوْلِكَ حَتّٰی فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرَ اَللّٰھُمَّ فَرُدَّ عَلَیْہِ الشَّمْسَ حَتّٰی یُصَلِّیَ الْعَصْرَ**" جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے جس وقت یہ سُنا تو درگاہِ قاضی الحاجات میں اِس طرح مناجات فرمائی: خداوندا! تو جانتا ہے کہ علیؑ تیری اور تیرے رسولؐ کی اطاعت میں تھا' یہاں تک کہ اُس کی نمازِ عصر قضا ہوئی۔ چاہتا ہوں کہ اُس کے واسطے آفتاب کو پلٹا دے تا کہ وہ نمازِ عصر کو وقتِ فضیلت میں ادا کرے''۔ **فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَصَارَتْ فِیْ وَقْتِ الْعَصْرِ بَیْضَاءَ مُضِیْئَۃً**" آنحضرتؐ کی دعا ابھی تمام نہ ہوئی تھی کہ آفتاب نے طلوع کیا' اِس حال میں کہ خوب روشن وشفاف تھا اور اُس مقام پر جو عین وقتِ فضیلت نمازِ عصر تھا۔ آکر ٹھہرا اور تمام اہلِ مدینہ نے اُسے دیکھا۔

"**وَاِنَّ عَلِیًّا قَامَ وَصَلَّی فَلَمَّا اُنصَرَفَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلُّوالْمَغْرِبَ**"

جب جنابِ امیر علیہ السلام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو فوراً اُٹھے اور نمازِ عصر کو ادا فرمایا: جب آپؐ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ اُسی وقت آفتاب غروب کر گیا اور شب ہوگئی کہ سب نے نمازِ مغرب ادا کی۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنوی ص 342 تا 345)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 441: اےعلیؑ تم آفتاب سے کلام کرو وہ تمؑ سے کلام کرے گا

"**وَ فِیْ الْعَوَالِمُ عَنِ النَّبِیْ اَنَّہٗ قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَا اَبَا الْحَسَنَ**

كَلِّمِ الشَّمۡسَ فَاِنَّهَا تُكَلِّمُكَ" عوالم میں جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ''اے ابوالحسنؑ! تم آفتاب سے کچھ کلام کرو تو وہ تمہارے ساتھ کلام کرے گا۔قَالَ عَلِيٌّ اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ اَيُّهَا الۡعَبۡدُ الۡمُطِيۡعُ لِلّٰهِ ۔حسبِ ارشاد رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جنابِ امیر علیہ السلام نے سورج کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: اے پروردگار کے فرمانبردار بندے! تجھ پر سلام ہو۔فَقَالَتِ الشَّمۡسُ عَلَيۡكَ السَّلَامُ يَا اَمِيۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِمَامَ الۡمُتَّقِيۡنَ وَقَائِدَ الۡغُرِ الۡمُحَجِّلِيۡنَ يَا عَلِيُّ اَنۡتَ وَشِيۡعَتُكَ فِي الۡجَنَّةِ

آفتابِ عالم تاب نے فوراً فصیح زبان میں جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو جوابِ سلام دیا اور عرض کی: اے آقائے مؤمنین اور پیشوائے متقین اور اے اُن لوگوں کے سردار جن کے اعضائے وضو روزِ جزاء درخشاں ہوں گے۔ یا حضرتؑ! آپؑ کے اور آپؑ کے شیعوں کے لئے جنت ہے۔يَا عَلِيُّ اَوَّلُ مَنۡ شَقَّ عَلَيۡهِ الۡاَرۡضُ مُحَمَّدٌ ثُمَّ اَنۡتَ وَاَوَّلُ مَنۡ يُكۡسٰى مُحَمَّدٌ ثُمَّ اَنۡتَ وَاَوَّلُ مَنۡ يُحۡيٰ مُحَمَّدٌ ثُمَّ اَنۡتَ

یا حضرتؑ! روزِ قیامت پہلے جو شخص قبر سے باہر تشریف لائے گا وہ آپؑ کے بھائی حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہوں گے اور اُن کے بعد آپؑ ہوں گے۔ یا حضرتؑ! جو شخص روزِ قیامت زندہ کیا جائے گا وہ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہوں گے اور پھر آپؑ ہوں گے۔"ثُمَّ انۡكَبَّ سَاجِدًا وَعَيۡنَاهُ تَذۡرُ فَانِ بِالدُّمُوۡعِ "پس جس وقت حضرت علی علیہ السلام نے آفتاب کی زبانی یہ بشارت سُنی تو فوراً سجدہ شکر کے واسطے زمین پر گرے اور چشم ہائے مبارک سے اشکوں کی دو نہریں جاری ہوگئیں۔

فَانۡكَبَّ عَلَيۡهِ النَّبِيُّ فَقَالَ يَاحَبِيۡبِيۡ وَاَخِيۡ اِرۡفَعۡ رَاسَكَ فَقَدۡ بَاهِيَ اللّٰهُ

بِكَ السَّبۡعِ السَّمٰوٰتِ جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے بھائی کا یہ حال دیکھا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے بھی اپنے آپ کو اوپر گرا دیا۔ اے بھائی! اے میرے حبیبؐ! سر تو اُٹھاؤ، دیکھو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ فخر و مباہات فرماتا ہے تمہارے ساتھ، فرشتگان نے آسمان پر سُنا۔

یَا علیؑ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنوی ص 345 تا 347)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 442: علیؑ کے دشمن ہرگز بہشت میں نہ جائیں گے
علیؑ کے دوست ہرگز جہنم میں نہ جائیں گے

"قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ يَاتِيۡنِيۡ جِبۡرَئِيۡلَ بُحُزۡ مَتَيۡنِ مِنَ الۡمُفَاتِيۡحِ حُزۡمَةٍ مِنۡ مَفَاتِيۡحِ النَّارِ وَحُزۡمَةٍ مِنۡ مَفَاتِيۡحُ الۡجَنَّةِ عَلَى مَفَاتِيۡحِ الۡجَنَّةِ اَسۡمَاءُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ شِيۡعَةِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى مَفَاتِيۡحِ النَّارِ اَسۡمَاءُ الۡمُبۡغِضِيۡنَ مَنۡ اَعۡدَائِهٖ فَيَقُوۡلُ يَا اَحۡمَدُ هٰذَا الۡمُبۡغِضِيۡكَ وَهٰذَا الۡمُحِبِّيۡكَ فَادۡفَعۡهَا اِلٰى عَلِيِّ بۡنِ اَبِيۡ طَالِبٍ فَيَحۡكُمُ فِيۡهِمۡ بِمَا يُرِيۡدُ فَوَالَّذِيۡ قَسَّمَ الۡاَرۡزَاقِ لَا يَدۡخَلُ مُبۡغِضُهُ الۡجَنَّةَ وَلَا مُحِبَّتُهُ النَّارَ اَبَدًا"

جابرؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو جبرئیل علیہ السلام کنجیوں کے دو گُچھے لے کر آئیں گے ایک گُچھا بہشت کی کنجیوں کا ہوگا اور ایک گُچھا دوزخ کی کنجیوں کا۔ بہشت کی کنجیوں پر آلِ محمدؐ کے پیرو مومنین کے نام ہوں گے۔ اور دوزخ کی کنجیوں کے اُوپر آلِ محمدؐ کے دشمنوں کے نام ثبت ہوں گے۔ اور جبرئیلؑ مجھ سے کہے گا'' کہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم یہ گُچھا کنجیوں کا آپؐ کے دوستوں کے لئے

ہے۔ اور یہ دوسرا آپؑ کے دشمنوں کے واسطے، پس یہ دونوں گُچھے قسیم الجنۃ والنار علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سپرد کر دو تا کہ لوگوں کے درمیان جیسا چاہے حکم کرے۔ اُس خدا کی قسم ہے جس نے رزقوں کو تقسیم کیا ہے کہ علی علیہ السلام کے دشمن ہرگز بہشت میں داخل نہ ہوں گے اور علی علیہ السلام کے دوست ہرگز دوزخ میں نہ جائیں گے۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی ص 210)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 443: علیؑ خدا کی تسبیح کرتے ہیں اُس تسبیح سے خدا ایک فرشتہ کو خلق کرتا ہے

قَالَ النَّبِیُ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِیْ جِبْرَئِیْلَ عَنِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰہ تَعَالٰی یُحِبُّ عَلِیًّا مَالَایُحِبُّ الْمَلَائِکَۃُ وَلَا النَّبِیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَمَا مِنْ تَسْبِیْحَۃٌ یُسَبِّحُ اللّٰہ اِلَّا وَیَخْلُقُ اللّٰہُ مِنْہُ یَسْتَغْفِرُ بِمُحِبِّیْہِ وَشِیْعَتِہٖ اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃَ

انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھؐ سے خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیان کیا کہ خدا علی علیہ السلام کو دوست رکھتا ہے ایسی دوستی سے کہ اِس جیسی نہ تو فرشتوں کو دوست رکھتا ہے اور نہ نبیوں کو اور نہ رسولوں کو اور علیؑ علیہ السلام جو تسبیح خدا کے لئے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک علی علیہ السلام کے دوستوں اور پیروؤں کے لئے مغفرت طلب کرتا رہے گا۔

یا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکب دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی ص 211)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 444: قالؐ! اللہ نے جملہ اہل عوالم کو وہ چیز عطا نہیں کی، جو مجھؐ کو عطا کی، مجھؐ کو علیؑ عطا کیا

عَنْ اَبِیْ ذَرِ الْغَفَّارِیْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہ تَعَالٰی اِطَّلَعَ الْاَرْضِ اِطِّلَاعَۃً مِنْ عَرْشِہٖ بِلَا کَیْفٍ وَلَا زَوَالٍ فَاخْتَارَنِیْ وَجَعَلَنِیْ مِنْ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ النَّبِیِّنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاَعْطَانِیْ مَالَمْ یُعْطِ لِاَحَدٍ وَھُوَالرُّکْنُ وَالْمَقَامَ وَالْحَوْضِ وَالزَّمْزَمْ وَالْمَشْعَرُ الْاَعْلٰی وَالْجَمَرٰتُ الْعِظَامَ یَمِیْنُہُ الصَّفَا وَیَسَارُہُ الْمَرْوَۃَ وَاَعْطَانِیَ اللّٰہُ مَالَمْ یُعْطِ اَحَدًا مِنَ النَّبِیِّنَ وَالْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرِّبِیْنَ قُلْنَا وَمَاذَا یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَعْطَانِیْ عَلِیًّا وَاَعْطَاہُ اللّٰہُ الْعَذْرَاءَ الْبَتُوْلَ تُرْجِعُ کُلَّ لَیْلَۃِ بِکْرًا وَلَمْ یُعْطِ ذٰلِکَ مِنَ النَّبِیِّنَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَلَمْ یُعْطِ اَحْدٌ مِثْلُھُمَا وَاَعْطَاہُ صِھْرًا مِثْلِیْ وَلَیْسَ لِاَحدٍ مِّثْلِیْ وَاَعْطَاہُ الْحَوْضَ وَجَعَلَ اِلَیْہِ قِسْمَۃَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَلَمْ یُعْطِ ذٰلِکَ الْمَلَائِکَۃِ وَجَعَلَ شِیْعَتَہٗ فِیْ الْجَنَّۃَ وَاَعْطَاہُ اَخًا مِّثْلِیْ وَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَخٌ مِّثْلِیْ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ اِرَادَ اَنْ یُطْفِیَ غَضَبَ اللّٰہِ وَاَنْ یَّقْبَلَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیٍّ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَیْہِ یَزِیْدُ فِی الْاِیْمَانِ وَاِنَّ حُبَّہٗ یَذِیْبُ السَّیِّاٰتِ کَمَا تُذِیْبُ النَّارِ الرَّصَاصَ"

ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ خدائے عزوجل نے اپنے عرش سے دنیا کی طرف بلا کیف و بے زوال غور سے نگاہ کی اور مجھؐ کو برگزیدہ کیا اور اگلے اور پچھلے پیغمبروں اور رسولوں کا سردار اور بزرگ بنایا۔ اور مجھؐ کو وہ چیزیں عطا فرمائیں جو جملہ اہلِ عوالم میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائیں۔ اور وہ رکنِ مقامِ ابراھیم علیہ السلام، حوضِ کوثر، چاہِ زمزم اور مشعر اور بڑے مینار جس کے دائیں طرف صفا اور بائیں طرف

مروہ ہے۔اور مجھ کوایک وہ چیز عطا فرمائی ہے جو پیغمبروں اور مقرب فرشتوں میں سے کسی کو بھی عطانہیں فرمائی۔ہم نے عرض کی یارسول اللہؐ! وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھ کو علیؑ عطا فرمایا ہے۔اور اُس کو فاطمہؑ عطا ہوئیں ہے کہ جو کچھ عورتوں کو ماہوار عادت ہے وہ (فاطمہؑ) اُس سے بَری ہے۔اور ہر رات کو دوشیزگی اور کنوارپن کی طرف رجوع کرتی ہے اور ایسی زوجہ کسی پیغمبر کونہیں ملی اور اِسؑ کو دوفرزند حسنؑ اور حسینؑ عطا ہوئے ہیں کہ ایسے دو فرزند کسی پیغمبروں کو عطانہیں ہوئے اور علیؑ کو مجھؐ جیسا خُسر دیا ہے اور مجھؐ جیسا خُسر اور کسی کو نہیں ملا۔اور اِسؑ کو حوضِ کوثر عطا فرمایا ہے اور بہشت اور دوزخ کی تقسیم اِسؑ کے حوالے کی ہے اور یہ مرتبہ فرشتوں کو بھی عطانہیں ہوا اور علیؑ کے پیروؤں کو بہشت عطا فرمایا ہے۔اور علیؑ کو مجھؐ جیسا بھائی دیا ہے اور کسی کا بھائی مجھؐ جیسا نہیں ہے جو کوئی چاہے کہ خدا کے غضب کی آگ بجھائے اور خدائے تعالیٰ اُس کے اعمال و افعال کو قبول کرے اُس کو چاہئے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف نظر کرے۔کیونکہ اِسؑ کی طرف نظر کرنا ایمان کو زیادہ کرتا ہے۔اور علیؑ کی دوستی گناہوں اور بدیوں کو اِس طرح گلاتی اور پگھلاتی ہے جس طرح آگ سیسہ کو گلا دیتی ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی ص 216 تا 217)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 445: جبرئیلؑ نے کہا رسولِ خداؐ نے' علیؑ کے بارے میں ایسا عہد باندھا ہے اِس کو نہیں کھولے گا مگر منافق

"عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَمًا فَقَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہٗ وَانْصُرْمَنْ نَصَرَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ شَھِیْدِیْ

عَلَیْھِمْ فَقَالَ کَانَ فِیْ جَنْبِیْ شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْہِ طَیِّبُ الرِّیْحِ فَقَالَ یَا عُمَرُ لَقَدْ عَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ عَقْدً اِلَّا یَحِلَّہٗ کَذَا وَکَذَا اِلَّا مُنَافِقٌ فَاحْذُرْ اَنْ تَحِلَّہٗ فَقَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ حَیْثُ قُلْتُ فِیْ عَلِیٍّ کَانَ فِیْ جَنْبِیْ شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْہِ طَیِّبُ الرَّائِحَۃِ فَقَالَ کَذَاوَکَذَا قَالَ نَعَمْ یَا عُمَرُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ لَکِنَّہٗ جِبْرَئِیْلُ اَرَادَ اَنْ یُؤَلِّدَ عَلَیْکُمْ مَا قُلْتُہٗ فِیْ عَلِیٍّؑ"

عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے علی مرتضٰی علیہ السلام کے واسطے ایک عَلَم نَصَب کیا اور ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا میںؐ حاکم اور امیر ہوں یہ علی علیہ السلام بھی اُس کا حاکم اور امیر ہے۔اے خدا! تو دوست رکھ اُس شخص کو جو علی علیہ السلام کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اُس شخص کو جو علی علیہ السلام کو دشمن رکھے اور چھوڑ دے اُس شخص کو جو علی علیہ السلام کو چھوڑ دے اور مدد و نصرت کر اُس شخص کی جو علی علیہ السلام کی مدد و نصرت کرے۔اے خدا! تو اُن پر میرا شہید اور گواہ ہے۔عمرؓ بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ میرے پہلو میں ایک جوان خوش رو اور خوشبو تھا۔اُس جوان نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا اے عمرؓ بے شک رسولِ خداؐ نے ایک ایسا عہد باندھا ہے کہ اِس کو اِس طرح نہ کھولے گا مگر منافق (یعنی منافق کے سِوا کوئی اِس عہد کو نہ توڑے گا)

عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہؐ! جب آپؐ نے علیؑ کے حق میں وہ باتیں فرمائیں اُس وقت میرے پہلو میں ایک خوش رو خوش بو موجود تھا۔اُس نے مجھ سے ایسا ایسا کہا۔یہ سُن کر حضرتؐ نے فرمایا اے عمرؓ وہ جوان آدمؑ کی اولاد سے نہ تھا بلکہ جبرئیل علیہ السلام تھے اُنہوں نے چاہا کہ جو کچھ میںؐ نے علی علیہ السلام کے باب (بابت) میں کہا اُس کو تم پر مضبوط اور پختہ کرے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(مناقبِ مرتضوی اُردو ترجمہ کوکبِ دُرّی مؤلف سید محمد صالح کشفی ترمذی الحنفی سُنی ص 217 تا 218)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت446: قالؐ: اگر علیؑ آپؑ نہ ہوتے تو میرےؐ بعد مومنین کی شناخت نہ ہوتی

"(قال أخبرني) ابو جعفر محمد بن علی بن الحسين (قال حدثنی) ابی (قال حدثنی) محمد بن يحيىٰ العطار (قال حدثنا) احمد بن محمد بن عيسٰى عن علی بن الحكيم عن هشام بن سالم عن سليمان بن خالد عن ابی عبدالله جعفر بن محمد الصادق عليه السلام عن ابائه عليهم السلام قال' قال رسول الله صلى الله عليه وآلهٖ وسلم لعلی عليه السلام يا علی انت منی و انا منك وليك ولی' و ولی' ولی الله' وعدوی عدوك' وعدوی عدو الله' يا علی انا حرب ان حاربك وسلم لمن سالك يا علی لك كنز فی الجنة ذوقرينها يا علی انت قسيم الجنة والنار لا يدخل الجنة الا من عرفك وعرفته ولا يدخل النار الا من انكرته و انكرك يا علی انت والائمه من بعدك علی الاعراف يوم القيمة تعرف المجرمين بيماهم والمؤمنين بعلا ما تهم يا علی لولاك لم يعرف المؤمنين بعدی"

ترجمہ: بحذف اسناد......حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام آپؑ مجھؐ سے ہیں اور میںؐ آپؑ سے ہوں۔ آپؑ کا دوست میراؐ دوست اور میراؐ دوست اللہ کا دوست ہے۔ آپؑ کا دشمن میراؐ دشمن اور میراؐ دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ اے علی علیہ السلام! میریؐ اُس سے جنگ ہے جس نے آپؑ سے جنگ کی میریؐ اُس سے دوستی وسلامتی ہے جس نے آپؑ سے دوستی وسلامتی رکھی۔

اے علی علیہ السلام! آپؑ کے لئے جنت میں خزانہ ہے اور آپؑ جنت میں ذوالقرنین

ہیں۔ اے علی علیہ السلام! آپؑ جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔ اے علی علیہ السلام! جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہوسکے گا مگر وہ شخص جو آپؑ کی معرفت رکھتا ہوگا اور آپؑ اُس کو اپنا قرار دیں گے اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس کا آپؑ انکار کریں گے اور وہ آپؑ کا انکار کرتا ہوگا۔

اے علی علیہ السلام! آپؑ اور آپؑ کے بعد والے آئمہ معصومین علیہم السلام قیامت کے دن اُس مقامِ اعراف پر ہوں گے جہاں سے مجرموں کو اُن کے چہروں سے اور مومنین کو اُن کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔ اے علی علیہ السلام! اگر آپؑ نہ ہوتے تو میرےؐ بعد مومنین کی شناخت نہ ہوسکتی۔

يَا عَلِيُّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(امالی اُردو مؤلف شیخ مفیدؒ ص347تا348)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت447: علیؑ اپنے محبّوں کے ساتھ محبت کرتے ہیں اللہ نے کسی کے بھی سینے میں دو (۲) دل نہیں بنائے ہیں

(قال أخبرني) ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه القمی رحمة الله (قال حدثنی) ابی (قال حدثنا) سعد بن عبدالله (قال حدثنا) احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن علی بن فضال عن عاصم بن حميد الحناط عن ابی حمزة الثمالی عن جيش بن المعتر قال دخلت عَلَى امير المؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام وهو فی الرحبة متكئا فقلت السلام عليك يا امير المؤمنين و رحمة الله و بركاته' كيف اصبحت قال فرفع رأسه وردّ علی فقال اصبحت محبا لمحبنا و مبغضا ان محبنا ينتظر الروح والفرج فی كل يوم و ليلة وان مبغضا

بنی بناه فاس بنیانه علی شفا جرف هار فکان بینانه هار فانهار به لی نارجهنم یا ابا المعتر ان محبنا لا یستطیع ان یبغضنا وان مبغضنا لا یستطیع ان لِحبّنا ان الله تبارك و تعالیٰ جبل قلوب العباد علی حبنا و خذل من یبغضنا فلن یستطیع محبنا بغضنا و لن یستطیع مبغضنا حبنا ولمن یجتمع حبنا و حب عدونا فی قلب احدما جعل الله لرجل من قلبین فی جوفه یحب بهذا قوما ویحب بالآخراعدائهم ''

ترجمہ: بحذف اسناد: جنابِ جیش بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپؑ اپنے گھر کے صحن میں تکیہ لگا کر تشریف فرما تھے پس میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین علیہ السلام! السلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ آپؑ نے آج صبح کیسے کی؟ آپؑ نے سرِ اقدس اُٹھایا اور مجھے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: آج میںؑ نے صبح اِس حالت میں کی ہے کہ میںؑ اپنےؑ ساتھ محبت رکھنے والوں سے محبت کروں اور جو مجھؑ سے بُغض وعداوت رکھتے ہیں پس میں بھی اُن سے بُغض وعداوت رکھتا ہوں۔ اور میں شب و روز اُن کے لئے وسعت اور راحت کی خواہش کرتا ہوں اور اُن کا منتظر رہتا ہوں۔ بتحقیق ہمارےؑ ساتھ بُغض رکھنے والا جو گھر یا مکان بناتا ہے تو اُس کی بنیاد جہنم کے کنارے پر ہے اور اُن کی بنیاد بھی گرم ہے اور اُن کے گھروں میں جو نہریں ہیں وہ جہنم کی آگ کی ہوں گی۔ اۓ ابو معتمر! ہمارا محبّ ہمارےؑ ساتھ بُغض وعداوت نہیں کرسکتا اور ہماراؑ دشمن ہمارےؑ ساتھ محبت نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دِلوں کو ہماریؑ محبت کے ساتھ مضبوط کیا ہے اور ہمارےؑ دشمنوں کو ذلیل ورُسوا کیا ہے جو ہماراؑ محبّ ہے وہ ہماراؑ دشمن نہیں ہوسکتا اور جو ہماراؑ دشمن ہے وہ ہماراؑ محبّ نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ ہماریؑ محبت اور ہمارے دشمنوں کی محبت ایک دل میں جمع نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لئے دو دل بھی نہیں بنائے کہ ایک میں ایک قوم کی محبت ہو اور دوسرے میں اُن کے دشمن کی محبت پائی جائے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(امالی اُردو مؤلف شیخ مفیدؒ ص 381 تا 383)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 448: عملِ علیؑ بعدِ نبیؐ

قال رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم یا علیؑ کیف انت اذا زهد الناس من الاخرة و رغبوا فی الدنیا و اکلوا التراث اکلا لمّا واحبّوالمال حبّا جمّا واتخذ وا دین الله وغلا ومال الله دولا فقلت اترکهم وما اختاروا واختارالله و رسوله والدار الاخرة واصبر علی مصیبات الدنیا وبلواها حتی الحق یك ان شاء الله تعالیٰ قال صدقت اللهم افعل ذلك به" (اخرجه الحافظ الثقفی فی الاربعین)

حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام تمہاراؑ کیا حال ہوگا جب لوگ آخرت سے نفرت کرنے لگیں گے اور دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ میراث کے مال کو پیٹ بھر کر کھائیں گے اور مال کے ساتھ بہت محبت کریں گے (وہ لوگ) دینِ خدا کو مکر و فریب (کا ذریعہ) اور مالِ خدا کو (اپنی ملکیت قرار دینے لگیں گے) حضرت علی علیہ السلام کہتے ہیں! میںؑ نے کہا میں اُن لوگوں کا بھی ساتھ چھوڑ دوں گا اور جو کچھ وہ لوگ اختیار کریں گے اُس کو بھی چھوڑ دوں گا اور خدا اور رسولؐ اور آخرت کو اختیار کروں گا اور دنیا کی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر کروں گا۔ یہاں تک کہ انشاءاللہ آپؐ کی خدمت میں پہنچ جاؤں۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "اۓ علی علیہ السلام تم نے سچ کہا (یعنی ضرور تم اُن لوگوں سے علیٰحدہ ہو جاؤ گے اور صبر کرو گے)" اۓ خدا تو علی علیہ السلام کو اِسی طرح (صبر کرنے اور میراؐ اور تیرا ساتھ دینے پر) رکھ"۔ (اس روایت کو حافظ ثقفی نے اربعین میں بیان کیا ہے)

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(المرتضیٰؑ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل ایم اے، ص 122/121 بحوالہ ریاض النضرہ، کنز العمال جلد 6 ص 69)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 449: قالؐ! یا علیؑ عنقریب میرےؐ بعد یہ اُمّت تمؑ سے بے وفائی کرے گی

قال رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم یا علیؑ ان الامة ستغدر بك من بعد ی وانت تعیش علی ملّتی و تقتل علی سنّتی من احبّك احبّنی و من ابغضك ابغضنی و ان هذا سیخضب من هذا "

حضرت رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اۓ علی علیہ السلام عنقریب میرےؐ بعد یہ اُمت تمؑ سے بے وفائی کرے گی اور تمؑ میرےؐ مذہب پر باقی رہو گے اور (چونکہ تمؑ میریؐ سنت کو جاری کرو گے اِس لئے شہید کر دیئے جاؤ گے (اۓ علی علیہ السلام) جس نے تمؑ سے محبت کی اُس نے مجھؐ سے محبت کی اور جس نے تمؑ سے بغض رکھا اُس نے مجھؐ سے بغض رکھا (پھر سر اور ریش مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اور یہ (ریشِ مقدس) اس (سر کے خون) سے رنگین کر دی جائے گی۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(المرتضیٰؑ اُردو تالیف سید علی جعفری' ادیب فاضل صدر الافاضل' ایم.اے.' ص 122' بحوالہ کنز العمال' جلد 6 ص 157)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 450: حضرت علیؑ تمام صفاتِ انبیاء کے حامل تھے

قال رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم من اراد ان ینظر الی اٰدم فی علمه و الی نوح فی فهمه و الی ابراهیم فی حلمه و الی یحییٰ بن زکریا فی زهده والی موسٰی بن عمران فی بطشه فلینظر الی علی ابن ابی طالب علیه السلامؑ"

حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "جو شخص چاہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اُن کے علم میں' حضرت نوح علیہ السلام کو اُن کے فہم میں' حضرت ابراھیم علیہ السلام کو اُن کے حلم میں' حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو اُن کے زُھد میں اور حضرت موسٰی بن عمران علیہ السلام کو اُن کی طاقت میں دیکھے تو اُس کو چاہئے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھ لے"۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(المرتضیٰؑ اُردو تالیف سید علی جعفری' ادیب فاضل صدر الافاضل' ایم.اے.' ص 120' بحوالہ ریاض النضرہ' جلد 2' ص 218)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 451: علیؑ اور اولادِ علیؑ سفید گھوڑوں پر

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اۓ علی علیہ السلام جب قیامت کا دن ہوگا تو تمؑ اور تمہاریؑ اولاد سفید گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور تمؑ اور تمہاریؑ اولاد نے دُر اور یاقوت کے تاج پہن رکھے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیںؑ جنت میں جانے کا حکم دے گا اور باقی لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(عیون اخبار الرضاؑ اُردو جلد 2 ص 82' شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 452: اللہ نے چار لوگوں کی محبت کا حکم دیا ہے

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چار لوگوں کی محبت کا حکم دیا ہے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام' سلمان فارسیؓ' ابوذر غفاری' مقداد بن اسود کندی کی محبت کا حکم دیا ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(عیون اخبار الرضاؑ اُردو جلد 2 ص 86' شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 453: ہر اُمّت میں کوئی نہ کوئی فاروق وصدیق ہوتا ہے

امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی' آپؑ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

لکل امّة صدیق و فاروق و صدیق هٰذه الامّة وفاروقها علی ابن ابی طالب علیه السلام وانه سفینة نجا تها وباب حطتها وانه یوشعها و شمعونها وذوقرینها

معاشر الناس! ان علیا خلیفة الله وخلیفتی علیکم بعدی وانه لامیر المؤمنین وخیرالوصّیین من نازعه فقد نازعنی ومن ظلمه فقد ظلمنی ومن غالبه فقد غالبنی و من بره فقد برنی ومن جفاه فقد جفانی ومن عاداه فقد عادانی و من والاه فقد والانی وذلك انه اخی و وزیری و مخلوق من طینتی وکنت اناوهو نورا واحد "کنت انا وایّاه من نور واحد الخ

ہر اُمت میں کوئی نہ کوئی صدیق اور فاروق ہوتا ہے اور اِس اُمت کا صدیق اور فاروق علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے اور وہ اُمّت کے لئے نجات کی کشتی ہے اور اِس کے لئے بابِ حطّہ اور وہ اُمّت کا یوشع شمعون اور ذوالقرنین ہے۔

لوگو! بے شک علی ابن ابی طالب علیہ السلام خلیفۃ اللہ ہے اور میرےؐ بعد تم میں میراؐ جانشین ہے اور وہ امیر المؤمنین اور خیر الوصیین ہے جس نے اِنؑ سے جھگڑا کیا اُس نے مجھؐ سے جھگڑا کیا اور جس نے اُنؑ پر ظلم کیا اُس نے مجھؐ پر ظلم کیا۔ اور جس نے اِنؑ سے مقابلہ کیا'

اُس نے مجھؐ سے مقابلہ کیا۔ جس نے اُنؑ سے بھلائی کی اُس نے مجھؐ سے بھلائی کی اور جس نے اُن پر جفا کی اُس نے مجھؐ پر جفا کی اور جس نے اُنؑ سے دشمنی رکھی اُس نے مجھؐ سے دشمنی رکھی اور جس نے اُنؑ سے دوستی کی' اُس نے مجھؐ سے دوستی کی۔ اور وہ میریؐ طینت سے پیدا ہوا ہے اور میں اور وہ ایک ہی نور سے ہیں''۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(عیون اخبار الرضاؑ اُردو جلد 2 ص 46 تا 47' شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 454: علیؑ کے شیعہ سب جنتی

دیلمیؒ کتاب ارشاد القلوب کی دوسری جلد میں کتاب بشارۃ المصطفیٰ سے نقل کرتے ہیں: ایک دن رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بڑی خوشی کی حالت میں امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آئے آپؑ پر سلام کیا' علی علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور عرض کیا'' یا رسول اللہؐ! آپؐ کو اِس سے پہلے اتنا کبھی خوش نہیں دیکھا؟ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: آپؑ کے لئے ایک خوشخبری لایا ہوں' اور تجھےؑ مبارکباد دینے آیا ہوں۔ اُسی وقت مجھؐ پر جبرئیلؑ نازل ہوا۔ اور کہنے لگا حق تعالیٰ آپؐ پر سلام بھیجتا ہے اور آپؐ کو اپنے درود اور اکرام کے ساتھ مخصوص فرماتے ہوئے کہتا ہے۔ **بشر علیا و شیعته ان الطائع والعاصی منهم من اهل الجنة** ''علی علیہ السلام اور شیعیانِ علی علیہ السلام کو خوشخبری دو کہ شیعوں میں سے فرمانبردار اور گناہگار سب جنت میں داخل ہوں گے۔

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام یہ سُن کر سجدے میں گر گئے اور جب سر سجدے سے اُٹھایا تو ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کرنے لگے کہ آپؐ میرےؑ گواہ رہنا میںؑ نے اپنیؑ آدھی نیکیاں اپنے شیعوں کو بخشی ہیں اِس کے بعد حضرت فاطمۃ زہرا علیہا

السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امامِ حسین علیہ السلام نے بھی ایسے ہی کہا۔

پھر رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: تمؑ مجھؐ سے زیادہ کریم اور سخی تو نہیں ہو، گواہ رہنا میں بھی اپنی آدھی نیکیاں اے علی علیہ السلام تمہارےؑ شیعوں کو بخش دی ہیں۔ اُسی وقت خدائے تعالیٰ نے پیغام بھیجا۔ **ما انتم باکرم منی انی غفرت لشیعته علیؑ و محبیه ذنوبهم جمیعا** ''تم مجھ سے سخی تر تو نہیں ہو، میں نے علی علیہ السلام کے شیعوں اور اُنؑ کے محبوں کے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 270 تا 271، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ بشارات الشیعہ : 31)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 455: علیؑ اور سلمانؓ سے مذاق، سلمانؓ نے علیؑ کو پھول تحفہ میں دیا وہ پھول تین سو برس تک تازہ رہا

قیشری جو ایک شافعی عالم ہے، اپنی کتاب ''احسن الکبائر'' میں نقل کرتے ہیں:

امیر المؤمنین علیہ السلام ایک دن گھر کی چھت پر کھجور رکھا رہے تھے اُس وقت آپؑ کا سنِ مبارک 27 سال تھا اور سلمان فارسیؓ اُس گھر کے صحن میں اپنا لباس سلائی کر رہے تھے علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک کھجور سلمان فارسیؓ کی طرف پھینکا، سلمانؓ نے کہا: یا علی علیہ السلام! میں بوڑھا ہوں اور آپؑ جوان ہیں، مجھ سے مذاق کر رہے ہیں؟ علی علیہ السلام نے فرمایا: سلمان تو نے خود کو بزرگ اور مجھےؑ بچہ سمجھا ہے کیا تو نے بیابانِ ارژن کا قصہ بُھلا دیا ہے؟ اُس بیابان میں تجھے شیر سے کس نے نجات دلائی تھی؟ سلمان، امیر المؤمنین سے یہ کلام سُن کر ڈر گئے اور عرض کرنے لگے مجھے اُس واقعہ کے متعلق بتایئے؟ علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: تو پانی کے درمیان کھڑا تھا اور وہاں پر موجود شیر سے ڈر رہا تھا اُس وقت تو نے اپنے ہاتھوں کو دعا کے لئے بلند کیا اور خدا سے نجات کا سوال کیا۔ خدا نے تیری دعا قبول

کر لی میں اُس بیابان سے گذر رہا تھا، مجھےؑ تیری مدد کے لئے بھیج دیا۔ میں وہی گھوڑ سوار ہوں جس کی تلوار کھینچی اور شیر پر وار کیا جو دو ٹکڑے ہو گیا۔ پس اِس طرح تجھے بچا لیا تھا۔

سلمان نے عرض کیا: کوئی اور علامت جو وہاں تھی بتایئے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنا ہاتھ آستین سے آگے بڑھایا اور پھول کی ایک شاخ سلمان کے سامنے کی اور فرمایا یہ وہی تحفہ ہے جو تو نے اُس گھوڑے پر سوار شخص کو دیا تھا۔ سلمان اُس پھول کو دیکھ کر اور حیران و پریشان ہو گیا۔ اِتنے میں ایک آواز آئی کہ اے سلمان! رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو اکر اپنا قصہ بیان کرو۔ سلمان آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا قصہ اُس طرح بیان کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں نے انجیل میں جب آپؐ کے اوصاف پڑھے تو میرے دل میں آپؐ کی محبت پیدا ہو گئی میں آپؐ کے دین کے علاوہ باقی سب ادیان کو چھوڑ دیا تو اِس بات کو اپنے باپ سے چُھپائے رکھا۔ آخر کار ایک دن اُس کو معلوم ہو گیا تو اُس نے مجھے قتل کرنے کا منصوبہ بنالیا، لیکن میری ماں کی محبت ہمیشہ آڑے آجاتی۔ میرا باپ ہمیشہ میرے قتل کی فکر میں رہتا اور مجھے مشکل سے مشکل کام کرنے پر مجبور کرتا۔ ایک دن میں بھاگ نکلا اور ''ارژن'' نام کی ایک سرزمین پر جا نکلا۔ میں نے وہاں کچھ آرام کرنا چاہتا تھا۔ مجھے وہاں نیند آ گئی اور نیند کی حالت میں مجھے احتلام ہو گیا۔ جب میں نیند سے اُٹھا تو وہاں موجود ایک چشمے کے پاس گیا، اپنا لباس اُتارا اور چشمے میں داخل ہو گیا تاکہ غسل کروں۔ اچانک ایک شیر کہیں سے نکل آیا جو میرے قریب آیا اور میرے کپڑوں کے اُوپر کھڑا ہو گیا میں نے جب شیر کو دیکھا تو خوفزدہ ہو گیا اور نالہ وزاری شروع کر دی۔ اور خدا سے دعا کی کہ مجھے اِس کے چُنگل سے نجات دے۔ اِتنے میں گھوڑے پر سوار ایک شخص آیا جس نے تلوار سے شیر کو دو ٹکڑے کر دیا۔ میں پانی سے باہر آیا اور اپنے آپ کو اُس گھوڑے سوار کی رکاب پر گرایا اور اُسے بوسہ دیا۔ کیونکہ وہ بہار کا موسم تھا اور صحرا پھولوں سے پُر تھا ہر طرف سبزہ ہی سبزہ تھا میں نے ایک پھول توڑ کر اُس شخص کو تحفہ دیا جو گھوڑے پر سوار تھا۔ جونہی اُس نے پھول پکڑا تو میری

آنکھوں سے اُوجھل ہوگیا۔ اُس کے بعد میں نے اُسے آج تک کبھی نہیں دیکھا اور اِس واقعہ کو تین سو سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے میں نے اِس قصہ کو کسی کے سامنے بیان نہیں کیا۔ آج آپؐ کے چچازاد علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مجھے یہ قصہ سُنایا ہے۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے سلمان جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا جونہی میں سدرۃ المنتھٰی پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام مجھؐ سے جدا ہو گئے اور مجھؐ سے فاصلے پر چلے گئے میںؐ اپنے پروردگار کے عرش تک پہنچ گیا اور جب میںؐ خدا کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا تو اچانک میںؐ نے ایک شیر دیکھا جو میرےؐ پاس کھڑا ہے کہ کیا دیکھتا ہوں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہیں۔

جب میںؐ زمین پر واپس لوٹا تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام میرے پاس آئے سلام عرض کرنے کے بعد اِسؑ نے مجھے اُن انعامات اور عنایات کی مبارکباد دی جو خدا نے مجھےؐ اُس ملکوتی سفر میں دیئے تھے اس کے بعد وہ ساری گفتگو مجھے سنائی جو میرےؐ اور خدا کے درمیان ہوئی تھی۔ اے سلمان! تجھے معلوم ہونا چاہئے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک تمام انبیاء اور اولیاء جب کبھی کسی مصیبت میں گرفتار ہوئے ہیں تو حلالِ مشکلات امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اُن کو نجات دی ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 272 تا 274، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ نفس الرحمٰن: 27)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 456: علیؑ اُستادِ جبرئیلؑ

ایک ستارہ تیس ہزار سال میں ایک بار نکلتا ہے
جبرئیلؑ نے اُس ستارے کو تیس ہزار بار دیکھا

سید ہاشم بحرانی کتاب ''روضۃ العارفین'' میں کتاب حیات القلوب سے نقل کرتے ہیں جبرئیل رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں امیر المؤمنین علی

نھج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ھے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

ابن ابی طالب علیہ السلام وہاں آگئے جبرئیلؑ نے آپ کے احترام میں اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا، پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: کیا اِس جوان کے لئے اُٹھے ہو؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا: ہاں، بے شک اِسؑ کا میرے اُوپر حق تعلیم ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کہاں اور کیسے؟ جبرئیلؑ نے عرض کیا: جب خدا نے مجھے پیدا کیا تو مجھ سے سوال کیا کہ تو کون ہے؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ میں کون ہوں اور میرا نام کیا ہے؟ مجھ سے جواب نہ بن پایا، میں پریشان ہو گیا تو اُس وقت یعنی عالمِ انوار میں یہی جوان ظاہر ہوا اور مجھے فرمایا: کہو: **اَنْتَ الرَّبُّ الْجَلِیْلِ وَاِسْمُكَ الْجَمِیْلَ وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِیْلِ وَاِسْمِیْ جِبْرَئِیْل**

''تو بلند مرتبہ پروردگار ہے اور تیرا نام جمیل (خوبصورت) ہے میں عبدِ ذلیل ہوں کہ میرا نام جبرئیل ہے''۔

اِسی وجہ سے میں نے اُٹھ کر اِنؑ کی تعظیم کی ہے۔ پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: تیری عمر کتنی ہے؟ جبرئیل نے عرض کیا: ایک ستارہ ہے جو تیس ہزار سال میں ایک بار عرشِ الٰہی کی طرف سے طلوع ہوتا ہے۔ میں نے اُس ستارے کو تیس ہزار مرتبہ طلوع ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اگر اُس ستارے کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟ اُس وقت علی علیہ السلام سے فرمایا: اپنا عمامہ اُوپر کرو۔ جونہی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنا عمامہ اُوپر کیا تو جبرئیلؑ نے آپؑ (علیؑ) کی پیشانی پر اُسی ستارے اور نور کا مشاہدہ کیا۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 274 تا 275، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ انوار النعمانیہ 15، از بستان امریکہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 457: اولادِ علیؑ ہونا ایک فضیلت ہے

ابن شاذان ''کتاب روضہ'' میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ

نے فرمایا: میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو زیادہ پسند کرتا ہوں' اس سے کہ میںؑ آپؐ کی اولاد ہوں' کیونکہ ولایتِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام واجب ہے اور اُنؑ کی والاد ہونا ایک فضیلت ہے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1' ص 277' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ الروضۃ' 133' حدیث 92' بحار الانوار 299/39' حدیث 105)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 458: ابن عباسؓ نے کہا میں نے علیؑ کی فضیلتوں پر کبھی بھی حسد نہیں کیا

الروضۃ میں ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ ''ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام کی اُن فضیلتوں میں کبھی حسد نہ کیا جو پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے علی علیہ السلام کے بارے میں بیان فرمائی ہیں آپ نے فرمایا: ائے گروہ قریش! تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا جب کہ تم کافر ہو جاؤ گے اور مجھےؐ ایک لشکر گاہ کے درمیان دیکھو گے کہ میں تمہارے چہروں پر مار رہا ہوں گا۔

جبرئیلؑ نازل ہوا اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا: ائے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کہو اگر خدا اور علی علیہ السلام نے چاہا' رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: **ان شاء الله و علی ابن ابی طالب علیه السلام** ''اگر خدا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے چاہا تو۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍؑ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1' ص 278' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ الروضۃ' 140' حدیث 118' بحار الانوار: 153/8' مشارق الانوار: 166)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 459: حکمِ خدا ہے اے نبیؐ علی علیہ السلام کے ہاتھوں پر پانی ڈالو

ابن شاذان کتاب روضہ میں ابن عباس سے نقل کرتے ہیں: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ مہاجرین و انصار کا ایک گروہ آپؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اچانک حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل ہوا اور عرض کرتا ہے: اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے: علی علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر اپنے سامنے بٹھائیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پیغام الٰہی پہنچایا اور آسمان کی طرف واپس پرواز کر گیا۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر اپنے سامنے بٹھایا۔

حضرت جبرائیل دوبارہ نازل ہوا اپنے ہمراہ کھجوروں کا ایک طشت لایا، لا کر ان دونوں پاک ہستیوں کے درمیان رکھ دیا، اور عرض کرتا ہے۔ اے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپ کے پروردگار کا حکم ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ہاتھوں پر پانی ڈالیں۔ آپؐ نے فرمایا: **"سمعا و طاعتا"** خدا نے جو امر فرمایا ہے اُس کی اطاعت کرتا ہوں، آپ لوٹا لے کر کھڑے ہو گئے تا کہ علی علیہ السلام کے ہاتھوں پر پانی ڈالیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں عرض کیا: اے رسولِ خداؐ! میرا حق بنتا ہے کہ آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالوں۔

آپ نے فرمایا: خدا نے ایسے ہی حکم دیا ہے اور میریؐ ذمہ داری لگائی ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ لیکن ایک قطرہ بھی پانی کا

طشت میں نہ گرا۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یا رسول اللہؐ! پانی کا ایک قطرہ تک طشت میں نہیں گر رہا ہے، آپ نے فرمایا: **یا علیؑ ان الملائکۃ یتسابقون علی اخذ الماء الذی یقع من یدک فیغسلون بہ وجوھھم لیتبارکون بہ۔**

اے علی علیہ السلام فرشتے اِس پانی کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے رہے ہیں جو تیرے ہاتھوں سے گرتا ہے اور اُس سے تَبَرُّکًا اپنے چہروں کو دھو رہے ہیں۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(مناقبِ اہل بیت اُردو ترجمہ جلد 1 ص 276 تا 277، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ الروضۃ :2، الفضائل :92 بحار الانوار :39/121 حدیث 3، مدینۃ المعاجز :1/373 حدیث 240)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 460: علیؑ کی خیرات پر آیت نازل ہوئی

"فِی الْبِحَارِ عَنِ الْمُحَدِّثِ الْحَنْبَلِیِّ وَابْنِ مَرْدَوَیْهِ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ لَا یَمْلِكُ غَیْرَهَا فَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ لَیْلًا وَبِدِرْهَمٍ نَهَارًا وَبِدِرْهَمٍ سِرًّا وَبِدِرْهَمٍ عَلَانِیَةً"

محدثِ حنبلی اور ابن مردویہ نے ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ خاتم الوصیین جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے اور سوائے اُن چار درہموں کے اُس روز کچھ مالِ دنیا میں سے نہ تھا۔ حضرت نے ایک درہم شب کو، ایک دن کو، ایک درہم مخفی (چھپا کر) ایک درھم سب کے سامنے راہِ خدا میں تصدق کیا۔

"فَنَزَلَ فِیْهِ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ"

اُسی وقت یہ آیت شانِ علی ابن ابی طالب علیہ السلام میں نازل ہوئی۔ **اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ الْآیَةَ** اِس کے معنی یہ ہیں جو لوگ اپنا مال راہِ خدا میں دیتے ہیں، رات کو، دن کو،

چھپا کر، ظاہر میں، اُن کا اجر خدا کے پاس ہے اور اُن پر کسی طرح کا خوف نہیں اور نہ قیامت میں محزون ہوں گے۔

یَا علیؑ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنوی ص :379 تا 380)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 461: رسولِ خداؐ علی کے جُھولے کی گھوارہ جنبانی کرتے تھے

کتاب بحار الانوار میں منقول ہے کہ جب مولود کعبہ امیر المومنین علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے، اُس وقت جنابِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے گہوارہ حضرت امیر علیہ السلام کو اپنی خواب گاہ کے قریب رکھوایا اور اکثر اوقات ان کے نہلانے میں آپ متوجہ ہوتے تھے اور ہمیشہ اپنے بھائی کی تربیت میں خود مصروف رہتے تھے۔ جناب امیر علی مرتضیٰ علیہ السلام کو دودھ کی طرف رغبت ہوئی تھی تو رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنے مبارک ہاتھ سے دودھ حلق میں ٹپکاتے تھے اور خود لوریاں دے کر سُلاتے تھے اور جب عین اللہ علی ابن ابی طالب سو جاتے تو گھوارہ جنبانی کرتے تھے، اکثر گود میں لے کر پہاڑ اور صحرا کی طرف چلے جاتے تھے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنوی ص :380)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 462: رسولِ خدا نے اپنی زندگی میں ہی علیؑ کو اپنے ساز وسامان کا وارث بنا دیا

بیان کیا مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہ رضی اللہ عنہ نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن یحییٰ عطّار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سہل بن زیادہ آدمی نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا

مجھ سے محمد بن ولیہ صیرفی نے روایت کرتے ہوئے ابان بن عثمان سے اور اُنہوں نے حضرت ابی عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اُنہوںؑ نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے اور اُنہوں نے اُنؑ کے جدِّ نامدارؑ سے اُنہوںؑ نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وقت وفات قریب ہوا تو آپ نے عباس بن عبدالمطلب اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو طلب فرمایا اور پہلے عباس سے کہا اے محمدؐ کے چچا کیا آپ محمدؐ کی میراث لیں گے اور اُن کے قرض کو ادا اور اُن کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کریں گے؟ اُنہوں نے اِنکار کیا اور کہا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میں بہت بوڑھا کثیر العیال، قلیل المال آدمی ہوں، بھلا آپؐ کا بوجھ کون برداشت کرسکتا ہے آپ کو چلتی ہواؤں کے ساتھ سخاوت کرتے ہیں۔ سُن کر آپ ذرا دیر خاموش رہے اِس کے بعد پھر فرمایا! اے عباس آپ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی میراث لیں گے اُن کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کریں گے اور اُن کے قرض کو ادا کریں گے؟ اُنہوں نے کہا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں ایک بہت بوڑھا کثیر العیال، قلیل المال آدمی ہوں۔ بھلا آپؐ کا بوجھ کون برداشت کرسکتا ہے؟ آپؐ تو چلتی ہواؤں کے ساتھ سخاوت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اچھا تو اب میں اپنی یہ میراث ایسے شخص کو دوں گا جو اِس کا پورا حق ادا کرے گا یہ کہہ کر آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرف مخاطب ہوئے اور کہا، اے علیِ مرتضٰی علیہ السلام اے محمدِ مصطفیٰؐ کے بھائی کیا تم محمدؐ کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرو گے اُن کے قرضوں کو ادا کرو گے اور اُن کی میراث لو گے؟ حلالِ مشکلات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پس میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنی انگوٹھی اپنی اُنگلی سے نکالی اور یداللہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیا اور فرمایا لو تم یہ انگوٹھی میری زندگی میں ہی پہن لو۔ میں نے دیکھا کہ وہ انگوٹھی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ

وسلّم سے لے کر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنی انگلی میں پہن لی پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آواز دی اے بلال میرا خود، میری زرہ، میرا قلم، میری تلوار ذوالفقار، میرا اسحاب، میری ردا، میرا ابرقہ، (آفتابہ) میری چھڑی (جس کو ممشوق کہتے ہیں) لاؤ اور بخدا میں ایسا ابرقہ اِس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا جس سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں غالبًا یہ جنت کا ابرقہ تھا پھر فرمایا اے علی علیہ السلام یہ جبرائیلؑ تھے اور مجھ سے کہا تھا کہ اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اِس زرہ کی کڑیوں میں کمر کے پٹکے کی جگہ رکھ لو۔ پھر دو جوڑ عربی نعلین منگوائی۔ جس میں ایک سلی ہوئی اور ایک بغیر سلی ہوئی تھی۔ نیز وہ قمیص جسے پہن کر معراج پر تشریف لے گئے تھے۔ پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا اے بلال میرے دونوں خچر شہباء و دُلدُل دونوں اونٹنیاں غضبا وصہبا دونوں گھوڑے جناح (جو بابِ مسجد پر لوگوں کی ضرورت کے لیے کھڑا رہتا ہے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اگر کسی کو کہیں بھیجتے تو وہ اِس پر سوار ہو کر جاتا) اور حیزدم (جس کو آنحضرتؐ آواز دیتے کہ حیزدم ادھر آ) اور گدھا یعفور لاؤ۔ پھر حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا، اے علی علیہ السلام میری زندگی ہی میں اِن سب پر قابض ہو جاؤ تا کہ میرے بعد اِن چیزوں میں کوئی جھگڑا نہ کرے۔ پھر حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا اِن جانوروں میں سب سے پہلے جو مرا ایک گدھا یعفور تھا جونہی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی روح نکلی اُس نے اپنی لگام تُڑالی اور بھاگ کر مقام قبا میں بنی حطمہ کے کنویں پر پہنچا اور خود کو اُس کنویں میں گرا کر جان دے دی اور وہی کنواں اُس کی قبر بن گیا۔ پھر امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا یعفور نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے گفتگو کی اور کہا کہ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم میرے ماں باپ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر قربان میرے ماں باپ نے اپنے باپ سے اور اُنہوں نے اپنے جد سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ سفینہ میں تھا ایک دن نوح علیہ السلام نے اُس کو دیکھا اور اُس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اِس کی نسل سے

ایک گدھا پیدا ہوگا جس پر سید الانبیاء اور خاتم النبیّین سواری کرے گا اور اللہ کا شکر کہ اس نے وہ گدھا مجھے بنایا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(علل الشرائع ص:125 تا 126 شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 463: علمِ علیؑ، علمِ نبیؐ کا مظہر ہے، دروازہ ہے

اخرج البزاز و الطبرانی فی الاوسط عن جابر بن عبداللہ والطبرانی و الحاکم و ابن عدی عن ابن عمر ولترمذی والحاکم عن علی علیہ السلام قال،قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"انا مدینة العلم و علی بابها وفی روایة فمن ارادالعلم فلیات الباب"

بزاز اور طبرانی نے (اوسط میں) جابر بن عبداللہ سے اور طبرانی نے حاکم اور ابنِ عدی نے ابن عمر سے اور ترمذی اور حاکم نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: میںؐ علم کا شہر ہوں اور علیؑ اِس کا دروازہ ہے"۔ اور ایک روایت میں ہے کہ (آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا: جو شخص علم (حاصل کرنے) کا ارادہ رکھتا ہو اُس کو چاہئے کہ دروازے سے ہو کر آئے" (یعنی جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہو وہ پہلے باب العلم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے در پر جائے)۔ (صواعق محرقہ:120)

وفی اخری الترمذی من علی علیہ السلام "انا دار الحکمة و علی "بابها" وفی اخری عند ابن عدی "علی باب علمی" ایک دوسری روایت میں ترمذی نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ (کہ آنحضرت صلّی اللہ

علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا) "میںؐ حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اِس کا دروازہ ہے اور ایک دوسری روایت میں ابنِ عدی کہتے ہیں (کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:) علی میرےؐ علم کا دروازہ ہیں"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(المرتضیٰ اردو تالیف سید علی جعفری، ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے، ص:90 تا 91 بحوالہ صواعق محرقہ ابن حجر مکی 120)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 464: حضرت علیؑ سرچشمہ و جامع صفاتِ حَسنہ تھے

عن عمر بن الخطاب قال ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم قال لعلی "انک اول المومنین معی ایمانا واعلمهم بایات اللہ و اوفاهم بعهد اللہ و اروفهم بالرعیة و اقسمهم بالسویه واعظمهم عند اللہ منزلت (اخرجه احمد بن حنبل فی مسند) عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا "تم تمام مومنین میں ایمان کے اعتبار سے اول ہو، اُن سب سے زیادہ آیتوں کا علم رکھتے ہو، اُن سب سے زیادہ خدا کے عہد کو پورا کرنے والے ہو، اُن سب سے زیادہ رعیت کے ساتھ مہربانی کرنے والے ہو، اُن سب سے زیادہ (حصّوں کو اُن میں) مساوی تقسیم کرنے والے ہو اور اُن سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے ہو"۔ (احمد بن حنبل نے اس روایت کو اپنی مسند میں لکھا ہے)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری، ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے، ص:92' بحوالہ ارجح المطالب:110)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت465: قال علیؑ: ہم اہلبیتِؑ نبیؐ ہیں، ہمؑ پر اور لوگوں کے ساتھ قیاس نہیں کیا جاسکتا

عن انس قال، قال رسول الله صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم نحن اهل البیت لایقاس بنا احد (اخرجه الدیلمی فی فردوس الاخبار والملانی سیرته)

انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا ہم اہل بیت کے ساتھ (تم لوگوں میں سے) کسی کے ساتھ بھی قیاس نہیں کیا جاسکتا''۔ (اِس حدیث کو ویلمی نے کتاب فردوس الاخبار میں مُلّا نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے)۔

عن علی قال علی المنبر "نحن اهل بیت رسول الله صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم لایقاس بنا احد" (اخرجه ابوبکر بن مردویه)

(اس حدیث کے مطابق حضرت علی علیہ السلام نے منبر پر فرمایا ''ہمؑ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اہلِ بیتؑ ہیں (اُمّت میں سے) کسی کے ساتھ بھی ہم پر قیاس نہیں کیا جاسکتا''۔ (اِس روایت کو ابوبکر بن مردویہ نے نقل کیا ہے)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے۔ص:93، بحوالہ ارجح المطالب: 331)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت466: شیرِ خدا کے جہاد کا ایک منظر، جنگِ اُحد میں

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال خرج طلحة بن ابی طلحة یوم اُحد فکان صاحب لواء المشرکین فقال یا اصحاب محمد تزعمون ان الله یعجلنا باسیافکم الی النار و یعجلکم باسیافنا الی الجنة فایکم

یبرز الی" فبرز الیه علی ابن ابی طالب علیه السلام وقال والله لا افارقك حتی اعجلك بسیفی الی النار فاختلفا بضر بتین فضربه علی علیه السلام علی رجله فقطعها وسقط الی الارض فارادان یجهز علیه فقال "انشدك الله والرحم یا بن عم" فانصرف عنه الی موقفه فقال المسلمون "هلا جهزت علیه؟" فقال ناشدنی الله ولن یعیش فمات من ساعته و بشر النبی صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم بذلك فسر و سر المسلمون"

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ جنگ اُحد میں طلحہ مشرکین (مکہ کی فوج) کا علمبردار تھا۔ میدانِ جنگ میں نکلا اور آواز دی ''اے محمدؐ کے ساتھیو! تمہارا خیال ہے کہ اگر ہم تمہاری تلواروں سے قتل ہوگئے تو خدا ہم کو فوراً جہنم میں بھیج دیتا ہے اور اگر تم ہماری تلواروں سے قتل ہوگئے تو خدا تم کو فوراً جنت میں بھیج دیتا ہے تو تم میں سے کون ہے جو لڑنے کے لیے میرے سامنے آئے''۔ (یہ سن کر) **قاتل کفار و المشرکین** اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام میدانِ جنگ میں نکلے اور فرمایا خدا کی قسم میںؑ تجھ کو اُس وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تجھ کو بہت جلد اپنی تلوار کے ذریعہ جہنم میں نہ پہنچادوں''۔ پھر دونوں کے درمیان تلوار کے دو دو ہاتھ چلے کہ حضرت علی علیہ السلام نے اُس کے پیر پر تلوار ماری۔ اُس کا پیر کٹا اور وہ زمین پر گر گیا۔ آپؑ نے اُس کو قتل کرنا چاہا مگر اُس نے آپؑ کو خدا کا واسطہ دیا اور رحم کی درخواست کی۔ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اُس کی طرف سے ہٹ گئے اور اپنے جائے مقام پر تشریف لائے۔ مسلمانوں نے کہا ''یا علی علیہ السلام آپؑ نے طلحہ کو کیوں قتل نہ کردیا'' آپؑ نے فرمایا ''اُس نے مجھےؑ خدا کا واسطہ دیا تھا''۔ لیکن وہ زندہ نہ رہا اور اُسی وقت مرگیا۔ اُس کے مرنے کی خوشخبری رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سُنائی جس پر آپؐ اور تمام مسلمان بہت خوش ہوئے''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری، ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے۔ص:96 تا 97، بحوالہ نور الابصار، 87)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت467: جنگِ خیبر میں شجاعت اسد اللہِ الغالبؑ کی ایک مثال

عـن سلمة قال كان عليؑ قد تخلف عن النبى صلّى الله عليه وآلهٖ وسلّم فى خيبر وكان به رمد فلما كان مساء الليلة التى فتح الله فى صباحها قال رسول الله صلّى الله عليه وآلهٖ وسلّم "لاعطين الرٰية غدًا رجلا يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله يفتح الله عليه فاذا نحن بعليؑ وما نرجوه فقالو هذا على فاعطاه رسول الله صلّى الله عليه وآلهٖ وسلّم الرية ففتح الله عليه"

سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام خیبر میں آنکھوں کے پرآشوب ہوجانے کی وجہ سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے (ساتھ نہ تھے بلکہ) پیچھے رہ گئے تھے۔ جب شام ہوئی جس (کے دوسرے روز) صبح کو خدا نے فتح دی تو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ''کل میں ایسے بہادر شخص (رجل) کو جنگ کا علم دوں گا جس کو خدا اور اُس کا رسولؐ دوست رکھتے ہیں اور جوؔ خدا اور اُس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ اِسی (رجل) کے ہاتھوں پر فتح دے گا''۔ اچانک ہم نے خلافِ اُمید شیر خدا اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھا۔ لوگوں نے کہا ''یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں''۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو عَلَم عنایت فرمایا اور خدا نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ہاتھوں فتح دی''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمدؐ وّآلِ محمدؐ

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری، ادیب فاضل وصدر الافاضل وایم۔اے۔ص:99تا100، بحوالہ صحیح بخاری: حدیث:899)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت468: یارسول اللہ آپؐ کے بعد آپؐ کا جانشین آپؐ کا وصی کون ہوگا؟

(قال اخبرنى) ابونصر محمد بن الحسن المقرى (قال حدثنا) ابوعبدالله الحسين بن على الرازى (قال حدثنا) جعفر بن محمد الحنفى (قال حدثنى) يحيىٰ بن هاشم السمسار (قال حدثنا) عمرو بن شمر (قال حدثنا) حماد عن ابى الزبير عن جابر بن عبدالله ابن حزام الانصارى قال آتيت رسول الله صلّى الله عليه وآلهٖ وسلّم فقلت يا رسول اللهؐ من وصيك قال فامسك عنى عشر الا يجيبنى ثم قال يا جابر الا اخبرك عما سألتنى فقلت يا ابى انت وامى ام والله لقد سكت عنى حتى ظننت انك وجدت على فقال ما وجدت عليك يا جابر ولكن كنت انتظر ما ياتينى من السماء فاتانى جبريل عليه السلام فقال يا محمد صلّى الله عليه وآلهٖ وسلّم ان ربك يقول لك ان على بن ابى طالب وصيك وخليفتك على اهلك و امتك والذائد عن حوضك وهو صاحب لوائك يقدمك الى الجنة فقلت يا نبى الله من لا يومن بهذا اقتله قال نعم يا جابر ما وضع هذا الموضع الا ليتابع عليه فمن تابعه كان معى غدا ومن خالفه لم يرد على الحوض ابداً.

ترجمہ بحذف اسناد: حضرت جابر بن عبداللہ ابن حزام الانصاریؓ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! آپؐ کے بعد آپؐ کا وصی اور جانشین کون ہوگا؟ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا پس مخالفت نے اس کو روکا ہوا ہے ورنہ وہ ضرور مجھے

بتا دیتا۔ پھر فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں کیوں نہیں۔ خدا کی قسم آپؐ جو میرے سوال کے بارے میں خاموش رہے کہ اِس سے میرے دل میں گمان پیدا ہوا کہ آپؐ مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔

پس آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے جابرؓ! میں آپ سے کسی چیز کو پوشیدہ نہیں رکھ رہا، لیکن اس چیز کا انتظار کر رہا تھا جو آسمان سے میرے اُوپر نازل ہوئی ہے (یعنی وحی کا)۔ پس جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور اُنہوں نے کہا ہے اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آپؐ کا رب آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپؐ کے لیے اُس نے یہ فرمایا ہے کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپؐ کا وصی ہے اور آپؐ کے خاندان اور آپؐ کی اُمّت پر آپؐ کا خلیفہ ہے اور آپؐ کے حوض سے لوگوں کو دور کرنے والا ہے اور وہ آپؐ کے پرچم کو اُٹھانے والا ہے اور جنت میں پرچم سمیت آپؐ کے آگے آگے ہوگا۔ پس میں نے عرض کیا: اے نبیِ خدا! جو اِس کو تسلیم نہ کرے میں اُس کو قتل کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، اے جابر اور جس جگہ پر بھی یہ رکھا جائے گا وہ اِس کی اطاعت و اتباع کرے گا۔ پس جو اِس کی اتباع کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا اور جو اِس کی مخالفت کرے گا وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(امالی اردو شیخ مفیدؒ، ص:278 تا 280)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 469: قیامت کے روز عرش سے آواز آئے گی زمین پر اللہ کا خلیفہ کون ہے؟

(قال اخبرنی) ابوجعفر محمد ابن علی ابن الحسین بن بابویه رحمة الله (قال حدثنی) ابی (قال حدثنا) سعد بن عبدالله عن ایوب

بن نوح عن صفوان بن یحییٰ عن ابان بن عثمان عن ابی عبدالله جعفر بن محمد علیه السلام قال اذا کان یوم القیمة نادی مناد من بطنان العرش این خلیفة الله فی ارضه فیقوم داود النبی علیه السلام فیاتی النداء من عندالله عزوجل لسنا ایاك اردنا کنت لله خلیفة ثم ینادی ثانیه این خلیفة الله فی ارضه فیقوم امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیه السلام فیاتی النداء من قبل الله عزوجل یا معشر الخلائق هذا علی ابن ابی طالب علیه السلام خلیفة الله فی ارضه وحجته علی عباده فمن تعلق بحله فی دار الدنیا فیتعلق بحبله فی هذا الیوم لیتضی بنوره ولیتبعه فی الدرجات العلی من الجنان قال فیقوم اناس قد تعلقوا بحبله فی الدنیا فیتبعونه الی الجنة ثم یاتی النداء من عندالله جل جلاله الا من ائتم بامام الی دار الدنیا فلیتبعه الی حیث شاء ویذهب به فحینئذ یتبرء الذین اتبعوا من الذین اتبعوا ورأوا العذاب و تقطعت بهم الاسباب وقال الذین اتبعوا لو ان لنا کره فتنبرّ منهم کما تبروا منا کذلك یریهم اعمالهم حسرات علیهم وماهم بخارجین من النار"

ترجمہ بحذف اسناد: حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے درمیان سے ایک نِدا دینے والا انداء دے گا: اللہ کی زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟ پس داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی اے داؤد علیہ السلام! ہماری مُراد آپ نہیں ہیں، اگرچہ آپ بھی خلیفۃ اللہ تھے۔ پھر دوبارہ آواز دی جائیگی: اللہ کی زمین پر جو خلیفۃ اللہ تھے وہ کہاں ہیں؟ پس امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز

آئے گی: اے میری مخلوق! یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام اللہ کی زمین پر اللہ کی طرف سے خلیفہ تھے۔ بندوں پر اللہ کی حُجّت تھے۔ پس جو شخص دنیا میں اِنؑ کی حبل (رسی) سے تمسک رکھتا تھا وہ آج بھی اِنؑ کی رسی سے تمسک حاصل کرے اور اِنؑ کے نور سے آج روشنی حاصل کرے اور جنت میں درجاتِ عالیہ میں اِنؑ کی اتباع کرے (آپؑ نے فرمایا) کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی جنہوں نے دنیا میں آپ کی رسی سے تمسک رکھا ہوگا پس وہ جنت کی طرف جانے میں آپ کی اتباع کریں گے اور سارے کے سارے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: ''آگاہ ہو جاؤ دنیا میں جو کوئی جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے وہ اس امام کی اتباع کرے اور جدھر وہ امام جائے گا وہ بھی اُس کی اتباع میں چلا جائے۔ پس اُس وقت جن لوگوں نے اتباع کی ہوگی وہ ان پر تبرّا کریں گے۔ جن کی اُنہوں نے اتباع کی ہوگی اور وہ عذاب کو دیکھ رہے ہوں گے اور اُن کے تمام اسبابِ نجات منقطع ہو چکے ہوں گے اور وہ اتباع کرنے والے کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے تو ہم ضرور تم سے تبرّا اور بیزاری کریں گے جیسا کہ آج تم ہم سے بیزاری کر رہے ہو، اور ایسے ہی اللہ اُن کو اُن کے اعمال دکھائے گا اور وہ اُن کو حسرت سے دیکھیں گے اور یہ لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(امالی اردو شیخ مفیدؒ ص:467 تا 469)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 470: حضرت علیؑ نے ہمیشہ سُنّتِ نبیؐ کے تحت فیصلہ کیا

(قال اخبرنا) ابوبكر محمد بن عمر الجعابى (قال حدثنا) ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد (قال حدثنا) عبيد بن حمدون الرواسى (قال حدثنا) الحسن بن ظريف قال سمعت ابا عبدالله جعفر

بن محمد عليه السلام يقول ما رايت عليا عليه السلام قضى قضاء الا وجدت له اصلا فى السنة قال وكان على عليه السلام يقول لو اختصم الى رجلان فقضيت بينهما ثم مكثا احوالا كثيرة ثم اتيانى فى ذلك الامر لقضيت بينهما قضاء واحداً لان القضاء لا يحول ولا يزول ابداً

ترجمہ بحذف اسناد: جناب حسن بن ظریفؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر الصادق علیہ السلام سے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوئی فیصلہ کیا ہو مگر یہ کہ میں نے اُس کی بنیاد کو سُنّتِ نبیؐ کے مطابق نہ پایا ہو۔ علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: ''اگر میرے سامنے دو بندوں کے جھگڑے کو پیش کیا جائے اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دوں اور پھر چند سالوں بعد دونوں پھر اسی نزاع کو پیش کرے تو میں پھر بھی ان کے درمیان وہی فیصلہ کروں گا۔ دونوں وقتوں کا فیصلہ ایک ہی ہوگا کیونکہ قضاء تبدیل نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کبھی ضائع و زائل ہوتی ہے''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(امالی اردو شیخ مفیدؒ ص:470 تا 471)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 471: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ایک فرقہ ناجی ہوگا

ابانؒ، سُلَیم بنِ قَیسِ ہلالیؒ سے روایت کرتے ہیں، کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو یہودیوں کے سردار سے فرماتے ہوئے سُنا کہ تمہارے کتنے فرقے ہیں، یہودیوں کے سردار نے کہا ایسے ویسے ہیں، امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا:

خدا کی قسم! اگر میرے لیے مسند بچھادی جائے تو میں اہل تورات کو تورات سے اہلِ انجیل کو انجیل سے اور قرآن والوں کو قرآن سے فیصلہ کر سکتا ہوں۔ یہودی اکہتر (71) فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اُن میں سے ستّر دوزخ میں جائیں گے۔ ایک اُن میں سے بہشت میں داخل ہوگا، یہ وہ فرقہ ہے جس نے حضرت موسیٰؑ کے وصی حضرت یوشع بن نونؑ کی پیروی کی تھی، نصاریٰ بہتّر (72) فرقوں میں بٹ گئے تھے اُن میں سے اکہتر (71) فرقے جہنم میں جائیں گے ایک فرقہ بہشت میں داخل ہوگا۔ یہ وہ فرقہ ہے جس نے حضرتِ عیسیٰؑ کے وصی شمعونؑ کی پیروی کی تھی اور یہ اُمّت تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، بہتر (72) فرقے جہنم میں جائیں گے ایک فرقہ بہشت میں داخل ہوگا یہ وہ فرقہ ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے وصی امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی پیروی کی۔ حضرت نے اپنے سینے پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا: تہتر (73) میں سے تیرہ فرقے میریؑ مودّت اور محبت کا دم بھرتے ہوں گے۔ اُن میں سے ایک بہشت میں جائے گا بارہ فرقے دوزخ میں داخل ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(سُلیم بن قیسِ ہلالی اُردو ص: 223 تا 224)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 472: علیؑ اور اولادِ علی علیہ السلام کے فضائل چھپانے والے نادان اور جاہل ہیں

کتاب تاویل الایات سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت کی ہے: "لَایُعَذِّبُ اللّٰہُ ھٰذَا الْخَلْقَ اِلَّا بِذُنُوْبِ الْعُلَمَاءَ اَلَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ مِنْ فَضْلِ عَلِیٍّ وَعِتْرَتِہٖ" خدا اِس مخلوق کو عذاب نہیں دے گا

مگر اُن علماء کے گناہوں کی وجہ سے جو اُنہوں نے علی علیہ السلام اور اولادِ علی علیہ السلام کے فضائل کو چُھپانے کے بارے میں کیئے"۔

زمین پر پیغمبروں اور رسولوں کے بعد کوئی ایسا ذی نفس نہیں ہے جو حضرت علی علیہ السلام کے شیعوں اور دوستوں سے مقام و مرتبہ میں بڑھ کر ہو، یعنی وہ لوگ جو علی علیہ السلام کی ولایت کو ظاہر اور آپؑ کے فضائل کو نشر کرتے ہیں سر تا پا رحمت الٰہی اُن کو گھیر لیتی ہے۔ اصل بدبختی سے وہ لوگ دوچار ہوئے جو فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو چُھپاتے ہیں اور آپؑ کی امرِ ولایت کو پوشیدہ رکھتے ہیں وہ جہنم کی آگ کو کس طرح برداشت کریں گے۔

یہ حق ہے کیونکہ جو کوئی فضائل علی علیہ السلام کو جہالت اور نادانی کی وجہ سے چھپائے تو وہ ہلاکت اور بربادی کا مستحق ہوگا کیونکہ اُس نے اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا، اور جو کوئی جان بوجھ کر فضائل علی علیہ السلام کو چُھپائے تو وہ منافق ہے کیونکہ اُس کی طینت اور خمیر ناپاک ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ولایت کو اُس کی طینت کے سامنے پیش کیا گیا اُس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، لہٰذا وہ طینت مسخ ہوگئی۔ (یعنی اُس کی ماہیت اور حقیقت میں تبدیلی آگئی) اور عالم مسخ شدہ گان میں اِس سے کہا گیا کہ جو خبیث ہے وہ دوسرے خبیثوں سے مل جائے۔ پس وہ دین نہیں رکھتا اور اُس کی عبادت ضائع ہوئی، اور جو مومن ولایت اور معرفتِ امیر المومنین رکھتا ہے حقیقت میں وہ عبادت گزار رہے، اگرچہ عبادت نہ بھی کرے، وہ نیکوکار اور نیک ہے اگرچہ برائی کرے اور وہ نجات یافتہ ہوگا اگرچہ گناہگار ہی کیوں نہ ہو۔ درج ذیل آیت اس گروہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ **لِیُکَفِّرَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَسْوَاءَ الَّذِیْ عَمِلُوا وَیَجْزِیَھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۔** خدا اُن کے بُرے کاموں کو معاف کر دے گا اور اُن کو اُن کے عمل سے بہتر اجر عطا کرے گا"۔ اور یہ چیز شیعیانِ علی علیہ السلام کے ساتھ مخصوص ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہل بیت اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 239 تا 240، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مشارق الانوار: 151)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 473: علیؑ کا ایک شیعہ آتشِ جہنم سے ایک ہزار لوگوں کو نجات دلائے گا

پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! بے شک خدا تجھے اور تیرے دوستوں کو دوست رکھتا ہے اور بیشک فرشتے تیرے، تیرے شیعوں اور تیرے شیعوں کے دوستوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

جب قیامت بر پا ہوگی تو ایک منادی ندا دے گا کہ شیعیانِ علی علیہ السلام کہاں ہیں؟ صالحین میں سے ایک گروہ کھڑا ہوگا، اُن سے کہا جائے گا جس کسی کو بھی چاہتے ہو، اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت میں داخل کردو۔ یہ یقینی بات ہے کہ اِن میں سے ہر ایک شخص ہزار اشخاص کو آتشِ جہنم سے نجات دے گا۔ اِس کے بعد پھر منادی ندا دے گا کہ علی علیہ السلام کے باقی دوست کہاں ہیں؟ پس ایک ایسا گروہ کھڑا ہوگا، جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے اُن سے کہا جائے گا تم جو چاہتے ہو خدا سے مانگو، پس اُن میں سے ہر ایک کو اُس کی خواہش کے مطابق عطا کیا جائے گا۔ پھر وہ منادی ندا دے گا' علی علیہ السلام کے اور شیعہ کہاں ہیں؟ ایک ایسا گروہ کھڑا ہوگا جنہوں نے گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے اوپر ظلم کیا ہوگا۔ پھر کہا جائے گا دشمنانِ علی علیہ السلام کہاں ہیں؟ ایک بہت بڑی جمعیت کھڑی ہوگی، ندا دی جائے گی، کہ ان میں سے ہزار آدمیوں کو علی علیہ السلام کے ایک شیعہ کے مقابلے میں قرار دو اور اِن ہزار آدمیوں کے نیک اعمال کو لے کر علی علیہ السلام کے دوستوں کے نامہ اعمال میں لکھ دو۔ جب ایسا کریں گے تو علی علیہ السلام کو ماننے والے گناہگار آتشِ جہنم سے نجات پا جائیں گے۔ اِس کے بعد آپؐ نے فرمایا اے علی علیہ السلام تو عالی مرتبت ہے تو عظیم الشان ہے، جو

کوئی تجھےؑ دوست رکھتا ہے خدا اور اُس کے رسولؐ اُسے دوست رکھتے ہیں اور جس کسی نے تجھےؑ دشمن رکھا اُس نے خدا اور اُس کے رسولؐ سے دشمنی کی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 241، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مشارق الانوار 155، بحار الانوار: 210/7 حدیث: 104)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 474: یارسولؐ اللہ کیا کوئی طریقہ ہے کہ میں سمجھ جاؤں کہ میں نے دوستی و دشمنی عنداللہ کی ہے؟

راوی نے عرض کیا: یارسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! کیا کوئی طریقہ ہے کہ میں سمجھ جاؤں کہ میں نے عنداللہ دوستی اور دشمنی کی ہے؟ مزید اس امر سے بھی آگاہی حاصل ہو کہ خدا کا دوست اور دشمن کون ہے تاکہ اُس کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھوں۔

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "**ولی هذا ولی الله فواله و عدو هذا عدوالله فعاده وال ولی هذا ولو انه قاتل ابیك وولدك وعاد عدوه ولو انه ابوك وولدك**"

اِس شخص (علیؑ) کا دوست خدا کا دوست ہے اُس کو دوست رکھو اور اِس (علیؑ) کا دشمن، خدا کا دشمن ہے اُسے دشمن رکھو، اِس (علیؑ) کے دوست کو دوست رکھو اگرچہ تیرا باپ یا بیٹا کا قاتل ہو، اِس (علیؑ) کے دشمن کو دشمن رکھو اگرچہ تیرا باپ یا تیرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 268 مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ بحار الانوار: 40/110 اور 41، تفسیر امام حسن عسکری: 49، علل الشرائع: 140)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 475: جنگِ تبوک میں اللہ نے کہا اے رسولؐ اپنی مدد کے لیے فرشتوں کو بلاؤ یا علیؑ کو بلاؤ

سید ہاشم بحرانی کتاب مدینۃ المعاجز میں کتاب در المطالب سے نقل کرتے ہیں:

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جب جنگ تبوک کے لیے مدینہ سے روانہ ہوئے تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو مدینہ میں اپنا خلیفہ اور جانشین قرار دیا اور حکم دیا کہ آپ مدینہ میں رہیں، منافقین نے غلط مطالب سے فتنہ وفساد پھیلانا شروع کر دیا کہ پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ،علی علیہ السلام کو اِس لئے ساتھ لے کر نہیں گئے کہ آپؐ کی نظر میں علی علیہ السلام کی (معاذ اللہ) کوئی اہمیت نہیں ہے، جب اِس طرح کی باتیں حضرت علی علیہ السلام تک پہنچیں تو آپؑ نے اپنا اسلحہ اُٹھایا اور پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف نکل پڑے اور راستے میں جا کر رسولِ خداؐ سے ملے اور عرض کرنے لگے:

یا رسول اللہؐ! منافقین کے خیالِ ناقص میں آپؐ نے جو مجھےؑ مدینے میں رہنے کا حکم اِس لئے دیا ہے کہ آپؐ کی نظر میں میریؑ کوئی اہمیت نہیں ہے کیا یہ بات درست ہے؟ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: منافقین جھوٹ کہتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میںؐ نے تمؑ کو اپنےؐ باقی ماندہ اُمور اور معاملات میں اپنا جانشین بنایا ہے۔ واپس چلے جاؤ اور میرےؐ اور اپنےؑ اہلِ خانہ کے درمیان میراؐ جانشین بنو۔ **الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لا نبی بعدی؟**

کیا تم خوش نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ایسے ہے جیسے ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ، فقط اس کے علاوہ کہ میرےؐ بعد کوئی نبی نہ ہوگا"۔

یہ سُن کر حضرت علی علیہ السلام واپس لوٹ گئے اور پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

نے اپنا سفر جاری رکھا۔ اتفاقاً اِس جنگ میں آنحضرتؐ کا لشکر شکست سے دوچار ہوا اور اِدھر اُدھر فرار ہوگیا۔ جبرائیل علیہ السلام رسولِ خداؐ کے پاس نازل ہوا اور عرض کی، خدا آپؐ کو سلام کہتا ہے اور فتح کی خوش خبری دیتا ہے اور آپؐ کو اختیار دیتا ہے کہ اپنی مدد کے لیے فرشتوں کو بلاؤ اور اگر چاہو تو حلالِ مشکلات اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بلاؤ تاکہ وہ آئے پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے دوسری بات کو اختیار کیا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اپنا رُخِ منور، مدینہ کی طرف کرکے آواز دو۔

"یـا ابا الغیث ادرکنی یا علی ادرکنی یا علی ادرکنی" اے علیؑ میریؐ مدد کو آؤ، اے علیؑ میریؐ مدد کو پہنچو"۔ سلمان کہتا ہے میں پیغمبرِ اکرمؐ کے حکم کے مطابق مدینہ میں رہ گیا تھا ایک دن شہر سے باہر باغ میں گیا کہ وہاں علی علیہ السلام موجود تھے، جو کھجور کے درخت کی شاخوں کو کاٹ رہے تھے جب کہ میں جمع کر رہا تھا۔ اچانک میں نے سُنا کہ لسان اللہ الناطق علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے "لبیک" میںؑ آیا میںؑ ابھی آیا۔ آپ درخت سے نیچے اُترے اس حال میں کہ آپؑ کا چہرہ غمگین تھا اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا ابا الحسنؑ! کیا ہوا ہے، کون سا واقعہ رونما ہوا ہے؟ آپ نے فرمایا لشکرِ رسولؐ کو شکست ہوگئی ہے، اب مجھےؑ بُلایا جا رہا ہے اور مدد طلب کی جا رہی ہے۔ پھر آپ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے گھر گئے اور جب واپس لوٹے تو مجھے فرمایا: اپنے قدم میرےؑ قدموں کے نشان پر رکھتے آؤ۔ سلمان کہتا ہے: میں آپؑ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ جب سترہ قدم چلے تو اپنے سامنے دو لشکروں کو دیکھا۔ امامؑ جب اُس جگہ پہنچے تو ایک آواز بلند کی جس سے دو لشکروں کے درمیان ایک فاصلہ پیدا ہوگیا اور دونوں لشکر ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔ اُس وقت جبرائیلؑ علیہ السلام نازل ہوا، اور رسولِ خداؐ کو سلام عرض کیا تو آپؐ نے خوشی کی حالت میں اُسے جوابِ سلام دیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے دشمن کے لشکر کے بہادروں پر حملہ کیا، سب کے سب تتر بتر ہو کر بھاگ جانے پر مجبور ہو گئے، اور خدا نے کافروں کو غم اور پریشانی کی حالت میں بغیر کوئی فائدہ اٹھائے واپس لوٹا دیا **وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ** (سورۃ الاحزاب 25' آیت 33)

خدا نے جنگ کو مومنین سے امیر المومنین علیہ السلام کے وسیلے، قدرت اور ہمت کے ذریعے ٹال دیا اور ایسا معجزہ دکھلایا جس سے تمام عاجز تھے خدا نے ان کی حیرت انگیز فضیلت سے پردہ اُٹھا دیا کہ سترہ قدم مدینے سے چلنے کے بعد میدانِ جنگ میں پہنچا دیا اور یہ کہ پیغمبرِ اکرمؐ کی آواز کو اِتنی دور سے علی علیہ السلام نے سُنا اور اِس کا جواب دیا۔ یہ ایک معجزہ اور دلیل ہے کہ آپؑ اِس اُمّت میں بے نظیر ہیں"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 278 تا 280، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مدینۃ المعاجز: 9/2 حدیث: 354)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 476: مُحبِّ علیؑ شہیدِ راہِ خدا ہے

بحرانی تفسیر "برہان" میں امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! جو تجھےؑ، دوست رکھتا ہو اور تیریؑ دوستی کے ساتھ اِس دنیا سے چلا جائے تو وہ شہیدِ راہِ خدا ہے۔ اور جو تجھےؑ دوست رکھتا ہے اور ابھی اُس کا وقتِ موت نہیں آیا لیکن وہ منتظر ہے۔ پس سورج طلوع اور غروب نہیں کرتا مگر یہ کہ اُس پر رزق اور ایمان کا سایہ کرتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 280، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ تفسیر برہان: 303/3 حدیث 7، الکافی: 306/8 حدیث 475)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 477: علیؑ کا مقام ومرتبہ خدا کے پاس بہت بلند ہے

تفسیرِ امام حسنِ عسکری علیہ السلام میں حضرتؑ فرماتے ہیں: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ایک لشکر کو کسی سفر پر بھیجا، اِس لشکر کا سپہ سالار علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بنایا، اس لشکر سے دو آدمیوں بنام حاطب اور بریدہ نے چالاکی کی اور آپ کو دھوکہ دے کر واپس لوٹ آئے۔ جب واپس آئے تو حضرت علی علیہ السلام کے متعلق رسولِ خداؐ کے سامنے بدکلامی کرنے لگے، رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اِن کی باتیں سُن کر اِس قدر خشمگین ہوئے کہ اِنہیں اِس سے قبل اور بعد کبھی ایسا نہیں دیکھا گیا، آپؐ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور آپؐ کی گردن کی رگیں پُھول گئیں اور پورا جسم لرزے میں آ گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے بریدہ! تمہارے نزدیک جو مقام ومرتبہ علی علیہ السلام کا ہے خدا کے نزدیک اُس سے کہیں زیادہ علی علیہ السلام کی قدر ومنزلت ہے۔ کیا میںؐ تمہیں علی علیہ السلام کی قدر ومنزلت کا ایک گوشہ بتاؤں۔ اُنہوں نے عرض کیا: جی یارسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا: خدائے تعالیٰ قیامت کے دن ایک گروہ کو کھڑا کرے گا جن کے گناہوں کا پلڑا بھاری ہو گا اُن سے کہا جائے گا، یہ تمہارے گناہ ہیں، تمہارے نیکیاں اور خوبیاں کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے۔ پروردگار! ہمارے پاس نیکیاں اور نہیں ہیں۔ اُس وقت خدا کی طرف سے ایک آواز آئے گی کہ اگر تمہیں اپنی نیکیاں اور معلوم نہیں ہیں تو میں تمہاری نیکیوں کو جانتا ہوں اور میں اُن کے مقابلے میں پوری پوری جزا دوں گا۔ اِتنے میں ہوا ایک چھوٹا سا کاغذ اپنے ساتھ اُڑا کر لائے گی اور نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دے گی۔ اُس کے بعد نیکیوں کا پلڑا گناہوں کے پلڑ پر بھاری ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ گناہ اِس سے زیادہ ہوں جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔ اُن لوگوں

میں سے ایک سے کہا جائے گا، اپنے ماں، باپ، بہن، بھائیوں، رشتے داروں اور دوستوں کا ہاتھ پکڑو اور اُنہیں جنت میں لے جاؤ۔

اہل محشر کہیں گے: خداوندا! اِن لوگوں کے گناہ تو معلوم تھے اور ان کی وجہ سے گناہوں کا پلڑا بھاری تھا، لیکن اُن کی نیکیوں کے بارے میں ہمیں علم نہیں ہوسکا جو تمام گناہوں پر بھاری ہوگئیں ہیں۔ اُس وقت خدا تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندو! اِن میں سے ایک شخص اپنا باقی ماندہ قرضہ اپنے مومن بھائی کے پاس لے کر گیا اور اس سے کہا: یہ پیسے مجھ سے لے لو۔ میں تجھے اِس لئے دوست رکھتا ہوں کیونکہ تو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ دوسرے نے اُسے جواب دیا کہ میں نے یہ قرضہ تجھے معاف کیا، اِس لئے کہ تو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ میرے مال میں جیسے چاہوں تصرف کرو۔ خدا تبارک تعالیٰ اِن دو آدمیوں کے اِس عمل سے خوش ہوا، اِن کی قدر دانی کی، اُن کے تمام گناہوں اور خطاؤں کو معاف کر دیا۔ اِس عمل کو اِن کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا اور بہشت کو اُن کے لیے اور اُن کے والدین کے لیے واجب قرار دے دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے بریدہ! وہ لوگ جو دشمنیٔ علی علیہ السلام کی وجہ سے آتشِ دوزخ میں جائیں گے وہ اِن سنگریزوں سے زیادہ ہیں جو رمی جمرات کے وقت مارے جاتے ہیں۔ پس بچو، کہیں اِن میں سے نہ ہوجانا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 280 تا 282، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ بحوالہ تفسیر امام حسن عسکری: 136 حدیث: 70، بحار الانوار: 66/38 حدیث: 6، تفسیر برہان: 3/337 حدیث: 3)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 478: قالؐ: اللہ نے مجھؐ کو نبوت و برکت سے نوازا، علیؑ کو فصاحت وشجاعت سے نوازا

بیان کیا مجھ سے ابونصر بن حسین بن احمد بن عبید نیشاپوری مروانی نے نیشاپور کے اندر میری ملاقات اُس سے بڑے ناصبی سے کبھی نہیں ہوئی تھی اُس نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن مہران سراج نے اُس نے کہا بیان کیا مجھ سے حسن بن عرفہ عبدی نے اُس نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے وکیع بن جراح نے روایت کرتے ہوئے محمد بن اسرائیل سے اُنہوں نے ابوصالح سے اُنہوں نے حضرت ابوذرؓ سے اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ہم اور علی ابن ابی طالب دونوں ایک نور سے پیدا کئے گئے آدم کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے۔ اور ہم عرش میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتے رہتے تھے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو وہ نور اُن کے صلب میں ودیعت کردیا چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی سکونت جنت میں ہوئی تو ہم لوگ اُن کے صلب میں تھے جب اُن سے خطا سرزد ہوئی تو ہم لوگ اُن کے صلب میں نہ تھے۔ جب حضرت نوح علیہ السلام سفینہ میں سوار ہوئے تو ہم لوگ اُن کے صلب میں تھے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں پھینکے گئے تو ہم لوگ اُن کے صلب میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو مسلسل پاک صلبوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اُس نے ہم لوگوں کو صلبِ عبدالمطلب میں پہنچایا پھر وہاں سے ہم لوگوں کے نور کو دو حصّوں میں تقسیم کردیا گیا مجھےؐ صلبِ عبداللہ میں قرار دیا اور علی علیہ السلام کو صلبِ ابوطالبؑ میں قرار دیا۔ مجھےؐ نبوت وبرکت سے نوازا اور علی علیہ السلام

کو فصاحت وشجاعت سے نوازا اور ہم لوگوں کے لیے اپنے دو اسم سے دو نام مشتق کیے اُس صاحبِ عرش کا نام محمود اور میرا نام محمدؐ ہے اور اللہ اعلیٰ ہے اور یہ علی علیہ السلام ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(علل الشرائع اردو ص 102 شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 479: صحیح اعتقاد کے ساتھ علیؑ کی ایک فضیلت کے اقرار وذکر پر گناہوں کی بخشش

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ مَنْ ذَکَرَ فَضِیْلَۃً مِنْ فَضَائِلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامَ مُقِرًّا بِھَا غَفَرَاللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ" جنابِ سید المرسلین شفیع المذنبین محمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جو بندۂ مومن فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ایک فضیلت، بشرطیکہ اُس کا اعتقاد درست ہو ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 407، مولف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 480: رسولِ خداؐ کی انگوٹھی پر اللہ نے عَلِیًّا وَلِیَ اللّٰہُ وَصِیُ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ کندہ کردیا

"عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَعْطِیَ النَّبِیُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ خَاتَمَ لِیُنَقِّشَ عَلَیْہِ مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدُاللّٰہِ فَاَخَذَہٗ اَمِیْرِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَعْطَاہُ النَّقَّاشَ" زید بن علیؑ نے اپنے پدر بزرگوار جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت

کی ہے کہ ایک مرتبہ پیغمبرِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جنابِ امیر علیہ السلام کو اپنی انگوٹھی دی جس پر **"فَقَالَ لَہٗ انْقُشْ عَلَیْہِ مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدُاللّٰہِ فَاَخْطَاَتُ یَدُہٗ وَنَقَشَ عَلَیْہِ مُحَمَّدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ عَلِیٌّ وَقَالَ لَہٗ مَا اَمَرْتُکَ بِھٰذَا"** جنابِ امیر علیہ السلام نے نقاش سے فرمایا کہ اِس انگشتری پر محمدؐ بن عبداللہ کندہ کر۔ جب نقاش کندہ کرنے لگا تو اُس کے ہاتھ سے اِس انگشتری پر محمد رّسول اللہؐ کندہ ہوگیا۔ جنابِ امیر علیہ السلام نے اُسے دیکھ کر فرمایا: اے شخص! میں نے یہ نہ کہا تھا جو تو نے کندہ کیا۔

قَالَ یَا عَلِیُّ قَدْ اَخْطَاَتُ یَدِیْ فَجَآءَ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ وَقَالَ لَہٗ مَانَقَشَ النَّقَّاشُ مَااَمَرْتُ بِہٖ فَاَخَذَہُ النَّبِیْ فَقَالَ یَا عَلِیُّ اَنَا بْنُ عَبْدُ اللّٰہِ وَ اَنَا مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اس نے عرض کیا: یا امیر المومنین علیہ السلام! میرے ہاتھ نے خطا کی۔ حضرت اُس انگوٹھی کو جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں لائے اور عرض کی: یا رسول اللہؐ! حسبِ ارشاد میں نے نقاش سے کہا تھا لیکن اس نے یہ کندہ کردیا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! میں محمد بن عبداللہ اور محمد رسول اللہ ہوں، یعنی جو کچھ اس پر کندہ ہوا یہ بھی بہتر ہے۔ **فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِیُّ نَظَرَ اِلٰی خَاتَمِہٖ فَاِذَا تَحْتَہٗ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ** جب صبح ہوئی تو جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُس انگشتری کو ملاحظہ فرمایا کہ اُس انگوٹھی کے نیچے **عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا ہوا ہے۔ **فَتَعَجَّبَ النَّبِیْ بِذٰلِکَ** یہ دیکھ کر جنابِ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو نہایت تعجب ہوا۔ **حَتّٰی نَزَلَ جِبْرَئِیْلَ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَئُکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ کَتَبْتَ مَا اَرَدْتَ وَکَتَبْنَا مَا اَرَدْنَا"** ناگہاں جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی! یا رسول اللہؐ! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سلام ارشاد کیا ہے اور فرمایا ہے: اے میرے حبیبؐ! جو تمہیںؐ مطلوب تھا وہ تمؐ نے کیا، اور ہمیں جو مطلوب تھا وہ ہم نے اُس انگوٹھی پر کندہ کیا۔

پس منقول ہے کہ وہ انگشتری جناب رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد جنابِ امیر علیہ السلام کے پاس رہی اور اُن کے بعد امامِ حسن علیہ السلام کے پاس اور اُن کے بعد امامِ حسین علیہ السلام کے پاس تھی۔ پس روزِ عاشور جب شہزادہ علی اکبر علیہ السلام مصروفِ جہاد ہوئے اور شدید گرمی کے باعث پیاس کی شدت سے بیتاب ہوئے، اُس وقت امامِ حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اے پدرِ بزرگوارؑ! پیاس نے مجھے ہلاک کیا، اگر ممکن ہو تو تھوڑا سا پانی مجھے عنایت کریں۔ یہ سُنتے ہی امامِ حسین علیہ السلام بہت روئے اور وہی انگوٹھی جنابِ علی اکبر علیہ السلام کو دی اور فرمایا کہ بیٹا اِسے منہ میں رکھو۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 407 تا 409، مولف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 481: علیؑ کی دوستی گناہوں کو کھا جاتی ہے

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حُبَّ عَلِیٍّ یَاکُلُ الذُّنُوْبَ کَالنَّارِ الْحَطَبُ وَمَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا غَفَرَاللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَلَوْ کَانَتْ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْمَطَرِ" فرمایا رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علی علیہ السلام کی دوستی اس طرح گناہوں کو کھاتی ہے جس طرح سوکھی لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے۔ اور جو شخص میرے بھائی علی بن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھے، خدا اُس کے سب گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ اُس کے گناہ مثلِ قطراتِ باراں ہو۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو جلد 1 ص 449، مولف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 482: حضرت علیؑ کے چہرہ مبارک کے نور سے فرشتوں کی خلقت

"عن عثمان بن عفان قال سمعت عن عمر بن الخطاب قال سمعت ابا بکر بن ابی قحافه سمعت رسول الله صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم یقول ان الله خلق من نور وجه علیؑ بن ابی طالبؑ ملائکة یسبحون و یقدسون ویکتبون ثواب ذلك لمحبه ومحبی اولاده"

عثمان بن عفان، عمر بن خطاب سے اور وہ ابوبکر بن ابوقحافہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا خداوند عالم نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے چہرۂ مبارک کے نور سے کچھ فرشتے پیدا کئے ہیں جو (خدا کی) تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں اور اُس کا ثواب حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اُن کی اولاد کے دوستوں کے نامہ اعمال میں لکھتے جاتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری، ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے ص 157 تا 158، بحوالہ مقتل الحسین الخوارزمی جلد 1 ص 97)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 483: ہم منافق کو کس طرح پہچانتے تھے؟

اخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری قال "کنا نعرف المنافقین ببغضهم علیا ترمذی نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے (ابوسعید خدری صحابی رسول کہتے ہیں) ہم لوگ منافقین کو حضرت علی علیہ السلام کی دشمنی سے پہچانا کرتے تھے۔ (جو حضرت علی علیہ السلام کا دشمن ہوتا اس کو منافق سمجھتے تھے)۔

"اخرج مسلم عن علی "والذی فلق الحبة وبرء النسمة انه لعهد

النبی الامی الی انه لا یحبنی الاالمومن ولا یبغضنی الا منافق" مسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا "قسم ہے اس خدا کی جس نے دانہ کو چاک کیا، اور انسان کو پیدا کیا نبی اُمّی نے مجھ سے وصیت فرمائی ہے کہ مومن مجھؑ (علی علیہ السلام) سے محبت کرے گا اور منافق مجھؑ (علیؑ) سے کینہ رکھے گا۔

اخرج الطبرانی بسند حسن عن ام سلمه من رسول الله صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم قال "من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض الله" طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا "جس نے علی علیہ السلام کو دوست رکھا اُس نے مجھےؐ دوست رکھا اور جس نے مجھےؐ دوست رکھا اُس نے خدا کو دوست رکھا اور جس نے علی علیہ السلام سے بغض رکھا اُس نے مجھؐ سے بغض رکھا اور جس نے مجھؐ سے بغض رکھا اُس نے خدا سے بغض رکھا"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے۔ص 101، بحوالہ صواعق محرقہ ابن حجر مکی 121)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت484: سب سے پہلے جنت میں محبِّ علیؑ جائے گا سب سے پہلے دوزخ میں دشمنِ علیؑ جائے گا

عن ابی سعید الخدری قال، قال رسول الله صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم لعلی رضی الله عنه حبك ایمان وبغضك نفاق و اول من یدخل الجنة محبك و اول من یدخل النار مبغضك"

ابوسعید خُدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے قسیم الجنۃ والنار امیر

المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا "(اے علیؑ) تمہاریؑ محبت ایمان ہے اور تمؑ سے بغض رکھنا نفاق ہے (اے علیؑ) جنت میں سب سے پہلے جو داخل ہوگا تمہاراؑ دوست ہوگا۔ اور جہنم میں جو سب سے پہلے داخل ہوگا تمہاراؑ دشمن ہوگا"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے۔ص 102 تا 103، بحوالہ نور الابصار 80)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت485: وائے ہے اُس پر جو علیؑ کے فضائل کی تکذیب کرتا ہے

عن عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم قال لعلی "طوبی لمن احبك وصدق فیك وویل لمن ابغضك و کذب فیك" حضرتِ عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ حضرت نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا "یا علیؑ قابلِ مبارکباد ہے وہ شخص جو تمؑ کو دوست رکھتا ہے اور تمہارےؑ (فضائل کے) بارے میں تصدیق کرتا ہے، اور وائے ہے اُس شخص پر جو تمؑ سے دشمنی رکھتا ہے اور تمہارےؑ (فضائل کے) بارے میں تکذیب کرتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(المرتضیٰ اُردو تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے۔ص 103، بحوالہ نور الابصار 80)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت486: قالؐ: میراؐ اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے

(قال اخبرنی) ابوعلی الحسین بن عبدالله القطان (قال حدثنا) ابوعمرو عثمان بن احمد المعروف بابن السماك (قال حدثنا) ابوبکر احمد بن محمد بن صالح التمار (قال حدثنا) محمد بن مسلم الرازی (قال حدثنا) عبدالله بن رجا قال اخبرنا اسرائیل عن ابی

اسحاق عن هبیس ابن حناده قال کنت جالسا عند ابی بکر فاتاه رجل فقال یا خلیفة رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم، رسول اللہؐ وعدان یحثولی ثلاث حثیات من تمر فقال ابوبکر ادعولی علیا علیه السلام فجائه علی فقال ابوبکر ابا الحسنؑ ان هذا یذکر ان رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ سلّم وعده ان یحثوا له ثلاث حثیات من تمر فقال ابوبکر عدوها فوجدوا فی کل حثوة ستین تمرة فقال ابوبکر صدق رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم سمعته لیلة الهجرة ونحن خارجون من مکه ابی المدینة یقول یا ابا بکر کفی و کف علی علیه السلام فی العدل سواء"

ترجمہ بحذفِ اسناد: ھبیس ابن جنادہ نے بیان کیا ہے میں حضرت ابوبکر کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے خلیفۂ رسول! رسولِ خداؐ نے میرے ساتھ تین حث کھجور کا وعدہ فرمایا تھا۔ ابوبکر نے کہا کہ علی علیہ السلام کو میرے پاس بلایا جائے۔ پس امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام آئے تو ابوبکر نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! یہ بندہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اِس کے ساتھ تین حث (ایک پیمانہ) کھجوروں کی فراہمی کا وعدہ کیا تھا۔ پس آپؐ نے اُس کو تین تھیلیاں کھجوریں فراہم کر دیں۔ ابوبکر نے کہا کہ اِن کو شمار کیا جائے۔ پس جب اِن کو شمار کیا گیا تو ہر ایک تھیلی میں ساٹھ کھجوریں پائی گئیں۔ ابوبکر نے کہا: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے سچ فرمایا تھا۔ ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نکل رہے تھے تو اُس وقت آپ نے سُنا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکر! میراؐ اور علی علیہ السلام کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص481تا482)

منقبت487: قالؐ: خدا لعنت کرے میریؐ اُمّت کے ایسے گروہوں پر جو میرےؐ عہد کو ضائع کر دیں

(قال اخبرنی) ابوعلی الحسن بن عبید الله القطان (قال حدثنا) ابوعمرو و عثمان بن احمد (قال حدثنا) احمد بن الحسین (قال حدثنا) ابراهیم بن محمد بن بسام عن علی بن الحکم عن اللیث بن سعد عن ابی سعید الخدری قال، قال رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم معاشر الناس احبوا علیا فان لحمه لحمی دمه دمی لعن الله اقواما من امتی ضیعوا فیه عهدی ونسوا فیه وصیتی مالهم عند الله من خلاق"

ترجمہ بحذفِ اسناد: ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے لوگو! علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے محبت کرو کیونکہ اِسؑ کا گوشت میراؐ گوشت ہے اور اِسؑ کا خون میراؐ خون ہے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے میریؐ اُمّت کے ایسے گروہوں پر جو علی علیہ السلام کے بارے میں میرےؐ عہد کو ضائع کر دیں اور اِس کے بارے میں میریؐ وصیت کو فراموش کر دیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا کے پاس اجر و ثواب کا کوئی حصّہ نہیں ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(امالی اردو شیخ مفیدؒ ص482تا483)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت488: امیرالمومنینؑ کا لقب، اللہ کی جانب سے صرف حضرت علیؑ کے لیے مخصوص ہے

جعفر بن محمد فزاری نے عمران بن داہر سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت

امام جعفرؑ صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: کیا ہم لوگ امام قائم علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کر سکتے ہیں۔

قال امام جعفر صادق علیه السلام: لا ذلك سماه الله امير المومنينؑ لا يسمى به احد قبله ولا بعده الا كافر"

قال: فكيف نسلم عليه؟ قال: تقول: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابَقِيَّةَ اللهِ ثُمَّ قَرَأَ جَعْفَر عَلَيْهِ السَّلَامَ: بَقِيَّتَ اللهِ خَيْرٌلَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ(سورہ ہود 11 آیت 86)

کافی' امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، یہ نام اللہ تعالیٰ نے خاص امیر المومنین (حضرت علی علیہ السلام) کے لیے مخصوص فرمادیا ہے، آپؑ سے قبل یا آپؑ کے بعد جس نے بھی یہ لقب اختیار کیا وہ کافر ہوگا۔ سائل نے پوچھا: پھر ہم اُن کو کیا کہہ کر سلام کریں گے؟ امامؑ نے فرمایا: تم لوگوں کو چاہئے کہ اِس طرح سلام کرو۔ **اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّتَ اللّٰهِ**" اِس کے بعد حضرت امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی: **بَقِيَّتَ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ**" (اللہ کا بقیہ (نشانی) تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مومن ہو۔ (سورہ ہود 11 آیت 86)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحار الانوار اُردو جلد 12، علامہ مجلسی ص 420 تا 421، ترجمہ عربی جلد 52، 53)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 489: حضرت علیؑ سے اللہ کا وعدہ

حسن بن ابوالحسن دیلمی نے اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن علی سے اور اُنہوں نے حضرت ابوعبداللہ امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اِس قول (قرآن) **اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ**" ترجمہ: کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ

اُسے پانے والا ہے۔

کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "**الموعود علی بن ابی طالب علیه السلام: وَعْدَهُ اللّٰهُ اَنْ يَنْتَقِمَ لَهُ مِنْ اَعْدَائِهِ فِي الدُّنْيَا وَعْدَهُ الْجَنَّةَ لَهُ وَلِاَوْلِيَائِهِ فِي الْاٰخِرَةِ**" اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کیا ہے کہ وہ دنیا ہی میں اُن کا انتقام اُن کے دشمنوں سے دلائے گا اور آخرت میں اُن کے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحار الانوار، اُردو جلد 12 علامہ مجلسی ص 597، ترجمہ عربی جلد 52، 53)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 490: قال علیؑ: رجعت میں میرے اہلِ بیتؑ جمع ہونگے

کاتب نے زعفرانی سے اُنہوں نے ثقفی سے، اُنہوں نے اسماعیل بن ابان سے اُنہوں نے فضل بن زبیر سے، اُنہوں نے عمران بن میثم سے، اُنہوں نے عبایہ اسدی سے روایت کی ہے، اُنہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا" **يقول: انا سيد الشيب و فى سنة من ايوب والله ليجمعن الله لى اهلى كما جمعوا يعقوب"**

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں، میں سید الشیب ہوں، میرے اندر حضرتِ ایوب علیہ السلام کی ایک سُنت ہے بخدا میرے لیے اللہ تعالیٰ میرے اہلِ بیتؑ کو جمع کرے گا جس طرح اُس نے یعقوب علیہ السلام کے لیے جمع کیا تھا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحار الانوار، اُردو جلد 12، علامہ مجلسی ص 597، ترجمہ عربی جلد 53،52، بحوالہ مجالس مفید)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 491: محبتِ علیؑ کی تاثیر، مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوْسٰى بْنِ بَابُوَيْهِ الْقُمِّيُّ اَلْفَقِيْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ اَلْاَصْفَهَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْلَمَ الطُّوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَغَضِبَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ قَالَ:

"مَابَالُ اَقْوَامٍ يَذْكُرُوْنَ مَنْ مَنْزِلَتَهُ مِنَ اللّٰهِ كَمَنْزِلَتِيْ؟ اَلَاوَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِيْ، وَمَنْ اَحَبَّنِيْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَافَأَهُ الْجَنَّةَ"

"اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا لَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَشْرَبَ مِنَ الْكَوْثَرِ وَيَاكُلَ مِنْ طُوْبٰى وَيَرٰى مَكَانَهُ فِي الْجَنَّةِ"

"اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا قُبِلَ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ وَقِيَامُهُ وَاَسْتُجِيْبَ لَهُ دُعَائُهُ"

"اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَهِ يَدْ خُلُهَا مِنْ اَيِّ بَابٍ شَاءَ بِغَيْرِ حِسَابٍ"

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ وَحَاسَبَهُ حِسَابَ الْاَنْبِيَاءِ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا هُوَّنَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ عِرْقٍ فِيْ بَدَنِهِ حَوْرَاءَ وَشَفَعَ فِيْ ثَمَانِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ فِيْ بَدَنِهِ حَوْرَاءُ وَمَدِيْنَةٌ فِي الْجَنَّةِ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكُ الْمَوْتِ كَمَا يَبْعَثُ اِلَى الْاَنْبِيَاءَ وَدَفَعَ اللّٰه عَنْهُ هُوْلَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيْرٍ وَبَيَّضَ وَجْهَهُ وَكَانَ مَعَ حَمْزَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا اَثْبَتَ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِهِ الْحِكْمَةَ وَاَجْرِيْ عَلَى لِسَانِهِ الصَّوَابَ وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا سُمِّيَ فِي السَّمٰوٰاتِ فِي الْاَرْضِ اَسِيْرَاللّٰهِ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا نَادَاهُ مَلَكٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يَا عَبْدَاللّٰهِ اَسْتَأْنِفَ الْعَمَلَ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ الذُّنُوْبِ كُلَّهَا

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا وُضِعَ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْمُلْكِ وَأُلْبِسَ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا جَازَعَلَى الصِّرَاطَ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا كُتِبَ لَهُ بَرَائَةٌ مِنَ النَّارِ وَجَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطَ وَاَمَانٌ مِنَ الْعَذَابِ وَلَمْ يَنْشَرْلَهُ دِيْوَانٌ وَلَمْ يُنْصَبْ لَهُ مِيْزَانٌ وَقِيْلَ لَهُ اَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِلَاحِسَابٍ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَزَارَتْهُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَضَى اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ آلِ مُحَمَّدٍ أَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِیْزَانِ وَالصِّرَاطِ
اَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَاَنَا كَفِيْلُهُ بِاالْجَنَّةِ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ
اَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
قَالَ اَبُوْرَجَاءٍ: كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ يَفْتَخِرُ بِهٰذَا وَيَقُوْلُ هُوَالْاَصْلُ

ترجمہ: عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ ہم نے نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق (بطورِ توہین آمیزی) سوال کیا تو آنحضرتؐ ناراض ہوئے اور فرمایا: لوگ اُس شخص کو برائی سے کیوں یاد کرتے ہیں جس کا خدا کے نزدیک وہی مقام ہے جو کہ میرا ہے؟

آگاہ رہو! جس نے علی علیہ السلام سے محبت کی اُس نے مجھؐ سے محبت کی اور جس نے مجھؐ سے محبت کی تو اللہ اُس سے راضی ہوا اور جس سے اللہ راضی ہوگا تو اُسے بدلے میں جنت دے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا وہ اُس وقت تک دنیا سے رخصت نہ ہوگا جب تک وہ آبِ کوثر نہ پی لے اور درخت طوبیٰ کا پھل نہ کھالے اور جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا تو اُس کی نماز، روزے، اور اُس کی شب زندہ داری قبول کی جائے گی اور اُس کی دعا قبول ہوگی۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا، اُس کے لیے فرشتے استغفار کریں گے اور اُس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہ جس دروازے سے چاہے گا بغیر حساب اُس میں داخل ہو جائے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کا نامۂ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں عطا کرے گا اور اُس سے انبیاء کی طرح حساب لیا جائے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ اُس پر سکراتِ موت کی تلخیوں کو آسان کر دے گا اور اُس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اُس کے بدن پر جتنے بھی بال ہوں گے اللہ تعالیٰ اُس کو اتنی ہی حوریں عطا فرمائے گا اور اتنی ہی مقدار میں اُسے جنت کے شہر عطا کرے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کی طرف ملک الموت کو ایسے ہی بھیجے گا جیسا کہ وہ انبیاء کی طرف بھیجتا ہے اور اُس سے منکر ونکیر کی دہشت کو ختم کر دے گا اور اُس کے چہرہ کو سفید کرے گا اور وہ سید الشہداء حضرت حمزہ کا ہم نشین ہوگا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے دل میں حکمت کو جگہ دے گا اور اُس کی زبان پر سچائی کو جاری کرے گا اور اُس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا آسمانوں اور زمین میں اُس کا نام ''اسیرِ خدا'' (محبتِ خدا کا قیدی) رکھا جائے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اُسے عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ ندا دے کر کہے گا: بندۂ خدا! نئے سرے سے عمل کر کیونکہ اللہ نے تیرے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا تو وہ قیامت کے دن چودھویں کے چاند کا روشن چہرہ لے کر آئے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اُس کے سر پر تاجِ سلطنت رکھا جائے گا اور اُسے لباسِ کرامت پہنایا جائے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا تو وہ پلِ صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزرے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا اُس کے لیے دوزخ سے آزادی کا پروانہ لکھا جائے گا اور پلِ صراط سے گزرنے کی رہداری لکھی جائے گی اور دوزخ سے محفوظ رہنے کے لیے امان نامہ تحریر کیا جائے گا اور اُس نامۂ اعمال کو کھولا نہیں جائے گا اور اُس کے اعمال کا وزن نہیں کیا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ تو حساب کے بغیر جنت میں چلا جا۔

آگاہ رہو! جو بھی علی علیہ السلام سے محبت کرے گا تو ملائکہ اس سے مصافحہ کریں گے اور انبیاء اُس کی زیارت کریں گے اور اللہ تعالیٰ اُس کی تمام حاجات پوری کرے گا۔

آگاہ رہو! جو بھی آلِ محمد علیہم السلام سے محبت کرے گا تو وہ حساب و میزان اور صراط سے گزرنے کے وقت امان میں ہوگا۔

آگاہ رہو! جو بھی آلِ محمد علیہم السلام کی محبت پر مرے گا تو قیامت کے دن انبیاء کے ساتھ میں اُس کی جنت کا ضامن ہوں گا۔

آگاہ رہو! جو آلِ محمد علیہم السلام کے بغض پر مرے گا تو وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔ ابورجاء کہتے ہیں کہ حماد بن زید اس حدیث پر فخر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ حدیث ہی بنیاد ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(فضائل الشیعہ اُردو شیخ صدوقؒ ص20 تا 26)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 492: علیؑ کی محبت پلِ صراط سے گرنے نہیں دے گی

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ هَشَّامٍ عَنْ اَبِیْ هَمْزَةَ الثَّمَالِیِّ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ آبَائِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاثَبَتَ حُبُّكَ فِیْ قَلْبِ امْرِئٍ مُؤْمِنٍ فَزَلَّتْ بِهٖ قَدَمُهٗ عَلَى الصِّرَاطِ اِلَّا ثَبَتَ قَدَمٌ حَتّٰى اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِحُبِّكَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: ابوحمزہ ثُمالی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے نقل کیا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: جس مومن کے دل میں تمہاریؑ محبت راسخ ہوگی اگر اُس کا ایک قدم پلِ صراط سے پھسل بھی گیا تو اس کا دوسرا قدم مضبوطی سے قائم رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اُسے تیریؑ محبت کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(فضائل الشیعہ، اُردو شیخ صدوقؒ ص28)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 493: محبِّ علیؑ کا مقام اور بغضِ علیؑ کا انجام

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدُ بْنِ الْحُسَيْنِ الْقَزْوِيْنِیُّ اَبُوالْحَسَنِ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ مَقْبِرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فِیْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ مَوْتِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْاَمْنَ

وَالْاِیْمَانَ مَاطَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْغَرَبَتْ وَمَنْ اَبْغَضَهُ فِیْ حَیَاتِهٖ وَبَعْدَ مَوْتِهٖ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَحُوْسِبَ بِمَا عَمِلَ

ترجمہ: زید بن ثابت کا بیان ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو علی علیہ السلام کی زندگی اور اُنؑ کی وفات کے بعد اُنؑ سے محبت رکھے گا تو جب تک سورج طلوع و غروب کرتا رہے گا تب تک کے لیے اللہ تعالیٰ اُس کے عذاب سے امان اور (ثبات) ایمان لکھ دے گا، اور جو علی علیہ السلام کی زندگی اور اُنؑ کی وفات کے بعد اُنؑ (علیؑ) سے بغض رکھے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اُسے اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(فضائل الشیعہ، اُردو۔ شیخ صدوقؒ ص29)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت494: اے محمدؐ: کہو اگر اللہ چاہے اور علیؑ چاہے

مذکورہ کتاب میں ابن عباس سے نقل کرتے ہیں: میں نے علی علیہ السلام کی اُن فضیلتوں میں کبھی حسد نہ کیا جو پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے علی علیہ السلام کے بارے میں بیان فرمائی ہیں آپؐ نے فرمایا: اے گروہِ قریش! تمہارا اُس وقت کیا حال ہوگا کہ جب تم کافر ہو جاؤ گے اور مجھےؐ ایک لشکر گاہ کے درمیان دیکھو گے کہ میں تمہارے چہروں پر مار مار رہا ہوں گا۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی طرف اِشارہ کیا اور عرض کیا: اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! کہو اگر خدا اور علیؑ نے چاہا۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَعَلِيّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، ص 278۔ بحوالہ الروضہ: 140 حدیث 118۔ بحار الانوار: 153/8۔ مشارق الانوار: 166)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت495: اے محمدؐ: تیرےؐ اور میرے درمیان ایسا کوئی راز نہیں جسے علیؑ نہ جانتے ہوں

صفارؒ نے کتاب ''بصائر الدراجات'' میں امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب خدا مجھےؐ آسمان پر لے گیا تو میرےؐ ساتھ کلام کیا۔ اُس کلام میں سے کچھ یہ ہے کہ یا محمدؐ: **عَلِیٌّ الْاَوَّلُ وَعَلِیٌّ الْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ** اے محمدؐ علیؑ اول ہے، علیؑ آخر ہے وہؑ ظاہر ہے وہؑ باطن ہے وہؑ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

میں نے عرض کیا: خداوندا کیا یہ تیرے اَوصاف نہیں ہیں؟ اُس وقت خدا نے اپنی توصیف کرنے کے بعد ان جملوں کو میرے لیے تفسیر کی اور فرمایا: علیؑ اول ہے کا مطلب ہے کہ اماموں میں سے سب سے پہلے جس نے میثاق (عہد) لیا وہ علیؑ ہے اور علیؑ آخر ہے کا مطلب یہ ہے کہ وہؑ آخری ہے جس کی میں روح قبض کروں گا اور ایسی جان کا مالک ہے جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔

اے محمدؐ: علیؑ ظاہر ہے یعنی ہر وہ چیز جس کی تجھےؐ وحی کی ہے وہ اُسؑ کے لیے ظاہر کر دی ہے، اے محمدؐ: علیؑ باطن ہے یعنی جس راز کے آپؐ امین ہیں اُس سے میں نے علیؑ کو بھی باخبر کر دیا ہے، اور وہؑ اپنے اندر اُسے رکھتا ہے۔ پس تیرےؐ اور میرے درمیان ایسا کوئی راز نہیں ہے جسے علیؑ نہ جانتے ہوں، اے محمدؐ: میں نے جو کچھ حلال و حرام پیدا کیا ہے علیؑ اُس کو جانتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ، اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 285، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ بصائر الدرجات: 514، حدیث 36، بحار الانوار: 377/18، حدیث 82 اور 38/40 حدیث 73)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 496: کچھ لوگ یہ کہنے لگے کہ خدا علیؑ سے راز و نیاز کر رہا ہے

بصائر الدرجات میں ابورافع سے نقل کیا ہے کہ جب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے خیبر کے دن علی علیہ السلام کو بلایا، اپنا لعاب دہنِ مبارک اُن (علیؑ) کی آنکھوں پر ملا اور اُن سے فرمایا: جب تمؑ (اے علیؑ) قلع فتح کرلو، تو لوگوں کے درمیان کھڑے ہو جاؤ کیونکہ خدا نے مجھے ایسے ہی حکم دیا ہے۔ ابورافع کہتا ہے: علی علیہ السلام قلع کی طرف چلے، میں اُن کے ہمراہ تھا۔ صبح کے وقت قلعۂ خیبر کو اُکھڑا اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوگئے۔ اُن کا ٹھہرنا ذرا طول پکڑ گیا۔ لوگوں نے کہا: علی علیہ السلام خدا کے ساتھ راز و نیاز کر رہے ہیں۔ اِس کے بعد آپؐ نے حکم دیا کہ جو شہر فتح کیا ہے اُسے اپنا شہر بنالو اور اُس میں تصرف کرو، ابورافع کہتا ہے میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس حاضر ہوا، سارا واقعہ حضرتؐ کے سامنے بیان کیا۔ عرض کیا کہ جیسے آپؐ نے حکم فرمایا تھا ویسے ہی علی علیہ السلام ہوگئے ہیں جب کہ کچھ لوگ یہ کہنے لگ گئے کہ خدا، علی علیہ السلام کے ساتھ راز و نیاز کر رہا ہے۔ پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

نَعَمْ يَا اَبَا رَافِعِ اِنَّ اللّٰهَ نَاجَاهُ يَوْمَ الطَّائِفِ وَيَوْمَ عَقَبَةِ تَبُوْكَ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ

ہاں: اے ابورافع! خدا نے قلع طائف کے فتح ہونے، جنگ تبوک اور جنگ حنین کے دنوں علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کلام کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 285 تا 286، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ بصائر الدرجات: 411، حدیث 5، بحار الانوار: 154/39، حدیث 11۔ غایۃ المرام: 527، حدیث 11۔ اختصاص: 322)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 497: آواز آئے گی کہاں ہیں علیؑ کے محبّ

امامِ حسنِ عسکری علیہ السلام اپنی تفسیر میں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے نقل کرتے ہیں: اے ابا الحسن علیہ السلام! خداوند تعالیٰ نے تیرے عمل کی وجہ سے جو تو نے انجام دیا ہے تجھے ایسی فضیلت عطا فرمائی ہے کہ اُس کے علاوہ اُسے کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا۔ **اَيْنَ مُحِبُّوْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ؟** اُس وقت صالح اور نیک لوگوں کا ایک گروہ کھڑا ہوگا اور اُن سے کہا جائے گا کہ میدانِ محشر میں سے جس کا بھی تم چاہو ہاتھ پکڑو اُسے جنت میں اپنے ساتھ لے جاؤ۔ اُن لوگوں میں سے جس شخص کو شفاعت کا اختیار دوسروں سے کمتر ہوگا وہ دس لاکھ افراد کو نجات دے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 290، مولف سید احمد رضی الدین قدس سرہ، بحوالہ تفسیرِ امام حسنِ عسکری 110۔ بحار الانوار: 28/42، حدیث 8)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 498: بے شک جنت و جہنم کے دروازوں کا اختیار علیؑ کو ہے مومنین کا نکاح حورانِ بہشتی کے ساتھ علیؑ پڑھیں گے

محمد بن یعقوب کُلَیْنی کتاب کافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اور خدا اپنی تمام اول و آخر مخلوق کو حساب و کتاب کے لیے جمع کرے گا اور اُس وقت رسولِ خداؐ اور امیر المومنین علیہ السلام کو بلائے گا۔ رسولِ خدا کو سبز رنگ کی ایسی پوشاک پہنائی جائے گی جو مشرق و مغرب کے درمیان تمام عالم کو روشن کردے گی۔ علی علیہ السلام کو بھی ایسی ہی پوشاک پہنائی جائے گی۔ جس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیان تمام چیزیں روشن ہو جائیں گی۔ پھر ہمیں بلایا جائے گا وہ تمام کے تمام دو

صفوں میں عرشِ الٰہی کے پاس کھڑے ہو جائیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کے حساب سے ہم فارغ ہو جائیں گے۔ جب اہلِ بہشت، بہشت میں اور اہلِ جہنم، جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو خداوند عالم علی علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ اہل بہشت کو اُن کے مراتب کے مطابق بہشت میں جگہ دیں اور حورانِ بہشتی کا اُن کے ساتھ نکاح کریں۔ خدا کی قسم جو اہلِ بہشت کے لیے جو اُن کی شادی اور نکاح کا اہتمام کریں گے اور اُن کا عقد نکاح پڑھیں گے وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اُن کے علاوہ یہ منصب کسی کو حاصل نہیں یہ خدا کی طرف سے اُن (علی علیہ السلام) پر خصوصی انعام و اکرام اور فضیلت و برتری ہے۔ جو اُن (علی علیہ السلام) کو خدا نے عنایت فرمائی ہے۔ خدا کی قسم! علی علیہ السلام وہ شخص ہے جو اہلِ جہنم کو جہنم میں داخل کرے گا۔ اور علی علیہ السلام وہ ہے جب اہلِ بہشت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو جنت کے دراوزے بند کرے گا اور جب اہلِ دوزخ جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اس کے دروازے بند کرے گا۔ **فَاِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ اِلَيْهِ وَاَبْوَابَ النَّارِ اِلَيْهِ**'' بے شک جنت اور جہنم کے دروازوں کا اختیار اُسی (علی علیہ السلام) کو دیا گیا ہے''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 290 تا 291، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ الکافی: 159/8، حدیث 154، الوافی: 526/5، حدیث 19، تفسیر برہان: 455/4، حدیث 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 499: چکور پرندہ اور اُس کی آب وغذا

سید ابن طاؤسؒ ''کتاب الیقین'' میں اہلِ سُنت کی طرف سے ایک روایت نقل کرتے ہیں: امیر المومنین علیہ السلام مکہ میں کوہِ صفا پر چل رہے تھے کہ اچانک ایک پرندہ دیکھا جو چکور تھا اور زمین پر چل رہا تھا۔ جب وہ پرندہ امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے آیا تو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اُس پرندہ کو سلام کیا۔ پرندے نے عرض کیا: آپؑ پر سلام اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں یا امیر المومنین علیہ السلام، حضرت علی علیہ السلام نے

فرمایا: اے پرندے! تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اُس نے عرض کیا: یا امیر المومنین علیہ السلام مجھے چار سو سال ہو چکے ہیں کہ میں اِس جگہ خدا کی تسبیح کرتا ہوں، خدا کی تقدیس و تمجید میں مشغول رہتا ہوں اور اُس کی بطور کامل عبادت کرتا ہوں۔ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: اے پرندے! صفا ایک ایسی سرزمین ہے جس پر نہ تو کوئی کھانے کے لیے چیز ملتی ہے اور نہ ہی پینے کو پانی، تو یہ چیزیں کیسے حاصل کرتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: **''وَقَرَابَتِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ كُلَّمَا جِعْتُ دَعَوْتُ اللّٰهَ لِشِيْعَتِكَ وَمُحِبِّيْكَ فَاَشْبَعَ وَاِذَا ضَمِئْتُ دَعَوْتُ اللّٰهِ عَلٰى مُبْغِضِيْكَ فَاَرْوِىْ''**

یا امیر المومنین آپؑ کی رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ قربتداری کی قسم! جب مجھے بھوک لگتی ہے، میں خدا سے آپؑ کے شیعوں اور دوستوں کے لیے دعا کرتا ہوں تو میں سیر ہو جاتا ہوں اور جب مجھے پیاس لگتی ہے تو میں آپؑ کے دشمنوں اور آپؑ کا حق غصب کرنے والوں پر لعنت کرتا ہوں تو سیراب ہو جاتا ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 291 تا 292، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ الیقین 72-92، الفضائل: 162، الروضہ: 36، بحار الانوار 235/41، حدیث 6)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 500: جہنم کے کنارے

شیخ طوسیؒ کتاب امالی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: یا علی علیہ السلام! تمؑ اُس وقت کیا محسوس کرو گے جب جہنم کے کنارے پر بیٹھے ہوں گے اور لوگوں کو حکم دیا جائے گا کے پُل صراط سے گزرو۔ اور تمؑ جہنم سے کہو گے یہ تیرے لیے اور یہ میرےؑ لیے یعنی ایک گروہ کو جہنم کے حوالے کرے گا اور ایک گروہ کو جہنم سے نجات دے گا؟ علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! وہ جو سلامتی کے ساتھ عبور کریں گے وہ کون ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: **''اُولٰٓئِكَ شِيْعَتُكَ مَعَكَ**

حَیۡثُ کُنۡتَ" وہ تیرےؑ شیعہ ہوں گے جہاں توؑ ہوگا وہ تیرےؑ ساتھ ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 292 تا 293، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ امالی طوسی: 94 حدیث 55 مجلس 3، بحار الانوار: 197/39، حدیث 8)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 501: میرے جسم کا ریشہ ریشہ الگ کردیں تب بھی علیؑ کی محبت میرے دل سے نہ جائے گی

"اِنَّ اَسۡوَدَ دَخَلَ عَلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ اَمِیۡرَالۡمُؤۡمِنِیۡنَ سَرَقۡتُ فَطَھِّرۡنِیۡ"

ایک حبشی جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یاحضرتؑ! میں نے چوری کی ہے مجھے اِس گناہ سے پاک کردیجئے یعنی حد جاری فرمایئے۔

فَقَالَ لِعَلَّلَكَ سَرَقۡتُ مِنۡ غَیۡرِحِرۡزٍ وَیُجَاوِزُ اللّٰہ عَنۡہُ"

خطیبِ منبر سلونی نے ارشاد فرمایا: شاید تو نے غیر حرز کی چوری کی ہو جس پر عقاب نہیں اور خدا اِس سے درگزر کرے۔ **فَقَالَ اَمِیۡرَالۡمُؤۡمِنِیۡنَ سَرَقۡتُ مِنۡ حِرۡزٍ فَطَھِّرۡنِیۡ** اُس حبشی نے عرض کیا: میں نے قابل عقاب چوری کی ہے، حد جاری کیجئے۔ **فَقَالَ "لَعَلَّكَ سَرَقۡتُ غَیۡرِ نِصَابٍ وَنَحٰی عَنۡہُ رَاسَہٗ"** امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: شاید تو نے غیر نصاب کی چوری کی ہو جس پر ہاتھ کاٹنا لازم نہیں اور سرِ اقدس کو آپ نے حرکت دی۔ **فَقَالَ "فَقَالَ اَمِیۡرَالۡمُؤۡمِنِیۡنَ سَرَقۡتُ نِصَابًا"** اُس دیندار حبشی نے کہا میں نے بقدرِ نصاب چوری کی ہے۔ بہر کیف جب اُس نے تین مرتبہ اقرار کیا، اُس وقت ید اللہ نے اُس کے ہاتھ قطع کئے۔ وہ حبشی خوش خوش گھر چلا۔ راستے میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی مدح و ثناء کرتا ہوا جاتا تھا۔ ناگاہ حسنین علیہما السلام اپنے پدرِ بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ''ہم نے راستے میں ابھی ایک حبشی کو دیکھا ہے، اُس کے ہاتھ

نھج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

کٹے ہیں اور وہ آپؑ (علی علیہ السلام) کی مدح کرتا چلا جاتا ہے، حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کسی کو بھیجا کہ اُس حبشی کو بُلا لائے۔ جب وہ حبشی حاضر ہوا تو فرمایا: ''میںؑ نے تیرے ہاتھ کاٹے ہیں، تو میریؑ تعریفیں کرتا ہے؟ اُس نے عرض کی: یا مولاؑ! آپؑ نے تو مجھے گناہ سے پاک کیا، کیونکہ نہ میں آپؑ کی تعریف کروں؟ آپؑ (علی علیہ السلام) کی محبت تو میرے گوشت و خون میں اُتر گئی ہے۔ ہاتھ تو کیا آپؑ اگر میرے جسم کا ریشہ ریشہ الگ کردیں تو بھی آپؑ کی محبت میرے دل سے نہ جائے گی۔ جب امیر المومنین علیہ السلام نے اِس کامل الایمان حبشی کا کلام سُنا تو اُس کے لیے دعا کی اور اُس کے ہاتھ زخم سے ملا دیے وہ فوراً صحیح ہوگیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنویؒ جلد 1 ص 449 تا 451)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 502: اے علیؑ لوائے حمد تمہارےؑ ہاتھ میں ہوگا علَم کا طول ہزار سالہ راہ کے برابر ہوگا

فِیۡ کِتَابَ الۡمَنَاقِبِ اَنَّ النَّبِیَّ اٰخٰی بَیۡنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ثُمَّ قَالَ یَا عَلِیُّ اَنۡتَ اَخِیۡ وَاَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَۃِ ھٰارُوۡنَ مِنۡ مُوۡسٰی غَیۡرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ" کتاب مناقب میں مرقوم ہے کہ جنابِ شفیع روزِ جزاء رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے مسلمانوں میں صیغہ اُخوت جاری کیا اور آپس میں ایک دوسرے کو بھائی گردانا۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا: علی علیہ السلام تمؑ میرےؐ بھائی ہو اور تمؑ مجھؐ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کو جناب موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر فرق اِتنا ہے کہ میرےؐ بعد کوئی دوسرا نبی نہ ہوگا۔

اَمَا عَلِمۡتَ یَا عَلِیُّ اِنِّیۡ اَوَّلَ مَنۡ یُدۡعٰی بِہٖ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ فَاَقُوۡمُ عَنۡ یَمِیۡنِ الۡعَرۡشِ فِیۡ ظِلِّہٖ فَاَکۡسِیۡ حُلَّۃً خَضۡرَاءَ مِنۡ حُلَلِ الۡجَنَّۃِ" آگاہ ہو یا علی علیہ

السلام! روزِ قیامت پہلے جس شخص کو طلب کریں گے وہ میںؐ ہوں گا۔ پس عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اُس وقت بہشت کا سبز رنگ کا جامہ میرےؐ بدن پر ہوگا۔

"اَلَا وَاِنِّیۡ اَخۡبِرُكَ یَا عَلِیُّ اَنَّ اُمَّتِیۡ اَوَّلُ الۡاُمَمِ یُحَاسِبُوۡنَ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ ثُمَّ اَنۡتَ اَوَّلُ مَنۡ یُدۡعٰی لِقَرَابَتِكَ مِنِّیۡ وَمَنۡزِلَتِكَ عِنۡدِیۡ" اور آگاہ ہوائے علی علیہ السلام میںؐ تمؑ کو خبر دیتا ہوں کہ روزِ قیامت اُمّت ہائے انبیاء میں پہلے جس کا حساب ہوگا، وہ میریؐ اُمّتِ مرحومہ ہوگی۔ میرےؐ بعد پہلے جس شخص کو وادئ محشر میں طلب کریں گے۔ وہ تمؑ ہوگے، اِس لئے کہ جو قرابت تمہیںؑ میرےؐ ساتھ ہے اور جو منزلت اور مرتبہ تمہاراؑ ہے، وہ کسی دوسرے کے لیے نہیں ہے۔ وَیَدۡفَعُ اِلَیۡكَ لِوَائِیۡ وَهُوَ لِوَآءُ الۡحَمۡدِ فَتَسِیۡرُ بِهٖ بَیۡنَ السَّمَاءِ طِیۡنِ وَآدَمُ وَجَمِیۡعُ الۡخَلۡقِ یَسۡتَظِلُّوۡنَ بِهٖ یَوۡمَ الۡقِیَمَةِ"

اور اُس وقت لوائے حمد تمہارےؑ ہاتھ میں دیا جائے گا۔ پس تمؑ اُس عَلَمِ سعادت کو لیے ہوئے ہر طرف پھرو گے۔ اور تمام اہلِ محشر اُس تمازتِ آفتاب میں اُس عَلَم کا سایہ ڈھونڈیں گے۔

"طُوۡلُهٗ مَسِیۡرَةُ اَلۡفِ سَنَةٍ سِنَانُهٗ یَاقُوۡتُ حَمۡرَاءُ قَضِیۡبُهٗ فِضَّةٌ بَیۡضَاءَ زُجُّهٗ دُرَّةٌ خَضۡرَآءُ لَهٗ ثَلٰثُ ذَوَائِبَ مِنۡ نُوۡرٍ ذَوَابَةٌ فِی الۡمَشۡرِقِ وَذَوَابَةٌ فِی الۡمَغۡرِبِ وَالثَّالِثَةُ وَسۡطُ الدُّنۡیَا مَکۡتُوۡبٌ عَلَیۡهِ ثَلٰثَةُ اَسۡطُرٍ" اُس عَلَم کا طول ہزار سالہ راہ کے برابر ہوگا اُس کی نوک یاقوتِ سرخ، اُس کی چوب نقرۂ خالص، اُس کی جڑ مروارید کی ہوگی، اُس کے تین پھریرے نور کے ہوں گے، ایک پھریرا مشرق دوسرا مغرب میں ہوگا اور تیسرا اوسط میں ہوگا جس پر تین سطریں لکھی ہوئی ہوں گی۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوۡلُ اللّٰهِ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ طُوۡلُ کُلِّ سَطۡرٍ مَسِیۡرَةُ اَلۡفَ سَنَةٍ تَسِیۡرُ بِلِوَآءِ وَالۡحَسَنُؑ، وَعَنۡ یَمِیۡنِكَ

وَالۡحُسَیۡنُؑ عَنۡ یَسَارِكَ"

ہر سطر کا طول ہزار سال راہ کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اے علی علیہ السلام! تم اس لوائے حمد کو لے کر پھرو گے اور دائیں جانب امامِ حسن علیہ السلام اور بائیں جانب امامِ حسین علیہ السلام ہوگا۔

حَتّٰی تَقِفَ بَیۡنِیۡ وَبَیۡنَ اِبۡرَاهِیۡمَ فِیۡ ظِلِّ الۡعَرۡشِ ثُمَّ تُکۡسٰی حُلَّةً خَضۡرَآءَ مِنَ الۡجَنَّةِ ثُمَّ یُنَادِیۡ مُنٰادٍ مِنۡ تَحۡتِ الۡعَرۡشِ نِعۡمَ الۡاَبُ اَبُوۡكَ اِبۡرَاهِیۡمُ وَنِعۡمَ الۡاَخُ اَخُوۡكَ عَلِیٌّ"

یہاں تک کہ تمؑ میرےؐ جدِّ امجد حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے بیچ میں زیرِ سایہ عرش آ کر کھڑے ہوگے۔ اُس کے بعد لباس ہائے جنت سے جامہ سبز تمہارےؑ زیبِ بدن کیا جائے گا۔ اُس وقت ایک مُنادی زیرِ عرش سے ندا کرے گا۔ اے خاتم المرسلینؐ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کیا خوب تمہارےؐ جدِّ بزرگوار ہیں اور حیدرِ کرار علیہ السلام کیا خوب تمہارےؐ بھائی ہیں۔

اِبۡشِرۡ یَا عَلِیُّ فَاِنَّكَ تُکۡسِیۡ اِذَا کُسِیۡتُ وَتُدۡعٰی اِذَا اُدۡعِیۡتُ وَتُحۡیٰی اِذَا حُیِیۡتُ"

اے علی علیہ السلام! تمہیںؑ بشارت ہو کہ میںؐ جس وقت میں بُلایا جاؤں گا وادئ محشر میں بلایا جاؤں گا اور لباسِ جنت سے مُزّین کیا جاؤں گا۔ اُسی وقت تمؑ بھی صحرائے قیامت میں طلب ہوگے اور خلعتِ بہشت سے سرفراز ہوگے"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو تالیف جلد 1 ص 460 تا 462، مولف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 503: قمر نامی مومنہ کا، لوگوں کو ولائے علیؑ کی ترغیب دینا

منقول ہے کہ ایک قمر نامی مومنہ کوفہ میں رہتی تھی اور وہ زوجِ بتول نائبِ رسول خلیفۃ الرحمٰن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی نہایت ہی معتقد تھی۔ اُس کا ہمیشہ یہ عمل تھا کہ شہر کی عورتوں کو ولائے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ترغیب دیتی تھی اور معاویہ کی مذمت اور توہین میں مصروف رہتی تھی، یہاں تک کہ معاویہ کی طرف سے بہت سی عورتوں کے اعتقاد فاسد (غلط) ہوگئے اور اکثر نے ہدایت پائی یہ اس مومنہ قمر کے ذریعہ۔

رفتہ رفتہ یہ خبر معاویہ تک پہنچی۔ اِس مومنہ کو اسیر کرکے اپنے دربار میں بلایا اور کہا: ”میں نے سُنا ہے کہ تو میری خلافت کی قائل نہیں ہے اور ہمیشہ تو میری مذمت و بدگوئی میں مصروف رہتی ہے“۔

اُس نے بلا جھجک اقرار کیا اور کہا: ”فی الواقع علی ابن ابی طالب علیہ السلام امیر المومنین و وصی ختم المرسلین ہیں۔ اگر تو برحق خلیفہ ہے تو میں ایک تجھ سے سوال کرتی ہوں، اُس کا جواب دے“۔ معاویہ نے کہا: ”اپنے سوال کو بیان کر“۔ اِس مومنہ قمر نے کہا: ”اے معاویہ! پروردگار عالم نے جو نو (9) آسمان پیدا کئے ہیں، تو اُن سب کے نام علیحدہ علیحدہ بتا دے“۔

یہ سُن کر معاویہ جوابِ سوال سے عاجز رہا اور خیال کیا کہ ایسا نہ ہو کہ میرا یہ راز فاش ہوجائے اور اِس عجز جواب کی خبر سُن کر لوگ منحرف ہوجائیں۔ یہ سوچ کر اس مومنہ (قمر) کے قتل کا حکم دیا۔ لوگوں نے اِس خوش اعتقاد مومنہ کو قتل کرکے اِس کی لاش ایک خرابہ میں پھینک دی۔ جب قمر کے شوہر عبداللہ کو معلوم ہوا کہ اِس کی زوجہ قتل کردی گئی ہے تو وہ اِس کی لاش کو اُٹھا لایا اور تجہیز و تکفین کرکے مقبرہ میں دفن کردیا۔

نهج الاخبارین | علیٌ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

جب یہ خبر جناب امیر المومنین علیہ السلام کو معلوم ہوئی تو اُس کے شوہر کے گھر تشریف لائے اور اُس کو ساتھ لے کر اُس مومنہ (قمر) کی قبر پر آئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ اِس کی قبر کے چاروں گوشوں پر ایک ایک سفید مرغ بیٹھا ہے اور ہر مرغ کی چونچ میں انار کے دانے ہیں۔ اِس قبر میں ایک سوراخ ہے، اِس سوراخ میں سے ایک مرغ انار کا دانہ لے کر قبر کے اندر جاتا ہے اور تین مرغ باہر رہتے ہیں۔ جب وہ مرغ باہر آتا ہے تو اُس کی چونچ میں وہ دانہ نہیں ہوتا۔ یہ دیکھ کر حضرت علی علیہ السلام نے اِس کے شوہر کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ میریؑ محبت کا ثمر دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے چار فرشتے مقرر فرمائیے ہیں جو اس مومنہ قمر کو میوہ ہائے جنت کھلائیں۔ یہ فرما کر حضرت علی علیہ السلام مصروف عبادت ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی اور یداللہ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرکے مناجات کی اے پروردگارِ عالم! بحقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ اِس مومنہ (قمر) کو دوبارہ حیات عطا کر“۔

ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ وہ عورت اپنی قبر سے باہر نکل آئی اور جنابِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے قدم مبارک پر بوسے دیئے۔ حضرت علی علیہ السلام نے ماجرا استفسار فرمایا۔ اِس نے عرض کی: میں (قمر) آپؑ کی محبت کے ذریعہ بہشت میں سیر کرتی تھی۔ ناگہاں فرشتہ نے آکر کہا کہ اے مومنہ تجھ کو امیر المومنین وصی خاتم المرسلین طلب فرماتے ہیں۔ غرض کہ خالقِ اکبر نے مجھ کو دوبارہ خلعتِ حیات سے سرفراز فرمایا۔ حسب الحکم میں حاضر ہوئی ہوں۔ کیا ارشاد ہوتا ہے؟“

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تجھ کو چالیس برس اور اِس دنیائے ناپائیدار میں زندہ برقرار رکھے گا اور تیرے بطن سے ایک فرزند ارجمند عنایت کرے گا جو روز عاشورہ میدانِ کربلا میں فرزند رسولِ الثقلین میرے حسینؑ کی نصرت و اعانت کرے گا اور اُس کی اولاد و اصحاب کے ساتھ شہید ہوگا۔

چنانچہ ایک مدّت کے بعد واہب العطایا نے اِس مومنہ (قمر) کو ایک مولودِ عطا فرمایا جس کا نام وہب تھا۔ یہ وہی وہب بن عبداللہ کلبی تھے جنہوں نے دس محرم کو صحرائے کربلا میں مظلومِ کربلا امام حسین علیہ السلام پر اپنی جان نثار کی۔ اِس مومنہ (قمر) نے یوں وفا کی جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے احسان کا بدلہ روزِ عاشورہ ایسا دیا کہ تا قیامت یادگار رہے گا"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(بحورالغمہ اُردو تالیف جلد1 ص462 تا464، مولف علامہ محمد علی لکھنویؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت504: نہرِ کوثر میرےؐ لئے، علیؑ کے لیے اور علیؑ کے دوستوں کے لیے ہے

(قال اخبرنی) ابوالحسن علی بن بلال المهلبی قال ابوالعباس احمد بن الحسین البغدادی (قال اخبرنا) محمد بن اسماعیل (قال حدثنا) محمد بن الصلت (قال حدثنا) ابو رزین عن عطاء عن سعید بن جبیر عن عبدالله بن العباس قال لما نزل علی رسول صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم انا اعطیناك الکوثر قال له علی ابن ابی طالب علیه السلام یا رسول اللهؐ ما الکوثر قال نعم یا علی علیه السلام الکوثر نهر یجری تحت عرش الله عزوجل ماؤه اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل والین من الزبد حصاؤه الزبرجد والیاقوت والمرجان حشیشة الزعفران ترابه المسك الاذفر قواعد تحت عرش الله عزوجل ثم ضرب رسول الله صلّی الله علیه وآلهٖ وسلّم یده علی جنب امیرالمومنین علی

نھج الاخبارین | علی اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

بن ابی طالب علیه السلام وقال یا علی علیه السلام ان هذا النهرلی ولك و لمحبیك من بعدی"۔

ترجمہ بحذفِ اسناد: جناب عبداللہ بن عباس نے فرمایا: جب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر سورہ کوثر نازل ہوا تو علی علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! یہ کوثر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اے علی علیہ السلام! کوثر ایک نہر ہے جو عرش کے نیچے جاری ہے اُس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ مزے دار ہے۔ اُس کے کنکرے زبرجد، یاقوت اور مرجان کے ہوں گے اور اُس پر اُگنے والی گھاس زعفران کی ہوگی۔ اور اُس کی مٹی کستوری ہوگی اور سرچشم عرشِ خدا کے نیچے ہوگا۔ پھر رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے امیرالمومنین ساقیٔ کوثر علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے علی علیہ السلام! یہ نہر میرےؐ لیے اور آپؑ کے لیے اور میرےؐ بعد آپؑ سے محبت کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص483 تا484)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت505: علیؑ کے شیعوں کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہوجائیں گی

(قال اخبرنی) ابو غالب احمد بن محمد الزراری رحمة الله (قال اخبرنی) عمی ابوالحسن علی بن سلیمان بن الجهم (قال حدثنا) ابوعبدالله محمد بن خالد الطیالسی (قال حدثنا) العلا بن رزین عن محمد ابن مسلم الثّقفی قال سالت اباجعفر محمد بن علی علیه السلام عن قول الله عز و جل فاولئك یبدل الله سیاتهم حسنات

وکان الله غفورا رحیما. (سوره فرقان 25:آیت70) فقال علیه السلام یوتی بالمؤمن المذنب حتی لِقام بموقف الحساب فیکون الله تعالیٰ هو الذی یتولی حسبه لا یطلع حسابه احداً من الناس فیعرفه ذنوبه حتی اذا اقربسیئاته قال الله عزوجل للکتبة بدلوها حسنات و اظهروها للناس فیقول الناس حیئذ اما کان لهذا العبد سیئة واحدة ثم یامر الله به الی الجنة فهذا تاویل الایة فهی فی المذنبین من شیعتنا خاصة.

ترجمہ بحذفِ اسناد: جناب محمد ابن مسلم ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کے بارے میں سوال کیا: **فاولئك یبدل الله سیئاتهم حسنات وکان الله غفورا رحیما** ”پس وہ لوگ کہ جن کی بدیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردے گا لیکن وہ بخشش اور رحم کرنے والا ہے“۔

پس آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک گناہگار مومن کو لایا جائے گا اور اُس کو حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا اور خود اللہ تعالیٰ اُس کے حساب کو اپنے ذمّہ لے لے گا۔ لوگوں میں سے کسی کو اُس کے حساب سے مطلع نہیں کرے گا تا کہ وہ اُس کے گناہوں کو جان سکے، پس وہ بندۂ خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن لکھنے والوں کو حکم دے گا کہ اُس کے بدیوں کو نیکیوں میں تبدیل کردو اور لوگوں کے سامنے اُس کی نیکیوں کو ظاہر کرو۔ اُس وقت لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم! اُس بندے کے لیے ایک بھی برائی و بدی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس کو جنت میں جانے کا حکم دے گا۔ پس یہ اِس آیت کی تاویل و تفسیر ہے جو ہمارے گناہگار شیعوں کے ساتھ مخصوص ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص490تا492)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت506: علی علیہ السلام سے محبت فقط مومن کرے گا

(قال حدثنا) ابوبکر محمد بن عمر الجعابی (قال حدثنا) ابوالعباس احمد بن سعید (قال حدثنا) جعفر بن محمد بن مروان (قال حدثنی) ابی (قال حدثنا) ابراهیم بن الحکیم عن المسعودی (قال حدثنا) الحرث بن حصیرة عن عمران بن الحصین قال کنت انا و عمر بن الخطاب جالسین عند النبی صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم جالس جنبه اذقرء رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَاۗءَ الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ مَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تنفض علی علیه السلام انتقاضة العصفور فقال له النبی صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم ماشأنك تجرع فقال مالی لا اجزع والله یقول انه یجعلنا خلفاء الارض فقال له النبی صلّی الله علیه وآلہٖ وسلّم لا تجزع فوالله لا یحبك الا مومن ولا یبغضك الا منافق.

ترجمہ بحذفِ اسناد: عمران بن حصین بیان کرتا ہے کہ میں اور عمر ابن خطاب دونوں رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں موجود تھے اور علی علیہ السلام بھی آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اِس آیت کی تلاوت کی "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَاۗءَ الْاَرْضِ، ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ مَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ آیا وہ کون ہے، جو مضطر کی دعا قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ دعا مانگے اور تکلیف کو رفع کر دیتا ہے اور تم کو زمین کا حاکم مقرر کرتا ہے آیا اللہ کے

ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ (اُس کی نعمتوں کو) تم کس قدر کم سوچتے ہو۔ (سورۃ النمل 27 آیت 62)

راوی بیان کرتا ہے کہ اِس آیت کے سُننے کے بعد علی علیہ السلام اس طرح کانپے جس طرح چڑیا ذبح کے بعد تڑپتی ہے۔ پس نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ائے علی علیہ السلام! کیا بات ہے آپؑ نے اِتنا زیادہ غم کیوں کیا ہے؟ آپؑ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! میںؑ اِس قدر غم کیوں نہ کروں جب کہ اللہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے تم کو زمین پر نائب بنایا ہے۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ائے علی علیہ السلام! آپؑ پریشان نہ ہوں۔ خدا کی قسم! آپؑ (علی علیہ السلام) سے محبت وہ رکھے گا جو مومن ہوگا اور بغض وہ رکھے گا جو منافق ہوگا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمدؐ وّآلِ محمد

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص 508 تا 509)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 507: امیر المومنین علیہ السلام کی خصوصیات

ابانؒ سُلَیم بنِ قَیسِ ہلالیؒ سے روایت کرتے ہیں، سُلَیم کا بیان ہے کہ میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مجھے دس ایسی خصوصیات حاصل ہیں۔ اِن میں سے ایک کے ہاتھ بھی کسی پر نہ سورج نے طلوع کیا ہے نہ غروب"۔

حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اِن خصوصیات کو بیان فرمائیے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

مجھے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آگاہ کیا ائے علی علیہ السلام تمؑ (میرےؐ) بھائی، دوست، وصی، وزیر، میریؐ عدم موجودگی میں میرےؐ مال اور اہل میں میرےؐ خلیفہ ہو۔ تمہیںؑ مجھؐ سے وہ منزلت حاصل ہے جو مجھےؐ میرےؐ رب سے حاصل ہے تمؑ میریؐ اُمّت میں

میرےؐ خلیفہ ہو۔ تمہاراؑ دوست میراؐ دوست، تمہاراؑ دشمن میراؐ دشمن، تمؑ میرےؐ بعد مومنوں کے امیر ہو۔ مسلمانوں کے سردار ہو (حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا) ائے گروہ صحابہ میںؑ نے خلافت کے معاملے میں وہی اقدام کیا۔ جس کا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھؑ سے وعدہ لیا تھا۔ وہ شخص خوش قسمت ہے جس کے دل میں ہم اہلبیتؑ کی محبت پختہ ہے تاکہ اُس کا ایمان اُس کے دل میں کوہِ اُحد کی مضبوطی سے زیادہ مضبوط ہو۔ جو شخص ہماری محبت کو اپنے دل میں ایسا حلول نہ کرلے جیسا نمک پانی میں حل ہوجاتا ہے (وہ خسارے میں رہنے والا ہے) خدا کی قسم تمام کائنات میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نزدیک میرےؑ (علی علیہ السلام) ذکر سے زیادہ کوئی ذکر محبوب نہیں۔ کس نے میریؑ نماز کی طرح دوقبلوں کی طرف نماز پڑھی؟ میں بچپن میں نماز پڑھتا، بلوغ کی حد تک نہیں پہنچا تھا۔ یہ فاطمہ علیہا السلام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے جگر کا ٹکڑا ہیں جو میریؑ زوجہ ہیں۔ اپنےؑ زمانہ میں ایسی ہیں جیسی اپنےؑ زمانے میں مریم بنت عمران تھیں۔ میںؑ تم سے تیسری بات کہتا ہوں حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اِس اُمّت کے سبط ہیں اِن دونوںؑ کو محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے وہ مقام حاصل ہے جو آپؐ کی دونوں آنکھوں کو آپؐ کے سر سے حاصل تھا۔ مجھےؑ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے وہ مقام حاصل ہے جو جسم کو دل سے حاصل ہے۔ ہماری مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس میں سوار ہوا وہ نجات پاگیا۔ جس نے اِس کو چھوڑ دیا وہ غرق ہوگیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمدؐ وّآلِ محمد

(سُلَیم بن قَیس ہلالیؒ اُردو ص 244 تا 245)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 508: رسولِ خداؐ نے ایک ایک سے پوچھا کہ میرےؐ بعد میراؐ بھائی، وزیر، وصی، وارث کون بننے کو تیار ہے؟

بیان کیا مجھ سے عبدالعزیز نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے مغیرہ بن محمد نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے ابراہیم بن محمد عبدالرحمٰن ازدی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے قیس بن ربیع اور شریک بن عبداللہ نے روایت کرتے ہوئے اعمش سے اُنہوں نے منہال بن عمرو سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا جس وقت آیت "وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ" (اورتو اپنے سب سے زیادہ قریبی قبیلہ والوں کو ڈرا) ''سورۃ الشعراء 26 'آیت 214'' نازل ہوئی تو آپؐ نے بنی عبدالمطلب کو بلایا اور اُس وقت کم وبیش چالیس مرد تھے اور پوچھا تم میں سے کون شخص میراؐ بھائی میراؐ وصی میراؐ وارث میراؐ وزیر اور میرےؐ بعد میراؐ خلیفہ بننے کو تیار ہے اور یہ بات آپؐ نے فرداً فرداً ایک ایک شخص سے پوچھا مگر سب اِنکار کرتے رہے، یہاں تک کہ آخر میں میریؑ باری آئی اور مجھؑ سے پوچھا میںؑ نے عرض کیا میںؑ تیار ہوں یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجمع سے خطاب کر کے کہا اے بنی عبدالمطلب یاد رکھو یہ میراؐ بھائی، میراؐ وارث، میراؐ وصی، میراؐ وزیر اور میرےؐ بعد تمہارے درمیان میراؐ خلیفہ ہے یہ سُن کر ساری قوم ایک دوسرے کو دیکھتے اور سُنتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی اور حضرت ابوطالبؑ سے بولی کہ لیجئے آپ کو بھی حکم ملا ہے کہ اِس بچے (علی علیہ السلام) کی بات سُنیں اور اِس کی (علی علیہ السلام) کی اِطاعت کریں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(علل الشرائع اردو شیخ صدوقؒ ص128)

نھج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 509: قال علیؑ: خدا قسم رسولِ خداؐ اپنی اُمّت سے ناراض رُخصت ہوئے اِس دنیا سے، سوائے شیعیانِ علیؑ کے

حَدَّثَنَا عَبۡدُاللّٰهِ بۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ عَبۡدُالۡوَهَابِ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنِ عِمۡرَانَ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ اَبِیۡ عَبۡدُاللّٰهِ جَعۡفَرِ بۡنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ عَلَيۡهِ السَّلَامَ قَالَ: خَرَجۡتُ اَنَا وَاَبِیۡ ذَاتَ يَوۡمٍ اِلَی الۡمَسۡجِدِ فَاِذَا هُوَ بِاُنَاسٍ مِنۡ اَصۡحَابِهِ بَيۡنَ الۡقَبۡرِ وَالۡمِنۡبَرِ قَالَ فَدَنَا مِنۡهُمۡ وَسَلَّمَ عَلَيۡهِمۡ وَ قَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّیۡ لَاُحِبُّ رِيۡحَكُمۡ وَاَرۡوَاحَكُمۡ فَاَعِيۡنُوۡنَا عَلَی ذٰلِكَ بِوَرَعٍ وَاجۡتِهَادٍ، وَاعۡلَمُوۡا اَنَّ وِلَايَتَنَا لَا تُنَالُ اِلَّا بِالۡوَرَعِ وَالۡاِجۡتِهَادِ مِنِ ائۡتَمَّ مِنۡكُمۡ بِقَوۡمٍ فَلۡيَعۡمَلۡ بِعَمَلِهِمۡ، اَنۡتُمۡ شِيۡعَةُ اللّٰهِ، وَاَنۡتُمۡ اَنۡصَارُاللّٰهِ، وَاَنۡتُمُ السَّابِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ وَالسَّابِقُوۡنَ الۡاٰخِرُوۡنَ، اَلسَّابِقُوۡنَ فِیۡ الدُّنۡيَا اِلٰی مُحَبَّتِنَا وَالسَّابِقُوۡنَ فِی الۡاٰخِرَةِ اِلَی الۡجَنَّةِ، ضَمِنۡتُ لَكُمُ الۡجَنَّةَ بِضَمَانِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَضَمَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنۡتُمُ الطَّيِّبُوۡنَ، وَنِسَاؤُكُمُ الطَّيِّبَاتُ، كُلِّ مُؤۡمِنَةٍ حَوۡرَاءُ وَكُلُّ مُؤۡمِنٍ صِدِّيۡقٌ كَمۡ مِنۡ مَرَّةٍ ۔ قَالَ اَمِيۡرِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلَيۡهِ السَّلَامِ لِقَنۡبَرۡ:

اَبۡشِرُوۡا وَبَشَّرُوۡا فَوَ اللّٰه لَقَدۡ مَاتَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَی اُمَّتِهِ اِلَّا الشِّيۡعَةَ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ شَیۡءٍ عُرۡوَةٌ وَعُرۡوَةِ الدُّيۡنِ الشِّيۡعَةُ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ شَیۡءٍ شَرَفًا وَشَرَفُ الدُّيۡنِ الشِّيۡعَةُ۔

اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ شَیۡءٍ سَيِّدًا وَسَيِّدُ الۡمَجَالِسِ مَجَالِسُ الشِّيۡعَةُ۔ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ شَیۡءٍ شَهۡوَةً الدُّنۡيَا سُكۡنٰی شِيۡعَتِنَا فِيۡهَا وَاللّٰهُ لَوۡلَا مَا فِی الۡاَرۡضِ مِنۡكُمۡ

مَـا اسۡتَـكۡمَلَ اَهۡلُ خِلَافِكُمۡ طَيِّبَاتٍ مَالَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَصِيۡبٍ كُلُّ نَاصِبٍ وَاِنۡ تَـعَبَّـدَ وَاَجۡتَهَـدَ مَـنۡسُـوۡبٌ اِلٰى هٰـذِهِ الۡاٰيَةِ "عَـامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصۡلٰى نَارًا حَـامِيَةٌ" مَـنۡ دَعَـالَـكُـمۡ مُخَالِفًا فَاِجَابَةُ دُعَائِهٖ لَكُمۡ وَمَنۡ طَلَبَ مِنۡكُمۡ اِلَى اللّٰهِ تَبَـارَكَ وَتَعَالٰى اِسۡمُهٗ حَاجَةً فَلَهٗ مِائَةٌ وَمِنۡ دَعَا دَعۡوَةً فَلَهٗ وَمَنۡ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَا يَـحۡصٰى تَضَاعُفًا. وَمَنۡ اَسَاءَ سَيِّئَةً فَمُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حُجَّتُهٗ عَلَى تَبِعَتِهَا، وَاللّٰهُ اِنَّ صَائِمَكُمۡ لِيَرۡتَعَ فِى رِيَاضِ الۡجَنَّةِ تَـدۡعُـوۡلَهُ الۡمَلَائِكَةُ بِالۡفَوۡزِ حَتّٰى يَفۡطُرَ وَاِنَّ حَاجَّكُمۡ وَمُعۡتَمِرَكُمۡ لِخَاصَةِ اللّٰهِ عَـزَّ وَجَلَّ وَاِنَّـكُـمۡ جَـمِيۡـعًـا لَاَهۡلُ دَعۡوَةِ اللّٰهِ وَاَهۡلُ وَلَايَتِهٖ لَاخَوۡفٌ عَلَيۡكُمۡ وَلَاحُـزۡنٌ" كُـلُّـكُمۡ فِى الۡجَنَّةِ فَتَنَافَسُوۡا الصَّالِحَاتِ، وَاللّٰهُ مَا اَحَدٌ اَقۡرَبُ مِنۡ عَـرۡشِ الـلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعۡدَنَا مِنۡ شِيۡعَتِنَا مَا اَحۡسَنَ صُنۡعَ اللّٰهِ اِلَيۡهِمۡ، لَوۡلَا اَنۡ تَـفۡشَـلُـوۡا وَيُشۡمِـتَ بِهٖ عَدُوَّكُمۡ وَيُعَظِّمَ النَّاسِ ذٰلِكَ لِسَلَّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَلَائِكَةُ قَبۡلًا۔ قَالَ اَمِيۡرُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلَيۡهِ السَّلَامَ۔

يَـخۡـرُجُ اَهۡلُ وَلَايَتِـنَـا مِـنۡ قُبُـوۡرِهِـمۡ يَـخَـافُ النَّاسِ وَلَايُـخَـافُوۡنَ وَيَحۡزَنَ النَّاسُ وَلَايَـحۡزَنُوۡنَ وَقَدۡ حَدَّثَنِىۡ بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ مُحَمَّدُ بۡنُ الۡحَسَنِ بۡـنِ الۡـوَلِيۡـدِ رَحۡـمَـهُ الـلّٰـهِ بِـاِسۡنَادِهٖ عَنۡ اَبِىۡ بَصِيۡرِ عَنۡ اَبِىۡ عَبۡدُاللّٰهِ عَلَيۡهِ السَّلَامَ اِلَّا اِنَّ حَدِيۡثَهٗ لَمۡ يَكُنۡ بِهٰذَا الۡطُوۡلِ وَفِىۡ هٰذِهٖ زِيَادَاتٌ لَيۡسَتۡ فِىۡ ذٰلِكَ وَالۡمَعَانِىۡ مُتَقَارِبَةٌ

ترجمہ: محمد بن عمران نے اپنے والد سے اُنہوں نے امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے نقل کیا: ایک دن میں اور میرے والد مسجدِ پیغمبرؐ میں گئے۔ میں نے اپنے والد کے دوستوں

کے ایک گروہ کو دیکھا جو کہ قبر و منبر کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے والد اُن کے قریب گئے اور اُنہیں سلام کیا اور اُن سے فرمایا: خدا کی قسم! میں تمہاری خوشبو اور تمہاری ارواح سے محبت کرتا ہوں۔ تم لوگ پرہیزگاری اور جد و جہد کے ذریعہ ہماری مدد کرو اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہماری ولایت' پرہیزگاری اور جد و جہد کے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ تم جس جماعت کی پیروی کے دعویدار ہو تمہیں اُنہی جیسے اعمال بھی بجالانا چاہئے۔ تم لوگ شیعہٗ (پیروانِ) خدا ہو۔ تم اللہ کے مددگار رہو اور تم ہی اول و آخر میں سبقت کرنے والے لوگ ہو؛ تم نے دنیا میں رہ کر ہماری محبت کی طرف سبقت کی ہے اور آخرت میں تم جنت کی طرف سبقت کرنے والے لوگ ہو۔ میں خدا اور اُس کے رسولؐ کی ضمانت کی وجہ سے تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تم پاک اور طیب افراد ہو اور تمہاری عورتیں پاک اور طیب عورتیں ہیں۔ ہر مومنہ خاتون جنت کی حور ہے اور ہر مومن صدیق ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے کئی بار قنبر سے یہ جملے ارشاد فرمائے تھے کہ تمہیں بشارت ہو اور دوسرے دوستوں کو بشارت دو۔ خدا کی قسم شیعوں کے علاوہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم باقی اُمّت سے ناراض ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے تھے۔

آگاہ رہو! ہر چیز کے لیے کوئی نہ کوئی دستاویز ہوتی ہے اور دین کی دستاویز شیعہ ہیں۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سردار ضرور ہوتا ہے اور محافل کی سردار وہ محفلیں جن میں شیعہ شریک ہیں، ہر چیز کا امام و رہبر ہوتا ہے اور زمین کی رہبر وہ زمین ہے جہاں شیعہ آباد ہوں۔ خدا کی قسم! اگر دنیا میں تم لوگ (شیعہٗ علیؑ) نہ ہوتے تو تمہارے مخالفین دنیاوی نعمات سے ویسے ہی محروم رہتے جیسا کہ وہ آخرت میں محروم ہوں گے۔

ہر ناصبی (دشمن شیعہٗ علیؑ و منکرِ فضائل علیؑ) جتنی بھی عبادت اور جد و جہد کیوں نہ

کرے پھر بھی وہ اس آیت کا ہی مستحق رہے گا عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً مشقتیں جھیلتے تھکے ہوئے بھڑکتی آگ میں چلے جائیں گے۔ (سورہ غاشیہ 88 آیت 3-4)

اور جب تمہارا کوئی مخالف اللہ سے دعا مانگتا ہے تو تمہارے متعلق اُس کی دعا ہوتی ہے اللہ اُسے قبول کرتا ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص خدا سے ایک حاجت طلب کرتا تو اللہ تعالیٰ اُس کی سو گنا حاجات پوری کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی بھی ایک نیکی کا کام سرانجام دیتا ہے تو اُس کی جزا بے شمار ہوتی ہے اور جب تم میں سے کسی سے کوئی برائی سرزد ہوتی ہے تو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اُس کے بُرے انجام سے روکنے والے بن جاتے ہیں۔

خدا کی قسم! تمہارا روزہ دار جنت کے باغات میں سیر و سیاحت کر رہا ہوتا ہے اور افطار کرنے تک فرشتے اُس کی کامیابی کی دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔ تم میں سے حج و عمرہ بجالانے والا خدا کے مخلصین میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور تم سب کے سب اللہ کی دعوت کے اہل اور اُس کے اہلِ ولایت ہو۔ تم پر کوئی خوف و حزن نہیں ہوگا۔ تم سب جنت میں جاؤ گے۔ نیک اعمال بجالانے کی طرف رغبت کرو۔ ہمارے بعد ہمارے شیعہ ہی عرشِ خداوندی کے زیادہ قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے کیسا اچھا سلوک کیا ہے۔ اگر تمہارے بارے میں سُستی کا اندیشہ نہ ہوتا اور یہ خوف نہ ہوتا کہ دشمن تمہاری حالت پر تمہیں سرزنش کرے گا اور لوگ اِس بات کو بہت زیادہ اہمیت دیں گے تو فرشتے تمہارے سامنے آ کر تمہیں سلام کرتے۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: جب لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان پر خوف و حزن طاری ہوگا لیکن ہمارے شیعوں پر کوئی خوف و حزن طاری نہ ہوگا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(فضائل الشیعہ، اُردو، شیخ صدوقؒ ص33 تا 38)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 510: قالؐ: اے علیؑ جو ہم سے دوستی رکھتا ہے وہ عرب ہے اور جو کینہ رکھتا ہے وہ جفا کار ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَرَبَ كَتِفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ بِيَدِهِ وَقَالَ: يَا عَلِیُّؑ! مَنْ اَحَبَّنَا فَهُوَ الْعَرَبِیُّ وَمَنْ اَبْغَضَا فَهُوَ الْعِلْجُ فِتِيْعَتُنَا اَهْلُ الْبُيُوْتَاتِ وَالْمَعَادِنِ وَالشَّرَفِ وَمَنْ كَانَ مُوْلِدُهُ صَحِيْحًا وَمَا عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ اِلَّا نَحْنُ وَشِيْعَتُنَا وَسَايِرُ النَّاسِ مِنْهَا بُرَاءُ وَاِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَهْدِمُوْنَ سَيِّئَاتِ شِيْعَتِنَا كَمَا يَهْدِمُ الْقُدُمُ الْبُنْيَانَ

ترجمہ: حضرتِ ابوذر غفاریؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو دیکھا کہ اُنہوں نے حضرت علیؑ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا اور وہ فرما رہے تھے۔

اے علی علیہ السلام! جو ہم سے دوستی رکھتا ہے وہ عرب ہے اور جو ہم سے کینہ رکھتا ہے وہ جفا کار ہے۔ ہمارے شیعہ اصل گھرانوں اور شرافت مند خاندان کے حلال زادہ افراد ہیں اور ملّتِ ابراہیم علیہ السلام پر صرف ہمؑ اور ہمارے شیعہ قائم ہیں جب کہ دوسرے لوگوں کا ملّتِ ابراہیم علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اللہ نے کچھ فرشتے مقرر کئے ہیں جو ہمارےؑ شیعوں کے گناہوں کو یوں ختم کرتے ہیں جیسا کہ سیلاب عمارتوں کو ختم کرتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(فضائل الشیعہ، اُردو، شیخ صدوقؒ ص39-40)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 511: شیعیانِ علیؑ نور کے منبروں پر جلوہ فگن ہوں گے

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُسْتَفَادِ عَنْ يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى بْنِ اَبَانٍ بِالْفُسْطَاطِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ عَامِرٍ الْجُهَنِّىْ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسْجِدَ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ وَفِيْنَا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِىٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ نَاحِيَةٍ فَجَاءَ النَّبِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ يَمِيْنَا وَشِمَالًا ثُمَّ قَالَ:

اِنَّ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ وَعَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ لِرِجَالًا عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ تَتَلَاءُ وَجُوْهُهُمْ نُوْرًا، قَالَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ: يَا اَبِى اَنْتَ وَاُمِّىْ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ صلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَامِنْهُمْ؟ قَالَ لَهُ: اِجْلِسْ ثُمَّ قَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ: اِجْلِسْ فَلَمَّا رَأَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ مٰا قَالَ لَهُمَا النَّبِىُّ صلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى قَائِمًا عَلٰى قَدَمَيْهِمْ قَالَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ بِصِفَتِهِمْ قَالَ: فَضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: وَشِيْعَتُهُ هُمُ الْفَائِزُوْنَ

ترجمہ: عامر جہنی کا بیان ہے کہ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مسجد میں تشرف لائے۔ اُس وقت مسجد میں ابوبکر، عمر، عثمان بھی بیٹھے ہوئے تھے اور اُس وقت حضرت علی علیہ السلام بھی مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تشریف لائے اور آپ علی علیہ السلام کے پاس بیٹھ گئے اور بیٹھ کر دائیں بائیں دیکھنے لگے۔ پھر آپ

ؐ نے ارشاد فرمایا: عرش کے دائیں اور بائیں جانب کچھ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے اور اُن کے نورانی چہرے چمک رہے ہوں گے۔ یہ بیان سُن کر ابوبکر اُٹھے اور اُنہوں نے عرض کیا: یارسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ یہ بتائیے کیا میں ان میں سے ہوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔

پھر عمر کھڑے ہوکر پہلی بات دھرائی تو آنحضرتؐ نے اُنہیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔

جب ابنِ مسعود نے آنحضرتؐ کا جواب سُنا تو اُنہوں نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! میرے باپ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر قربان ہوں۔ آپ ہمیں اُن لوگوں کا تعارف کرائیں تاکہ اُن کے اَوصاف سے اُنہیں پہچان سکیں۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کے کندے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہ اور اِسؑ کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(فضائل الشیعہ اُردو شیخ صدوقؒ 40 تا 42)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 512: انکارِ ولایت علیؑ، انکارِ رسالت ہے

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے مجھےؑ بلایا اور جب میںؑ داخل ہوا تو مجھؑ سے فرمایا: اے علی ابن ابی طالب علیہ السلام تمؑ میرےؐ وصی، میرےؐ خلیفہ ہو، میرےؐ اہل اور میریؐ اُمّت پر میریؐ حیات میں اور موت کے بعد، اور تیراؑ دوست میراؐ دوست اور میراؐ دوست اللہ کا دوست ہے اور تیراؑ دشمن میراؐ دشمن ہے اور میراؐ دشمن اللہ کا دشمن ہے، اے علی علیہ السلام میرےؐ بعد تیریؑ ولایت کا انکار کرنے والا مثل اس کے ہے کہ جس نے میریؐ زندگی میں میریؐ رسالت کا انکار کیا، اِس لئے کہ تمؑ مجھؐ سے ہو اور میں تجھؑ سے اور پھر مجھےؑ قریب بُلایا اور

ایک ہزار علم کے باب پوشیدہ طور تعلیم فرمائے کہ جس کے ہر باب سے ہزار باب علم کے باب پوشیدہ طور تعلیم فرمائے کہ جس کے ہر باب سے ہزار باب منکشف ہوتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(الخصال اُردو شیخ صدوقؒ ص358تا359)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت513: رسولِ خداؐ کو معراج 130 بار ہوئی ہر بار ولایتِ علیؑ کی زیادہ تاکید کی

"عَرَجَ النَّبِیُّ اِلَی السَّمَاءِ مَائَۃً وَعَشْرِیْنَ مَرَّۃً" امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے منقول ہے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک سو تیس (130) مرتبہ معراج پر بُلائے گئے اور ہر مرتبہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن تمام فرائض میں جن کی رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے وصیت فرمائی ولایتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور تمام آئمہ معصومین علیہم السلام کے متعلق زیادہ تاکید فرمائی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(الخصال، اُردو، شیخ صدوقؒ 302)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت514: یا علیؑ! عالمِ ذر میں مجھے میریؐ اُمّت دکھائی گئی

شیخِ صدوق رحمۃ اللہ علیہ، امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے آپؑ کے اباء واجداد کے ذریعہ سے نقل کرتے ہیں رسولِ خداؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام! عالمِ ذر میں مجھے میریؐ اُمّت دکھائی گئی اور میںؐ نے سب کو دیکھا، جب کہ وہ ابھی روح تھے اور اُن کے جسم ابھی تک پیدا نہ کئے گئے تھے اُس وقت میں تیرےؑ اور تیرےؑ شیعوں کے قریب سے گزرا تو میںؐ نے تمہارےؑ لیے مغفرت طلب کی۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! آپؐ میرےؑ شیعوں کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیے، آپؐ نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! تمؑ اور تمہارےؑ شیعہ قبروں سے ایسے نکلیں گے کہ تمہارےؑ چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، تمام سختیاں تمؑ سے دور ہوں گی، ہر قسم کی پریشانی اور غم ختم ہوں گے، عرشِ الٰہی تمؑ پر سایہ کرے گا۔ دوسرے لوگ ڈریں گے اور تمہیںؑ اُس وقت کوئی ڈر نہ ہوگا۔ وہ غمناک ہوں گے اور تمہیںؑ کوئی غم نہ ہوگا۔ تمہارےؑ لیے دسترخوان لگایا جائے گا۔ جب کہ دوسرے لوگ حساب وکتاب میں مشغول ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 293، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ فضائل الشیعہ :68، حدیث 27، بحار الانوار: 180/7، حدیث 20، بصائر الدرجات :84، حدیث 5)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت515: علیؑ کی محبت جنت کی کنجی ہے

محمد بن صفّار کتاب بصائر میں اور شیخ طوسیؒ "امالی" میں حذیفہ یمانی سے نقل کرتے ہیں: میں نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے سُنا کہ جو کوئی مرد یا عورت مرجائے اور اُس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی امیر المومنین قسیم الجنۃ والنّار حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت ہو تو خداوند تبارک وتعالیٰ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ، اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 297، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ امالی طوسیؒ: 330، حدیث 107 مجلس 11، بحار الانوار 246/37، حدیث 2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 516: علیؑ کی محبت مثلِ درخت کے

رجب البرسی نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے نقل کرتے ہیں:

"حُبّ عَلِيّ بن اَبِي طَالِبٍ شَجَرَةٌ اَصْلُهَا فِي الْجَنَّةِ وَاَغْصَانُهَا فِي الدُّنْيَا فَمَنْ تَعَلَّقَ بَغُصْنٍ مِنْهَا جَرَهُ اِلَى الْجَنَّةِ" علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت اُس درخت کے مثل ہے، جس کی جڑیں جنت میں اور شاخیں دنیا میں ہیں۔ جو کوئی بھی اُس کی شاخوں کے ساتھ لٹک گیا اُسے وہ جنت کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے۔

آپ نے اور روایت میں فرمایا ہے: **"اِنَّ حُبَّ عَلِيّ سَيِّدُ الْاَعْمَالِ"** بے شک حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت اعمال کی سردار ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ، اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 297 تا 298، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ فضائل ابن شاذان: 148 سطر 5، الروضۃ الفضائل: 27، بحار الانوار: 46/40، حدیث 83، مناقب خوارزمی: 324)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 517: علیِ مرتضیٰؑ وفاطمۃ الزہراؑ کا نکاح شیعیانِ علیؑ کے لیے دوزخ سے آزادی کی سند

تاریخ بغداد میں اہلسُنت کی طرف سے بلال بن حمامہ کی روایت نقل کرتے ہیں:

ایک دن پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہمارے پاس تشریف لائے آپؐ کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ ابن عوف نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! ہم آپؐ کے چہرے کو بڑا خوش دیکھ رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: خدا کی طرف سے میرےؐ چچا زاد بھائی علی علیہ السلام اور میریؐ بیٹی فاطمہ علیہا السلام کے متعلق خوش خبری آئی ہے کہ خدا نے

علی علیہ السلام کا نکاح فاطمہ علیہا السلام سے کر دیا ہے اور رضوان جو بہشت کا خزانہ دار ہے، اُسے حکم فرمایا ہے کہ درختِ طوبی کو ہلائے، اور اُس سے اہلِ بیت علیہم السلام کے دوستوں کی تعداد کے مطابق پتے اور کاغذ گرائے۔ اور درخت کے نیچے نور سے فرشتوں کو پیدا کیا اور اُن میں سے ہر ایک کو سند عطا فرمائی ہے۔ پھر فرمایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو وہ فرشتے لوگوں کے درمیان محبانِ اہلِ بیت علیہم السلام کو صدا دیں گے اور جو ملے گا اُسے وہ سند (جو آزادیِ دوزخ کی سند ہے) عطا کرتے جائیں گے۔ (ایک روایت میں فرماتے ہیں کہ وہ سند شیعیانِ علی علیہ السلام کے لیے آتشِ جہنم سے آزادی کی سند ہے جس پر خدا نے دستخط کی ہے)۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

مناقبِ اہلِ بیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 299، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ تاریخ بغداد: 210/4، حدیث 1897، ماہ منقبہ: 166 منقبت 92، بحار الانوار: 117/27، حدیث 96)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 518: علیؑ کا شیعہ اور گناہ کا اقرار اور آگ کی سزا اہلِ معرفت کو آگ نہیں جلاتی

شاذان بن جبرئیل قمی نے کتاب فضائل میں عمار یاسر سے نقل کرتے ہیں:

امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قضاوت کی مسند پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص بنام ''صفوان الحل'' وہاں آیا اور اُس نے عرض کیا: میں آپؑ کے شیعوں میں سے ہوں اور گناہوں کا ارتکاب کر چکا ہوں، مجھے اُن گناہوں سے پاک فرما دیں تاکہ جب میں آخرت کی طرف جاؤں تو گناہ میرے ساتھ نہ ہوں۔ امام عالی مقام نے فرمایا: سب سے بڑا تیرا گناہ کونسا ہے؟ اُس نے عرض کی: میں بچوں کے ساتھ لواطہ کرتا رہا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: کون سی چیز کو تو پسند کرے گا، کیا ذوالفقار کی ایک ضرب تجھے لگاؤں یا تجھ پر دیوار گراؤں، یا آگ میں

ڈالوں۔ یہ اُس کی سزا ہے۔ جو اُس طرح کا گناہ کرتا ہے۔ اُس نے عرض کیا: اے میرے آقاؑ! مجھے آگ میں جلا دیں تا کہ آخرت کی آگ سے نجات حاصل کرلوں۔ علی علیہ السلام نے عمارِ یاسر سے فرمایا: بانس کی لکڑی کے ایک ہزار گٹھے جمع کرو، تا کہ کل آگ جلا کر اُس میں اِسے پھینک دیں۔ اِس کے بعد اُس سے مولاؑ نے فرمایا: جاؤ اگر کسی سے کچھ لینا یا دینا ہے تو وصیت کرلو۔ وہ چلا گیا اور امام علیہ السلام کے حکم کے مطابق عمل کیا۔ اپنے مال کو اپنی اولاد میں تقسیم کردیا۔ اور جس کسی کا حق اُس کی گردن پر تھا اُسے واپس کردیا۔ پھر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے حجرہ میں نوح علیہ السلام کے گھر میں مسجد کوفہ کی مشرق کی جانب ہے رات بسر کی۔ صبح جب امیر المومنین علیہ السلام نے نماز پڑھی تو عمار سے فرمایا: کوفے کے لوگوں کے درمیان اعلان کردو کہ گھروں سے باہر آئیں اور دیکھیں کہ کیسے علی ابن ابی طالب علیہ السلام خدا کے حکم کو نافذ کرتے ہیں۔ ایک گروہ کہنے لگا کس طرح علی علیہ السلام اپنے شیعوں میں سے ایک شیعہ کو آگ میں جلائے گا۔ اگر ایسے کریں گے تو یہ کام کرنے سے اُن کی امامت باطل ہوجائے گی۔ یہ بات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کانوں تک پہنچ گئی۔ عمار کہتا ہے: امام علیہ السلام نے اُس شخص کو پکڑا اور بانس کی لکڑیوں کو اُس شخص کے اُوپر ڈال دیا اور اُسے آگ جلانے والا پتھر دے فرمایا: اے شخص! اِن لکڑیوں کو آگ لگاؤ اور اپنے آپ کو جلاؤ۔ اگر تو میرےؑ شیعوں اور دوستوں میں سے ہوگا، اور میریؑ معرفت رکھتا ہوگا تو اُس آگ میں نہیں جلے گا اور اگر میرےؑ مخالفین میں سے ہوگا یا مجھےؑ جھٹلانے والوں میں سے ہوگا تو یہ آگ تیرا گوشت کھا جائے گی اور تیری ہڈیوں کو خاکستر بنا دے گی۔

اُس شخص نے آگ جلائی۔ بانس کی لکڑیوں کو آگ لگ گئی، لیکن وہ شخص آگ کے نیچے سالم رہا، یہاں تک کہ جو سفید قمیص اُس نے پہن رکھی تھی وہ بھی میلی نہ ہوئی۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: وہ صراطِ مستقیم سے منحرف ہوگئے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور غلط راہ پر چل پڑے ہیں اور گمراہ ہوگئے ہیں پھر آپؑ نے فرمایا:

اِنَّ شِيْعَتَنَا مِنَّا وَاَنَا قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ شَهِدَ لِيْ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٌ ہمارےؑ شیعہ ہمؑ میں سے ہیں اور میںؑ جنت اور دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں۔ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے میرےؑ لیے اِس بارے میں کئی مقامات پر گواہی دی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلِ بیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 299 تا 301، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ فضائل ابن شاذان: 74، بحار الانوار: 43/42، حدیث 16، مدینۃ المعاجز: 1/258، حدیث 165)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 519: علی علیہ السلام انوکھا سُلطان ہے

کتاب "منهج التحقيق الى سواء الطريق" کے مولف سلمان فارسی سے نقل کرتے ہیں:

میں امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام محمد بن حنیفہ، محمد بن ابوبکر، عمار یاسر اور مقداد، امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت موجود تھے، حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے بیٹے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے آپؑ سے عرض کیا: یا امیر المومنین! سلیمان علیہ السلام نے خدا سے ایک ایسی سلطنت مانگی ہے جو اُن کے بعد کسی کو نہ ملے، خدا نے اُنہیں ایسی ہی سلطنت عطا فرمائی۔ آیا اُس سلطنت اور بادشاہی میں آپؑ کا بھی حصّہ ہے؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: مجھےؑ قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور مخلوق کو پیدا کیا۔ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے خدا سے جیسی سلطنت کی درخواست کی خدا نے اُسے ویسی عطا فرمائی۔ بے شک تیرےؑ باپؑ کی حکومت اُس چیز پر ہے کہ تیرےؑ نانا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلّم کے سوا کسی کو پہلے ملی ہے اور نہ ہی بعد میں ملے گی۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: ہمؑ چاہتے ہیں جو کرامات خدا نے آپؑ کو عطا کی ہیں اور اُن کے ذریعے سے آپؑ کو فضیلت عطا فرمائی ہے ہمیںؑ دکھلائیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اگر خدا نے چاہا تو میںؑ ایسا کروں گا۔ اُس کے بعد آپؑ اُٹھے، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی اور خدا سے دعا کی، جسے کوئی نہ سمجھ سکا۔ پھر مغرب کی طرف اشارہ کیا فوراً اُس طرف سے ایک بادل ظاہر ہوا جو ہمارے سر کے اوپر آ گیا اُس کے ساتھ ہی ایک اور بادل ظاہر ہوا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: اے بادل! حکمِ خدا کے ساتھ نیچے آ۔ پس وہ بادل نیچے آیا اور کہہ رہا تھا۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهِ وَاَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنَّكَ خَلِيْفَةٌ وَوَصِيَّهٗ مَنْ شَكَّ فِيْكَ فَقَدْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلُ النَّجَاةِ

بادل نے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپؑ اُنؐ کے جانشین اور وصی ہیں۔ جس نے بھی آپؑ کے متعلق شک کیا تو وہ راہِ نجات سے دور ہوا اور گمراہ ہو گیا''۔

امامِ حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر وہ بادل زمین پر ایسے بچھ گیا جیسے کوئی دستر خوان والا کپڑا بچھا ہوتا ہے، امیر المومنین علیہ السلام نے وہاں موجود افراد کو فرمایا: اِس کے اُوپر بیٹھ جاؤ، ہم سب اُس پر بیٹھ گئے۔

اِس کے بعد ایک اور بادل کو اشارہ فرمایا، وہ بھی نیچے آیا اور اُس نے بھی پہلے والے بادل کی طرح گواہی کے کلمات کہے، امیر المومنین علیہ السلام اکیلے اُس بادل پر بیٹھ گئے، کچھ کلمات ارشاد فرمائے، اور مغرب کی طرف جانے والے راستے کی طرف اشارہ فرمایا: اچانک اُن بادلوں کے نیچے ہوا پیدا ہوئی جس نے اُنہیں بلند کر دیا، میں نے امیر المومنین علیہ السلام کی

طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام ایک تخت پر تشریف فرما ہیں اور آپؑ کے چہرے سے اتنا نور چمک رہا ہے کہ اِس کو دیکھنے کی آنکھ طاقت نہیں رکھتی۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: سلیمانؑ بن داوٗدؑ کے پاس ایک انگوٹھی تھی، جس کے ذریعے سے ہر چیز اُن کے تابع تھی۔ آپؑ (علی علیہ السلام) کے پاس کیا چیز ہے کہ جس کی وجہ سے ہر چیز آپ کی اطاعت کرتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"اَنَا عَيْنُ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهٖ اَنَا لِسَانِهٖ النَّاطِقِ فِىْ خَلْقِهٖ اَنَا نُوْرُ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يُطْفٰى اَنَا بَابُ اللّٰهِ الَّذِىْ يُؤْتٰى مِنْهُ وَحُجَّتِهٖ عَلٰى عِبَادِهٖ"

میںؑ خدا کی زمین میں اُس کی دیکھتی ہوئی آنکھ ہوں، اور اُس کی مخلوق کے درمیان اُس کی بولتی ہوئی زبان ہوں، میںؑ خدا کا وہ نور ہوں جو کبھی نہیں بجھتا، میںؑ اللہ کا وہ دروازہ ہوں! جس سے داخل ہونا چاہئے اور میںؑ اُس کے بندوں پر اُس کی حُجّت ہوں۔

پھر فرمایا: ''کیا تم پسند کرو گے کہ میں تمہیں سلیمان بن داوٗد کی انگوٹھی پیش کروں؟

ہم نے عرض کیا: جی ہاں امام نے اپنا دستِ مبارک جیب میں ڈالا، اور ایک انگوٹھی نکالی جو سونے کی بنی ہوئی تھی۔ جس میں سرخ یاقوت کا نگینہ جڑا ہوا تھا۔ جس پر لکھا تھا ''محمد و علیؑ'' سلمان کہتے ہیں: ہمیں یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ امامؑ نے فرمایا: کس چیز سے تعجب کر رہے ہو؟ مجھؑ جیسے سے ایسی چیزوں کا ظاہر ہونا کوئی عجیب چیز نہیں ہے۔ آج میںؑ تمہیں وہ چیزیں دکھاؤں گا جو تم نے کبھی نہ دیکھی ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم سلیمان بن داوٗد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی حضور مظہر العجائب والغرایب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اُٹھے اور ہم آپؑ کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ ہمیں ایک باغ میں لے گئے، ایسا باغ ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اِس باغ میں قسم قسم کے پھل اور انگور تھے نہریں جاری تھیں۔ درختوں پر پرندے

محو گفتگو تھے۔ جب اُن پرندوں نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا تو آپؑ کے اردگرد چکر کاٹنے لگے اور اپنے پر پھیلانے لگے۔ یہاں تک کہ ہم باغ کے درمیان پہنچ گئے، ہم نے ایک تخت دیکھا جس پر ایک جوان اپنے سینے پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا، امیر المومنین علیہ السلام نے اپنی جیب سے انگوٹھی نکالی اور اس جوان (یعنی سلیمانؑ بن داوٴدؑ) کی اُنگلی میں ڈالی دی، وہ جوان فوراً اپنی جگہ سے اُٹھا اور عرض کی:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ وَوَصِيِّ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ وَاللّٰهِ الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ وَالْفَارُوْقُ الْاَعْظَمُ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكَ وَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ وَاِنِّىْ سَاَلْتُ اللّٰهَ بِكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاُعْطِيْتُ ذٰلِكَ الْمُلْكَ" سُلَیْمانؑ بن داوٴد نے کہا:

اے مومنوں کے امیرؑ اور اے پروردگارِ عالم کے رسولؐ کے وصی! آپؑ پر سلام ہو، خدا کی قسم آپؑ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہیں۔ جس نے بھی آپؑ کا دامن پکڑا وہ کامیاب ہوگیا، اور جس نے بھی آپؑ کا دامن چھوڑ دیا اور آپؑ سے روگردان ہوگیا وہ نقصان اور گھاٹے میں رہا۔ میں نے خدا سے آپؑ اہلِ بیت علیہم السلام کا واسطہ دے کر سوال کیا تو خدا نے مجھے یہ سلطنت عطا فرمائی۔

سلمانِ فارسی کہتا ہے: جب میں نے سلیمانؑ بن داوٴدؑ کا کلام سُنا تو اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا، امیر المومنین علیہ السلام کے قدموں پر گر گیا، قدموں کا بوسہ لیا اور خدا کا شکر ادا کیا، کہ اُس نے مجھ پر لطف فرمایا اور مجھے اُن اہلِ بیت علیہم السلام کی ولایت کی طرف راہنمائی فرمائی جن سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا اور جن کے وجودِ مبارک کو ہر اعتبار سے پاک و منزہ پیدا کیا۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(مناقب اہلِ بیتؑ، اردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 301 تا 304، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مدینۃ المعاجز: 244/1، حدیث 155)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 520: قالؐ: جنگِ اُحد میں لوگوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا سوائے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے

قَدْ ذَكَرَ الشَّيْخُ الْاَجَلُّ حُرُّ الْعَامِلِّى رَحْمَةُ اللّٰهِ فِىْ كِتَابِ الْجَوَاهِرِ السَّنِيَّةِ فِى الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّةِ خَبَرًا بِاَسْنَادِهٖ، عَنْ سَلْمَانِ الْفَارِسِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شیخ حرّ عاملی کتاب جواہر السنّیہ فی الاحادیث القدسیہ میں باسناد سلمان فارسی ذکر کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **قَالَ هَبَطَ عَلَيَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامَ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدِ انْهَزَمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ غَيْرُ عَلِيٍّ وَقَدْ قَتَلَ اللّٰهُ عَلٰى يَدِهٖ يَوْمِئِذٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ قَتَلَ"** جب جنگِ اُحد میں لوگوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا اور سوائے علی علیہ السلام کے کوئی اعوان و انصار سے ثابت قدم نہ رہا اور تنہا ابن عم نے میرے ہر طرف کافروں ومشرکوں کی لاشوں سے میدانِ جنگ پاٹ دیا تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔

وَقَالَ جِبْرَئِيْلَ "يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ اَخْبِرْ عَلِيًّا اَنِّىْ عَنْهُ رَاضٍ" اور کہا یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! اللہ تعالیٰ بعد تحفہ درود وسلام ارشاد فرماتا ہے کہ علی علیہ اسلام کو بشارت دو کہ میں اُس کے اِس جہاد سے بہت راضی ہوا۔ **"وَاِنِّىْ اٰلَيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ اَنْ لَا يُحِبُّهُ عَبْدٌ اِلَّا اَحْبَبْتُهُ وَمَنْ اَحَبَّهُ لَمْ نُعَذِّبْهُ بِنَارِىْ"** اور میں نے اپنی ذات مقدس پر واجب جانا کہ جو بندہ مومن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھے گا، اُسے میں دوست رکھوں گا اور جسے میں دوست رکھوں گا، آتشِ جہنم سے ہرگز اُس پر عذاب نہ کروں گا۔ **وَلَا يُبْغِضُهُ عَبْدٌ اِلَّا اَبْغَضْتُهُ وَمَنْ**

اَبْـغَـضَـهٗ مَالَهٗ فِی الْجَنَّةِ مِنْ نَصِیْبٍ" اور جو بندہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دشمن رکھے گا، میں اُس کو دشمن رکھوں گا اور جسے میں دشمن رکھوں گا، وہ ہرگز بوئے بہشت نہ سونگھے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنوی ص470 تا 471)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کہہ رہا ہے

منقبت 521: علیؑ کی محبت ولایت واجب ہے، میں کسی کا عذر اِسکے خلاف نہیں سُنوں گا

قَـالَ "وَهَبِطَ عَـلَـیَّ جِبْرَئِیْلُؑ یَـوْمَ الْاَحْـزَابِ لَمَّا قَتَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَـالِـبٍ عَمْرًا" جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے غزوہ احزاب میں فرمایا جس وقت حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے عمر بن عبدود کو مارا تو جبرائیلؑ میرےؐ پاس آئے۔ **وَقَـالَ یَـا اَحْمَدُ اِنَّ اللّٰهَ یَقْرَءُ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ لَكَ اِنِّی افْتَرَضْتُ الـصَّلٰوةَ عَلَی عِبَادِیْ فَـوَضَـعْتُهَا عَنِ الْعَلِیْلِ الَّذِیْ لَایَسْتَطِیْعُهَا"** اور کہا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! بہ تحقیق پروردگارِ عالم آپؐ کو بعد تحفہ درود وسلام فرماتا ہے کہ میں نے بندوں پر نماز واجب کی ہے لیکن وہ بیمار جو نماز پر قادر نہ ہو، **وَافْتَـرَضْـتُ الـزَّكٰوةَ فَوَضَعْتُهَا عَنِ الْمُقِلِّ"** اور میں نے زکوٰۃ کو بندوں پر فرض کیا لیکن ناداروں اور مفلسوں کو معاف کیا"۔ **وَافْتَـرَضْـتُ الـصِّیَـامَ فَوَضَعْتُهٗ عَنِ الْمُسَافِرِ"** اور میں نے تمام بندوں پر روزوں کو واجب کیا لیکن مسافروں سے ساقط کیا"۔ **وَافْتَـرَضْـتُ الْـحَجَّ فَوَضَعْتُهٗ عَنِ الْمُعْدِمِ وَمَنْ لَا یَجِدُ السَّبِیْلَ اِلَیْهِ"** اور فرض کیا حج کو مستطیع پر اور نادار اور غیر مستطیع سے ساقط کیا۔ **وَافْتَـرَضْـتُ حُبَّ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ وَمُوَالَاتَهٗ عَلٰی**

اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَلَمْ اَعْذِرْ فِیْهِ اَحَدًا" اور میں نے واجب گردانا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت وولایت کو تمام اہلِ آسمان وزمین پر۔ پس جو شخص اُس کی محبت سے منحرف ہوگا اُس کے کسی عذر کو ہم نہ سُنیں گے۔ **فَـمُرْ اُمَّتَكَ بِحُبِّهٖ فَمَنْ اَحَبَّهٗ فَبِحُبِّیْ وَحُبِّكَ اُحِبُّهٗ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَبُغْضِیْ وَبُغْضِكَ اَبْغَضَهٗ"** پس اے میرے حبیب۔! تم اپنی اُمّت کو حکم کردو کہ جو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دوست رکھے گا، وہ ہمارا اور تمہاراؐ دوست ہے۔ میں بھی اُس کو دوست رکھوں گا اور جو شخص علی علیہ السلام سے دشمنی کرے گا، وہ میرا اور تمہاراؐ دشمن ہے۔ میں بھی اُس سے دشمنی کروں گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنوی ص471 تا 472)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 522: جس نے بھی، علیؑ کے ایک شیعہ کو ذلیل کیا گویا اُس نے مجھؐ کو ذلیل کیا، جس کا ٹھکانہ جہنم

قَـالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ "لِعَلِیٍّ اِنَّ شِیْعَتَكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" شفیع المذنبین جنابِ رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اپنےؐ جانشین امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: "اے علی علیہ السلام! تمہارےؑ شیعہ روزِ قیامت فائز ہیں"۔ **فَمَنْ اَهَانَ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَدْ اَهَانَكَ وَمَنْ اَهَانَكَ فَقَدْ اَهَـانَـنِیْ وَمَنْ اَهَانَنِیْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ نَارُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ** جس شخص نے تمہارےؑ شیعوں میں سے ایک شیعہ کی اہانت کی، اُس نے تمہاریؑ اہانت کی اور جس نے تمہاریؑ اہانت کی، اُس نے مجھےؐ ذلیل جانا اور جس نے مجھےؐ ذلیل جانا اُسے خداوندِ عالم آتشِ جہنم میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ جلا کرے گا اور اُس کی کیا بُری بازگشت ہے"۔

یَا عَلِیُّ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِوِلَایَتِنَا" اے علی علیہ السلام! وہ ملائکہ جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے گرد ہیں، وہ سب خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو لوگ ہم اہلِ بیت علیہم السلام کی ولایت و محبت پر ایمان لائے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو تالیف علامہ محمد علی لکھنوی ص 521 تا 522)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 523: قیامت کے دن چار لوگوں کے علاوہ کوئی سواری پر نہ ہوگا

فرمایا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اے علی علیہ السلام! قیامت کے دن ہم چار افراد کے علاوہ کوئی سواری پر نہ ہوگا۔ یہ سُن کر انصار میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں! وہ سوار کون ہوں گے؟ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

(۱) میںؐ خدا کے چوپایہ براق پر سوار ہوں گا۔

(۲) میرا بھائی صالحؑ **ناقۃ اللہ** پر سوار ہوگا جسے پے کیا گیا تھا۔

(۳) میرا چچا حمزہؑ میرے **ناقۃ عضبا** پر سوار ہوگا۔

(۴) میرا بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام جنت کے ایک ناقہ پر سوار ہوگا اور اُس کے ہاتھ میں لواء حمد ہوگا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام، **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کی ندا کرے گا۔ لوگ کہیں گے یہ کوئی ملکِ مقرب یا نبی مرسل یا حاملِ عرش ہے۔ اُس وقت عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ کہے گا۔

اے لوگو! یہ ملکِ مقرب اور نبی مرسل اور حاملِ عرش نہیں ہے۔ یہ صدیقِ اکبر علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(عیون اخبار الرضا اُردو مولف شیخ صدوقؒ ص 115 تا 116)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 524: قال علیؑ: کیا میں سوجاؤں تو آپؐ کی جان بچ جائیگی

اے اسحاق! آپ ہی انصاف سے کہیں کہ افضل کون ہے آیا وہ افضل ہے جو پیغمبر کے ساتھ غار میں رہا یا وہ افضل ہے جس نے پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بستر پر سو کر اپنی جان کی بازی لگائی اور پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو بچایا۔ یہاں تک کہ پیغمبر نے اپنے ارادۂ ہجرت کو عملی جامہ پہنایا۔ اور اُس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو حکم دیا کہ آپؐ علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کہہ دیں کہ وہ آپؐ کے بستر پر آپؐ کو خطرے سے بچانے کے لیے سو جائیں۔

جب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا تو حضرت علی علیہ السلام نے یہ کہا تھا۔ یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم! کیا میرے سونے سے آپؐ کی جان بچ جائے گی؟ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: جی ہاں یہ سُن کر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کہا تھا۔

میں دل و جان سے آپؐ کے بستر پر سو جاؤں گا، یہ کہہ کر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خوابگاہ میں پہنچے اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی چادر اُوڑھ کر سو رہے، اور اُدھر مشرکین تاریکی شب میں آئے اور چاروں طرف سے آپؑ کا محاصرہ کر لیا اور اُن کو یقین تھا کہ بستر پر پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم

سو رہے ہیں۔ اور اُن لوگوں نے متفقہ طور پر یہ طئے کرلیا تھا کہ قریش کے خاندان کا ہر فرد ایک ساتھ آنحضرتؐ پر تلوار چلائے تا کہ اُن کا خون تمام قریش میں تقسیم ہوجائے اور بنی ہاشم سارے خاندانِ قریش سے اُن کے خون کا بدلہ نہ لے سکیں۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خون کے پیاسوں کے آہٹ سُنی اور اُنہیں یقین ہوگیا کہ وہ اُس وقت خطرے میں ہیں مگر اُس کے باوجود وہ بسترِ مرگ کو پھولوں کا بستر سمجھ کر سوتے رہے۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کی حفاظت کے لیے فرشتوں کو بھیجا۔

جب صبح ہوئی اور حضرت علی علیہ السلام بستر سے اُٹھے اور مشرکین نے اُنہیں دیکھا تو حیران ہوکر پوچھنے لگے۔

محمدؐ کہاں ہیں؟ حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا! کیا تم میرےؑ حوالے کر گئے تھے کہ مطالبہ کرنے آئے ہو؟ اُنہوں نے کہا: آپؑ نے رات بھر ہمیں دھوکے میں رکھا۔

اُس کے بعد حضرت علی علیہ السلام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ آ گئے۔ چونکہ حضرت علی علیہ السلام نے شروع سے ہی ایسے ایسے کارنامے انجام دیے۔ اِسی لئے وہ ہمیشہ ہی سے افضل رہے۔ اور پھر اِس کے بعد اُن کے کارناموں میں مزید اضافہ ہوتا گیا اور وہ افضل ترین ہوگئے اور جب وہؑ اِس دنیا سے رخصت ہوئے تو محمود و مغفور تھے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(عیون اخبار الرضاؑ اُردو مولف شیخ صدوقؒ ص 415 تا 417)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 525: امامِ عادل کی دوستی کی جزا اور امامِ ظالم کی دوستی کی سزا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ مُوسٰی بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ هَشَّامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ حَبِيْبٍ السَّجِسْتَانِيِّ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ عَزَّوَجَلَّ لَاُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِی الْاِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ اِمَامٍ جَائِرٍ ظَالِمٍ لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِیْ اَعْمَالِهَا بَارَّةً تَقِيَّةً، وَلَاعْفُوَنَّ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِی الْاِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ اِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَتِ الرَّعِيَّةُ فِیْ اَعْمَالِهَا ظَالِمَةً سَيِّئَةً

ترجمہ: حبیب سجستانی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ہر وہ گروہ جو کسی ظالم امام کی امامت کا عقیدہ رکھے جو کہ میری طرف سے مقرر کردہ نہ ہو تو میں ضرور بالضرور اُس گروہ کو عذاب دوں گا۔ اگر چہ وہ اپنے اعمال میں نیک اور پرہیز گار ہی کیوں نہ ہو۔ اور جو گروہ امامِ عادل کی امامت پر عقیدہ رکھے جو کہ میری طرف سے مقرر کردہ ہو تو میں اُس امام سے دوستی کی وجہ سے اُسے معاف کروں گا۔ اگر چہ وہ اپنے اعمال میں ستمگر اور گناہگار ہی کیوں نہ ہو۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(فضائل الشیعہ، اُردو مولف شیخ صدوقؒ ص 44/43)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 526: عظمتِ شیعیانِ علی علیہ السلام

اے علیؑ اپنے شیعوں کو میری طرف سے سلام پہنچانا

اَبِیْ رَحِمَةُ اللّٰهُ قَالَ: حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامِ عَنْ آبَائِهٖ عَنْ اَمِيْرِالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا عَلِیُّ اِنَّ اللّٰهَ وَهَبَ لَكَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَالْمُسْتَضْعِفِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَرَضِيْتُ بِهِمْ اِخْوَانًا وَرِضُوْابِكَ اِمَامًا۔ فَطُوْبٰى لِمَنْ اَحَبَّكَ وَصَدَّقَ عَلَيْكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ عَلَيْكَ۔

يَا عَلِیُّ! اَنْتَ الْعَالِمُ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ، مَنْ اَحَبَّكَ فَازَ وَمَنْ اَبْغَضَكَ هَلَكَ" يَا عَلِیُّ! اَنَا الْمَدِيْنَةُ وَاَنْتَ بَابُهَا، وَهَلْ تُؤْتَى الْمَدِيْنَةُ اِلَّا مِنْ بَابِهَا؟

يَا عَلِیُّ! اَهْلُ مَوَدَّتِكَ كُلُّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ، وَكُلُّ ذِیْ طِمْرٍ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ كَبَرَّ قَسَمَهُ: يَا عَلِیُّ! اِخْوَانُكَ كُلُّ طَاهِرٍ وَزَكِیٍّ مُجْتَهِدٍ يُحِبُّ فِيْكَ وَيَبْغِضُ فِيْكَ، مُحْتَقِرٌ عِنْدَالْخَلْقِ عَظِيْمُ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَاللّٰهِ۔

يَا عَلِیُّ! مُحِبُّوْكَ جِيْوَانُ اللّٰهِ فِیْ دَارِالْفِرْدَوْسِ لَايَتَاَسَّفُوْنَ عَلٰى مَاخَلَّفُوْا مِنَ الدُّنْيَا"۔

يَا عَلِیُّ! اَنَا وَلِیٌّ لِمَنْ وَلَيْتَ وَاَنَاعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَيْتَ۔

يَا عَلِیُّ! مَنْ اَحَبَّكَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَكَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔

يَا عَلِیُّ! اِخْوَانُكَ الذُّبُلُ الشِّفَاهُ، تُعْرَفُ الرُّهْبَانِيَّةُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ۔

يَا عَلِیُّ! اِخْوَانُكَ يُفْرَحُوْنَ فِیْ ثَلَاثِ مَوْطِنَ: عِنْدَ خُرُوْجِ اَنْفُسِهِمْ وَاَنَا

شَاهِدُهُمْ وَاَنْتَ وَعِنْدَ الْمُسَاَلَةِ فِیْ قُبُوْرِهِمْ، وَعِنْدَ الْعَرْضِ، وَعِنْدَ الصَّرَاطِ اِذَاسُئِلَ سَائِرُالْخَلْقِ عَنْ اِيْمَانِهِمْ فَلَمْ يُجِيْبُوْا۔

يَا عَلِیُّ! حَرْبُكَ حَرْبِیْ وَسِلْمُكَ سِلْمِیْ وَحَرْبِیْ حَرْبُ اللّٰهِ، مَنْ سَالَمَكَ فَقَدْ سَالَمَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ: يَاعَلِیُّ! بَشِّرْ اِخْوَانَكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ رَضِیَ عَنْهُمْ اِذْ رَضِيْكَ لَهُمْ قَائِدًا وَرَضُوْا بِكَ وَلِيًّا۔

يَا عَلِیُّ! اَنْتَ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّالْمُحَجَّلِيْنَ۔

يَاعَلِیُّ! شِيْعَتُكَ الْمُبْهَجُوْنَ وَلَوْلَا اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ مَا قَامَ لِلّٰهِ دِيْنٌ، وَلَوْلَا مَنْ فِی الْاَرْضِ مِنْكُمْ لَمَا اَنْزَلَتِ السَّمَاءُ قَطْرَهَا۔

يَاعَلِیُّ! لَكَ كَنْزٌ فِی الْجَنَّةِ وَاَنْتَ ذُوْقَرْنَيْهَا، شِيْعَتُكَ تَعْرَفُ بِحِزْبِ اللّٰهِ۔

يَاعَلِیُّ! اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ الْقَائِمُوْنَ بِالْقِسْطِ، وَخَيْرَةُ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ۔

يَاعَلِیُّ! اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَاْسِهٖ وَاَنْتَ مَعِیَ ثُمَّ سَائِرُالْخَلْقِ۔

يَاعَلِیُّ! اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ عَلَى الْحَوْضِ تَسْقُوْنَ مَنْ اَحْبَبْتُمْ وَتَمْنَعُوْنَ مَنْ كَرِهْتُمْ، وَاَنْتُمُ الْاٰمِنُوْنَ يَوْمَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ، يَفْزَعُ النَّاسُ وَلَاتَفْزَعُوْنَ، وَيَحْزَنُ النَّاسُ وَلَاتَحْزَنُوْنَ فِيْكُمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ:

"اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰى اُولٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ (101) لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْمَااشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُوْنَ (102) لَايَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ (103)

يَاعَلِیُّ! اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ تُطْلَبُوْنَ فِی الْمَوْقِفِ وَاَنْتُمْ فِی الْجِنَانِ تَتَنَعَّمُوْنَ۔

يَاعَلِیُّ! اِنَّ الْمَلَائِكَةَ وَالْخُزَّانَ يَشْتَاقُوْنَ اِلَيْكُمْ، وَاِنَّ حَمَلَهَ الْعَرْشِ

وَالْمَلَائِكَةَ الْمُقَرَّبِيْنَ لِيَخُصُّوْنَكُمْ بِالدُّعَاءِ وَيَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ بِمَحَبَّتِكُمْ وَ يَفْرَحُوْنَ لِمَنْ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنْهُمْ كَمَا يَفْرَحُ الْاَهْلُ بِالْغَائِبِ الْقَادِمِ بَعْدَ طُوْلِ الْغَيْبَةِ

يَاعَلِيُّؑ! شِيْعَتُكَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اللّٰهَ فِى السِّرِّ وَيَنْصَحُوْنَهُ فِى الْعَلَانِيَةِ

يَاعَلِيُّؑ! شِيْعَتُكَ الَّذِيْنَ يَسْتَنَافَسُوْنَ فِى الدَّرَجَاتِ لِاَنَّهُمْ يَلْقَوْنَ اللّٰهِ وَمَاعَلَيْهِمْ مِنْ ذَنْبٍ

يَاعَلِيُّؑ! اِنَّ اَعْمَالَ شِيْعَتُكَ تُعْرَضُ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ فَاَفْرَحُ بِصَالِحِ مَايَبْلُغُنِىْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَاسْتَغْفِرُ لِسَيِّئَاتِهِمْ

يَاعَلِيُّؑ! ذِكْرَكَ فِى التَّوْرَاةِ وَذِكْرُشِيْعَتُكَ قَبْلَ اَنْ يُخْلَقُوْا بِكُلِّ خَيْرٍوَكَذٰلِكَ فِى الْاِنْجِيْلَ لَيَتَعَاظَمُوْنَ اِلْيَا وَمَايَعْرِفُوْنَ شِيْعَتَهُ وَاِنَّمَا يَعْرِفُوْنَهُمْ لِمَا يَجِدُوْنَهُمْ فِىْ كُتُبِهِمْ

يَاعَلِيُّؑ! اِنَّ اَصْحَابَكَ ذِكْرُهُمْ فِى السَّمَآءِ اَعْظَمُ مِنْ ذِكْرِاَهْلِ الْاَرْضِ، لَهُمْ بِالْخَيْرِفَلْيَفْرَحُوْا بِذٰلِكَ وَالْيَزْدَادُوْا اِجْتِهَادًا

يَاعَلِيُّؑ! اَرْوَاحُ شِيْعَتُكَ تَصْعَدُ اِلَى السَّمَآءِ فِى رُقَادِهِمْ فَتَنْظُرُالْمَلَائِكَةُ اِلَيْهَا كَمَايَنْظُرُاِلَى الْهِلَالِ شَوْقًا اِلَيْهِمْ لِمَايَرَوْنَ مَنْزِلَتَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

يَاعَلِيُّؑ! قُلْ لِاَصْحَابِكَ الْعَارِفِيْنَ بِكَ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنُ الْاَعْمَالِ الَّتِىْ يَقْرِفُهَا عُدُوُّهُمْ فَمَا مِنْ يَوْمَ وَلَا لَيْلَةٍ اِلَّا وَرَحْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَغَشَاهُمْ فَلْيَجْتَنِبُوْا الدَّنَسَ

يَاعَلِيُّؑ! اِشْتَدَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَلَاهُمْ وَبَرِئُ مِنْكَ وَمِنْهُمْ وَاسْتَبْدَلَ بِكَ

وَبِهِمْ وَمَالَ اِلَى عُدُوِّكَ وَتَرَكَكَ وَشِيْعَتَكَ وَاخْتَارَالضَّلَالَ وَنَصَبَ الْحَرْبَ لَكَ وَلِشِيْعَتِكَ وَابْغَضَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَابْغَضَ مَنْ وَالَاكَ وَنَصَرَكَ وَاخْتَارَكَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ وَمَالَهُ فِيْنَا

يَاعَلِيُّؑ! اِقْرَأْهُمْ مِنِّىْ السَّلَامَ مَنْ لَمْ اَرَوَلَمْ يَرَنِىْ مِنْهُمْ وَاَعْلِمُهُمْ اَنَّهُمْ اِخْوَانِىَ الَّذِيْنَ اَشْتَاقُ اِلَيْهِمْ فَلْيَلْقُوْا عِلْمِىْ اِلَى مَنْ يُبْلُغُ الْقُرُوْنَ مِنْ بَعْدِىْ وَلِيَتَمَسَّكُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ وَلِيَعْتَصِمُوْا بِهٖ وَلْيَجْتَهِدُوْا فِى الْعَمَلِ فَاِنَّا لَانُخْرِجُهُمْ مِنْ هُدًى اِلٰى ضَلَالَةٍ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَاِنَّهُ يُبَاهِى بِهِمْ مَلَائِكَةُ وَيَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فِىْ كُلِّ جُمُعَةٍ بِرَحْمَتِهِ وَيَامُرُ الْمَلَائِكَةَ اَنْ يَسْتَغْفِرُوْالَهُمْ۔ يَاعَلِيُّؑ! لَا تَرْغَبْ عَنْ نُصْرَةِ قَوْمٍ يَبْلُغُهُمْ وَيَسْمَعُوْنَ اَنِّىْ اُحِبُّكَ فَاَحَبُّوْكَ لِحُبِّىْ اِيَّاكَ وَدَانُوْا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بِذٰلِكَ وَاَعْطُوْكَ صَفْوَ الْمَوَدَّةِ مِنْ قُلُوْبِهِمْ وَاخْتَارُوْكَ عَلَى الْاَبَاءِ وَالْاِخْوَةِ وَالْاَوْلَادِ وَسَلَكُوْا طَرِيْقَكَ وَقَدْ حُمِّلُوْا عَلَى الْمَكَارِهِ فِيْنَا فَاَبُوْا اِلَّا نَصْرَنَا وَبَذَلَ الْمُهَجِ فِيْنَا مَعَ الْاَذٰى وَسُوْءِ الْقَوْلِ وَمَايُقَاسُوْنَهُ مِنْ مَضَاضَةِ ذٰلِكَ فَكُنْ بِهِمْ رَحِيْمًا وَاقْنَعْ بِهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ اَخْتَارَهُمْ بِعِلْمِهِ لَنَا مِنْ بَيْنَ الْخَلْقِ وَخَلَقَهُمْ مِنْ طِيْنَتِنَا وَاسْتَوْدَعَهُمْ سِرَّنَا وَالْزَمَ قُلُوْبِهِمْ مَعْرِفَةَ حَقِّنَا وَشَرَحَ صُدُوْرَهُمْ وَجَعَلَهُمْ مُتَمَسِّكِيْنَ وَحَبْلَنَا لَايُوْثِرُوْنَ عَلَيْنَا مَنْ خَالَفَنَا مَعَ مَايَزُوْلُ مِنَ الدُّنْيَا عَنْهُمْ وَمَيْلِ السُّلْطَانِ بِالْمَكَارِهِ عَلَيْهِمْ وَاَيَّدَهُمُ اللّٰهُ وَسَلَكَ بِهِمْ طَرِيْقَ الْهُدٰى فَاعْتَصَمُوْا بِهٖ وَالنَّاسُ فِى غُمْرَةِ الضَّلَالَةِ مُتَحَيِّرُوْنَ فِى الْاَهْوَاءِ عَمُوْا عَنِ الْحُجَّةِ وَمَاجَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَهُمْ يَمْسُوْنَ وَيُصَبِّحُوْنَ فِى سَخَطَ اللّٰهِ، وَشِيْعَتُكَ عَلَى مِنْهَاجِ الْحَقِّ وَالْاِسْتِقَامَةِ لَايَسْتَأْنِسُوْنَ اِلَى مَنْ خَالَفَهُمْ

لَيْسَتِ الدُّنْيَا مِنْهُمْ وَلَيْسُوْا مِنْهَا اُوْلٰئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى، اُوْلٰئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى اُوْلٰئِكَ مَصَابِيْحُ الدُّجٰى

ترجمہ: ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ آپ علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو خطاب کر کے فرمایا:

اے علی علیہ السلام! اللہ نے تجھے مساکین اور زمین کے مستضعفین کی محبت عطا کی ہے۔ اور میںؐ اُنہیں بھائی بنا کر راضی ہوں، کیونکہ وہ آپؑ کی امامت پر راضی ہیں۔ اُس کے لیے خوشخبری ہے جو تمؑ سے محبت کرے اور تمہاریؑ تصدیق کرے اور اس کے لیے ہلاکت ہے جو تمؑ (علی علیہ السلام) سے بغض رکھے اور تمہاری تکذیب کرے۔

اے علی علیہ السلام! تمؑ اِس اُمّت کے عالم ہو۔ جس نے تم سے محبت کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے تمؑ سے بغض رکھا وہ ہلاک ہوا۔

اے علی علیہ السلام! میںؐ شہر (علم) ہوں اور تمؑ اُس کا دروازہ ہو، اور کیا کوئی دروازے کے بغیر بھی شہر میں داخل ہوسکتا ہے؟ اے علی علیہ السلام! تمہاریؑ دوستی کے قابل وہی ہے جو بارگاہ الٰہی میں زیادہ سے زیادہ رجوع کرنے والا ہو اور اپنے نفس کی نگہبانی کرنے والا ہو، اور وہ کہنہ اور بوسیدہ لباس میں ملبوس ہو۔ ایسا شخص اگر خدا کو کسی کام کے لیے قسم دے تو اللہ اُس کی قسم پوری کردے۔ اے علی علیہ السلام! تیرےؑ بھائی وہی ہیں جو ہمیشہ برائیوں سے پاک و پاکیزہ رہتے ہیں اور رضائے الٰہی کے لیے کوشش کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو تیریؑ وجہ سے کسی سے محبت کرتے ہیں اور تیریؑ وجہ سے کسی سے دشمنی رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اگرچہ مخلوق کی نظر میں حقیر ہیں لیکن خدا کے ہاں اُن کا بڑا مقام ہے، اے علی علیہ السلام! تیرےؑ محبّ فردوس میں خدا کے ہمسائے ہوں گے اور اُن کے ہاتھ سے جو دنیا نکل جائے وہ اُس پر افسوس نہیں کرتے۔

اے علی علیہ السلام! تمہارےؑ دوست کا میںؐ دوست ہوں اور تمہارےؑ دشمن کا میں دشمنؐ ہوں۔

اے علی علیہ السلام! جس نے تمؑ سے محبت کی اُس نے مجھؐ سے محبت کی اور جس نے تجھؑ (علی علیہ السلام) سے بغض رکھا اُس نے مجھؐ سے بغض رکھا۔ اے علی علیہ السلام! تیرےؑ بھائیوں (روزہ، ذکر اور دعا کی وجہ سے) کے لب خشک ہوں گے اور اُن چہروں پر دنیا سے بے رغبتی کی علامت ظاہر ہوں گی۔

اے علی علیہ السلام! تمہارےؑ بھائی تین مقامات پر خوش ہوں گے۔

(۱) جب ان کی جان نکلے گی تو اُس وقت میںؐ اور آپؑ اُن کے پاس موجود ہوں گے۔

(۲) جب قبروں میں اُن سے سوالات کئے جائیں گے، یعنی جب لوگوں سے اُن کے ایمان کے متعلق سوال کیا جائے گا اور وہ جواب نہ دے سکیں گے (تو اُس وقت بھی تمہارےؑ شیعہ خوش ہوں گے)۔

(۳) جب نامہ اعمال پیش کئے جائینگے۔

اے علی علیہ السلام! تیریؑ جنگ میریؐ ہے اور تیریؑ صلح میریؐ صلح ہے اور مجھؐ سے جنگ اللہ سے جنگ ہے اور جس نے تجھؑ سے صلح کی تو گویا اُس نے خدا سے مصالحت کی۔

اے علی علیہ السلام! تمؑ اپنے بھائیوں کو بشارت دو کہ وہ آپؑ کی قیادت ولایت پر راضی ہوں اِس لئے کہ اللہ اُن سے راضی ہے۔ اے علی علیہ السلام! تو مومنین کا امیر اور جن کے ہاتھ پاؤں اور پیشانیاں چمکتی ہوں گی تو اُن کا راہنما ہے۔ اے علی علیہ السلام! تمہارےؑ شیعہ مسرور اور شادماں ہوں گے اور اگر دنیا میں توؑ اور تیرےؑ شیعہ نہ ہوتے تو اللہ کا دین قائم نہ رہتا۔ اور اگر زمین پر تمہارےؑ شیعہ نہ ہوتے تو آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول نہ ہوتا۔ اے علی علیہ السلام تمہارے لیے جنت میں خزانہ رکھا ہے اور تم اُس کے ذوالقرنین ہو، (یعنی تم

ظاہری اور باطنی سلطنت کے مالک ہے) تیرے شیعوں کو گروہِ خدا کے نام سے پہچانا جائے گا۔

اے علی علیہ السلام! تم اور تمہارے شیعہ ہی انصاف پر قائم رہنے والے ہیں اور خلقِ خدا میں سے تمؑ لوگ ہی برگزیدہ ہو۔ اے علی علیہ السلام! قیامت کے دن سب سے پہلے میں قبر سے اُٹھ کر اپنے سر سے خاک جھاڑوں گا اور تمؑ اُس وقت میرےؐ ساتھ ہوں گے پھر دوسری مخلوق کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا۔

اے علی علیہ السلام! تمؑ اور تمہارےؑ شیعہ حوضِ کوثر پر موجود رہو گے، تم جسے چاہو گے سیراب کرو گے اور جس کو چاہو گے کوثر سے محروم رکھو گے۔ سخت گھبراہٹ کے دن (قیامت) تمؑ عرش کے سائے میں امن وامان میں رہو گے۔ اُس دن لوگ پریشان ہوں گے اور تمؑ پریشانی سے محفوظ رہو گے۔ اُس دن لوگ غمگین ہوں گے اور تمؑ پر کوئی غم نہ ہوگا۔

قرآن مجید کی یہ آیت تمہارے متعلق ہی نازل ہوئی ہے۔ "اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنٰى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ، لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خَالِدُوْنَ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ"

بالتحقیق وہ لوگ جن کے حق میں ہماری طرف سے نیکی پہلے ہی طے ہو چکی ہے وہ اُس سے دور رہیں گے وہ اُس کے جلنے کی آواز نہ سُنیں گے اور جن جن چیزوں کو اُن کا جی چاہے گا مدام اُنہی کا لطف اُٹھاتے رہینگے (وہ قیامت کا) بڑا بھاری خوف ان کو رنج نہ دیگا اور فرشتے اُن کو لینے آئیں گے (اور یہ کہے گا کہ) جس دن کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا وہ یہی ہے۔

(سورۃ الانبیاء 21، آیت 101 تا 103)

اے علی علیہ السلام! تمہارےؑ شیعوں کو حساب وکتاب کے مقام پر اُس وقت تلاش کیا جائے گا جب کہ تم جنت کے مزے لوٹنے میں مصروف ہوں گے۔

اے علی علیہ السلام! فرشتے اور جنت کے خزانہ دار تمہاراؑ اشتیاق رکھتے ہیں اور حاملینِ عرش اور ملائکۂ مقربین تمہارےؑ لیے خصوصی طور پر دعائیں کرتے ہیں اور تمہاریؑ محبت کا واسطہ دے کر خدا سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور جب تمہارا کوئی شیعہ اِس جہان کو چھوڑ کر ملائکہ کے پاس پہنچتا ہے تو وہ اُسے دیکھ کر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے طویل عرصہ غائب رہنے کے بعد کوئی مسافر اپنے گھر آئے تو گھر والے خوش ہوتے ہیں۔

اے علی علیہ السلام! تیرےؑ شیعہ وہ ہیں جو خلوت کے لمحات میں خدا کا خوف کرتے ہیں اور جلوت کی گھڑیوں میں خدا کی رضا کے لیے مخلوق کی خیر خواہی کرتے ہیں۔

اے علی علیہ السلام! تیرےؑ شیعہ وہ ہیں جو بہشت کے درجات کے حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر رشک کرتے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ جب وہ خدا کے حضور حاضر ہوں تو اُن کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ تک نہ ہو۔

اے علی علیہ السلام! ہر جمعہ کے دن تیرےؑ شیعوں کے اعمال میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور جب میں اُن کے نیک اعمال دیکھتا ہوں تو میں خوش ہوتا ہوں اور جب میں اُن کی برائیاں دیکھتا ہوں تو اُن کے لیے استغفار کرتا ہوں۔ اے علی علیہ السلام! تیرےؑ ذکر تورات میں موجود ہے اور تیرےؑ شیعہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ اُن کا ذکرِ خیر تورات میں کیا گیا ہے۔ اِسی طرح سے اُن کا ذکر انجیل میں بھی موجود ہے، اہلِ کتاب "الیا" کا احترام کرتے ہیں مگر وہ اُس کے شیعوں کو کچھ زیادہ نہیں پہچانتے وہ تو بس اُنہیں اِتنا ہی جانتے ہیں جتنا کہ اپنی کتابوں میں اُن کا ذکر پاتے ہیں۔ اے علی علیہ السلام! زمین پر تمہارےؑ شیعوں کا بھلائی سے اِتنا ذکر نہیں کیا جاتا جتنا کہ آسمان میں اُن کا ذکر خیر کیا جاتا ہے۔ اُنہیں اُس بات پر خوش ہونا چاہیے اور اپنی کوششوں میں مزید اضافہ کرنا چاہیے۔

اےؑ علی علیہ السلام! نیند کی حالت میں تیرے شیعوں کی روحیں آسمان پر جاتی ہیں تو اُنہیں خدا کی ہاں جو مقام و منزلت حاصل ہے اُس کو دیکھ کر ملائکہ اُنہیں بڑے اشتیاق سے ایسے دیکھتے جیسا کہ لوگ (ہلال) عید کو دیکھتے ہیں۔

اےؑ علی علیہ السلام! اپنے اُن دوستوں سے کہہ دو جو آپؑ کا مقام پہچانتے ہیں کہ وہ اُن اعمال سے دور رہیں جسے اُن کے دشمن سرانجام دیتے ہیں۔ شبانہ روز اللہ کی رحمت اُن پر سایہ فگن رہتی ہے لہٰذا اُنہیں پلیدی سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اےؑ علی علیہ السلام! اللہ کے شدید غضب کا حق دار وہ ہے جو آپؑ کے شیعوں سے دشمنی رکھے اور آپؑ سے آپؑ کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرے اور آپؑ اور آپؑ کے شیعوں کے بجائے کسی اور سے دل لگائے اور آپؑ کے دشمن کی طرف مائل ہو جائے۔ اور آپؑ سے اور آپؑ کے شیعوں کی محبت چھوڑ کر گمراہی کا انتخاب کرے اور آپؑ سے اور آپؑ کے شیعوں کے خلاف عَلَمِ جنگ بلند کرے اور ہم اہلِ بیت علیہم السلام سے بغض رکھے اور اُن لوگوں سے بھی بغض رکھے جو آپؑ کو دوست رکھتے ہیں، اور جنہوں نے آپؑ کی مدد کی ہے اور جو اغیار پر آپؑ کو ترجیح دیتے ہیں اور جو اپنی جان و مال کو ہمارے لئے خرچ کرتے ہیں۔

اےؑ علی علیہ السلام! اپنےؑ شیعوں کو میریؐ طرف سے سلام پہچانا جنہوں نے مجھےؐ نہیں دیکھا اور میںؐ نے بھی اُنہیں دیکھا اور آپؑ اُنہیں بتائیں کہ وہ میرےؐ بھائی ہیں اور میںؐ اُن کے دیدار کا مشتاق ہوں۔ اُنہیں چاہیئے کہ میرا علم دانش آئندہ نسلوں تک پہنچائیں اور خدا کی رسی (ولایت علی علیہ السلام) سے تمسک رکھیں اور اُسے مضبوطی سے تھامے رہیں۔ اور نیک اعمال بجالانے کے لیے جدوجہد کریں، کیونکہ ہم اُنہیں ہدایت سے نکال کر گمراہی میں نہیں لے جائیں گے۔ اور آپؑ اُنہیں بتادیں کہ اللہ اُن سے راضی ہے اور اُن کی وجہ سے وہ

نہج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں ہے نہ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

ملائکہ پر فخر و مباہات کرتا ہے۔ اور ہر جمعہ کے دن اُن پر نگاہِ رحمت فرماتا ہے۔ اور ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ وہ اُن کے لیے استغفار کریں۔ اےؑ علی علیہ السلام! اُن لوگوں کی نصرت سے کبھی منہ نہ موڑنا، جنہوں نے یہ سُنا کہ میں تجھؑ سے محبت کرتا ہوں اور میریؐ محبت کو دیکھ کر اُنہوں نے تجھؑ سے محبت کی اور اُنہوں نے اُسے دین کا حصّہ سمجھ کر قبول کیا اور اُنہوں نے اپنے دل کی گہرائیوں سے آپؑ سے محبت کی اور اُنہوں نے تمہیںؑ اپنے اباء و بھائیوں اور اولاد پر ترجیح دی اور وہ آپؑ کے راستے پر چلے اور ہماری محبت و دوستی کی وجہ سے اُن پر سختیاں ڈالی گئی، مگر اُس کے باوجود اُنہوں نے ہماری مدد اپنی جان قربان کرنے کو ہی ترجیح دی۔ اگرچہ اِس کے لیے اُنہیں تکلیفیں اُٹھانی پڑیں، ناگوار باتیں سُننا پڑیں اور اُنہیں رنج و مشقت کا درد برداشت کرنا پڑا۔

آپؑ اُن لوگوں کے مہربان بنیں اور اُن کی دوستی پر قناعت کریں۔ کیونکہ اللہ نے اپنی مخلوق میں سے اپنے علم کے تحت اُنہیں ہی ہمارے لیے چُنا ہے اور ہماریؑ (بچی ہوئی) طینت سے اُنہیں پیدا کیا اور ہمارےؑ اسرار اُن کے پاس ودیعت کیئے اور ہمارےؑ حق کی شناخت کو اُن کے دلوں میں ثابت اور استوار فرمایا اور اُن کے سینوں کو وسعت دی اور اللہ نے اُنہیں ہماریؑ ولایت کی رسی سے تمسک کرنے والا بنایا۔

اور وہ ہمؑ پر ہمارےؑ کسی مخالف کو ترجیح نہیں دیتے، اگرچہ اُن سے دنیا ہی کیوں نہ رخصت ہو جائے اور حکمران اُن پر ظلم ہی کیوں نہ کریں۔ ایسے لوگ اللہ کی طرف سے تائید شدہ ہیں اور اللہ نے اُنہیں راہِ ہدایت پر گامزن کیا ہے۔ اور وہ مضبوطی سے راہِ ہدایت پر قائم ہیں۔ جب کہ دوسرے لوگ گمراہی میں حیران و پریشان ہیں اور خواہشات کے راستوں پر سرگردان ہیں اور راہِ حق اور جو کچھ خدا کی طرف سے آیا ہے وہ اُس کے دیکھنے سے اندھے

ہو چکے ہیں اور ایسے لوگ صبح و شام خدا کی ناراضگی میں گزارتے ہیں۔ آپ کے شیعہ حق و استقامت کے راستے پر قائم ہیں اور وہ مخالفین سے مانوس نہیں ہوتے۔ دنیا کا اُن سے کوئی تعلق نہیں اور اُن کا دنیا سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہ لوگ تاریکی میں چراغ ہیں۔ یہی تاریکی کے چراغ ہیں۔ یہی تاریکی کے چراغ ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(فضائل الشیعہ ،اُردو مولف شیخ صدوق ص 47 تا 60)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 527: ندائے آسمانی علیؑ اور علیؑ کے شیعہ کامیاب ہیں

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے اُنہوں نے عباس بن عامر سے، اُنہوں نے ابن بکیر سے، اُنہوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سُنا:

یقول: "ینادی مناد من السماء ان فلانا هوا امیر، وینادی مناد ان علیا و شیعة (هم) الفائزون"۔ (غیبة نعمانی)

قلت: فمن یقاتل المهدی بعد هذا؟

فقال : انّ الشّیطان ینادی: ان فلانا وشیعة (هم) الفائزون لرجل من بنی امیّة"

قلت: یعرف الصادق من الکاذب؟

قال: یعرفه الذین کانوا یروون ویقولون انه یکون قبل ان یکون ویعلمون انهم هم المحقون الصادقون"۔

امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا: آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ آگاہ رہو' فلاں امیر ہے اور ایک منادی ندا کرے گا کہ علی علیہ السلام اور اُن کے شیعہ کامیاب ہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر پتہ کیسے چلے گا کہ سچا اعلان کونسا ہے اور جھوٹا اعلان کونسا ہے؟

امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا: اُس ندا کے ہونے سے پہلے لوگ اُس کی روایت کرتے چلے آرہے ہیں۔ (اس طرح کے دو اعلان ہوں گے) اُن کو علم ہو جائے گا کہ اُن میں کون سچا ہے''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحارالانوار اُردو جلد 12 ترجمہ جلد 52-53، علامہ مجلسیؒ ص 260 تا 261)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 528: رسولِ خداؐ اور امیر المومنینؑ کی رجعت

بہذا الاسناد: حماد سے اُنہوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک ایسی مقدس ذات سے سُنا جن کی صداقت میں مجھے شک و شبہ نہیں، یعنی حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا کہ **"ان رسول اللہ وعلیا سیرجعان"**

حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور علیِ مرتضٰی امیر المومنین علی ابن ابی طالب دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحارالانوار اُردو جلد 12 ترجمہ جلد 52-53، علامہ مجلسیؒ ص 518، بحوالہ منتخب البصائر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 529: رسولِ خداؐ نے علیؑ کو مالِ غنیمت میں دو حصے دیئے

بیان کیا مجھ سے احمد بن حسن قطان نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبدالرحمٰن

بن محمد حسنی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے فرات بنِ ابراہیم کوفی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے علی ابن محمد بن حسن کولولوئی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے علی بن نوح نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد نے روایت کرتے ہوئے محمد بن مروان سے اُنہوں نے ابی داؤد سے اُنہوں نے معاذ بن سالم سے اُنہوں نے بشر بن ابراہیم انصاری سے اُنہوں نے خلیفہ بن سلیمان جہمی سے اُنہوں نے ابی مسلمہ بن عبدالرحمٰن سے اور اُنہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے ابوہریرہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ایک جنگ سے واپس مدینہ آئے تو گو کہ حضرت علی علیہ السلام کو اہل مدینہ پر اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے مگر جب مالِ غنیمت تقسیم کرنے لگے تو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دو سہم (دو حصّہ) دیئے اور فرمایا: اے گروہ مردم میں تم لوگوں کو اللہ اور رسولؐ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے اِس سوار کو نہیں دیکھا تھا جس نے داہنی جانب سے مشرکین پر حملہ کیا تھا اور اُنہیں شکست دی پھر وہ میرےؐ پاس واپس آیا اور مجھؐ سے بولا اے محمدؐ میں آپؐ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں تو مالِ غنیمت میں میرا ایک سہم (حصّہ) ہوا میں نے اپنا وہ سہم علی علیہ السلام کو دے دیا اور وہ سوار جبرائیل علیہ السلام تھے۔ اور اے گروہ مردم میں تم لوگوں کو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے اس سوار کو بھی دیکھا تھا جس نے لشکر کے بائیں جانب سے مشرکین پر حملہ کیا پھر واپس آیا مجھ سے گفتگو کی اے محمدؐ میں آپؐ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوں لہٰذا مالِ غنیمت میں میرا بھی ایک سہم ہے اور میں اپنا سہم علی علیہ السلام کو دیتا ہوں اور وہ سوار میکائیل تھے اور بخدا میںؐ نے علی علیہ السلام کو جو دو سہم دیئے ہیں وہ جبرائیلؑ و میکائیلؑ کے سہم تھے یہ سُن کر مجمع نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(علل الشرائع، اُردو مولف شیخ صدوقؒ ص130)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 530: علیؑ عَلَم بردارِ رسولِ اکرمؐ ہیں عَلَم بردار آگے ہی آگے رہتا ہے

بیان کیا مجھ سے حسین بن علی صوفی رحمۃ اللہ نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے ابوالعباس عبداللہ بن جعفر حمیری نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن عبداللہ قریشی نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے علی بن احمد تمیمی نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد بن مروان نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن یحیٰی نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد بن الحسین بن علی بن الحسین نے اُنہوں نے روایت کی اپنے پدر بزرگوار سے اُنہوں نے ان کے جدِّ نامدار سے اُنہوں نے حضرت حسینؑ بن علیؑ سے اُنہوں نے اپنے پدرِ بزرگوار قسیم الجنۃ والنار ساقیٔ کوثر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے آپؑ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی علیہ السلام تمؑ سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ میںؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا میں آپؐ سے بھی پہلے جنت میں داخل ہوں گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، جس طرح دنیا میں تم میرےؐ عَلَم بردار ہو اُسی طرح آخرت میں بھی میرےؐ علمبردار ہوں گے۔ اور عَلَم بردار تو آگے ہی آگے رہتا ہے۔

پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جنت میں داخل ہوئے اور تمہارے ہاتھ میں میرا عَلَم یعنی لوائے حمد ہے اور اُس کے پھریرے کے زیر سایہ حضرتِ آدم علیہ السلام اور اُن کے علاوہ سب (انبیاء) ہیں"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(علل الشرائع، اُردو، مولف شیخ صدوقؒ ص130)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 531: علی علیہ السلام پہاڑ پر سوار ہوئے

شیخِ مفیدؒ نے کتابِ اختصاص میں امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے:

جب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم غارِ حراء کی طرف گئے تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپؐ کے پیچھے پیچھے گئے کہ کہیں مشرکین دھوکے کے ساتھ آپؐ کو قتل نہ کر دیں، رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حراء کے اُوپر تھے اور علی علیہ السلام اُن کے سامنے دوسرے پہاڑ بنام (ثبیر) کے اُوپر تھے۔ پیغمبرِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُن کو دیکھا اور فرمایا: اے علی علیہ السلام! تمہیںؑ کیا ہوا ہے؟ علی علیہ السلام نے عرض کیا: میرےؑ ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ آپؐ نے اپنے خدشے کا اظہار کیا۔

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام اپنا ہاتھ مجھےؐ دو پس پہاڑ ہلنے لگا۔ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنا قدم اُٹھا کر دوسرے پہاڑ پر رکھ دیا، تو پہاڑ پہلے کی طرح اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلِ بیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، ص 306 تا 307، بحوالہ الاختصاص شیخِ مفیدؒ: 318، بصائر الدرجات 407 حدیث 9، بحار الانوار: 70/19، حدیث 21، تفسیرِ برہان: 127/2، حدیث 9)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 532: علیؑ ولی کی وجہ سے بارانِ رحمت نازل ہوئی ہے

ابنِ شاذان کتاب "مـائة مـنـقـبـة" میں مخبرِ صادق امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام سے اور آپؑ اپنےؑ اجداد علیہم السلام کے ذریعے امامِ حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی اور میں نُور کے حجابوں

کے پاس پہنچا تو میرےؐ پروردگار نے میرےؐ ساتھ گفتگو کی۔ اور فرمایا: اے محمدؐ! میری طرف سے علی علیہ السلام کو سلام پہنچا اور اُنہیں بتانا کہ وہ میرے بندوں پر میری حُجّت ہیں میں اپنی بارانِ رحمت کو علی علیہ السلام کے واسطے سے اپنے بندوں پر نازل کرتا ہوں اور اِس کے واسطے سے اِن سے بدیوں اور بلاؤں کو دور کرتا ہوں۔ جس دن وہ میرے ساتھ ملاقات کریں گے اُس کے ذریعے سے اُن پر حجت قائم کروں گا۔

پس اُن پر لازم ہے کہ علی علیہ السلام کی اطاعت کریں اور جو وہ حکم دیں اُس پر عمل کریں اور جس سے علی علیہ السلام روکے اُس سے اجتناب کریں، تاکہ اُن لوگوں کو اپنے پاس مقامِ صدق میں جگہ عنایت کروں اور اپنی جنت کو اُن کے لیے جائز قرار دوں۔ بصورتِ دیگر تباہ ہونے والے ہوں گے اور اپنے دشمنوں کو عبرت ناک عذاب دوں گا۔ مجھے کسی چیز کا ڈر نہیں ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلِ بیتؑ اردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 310، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مائۃ منقبۃ: 54، بشارۃ المصطفیٰ: 79، بحار الانوار: 138/38، حدیث 99)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 533: پھول پر کلمۂ شہادت

سید ہاشم بحرانی کتاب مدینۃ المعاجز میں محمد بن سنان سے نقل کرتے ہیں کہ میں امامِ جعفرِ صادق علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا۔ حضرتؑ نے مجھے فرمایا: دروازے کے پاس کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک مرد ہے جو ملکِ چین سے آیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اُسے راستہ دو، جب وہ شخص امامِ عالیٰ مقام کی خدمت میں شرفیاب ہوا تو آنحضرتؑ نے اُس سے فرمایا: کیا تم ہمیں اُس سرزمین پر جانتے ہو؟ اُس شخص نے عرض کیا: ہاں میرے آقا و مولاؑ آپؑ نے فرمایا کس وسیلے سے ہمیں پہچانتے ہو؟ اُس نے عرض کیا یا بن رسول اللہؐ۔ وہاں ایک درخت

ہے جس پر ہر سال پھول لگتے ہیں اور وہ پھول ہر روز دو دفعہ اپنا رنگ تبدیل کرتے ہیں۔ دن کے شروع میں ہم دیکھتے ہیں کہ اُن پر لکھا ہوتا ہے (**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ کے رسول ہیں'' اور دن کے آخری حصے میں اُن پر لکھا ہوتا ہے۔ (**لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ عَلِیٌّ خَلِیْفَۃُ رَسُوْلُ اللّٰہِ**) ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور علیِ مرتضیٰ علیہ السلام اللہ کے رسولؐ کے خلیفہ ہیں۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلِ بیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 311، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مدینۃ المعاجز: 640/2، حدیث 679، الخرائج: 569/2، حدیث 25، بحار الانوار: 18/42، حدیث 4)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 534: علیؑ ولی خود اپنے جنازہ کے پاس آئے

رجب البرسیؒ اہلِ کوفہ کے محدثین سے نقل کرتے ہیں: جب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام نے امیر المومنین علیہ السلام کا جنازہ کندھوں پر اُٹھایا اور اُس ابدی آرام گاہ کی طرف چلے پہلے سے نجفِ اشرف میں تیار تھی تو گھوڑے پر ایک سوار کو دیکھا، جس سے پوری فضا معطر ہو رہی تھی۔ اُس گھوڑ سوار نے ان دو ہستیوں پر سلام کیا اور امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: تم حسنؑ بن علیؑ ہو، جو سرچشمہ وحی اور قرآن سے سیراب ہوا ہے، علم و شرف کی گود میں پرورش پائی ہے اور امیر المومنین علیہ السلام اور اوصیاء کے سردار کے جانشین ہو؟ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! پھر فرمایا: اور یہ حسین بن علی علیہ السلام نبی رحمت کا نواسہ ہے، جس نے باعصمت والدہ کا دودھ پیا، آئمۂ اطہار کا باپ اور علم و حکمت کی ندی ہے؟ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا: ہاں! اور فرمایا: جنازہ میرےؑ سپرد کر دو اور تم خدا کی پناہ میں چلے جاؤ۔ امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: میرےؑ باپ نے وصیت فرمائی ہے کہ جنازے کو جبرائیل اور خضر کے علاوہ کسی کے سپرد نہ کرنا، آپ ان دو میں سے کون ہیں؟

گھوڑا سوار نے جب نقاب اپنے چہرے سے اُلٹا تو دیکھا کہ وجہ اللہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام خود ہیں، اِس کے بعد امام حسن علیہ السلام کو فرمایا:

یـا ابا محمد لا تموت نفس الا ویشهدها افما یشهد جسده؟ ''اے ابا محمد جو شخص ہر مرنے والے کے پاس آتا ہے تو کیا وہ اپنے جنازے کے پاس نہ آئے گا''؟

یا علیؑ اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلِ بیتؑ، اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 312، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ بحار الانوار: 300/42، حدیث 78، مدینۃ المعاجز: 60/3، حدیث 724)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 535: علیؑ و فاطمہؑ کا گھر رسولِ خداؐ کا حُجرہ ہے

شرف الدین نجفی نے کتاب تاویل الایات میں عبداللہ بن عجلان سے نقل کیا ہے: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا کہ آپؑ نے فرمایا: علی علیہ السلام اور فاطمہ علیہا السلام کا گھر رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا حجرہ ہے، انؑ کے گھر کی چھت عرشِ پروردگار ہے اور اِس گھر کے تہہ خانہ میں ایک شگاف ہے جہاں سے عرشِ الٰہی نظر آتا ہے۔ فرشتے ہر صبح و شام گروہ در گروہ بلکہ ہر گھڑی وحیِ اِلٰہی کے ساتھ انؑ پر نازل ہوتے ہیں اور ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہیں۔

خدائے تعالیٰ نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے لیے آسمانوں کے پردے دور ہٹا دیئے اور انؑ کی قدرتِ بینائی میں اضافہ کر دیا تا کہ عرش تک دیکھ سکیں۔ بے شک خدا نے محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کی بینائی میں بھی اضافہ فرمایا ہے، اور وہ ہمیشہ عرش کو دیکھتے ہیں، انؑ کے گھر پر عرش کے علاوہ کوئی چھت نہیں ہے۔ پس اِن کے گھر پر عرشِ پروردگار کے ذریعے سایۂ کیا گیا ہے۔ وہاں ملائکہ اور روح کے اُترنے کی جگہ ہے۔ اور یہ گروہ، در گروہ

آتے ہیں۔ آئمۂ طاہرین علیہم السلام کا کوئی ایسا گھر نہیں ہے جس میں فرشتے نہ آتے ہوں۔ اِس کی دلیل یہ آیہ شریفہ ہے۔

تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ

''فرشتے اور روح اذنِ پروردگار کے ساتھ ہر امر لے کر اُن پر نازل ہوتے ہیں''۔

(سورۃ القدر 97 آیت: 4) عبداللہ بن عجلان سے مروی ہے کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا: آیت میں (مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ) ہے امامِ عالی مقام نے فرمایا: یہ اصل میں (بِكُلِّ اَمْرٍ) ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کیا یہ تنزیل ہے۔ (یعنی اسی طرح نازل ہوا ہے) آپ نے فرمایا: ہاں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلِ بیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 313-314، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ تاویل الایات: 818/2، حدیث 4، بحار الانوار: 97/25، حدیث 71، تفسیر برہان: 487/4، حدیث 25)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 536: علیؑ ولی کے چہرے کے نور سے فرشتوں کی خلقت

ابن شاذان کتاب مائة منقبة میں انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: **"خلق الله تعالیٰ من نور وجه علی بن ابی طالب سبعین الف ملك يستغفرون له ولمحبيه الی يوم القيامة"** ''خدائے تعالیٰ وجہ اللّٰہ الناطق علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کئے ہیں جو قیامت تک آپؑ کے اور آپؑ کے دوستوں اور چاہنے والوں کے لیے استغفار کرتے رہیں گے''۔ اہلِ سُنت کے عالم خوارزمی نے اِس حدیث کو غیرِ شیعہ راویوں سے بھی ایسے بھی نقل کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلِ بیتؑ، اردو ترجمہ القطرہ جلد 1 ص 320، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مائۃ منقبۃ: 42، منقبت 19، غایۃ المرام: 585، حدیث 75، مدینۃ المعاجز: 36/3، حدیث 700)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 537: بخ بخ من مثل شيعة علیؑ

واہ، واہ کون ہے علیؑ کے شیعوں کی مثل

کتاب مسلسلات میں بکر بن احنف سے نقل ہے:

حضرت امام رضا علیہ السلام کی بیٹی فاطمہؑ نے فاطمی مستورات سے نقل کرتے ہوئے سند کو فاطمۂ زہرا علیہا السلام بنت رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم تک پہنچاتے ہوئے ہمیں خبر دی ہے کہ بی بی فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا: میںؑ نے اپنے والد بزرگوار کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب میں آسمانوں کی سیر پر گیا تو بہشت میں داخل ہوا وہاں میںؐ نے ایک محل دیکھا جو سفید مروارید سے تعمیر شدہ تھا جو اندر سے خالی تھا، اُس ایک دروازے جس پر موتیوں اور یاقوت سے مرصع تاج تھا جس پر پردہ لٹکا ہوا تھا، میںؐ نے اپنا سر بلند کیا تو دیکھا کہ اُس دروازے پر لکھا ہوا ہے، **لااله الا الله محمد رسول الله علی ولی القوم** کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللّٰہ کے، محمدؐ اللّٰہ کے رسولؐ ہیں اور علیؑ لوگوں کے ولی اور صاحب اختیار ہیں''۔

اُس پردے پر یہ بھی لکھا ہوا تھا۔ **"بخٍ بخٍ من مثل شيعة علی؟"** واہ۔ واہ کون ہے علی علیہ السلام کے شیعوں کے مثل؟ آپؐ نے فرمایا: میں اُس میں داخل ہوا، وہاں ایک اور محل دیکھا جو اندر سے خالی تھا لیکن سرخ رنگ کے عقیق سے بنا ہوا تھا۔ میں نے آج تک ایسا خوبصورت محل نہ دیکھا تھا اُس کا دروازہ سبز رنگ کے زبرجد سے بنا ہوا تھا جسے جواہرات سے مُزّین کیا ہوا تھا اور اُس پر پردہ لٹکا ہوا تھا، میں نے اپنا سر بلند کیا تو اُس پر لکھا ہوا تھا۔ **شيعة علی هم الفائزون** شیعیانِ علی علیہ السلام کا گروہ، وہ ہے جو کامیاب ہے''۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا: اے میرےؐ دوست! یہ محل کس کے لیے ہے؟ اُس

نے عرض کی: اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم! یہ آپؐ کے چچازاد بھائی اور وصی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے لیے ہے۔ قیامت کے دن تمام لوگ ننگے پاؤں اور عریاں بدن محشور ہوں گے سوائے علی علیہ السلام کے شیعوں کے، سب لوگوں کو اُن کی ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔ لیکن علی علیہ السلام کے شیعوں کو اُن کے باپ کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔

میں نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا: اے میرے دوست ایسا کیوں ہے؟ اس نے عرض کیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ علی علیہ السلام کے شیعہ اُنہیں دوست رکھتے ہیں اس لئے وہ حلال زادے ہیں اور دنیا میں پاک پیدا ہوئے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلِ بیتؑ، اُردو القطرہ جلد 1 ص 314-315، مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ بحار الانوار 76/68، حدیث 136)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 538: قالؐ: جو میںؐ نے دیکھا وہ علیؑ نے دیکھا

ابنِ عباس سے منقول ہے کہ میں نے رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے سُنا آپؐ فرماتے ہیں: اللہ تبارک وتعالیٰ سے مجھےؐ پانچ چیزیں عطا ہوئیں اور علی علیہ السلام کو بھی پانچ چیزیں ملیں، مجھےؐ جوامع الکلم عطا کیا تو علی علیہ السلام کو جوامع العلم سے نوازا، مجھےؐ نبی بنایا تو علی علیہ السلام کو وصی مقرر کیا، مجھےؐ کوثر (نسلِ کثیر) عطا کی تو علی علیہ السلام کو سلسبیل دیا، مجھےؐ وحی سے عزت بخشی تو علی علیہ السلام کو اِلہام سے نوازا، مجھےؐ اپنی طرف رات کو لے گیا (یعنی معراج عطا ہوئی) تو علی علیہ السلام کے لیے ساتوں آسمان کے دروازے کھول دیئے اور تمام پردے اُٹھا دیئے یہاں تک کہ جو میںؐ نے دیکھا وہی علی علیہ السلام نے دیکھا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(الخصال اُردو ص 154-155، مولف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 539: ولایتِ علیؑ میں کسی قسم کی رُخصت نہیں، چھوٹ نہیں

ابی حمزہ ثُمالی سے مروی ہے کہ امام محمدِ باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: السلام کی اساس و بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج بیت اللہ کرنا، ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور ہم اہلِ بیتؑ سے محبت اور انؑ کی ولایت کا قائل ہونا، لیکن اِن میں چار کے متعلق رُخصت ہے لیکن ولایت میں کسی طرح کی رُخصت اور چھوٹ نہیں ہے، یعنی جس کے پاس مال نہ ہو اُس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، جس کے پاس دولت نہ ہو اُس پر حج واجب نہیں، اور جو مریض ہو وہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے اور ماہِ مبارکِ رمضان میں کھا پی سکتا ہے۔ لیکن ولایت کے متعلق، خواہ انسان صحیح ہو یا مریض، صاحبِ مال ہو یا فقیر، ہر حال میں سب کے لیے واجب ہے اور کسی کو اس بارے میں رخصت نہیں دی گئی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(الخصال اُردو ص 149-150، مولف شیخ صدوق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 540: علیؑ کے شیعہ ہی علیؑ کے فرمان کو ماننے والے ہیں

قالؑ: ہم جب خاموش رہیں تم بھی خاموش رہو، جب ہم بولیں تم بھی بولو

وَبِهٰذَا الْاَسْنَادِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ النَّحْوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ (عَلَيْهِ السَّلَامِ) يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ اَدَّبَ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مُحَبَّتِهٖ فَقَالَ: اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" ثُمَّ فَوَّضَ اِلَيْهِ فَقَالَ: مَا آتٰاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا" وَقَالَ "مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَوَّضَ اِلٰی عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَأْتَمَنَہٗ فَسَلَّمْتُمْ وَجَحَدَ النَّاسُ فَوَاللّٰہِ لَنُحِبُّکُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا اِذَا قُلْنَا وَتَصْمُتُوْا اِذَا صَمَتْنَا وَنَحْنُ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ، وَاللّٰہِ مَاجَعَلَ اللّٰہُ لِاَحَدٍ مِنْ خَیْرٍ فِیْ خِلَافِ اَمْرِہٖ

ترجمہ: ابواسحاق نحوی کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سُنا: اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت و دوستی پر اپنے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تربیت کی اور فرمایا: **انك لعلى خلق عظيم. (سورة القلم: 4)** بے شک آپ بلند ترین اخلاق کے درجہ پر فائز ہیں''۔ پھر اللہ نے (امرِ دین) اِن کے سپرد کیا اور فرمایا: "**وما آتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فنتهوا**" رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم جو کچھ تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکے اُس سے رک جاؤ''۔ (سورۃ الحشر آیت: 7) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **من يطع الرسول فقد اطاع الله.** جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی''۔ (سورۃ النساء آیت: 80) رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اُمورِ دین علی علیہ السلام کے سپرد کئے اور اُنہیںؑ اُمورِ دین کا امین قرار دیا۔ تم نے اُن کے فرمان کو تسلیم کیا جب کہ لوگوں نے انکار کیا۔ خدا کی قسم! ہم چاہتے ہیں کہ جب ہم بولیں تو تم بھی بولو اور جب ہم خاموش رہیں تو تم بھی خاموش رہو اور ہم تمہارے اور خدا کے درمیان واسطہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی ان کے فرمان کی مخالفت کی اجازت نہیں دی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(فضائل الشیعہ اُردو ص94 تا96، مولف شیخ صدوق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 541: قال علیؑ: جو مرتا ہے مجھے دیکھتا ہے

حارث ہمدان نے جو بہت ضعیف ہو چکے تھے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ

السلام سے عرض کیا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام اس میں شک نہیں کہ میں آپؑ سے محبت رکھتا ہوں مگر دو اوقات سے بہت خوف زدہ ہوں ایک وقت نزع اور دوسرے صراط پار کرنے کے وقت سے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے جواب دیا: "**لاتخف یا حار فما من احد من اَوْلِیَائِیْ مِنْ اَعْدَائِیْ اِلَّا وَھُوَ یَرَانِیْ فِیْ ھَاتَیْنَ الْحَالَتَیْنِ وَارَاءَ وَیَعْرِفُنِیْ وَ اَعْرَفُہٗ**" اے حارثِ ہمدان تو خوف نہ کر میرےؑ دوستوں اور دشمنوں میں ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا کہ ان دو حالتوں میں مجھےؑ (علی علیہ السلام) نہ دیکھ لے اور میںؑ اُس کو نہ دیکھوں اور وہ مجھؑ کو نہ پہچانے اور میں اُس کو نہ پہچانوں۔

یَا حَارَ ھَمَدَانِ مَنْ یَمُتْ یَرَنِیْ مِنْ مُؤْمِنٍ اَوْمُنَافِقٍ قَبَلَا اے حارثِ ہمدان جو شخص بھی مرتا ہے وہ مجھےؑ دیکھتا ہے خواہ وہ مومن ہو یا منافق ہو۔ **یعرفنی طرفه واعرفه. بنعته واسمه و مافعلا** وہ ایک چشم زدن میں مجھ کو پہچان لے اور میںؑ اُس کو اُس کے نام افعال اور اوصاف کے ساتھ جانتا ہوں۔

وانت عند الصراط معترضی. فلا تخف عشرة ولازلل اور تو صراط پر مجھؑ سے ملے گا پس کسی لغزش یا ٹھوکر کا خوف نہ کر۔

اقول للنار حسین توقف. للعرض ذریه لا تقربی الرجلا. جب تو وہاں ٹھہرے گا میںؑ جہنم سے کہوں گا کہ اِس شخص کو چھوڑ دے اور اِس کے قریب نہ جائے۔

ذریه لا تقربیه ان له. حبلا یحبل الوصی متصل اِس کو چھوڑ دے اور اس کے قریب نہ جائے کیونکہ اس کی رسی وصی کی رسی سے متصل ہے۔

اسقیك من بارد علی ظماء. تخاله فی الحلاوة العسلا میںؑ پیاس کے وقت تجھے ٹھنڈا پانی پلاؤں گا جو اتنا میٹھا ہوگا کہ تو اِس کو شہد خیال کرے گا الخ''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نفخ الاسرار جلد 2، ص220، بحر المعارف ص347، ناسخ التواریخ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 542: سلمانؓ کے دل کا حال اگر ابوذرؓ کو معلوم ہو جائے تو

مخبرِ صادق امامِ جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مُعَرِّفِ رَبِّ حقیقی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ: **"وَاللّٰہِ لَوْ عَلِمَ اَبُوْذَرٍ مَافِیْ قَلْبِ سَلْمَانٍ لِقَتْلِہٖ"** خدا کی قسم اگر ابوذرؓ جان لے کہ سلمانؓ کے قلب کا کیا حال تو وہ اُس کو قتل کر دے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 2 ص 224، بحوالہ بحر المعارف ص 260)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 543: سلمانِ محمدیؒ کا سوال، یا علیؑ آپؑ کا نام کیا ہے؟

سلمانِ محمدیؒ نے امیر المومنین مصداق اسماء اللہ الحسنٰی سے سوال کیا یا علی علیہ السلام آپ کا نام کیا ہے؟

امیر المومنین لسان اللہ الناطق نے جواب دیا: **"اَنَا الَّذِیْ لَا یَقُعُ عَلَیْہِ اِسْمٌ وَلَاصِفَۃٌ" ظَاھِرِیْ اِمَامَۃٌ وَبَاطِنِیْ غَیْبٌ لَا یُدْرِكُ** امیر المومنین علیہ السلام فرما رہے ہیں میںؑ وہ ہوں جس پر نہ اسم کا اطلاق ہوتا ہے اور نہ صفت کا میرا ظاہر امامت ہے اور میرا باطن غیب ہے جس کا ادراک ممکن نہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1 ص 92)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 544: قالؐ: اے علیؑ تم ہی صدیقِ اکبر، فاروق اعظم ہو

عن ابی ذر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم یقول

لعلیؑ انت اول من اٰمن و انت اول من یصافحنی یوم القیامة وانت الصدیق الاکبر وانت الفاروق الذی یفرق بین الحق والباطل و انت یعسوب المسلمین والمال یعسوب الکفار"

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے کہتے ہوئے سُنا (اے علی علیہ السلام) تمؑ سب سے پہلے میرے اُوپر ایمان لائے اور تمؑ سب سے پہلے قیامت کے دن مجھؐ سے مصافحہ کرو گے۔ (اے علی علیہ السلام) تمؑ ہی صدیق اکبر ہو اور تمؑ ہی فاروق ہو جو حق اور باطل کے درمیان فرق کرتا ہے۔ تمؑ مسلمانوں کے سردار ہو اور مال کافروں کا سردار ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(المرتضیٰؑ اُردو، تالیف سید علی جعفری ادیب فاضل صدر الافاضل وایم۔اے۔ص 130، بحوالہ ینابیع المودۃ 62)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 545: لوگوں کو اُن کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا

(قال حدثنا) ابوبکر محمد بن عمر الجعابی (قال حدثنی) ابو عبدالله جعفر بن محمد الحسینی (قال حدثنا) احمد بن عبدالمنعم (قال حدثنا) عمروبن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی علیه السلام عن جابر بن عبدالله الانصاری قال۔ قال رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم لعلی بن ابی طالب الا ابشرك الا امنحك قال بلی یا رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلم قال خلقت انا و انت من طینة واحدة ففضلت منها فضلة فخلقت منها شیعتنا فاذا کان یوم القیمة دعی الناس بامها تهم الاشیعتك فانهم یدعون باسماء آبائهم لطیب مولدهم"

ترجمہ: بحذف اسناد......حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام! کیا میں آپؑ کو خوشخبری سُناؤں؟ کیوں نہ آپؑ کو کچھ عطا کروں؟ علی علیہ السلام نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپؐ نے فرمایا: میںؐ اور آپؑ، ہم دونوں کو ایک ہی مٹی سے خلق کیا گیا ہے پس جو مٹی بچ گئی اُس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام لوگوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپؑ (علیؑ) کے شیعوں کے، اُن کو اُن کے باپ کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ صرف علیؑ کے شیعوں کی ولادت پاک ہے"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(امالی اُردو مؤلف شیخ مفیدؒ ص 513تا514)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت546: انکارِ ولایتِ علیؑ پر چار لوگوں کا انجام

جابر بن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ مولائے کائنات امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی حمد وثناء کے بعد فرماتے ہیں، اے لوگو یہ منبر کے سامنے چار بزرگ حضرات جو اصحابِ محمؐ میں شمار ہوتے ہیں اِن میں انس بن مالک براء بن عازب، اشعث بن قیس الکندی اور خالد بن یزید البجلی ہیں پھر انس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے انس اگر تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے ہوئے سُنا ہے" **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ**" اور پھر آج میری علیؑ ولایت کو گواہی نہیں دے رہا ہے تو اللہ تجھے موت نہیں دے گا مگر برص میں مبتلاء کر دے گا کہ اُسے عمامہ بھی چھُپا نہیں سکتا اور اے اشعث اگر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو" **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ**" کہتے ہوئے سُنا ہے لیکن آج میری ولایت کی شہادت نہیں دے رہا ہے تو، اللہ تجھے موت نہیں دے

گا مگر تیری بزرگی اور کرامت کو مٹا دے گا اور اے خالد بن یزید اگر تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے" **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اللھم وال والاہ و عاد من عاداہ**" کہتے ہوسُنا ہے لیکن پھر بھی اس کو گواہی نہیں دے رہا ہے۔ پس تجھے اللہ موت نہیں دے گا مگر جاہلیت کی موت اور اے براء بن عازب تو نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "**من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ**" کہتے ہوئے سُنا ہے اور پھر بھی تو نے آج گواہی دینے سے انکار کیا تو اللہ تجھے نہیں مارے گا مگر ہجرت میں ہوگا (یعنی عالم تنہائی میں) جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں، خدا کی قسم یقیناً میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ وہ برص میں مبتلا ہوگیا اور عمامے سے بھی وہ داغ نہیں چھُپا سکتا تھا۔ اشعث بن قیس کندی کو دیکھا کہ اُس کی بزرگی ختم ہوگئی اور وہ کہتا تھا کہ تمام تعریف ہے اُس خدائی میں جس نے امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی بد دعا سے دنیا میں بھی اندھا کر دیا اور آخرت میں بھی عذاب سے نجات نہیں ہے۔ اور معذب ہوگا اور خالد بن یزید جب مرا تو اُس کے خاندان والوں نے دفن کرنا چاہا تو اُس کے گھر میں گڑھا کھودا اور دفن کر دیا، لیکن جب قبیلہ کندہ والوں نے سُنا تو گھوڑوں اور اُونٹوں کے ساتھ آئے اور اُس کو گڑھے سے نکال کر ہاتھ پیر کاٹ کر اُس کے دروازے پر لٹکا دیا۔ پس وہ جاہلیت کی موت مرا اور براء بن عازب تو معاویہ نے اُسے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور وہ وہیں ہجرت کے عالم میں مر گیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(الخصال اُردو مولف شیخ صدوقؒ ص 118تا119)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت547: غزوۂ طائف کے موقع پر اللہ نے علیؑ سے سرگوشی کی

(بحذفِ اسناد) جابر بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں تر غزوۂ طائف کے موقع پر رسولِ خدا نے حضرت علی علیہ السلام کو بُلایا اور اُن سے سرگوشی کی۔ لوگ کہنے لگے جن میں

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بھی شامل تھے کہ رسولِ خدا نے ہمیں چھوڑ کر علی علیہ السلام سے ہی سرگوشی کی ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: لوگو! تم کہتے ہو کہ میںؐ نے علی علیہ السلام سے سرگوشی کی ہے۔ خدا کی قسم! میںؐ نے علی علیہ السلام سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ نے علی علیہ السلام سے سرگوشی کی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍؐ وّآل محمّد

(معجزاتِ آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز مولف سید ہاشم البحرانی ص 42 ' جلد 1 ' بحوالہ الاختصاص ' ص 199 ' بحارالانوار ج 39 ' ص 153 ' حدیث 9 ' بصائر الدرجات ص 410 ' حدیث 3)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 548: ملائکہ کا ایک بات پر اختلاف اور علیؑ کا فیصلے کے لئے آسمان پر جانا

(بحذفِ اسناد) عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں حضرتِ فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے دروازہ پر گیا اور اُنؑ سے کہا: آپؑ کا شوہر کہاں ہے؟ سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: اُنہیں جبرئیل علیہ السلام آسمان پر لے گئے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کیوں؟ فاطمۃ زہرا علیہا السلام نے فرمایا: ملائکہ کا ایک بات میں اختلاف ہوا تو اُنہوں نے اللہ سے اِسی کے محاکمہ کی درخواست کی۔ اللہ نے اُن کی طرف وحی کی کہ تم خود ہی کسی فیصل کا انتخاب کرلو۔ اِس کے بعد ملائکہ نے قاضی الحاجاتِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا انتخاب کیا''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍؐ وّآل محمّد

(معجزاتِ آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز مولف سید ہاشم البحرانی ص 51 ' جلد 1 ' بحوالہ الاختصاص مفیدؒ ص 213 ' بحارالانوار بحوالہ اختصاص ج 39 ' ص 150 ' حدیث 15)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 549: ایک فرشتہ کا زمین پر پہلی بار آنا اور امیر المؤمنینؑ کو سلام کرنا

(بحذف اسناد) حذیفہ یمانی نے بیان کیا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے اُس شخص کو دیکھا جو ابھی میرے پاس آیا تھا؟ میں کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یہ دراصل ایک فرشتہ ہے جو آج

سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اُترا۔ اِس نے اللہ سے زمین پر اُترنے کی اجازت مانگی تاکہ وہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر سلام کرے۔

چنانچہ اُس نے علی علیہ السلام کو سلام کیا اور اُس نے مجھے بشارت دی کہ حسنین علیہما السلام جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور فاطمۃ زہرا علیہا السلام جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍؐ وّآل محمّد

(معجزاتِ آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز مولف سید ہاشم البحرانی ص 62 ' جلد 1 ' بحوالہ امالی شیخ مفیدؒ ص 22 ' حدیث 4 ' بحارالانوار ج 37 ' ص 38 حدیث 26 ' علامہ مجلسیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 550: قال علیؑ میرےؑ ہی ذریعہ دین کامل ہوگا

کتابِ مذکور میں فضل سے' اُنہوں نے صالح بن حمزہ سے اُنہوں نے حسن بن عبداللہ سے' اُنہوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: " **انا الفاروق الاکبر و صاحب المیسم وانا صاحب النشر الاول والنشر الآخر و صاحب الکرات و دولۃ الدول و علی یدی یتمّ موعداللہ و تکمل کلمتہ وبی یکمل الدّین** "

ترجمہ: مولا علیؑ فرماتے ہیں میںؑ فاروق اکبر اور صاحبِ میسم ہوں' میںؑ صاحبِ نشرِ اول نشرِ آخر ہوں۔ میںؑ صاحبِ کرات (بار بار رجعت کرنے والا) ہوں' اور دولت الاول ہوں' میرےؑ ہی ہاتھوں اللہ کا وعدہ پورا ہوا اور اُس کا کلمہ تکمیل پر پہنچے گا میرےؑ ہی ذریعہ دین کامل ہوگا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍؐ وّآل محمّد

(بحارالانوار اُردو جلد 12 ' ترجمہ بحارالانوار جلد 52-53 ' ص 642 ' علامہ مجلسیؒ بحوالہ المختصر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 551: علیؑ کے شیعوں کی اور شیعوں کے دوستوں کی بخشش

شیخ ابو علیؒ شیخ طوسیؒ کے بیٹے کتاب امالی میں امام علی النقی علیہ السلام سے اور اُنہوں نے اپنے آبا وَ اجداد علیہم السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! خدائے تعالیٰ نے تجھے تیرے شیعوں، تیرے شیعوں کے دوستوں اور اُن کے دوستوں کو بخش دیا۔ تجھے مبارک ہو، تو شرک سے دور ہے اور علم سے مملو ہے"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، مؤلف سید احمد رضی الدین متبط قدس سرہ، ص 315 تا 316، بحوالہ امالی طوسیؒ: 293، حدیث 7، مجلس 11، بحار الانوار 101/68، حدیث 9)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 552: قابَ قوسین میں تصویرِ علیؑ

کراجکیؒ نے کتاب کنز الفوائد میں حمران سے نقل کیا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس آیت "ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى o فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى o پھر وہ قریب ہوا معلق ہو گیا۔ پھر دو کمان کا فاصلہ رہا یا کچھ کم (سورہ نجم 53، آیت 9،8) کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: خدائے تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے اِتنا قریب کیا گویا کہ اُس کے اور آنحضرتؐ کے درمیان مروارید کا گچھا تھا۔ اُس جگہ سونے کا چمکتا فرش بچھا ہوا تھا۔ اُس کے اُوپر ایک تصویر دیکھی تو کہا گیا: **یـا مـحـمـد اتعرف هذه الـصـورة؟ فقال نعم هذه صورة علی ابن ابی طالبؑ فاوحی الله الیه ان زوجـه فاطمة واتخذه وصیا**۔ اے محمدؐ! کیا جانتے ہو یہ کس کی تصویر ہے؟ آپؐ نے عرض کیا! ہاں: یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی تصویر ہے خدا نے فرمایا: فاطمہؑ کی علیؑ کے

ساتھ شادی کر دو اور اُسے اپنا وصی اور جانشین بنا لو"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 316، مؤلف سید احمد رضی الدین متبط قدس سرہ، بحوالہ تاویل الآیات 625/2، حدیث 8، تفسیر برہان 250/4، حدیث 11، بحار الانوار 410/18، حدیث 122، المختصر 125)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 553: تمام انبیاء ولایتِ رسولِ خداؐ و علیؑ پر مبعوث ہوئے ہیں

کتاب "المختصر" میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول ہے کہ جب شبِ معراج مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو ایک فرشتہ میرےؐ پاس آیا اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! جو آپؐ سے پہلے رِسالت پر مبعوث ہوئے ہیں اُن رَسولوں سے سوال کریں کہ وہ کس عقیدہ پر مبعوث کئے گئے ہیں؟ میںؐ نے اُن سے سوال کیا۔ اے خدا کے رسولو! تم مجھؐ سے پہلے کس عقیدہ پر رسول بنائے گئے ہو؟ اُن تمام نے عرض کیا: **عـلـی ولایتك و ولایة عـلـی بـن ابـی طـالـبؑ** آپؐ کی اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت پر مبعوث ہوئے ہیں"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 96-97، مؤلف سید احمد رضی الدین متبط قدس سرہ، بحوالہ المختصر 125، بحار الانوار 307/26، حدیث 70)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 554: علیؑ امینِ رسولِ خداؐ

ابنِ شاذان کتاب مناقب میں اباصلت سے نقل کرتے ہیں کہ: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا، جب کہ آپؐ نے خدا تبارک وتعالیٰ سے سُنا کہ علی علیہ السلام مخلوقات پر میری حجت، زمینوں کے درمیان میرا نور اور علم وحکمت پر میرا امین ہے۔ جس نے علی علیہ السلام کی معرفت حاصل کی اگرچہ وہ میری نافرمانی کرے، میں اُسے جہنم میں نہیں ڈالوں گا اور جس نے علی

علیہ السلام کا انکار کیا اگر چہ میری اطاعت کرے، میں اُسے جنت میں داخل نہیں کروں گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 180، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مائۃ منقبۃ 78، منقبت 46، بحار الانوار 166/27، ح 91)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 555: کیا علیؑ کی دوستی مجھے فائدہ پہنچائے گی؟

کراجکی قدس سرہ کتاب کنزل الفوائد میں لکھتے ہیں کہ: فقیہ بزرگوار محمد بن احمد بن حسن بن شاذان قُمی اپنی کتاب ''ایضاح وفائن النواصب'' سے اہل سُنت کی طرف ابن عباسؓ کی روایت نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ایک شخص رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شرف یاب ہوا اور عرض کیا: کیا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی دوستی مجھے کوئی فائدہ پہنچائے گی؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: میں جبرئیل علیہ السلام سے سوال کروں گا اور پھر بتاؤں گا جب آپؐ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا تو اُنہوں نے عرض کیا: میں اسرافیل علیہ السلام سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ اسرافیل علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا میں اپنے پروردگار سے مناجات کروں گا۔ دربارِ خداوندی سے اسرافیل علیہ السلام کو خطاب ہوا کہ جبرئیل علیہ السلام سے کہو کہ میرے حبیب محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرا سلام پہنچاؤ اور اُن سے کہو: تم میری نسبت ایسے ہو جیسے میں چاہتا ہوں، اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام تیری نسبت ایسے ہے جیسے تو میری نسبت ہے اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دوست اس کی نسبت ایسے ہیں جیسے علی علیہ السلام تیری نسبت ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 179 تا 180، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مشارق الانوار: 67 مائۃ منقبۃ: 43، منقبت: 20)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 556: دنیا سب کے لئے ہے اور آخرت صرف مؤمن کے لئے

وَبِھٰذَا الْاَسْنَادِ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُعْطِی الدُّنْیَا مَنْ یُحِبُّ وَیَبْغِضُ وَلَایُعْطِی الْاٰخِرَةَ اِلَّامَنْ اَحَبَّ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَسْأَلُ رَبَّهُ مَوْضِعَ سَوْطٍ مِنَ الدُّنْیَا فَلَایُعْطِیْهِ وَیَسْأَلُهُ الْاٰخِرَةَ فَیُعْطِیْهِ مَاشَآءَ وَیُعْطِی الْكَافِرَ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ اَنْ یَسْأَلَهُ مَاشَآءَ وَیَسْأَلُهُ مَوْضِعَ سَوْةٍ فِی الْاٰخِرَةِ فَلَایُعْطِیْهِ اِیَّاهُ

ترجمہ: محمد بن مسلم نے امام محمدِ باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا اور اپنے دوست اور اپنے دشمن کو عطا کر دیتا ہے، لیکن آخرت صرف اُسے دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے مومن اللہ سے معمولی دنیاوی دولت کا سوال کرتا ہے مگر اللہ اُسے نہیں دیتا اور مومن اللہ سے آخرت کا سوال کرتا ہے تو جتنی نعماتِ آخرت کی وہ خواہش کرتا ہے اللہ اُسے دے دیتا ہے اور کافر اُس سے آخرت کی ہلکی سی نعمت کا سوال کرتا ہے تو اللہ نہیں دیتا''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(فضائل الشیعہ اُردو مؤلف شیخ صدوقؒ ص: 98/97)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 557: قال علیؑ: میریؑ داڑھی خون سے مُخضب ہوگی

بیان کیا مجھ سے محمد بن سنانی رضی اللہ عنہ نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابی بشیر نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حسین بن ہشیم نے روایت کرتے ہوئے سلیمان بن داؤد سے اُنہوں نے علی بن غراب سے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ثابت بن ابی صفیہ نے روایت کرتے

ہوئے سعد بن بن طریف سے اور اُنہوں نے اصبغ ابن نباتہ سے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ کے لئے خضاب لگانے میں کیا امر مانع ہے آخر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی تو خضاب لگایا کرتے تھے؟ تو آپؑ نے فرمایا انتظار کر رہا ہوں کہ میریؑ داڑھی وقت معہود پر خون سے مخضب ہو جس کی خبر مجھےؑ میرےؑ حبیب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی ہے"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(علل الشرائع' اُردو ص 131/130' مؤلف شیخ صدوق")

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 558: قال علیؑ: ہمارے بارے میں غلو نہ کرو ہماریؑ فضیلت نہ چھپاؤ

امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ: آپؑ نے ایک شخص کو کھانے پر مدعو کیا وار اُس سے فرمایا: مجھ پر واجب ہے کہ تین صفتوں کے حامل شخص کی ضمانت لوں' اُس نے کہا وہ کیا ہیں؟ فرمایا: باہر سے کوئی شئی ہم پر داخل نہ کرے (یعنی غُلو نہ کرے ہمارے متعلق) اور ہمارے بارے میں کوئی شئی گھر میں ذخیرہ نہ کرے (یعنی ہماری کوئی فضیلت نہ چھپائے) اور عیال کے ساتھ سختی نہ کرے۔ اُس نے پوچھا یہ ساری باتیں آپؑ کے متعلق ہیں۔ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اس کی بات کا جواب اثبات میں دیا۔ (ہاں)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(الخصال اُردو ص 106' مؤلف شیخ صدوق")

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 559: علیؑ جبرئیلؑ کے قدموں کی آہٹ سُن لیتے تھے

بحذف اسناد: ابن عباسؓ کے سامنے کچھ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا شکوہ کیا! تو اُنہوں نے کہا: تم لوگ اُس کا شکوہ کرتے ہو جو اپنے گھر کی چھت پر سے جبرئیلؑ کے قدموں کی آہٹ سُنا کرتے تھے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(معجزاتِ آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز جلد 1' ص 64' مؤلف سید ہاشم البحرانی"، بحوالہ فضائل الصحابہ احمد بن حنبل ج 2 ص 653' حدیث 1112' ذخائر العقبیٰ ص 94)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 560: قال علیؑ: سانپ تو میرؑا فرمان سُنتا بھی اور عمل بھی کرتا ہے مگر افسوس' اکثر لوگ تو میریؑ بات سُنتے ہی نہیں

بحذفِ اسناد: حارث اعور کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام منبرِ کوفہ پر بیٹھ کر خطبہ دینے میں مصروف تھے کہ آپؑ نے مسجد کے ایک گوشہ کی طرف نگاہ کی تو آپؑ نے قنبر سے فرمایا: اُس بل میں تجھے جو کچھ بھی دِکھائی دے اُسے اُٹھا کر میرےؑ سامنے لے آؤ۔

قنبر گئے۔ اُنہوں نے بِل میں دیکھا تو اُنہیں وہاں ایک خوبصورت نقش و نگار والا سانپ دکھائی دیا۔ پہلے تو قنبر گھبرا گئے لیکن اپنے آقا کا حکم تھا سمجھ کر اُنہوں نے اُسے اُٹھالیا۔ سانپ اُن کے ہاتھ سے پھسلا اور سیدھا منبر کی طرف بڑھا جہاں آپؑ تشریف فرما تھے۔ اُس سانپ نے اپنا پھن بلند کیا اور امیر المؤمنین علیہ السلام سے کچھ سرگوشیاں کیں۔ پھر وہ منبر سے نیچے اُتر کر اُس بِل کی طرف آیا اور وہاں گُم ہوگیا۔ اُس کے جانے کے بعد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کچھ سوچتے رہے۔ پھر آپؑ سر جُھکا کر رونے لگے اور جب رو چکے تو حاضرین سے فرمایا: کیا تمہیں تعجب ہو رہا ہے؟ حاضرین نے کہا: مولیٰ! یہ

باتہی تعجب کی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اِس سانپ نے سمعا وطاعتا کی شرط پر حضرت رسولِ خداصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کی تھی وہ اِس وقت بھی میراؑ فرمان سُنتا اور اُس پر عمل بھی کرتا ہے۔ کیونکہ میںؑ رسولِ خداصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وصی ہوں۔ لیکن تمہاری حالت یہ ہے کہ میںؑ تمہیں **سمعا و طاعتا** کا حکم دیتا ہوں تم میں سے کچھ میراؑ فرمان سُنتے ہیں اور اُس پر عمل کرتے ہیں اور کچھ لوگ سرے سے نہ تو میراؑ فرمان سُنتے ہیں اور نہ ہی میریؑ اطاعت کرتے ہیں

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(معجزات آلِ محمدؐ اردو ترجمہ مدینۃ المعاجز جلد 1، ص 91-91، مؤلف سید ہاشم البحرانیؒ، بحوالہ الثاقب فی المناقب ص 247 حدیث 1 بحار الانوار ج 41 ص 231 حدیث 2 الخرائج ج 1 ص 191 حدیث 37 اِسی روایت کو حضینی نے الہدایہ، ص 27 پر بھی نقل کیا ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 561: موسٰیؑ وہارون کی مدد کرنے والا سلطان کون تھا؟

اللہ نے علیؑ کے ذریعہ ہر نبی کی مدد چھپ کر اور رسولِ خداؐ کی چھپ کر اور ظاہراً بھی کرائی

رجب البرسیؒ مشارق الانوار الیقین میں لکھتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسٰی علیہ السلام وحضرت ہارون علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ فرعون کو جا کر تبلیغ کریں۔ حکم الٰہی پا کر دونوں بھائی دربارِ فرعون کی طرف روانہ ہوئے اور دونوں دل ہی دل میں گھبرا رہے تھے نجانے فرعون ہم سے کیا سلوک کر بیٹھے۔ اِتنے میں اُنہوں نے دیکھا کہ ایک سوار اُن کے آگے آیا جس نے زربفت کا لباس پہنا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی۔ اُس نے اِن سے کہا کہ! تم دونوں بے خطر ہو کر میرے پیچھے چلے آؤ۔ اُس سوار نے فرعون کے پاس پہنچ کر فرعون سے کہا: اِن دونوں بزرگواروں کی اطاعت کرو ورنہ میں تجھے قتل کر دونگا۔

فرعون یہ دھمکی سُن کر گھبرا گیا اور پھر وہ شاہسوار اُس کی نظروں سے اَوجھل ہو گیا۔ فرعون نے حضرتِ موسٰی علیہ السلام وحضرت ہارون علیہ السلام سے کہا کہ تم کل میرے پاس آنا اور جو کچھ تمہیں کہنا ہو مجھ سے کہنا۔

جب موسٰیؑ وہارونؑ چلے گئے تو فرعون نے اپنے دربانوں سے کہا: تم نے اُس شاہسوار کو میری اجازت کے بغیر کیوں آنے دیا تھا؟

دربانوں نے کہا: ہمیں آپ کی عزت کی قسم! ہم نے کسی شاہسوار کو یہاں سے گزرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہمارے سامنے تو صرف یہی دو بھائی گزر کر آپ کے پاس آئے ہیں۔

وہ شاہسوار مثالِ علی علیہ السلام تھا۔ جس کے ذریعہ سے اللہ نے انبیاء کی چُھپ کر تائید کرائی اور محمد مصطفٰیؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کھلم کھلا تائید کرائی۔ کیونکہ علی علیہ السلام ہی اللہ کا وہ کلمہ کُبریٰ ہے جس اللہ نے اپنے اولیاء کی مدد کے لئے مختلف ادوار میں مختلف صورتوں میں علی علیہ السلام کو بھیجا۔ اور علی علیہ السلام نے اولیائے الٰہی کی ہر دور میں مدد کی اور اِسی کلمہ کُبریٰ کا واسطہ دے کر اولیائے الٰہی نے خدا سے دعائیں کیں۔ اللہ نے اِن کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا اور اُنہیں مشکلات سے نجات دی اور قرآنِ مجید کی اِس آیت میں اِسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ "**و نجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بایاتنا**" ہم تم دونوں کے لئے سلطان مقرر کریں گے فرعون اور اُس کے پیرو ہماری آیات کی بدولت تم تک نہ پہنچ پائیں گے۔

ابن عباس نے کہا: اِن دونوں کے لئے وہ شاہسوار آیت الکُبریٰ اور سلطان (علیؑ) تھا۔

(مشارق الانوار الیقین ص 81)

مفسرین نے اِس آیت مجیدہ کی تفسیر میں لکھا' یہ آیت اور سلطان علی علیہ السلام کی صورت تھی۔ اِسی طرح دوسرے انبیاء کے لئے بھی علی علیہ السلام کی صورت آیت اللہ الکُبریٰ بنتی رہی۔ رجب البرسیؒ لکھتے ہیں: رسولِ خداصلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "**یا علیؑ ان اَللّٰه اَیَّدَبِكَ النَّبِیِّنَ سِرًّا وَاَیَّدَنِیْ بِكَ جَهْرًا**"

''اے علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی تائید تیرے ذریعے چُھپ کر کرائی اور میریؐ تائید تیرے ذریعے سے کھلم کھلا کرائی''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(معجزات آل محمدؐ اردو ترجمہ مدینۃ المعاجز، جلد 1، ص 94/93، مؤلف سید ہاشم البحرانیؒ، بحوالہ مشارق الانوار ص 81)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 562: سورج نے علیؑ سے مخاطب ہو کر کہا:

یا اول ، یا آخر ۔ یا ظاھر ۔ یا باطن

ابوعبداللہ محمد بن عباس المعروف ابن حجام نے اپنی کتاب **"ما انزل اللہ فی اھل البیتؑ من القراٰن"** میں اپنی اسناد کے ساتھ جابر بن عبداللہ سے روایت کی۔ اُنہوں نے فرمایا: مدینہ کی گلی میں میری ملاقات عمار یاسرؓ سے ہوئی۔ میں نے اُن سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ اِس وقت اپنی قوم کے سرداروں کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آج عجیب بات یہ ہوئی کہ ہم نے صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ پھر جب سورج چڑھ آیا تو اُس وقت علی علیہ السلام مسجد میں آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر علی علیہ السلام کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اُنہیں اپنے قریب بٹھایا یہاں تک کہ علی علیہ السلام کے گھٹنے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں سے لگ رہے تھے۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علی علیہ السلام اُٹھو اور سورج سے گفتگو کرو۔ وہ بھی تم سے گفتگو کرے گا۔

اہل مسجد نے تعجب سے کہا: کیا سورج علی علیہ السلام سے گفتگو کرے گا؟ کچھ حاسد تو آہستہ سے کہنے لگے کہ یہ تو ہر وقت اپنے ابن عم کے نام کو بلند کرنا چاہتے ہیں۔

علی علیہ السلام اُٹھے اور آپؑ نے سورج سے فرمایا: **"کیف اصبحت یا خلق اللہ"**؟ اے مخلوقِ خدا تم کیسے ہو اور تم نے کیسے صبح کی؟

نھج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

سورج سے آواز بلند ہوئی: **"بخیر یا اخا رسول اللہ یا اول یا آخر یا ظاھر یا باطن یا من ھو بکل شیء علیم"** ''میں خیریت سے ہوں اے برادر رسولؐ اے اول۔ اے آخر۔ اے ظاہر۔ اے باطن اور اے وہ شخصیت جو ہر چیز کو جانتی ہے''

حضرت علی علیہ السلام رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریمؐ نے تبسم فرمایا اور کہا: تم مجھےؐ بتاؤ گے یا میں تمہیںؑ بتاؤں؟ حضرت علی علیہ السلام نے کہا: یا رسول اللہؐ! میں آپؐ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا: سورج نے تمہیںؑ ''اول'' کہا ہے تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ تمؑ اللہ پر ایمان لانے والے پہلے فرد ہو۔ سورج نے تمہیں ''آخر'' کہہ کر سلام کیا ہے اِس کی وجہ یہ ہے کہ تمؑ میرے غسل وکفن میں تمؑ آخر تک شریک رہو گے۔ سورج نے تمہیںؑ یا ظاھر کہا ہے اِس کی وجہ یہ ہے کہ میرےؐ پوشیدہ رازوں پر تم کو ہی غلبہ حاصل رہے گا۔ سورج نے تمہیںؑ یا باطن کہہ کر سلام کیا ہے تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ تمؑ میرے علم کو اپنے بطن میں سنبھال کر رکھو گے۔

علاوہ ازیں سورج نے تمہیں یا من ھو بکل شیء علیم کہہ کر سلام کیا ہے۔ تو اِس بات کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حلال، حرام، فرائض، احکام تنزیل، تاویل، ناسخ، منسوخ، محکم متشابہ اور مشکل کا جو بھی علم نازل کیا ہے تمؑ اُن تمام علوم کے عالم ہو۔ اگر مجھےؐ یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میریؐ اُمت کے لوگ تیرے متعلق وہ کچھ نہ کہیں جو نصاریٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے۔ تو میںؐ تیرےؑ متعلق وہ کچھ کہتا کہ لوگ تیرے قدموں کی خاک اُٹھا کر اُسے ذریعہ شفا بنا لیتے۔

حضرتِ جابر کا بیان ہے، جب عمار مکمل واقعہ سُنا چکے تو اِتنے میں سلمانؓ آ گئے۔ عمار نے کہا سلمان بھی ہمارے ساتھ تھے تم اُن سے بھی سُن لو۔ پھر سلمان نے بھی تمام واقعہ اِسی طرح سُنایا جیسا کہ عمار یاسرؓ نے سُنایا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(معجزات آل محمدؐ اردو ترجمہ مدینۃ المعاجز جلد 1، ص 126 تا 128، مؤلف سید ہاشم البحرانیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 563: ایک یہودی کا کُتّا دو ناصبیوں (منکر فضائل علیؑ) کو زخمی کیا

حضرت ابو ہُریرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امامت میں نماز فجر پڑھی اور نماز کے بعد آنحضرتؐ نے ہماری طرف رُخ کیا اور ہم سے باتیں کرنے لگے۔ اِتنے میں ایک انصاری آیا اور اُس نے کہا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نمازِ فجر پڑھنے کے لئے گھر سے آ رہا تھا کہ فلاں یہودی کے کُتّے نے مجھ پر حملہ کیا اور میرے کپڑے پھاڑ دیئے اور میری پنڈلی کو زخمی کر دیا جس کی وجہ سے میں آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے سے محروم ہو گیا۔

دوسرا دن آیا تو ایک اور صحابی آیا اور اُس نے بھی آنحضرتؐ سے اُسی یہودی کے کُتّے کی شکایت کی اور کہا کہ اس کے کُتّے نے مجھ پر حملہ کیا اور میرے کپڑے پھاڑ دیئے اور میری پنڈلی زخمی کر دی جس کی وجہ سے میں آپؐ کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اِس کا کُتّا باؤلا (دیوانہ) ہو گیا ہے اور باؤلے کُتّے کو مارنا واجب ہے۔ یہ سُن کر رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُس یہودی کے گھر کی طرف روانہ ہوئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ چل پڑے جب آپؐ وہاں پہنچے تو انسؓ نے اُس کے دروازے پر دستک دی اور کہا کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تیرے دروازے پر آئے ہیں۔ یہودی نے فوراً دروازہ کھولا اور آنحضرتؐ سے کہا: ابو القاسم! اگر آپ کو میری ضرورت تھی تو کسی کو بھیج کر مجھے طلب کر لیا ہوتا۔ آپؐ نے خود آنے کی زحمت کیوں کی؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا کُتّا باؤلا (دیوانہ) ہو چُکا ہے اور اُس نے میرے دو ساتھیوں کو زخمی کیا ہے اور تم یہ جانتے ہو کہ باؤلے کُتّے کو مارنا ضروری ہوتا ہے لہٰذا تم اپنے کُتّے کو یہاں لے آؤ تا کہ اُسے مارا جائے۔ یہودی گھر گیا کچھ دیر بعد کُتّے کے

گلے میں رَسّی ڈالے ہوئے لے آیا۔ جب کُتّے نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے بولنے کی قوت عطا کر دی اور اُس نے فصیح عربی زبان میں رسولِ خداؐ پر سلام کیا اور کہا یا رسولِ اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپؐ یہاں کیوں تشریف لائے اور آپؐ مجھے کیوں قتل کرانا چاہتے ہیں؟ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تو نے میرے فلاں فلاں صحابہ کے کپڑے پھاڑے اور تو نے اُن کی پنڈلیوں کو زخمی کیا ہے۔ کُتّے نے کہا! یا رسول اللہؐ جن افراد کا آپؐ نے نام لیا ہے وہ دونوں منافق ہیں اور وہ دونوں آپؐ کے ابن عم امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے دشمنی رکھتے ہیں اور وہ جب یہاں سے گزرتے تھے تو وہ اُن (علیؑ) کی تنقیص کرتے ہوئے گزرتے تھے اِسی لئے مجھے اِن پر غصہ آ گیا اور میں نے اِن پر حملہ کر کے اِنہیں زخمی کر دیا۔

جب نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کُتّے کی یہ گفتگو سُنی تو آپؐ نے اُس کے مالک سے فرمایا: اِس کُتّے سے اچھا سلوک کرنا۔ پھر آپؐ واپس ہونے لگے تو یہودی آپؐ کے قدموں پر گر پڑا اور کہا! یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں کُتّے سے گرا ہوا تو نہیں ہوں میرا کُتّا آپؐ کو رسول کہتا ہے تو میں آپ کا انکار کیوں کر کروں لہٰذا میں بھی مسلمان ہوتا ہوں اور اللہ کی توحید آپؐ کی رسالت اور آپؐ کے ابن عم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی گواہی دیتا ہوں۔ اِس کے بعد یہودی اپنے پورے کُنبے سمیت مسلمان ہو گیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(معجزات آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز جلد 1، ص 159/160، مؤلف سید ہاشم البحرانیؒ بحوالہ الروضۃ فی الفضائل ص 37)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 564: علیؑ شریکِ نبوت ہوئے

ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ میں لکھتے ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی

ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسالت پر مبعوث ہونے سے پہلے علی ابن ابی طالب علیہ السلام، حضورِ اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک نور دیکھتے تھے اور ایک آواز سُنتے تھے جبکہ دوسرے لوگ اِس کو سُننے سے عاجز تھے۔ (شرح نہج البلاغہ 375/3)

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اگر تقدیر میں یہ نہ ہوتا کہ میں آخری پیغمبر ہوں تو "توؑ میرےؐ ساتھ نبوت میں شریک ہوتا۔ اب اگرچہ توؑ پیغمبر نہیں ہے لیکن پیغمبر کے وصی اور اُس کے وارث ہو، بلکہ تمام اولیاء کے سردار اور تمام پرہیزگاروں کے پیشوا ہو۔ (شرح نہج البلاغہ 210/13)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 327، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 565: علیؑ اور روزِ قیامت

اہل سُنت کے عالم خوارزمی کتاب فضائل میں انسؓ سے نقل کرتے ہیں: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اِن سات صفتوں اور ناموں سے ندا دی جائے گی۔ اے صدیق۔ اے رہنما۔ اے عبادت گذار۔ اے ہدایت کرنے والے۔ اے ہدایت یافتہ۔ اے جوان مرد اے علی علیہ السلام۔ تو اور تیرے شیعہ حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوجائیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 327/328، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مائۃ منقبۃ 150، منقبت 83، مناقب خوارزمی 319، غایۃ المرام 587)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 566: آدمؑ سے پہلے محمدؐ و علیؑ کی خلقت، کیا کوئی بیٹا باپ سے پہلے پیدا ہوتا ہے؟

سید ہاشم بحرانی نے تفسیر برہان میں روایت کی ہے کہ ابن مہران نے عبداللہ بن عباس سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ o وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ" اور یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں، اور بیشک ہم تسبیح کرنے والے ہیں۔ کی تفسیر کے متعلق سوال کیا۔ تو ابن عباس نے کہا: ہم رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام آ گئے جیسے ہی پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ علی علیہ السلام پر پڑھی۔ تو آپؐ مسکرانے لگے اور فرمایا "**مرحبا خلقہ الله قبل آدم اربعین الف عام**" خوش آمدید، اے وہ جس کو خدا نے آدم علیہ السلام سے چالیس ہزار سال پہلے پیدا کیا۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کوئی بیٹا باپ سے پہلے پیدا ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! خدا نے مجھے اور علی علیہ السلام کو آدم علیہ السلام سے اِتنی مدت پہلے پیدا کیا جو ذکر ہو چکی ہے۔ اس طرح کہ خدا نے ایک نور پیدا کیا اور اُسے دو حصوں میں برابر تقسیم کر دیا۔ آدھے حصے سے مجھےؐ اور آدھے حصے سے علی علیہ السلام کو ہر چیز سے پہلے پیدا کیا۔ پھر کائنات کو بنایا اور مخلوقات کو پیدا کیا۔ میرے اور علی علیہ السلام کے نور کے ذریعے سے ظلمت اور تاریکی کو دور کر دیا۔ اِس کے بعد ہمیں عرش کے دو سیدھی طرفوں میں قرار دیا۔ پھر فرشتوں کو پیدا کیا ہم خدا کی تسبیح کرتے تھے تو وہ بھی تسبیح کرتے تھے۔ ہم نے تہلیل کی یعنی خدا کی وحدانیت کا اعتراف کیا۔ تو اُنہوں نے تہلیل کہی۔ ہم نے تکبیر کہی تو اُنہوں نے تکبیر کہی۔ فرشتوں نے یہ سب کچھ مجھؐ سے اور علی السلام سے سیکھا۔ ابتداء ہی سے خدا کے علم ازلی میں یہ تھا کہ میرےؐ اور علی علیہ السلام کے دوستوں کو جہنم میں نہ ڈالے گا جبکہ میرےؐ اور علی علیہ السلام کے دشمنوں کو بہشت میں جگہ نہ دے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1، ص 328، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 567: حضرت علیؑ کو سلام کرنے کا ادب

کتاب قرب الاسناد میں مخبرِ صادق امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ اپنے والد بزرگوار امام محمدِ باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ایک جنگ کے لئے بھیجا۔ پھر حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایسا کام پیش آیا۔ جس کے لئے حضرت علی علیہ السلام کی طرف رجوع کرنا ضروری تھا۔ مقدادؓ کو اُنؑ کی طرف روانہ کیا اور فرمایا: خیال رکھنا کہ علی علیہ السلام کو پیچھے یا دائیں' یا بائیں طرف سے آواز نہ دینا۔ بلکہ اُن سے تھوڑا سا آگے جا کر واپس پلٹنا اور اُنؑ (علیؑ) کی طرف منہ کر کے علی علیہ السلام کے سامنے کھڑے ہو کر سلام کرنا اور کہنا رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1' ص 330' مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ قرب الاسناد 123' بحار الانوار 223/76' حدیث 3 اور 325 صفحہ حدیث 2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 568: علیؑ خدا کا وہ دل ہے جس میں خدا نے رازوں کو رکھا ہے

شیخ صدوقؒ مخبرِ صادق امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اور آپؑ حضرتِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا! ''**وَاَنَا عِلْمُ اللّٰہِ وَاَنَا قَلْبُ اللّٰہِ الْوَاعِیْ وَلِسَانَ اللّٰہِ النَّاطِقِ وَعَیْنُ اللّٰہِ النَّاظِرَۃَ وَاَنَا جَنْبُ اللّٰہ وَاَنَا یَدُاللّٰہ**'' ''میںؑ خدا کے علم کو ظاہر کرنے والا ہوں' میںؑ خدا کا وہ دل ہوں جس میں اُس نے رازوں کو رکھا ہے۔ میں خدا کی بولتی ہوئی زبان ہوں' میںؑ اُس کی دیکھتی

ہوئی آنکھ ہوں' میںؑ جنبُ اللہ ہوں کہ جس کی طرف تمام مخلوق کو توجہ کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ خدا کا قرب میرےؑ بغیر کسی کو حاصل نہ ہوگا اور میںؑ خدا کا طاقتور ہاتھ ہوں''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1' ص 331/330' مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ التوحید 164' حدیث 1' بحار الانوار 198/24' ج25)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 569: شیعیانِ علیؑ کے لئے فرشتوں کا استغفار کرنا

ابنِ شاذان کتاب مائۃ منقبۃ میں ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں۔ ''رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے چوتھے آسمان پر ایک لاکھ فرشتے اور پانچویں آسمان پر تیس لاکھ فرشتے پیدا کئے' جبکہ ساتویں آسمان پر ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے جس کا سر عرشِ خدا کے نیچے اور پاؤں زمین کے نیچے ہیں نیز خدا نے ایسے فرشتے بھی پیدا کئے ہیں کہ جن کی تعداد عرب کے دو بڑے قبیلہ ربیعہ مضر کے افراد کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ اُن کا کھانا پینا صرف یہ ہے کہ وہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اُنؑ کے دوستوں پر درود بھیجتے ہیں علی علیہ السلام کے گنہگار شیعوں اور موالیوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 1' ص 331' مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ مائۃ منقبۃ 163' منقبت 88' بحار الانوار 149/26' حدیث 22' غایۃ المرام 19' حدیث 21)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 570: قال علیؑ: اے جہنم یہ تیرا ہے اور یہ میراؑ ہے

(حدثنی) ابو المظفر بن محمد الوراق (قال حدثنا) ابو علی محمد ابن همام (قال حدثنا) ابو سعید الحسن بن زکریا البصری (قال حدثنا) عمر بن المخارق (قال حدثنا) ابو محمد الترسی عن

النضر بن سوید عن عبدالله بن مسکان عن ابی بصیر عن ابی جعفر محمد الباقر علیه السلام قالؑ قال رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلم کیف بك یا علیؑ اذا وقفت علی شفیر جهنم و قد مدالصراط وقیل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لی وهذلك فقال علی علیه السلام یا رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلم ومن اولئك قال اولئك شیعتك معل حیث کنت "

ترجمہ: بحذفِ اسناد: جناب ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! اُس وقت آپؑ کیسا محسوس کریں گے کہ جب جہنم کے کنارے پر آپؑ کھڑے ہوں گے اور پُلِ صراط لگایا گیا ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اِس سے گزرو تو آپؑ جہنم سے کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تیرا ہے اور یہ میراؑ ہے۔ علی علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ لوگ کون ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ آپؑ کے شیعہ ہوں گے اور جہاں آپؑ ہوں وہاں وہ ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص545 تا546)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 571: قالؐ: میں نے علیؑ کو کسی جنگ میں نہ دیکھا لیکن ستّر ستّر ہزار فرشتوں کے ساتھ

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

قسم اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میریؐ جان ہے میںؐ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو کسی جنگ میں نہیں دیکھا مگر جنابِ جبرائیل علیہ السلام کو ستّر ہزار فرشتوں کے ساتھ دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام کو ستّر ہزار فرشتوں کے ساتھ بائیں جانب اور ملک الموت کو سامنے اور ابر کو سر پر سایہ فگن پایا یہاں تک کہ کامیابی اور ظفر اُنؑ کو نصیب ہوئی''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(الخصال اُردو، ص117، مؤلف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 572: بظاہر اپنے کو علیؑ والا بتانے والا مؤمن سے حسد کرتا ہے

مخبرِ صادق امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے سماعہ! مومن کبھی بھی چار خصلتوں سے الگ نہیں ہوسکتا اُس کا پڑوسی اذیت دینے والا ہوگا۔ شیطان اُس کو بہکائے اور گمراہ کرنے کی تاک میں لگا رہتا ہے۔ منافق اُس کی لغزشوں اور کوتاہیوں کی کھوج کرتا رہتا ہے اور اُس کے مومن بھائی حسد کرتے ہیں۔ پھر فرمایا: اے سماعہ! لیکن اُن سب میں مومن حاسد زیادہ خطرناک ہے اُس کے لئے میں نے کہا وہ کیسے؟ فرمایا: اِس لئے کہ وہ اِس کے بارے میں (غلط اور ناروا) باتیں کہے گا (بر بناء حسد) اور لوگ اُس کی تصدیق کریں گے (ایمان کی وجہ سے البتہ یہاں ایمان سے مراد درحقیقت یہ ہے کہ جو بظاہر اپنے کو علی علیہ السلام کا چاہنے والا کہے، ورنہ اگر حقیقت میں ایک انسان مومن ہو اور تمام صفات جو ایمان کے بتائے گئے ہیں موجود ہوں ایک انسان کے اندر تو وہ حسد کیسے کرسکتا ہے اپنے برادرِ مومن سے)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(الخصال اُردو، ص125، مؤلف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 573: شیر نے شیرِ خدا سے کہا ہم آپؑ کی عترت سے محبت رکھنے والوں کو نہیں کھاتے

منقذ بن ابقع کا تعلق امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے خواص سے تھا اُس نے کہا: پندرہ شعبان کی شب میں امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ اُس مقام کی طرف روانہ ہوا جہاں آپؑ عبادت کیا کرتے تھے ۔ جب ہم وہاں پہنچے تو امیر المؤمنین علیہ السلام خچر سے اُترے اور کچھ دور چلے گئے ۔ میں نے محسوس کیا کہ خچر گھبرا رہا ہے اور خوف کی علامت کے طور پر اپنے دونوں کان کھڑے کر رہا ہے ۔ اِتنے میں میرے آقا ومولاؑ بھی آ گئے آپؑ نے خچر کے اضطراب کو ملاحظہ کیا اور مجھ سے فرمایا: میں نے کہا: مولاؑ ! مجھے کچھ پتہ نہیں ہے پھر آپؑ نے صحرا کی طرف دیکھا تو آپؑ کو شیر دکھائی دیا۔ آپؑ نے فرمایا: ربِّ کعبہ کی قسم ! ایک درندہ آیا ہے ۔ پھر آپؑ تلوار حمائل کر کے اُس کی طرف بڑھے اور آپؑ نے اُسے آواز دی ۔ آپؑ کی آواز سُن کر شیر رُک گیا اور اپنی دُم ہلانے لگا ۔ یہ منظر دیکھ کر خچر بھی پرسکون ہو گیا ۔ آپؑ نے شیر سے فرمایا: تجھے یہاں آنے کی ہمت کیسے ہوئی کیا تو نہیں جانتا کہ میں خدا کا مقرر کردہ شیر ہوں اور میں ہی حیدرِ کرار ہوں ؟ پھر آپؑ نے کہا: پروردگار ! اِسے بولنے کی قوت عطا فرما ۔

آپؑ کی دعا کے الفاظ جیسے ہی تمام ہوئے شیر بولنے لگ گیا اور اُس نے کہا: اے امیر المؤمنین اے خیر الوصیّین اے علمِ انبیاء کے وارث آپؑ پر سلام ہو ۔ میں سات دِنوں سے بھوکا ہوں اور اِن ایّام میں مجھے کوئی شکار نہیں ملا ۔ میں نے دو فرسخ کی مسافت سے آپؑ کو دیکھا تو چلا آیا کہ دیکھوں کیا یہ میرا شکار تو نہیں ہے ۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: جنگل کا شیر اچھی طرح سے سُن لے ۔ میںؑ گیارہ (۱۱) شیروں کا والد ہوں ۔ پھر آپؑ نے اپنا ہاتھ

بڑھایا اور اُس کی کمر کے بال پکڑ کر اُسے اپنی طرف کھینچا تو شیر آپ کے قدموں پر گر پڑا ۔ آپؑ نے اُس کے جسم پر شفقت سے ہاتھ پھیرا ۔ شیر نے کہا: مولاؑ میں سخت بھوکا ہوں ۔ رازقِ حقیقی کے مظہرِ کامل علی علیہ السلام نے بارگاہِ احدیت میں عرض کیا پروردگار محمدؐ وآلِ محمدؐ کے صدقے میں اِسے رزق عطا فرما ۔ پھر آپؑ نے دیکھا تو شیر ایک بکری کو کھا رہا تھا اور جب وہ کھا چکا تو اُس نے آپؑ سے کہا اے امیر المؤمنین علیہ السلام ! ہم درندے آپؑ اور آپؑ کی عترت سے محبت رکھنے والوں کو نہیں کھاتے ۔ ہم آپؑ سے اور آپؑ کے خاندان سے محبت رکھتے ہیں ۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے اُس سے پوچھا: تو کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے ؟ شیر نے کہا: مولاؑ ! خدا نے مجھے آپؑ کے دشمنوں یعنی اہلِ شام پر مُسلط کیا ہے ۔ ہم اُن کا شکار کرتے ہیں اور ہم دریائے نیل کے کنارے رہائش پذیر ہیں ۔

حضرتؑ نے فرمایا: پھر تو کوفہ کے اطراف میں کیوں آیا ہے ؟ شیر نے کہا: میرے یہاں آنے کے دو مقاصد ہیں پہلا مقصد تو آپؑ کی زیارت سے مشرف ہونا تھا اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ میں آج رات قادسیہ جاؤں گا وہاں پر آپؑ کا ایک دشمن رہتا ہے جس کا نام مالک بن سنان بن وائل ہے اور وہ جنگِ صفین میں آپؑ کی تلوار سے بچ گیا تھا ۔ میں اِن شاء اللہ آج رات اُس پر حملہ کر کے اُسے اپنا لُقمہ بناؤں گا ۔ یہ کہہ کر شیر وہاں سے چلا گیا ۔ منقذ بن البقع کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ باتیں سُن کر تعجب ہوا ۔ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے میرے تعجب کو بھانپ لیا اور مجھ سے فرمایا: تعجب کیوں کرتے ہو کیا اِس کا مجھ سے کلام کرنا سورج کے لوٹنے، کھوپڑی کے کلام کرنے اور چشمہ جاری ہونے سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے ۔ اگر میں اللہ کی عطا کردہ قوت ونصرت سے لوگوں کو معجزات دکھانا شروع کر دوں تو مجھے خوف ہے کہ لوگ اسلام کے دامن کو ہی نہ چھوڑ دیں ۔ پھر آپؑ نے وہ ساری رات عبادتِ الٰہی میں بسر کی ۔ اور جب صبح ہوئی تو میں حضرتؑ کی اجازت سے قادسیہ گیا ۔ وہاں لوگ چیخ

رہے تھے کہ آج رات مالک بن سنان کو ایک درندے نے اُس کے گھر میں پھاڑ کھایا ہے اور جب میں جائے وقوعہ پر گیا تو صرف ایک کھوپڑی اور اُنگلیوں کے چند پور بچے ہوئے تھے۔ اُس کے تمام جسم کو شیر کھا گیا تھا۔ میں نے لوگوں کو امیر المؤمنین شیرِ خدا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور جنگل کے شیر کی گفتگو سُنائی تو لوگ حضرت علی علیہ السلام کے قدموں سے مس شُدہ مٹی اُٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگانے لگے۔ جب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے لوگوں کی اِس عقیدت کو دیکھا تو فرمایا: لوگو! سُن لو! ہمارا محبّ دوزخ میں نہیں جائے گا اور ہمارا دشمن جنت میں نہیں جائے گا۔ میں ہی جنت و دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں دائیں ہاتھ والے میرے محبّ ہوں گے اور بائیں ہاتھ والے میرے دشمن ہوں گے۔ اور میں قیامت کے دن دوزخ کے کنارے پُلِ صراط پر کھڑا ہو کر دوزخ سے کہوں گا: یہ میرا ہے اور یہ تیرا ہے۔ اُسے پکڑ لے اور میرے شیعہ پُلِ صراط سے بجلی کے کوندے، رعد کی کڑک، تیز پرندے اور تیز رفتار گھوڑے کی رفتار سے گزریں گے۔

لوگوں نے یہ سُن کر کہا: اُس ذات کی حمد ہے جس نے آپؑ کو بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(معجزات آلِ محمدؑ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز، جلد 1، ص165 تا 167، مؤلف سید ہاشم البحرانیؒ، بحوالہ الفضائل شاذان، ص170/172)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 574: قالؐ: اے سلمانؓ حالاتِ علیؑ سے تعجب نہ کرو

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمانؓ! حالاتِ علی علیہ السلام سے تعجب نہ کرو بلکہ اُن اُمور سے تعجب کرو جو میرے بھائی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ظہور میں نہ آئیں ہیں۔ میںؐ نے وہ عجائبات علی علیہ السلام سے دیکھے ہیں جن کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا یعنی جب میںؐ شبِ معراج اُس مقام پر پہنچا جہاں جانے سے

جبرئیل علیہ السلام قاصر رہے۔ میںؐ اپنے خالق سے کلام کرتا تھا اور اُس کا جواب پاتا تھا۔ ناگہاں میں نے دیکھا کہ ایک شخص دور کھڑا ہے جب بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ میرےؐ برادر علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ مگر نہ علی علیہ السلام نے مجھ سے کلام کیا اور نہ میںؐ اُنؑ (علیؑ) سے کچھ بولا۔ جب میں زمین پر آیا تو وضو کر کے مشغولِ نماز ہوا۔ جب نماز سے فارغ ہوا، مبارکباد دی اور معراج کا سارا قصہ جو کچھ میرےؐ اور خدا کے درمیان گزرا تھا مشروحاً بیان کیا۔

اے سلمانؓ! کوئی نبی اور وصی اور ولی آدم علیہ السلام سے آج تک نہیں گزرا جس کی علی علیہ السلام نے بلا اور مصیبت میں مدد نہ کی ہو۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو تالیف محمد علی لکھنویؒ ص635)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 575: جس مکان میں ذکرِ علیؑ ہوتا ہے وہاں خاص خوشبو آتی ہے

''وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ مَامِنْ قَوْمٍ اِجْتَمِعُوْا یَذْکُرُوْنَ فَضَلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ هَبِطَتْ عَلَیْهِمْ مَلَائِكَةُ السَّمَآءِ''

حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جس وقت مومنین باہم آپس میں مل کر اور مجمع کی شکل میں بیٹھتے ہیں اور مناقب و فضائلِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام بیان کرتے ہیں تو فرشتے اُن پر نازل ہوتے ہیں اور اُن سے مصافحہ کرتے ہیں۔ ''فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجَتِ الْمَلٰئِكَةُ اِلَی السَّمَاءِ جب متفرق ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ اِنَّا نَشُمُّ مِنْ رِيحِكُمْ مَالَا نَشُمُّهُ مِنَ الْمَلٰئِكَة ملائکہ آسمان اُن فرشتوں سے کہتے ہیں کہ اس وقت ہمیں تم سے خوشبو آتی ہے جو ہم اور فرشتوں میں سے نہیں سونگھتے فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا عِنْدَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ مُحَمَّدً اَوْاَهْلِ بَيْتِهٖ وہ ملائکہ کہتے ہیں کہ ہم

اُس وقت اُن لوگوں کے پاس تھے جو ذکر محمدؐ و آلِ محمدؑ میں مشغول تھے۔ یہ خوشبو اُن کی خوشبو ہے وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں بھی وہاں لے چلو۔ یہ فرشتے کہتے ہیں کہ اِس وقت وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے ہیں۔ فَيَقُوْلُوْنَ اَذْهَبُوْنَا فِى الْمَكَانِ الَّذِىْ يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ پھر وہ ملائکہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُس مکان ہی میں لے چلو جہاں وہ لوگ ذکر کرتے تھے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمہ اُردو تالیف محمد علی لکھنویؒ ص398 تا399)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت576: جنتِ عدن، علیؑ اور شیعیانِ علیؑ کے لئے ہے

ابنِ شاذان حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور آپؑ اپنے آباء و اجداد علیہم السلام سے نقل کیا ہے کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنتِ عدن کو پیدا کو تو اُسے حکم دیا اپنے آپ کو زینت دو اور آراستہ کرو۔ اُس نے اپنے آپ کو مُزَین کیا اور اپنے اوپر ناز کرنے لگی اور غرور و تکبر کا شکار ہوگئی۔ خداوند عالم نے اُس سے فرمایا: آرام کر میری عزت و جلالت کی قسم میں نے تجھے مومنوں کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس تو اور تجھ میں رہنے والے خوش قسمت ہیں۔ پھر فرمایا: یا علی علیہ السلام میں جنتِ عدن تو صرف تیرےؑ اور تیرےؑ شیعوں کے لئے پیدا کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ، جلد 1، ص 332/331، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مائۃ منقبۃ: 165، منقبت 90، غایۃ المرام 587 ح 90)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت577: جو کوئی محبانِ علیؑ سے محبت کے ساتھ مصافحہ کرے تو خدا اُس کے گناہ معاف کر دیتا ہے

خوارزمی نے کتاب مناقب میں ابنِ عباس سے نقل کیا ہے: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو کوئی بھی علی علیہ السلام کے ساتھ مصافحہ کرے گا گویا اُس نے میرےؐ ساتھ مصافحہ کیا ہے اور جس نے میرےؐ ساتھ مصافحہ کیا گویا اُس نے عرش کے ارکان کے ساتھ مصافحہ کیا اور جو بھی علی علیہ السلام کو گلے ملے گویا وہ مجھؐ سے گلے ملا اور جس نے مجھےؐ گلے لگایا گویا اُس نے تمام انبیاءؑ کو گلے لگایا ہے جو کوئی محبانِ علی علیہ السلام میں سے کسی ایک کے ساتھ محبت اور لطف کے ساتھ مصافحہ کرے تو خدا اُس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور حساب کے بغیر اُسے جنت میں داخل کر دیتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ، جلد 1، ص 332، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ مناقب خوارزمی: 316، حدیث 317، غایۃ المرام 583، حدیث 47، مائۃ منقبۃ 69 منقبت 39)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت578: محبتِ علیؑ ہی آگ سے گزرنے کی سند ہے

ابن شہر آشوبؒ کتاب فضائل میں اہلسُنت کی طرف سے ابن عباسؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: میں نے پیغمبر اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا: کیا آگ سے گزرنے کے لئے کسی سند کی ضرورت ہوتی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! میں نے سوال کیا: وہ سند کیسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا حُبِّ علی بن ابی طالب ''وہ علی ابن ابی طالبؑ کی محبت ہے''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ، جلد 1، ص 333، مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ، بحوالہ ابن شہر آشوب: 156/2، بحار الانوار 202/39)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 579: علیِؑ ولی کی انوکھی سخاوت

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ بحار الانوار میں فرماتے ہیں' قاتل کفار و مشرکین امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ایک مشرک کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ اُس نے جنگ کی حالت میں حضرت سے تلوار مانگ لی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فوراً تلوار اُسے دے دی۔ اُس مشرک آدمی نے بڑا تعجب کیا اور عرض کرنے لگا: اے ابو طالبؑ کے بیٹے! اِس حال میں کہ جنگ ہو رہی ہے اور آپؑ مجھے تلوار دے رہے ہیں؟ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: اے فلاں! تو نے میریؑ طرف دستِ سوال بڑھایا اور کریمی اِس کو نہیں کہتے کہ سائل کے ہاتھ کو خالی پلٹا دیا جائے۔ اُس کافر نے جب اِس صورتِ حال کا مشاہدہ کیا تو اپنے آپ کو حضرت علی علیہ السلام کے سامنے گرا دیا اور کہا: یہ طریقہ کار اہلِ دیانت اور دیندار لوگوں کا ہے۔ پھر آپؑ کے ہاتھ کا بوسہ دیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 334/333' مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ مناقب ابن شہر آشوب 87/2' بحار الانوار 69/41)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 580: محبتِ علیؑ میں گناہ نقصان نہیں دیتا

خوارزمی انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: **حُبُّ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حَسَنَةٌ لَا تَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ وَبُغْضُهُ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ** ''علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی محبت ایسی نیکی ہے کہ اِس کی موجودگی میں کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا اور علی علیہ السلام کی دشمنی ایسی بدی اور گناہ ہے جس کی موجودگی میں کوئی نیکی فائدہ نہیں دے سکتی''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 334' مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ مناقب خوارزمی: 75' حدیث 56' مصباح الانوار 127 ینابیع المودۃ 91)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 581: اگر چاہتے ہو کہ خدا تمہارا ہمسایہ ہو

شیخ طوسیؒ کتاب امالی میں جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جو کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کا ہمسایہ ہو اور جہنم کی آگ سے محفوظ رہے تو اُسے چاہئے کہ نفس اللہ الناطق امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے محبت کرے اور اِنؑ (علیؑ) کی ولایت کو قبول کرے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 334' مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ امالی شیخ طوسیؒ 295' حدیث 27' مجلس 11' بحار الانوار 247/39' حدیث 6 بشارۃ المصطفیٰ 187)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 582: صعصعہ بن صوحان کے سوالات امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے

منہاج الحق میں لسان اللہ الناطق امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور صعصعہ بن صوحان صحابی امیر المؤمنین علیہ السلام کی گفتگو مرقوم ہے۔

صعصعہ کا سوال: **یا امیر المؤمنین انت افضل ام آدم ابو البشر؟**

جواب: امیر المؤمنین علیہ السلام: **تزكية المرء نفسه قبيح ۔ قال الله لادم اسكن انت و زوجك الجنة ۔ وان كثيرا من الاشياء اباحه الله على دانا اتركها و ماقبلتها**

اے صعصعہ کسی شخص کا اپنی تعریف کر لینا بُرا ہے (مگر سُن لے کہ) اللہ نے آدمؑ کے لئے فرمایا کہ تم اور تمہاری زوجہ جنت میں رہیں۔ بتحقیق کہ بہت سی چیزیں خدا نے میرےؑ لئے

مباح کی ہیں۔مگر میںؑ نے اُنہیں ترک کیا اور قبول نہ کیا(نوٹ: آدم نے گندم کھایا۔حضرت علی علیہ السلام عمر بھر گندم نہیں کھائے)

سوال صعصعہ: انت افضل یا امیرالمؤمنینؑ ام نوحؑ یا امیرالمؤمنین علیه السلام آپ افضل هیں یا نوحؑ ؟

جوابِ امیرالمؤمنین علیہ السلام: ان نوحا دعی علی قومه وانا مادعوت علی ظالمی حقی و ابن نوح کا کافرا وابنایٔ سید اشباب اهل الجنة ۔
نوحؑ نے اپنی قوم کے حق بددعا کی تھی اور میںؑ نے میرےؑ حق میں ظلم کرنے والوں کے لئے بھی بددعا نہ کی و نیز نوحؑ کا بیٹا کافر تھا اور میرےؑ دونوں بیٹے اہلِ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

سوال صعصہ: انت افضل ام موسٰیؑ کلیم الله یا امیرالمؤمنین علیه السلام۔آپؑ افضل ہیں یا موسٰیؑ کلیم اللہ؟

جوابِ امیرالمؤمنین علیہ السلام: ان الله ارسل موسٰی الی فرعون قال انی اخاف ان یقتلون حتی قال الله لا تخف ان لا یخاف لدی المرسلون قال رب انی قتلت منهم نفسا فاخاف ان یقتلان و انا ما خصت حین ارسلنی رسول الله صلّی الله علیه وآلہٖ وسلم علی تبلیغ سورة براة ان اقراها علی قریش فی الموسم مع انی کنت قتلت کثیرا من صنادید قریش نذهبت الیهم وقوات علیهم وماخفتهم
بے شک خدا نے موسٰیؑ کو فرعون کی طرف بھیجا تھا اور موسٰیؑ نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ قتل کر دیا جاؤں گا۔یہاں تک کہ خدا نے فرمایا کہ خوف مت کر کیونکہ مرسلین خوف نہیں کرتے۔موسٰیؑ نے عرض کیا کہ پروردگار میں نے اُن میں سے ایک آدمی کو قتل کیا ہے اِس لئے میں ڈرتا

ہوں کہ قتل کیا جاؤں گا اور میںؑ (علیؑ) نے خوف نہیں کیا جب کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھےؑ سورہ برأت کی تبلیغ کے لئے بھیجا تھا کہ حج کے زمانہ میں قریش کے سامنے پڑھوں حالانکہ میں نے قریش کے بڑے بڑوں میں سے بہت سوں کو قتل کیا تھا۔پس میں اُن کی طرف گیا اور اُن پر سورہ برأت پڑھا اور خوف نہ کیا۔

سوالِ صعصعہ: انت افضل ام عیسٰی بن مریم یا امیرالمؤمنین علیه السلام؟ آپ افضل ہیں یا عیسٰیؑ بن مریم؟

جوابِ امیرالمؤمنین علیہ السلام: عیسٰیؑ ام کانت فی بیت المقدس فلماء جاء وقت ولا دتها سمعت قائلا یقول لها اخرجی فان هذا بیت العبادة لا بیت الولادانا۔ فاطمه بنت اسد لما قرب وضع حملها کانت فی الحرام فانشق حایط الکعبة و سمعت قائل یقول لها ادخلی قدخلت فی وسط البیت وانا ولدت فیه فان لیس لاحد هذه الفضیلة غیری لا قبلی ولا بعدی

ترجمہ: جب عیسٰیؑ کی ولادت کا وقت آیا اُن کی ماں بیت المقدس میں تھیں اور کسی کہنے والے کو کہتے سُنا کہ یہاں سے باہر نکل جائے کہ بتحقیق یہ عبادت خانہ ہے زچگی خانہ نہیں اور جس وقت میریؑ ماں فاطمہؑ بنتِ اسد کے وضع حمل کا وقت قریب آیا وہ حرم میں تھیں پس دیوارِ کعبہ شق ہوئی اور وہ کسی کہنے والے کو کہتے سُنیں کہ اندر داخل ہو پس وہ خانۂ کعبہ میں داخل ہو گئیں اور بیت اللہ کے وسط میں، میںؑ (علیؑ) تولد ہوا پس یہ فضیلت میرےؑ قبل اور میرےؑ بعد سوائے میرےؑ کسی کے لئے نہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، ص 374/372، بحوالہ منہاج الحق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت583: اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے

ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ کوہِ قاف کے پَرے ایک عالم ہے جہاں میرے سوائے کوئی نہیں پہنچ سکتا میں ...... اِس کے ساتھ میرؑا علم ایسا ہے جیسا کہ تمہاری اِس دنیا کے ساتھ میں' اس پر محیط اور گواہ ہوں۔ اگر میںؑ چاہوں کہ دنیا کے ساتوں آسمانوں اورزمینوں پر سے گذر جاؤں تو ایک چشم زدن سے کم وقفہ میں گذر سکتا ہوں کیونکہ میرے پاس اسمِ اعظم ہےاور میں آیتِ عُظمٰی اور معجزۂ باہرہ ہوں'یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1 ص 375/374' بحوالہ مشارق الانوار بصائرالدرجات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت584: قال علیؑ! مجھے چھ (6) چیزیں عطا کی گئی ہیں

محمد بن یحیٰی اوراحمد بن محمد نے محمد بن حسن سے' اُنہوں نے علی بن حسان سے اُنہوں نے ابوعبداللہ ریاحی سے' اُنہوں نے ابوصامتِ حلوانی سے اُنہوں نے حضرت ابوجعفرامام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ حضرت امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کاارشاد ہے"**لقد عطیت الست علم المنایا والبلایا (والوصایا) وفصل الخطاب و انی لصاحب الکرات و دولة الدول و انی لصاحب العصا والمیسم والدابة التی تکلم الناس**

ترجمہ: فرمایا امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مجھے چھ (6) چیزیں عطا کی گئی ہیں علم منایا و بلایا وصایا اور فصل الخطاب اور میںؑ صاحب کرات ہوں اور میںؑ دولت الدول ہوں' میںؑ صاحبِ عصا و میسم ہوں اور میںؑ وہ دابۃ الارض ہوں جولوگوں سے گفتگو کرے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحارالانوار جلد 12' اُردو ترجمہ جلد 53/52' ص 648' مؤلف علامہ مجلسیؒ بحوالہ کافی' بصائرالدرجات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت585: رسولِ خداؐ کے والدین نے قبر سے نکل کر ولایتِ علی علیہ السلام کا اقرار کیا

بیان کیا مجھ سے ابوالحسن بن محمد بن عمرو بن علی البصری نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبدالسلام بن محمد بن ہارون ہاشمی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن محمد عقبۂ شیبانی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوالقاسم خضر بن ابان نے روایت کرتے ہوئے ابی ہدیہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے کہا کہ ایک دن حضرت ابوذر مسجدِ رسولؐ میں آئے اور کہا میں نے ایسی چیز کبھی نہیں دیکھی جو کل شب میں نے دیکھی۔ لوگوں نے پوچھا! تم نے کیا دیکھا؟ اُنہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر کے دروازے سے رات کے وقت نکلے اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور دونوں بقیع کی طرف چلے گئے اور میں اِن دونوں کے پیچھے پیچھے چلا۔ وہ دونوں مقابر مکہ کے پاس آئے پس آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذرا مُڑ کر اپنے پدرِ بزرگوار (جنابِ عبداللہؑ) کی قبر پر پہنچے وہاں دو رکعت نماز پڑھی۔ ناگہاں میں نے دیکھا کہ قبر شق ہوئی اور حضرت عبداللہؑ بیٹھے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں " **اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ** " آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بابا جان آپ کا ولی کون ہے؟ اُنہوں نے کہا اے فرزند ولی کون؟ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ علی علیہ السلام ہیں تو حضرتِ عبداللہ نے کہا علیؑ میرے ولی ہیں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا اب آپؑ اپنے روضہ میں جائیں اور آرام فرمائیں۔

اِس کے بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کا رُخ کیا اور اُس کے بعد اُس طرف دو رکعت نماز پڑھی جس طرح پدرِ بزرگوار کی قبر پر پڑھی تھی۔ پھر یک بیک قبر شق ہوگئی اور آپؐ کی والدہ گرامی کہتی ہوئی سُنائی دیں۔ "**اشھد ان لا الہ الا اللہ**

و انك نبی الله ورسوله " آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا! اےَ مادرِ گرامی اور آپ کا ولی کون ہے؟ اُن محترمہ نے فرمایا اےَ فرزند ولی کون؟ آنحضرت نے فرمایا وہ یہی علی ابن ابی طالب علیہ السلام تو ہیں والدہ گرامی رسولِ خداؐ نے کہا ہاں میرے ولی علی علیہ السلام ہیں۔ اِس کے بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اےَ والدہ گرامی اب آپ اپنے روضہ میں جا کر آرام فرمائیں۔ حضرت ابوذرؓ سے یہ واقعہ سُن کر لوگوں نے اِن کی تکذیب کی اور کہا یہ جھوٹ بولتے ہیں اِن کا گریبان پکڑا اور رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گئے اور کہا یا رسول اللہؐ آج اُنہوں نے آپؐ پر بہت بڑا جھوٹ لگایا۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اُنہوں نے کیا جھوٹ لگایا؟ لوگوں نے کہا: ابوذرؓ نے ایسا ایسا کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کسی ایسے شخص پر جو ابوذرؓ سے زیادہ صادق اللہجہ اور سچ بولنے والا ہو نہ اُس نیلے آسمان نے کبھی سایہ کیا اور نہ زمین نے اُس کے پاؤں چومے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(علل الشرائع اُردو جلد 1'ص 134/133'مؤلف شیخِ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 586: قالؐ اےَ علیؑ تم انزع البطین ہو

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اےَ علی علیہ السلام! اللہ نے تمہاری مغفرت کی اور تمہارے خاندان اور تمہارے شیعوں اور تمہارے شیعوں سے محبت کرنے والوں اور تمہارے شیعوں کے محبوں سے محبت کرنے والوں کی مغفرت کی ہے۔ ''اےَ علیؑ تمہیں بشارت ہو تم انزع البطین ہو یعنی تم شرک سے دور اور علم سے لبریز ہو''

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(عیون اخبار الرضاؑ اُردو جلد 2 ص 114'مؤلف شیخِ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 587: خوشی کا راز

شیخِ صدوقؒ کتاب امالی میں ابن عباس سے نقل کرتے ہیں: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی خوش ہونا چاہتا ہے کہ خدائے تعالیٰ تمام خوبیاں اور نیکیاں اُس کے لئے فراہم کردے۔ تو اُسے چاہئے کہ میرےؐ بعد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور سرپرستی کو قبول کرے۔ ''علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دوستوں کو دوست رکھے اور اِنؑ کے دشمنوں کو دشمن رکھے''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1'ص 335/334'مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ امالی شیخ صدوقؒ 560'حدیث 7'مجلس 72' بحار الانوار 55/27'حدیث 9'بشارۃ المصطفیٰ 150 اور 176)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 588: جو پُلِ صراط سے ہوا کی طرح گزرنا چاہتا ہو

شیخِ صدوقؒ امالی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور حضرتؑ اپنے آباء واجداد علیہم السلام سے نقل کرتے ہیں:

رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی چاہتا ہے کہ وہ پُلِ صراط سے تیز ہوا کی طرح اپنے کو عبور کرے' اور حساب کے بغیر بہشت میں داخل ہو' اُسے چاہئے میرےؐ ولی' مددگار اور تمام اُمت پر میرےؐ جانشین یعنی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو قبول کرے اور جہنم میں جانا چاہتا ہے تو وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے تعلق کو ختم کرلے اور اِنؑ کی ولایت کو ترک کردے۔

مجھےؐ اپنے رب کی عزت اور جلالت کی قسم! علی ابن ابی طالب علیہ السلام خدا کی رحمت کا

دروازہ ہے۔ جس سے داخل ہونا چاہیئے اِس کے علاوہ کوئی آدمی کسی مقصد تک نہیں پہنچتا۔ وہ ہدایت کا صراطِ مستقیم ہے۔ وہ ایسی شخصیت ہے جس کی ولایت کے بارے میں خدا قیامت کے دن سوال کرے گا''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 337' مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ امالی صدوق 363' حدیث 4' مجلس 48' بحارالانوار 97/38' حدیث 16)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 589: علیؑ امامِ ہدایت ہے' تاریکی میں چمکتا ہوا چراغ

ابنِ شاذان کتاب مائۃ منقبۃ میں ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علی علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام تمہارے لئے ایسی خبر لایا ہے جس نے میری آنکھ کو روشن اور دل کو شاد کردیا ہے۔ اُس نے میرےؐ لئے نقل کیا کہ خدا نے فرمایا: میری طرف سے محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام دو اور اُنہیں خبر دو علیؑ امامِ ہدایت ہے تاریکی میں چمکتا ہوا چراغ اور اہلِ دنیا پر حُجّتِ خدا ہے وہ صدیقِ اکبر اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ میں نے اپنی عزت وجلالت کی قسم کھائی ہے کہ جو کوئی بھی اِسؑ (علیؑ) کی اور اِسؑ کے بعد آنے والے جانشینوں کی ولایت کو قبول کرے اور اُس کے حکم کی اطاعت کرے۔ میں اُسے دوزخ کی آگ میں نہیں ڈالوں گا اور جو کوئی اِسؑ کی ولایت کو چھوڑ دے اِسؑ کے اور اِسؑ کے بعد والے جانشینوں کے حکم کی اطاعت نہ کرے اُسے بہشت میں داخل نہ کروں گا اور یہ میرا اٹل فیصلہ ہے کہ جہنم کے تمام طبقوں کو اِسؑ (علیؑ) کے دشمنوں سے اور بہشت کو علی علیہ السلام کے دوستوں سے پُر کروں''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 338' مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ' بحوالہ مائۃ منقبۃ 57' منقبت 31' بحارالانوار 113/27' حدیث 88' غایۃ المرام 45' حدیث 52 اور 166 حدیث 53)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 590: علیؑ کی انوکھی قضاوت

شیخ عباس قُمّی کتاب سفینۃ البحار میں شریح قاضی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے: میں عمر بن خطاب کی طرف سے قاضی مقرر تھا ایک دن ایک شخص میرے پاس آیا اور کہتا ہے اے ابواُمیّہ! ایک مرد نے میرے پاس دو عورتیں بطورِ امانت رکھی ہوئی تھیں جن میں سے ایک آزاد اور دوسری کنیز تھی۔ اُنہیں میں نے ایک کمرے میں ٹھہرایا ہوا تھا آج اُن کے ہاں بچہ اور ایک بچی پیدا ہوئی ہے دونوں میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہے کہ بچہ میرا ہے جبکہ بچی کا دونوں انکار کررہی ہیں تم اِن کے درمیان فیصلہ کرو۔

وہ کہتا ہے میں اِن کے درمیان قضاوت نہ کرسکا اور اس مشکل کو حل نہ کرسکا۔ لہٰذا حضرت عمر کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمر نے کہا! تو نے کیا فیصلہ کیا ہے؟ میں نے کہا اگر مجھے معلوم ہوتا تو آپ کے پاس نہ آتا۔ حضرت عمر نے تمام اصحاب پیغمبر جو وہاں موجود تھے کو حاضر کیا' میں نے یہ قصہ اُن کے سامنے بیان کیا۔ اُن سب نے عاجزی اور ناتوانی کا اظہار کیا اور اِس مسئلے کا حل میرے اور عمر کے حوالے کردیا۔ عمر نے کہا: لیکن میں جانتا ہوں کہ اِس مشکل کا حل کس کے پاس ہے سب نے کہا: گویا علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپ کی نظر میں ہیں؟ عمر نے کہا ہاں! اِنہیں کہاں تلاش کیا جاسکتا ہے؟ سب نے کہا: کسی کو اِنؑ کی طرف بُلانے کے لئے بھیجو تاکہ بُلا کر لے آئے۔ عمر نے کہا: علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہاشمی نسب اور بلند مرتبہ و مقام کا مالک ہے۔ علم و حکمت کے تمام آثار اور ذخائرِ علمی اِنؑ کے پاس ہیں اس لئے ہمیں اُنؑ (علیؑ) کی خدمت میں جانا چاہیئے۔ سب اُٹھو اور میرے ساتھ اُنؑ کی طرف چلیں۔ ہم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف روانہ ہوئے اُنہیں ایک باغ میں تلاش کرلیا۔ جہاں وہ اپنے بیلچے کے ساتھ زمین کھود

رہے تھے اور اِس آیت ''اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًی'' کیا انسان یہ گمان کرتا ہے کہ وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا...... کی تلاوت کر رہے تھے اور گریہ کر رہے تھے کچھ دیر سب نے انتظار کیا۔ آپؑ کا گریہ ختم ہوا تو اُن لوگوں نے اجازت مانگی۔ حضرت علی علیہ السلام اُن کے قریب آئے اور جو قمیص پہنا ہوا تھا اُس کی آستینیں اُوپر کی ہوئی تھیں عمر کو مخاطب کیا اور فرمایا: اے اپنے آپ کو امیر المؤمنین کہنے والے! یہاں کیوں آئے ہو؟ عمر نے عرض کیا: ایک کام سے آیا ہوں اور پھر مجھے کہا کہ مقدمہ حضرتؑ کے سامنے بیان کرو۔ میں نے تمام واقعہ بیان کیا' حضرتؑ نے فرمایا: تم نے اِس کے بارے میں کیا فیصلہ صادر کیا ہے؟ میں نے کہا! مجھے حکم معلوم نہیں تھا اور میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ جب ایسا کہا تو امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے زمین سے کوئی چیز اُٹھائی اور فرمایا: **الحکم فیها اهون من هذا** اِس مسئلہ میں حکم کرنا اِس چیز کے اُٹھانے سے آسان تر ہے'' پھر حکم دیا کہ دونوں عورتوں کو حاضر کرو' اِن دونوں میں سے ایک عورت کو ایک برتن دیا اور فرمایا: اِس برتن میں اپنا دودھ نچوڑے' جب اُس نے اپنا دودھ اِس میں نکالا تو اِس کا وزن کیا گیا' پھر ایک برتن دوسری عورت کو دیا اور فرمایا: اب تو اپنا دودھ اِس میں نکال' جب اِس نے دودھ نکالا تو اِس کا بھی وزن کیا گیا جس عورت کا دودھ ہلکا تھا اُس سے کہا: اپنی بچی کو پکڑ لے اور جس کا دودھ وزنی تھا اِس کو فرمایا بچہ تو اُٹھا لے۔ پھر عمر کی طرف منہ کیا اور فرمایا: **اما علمت ان الله تعالیٰ حط المراة عن الرجل فجعل عقلها و میرثها دون عقله و میراثه وكذالك لبنها دون لبنه**' ''کیا تو نہیں جانتا کہ خدا نے عورت کا مرتبہ مرد سے کمتر قرار دیا ہے جس طرح اِس کی عقل اور میراث مرد کی عقل اور میراث سے کمتر بنائی ہے اُسی طرح اُس کا دودھ مرد کے دودھ سے ہلکا بنایا ہے۔ عمر نے کہا: اے ابوالحسن علیہ السلام! خدائے تعالیٰ کا اِرادہ تھا کہ آپؑ لوگوں کے حاکم ہوں لیکن ملت نے قبول نہ کیا۔ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ

السلام نے فرمایا: اے اباحفص خاموش ہو جاؤ۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ''اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا'' بے شک فیصلے کا ایک معین وقت ہے (سورۃ النباء 78 آیت 17)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 1' ص 345/343' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ سفینۃ البحار 435/2' شیخ عباس قمیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 591: قال علیؑ! اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ یہ معلوم کرے وہ ہمارا محبّ ہے یا دشمن

(قال أخبرني) ابوالحسن على بن خالد المراغى رحمة الله عليه (قال حدثنا) القاسم بن محمد الذل (قال حدثنا) اسماعيل بن محمد المزنى (قال حدثنا) عثمان بن سعيد (قال حدثنا) ابوالحسن التميمى عن سيرة بن زياد عن الحكم بن عتبه عن جيش بن المعتمر قال دخلت على اميرالمؤمنين عليه السلام فقلت السلام عليك يا اميرالمؤمنين و رحمة الله كيف امسيت قال امسيت محبا لمحبنا مبغضنا لمبغضنا وامسى محبنا مغتبطا برحمة من الله كان ينتظرها وامسى عدونا يرمس بثيا به على شفا جرف هار فكان ذٰلك الشفا قد انهار به فى نار جهنم وكان ابواب الجنة قد فتحت لأهلها فهنيًا لأهل الرحمة برحمتهم والتعس لأهل النار والنار لهم يا جيش من سره ان يعلم امحب لنا ام مبغض فليمتحن قلبه فان كان يحب ولينا فليس بمبغض لنا وان كان يبغض ولينا فليس بمحب لنا ان الله تعالٰى اخذ ميثاقا محبنا بمودتنا فكتب فى الذكراسم مبغضنا نحن النجباء وافراطنا الأنبياء۔

ترجمہ: بحذفِ اسناد: جیش بن معتمر بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا السلام علیک یا امیرالمؤمنین رحمۃ اللہ آپؑ نے شام کیسے کی ہے؟ آپؑ نے فرمایا: کہ میں نے شام اِس حالت میں کی ہے کہ اپنے محبّ کے ساتھ محبت کرتا ہوں اور اپنے دشمن کے ساتھ بغض رکھتا ہوں اور میں نے شام اِس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے محبت کرنے والوں کے لئے رحمتِ خدا کی اُمید رکھتا ہوں اور میں نے شام کی اِس حالت میں کہ اپنے دشمن کو جہنم کے گڑھے کے کنارے پر دیکھ رہا ہوں اور وہ گڑھا ایسا ہے کہ جس میں جہنم کی آگ بھڑک رہی ہے اور جنت کے دروازے اُس کے اہل کے لئے کھولے گئے ہیں۔ پس اہلِ رحمت کو مبارک ہو اور اُن کے لئے رحمت ہے اور اہلِ جہنم کو آگ نصیب ہو اور یہ اُن کے لئے ہی ہے۔

اے جیش! جو یہ چاہتا ہے کہ وہ معلوم کرے کیا وہ ہمارا محبّ ہے یا دشمن؟ پس وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ ہمارے دوست سے محبت کرتا ہے تو ہمارے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا اور اگر وہ ہمارے دوست سے بغض رکھتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے محبت کرنے والوں سے ہماری مؤدت کا عھد لیا ہوا ہے اور ذکر میں ہمارے دشمنوں کے نام لکھ دیئے ہیں۔ ہم نجیب ہیں۔ الخ

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(امالی اُردو شیخ مفیدؒ ص 554 تا 555)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 592: قالؐ: اے علیؑ تمہارے متعلق میرےؐ فرامین

امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیھم السلام کی سند سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کی: آپؐ نے حضرت امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

سے فرمایا: اے علی علیہ السلام! تمہارے متعلق میرےؐ فرامین کو وہی مدِ نظر رکھیں گے جو پرہیزگار، پاکیزہ نیک اور منتخب کیے ہوئے ہوں گے اور میریؐ اُمّت میں وہ ایسے نمایاں ہوں گے جیسے سیاہ رات میں سیاہ بیل کی پشت پر سفید بال ہوں''

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(عیون اخبار الرضاؑ اُردو جلد 1 ص 278، مؤلف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 593: حدیثِ منزلت

مامون رشید کا سوال:...... اچھا یہ بتاؤ کیا آپ اِس حدیث کی روایت کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق فرمایا: **یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَؑ مِنْ مُوْسٰیؑ** ''اے علیؑ علیہ السلام تمہیں مجھؐ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے حاصل تھی''۔

اسحاق نے کہا...... جی ہاں! میں یہ حدیث کی بھی روایت کرتا ہوں۔

مامون رشید نے کہا...... تو کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہارونؑ حضرتِ موسٰیؑ کے حقیقی بھائی اور ایک باپ اور ماں سے تھے؟

اسحاق نے کہا...... جی ہاں دونوں حقیقی بھائی تھے۔

مامون رشید نے کہا...... تو علی علیہ السلام بھی رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سگے بھائی تھے؟

اسحاق نے کہا...... نہیں وہ آنحضرتؐ کے چچازاد بھائی تھے۔

مامون رشید نے کہا...... لیکن ہارونؑ نبی تھے جب کہ حضرت علی علیہ السلام نبی نہیں تھے تو پھر نہ یہ منزلت اور نہ وہ منزلت، تو اب تیری منزلت سوائے خلافت کے اور کیا باقی رہ جاتی

ہے؟ اور منافقین بھی اِس حدیث سے انکار نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ حضرت علی علیہ السلام کو ایک بوجھ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے پھر اِن کی دلجوئی کے لئے یہ کہہ دیا اور یہ حدیث اِس آیتِ قرآنی کے مطابق ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ حضرتِ موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ سے فرمایا: **وَقَالَ مُوسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ** " اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا کہ تم میری قوم میں میرے خلیفہ بنو اور اصلاح کرتے رہو اور مفسدوں کی راہ پیروی نہ کرنا۔ (سورۃ الاعراف 7 آیت 142)

اسحاق نے کہا...... جی ہاں! حضرتِ موسیٰؑ نے حضرتِ ہارونؑ کو اپنی قوم میں اپنا جانشین اپنی زندگی میں مقرر کیا تھا پھر وہ اُنہیں جانشین مقرر کر کے تورات لینے کے لئے طورِ سینا پر تشریف لے گئے اور جب طورِ سینا سے واپس آئے تو ہارونؑ کی خلافت ختم ہوگئی اِسی طرح سے جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک جانے لگے تو آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنا جانشین بنایا تھا اور جب آپؐ تبوک سے واپس آگئے تو حضرت علی علیہ السلام کی خلافت بھی ختم ہوگئی۔

مامون رشید نے کہا...... اچھا یہ بتاؤ کہ جب موسیٰ علیہ السلام طورِ سینا پر جا رہے تھے اور اُنہوں نے اپنے بھائی ہارونؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کیا تو کیا حضرتِ موسیٰؑ کے کچھ صحابی بھی اُس سفر میں ہمراہ تھے؟

اسحاق نے کہا...... نہیں حضرتِ موسیٰؑ کے ساتھ کوئی بھی صحابی نہیں تھا وہ طورِ سینا پر اکیلے تشریف لے گئے تھے اور اِن کی ساری اُمّت اور سارے اصحاب ہارونؑ کے پاس تھے۔

مامون رشید نے کہا...... اور یہ بتائیں کہ جب تبوک کے موقع پر رسولِ خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو مثلِ ہارونؑ بنا کر مدینہ میں ٹھہرایا تو اُس وقت صحابہ کی اکثریت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی یا حضرت علی علیہ السلام کے پاس مدینہ میں ٹھہری ہوئی تھی؟

اسحاق نے کہا...... صحابہ کی اکثریت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوگئی تھی۔ مدینہ میں تو صرف عورتیں، بوڑھے اور بچے ہی تھے۔

مامون رشید...... بھلا یہ کہاں کا انصاف ہے کہ علی علیہ السلام مثلِ ہارونؑ ہوں اور ہارونؑ تو پوری اُمّت اور صحابہ پر خلیفہ ہو اور علی علیہ السلام صرف بوڑھے مردوں اور عورتوں اور سے بچوں پر خلیفہ ہو؟

اصل بات...... یہ ہے کہ علیؑ مثلِ ہارونؑ اُس وقت ہی قرار پائیں گے جب وہ ہارونؑ کی طرح تمام اصحاب اور اُمّت کے خلیفہ مانے جائیں گے۔ اور اِن کی خلافت کو صرف تبوک کے لئے محدود نہ کیا جائے گا اور حضرت علی علیہ السلام کی خلافت کی دلیل اِسی حدیثِ منزلت میں ہی موجود ہے کیونکہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَؑ مِنْ مُوْسٰیؑ اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ** ۔ علی علیہ السلام کو مجھؐ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھی مگر یہ میرےؐ بعد کوئی نبی نہ ہوگا"۔

مقصد یہ ہے کہ اِنہیںؑ نبوت حاصل نہ ہوگی صرف خلافت حاصل ہوگی اور حدیث منزلت سے حضرت علی علیہ السلام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ثابت ہوتے ہیں کیونکہ حضرتِ موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی۔ **وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ○ هٰرُوْنَ اَخِی ○ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ○ وَاَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ○** اور میرا ایک وزیر (بوجھ بٹانیوالا) میرے ہی کُنبہ میں مقرر کردے میرا بھائی ہارونؑ اُس کے ذریعہ سے میری کمر مضبوط کردے اور اُس کو میرا شریک کردے" (سورہ طٰہٰ 20 آیت 29 تا 32)

اور جب حضرتِ علی علیہ السلام حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بمنزلہ ہارونؑ کے ہیں تو پھر حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام بھی رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے اِسی طرح وزیر ہوں گے جس طرح سے ہارونؑ موسیٰؑ کے وزیر تھے اور پھر حضرت علی علیہ السلام بھی اسی طرح سے خلیفہ ہوں گے جس طرح ہارونؑ خلیفہ تھے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(عیونِ اخبار الرضاؑ اُردو جلد 2' ص 421/419' مؤلف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 594: رسولِ خداؐ نے انوکھی کتاب' قرآنِ ناطق علی ابن ابی طالبؑ کے سپرد کی

ابان بن تغلبؒ سُلیم بن قیس ھلالیؒ سے روایت کرتے ہیں۔ سُلیم کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اُس عظیم ترین چیز کے متعلق آگاہ فرمائیں جو آپ علی علیہ السلام سے سُنی تھی؟ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا: اے سُلیم! تم نے مجھ سے وہ چیز دریافت کی ہے جس کو میں نے علی علیہ السلام سے سُنا تھا حضرتؑ فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بُلایا تھا آپ کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اے علی علیہ السلام! اس کتاب کو لے لو۔ میںؑ نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ! یہ کیسی کتاب ہے؟ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اِس میں میریؐ اُمت کے نیک بخت اور بد بخت لوگوں کے نام تحریر ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اِس کتاب کو تمہارےؑ سپرد کردوں"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(سُلیم بن قیس ھلالی اُردو ص 224 تا 225)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 595: اقرارِ ولایتِ علیؑ کے بغیر کوئی نبی' نبی نہیں

شیخ مفیدؒ کتاب اختصاص میں مفضل سے نقل کرتے ہیں کہ مخبرِ صادق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا بے شک خدا اپنی بادشاہی میں یکتا و تنہا ہے پس اُس نے اپنے بندوں کو اپنی معرفت کروائی۔ پھر اپنے امر کو اُن کے سپرد کر دیا اور بہشت کو اُن کے لئے جائز کر دیا۔ پس آدمیوں اور جنوں میں سے جس کے دل کو بھی خدا پاک کرنا چاہتا ہے اُسے ہماریؑ ولایت سے آشنا کر دیتا ہے اور جس کے دل کو خراب کرنا چاہتا ہے اُسے ہماریؑ معرفت سے دور رکھتا ہے پھر فرمایا" **یا مفضل والله ما استوجب آدم ان یخلقه الله بیده وینفخ فیه من روحه الا بولایة علیؑ وما کلم الله موسی تکلیما الا بولایة علیؑ ولا اقام الله عیسی بن مریم آیة للعالمین الا بالخضوع لعلی**"

اے مفضل! آدم علیہ السلام اِس لائق نہ ہوئے کہ خود اُسے اپنے ہاتھ سے پیدا کرے اور اُس میں اپنی روح پھونکے مگر علی علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ اور موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خدا نے کلام نہیں کیا مگر علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ اور خدا نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو عالمین کے لئے نشانی نہیں بنایا مگر علی علیہ السلام کے لئے خضوع کی وجہ سے"۔

پھر فرمایا: "**اجمل الامر ما استاهل خلق من الله النظر الیه الا بالعبودیة لنا** کوئی بھی ہماری بندگی کے بغیر اِس لائق نہیں ہوا کہ خدا کی نظر رحمت اِس کی طرف ہو"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 2' ص 63' مؤلف سید احمد رضی الدین متبط قدس سرہٗ بحوالہ الاختصاص 244' بحار الانوار 294/26' حدیث 56)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت596: اقرارِ ولایتِ علیؑ کے سبب دوزخ سے آزادی

سید شرف الدین نجفیؒ کتاب فضائل الآیات اور بحرانی تفسیر برہان میں ابان سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے: میں نے مخبرِ صادق امام جعفر صادق علیہ السلام سے اِس آیت (**فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ** (پس وہ عقبہ میں داخل نہ ہوا) کے بارے میں سوال کیا تو حضرتؑ نے فرمایا: اے ابان! کیا کسی اور سے اِس کے متعلق کچھ سُنا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابان! کیا اِس کے متعلق ایسی گفتگو اور وضاحت کروں جو تیرے لئے اِس دنیا اور جو کچھ اِس میں ہے سے بہتر ہو؟ میں نے عرض کیا: جی آقا فرمائیے۔ امامؑ نے فرمایا "**فَكُّ رَقَبَةٍ** (سورۃ بلد 90 آیت 13) غلام کو آزاد کرنا ہے"۔ **الناس مما اليك النار كلهم غيرك وغير اصحابك ففككم الله منها** سب کے سب لوگ دوزخ میں گرفتار ہیں سوائے تیرے اور تیرے دوستوں کے کہ خدا نے تمہیں اس سے آزاد کردیا ہے۔ میں نے عرض کیا: کس چیز کی وجہ سے ہمیں دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا **بولايتكم امير المؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام و بنافك الله رقابكم من النار** امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ تمہاری محبت اور ہماری وجہ سے تمہیں دوزخ سے آزاد کیا ہے"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 2، ص 67 تا 68، مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ، بحوالہ تاویل الآیات 799/2 حدیث 5، تفسیر برہان 465/4، حدیث 8، بحار الانوار 271/24، ح 2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت597: تشہد اور ہر مقام پر ولایتِ علیؑ کی شہادت دینا ضروری ہے

مؤلف فرماتے ہیں: ہم اِس باب کو اِس تشہد کے ساتھ ختم کرتے ہیں جو مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام نماز میں پڑھا کرتے تھے کیونکہ کچھ لوگوں سے سُنا گیا ہے کہ وہ لوگ اذان و اقامت میں ولایتِ علی علیہ السلام کی شہادت کا انکار کرتے ہیں شیخ طبرسی اپنی کتاب احتجاجِ طبرسی میں مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: "**اِذَا قَالَ اَحَدَكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلْيَقُلْ عَلِيٌّ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ**" (الاحتجاج 230/1، بحار الانوار 1/27، حدیث 1)

ترجمہ...... "جب بھی تم میں سے کوئی **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہے تو اُسے چاہئے کہ **عَلِيٌّ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيُّ اللّٰهِ** کہے"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ، جلد 2، ص 92، مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت598: تشہد میں ولایتِ علیؑ کی شہادت

یہ روایت اس رسالہ کے صفحہ نمبر 29 پر درج ہے جو فقہ مجلسیؒ کے نام سے معروف ہے روایت کا متن یہ ہے مستحب ہے کہ تشہد میں وہ جو ابو بصیر نے مخبر صادق امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اضافہ کیا جائے جو یہ ہے۔

"**بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّىْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا**

نِعۡمَ الرَّسُوۡلُ وَاَنَّ عَلِیًّا نِعۡمَ الۡوَصِیُّ وَنِعۡمَ الۡاِمَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلۡ شَفَاعَتَه فِیۡ اُمَّتِهٖ وَارۡفَعۡ دَرَجَتَهٗ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ "

ترجمہ:......خدا رحمٰن و رحیم کی مدد کے ساتھ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور تمام اچھے نام اللہ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک اور اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور اُس کے رسولؐ ہیں اور اُسے حق کے ساتھ ارسال کیا تا کہ قیامت تک خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرا خدا بہترین پروردگار ہے اور محمدؐ بہترین پیغمبرؐ ہیں اور علیؑ بہترین وصی اور امام ہیں۔ اے خدا! محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور اِس کی اُمت کے متعلق شفاعت قبول کر اور اِس کے درجے کو بلند کر' تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو عالمین کا پروردگار ہے"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ' جلد 2' ص 93' مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 599: وقتِ موت مومن رسولِ خداؐ اور علیِ مرتضٰیؑ کو دیکھے گا

برقیؒ کتاب محاسن ص 133 حدیث 157 میں عقبہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے: میں معلیٰ بن قیس کے ساتھ مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا' آنحضرتؑ نے فرمایا: اے عقبہ! خدا تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن سوائے اس عقیدہ کے جو تو رکھتا ہے کسی بندے سے کوئی عقیدہ قبول نہ کرے گا تم میں سے کسی بھی ایک شخص کے اور اِس چیز کے دیدار کے درمیان جو اِس آنکھ کی ٹھنڈک اور روشنی کا باعث بنے صرف اور صرف اتنا فاصلہ ہے کہ اِس کی جان اِس کے حلق تک پہنچ جائے۔

اِس کے بعد آنحضرت نے تکیے کا سہارا لیا اور معلیٰ نے مجھے اشارہ کیا کہ سوال کرو۔ میں

نے عرض کیا: یا ابنؑ رسول اللہؐ! جب جان اِس کے حلق میں پہنچ جائے گی تو کیا دیکھا گا؟ اور میں نے اِس سوال کا چند بار تکرار کیا امام علیہ السلام نے ہر مرتبہ فرمایا: وہ دیکھے گا اُس سے زیادہ آپؑ نے کوئی جواب نہ فرمایا جب میں نے آخری مرتبہ امامؑ عالی مقام سے عرض کیا تو امامؑ بیٹھ گئے اور فرمایا: اے عقبہ اصرار کر رہا ہے کہ تو یقیناً اِس کو جانے؟ میں نے عرض کیا ہاں' یا ابنؑ رسول اللہؐ! بے شک میرا دین میرے خون کی طرح ہے جو رگوں میں دوڑتا ہے اور میری زندگی کا سبب ہے اگر یہ نہ ہو تو میں مُردہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوں۔ اور جس وقت بھی مجھ سے یہ نہ ہو سکے کہ میں آپؑ سے سوال کروں تو اُس وقت میری آنکھوں سے آنسو نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ امامؑ نے جب میری حالت دیکھی تو آپ کا قلبِ مبارک پریشان ہو گیا تو فرمایا: خدا کی قسم وہ اِن دو کو دیکھے گا۔ میں نے عرض کیا: میری ماں باپ آپؑ پر قربان جائیں وہ دو کون ہیں؟ آپؑ نے فرمایا وہ دو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور امیر المؤمنین وجہ اللہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اے عقبہ ہرگز کوئی مومن اِس دنیا سے بہتر نہیں جاتا مگر یہ کہ وہ اِن دو ہستیوں کو دیکھتا ہے میں نے عرض کیا: جب مومن ان دو کو دیکھے گا تو کیا وہ اِس دنیا میں واپس لوٹ آئے گا؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں بلکہ آگے کی طرف منازل طئے کرے گا۔

میں نے عرض کیا: آپؑ پر قربان جاؤں کیا وہ دونوں حضرات آپس میں گفتگو بھی کریں گے؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں! جب وہ دونوں بزرگوار مؤمن کے پاس آئیں گے تو رسولِ خداؐ اُس کے سر کی طرف اور امیر المومنین اُس کے پاؤں کی طرف بیٹھ جائیں گے۔ رسولِ خداؐ اپنے آپ کو اُس پر گرائیں گے اور فرمائیں گے "**یا ولی اللہ البشر انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انی خیرلك مماتترك من الدنیا** اے خدا کے فرمانبردار بندے! تجھے بشارت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں اور میں ان تمام چیزوں

سے بہتر ہوں جو تو دنیا میں چھوڑ آیا ہے‘‘۔ اِس کے بعد رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُٹھ جائیں گے اور امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے آپ کو اِس پر گرا دیں گے اور فرمائیں گے ’’**یا ولی اللہ البشر: انا علیؑ بن ابی طالبؑ الذی کنت تحبنی اما لا نفعنک** اے خدا کے فرمانبردار بندے تجھے میںؑ بشارت دیتا ہوں میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہوں جس سے تو محبت کرتا تھا جب تو دیکھے گا کہ میں تجھے کیا فائدہ پہنچاتا ہوں‘‘۔

اِس کے بعد مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ وہ مطلب ہے جس کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا۔ میں نے عرض کیا: آپؑ پر قربان جاؤں یہ مطلب قرآن میں کہاں وارد ہوا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: سورہ یونس آیت 63-64 میں موجود ہے جس میں خدا فرماتا ہے **اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝** وہ (وہی) لوگ (ہیں) جو ایمان لائے اور پرہیزگاری برتتے تھے اُن کے لئے زندگانی دنیا میں (بھی) خوشخبری ہے اور آخرت میں (بھی) کلماتِ خدا میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی وہی تو بڑی کامیابی ہے‘‘۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ‘ جلد 2‘ ص 382-383‘ مؤلف سید احمد رضی الدین متنبط قدس سرہ‘ بحوالہ بحار الانوار 185/6‘ حدیث 20‘ تفسیر عیاشی 125/2‘ حدیث 33‘ بحار الانوار 186/6‘ بضمن حدیث 20‘ تفسیر برھان 189/2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 600: سلمانِ فارسیؓ نے کہا اِس شخصؑ کا دامن تھام لو

(قال اخبرنی) ابو الحسن علی بن خالد المراغی (قال حدثنا) القاسم بن محمد الدلا له (قال حدثنا) اسماعیل بن محمد المرنی (قال حدثنا) ابن سعید (قال حدثنا) علی بن غراب عن موسیٰ بن قیس

الحضرمی عن سلمة بن كهيل عن عياض بن عياض عن أبيه قال علی بن ابی طالب عليه السلام بملاء فيهم سلمان فارسی رحمة الله فقال لهم سلمان قوموا فخذوا بحجزة هذا فوالله لا يخبركم بسر نبيكم غيره

ترجمہ: بحذف اسناد:......ابو عیاض نے بیان کیا کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ایک گروہ کے قریب سے گزرے جن میں حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے پس سلمانؓ نے اُن کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! اُٹھو اور اِسؑ (علیؑ) شخص کا دامن تھام لو خدا کی قسم! اِسؑ کے علاوہ تم کو رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسرار کے بارے میں (یعنی خاص رازوں کے بارے میں) کوئی نہیں بتا سکتا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(امالی اُردو مولف شیخ مفیدؒ ص 589)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 601: اے محمدؐ میراثِ علم اور آثارِ نبوت علیؑ ابن ابی طالب کے سپرد کر دو

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَاَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ محبوب عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ ثُمَالِىْ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ : قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَمَّا اَنْ قَضٰى مُحَمَّدٌ نُبُوَّتَهُ وَاسْتَكْمَلَ اَيَّامَهُ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ يَا مُحَمَّدُ! قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَتِكَ وَاسْتَكْمَلْتَ اَيَّامُكَ فَاجْعَلِ الْعِلْمِ الَّذِىْ عِنْدَكَ وَالْاِيْمٰنِ وَالْاِسْمُ الْاَكْبَرَ وَمِيْرٰاثُ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ فِىْ اَهْلِ بَيْتِكَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاِنِّىْ لَنْ اَقْطَعَ الْعِلْمَ وَالْاِيْمٰنَ وَالْاِسْمَ الْاَكْبَرَ وَمِيْرٰاثَ الْعِلْمِ وَآثَارِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ مِنَ الْعَقِبِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ كَمٰالَمْ اَقْطَعُهٰا مِنْ ذُرِّيّٰاتِ الْاَنْبِيَاءِ

ابوحمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سُنا کہ جب حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا وقت ختم ہوا اور اُنؐ کے دن پورے ہو گئے تو اللہ نے اُنؐ پر وحی کی۔ اے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم نے اپنی نبوت کا دور پورا کر دیا اور اپنا زمانہ ختم کر دیا۔ پس جو علم و ایمان و اسم اکبر اور میراثِ علم اور آثارِ نبوت تمہارے پاس ہیں وہ اپنے اہلبیتؑ میں سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سپرد کر دو۔ میں نہیں منقطع کروں گا علم و ایمان و اسمِ اکبر اور میراث و آثارِ نبوت کو تمہاری ذُرّیّت سے اسی طرح جس طرح میں نے قطع کیا اُن چیزوں کو ذُرّیّاتِ انبیاء علیھم السلام سے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(الشافی ترجمہ اُصول کافی اُردو مولف یعقوب کلینیؒ جلد 2 ص 212)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 602: فرشتے علیِ مرتضیٰ کی اطاعت کرتے ہیں قالؐ میںؐ اور علیؑ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ ہوتی

ابّان بن ابی عیاش سُلَیم بن قیسِ ہلالی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاریؓ کی خدمت میں عرض کی کہ خدا آپ پر رحم کرے مجھے وہ عجیب چیز سُنایئے جو آپ نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہوئے سُنی ہو۔ حضرتِ ابوذر غفاریؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ عرش کے گرد ستر فرشتے ہیں (ایک نسخہ میں ہے کہ ستر ہزار فرشتے ہیں) جو نہ تسبیح کرتے ہیں اور نہ کوئی عبادت کرتے ہیں وہ صرف علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اطاعت کرتے ہیں پس آپؑ کے دشمنوں سے بیزاری کرتے ہیں اور آپؑ کے شیعوں کے حق میں دعائے استغفار کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: خدا آپؑ پر رحم کرے اِس کے علاوہ کوئی اور چیز بیان فرمایئے

اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ ہدایت میں حضرت علی علیہ السلام کو ہر اُمّت میں بطور حُجّت پیش کرتے رہا ہے اِس میں نبی مرسل بھی شامل ہیں۔ اُن کو اِس بات کا گواہ بنایا تھا۔ اُن کے لئے سب سے زیادہ درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی معرفت ہے"۔

میں نے عرض کی: خدا آپ پر رحم کرے اِس کے علاوہ کوئی اور چیز بیان فرمایئے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اگر میںؐ اور علی علیہ السلام نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی نہ جانتا اگر میںؐ اور علیؑ نہ ہوتے تو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرتا اگر میں اور علیؑ نہ ہوتے تو نہ عذاب ہوتا اور نہ ثواب۔ علیؑ کو اللہ تعالیٰ سے کوئی پردہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو علیؑ سے کوئی پردہ نہیں ہے۔ علی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان پردہ اور حجاب ہیں۔ سُلَیم بن قیس ہلالیؒ کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت مقداد کندیؓ کی خدمت میں عرض کی خدا آپ پر رحم کرے مجھ سے وہ حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سُنی ہو؟ حضرتِ مقداد کندیؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میریؐ جان ہے میریؐ نبوت کی وجہ اور میرے بعد علیؑ کی ولایت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی خلقت کو جائز قرار دیا۔ اِس میں اپنی روح کو ڈالا۔ اُس کی توبہ کو قبول کیا اور اِس کو پھر جنت میں لے جائے گا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کی قبضۂ قدرت میں میریؐ جان ہے میریؐ نبوت کی وجہ اور میرےؐ بعد علیؑ کی ولایت کے اقرار کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابراھیمؑ کو آسمانوں اور زمین کے ملکوت دکھائے اور اِس کو اپنا دوست بنایا۔

قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ موسیٰؑ سے بات نہ کرتا اور نہ ہی حضرتِ عیسیٰؑ کو تمام کائنات کیلئے معجزہ قرار دیتا مگر میری نبوت اور میرے بعد علیؑ کی ولایت کی وجہ سے ایسا کیا۔

قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کوئی نبی ہرگز نبی نہیں بن سکتا تھا مگر میری معرفت کی وجہ اور ولایتِ علیؑ کے اقرار کی وجہ سے' کوئی مخلوق اللہ تعالیٰ کی توجہ کی مستحق نہیں ہوسکتی جب تک اللہ تعالیٰ کی عبودیت کا اقرار نہ کرے اور میرے بعد علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔

سُلیم کا بیان ہے کہ پھر حضرت مقدادؓ خاموش ہوگئے میں نے عرض کی خدا آپ پر رحم کرے اِس کے علاوہ کوئی اور چیز بیان فرمائیے۔ مقدادؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا تھا کہ......علی علیہ السلام اِس اُمّت کے دیّان (جزا دینے والا) ہیں علی علیہ السلام اِس بات کے گواہ ہیں۔ علی علیہ السلام لوگوں کا حساب لینے والے ہیں علی علیہ السلام سنان اعظم' طریقِ حق' روشن رات' اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہیں۔ میرے بعد لوگ علی علیہ السلام کی وجہ سے گمراہی سے ہدایت پائیں گے۔ علی علیہ السلام کی وجہ سے اندھے پن سے بینائی حاصل کریں گے۔ علی علیہ السلام کی وجہ سے نجات پائیں گے خوف سے امن پائیں گے۔ علی علیہ السلام کی وجہ سے گناہ محو کئے جائیں گے ظلم دور کیا جائے گا۔ رحمت نازل ہوگی۔ علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی دیکھنے والی آنکھ اور سُننے والے کان ہیں۔ علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کی بولنے والی زبان ہیں۔ علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کا کُھلا ہوا ہاتھ ہیں۔ علی علیہ السلام زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ کی وجہ ہیں۔ علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا ظاہری دائیں پہلو ہیں۔ علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی قوی اور

مضبوط رَسّی ہیں۔ علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی محکم فصیل ہیں جس کو کاٹنا ممکن نہیں۔ علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہیں جہاں سے عطا کیا جاتا ہے۔ علی علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا وہ دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوتا ہے وہ امن میں آجاتا ہے۔ علی علیہ السلام پُلِ صراط پر اللہ تعالیٰ کا علَم ہیں۔ قیامت کے دن جس نے اِسؑ کو پہنچان لیا وہ نجات پا گیا۔ جس نے اِسؑ کو نہ پہچانا گِر کر جہنم واصل ہوا''۔

ابانؒ سُلیم سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے حضرتِ سلمان فارسیؓ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علی علیہ السلام ایک دروازہ ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے کھول رکھا ہے جو اِس میں داخل ہوگا وہ امن میں آگیا، جو اِس سے نکل گیا وہ کافر ہوگیا''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّدؐ

(سُلیم بن قیس ہلالی اُردو ص274تا278)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت603: حکم خدا سے رسولِ خداؐ نے مسجد کے تمام دروازے بند کردیئے سوائے علیؑ کے دروازے کے

بیان کیا مجھ سے محمد بن احمد شیبانی رضی اللہ عنہ نے اُنہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد بن ابی عبداللہ کوفی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن اسماعیل برمکی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن احمد نے اُنہوں نے روایت کی سلیمان بن حفص مردزی سے اُنہوں نے عمرو بن ثابت سے اُنہوں نے سعد بن طریف سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ تمام دروازے جو مسجد میں کُھلتے تھے بند کرادیئے سِوائے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے دروازے کے تو آپؐ کے اصحاب نے اِس کے متعلق بڑا شور وغُل کیا اور بولے یا رسول

اللہؐ! آپؐ نے ہم لوگوں کے دروازے کیوں بند کرادیئے اور اِسؑ نوجوان کا دروازہ کیوں چھوڑ دیا؟ تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے دروازے بند کرنے اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا دروازہ چھوڑ دینے کا حکم دیا ہے۔ اور میرےؐ رب کی طرف سے جو مجھےؐ وحی ہوتی ہے میںؐ اُسی کی تکمیل کرتا ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(علل الشرائع اُردو جلد 1 ' ص 153 ' مولف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 604: خلقتِ محمد مصطفیٰؐ وعلیِ مرتضیٰؑ وآلِ محمدؑ

ابوحمزہ ثُمالی سے روایت ہے کہ حضرت علی السلام نے فرمایا: **ان الله تبارك و تعالیٰ احد واحد تفردنی واحدانية ثم تكلم بكلمة فصارت نورًا ثم خلق من ذلك النور محمد صلى الله عليه وآلهٖ وسلم و خلقنی و ذريتی ثم تكلم بكلمة فصارت روحا فاسكنه الله فی ذلك الروح واسكنه فی البداننا فنحن روح الله وكلماته و بنا احتجب عن خلقه فما زلنا فی اظلة خضراء حيث لاشمس ولاقمر ولاليل ولانهار و لاعين تطرف نعبده و نقدسه و نمجده ونسبحه قبل ان يخلق الخلق واخذ ميثاق النبين لما اتيتكم بالايمان والنصرة من كتاب و ذلك قوله تعالیٰ واذا اخذ الله ميثاق النبين لما اتيتكم من كتاب و حكمة ثم جاء كم رسول مصدق لما معكم لنومنن به لنصرنه ۔**

تحقیق کہ اللہ تعالیٰ احد اور واحد ہے۔ وہ وحدانیت میں یکتا وتنہا ہے پس اِس نے ایک کلمہ سے تکلم فرمایا۔ جوسب نور ہی نور تھا پھر اُس نے اُس نور سے محمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو اور مجھؑ کو میریؑ ذریت کو خلق فرمایا۔ پھر ایک کلمہ میں تکلم فرمایا: جوسب روح ہی روح تھا پھر اللہ نے اُس روح کو ہمارے ابدان میں ساکن کیا پس ہم روحِ خدا اور اُس کے کلمات ہیں اور ہمارے ہی سبب سے ہم کو مخلوق سے پوشیدہ رکھا اور ہم ہمیشہ (اِس کی رحمت) کے سبز سایوں میں رہے۔ اُس وقت نہ آفتاب تھا نہ ماہتاب نہ لیل ونہار تھے اور نہ کوئی آنکھ تھی کہ دیکھ سکے۔ ہم اُس وقت کی بندگی اور تسبیح وتقدیس بجالاتے اور اُس کی بزرگی کا اقرار کرتے تھے یہ اُس وقت تھا جب کہ کوئی مخلوق خلق نہ ہوئی تھی۔ اُس نے انبیاء سے اِس بات پر میثاق کیا کہ ہم پر ایمان لائیں۔ اور ہماری نصرت کریں چنانچہ ارشادِ باری ہے کہ جس وقت خدا نے انبیاء سے عہد کیا تھا کہ جب تمہیں کتاب وحکمت عطا ہوگی اور ایک رسول تمہارے پاس والی چیزوں کی تصدیق کرتا ہوا آئے گا تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور اُس کی مدد کرنا''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(نہج الاسرار جلد 1 ' ص 28 ' بحوالہ بحر المعارف ص 351)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 605: حضرت علیؑ کی ولایت قبول کرنے کا ثمرہ

مذکورہ کتاب میں ابی کلدہ سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے: **الروح والراحة والرحمة والنصرة والسير واليسار والرضا والرضوان والفراج والمخرج والظهور والتمكين وانعنم والمحبة من الله و من رسوله لمن والی عليا واتم به**

آسودگی' راحت' رحمت' نصرت' آسائش' تونگری' رضا' رضوان' کشائش' مشکلات سے نکلنا' غلبہ' استقرار' بہرہ مندی واستفادہ اور محبت یہ تمام کے تمام اللہ اور رسولؐ کی طرف سے

اُس کے لئے ہیں جس نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو قبول کیا اور اُن کی اطاعت وفرمانبردگی کی''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیت ؑ' اُردو ترجمہ القطرہ جلد 3'ص 70' مولف سید احمد رضی الدین مستنبط' بحوالہ المحاسن' ص 107)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 606: دشمنِ علیؑ کی اصل نسلِ یہودی ہوگی

بیان کیا مجھ سے حسین بن یحیٰی بجلی نے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے روایت کرتے ہوئے ابن عوانہ سے اُنہوں نے عطا بن سائب سے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابن عبادہ بن صامت سے اُنہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے میرے والد نے اور اُنہوں نے روایت کی میرے جد سے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ اگر انصار میں سے کسی کو دیکھو کہ وہ علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے تو سمجھ لو کہ اُس کی اصل' نسلِ یہودی ہے''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(علل الشرائع اُردو جلد 2'ص 375' مولف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 607: ستّر ہزار فرشتے علیؑ پر درود بھیجتے ہیں' اور علیؑ کے شیعوں کے لئے مغفرت کرتے ہیں

کتاب کنز الفوائد میں ابوذر غفاریؓ سے منقول ہے کہ جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا: یَا اَبَاذَرٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ عَلٰی کُلِّ رُکْنٍ مِنْ اَرْکَانِ عَرْشِهٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ اے ابوذرؓ! اللہ تعالیٰ نے ہر رُکن پر ارکانِ عرش سے ستّر ہزار فرشتے مقرر کیے ہیں' لَیْسَ لَهُمْ تَسْبِیْحٌ وَلَاعِبَادَةٌ اِلَّا الدُّعَآءُ لِعَلِیٍّ وَشِیْعَتِهٖ عَلٰی اَعْدَائِهٖ٥ اُن فرشتوں کی عبادت تسبیح ہے مگر یہ کہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں علی علیہ السلام پر اور استغفار کرتے

ہیں علیؑ کے شیعوں کے لے ءاور لعنت پڑھتے ہیں دشمنانِ علی کے لئے''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحور الغمۃ اُردو تالیف مولف علامہ محمد علی لکھنوی ص 399)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 608: صرف شیعیانِ علیؑ کی ہی عبادت قبول ہوتی ہے

حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنَ عَلِیٍّ مَا جِیْلَوَیْهِ عَنْ عَمِّهٖ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ الْقَاسِمِ ...... عَنْ عُمَرَالْکَلْبِیِّ قَالَ: قَالَ لِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامِ: اَجَلَ یَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا یَحُجُّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ غَیْرُکُمْ وَلَا یُصَلِّیْ الصَّلَاتَیْنِ غَیْرُکُمْ وَلَا یُؤْتِیْ اَجْرُهٗ مَرَّتَیْنِ غَیْرُکُمْ وَاِنَّکُمْ لَدُعَاةُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ وَاَهْلُ الدِّیْنِ وَلَکُمْ یَغْفَرُ وَمِنْکُمْ یُتَقَبَّلُ

ترجمہ: عمر بن ابان کلبی کا بیان ہے کہ طوافِ کعبہ کے دوران مخبرِ صادق امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے کہا: عوام کے انبوہ کی سیاہی کتنی زیادہ ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں فرزندِ رسولؐ۔ آپؑ نے فرمایا خدا کی قسم تمہارے علاوہ کوئی بھی خدا کے لئے حج نہیں کرتا اور تمہارے علاوہ کوئی دو نمازیں (فرائض ونوافل) ادا نہیں کرتا اور تمہارے علاوہ کسی کو بھی اِس کا دو مرتبہ اجر نہیں دیا جائے گا۔ اور تم لوگ سورج (یعنی رسولِ خداؐ) اور چاند (یعنی علیِ مرتضٰیؑ) اور ستاروں (یعنی آئمہ معصومین علیہم السلام) کی طرف دعوت دینے والے لوگ ہو۔ تم دین دار ہو۔ تمہاری مغفرت کی جائے گی اور تمہارے اعمال قبول کیے جائیں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(فضائل الشیعہ اُردو ص 106-107' مولف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت609: ایک شخص نے کہا یا علیؑ میں آپؑ کا دوست ہوں

مخبرِ صادق امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حارث اعور نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے عرض کیا۔ اے امیر المؤمنین علیہ السلام بخدا میں آپؑ کو دوست رکھتا ہوں تو امامؑ نے فرمایا: جب تو مجھؑ دوست رکھتا ہے تو اِس بات کو دھیان میں رکھ کہ مجھؑ سے دشمنی نہیں کرے گا، مجھؑ سے کھلواڑ نہیں کرے گا۔ مجھؑ پر جرأت نہیں کرے گا (یعنی انسان کسی سے مناظرہ کرتے وقت اپنے علم کے ظہور کی غرض سے اُس پر جرأت کرے اور اپنے کو قابل منوانے کی کوشش کرے جبکہ وہ اِس لائق نہ ہو مولیٰؑ اُسی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں) مجھؑ سے دل لگی نہیں کرے گا۔ مجھؑ میرےؑ مرتبہ سے کم نہیں کرے گا اور نہ مرتبہ سے زیادہ کرے گا (یعنی نہ مرتبہ سے گرانا اور نہ مرتبہ سے زیادہ بڑھانا)۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآلِ محمّدؐ

(الخصال اُردو، ص172، مولف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت610: امیر المؤمنینؑ کی بد دعا سے ایک شخص کُتّا بن گیا

سید رضیؒ خصائص میں لکھتے ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس دو اشخاص فیصلہ کے لئے آئے اُن میں ایک خارجی تھا۔ حضرت علی علیہ السلام نے دونوں کے بیانات سُنے اور حضرت علی علیہ السلام نے خارجی کے خلاف فیصلہ کیا۔ خارجی نے گستاخی کرتے ہوئے کہا: خدا کی قسم! آپؑ نے انصاف سے فیصلہ نہیں کیا اور آپؑ نے عدل کے تقاضوں کو ملحوظ نہیں رکھا اور آپؑ کا یہ فیصلہ خدا کے ہاں ناپسندیدہ ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اُس کی طرف ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''احنساء یا کلب'' کُتّے یہاں سے دفع ہو جا۔

اِس کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ وہ شخص فوراً مسخ ہو کر سیاہ کُتّا بن گیا اور اُس کے جسم کے کپڑے اُس کے بدن سے جُدا ہو کر اُڑنے لگ گئے۔ وہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سامنے دُم ہلانے لگ گیا۔ اور اُس کی آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے۔ اُس کی یہ عاجزانہ حالت دیکھ کر حضرتؑ کو اُس پر رحم آ گیا پھر آپؑ نے کچھ الفاظ کہے لوگوں کی سمجھ سے بالا تھے۔ اِس کے بعد وہ شخص دوبارہ انسانی شکل میں آ گیا اور اُس کے کپڑے بھی ہوا سے واپس آ گئے۔ پھر اہلِ مسجد نے اُسے دیکھا کہ وہ لرزتی ہوئی ٹانگوں کے ساتھ مسجد سے نکل گیا۔ جب اہلِ مسجد نے یہ منظر دیکھا تو سب کے سب مبہوت ہو گئے۔ حضرتؑ نے اُن سے فرمایا تعجب سے کیوں دیکھ رہے ہو؟ حاضرین نے کہا مولیٰؑ! اِس واقعہ پر ہم تعجب نہ کریں تو اور کیا کریں؟ آپؑ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤدؑ علیہما السلام کے وصی آصف بن برخیا نے کیا چشمِ زدن میں تختِ بلقیس نہیں منگوایا تھا۔ اب تم لوگ خود ہی فیصلہ کر کے بتاؤ کہ حضرت سلیمانؑ اللہ کی نظر میں زیادہ محترم تھے یا تمہارے رسولؐ زیادہ محترم ہیں؟ حاضرین نے کہا: ہمارے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سلیمان علیہ السلام سے زیادہ محترم ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: جب تمہارا رسولؐ حضرتِ سلیمانؑ سے زیادہ محترم ہے تو پھر تمہارے رسولؐ کا وصی بھی حضرت سلیمانؑ کے وصی آصف بن برخیا سے زیادہ محترم ہے۔ آصف بن برخیا کے پاس اللہ کا صرف ایک اسمِ اعظم تھا اُنہوں نے اُس اسم اعظم کے ذریعہ سے دعا کی تھی تو اللہ نے اُن کے لئے زمین کو پست کر دیا تھا اور اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے بلقیس کا تخت چشمِ زدن میں اُٹھا کر حضرتِ سلیمانؑ کے سامنے رکھ دیا تھا۔ جب کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے بہتر (72) اسمِ اعظم ہیں اللہ کے کل تہتر اسم اعظم ہیں اور اُس نے ہمیں بہتّر (72) اِسم

اعظم کا علم دیا ہے اور ایک اِسم اعظم کا علم اللہ نے اپنے پاس محفوظ رکھا ہے اور مخلوق میں سے اُس نے کسی کو اِس سے آگاہ نہیں دی''۔

جب آپؑ کے ساتھیوں نے یہ جملے سُنے تو اُنہوں نے چیخ کر کہا کہ مولاؑ! جب آپؑ کے پاس اسمائے اعظم کی اتنی بڑی قوت موجود ہے تو پھر روحانی قوت سے معاویہ کو تباہ کیوں نہیں کر دیتے اور آپؑ اُس پر فوج کشی کیوں کر رہے ہیں۔ اور لوگوں کو جنگ میں شرکت کی دعوت کیوں دے رہے ہیں؟ امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: **بـــل عباد مکرمون لا یبقونه بالقول وهم بامره یعملون** بلکہ وہ محترم بندے ہیں جو قول میں اُس پر سبقت نہیں کرتے اور وہ اُس کے فرمان پر عمل کرتے ہیں۔ میںؑ لوگوں کو اس لئے دعوت دے رہا ہوں تاکہ حُجت قائم ہو جائے اور اگر مجھے روحانی قوت کے استعمال کی قدرت کی طرف اجازت مل جاتی تو میں ذرہ برابر تاخیر نہ کرتا لیکن اِس ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کے اخلاص کا امتحان لینا چاہتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(معجزاتِ آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز جلد 1' ص 172-174' مولف سید ہاشم البحرانیؒ بحوالہ الخصائص ص 46-47' مولف سید رضیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 611: رسولِ خداؐ و علیِ مرتضیٰؑ کے لئے بادل سے غذا اور پانی کا نازل ہونا

شیخ طوسیؒ نے اپنی اسناد سے انس بن مالک سے نقل کیا کہ ایک دن حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اُن کے خچر ''ذلول'' اور اُن کے گدھے ''یعفور'' پر زین رکھوں۔ میں نے آپؐ کے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خچر پر اور حضرت علی علیہ السلام آپؐ کے گدھے پر سوار ہوئے اور مدینہ سے باہر چل پڑے۔ میں

بھی اِن دونوں کے پیچھے پیدل چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک پہاڑ کے دامن میں پہنچے اور وہ دونوں اپنی سواریوں سے اُترے اور پہاڑ پر چڑھنے لگے یہاں تک کہ دونوں بزرگوار پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے اور وہاں جا کر بیٹھ گئے۔ اِتنے میں' میں نے دیکھا کہ سفید رنگ کا ایک بادل اُن پر سایہ فگن ہوا اور نبیِ اکرمؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُس میں سے کوئی چیز پکڑی اور اُسے خود بھی کھایا اور حضرت علی علیہ السلام کو بھی کھلایا۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے پھر اپنا ہاتھ دوبارہ اُسی بادل کے ٹکڑے کی طرف بڑھایا اور اُس میں سے ایک چیز نکالی اور آپؐ نے اُسے منہ سے لگا کر پیا اور حضرت علی علیہ السلام کو بھی پلایا۔ میں دور سے بیٹھ کر یہ منظر دیکھتا رہا۔ پھر میں نے محسوس کیا کہ دونوں شخصیات اب اچھی طرح سے سیر اور سیراب ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے بادل کے ٹکڑے کو دیکھا وہ بلند ہو کر اُوپر چلا گیا۔ اُس کے بعد دونوں ہستیاں پہاڑ سے نیچے تشریف لائیں اور اپنی سواریوں پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف چل پڑے۔ میں بھی اِن دونوں کے پیچھے پیدل چلنے لگا۔ آنحضرتؐ نے مُڑ کر میری طرف دیکھا تو اُنہیں میرے چہرے پر تعجب کے آثار دکھائی دیئے۔

اُنہوں نے فرمایا: تم متعجب دکھائی دیتے ہو اِس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے کہا: جو کچھ میں نے دیکھا ہے اُس نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے آپؐ نے فرمایا: تو کیا تو نے وہ منظر دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں میرے ماں باپ آپؐ پر نثار ہوں آنحضرتؐ نے فرمایا: انس! اُس ذات کی قسم جس نے اپنی مرضی سے کائنات کو پیدا کیا اُس بادل سے تین سو تیرہ (313) انبیاء اور تین سو تیرہ (313) اوصیاء نے غذا کھائی اور پانی پیا ہے لیکن مجھ سے کسی افضل نبی اور علی علیہ السلام سے کسی افضل وصی نے آج تک اُس سے نہ کچھ کھایا ہے اور نہ کچھ پیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(معجزاتِ آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز جلد 1' ص 196-197' مولف سید ہاشم البحرانیؒ بحوالہ امالی شیخ ج 1' ص 289)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 612: علیؑ اور فاطمۃ الزہراؑ کی اولاد سے محبت کا ثمرہ

شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستریؒ کی کتاب مجالس المؤمنین کے حوالے سے کتاب خلاصۃ المناقب میں لکھتے ہیں کہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ان اللہ لہ الحمد عرض حب علیؑ وفاطمہ علیہا السلام و ذریتہا علی البریۃ فمن باد ر منہم بالا جابۃ جعل منہم الرسل ومن اجاب بعد ذلک جعل منہم الشیعۃ ومن اجاب بعد ذلک منہم الاصفیاء و ان اللہ جمعہم فی الجنۃ

بے شک اللہ تعالیٰ کی تمام حمد اُسی کے ساتھ مخصوص ہے خدا نے علی علیہ السلام اور فاطمہ علیہا السلام اور اُن کی اولاد کی محبت لوگوں کے سامنے رکھی' اُن میں سے جنہوں نے جلدی مثبت جواب دیا اُنہیں رسول بنا دیا گیا۔ جنہوں نے بعد میں اقرار کیا اُنہیں شیعہ بنا دیا گیا اور جنہوں نے اُن کے بعد اقرارِ ولایت کیا اُنہیں اصفیاء کے طور پر منتخب کرلیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو بہشت میں اکٹھا کیا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ' اُردو ترجمہ القطرہ جلد 3' ص 203' مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ المناقب المرتضویہ ص 97' احقاق الحق جلد 9 ص 191)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 613: قال علیؑ! میںؑ جنبُ اللہ' میںؑ باب اللہ ہوں

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ نَصْرٍ' عَنْ حَسَّانِ الْجَمَّالِ قَالَ حَدَّثَنِىْ هَاشِمُ بْنُ اَبِىْ عَمَارَةَ الْجَنْبِىْ قَالَ: سَمِعْتُ اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: اَنَا عَيْنُ اللّٰهِ وَاَنَا يَدُاللّٰهِ وَاَنَا

جَنْبُ اللّٰهِ وَاَنَا بَابُ اللّٰهِ

ترجمہ: لسان اللہ الناطق امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میںؑ عینُ اللہ ہوں' میںؑ یدُ اللہ ہوں' میںؑ جنبُ اللہ ہوں' میںؑ بابُ اللہ ہوں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(الشافی ترجمہ اُصولِ کافی اُردو جلد 1' ص 225-226' مولف یعقوب کلینیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 614: جو ہماری آیات کو جھٹلاتے تھے ہم اُن کی ناک پر ایک نشان لگائیں گے

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ

جس وقت اُس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں وہ کہہ دیتا ہے یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں۔ عنقریب ہم اُس کی ناک پر ایک نشان لگائیں گے (سورۃ القلم 68 آیت 15-16)

قالؑ فی الرجعۃ اذا رجع امیرالمؤمنینؑ ویرجع اعداوہ فیسمھم بمیسم معہ' کما توسم البہائم علی الخراطیم الانف والشفتان آپؑ نے فرمایا: یہ زمانہ رجعت میں ہوگا جب حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اِنؑ کے دشمن دونوں اِس دنیا میں بھیجے جائیں گے تو امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس نشان ڈالنے کی ایک چیز ہوگی اُس سے آپؑ اُس کی ناک پر نشان لگائیں گے جس طرح جانوروں کی ناک اور ہونٹوں پر نشان لگایا جاتا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار اُردو جلد 12 ص 652' ترجمہ جلد 52-53' عربی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 615: اقرارِ ولایتِ علیؑ کے لئے یونسؑ پیغمبر نے کہا میںؑ اُس شخص کی ولایت کیسے قبول کروں جس کو دیکھا نہیں

ابوحمزہ ثُمالی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر خدمتِ امام زین العابدین علیہ السلام میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے حسینؑ کے فرزند! کیا یہ آپ ہی کا قول ہے کہ یونس بن متیٰ کی جب مچھلی سے ملاقات ہوئی تو اُن پر میرے جد (امیر المؤمنین علیہ السلام) کی ولایت پیش کی گئی تا کہ وہ ایمان لائیں (اقرارِ ولایتِ علیؑ کریں) کیا حضرت یونس علیہ السلام نے اُس کے اقرار کرنے میں کچھ توقف فرمایا تھا؟ امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں میرا ہی قول ہے عبداللہ بن عمر نے کہا: اگر آپ صادق القول ہیں تو مجھے وہ منظر دکھایئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: کہ تم دونوں اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لو۔ اور جب ہم نے حکم کی تعمیل کی تو آپؑ نے چند لمحوں کے بعد ہمیں آنکھیں کھولنے کی حکم دیا اور ہم نے آنکھیں کھولیں تو اپنے آپ کو ساحلِ سمندر پر پایا عبداللہ ابن عمر نے کہا: اے میرے آقا! میری جان و نفس آپ کے ہاتھوں میں ہے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اب میں ایک حقیقت کے ساتھ اپنی صداقت اور سچائی کا بھرپور ثبوت تمہارے سامنے پیش کردوں گا۔ یہ کہہ کر آپؑ (امامؑ) نے مچھلی کو آواز دی۔ مچھلی نے سمندر سے اپنا سر جو ایک پہاڑ کی مانند تھا باہر نکالی اور بولی **لبيك** اے اللہ کے ولی **لبيك** ۔امام علیہ السلام نے سوال کیا بتا تو کون ہے؟ مچھلی نے جواب دیا اے میرے آقا! میں جنابِ یونسؑ کی مچھلی ہوں امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تو اپنے تمام احوال سے مطلع کر۔ وہ بولی اے میرے سردار! خداوندِ عالم نے حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک کسی نبی کو اُس وقت تک مبعوث برسالت نہیں فرمایا جب تک اُن پر

اہلبیت علیھم السلام کی ولایت کا اقرار نہ لیا ہو۔ اور جس نے ذرا سا بھی توقف کیا یا اُس سے اعراض کیا تو وہ چھوٹی سی معصیت ہوگئی۔ حضرتِ نوح علیہ السلام ڈوبتے ڈوبتے بچ گئے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام آگ سے بچے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں سے نجات ملی۔ حضرت ایوب علیہ السلام بلا و مصیبت سے چُھوٹے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی خطا و لغزش معاف ہوئی۔ یہاں تک کہ خدا نے حضرت یونس علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے یونسؑ! امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اُن کے صُلب سے پیدا ہونے والے آئمہ راشدین سے تولّا رکھو۔ یعنی "اُن کی ولایت کا اقرار کرو اور اُن سے محبت کا اقرار کرو" حضرت یونسؑ نے کہا! پروردگار! میں اُس شخص سے کیسے تولّا رکھوں جس کو میں نے دیکھا ہی نہیں اور نہ میں اُنہیں جانتا ہوں"۔

یہ کہہ کر وہ غصّے میں اُٹھ کر چلے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ میں حضرت یونسؑ کو نگل لوں۔ اِس طرح کہ اُن کی ہڈیوں کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ حضرت یونس علیہ السلام چالیس (40) روز تک میرے شکم میں رہے۔ جب میں رات کی تاریکیوں میں دریاؤں میں گھومتی پھرتی تھی تو مجھے اُن کی اِس تسبیح کی آواز آتی رہتی تھی۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْـتَ سُبْـحَـانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ نہیں ہے کوئی خدا سوائے تیرے تو پاک و پاکیزہ ہے بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔

اور یونسؑ نے یہ کہا میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اُن کی اولاد میں پیدا ہونے والے تمام آئمہ راشدین علیھم السلام کی ولایت و محبت قبول کیا۔ جب وہ (یونسؑ) امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت پر ایمان لے آئے تو میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا کہ میں اُنہیں کنارے پر اُگل دوں۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کی اور کنارے پر اُگل دیا۔ اِس

کے بعد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے مچھلی کو حکم دیا کہ واپس جائے اپنی قیامگاہ کی طرف پھر میں نے دیکھا کہ پانی کی سطح ہموار ہوگئی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحارالانوار اُردو جلد 6' ص 53-55' علامہ مجلسیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 616: جنت کے آٹھ دروازے ہیں پانچ دروازوں سے حضرت علیؑ کے شیعہ جنت میں داخل ہونگے

امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: جنت میں آٹھ دروازے ہیں ایک دروازے سے انبیاء اور صدیقین داخل ہوں گے۔ دوسرے دروازے سے شہداء اور صالح افراد جائیں گے اور پانچ دروازوں سے ہمارےؑ شیعہ اور چاہنے والے داخل ہوں گے اور میں مستقل پُل صراط پر کھڑا رہ کر دعا کروں گا اے پروردگار میرےؑ شیعوں اور چاہنے والوں اور مدد کرنے والوں کی حفاظت فرما اور وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں ہمؑ سے دوستی کا دعویٰ کیا پس درمیانِ عرش سے آواز آئے گی اے علی علیہ السلام تمہاری دعا قبول ہوگئی اور تمہارےؑ شیعوں کے متعلق شفاعت قبول کرلی گئی۔ پس ہر وہ شخص جو میراؑ شیعہ' محبت کرنے والا' مدد کرنے والا تھا یا جس نے میرےؑ دشمنوں سے قول وفعل سے جنگ کی تھی وہ اپنے پڑوسیوں اور اعزاء میں سے ستّر ہزار لوگوں کی شفاعت کرالے گا اور آٹھواں دروازہ وہ ہے جس سے تمام مسلمان جنہوں نے وحدانیت و رسالت کی گواہی دی اور ذرہ برابر اُن کے دل میں ہم اہلِ بیت علیہم السلام کی طرف سے بغض وعناد نہ تھا' داخل ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(الخصال اُردو ص 201' مولف شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 617: قالؐ: اے ابوطالبؑ کے لاڈلے بزرگی نصیب ہو' میرےؐ بعد تم چھ باتوں میں لوگوں سے اختلاف کروگے

امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: کہ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' زبیر' طلحہ و عبدالرحمٰن بن عوف اور دوسرے صحابہ کرام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ڈھونڈتے اُمّ سلمہ علیہا السلام کے گھر پہنچے تو دروازے پر مجھے بیٹھا پایا۔ پس مجھؑ سے آنحضرتؐ کے متعلق پوچھنے لگے۔ میںؑ نے کہا کہ بس تھوڑی دیر میں باہر نکل رہے ہیں اور کچھ ہی دیر میں آنحضرتؐ باہر تشریف لائے اور اپنا ہاتھ میری پشت پر مار کر فرمایا: اے ابوطالبؑ کے لاڈلے بزرگی نصیب ہو' تو میرےؐ بعد چھ (6) باتوں میں لوگوں کے ساتھ اختلاف کرے گا اور وہ لوگ بھی تجھ سے مخاصمت کریں گے۔ درحال یہ کہ قریش کے پاس اُن میں سے کوئی شئے بھی نہیں ہوگی۔ بہ تحقیق تمؑ ہی وہ شخص ہو جو سب سے پہلے مجھےؐ پر ایمان لائے (البتہ یہ بات ظاہر پر حمل ہے ورنہ امام تو کُلِ ایمان ہی پیدا ہوتا ہے) اور اللہ کے عہد کو پورا کیا۔ رعیت کے ساتھ' نرمی کی اور مہربانی سے پیش آئے۔ سب سے زیادہ اُن کے قضایا اور فیصلوں کے جاننے والے ہو۔ اُن کے درمیان برابر سے تقسیم کرنے والے ہو۔ (مالِ مسلمین کو) اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ افضل ہو۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(الخصال اُردو' مولف شیخ صدوقؒ ص 174-175)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 618: کئی اصحاب نے' اصحابِ کہف کو سلام کیا لیکن جواب صرف علیِ مرتضیٰؑ کے لئے آیا

مخبرِ صادق امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے بیان فرمایا:

ایک دن حضرت رسولِ خداؐ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام اوران کی بساط اور اصحابِ کہف کا ذکر ہوا اور لوگ پوچھنے لگے کہ کیا وہ زندہ ہیں یا مرچکے ہیں؟ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو باب کہف کو دیکھنے اور اصحابِ کہف پر سلام کرنا چاہتا ہے؟ یہ سُن کر حضرت ابوبکرؓ عمر اور عثمان نے کہا کہ ہم ان پر سلام کے خواہش مند ہیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: درحان بن مالک! آجاؤ۔ اس آواز پر ایک نوجوان معطرلباس پہنے ہوئے حاضر ہوا۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: ہمارے پاس بساطِ سلیمان لاؤ۔ چند لمحات کے بعد وہ جوان مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے ایک چادر اُٹھائی ہوئی تھی جس کا طول وعرض چالیس چالیس ذراع تھا اور وہ چادر سفید بالوں سے بنی ہوئی تھی۔ جوان نے وہ چادر مسجد میں رکھی اور غائب ہوگیا۔ رسول اکرمؐ نے بلال اور اپنے غلام ثوبان سے فرمایا کہ وہ اس چادر کو زمین پر پھیلائیں ۔ بلال اور ثوبان نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور سلمانؓ سے فرمایا: تم اُٹھو اور تم میں سے ہر ایک شخص چادر کے ایک ایک کونے پر بیٹھ جائے اور امیر المؤمنینؑ تمہارے درمیان بیٹھیں گے۔ نبی اکرمؐ کے فرمان کے مطابق پانچوں افراد اپنے اپنے مقام بیٹھ گئے۔ حضرت علیؑ نے آواز دی: اۓ منشۂ! آجاؤ۔

پھر اس چادر کے نیچے ہوا داخل ہوئی اور جس نے چادر کو بلند کیا اور چادر فضا میں پرواز کرنے لگی یہاں تک کہ وہ اس غار کے دہانے پر آکر رک گئی جس میں اصحابِ کہف موجود تھے۔ تمام افراد چادر سے اُترے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا: تم شیخِ قریش ہو۔ لہٰذا آگے بڑھو اور اُنہیں سلام کرو۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا: یا علیؑ میں اُنہیں کن الفاظ سے سلام کہوں؟ حضرت علیؑ نے فرمایا: تم ان پر ان الفاظ سے سلام کرو: **السلام**

علیکم ایتها الفتیة الذین امنوا بربهم ' السلام علیکم یا نجباء الله فی ارضه ''یعنی اپنے رب پر ایمان لانے والے جوانو تم پر سلام ہو۔ خدا کی زمین پر خدا کے منتخب کردہ لوگو تم پر سلام ہو''۔ حضرت ابوبکرؓ غار کے دروازہ کی طرف بڑھے۔ اُس وقت غار کا دروازہ بند تھا۔ اُنہوں نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ تین بار سلام کیا لیکن کسی نے بھی اُنہیں جواب نہ دیا۔ وہ واپس آئے اور امیر المؤمنینؑ سے کہا کہ مجھے تو کسی نے جواب نہیں دیا۔ امیر المؤمنینؑ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اب تم اُٹھو اور اُن پر سلام کرو۔ حضرت عمرؓ نے بھی تین مرتبہ اصحابِ کہف کو سلام کیا لیکن کسی نے اُنہیں جواب نہ دیا۔ پھر امیر المؤمنینؑ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ تم اُٹھو اور اصحابِ کہف کو سلام کرو۔ چنانچہ اُنہوں نے بھی سلام کیا لیکن کسی نے بھی اُنہیں جواب نہ دیا۔ پھر امیر المؤمنین نے حضرت سلمانِ فارسیؓ سے کہا کہ اب تم اُٹھو اور اُنہیں سلام کرو۔ سلمانؓ اُٹھے اور اُنہوں نے بھی اصحابِ کہف کو سلام کیا۔ اسی وقت غار سے آواز آئی تو ایک ایسا بندہ ہے جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لیے امتحان لیا ہے تو بھلائی پر ہے اور تیرا انجام بھی بہتر ہوگا لیکن ہمیں یہ حکم ہے کہ ہم صرف انبیاء واوصیاء کے سلام کا ہی جواب دیتے ہیں۔

اُن کا یہ جواب سُن کر سلمانؓ آئے اور وہ بھی بیٹھ گئے۔ آخر میں حضرت امیر المؤمنینؑ اُٹھے اور آپؑ نے اُنہیں سلام کرتے ہوئے فرمایا: **السلام علیکم یا نجباء الله فی ارضه الوافین بعهد الله نعم الفتیة انتم** خدا کی زمین پر اس کے منتخب کردہ لوگو! تم پر سلام ہو اللہ کے عہد کو نبھانے والو تم پر سلام ہو تم بہترین جوان ہو۔ اُس وقت غار کے اندر سے بہت سی آوازیں بلند ہوئیں۔ **وعلیك السلام یا امیر المؤمنین یا سید المسلمین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین فاز والله من والاك**

وخاب من عاداك اميرالمؤمنين ' سيد المسلمين اور قائد الغر المحجلين ' آپؑ پر بھی سلام ہو خدا کی قسم وہ کامیاب ہوا جس نے آپؑ سے محبت رکھی اور وہ شخص ناکام ہوا جس نے آپؑ سے دشمنی رکھی۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تم نے میرے ساتھیوں کو جواب کیوں نہیں دیا؟ اصحابِ کہف نے کہا: امیر المؤمنینؑ! ہم زندہ ہیں لیکن ہمیں کلام کرنے سے روک دیا گیا ہے اور ہم نبی یا نبی کے وصی کے علاوہ کسی کو جواب نہیں دیتے اور آپؑ پر اور آپؑ کے بعد آپؑ کے اوصیاء پر سلام ہو۔ اللہ اُن کے ہاتھوں پر اپنے حق کو غالب کرے گا۔ اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے۔ حضرت امیر المؤمنینؑ نے پھر سب کو بیٹھنے کا حکم دیا۔ جب سب بیٹھ گئے تو آپؑ نے ''منشہ'' کو حکم دیا اس نے بساط کو بلند کیا اور چادر پرواز کرتی ہوئی مدینہ واپس آ گئی اور صحابہ نے آنحضرتؐ کو ساری روداد سُنائی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(معجزات آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز جلد 1' ص113 تا 116 مولف سید ہاشم البحرانی قدس سرہ' بحوالہ عیون المعجزات ص14' بحار الانوار بحوالہ عیون ج39' ص136' حدیث 11)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 619: آسمانی فرشتے حضرت علیؑ کو جانتے پہچانتے ہیں

(بحذفِ اسناد) ابن اذنیہ کا بیان ہے کہ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: فرقہ نواصب کیا بیان کرتا ہے؟ میں نے کہا: مولا کس چیز کے متعلق آپ اُن کی رائے پوچھنا چاہتے ہیں؟ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ اذان' رکوع و سجود کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا: کہ وہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے یہ سب کچھ نیند میں دیکھا تھا۔ امامؑ نے فرمایا: اُنہوں نے جھوٹ کہا: اللہ کا دین اِس سے کہیں بلند ہے کہ اِس کی بنیاد ایک خواب پر قرار دے دی جائے۔ سدیر صیرفی نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ آپ ہی اِس کی وضاحت فرما دیں۔ امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو سات آسمانوں

کی سیر کروائی۔ (ایک اور روایت کے مطابق اللہ نے اپنے نبی کو سات مرتبہ معراج کرائی) پہلے آسمان میں اِن پر برکت نازل کی اور دوسرے آسمان پر بھی اِنہیں اپنے فرائض کی تعلیم دی اللہ تعالیٰ نے نور کا ایک محمل اُتارا جس میں چالیس قسم کے وہ نور تھے جو اللہ کے عرش کو گھیرے ہوئے تھے اور وہ دیکھنے والوں کی نگاہوں کو خیرہ کر رہے تھے۔ اِن میں سے ایک نور زرد رنگ کا تھا اور زردی اُسی سے پیدا ہوئی۔ ایک نور سرخ تھا چنانچہ سرخ رنگ کو اُس سے سرخی نصیب ہوئی۔ اِن میں سے ایک سفید تھا اُسی سے سفید رنگ کو سفیدی ملی اور باقی نورانی مخلوقات کی تعداد کے مطابق تھے اِس محمل کے رنگ حلقوں اور چاندی کے زنجیروں کی شکل میں تھے۔ اِس کے بعد آپ کو آسمان کی جانب لے جایا گیا۔ فرشتے آسمان کے اطراف میں ایک طرف ہو گئے اور وہ سجدے میں گر گئے اور اُنہوں نے ''سبوح قدوس'' کی تسبیح پڑھی اور کہنے لگے: یہ نور ہمارے رب کے نور سے کتنی مشابہت رکھتا ہے۔

جبرائیلؑ نے کہا: **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ** ۔ پھر آسمان کے دروازے کھول دیے گئے اور ملائکہ نے صفیں باندھ کر رسولِ خداؐ کو سلام کیا اور حبیبِ خداؐ سے پوچھا: آپؐ کے بھائی کیسے ہیں؟ جب آپؐ زمین پر جائیں تو اُنہیں ہمارا سلام کہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: تم کیا اُسےؑ جانتے ہو؟ فرشتوں نے کہا: ہم بھلا اُنؑ سے ناواقف کیسے رہ سکتے ہیں جبکہ ہم سے اللہ نے آپ کا اور علیؑ کا اور قیامت کے دن تک پیدا ہونے والے اُن شیعوں کا عہد لیا تھا اور ہم روزانہ پانچ مرتبہ اُسؑ کے شیعوں کے چہروں کو مس کرتے ہیں یعنی ہم ہر نماز کے وقت ان کے چہروں کو مس کرتے ہیں اور ہم آپؐ پر اور اُن پر درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے لیے چالیس دوسرے انوار کا اضافہ کیا جو کہ پہلے نور سے مختلف تھے اور میرے لیے نور کے حلقوں اور زنجیروں میں اضافہ کیا اور مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا۔ جب میں دوسرے آسمان کے دروازے کے قریب پہنچا تو فرشتے سمٹ کر آسمان کے اطراف میں جمع ہو گئے اور

وہ سجدے میں گر پڑے اور اُنہوں نے کہا: ''**سبوح قدوس رب الملائكة والروح**'' پھر کہا: یہ نور ہمارے پروردگار سے کتنی مشابہت رکھتا ہے۔

اُس وقت جبرائیلؑ نے کہا: ''**اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله**'' فرشتے اکٹھے ہوئے اور جبرائیلؑ سے پوچھنے لگے: آپ کے ساتھ یہ کون آئے ہیں؟ جبرائیلؑ نے کہا: یہ محمدؐ ہیں۔ فرشتوں نے کہا: تو کیا وہ مبعوث ہو چکے ہیں؟ جبرائیلؑ نے کہا: جی ہاں۔ یہ سُن کر وہ دوڑتے ہوئے میری طرف آئے اور اُنہوں نے مجھ پر سلام کیا اور کہنے لگے: اپنے بھائی کو ہمارا سلام کہیے گا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا تم اُنہیںؑ جانتے ہو؟ فرشتوں نے کہا: ہم بھلا اُنؑ سے ناواقف کیسے رہ سکتے ہیں جب کہ ہم سے اللہ نے آپؐ کا اور علیؑ کا اور قیامت کے دن تک پیدا ہونے والے اُنؑ کے شعیوں کا عہد لیا تھا اور ہم روزانہ پانچ مرتبہ اُسؑ کے شیعوں کے چہروں کو مس کرتے ہیں یعنی ہم ہر نماز کے وقت اُن کے چہروں کو مس کرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: پھر میرے پروردگار نے مجھے چالیس قسم کے اور انوار عطا کیے جو کہ پہلے انوار سے مختلف تھے اور مجھے تیسرے آسمان پر لے جایا گیا فرشتے سمٹ کر ایک طرف ہوئے اور سجدہ میں گر پڑے اور کہنے لگے: "**سبوح قدوس رب الملائكة والروح**" پھر کہنے لگے: یہ نور ہمارے پروردگار کے نور سے کتنی مشابہت رکھتا ہے۔ اس وقت جبرائیلؑ نے کہا: **اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله** ۔ فرشتے جمع ہوئے اور کہنے لگے: اول وآخر، حاشر وناشر کو خوش آمدید۔ محمدؐ تمام انبیاء سے بہتر اور علیؑ تمام اوصیاء سے بہتر ہیں۔ پھر اُنہوں نے مجھ پر سلام کہا اور مجھ سے میرے بھائی کے متعلق پوچھا۔ میں نے کہا وہ زمین پر ہیں تو کیا تم اُنہیںؑ پہچانتے ہو؟ کہنے لگے: ہم بھلا اُنؑ سے ناواقف کیسے رہ سکتے ہیں جب کہ ہر سال بیت المعمور کا حج ہوتا ہے اور اُس پر سفید کپڑے کا غلاف

چڑھا ہوا ہے اور اُس غلاف پر محمدؐ، علیؑ اور حسنؑ وحسینؑ اور دوسرے آئمہ اور قیامت کے دن تک پیدا ہونے والے اُن کے شیعوں کے نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں اور ہم روزانہ پانچ مرتبہ اُن پر برکت نازل کرتے ہیں اُن کا مقصد یہ تھا کہ وہ روزانہ ہر نماز کے وقت اُن کے سروں پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: پھر میرے پروردگار نے مجھے اور چالیس انوار عطا کیے جو کہ پہلے انوار سے بالکل مختلف تھے اور مجھے چوتھے آسمان پر لے جایا گیا۔ وہاں پر فرشتوں نے زبان سے کچھ بھی نہ کہا۔ البتہ مجھے بھنبھناہٹ کی ایک آواز سی سُنائی دی۔ گویا وہ اُن کے سینوں سے برآمد ہو رہی تھی۔ فرشتے اکٹھے ہوئے اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور وہ میری طرف دوڑتے ہوئے آئے۔ اس وقت جبرائیلؑ نے کہا: **حی على الصلوٰة حی على الصلوٰة ، حی على الفلاح حی على الفلاح** فرشتوں نے کہا: یہ دو ملی ہوئی معروف آوازیں ہیں۔ پھر جبرائیلؑ نے "**قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة** کہا۔ ملائکہ نے کہا: وہ قیامت کے دن تک اُس کے شیعوں کے لیے قائم رہے گی۔ پھر فرشتے جمع ہوئے اور اُنہوں نے کہا: آپؐ نے اپنے بھائی کو کس حال میں چھوڑا؟ میں نے اُن سے کہا تو کیا تم اُسےؑ جانتے ہو؟ فرشتوں نے کہا: ہم اُسےؑ پہچانتے ہیں اور اُسؑ کے شیعوں کو بھی پہچانتے ہیں کیونکہ وہ عرشِ خداوندی کے گرد حالت نور میں ہیں اور بیت المعمور پر نور کا ایک غلاف ہے جس پر نورانی سطریں لکھی ہوئی ہیں۔ اُن میں محمدؐ، علیؑ، حسنؑ وحسینؑ اور دوسرے آئمہ معصومین علیہم السلام اور قیامت کے دن تک آنے والے اُن کے شیعوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ اُن میں نہ تو کسی کے نام کا اضافہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی کی کمی ہو سکتی ہے اور یہی ہمارا اشتیاق ہے اور ہر جمعہ کے دن یہ میثاق ہمارے سامنے پڑھا جاتا ہے۔

پھر مجھے کہا گیا: محمدؐ! آپ اپنا سر اُوپر بلند کریں۔ میں نے سر اُٹھایا تو آسمانوں کے طبق شگافتہ ہوگئے اور حجابات اُٹھا دیے گئے۔ پھر مجھ سے کہا گیا: سر اُٹھا کر دیکھیں آپ کو کیا دکھائی دیتا ہے؟ میں نے سر اُٹھایا تو مجھے تمہارے اُس گھر (کعبہ) جیسا ایک گھر دکھائی دیا اور اُس کے حرم جیسا ایک حرم دکھائی دیا اور اگر میں ہاتھ سے کوئی چیز ڈالتا تو وہ اُسی پر ہی گرتی۔ پھر مجھ سے کہا گیا: محمدؐ! یہ ایک حرم ہے اور آپ محترم ہیں اور ہر مثل کی کوئی نہ کوئی مثال ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی اور فرمایا: محمدؐ! ''صاذ'' کے قریب جائیں اور اپنے اعضائے سجدہ کو دھوئیں اور اُنہیں پاک کریں اور اپنے رب کی نماز پڑھیں۔

رسولِ خداؐ ''صاذ'' کے قریب ہوئے اور ''صاذ'' عرش کی دائیں طرف سے بہنے والا پانی تھا آپؐ نے دائیں ہاتھ سے شروع کیا اِسی لیے وضو کے لیے دایاں ہاتھ مقرر ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی طرف وحی کی کہ آپ اپنا چہرہ دھوئیں کیونکہ آپؐ نے میری عظمت کو دیکھنا ہے پھر اپنے دائیں اور بائیں بازو کو دھوئیں کیونکہ آپؐ کو اپنے ہاتھوں میں میرے کلام کو پکڑنا ہے پھر اپنے ہاتھوں کی تری سے اپنے سر اور ٹخنوں تک پاؤں کا مسح کریں۔ میں آپؐ پر اپنی برکت نازل کروں گا اور آپؐ کو ایسے مقام پر فائز کروں گا جہاں کسی نے قدم نے رکھا ہوگا۔ یہ اذان اور وضو کی وجہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی طرف وحی کی اور فرمایا: محمدؐ! آپؐ حجرِ اسود کی طرف رُخ کر کے میرے حجابات کی تعداد میں تکبیر کہیں اسی لیے سات تکبیرات قائم ہوئیں کیونکہ حجابات کی تعداد بھی سات ہے۔ حجاب کے انقطاع پر آنحضرتؐ نے افتتاح کیا۔ اِسی لیے افتتاح کو سنت کا درجہ حاصل ہوا۔ حجابوں کے درمیان نور کے سمندر حائل ہیں اور اِنہی کا نور اللہ نے محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا تھا۔ افتتاح کی تکبیرات تین مقرر ہوئیں کیونکہ حجابات کو تین بار ہٹایا گیا اور یوں تکبیریں سات اور افتتاح تین مقرر ہوئیں۔

جب آنحضرتؐ تکبیر اور افتتاح سے فارغ ہوئے تو اللہ نے اُنہیں وحی کی کہ اب میرا نام لو۔ اس کے جواب میں آپؐ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کی اور اسی وجہ سے بسم اللہ ہر سورت کے آغاز میں رکھی گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو وحی کی کہ آپؐ میری حمد بجا لائیں۔ آنحضرتؐ نے حکم خداوندی پر عمل کرتے ہوئے "**الحمد لله رب العالمين**" کہا اور آپؐ نے اپنے دل میں "**شكرا**" کے الفاظ کہے۔ پھر اللہ نے آپ کو وحی کی کہ تم نے میری حمد کو قطع کیا ہے لہٰذا میرا نام لو۔ آنحضرتؐ نے کہا: الرحمٰن الرحیم یہی وجہ ہے کہ سورہ فاتحہ میں یہ الفاظ دو مرتبہ وارد ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ بسم اللہ میں ہیں اور ایک مرتبہ "**الحمد لله رب العالمين**" کے بعد ہیں۔ جب آنحضرتؐ ''ولا الضالین'' پر پہنچے تو آپؐ نے ''**الحمد لله رب العالمين**'' کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو وحی کی تم نے میرے ذکر کو قطع کیا ہے لہٰذا پھر میرا نام لو۔ آنحضرتؐ نے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تلاوت کی اور یہی وجہ ہے کہ بسم اللہ شریف دوسری سورت کا حصّہ قرار پائی۔

اِس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وحی کی: محمدؐ! آپؐ اپنے رب کی نسبت کی تلاوت کریں اور پڑھیں **قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد** آپؐ نے سورۃ اخلاص پڑھی۔ پھر وحی منقطع ہوئی تو آپؐ ''**كذلك الله، كذلك ربنا**'' کہا۔ جب آنحضرتؐ نے یہ الفاظ ادا کیے تو اللہ تعالیٰ نے وحی کی۔ محمدؐ! اپنے رب کے لیے رکوع کر۔ آپؐ نے رکوع کیا اللہ نے حالتِ رکوع میں وحی کی کہ تم ''**سبحان ربي العظيم**'' پڑھو۔ آپؐ نے تین مرتبہ یہ کلمات دُہرائے۔ پھر اللہ نے وحی کی اور فرمایا: محمدؐ! اپنا سر اُٹھاؤ۔ یہ حکمِ خداوندی سُن کر آنحضرتؐ نے رکوع سے سر اُٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوگئے۔ اللہ نے وحی کی: محمدؐ! اب اپنے رب کا سجدہ بجالاؤ۔ رسولِ خداؐ سجدے میں گئے تو اللہ

نے وحی کی کہ ''**سبحان ربی الاعلی** '' پڑھو۔آپؐ نے تین مرتبہ یہ تسبیح دہرائی۔پھر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وحی کی: سجدے سے سر اُٹھاؤ۔آپؐ نے سر اُٹھایا تو آپؐ کو مشاہدہ عظمت نہ ہوا۔اِسی لیے آپؐ نے دوسرا سجدہ کیا۔یہی وجہ ہے کہ ہر رکعت میں دو سجدے قرار پائے۔

بعدازاں آپؐ اُٹھ کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اب سورہ حمد پڑھو۔جب آپؐ حمد پڑھ چکے تو اللہ کی وحی ہوئی کہ اب سورہ" **انا انزلنا ہ** " پڑھو۔یہ سورت قیامت کے دن تک آپؐ اور آپؐ کے اہلبیتؑ سے منسوب رہے گی اِس کے بعد آنحضرتؐ نے رکوع میں وہی ذکر کیا جو پہلے کر چکے تھے۔پھر آپ نے سجدہ کیا۔جب سجدہ سے سر اُٹھایا تو عظمتِ الٰہی کا مشاہدہ کیا آپؐ نے عظمتِ الٰہی دیکھ کر دوسرا سجدہ کیا۔یہ دوسرا سجدہ آنحضرتؐ نے اپنی طرف سے کیا تھا اللہ کی طرف سے اُس کی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔

جب آپؐ دوسرے سجدے میں تھے تو اللہ کی طرف سے وحی ہوئی۔محمدؐ! سجدے سے سر اُٹھاؤ اور بیٹھ جاؤ آپؐ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تم پر نعمات کی ہیں لہٰذا میرا نام لو اور اِلہام میں آپؐ کو یہ کلمات تعلیم کیے گئے۔ **بسم اللہ وباللہ ولا الہ الا اللہ والاسماء الحسنی کلھا للہ** بعدازاں آپ کو وحی ہوئی۔محمدؐ! اپنے آپؐ پر اور اپنے اہلبیتؑ پر درود بھیجو۔آپؐ نے کہا: **صل اللہ علی اھل البیتی** پھر آپؐ نے دیکھا کہ انبیاء ومرسلین اور ملائکہ کی صفیں لگی ہوئی تھیں آپؐ سے کہا گیا: محمدؐ! آپؐ اُن پر سلام کریں۔آپؐ نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر آپؐ کو وحی کی گئی کہ سلام' تحیت' رحمت وبرکات آپؐ اور آپؐ کے اہلبیتؑ ہیں۔بعدازاں اللہ نے وحی کی کہ بائیں طرف متوجہ ہوں۔آنحضرتؐ جب رکوع میں تھے تو آپؐ نے ملائکہ کی تسبیح وحمد وتہلیل کی صدائیں سُنی تھیں۔اِسی لیے جب آپؐ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو آپؐ نے ''**سمع اللہ لمن حمدہ**'' کہا۔

آنحضرتؐ کی یہ دو رکعت ہی نماز کی اولین بنیاد ہیں لہٰذا اگر اِن پہلی دو رکعتوں میں کوئی کمی بیشی ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی اور نمازی کو دوبارہ نماز پڑھنا ہوگی اور ابتداء میں نمازِ ظہر بھی دو رکعت نازل ہوئی تھی۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(معجزات آلِ محمدؐ اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز جلد 1' ص 53 تا 61: مولف سید ہاشم البحرانی قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 620: مولا علیؑ نے فرمایا ''معانی کیا ہے بیان کیا ہے؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا کہ **یا جابر علیک بالبیان والمعانی قال قلت وما البیان والمعانی ؟ قال قال علی علیہ السلام** (یعنی اے جابر تمہیں چاہئے کہ سمجھیں کہ بیان کیا ہے اور معانی کیا ہے۔عرض کیا کہ ابن رسولؐ اللہ فرمائیے کہ بیان ومعانی کیا ہیں۔فرمایا کہ ہمارے جد علی علیہ السلام نے فرمایا۔

اَمَّا الْبَیَانَ فَھُوَ اَنْ نَعْرِف اللّٰہ سُبْحَانَہٗ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ فَنَعْبُدَہٗ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَاَمَّا الْمَعَانِی فَنَحْنُ مَعَانِیْہِ وَ نَحْنُ جَنْبُہٗ وَیَدُہٗ وَلِسَانُہٗ وَاَمْرُہٗ وَ حُکْمُہٗ وَعِلْمُہٗ وَحَقَّہٗ اِذَا شِئْنَاشَآءَ اللّٰہ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ مَا نُرِیْدُہٗ فَنَحْنُ الْمَثَانِی الَّذِیْ اَعْطَانَا اَللّٰہُ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ وَنَحْنُ وَجْہُ اللّٰہُ الَّذِیْ یَنْقَلِبُ فِی الْاَرْضِ بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ فَمَنْ عَرَفَنَا فَاَمَامُہٗ الْیَقِیْنُ وَمَنْ جَھِلَنَا فَاَمَامَہٗ السِّجِّیْنَ وَلَوْ شِئْنَا خَرِقْنَا الْاَرْضَ وَصَعُدَنَا السَّمَآءَ وَاِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَ ھٰذَا الْخَلْقِ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابُھُمْ

ترجمہ: بیان یہ ہے کہ تو خداوند سبحان کو پہچانے کہ اس کے مثل کوئی شئے نہیں ہے پس تو اس کی عبادت کر اور کسی کو اس کا شریک نہ بنا اور معانی کے معنی یہ ہیں کہ ہمؑ اس کے معانی ہیں اور ہمؑ ہی اُس کے پہلو و ہاتھ اُس کی زبان اور اُس کا امر و حکم ہیں۔ہمؑ ہی اُس کا علم اور اُس کا

حق (یعنی حقانیت کے عارف) ہیں جب ہمؑ چاہتے ہیں خدا بھی چاہتا ہے اور ہمؑ جو ارادہ کرتے ہیں خدا بھی وہی ارادہ کرتا ہے پس ہمؑ ہی وہ مثانی ہیں جنہیں خدا نے اپنے نبیؐ کو عطا کیا ہے اور ہمؑ ہی وہ وجہہ اللہ ہیں جو زمین پر تمہارے درمیان اپنی مرضی سے تصرف کرتے ہیں پس جس نے ہماریؑ معرفت حاصل کی اُس کے سامنے یقین ہے اور جو واقف نہ ہوا اُس کے آگے سجین ہے اگر ہم چاہیں تو زمین کوشق کردیں اور آسمان پر صعود کر جائیں بہ تحقیق کہ اُس مخلوق کی بازگشت ہماری ہی طرف ہے اور پھر ہم ہی اُن کا حساب لینے والے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، ص 45-46، بحوالہ غرر الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 621: بزبانِ مقدادؓ اور فضائلِ علی علیہ السلام

کتاب سُلَیم بن قَیس میں مذکور ہے کہ سُلَیم کہتے ہیں: میں نے مقدادؓ سے کہا کہ خدا آپ پر اپنی رحمت بھیجے، آپ نے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق پیغمبر اکرمؐ سے جو بہترین بات سُنی ہے وہ میرے سامنے بیان کریں۔ مقداد نے کہا: میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا کہ آپؐ نے فرمایا: **"ان اللہ توحد بملکه فعرف انواره نفسه ثم فوض الیهم امره باحهم جنته فمن اراد ان یطهر قلبه من الجن والانس عرفه ولایة علی بن ابی طالب علیه السلام فمنا ار ادان یمامس علی قلبه امسك عنه معرفة علی بن ابی طالب علیه السلام "** بے شک خداوند متعال اپنی بادشاہت میں یکتا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے اپنے انوار کے ذریعہ سے اپنی شناخت کروائی، پھر اپنا امر اُن کے حوالے کر دیا اور بہشت اُن کے لیے آسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جن و انس میں سے جس کا دل پاک کرنا چاہتا ہے اُسے علی بن ابی طالبؑ کی ولایت پہنچوا دیتا ہے

اور جس کے دل پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے اُسے حضرت علیؑ کی ولایت کے قریب نہیں آنے دیتا''

''اُس خدا کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! حضرتِ آدمؑ اُس وقت تک اِس لائق نہ ہوئے کہ خداوند متعال اُنہیں پیدا کرتا۔ اُن میں اپنی روح پھونکتا۔ اُن کی توبہ قبول کرتا اور اُنہیں جنت میں واپس پلٹا جب تک اُنہوں نے میری نبوت اور علی بن ابی طالبؑ کی ولایت کا اقرار نہ کیا'' ''اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ارضی وسماوی ملکوت کی نشاندہی نہ کروائی گئی اور اُنہیں اپنا دوست نہ بنایا گیا جب تک اُنہوں نے میری نبوت اور اُس کے بعد علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار نہ کرلیا''

''اُس خدا کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! اللہ تعالیٰ نے اُس وقت تک حضرتِ موسٰی علیہ السلام سے گفتگو نہیں کی اور حضرتِ عیسٰی علیہ السلام کو نشانی کے طور پر نہ پہنچوایا جب تک اُنہوں نے میری نبوت اور اُس کے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کو نہ پہچان لیا''۔

"والذی نفسی بیده ماتنبأ بنی قط الا بمعرفة والاقرار لن بالولایة ولا استأهل خلق من الله النظر الیه الا بالعبودیة له والاقرار لعلی علیه السلام بعدی " ''اُس خدا کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی پیغمبر اُس وقت تک پیغمبر نہ بنا، جب تک اُس نے مجھے نہ پہچان لیا اور میریؐ ولایت کا اقرار نہ کرلیا۔ خدا کی مخلوق میں سے کوئی بھی چیز اُس وقت اِس قابل نہ ہوسکی کہ خداوند متعال اُس پر اپنی نظر لطف کرے، مگر یہ کہ خدا کی عبودیت اور میرےؐ بعد علیؑ کی ولایت کا اقرار کیا''

اِس کے بعد حضرتِ مقدادؓ خاموش ہوگئے۔ میں نے کہا: خدا آپ پر رحمت کرے، کیا کوئی اور بات بھی ہے؟ اُنہوں نے (مقدادؓ) نے کہا: ہاں میں نے رسولِ خداؐ سے سُنا کہ

آپ نے فرمایا: ''علی علیہ السلام اِس اُمّت کے حاکم، مدبر، گواہ اور حساب و کتاب کرنے والے ہیں۔ وہ بلند مقام کے مالک ہیں۔ وہ حق کا روشن راستہ ہیں اور خدا کا صراط مستقیم ہیں'' ''میرے بعد لوگ اِنہی کے وسیلہ سے گمراہی سے نجات حاصل کریں گے وہ دل کے اندھوں کو بصیرت عطا کریں گے، نجات پانے والے اِنہی کے توسط سے نجات پائیں گے۔ اِنہی کے ذریعہ سے موت سے پناہ حاصل کریں گے خوف سے محفوظ ہوں گے۔ اِنہیں کے وسیلہ سے گناہ محو ہوں گے۔ ظلم و ستم ختم ہوگا اور رحمتِ الٰہی نازل ہوگی''۔

"وهو عين الله الناظرة واذنه السامه ولسانه الناطق فے خلفه ويده المبسوطة علے عباده بالرحمة ووجهه فى السماوات والارض وحنببه الظاهر اليمين وحبله القوى المتين ولمروته الوثقى التى الانفصام لها وباية الذى يؤتى منه وبيتر الذى من دخله كان امنا علے الصراط فى بعثر من عرفه نجا الے الجنة ومن انكره هوالے النار " ''وہ خدا کی بصیرت چشم اور سُننے والے کان ہیں وہ مخلوقِ خدا میں اُس کی زبان گویا اور اُس کے بندوں پر رحمت کا کھلا ہوا ہاتھ ہیں وہ آسمانوں اور زمین میں خدا کا چہرہ ہیں وہ اُس کی واضح آشکار دائیں طرف ہیں۔ وہ خدا کی محکم رسی اور مضبوط کنڈا ہیں جو ہرگز اِس سے جُدا نہیں ہوگا۔ وہ بابِ خدا ہیں لہٰذا اُسی میں داخل ہوا جائے۔ وہ خانہ خدا ہیں جو بھی اُس میں داخل ہوگا وہ حفظ و امان میں ہوگا وہ اُس دن پُلِ صراط پر خدا کا علَم ہوں گے جس دن لوگوں کو (قبروں سے) اُٹھایا جائے گا جو کوئی بھی اُنہیں پہچان لے گا وہ نجات یافتہ ہوگا اور بہشت میں داخل ہوگا اور جس کسی نے بھی اُن کا انکار کیا وہ دوزخ میں ہوگا''

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآلِ محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 3، ص 341 تا 344، بحوالہ کتاب سُلَیم بن قیس ہلالی ص 247، بحارالانوار جلد 40 ص 96)

نہج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 622: رسولِ خداؐ کے ساتھ علیؑ کی منزلت

سُلَیم ابنِ قَیس سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں ایک مرتبہ ایک شخص حاضر ہوا اور ہم نے یہ گفتگو سُنی۔ سائل: **" اخبرنى يا اميرالمؤمنين بافضل منقبة لك "** یا امیر المؤمنین اپنی سب سے افضل منقبت بیان فرمائیے۔ امیر المؤمنین: **"ماانزل الله بكتابه "** ''وہی ہے جو خدا نے کتاب میں نازل فرمایا ہے۔ سائل: **وما انزل فيك"** ''اس میں کیا نازل فرمایا؟ امیر المؤمنین: **قوله تعالىٰ افمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه انا الشاهد على رسول الله صلى عليه وآلہٖ وقوله ومن عنده علم الكتاب اياى عنى ولم يدع شيئى مماذكر الله فيه الاذكرى"** ''ارشادِ خداوندی ہے کہ ''کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اور اُس کے پیچھے ہی پیچھے اُس میں کا ایک گواہ آیا ہو۔ میںؑ رسولِ خداؐ کا گواہ ہوں اور قولِ خدا کہ جس کے پاس علمِ کتاب ہو۔ خاص کر مجھؑ ہی سے متعلق ہے اور خدا نے اِس آیت میں سوائے میرےؑ اور کسی کا ذکر نہیں کیا ہے۔ سائل: **فاخبرنى بافضل منقبة لك من رسول الله "** ''رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے آپ کے ساتھ جو افضل منقبت ہو بیان فرمائیے۔ امیر المؤمنینؑ: **"نصبه اياى بغد يرخم بالو لاية من الله عزوجل بامرالله تبارك وتعالىٰ و قوله انت منى بمنزله هارون من موسىٰ و سافرت مع رسول الله وذالك قبل ان تو مرنسآئه بالحجاب وانا اخدم رسول الله ليس له خادم غيرى وكان لرسول الله لحاف ليس له لحاف غيره ومعه عائشة فكان رسول الله نيام بينى و بين عائشة وليس**

اللحاف الفراش الذی تحتنا ویقوم رسول الله فیصلی فاخذتنی الحمی لیلة فاسهر تنی فسهر رسول الله لسهری نبات لیلة بینی و بین مصلاء یصلی ماقدر له ثم یا تینی فیسئلنی وینظر الی فلم یزل رابه ذالك الی ان اصبح فلما اصبح صلّی یا صحابه الغداة ثم قال اللهم اشف علیاً وعافه فانه قد اسهرنی اللیلة بمابه من الوجع فکانما نشط من عقال ما بی فلتته ثم قال قال رسول الله البشر یا اخی قال ذاك و اصحابه یسمعون قلت بشرك الله بخیر یارسول الله وجعلنی فداك قال انی لم اسئل اشیاء الا اعطانیه ولم اسئل لنفسی شیئا الا سئلتك مثله وانی دعوت الله ان یوافی بینی وبینك نفعل وسئلت ان یجعلك ولی کل مومن بعدی" ''امیر المؤمنینؑ نے فرمایا' رسولِ خداؐ نے خمِ غدیر کے روز مجھؑ ہی کو ولایت من اللہ کے ساتھ خدائے عزوجل کے حکم سے نصب فرمایا تھا اور اُن کا قول ہے کہ تمؑ مجھؐ سے اُسی منزلت پر ہو جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی و نیز رسول اللہؐ کے ساتھ میں نے کارِ رسالت انجام دیا ہے۔ یہ اُس وقت کی بات ہے جبکہ عورتوں کے لئے پردہ کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔ میںؑ نے رسول اللہؐ کی سب سے پہلے اُس وقت خدمت کی جبکہ کوئی خدمت کرنے والا نہ تھا۔ رسول اللہؐ کے لئے ایک لحاف تھا کہ اس کے سوا کوئی اور ایسا لحاف نہ تھا اُس پر رسول اللہؐ میرےؑ اور عائشہ کے درمیان سوتے تھے۔ اِس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی بستر نہ تھا۔ رسول اللہؐ نماز کے لئے اُٹھا کرتے تھے ایک مرتبہ مجھےؑ بخار آ گیا۔ جس سے میںؑ جاگتا رہا اور میریؑ وجہ سے رسول اللہؐ بھی جاگتے رہے ایک شب مجھےؑ خبر ملی کہ میرےؑ اور مصلٰی کے درمیان کوئی نماز پڑھ رہا ہے جس کی مجھےؑ اطلاع نہ دی گئی تھی پھر وہ میرے پاسؑ آیا اور مجھؑ سے سوال کیا

اور میریؑ طرف دیکھتا رہا اور نہیں ہٹا یہ اُس وقت تک ہوتا رہا کہ صبح ہو گئی پھر آپؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ پھر فرمایا کہ خداوندا علیؑ کو شفا عطا فرما اور اُس کو محفوظ رکھ کہ اُس نے درد کی وجہ سے مجھےؐ شب میں بیدار رکھا پس گویا کہ اُس نے مجھےؐ بندھن چھڑایا۔ یہ بات میرےؑ ساتھ اتفاقی طور پر واقع ہوئی تھی۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے بھائی بشارت ہو تمؑ کو اِس بات کو حضرتؐ کے اصحاب سُن رہے تھے میںؑ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ خدا آپؐ کو خوش رکھے اور مجھےؑ آپؐ پر فدا کر دے حضرتؐ نے فرمایا کہ میںؐ نے کسی شئے کے لئے سوال نہیں کیا مگر یہ کہ وہ مجھےؐ عطا ہو گئی اور میںؐ نے اپنی ذات کے لئے کوئی سوال نہ کیا مگر یہ کہ اُس کے مثل تمہارےؑ لئے بھی سوال کیا اور میںؐ نے خدا سے دعا کی کہ میرےؐ اور تمہارےؑ درمیان مواخات پیدا کرے۔ پس خدا نے ایسا ہی کیا اور میںؐ نے سوال کیا کہ تمؑ کو میرےؐ بعد تمام مومنین کا ولی قرار دے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1' 29 تا 30 بحوالہ بحر المعارف ص 462' احتجاجِ طبرسی ج 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِؐ : اَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٌ وَاحِدٌ

منقبت 623: خلقتِ انبیاءؑ سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال قبل خلقتِ نورِ محمدیؐ وحجابات

حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی خَلَقَ نُوْرِ مُحَمَّدٍؐ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ قَبْلَ اَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَالْعَرْشِ وَالْکُرْسِیُ وَاللُّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَقَبْلَ اَنْ خَلَقَ آدَمَ وَنُوْحًا وَاِبْرَاھِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اِلٰی قَوْلِہٖ وَھَدَیْنَا

هُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمَ وَقَبْلَ اَنْ خَلَقَ الْاَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ بِاَرْبَعَةِ مَايَةٍ وَاَلْفَ وَاَرْبَعْ وَعَشْرِيْنَ اَلْفَ سِنَةٍ وَخَلَقَ عَزَّوَجَلَّ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَثْنٰى عَشْرَ حِجَابًا حِجَابِ الْقُدْرَةِ وَحِجَابِ الْعَظْمَةِ وَحِجَابِ الْمِنَّةِ وَحِجَابِ الرَّحْمَةِ وَحِجَابِ السَّعَادَةِ وَحِجَابِ الْكَرَامَةِ وَحِجَابِ الْمَنْزِلَتَ حِجَابِ الْهِدَايَتَهُ وَحِجَابِ النُّبُوَةَ وَحِجَابِ الرَّفْعَةَ حِجَابِ الْهَيْبَةَ وَحِجَابِ الشَّفَاعَةَ ثُمَّ جَلَسَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَآلِهٖ فِىْ حِجَابِ الْقُدْرَةِ اَثْنٰى عَشْرَ اَلْفَ سِنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْاَعْلٰى وَفِى حِجَابِ الْعَظْمَةَ اَحَدَ عَشْرَ اَلْافَ سِنَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ عَالَمَ السَّرَّوَفِى حِجَابِ الْمِنَّةَ عَشَرَ اَلْافَ سِنَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَلْهُوْا وَفِى حِجَابِ الرَّحْمَةَ تِسْعَةَ اَلْافَ سِنَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ الرَّفِيْعُ الْاَعْلٰى وَفِى حِجَابِ السَّعَادَةِ ثَمَانِيَةَ اَلْافَ وَهُوَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ دَائِمَهٗ لا يسهوا وفى حجاب الكرامة سبعة الاف سنة وهو يقول سبحان من هو غنى لا يفتقر وفى حجاب المنزلة ستة الاف سنة وهو يقول سبحان ذى العرش العظيم وهو يقول سبحان رب العزة عما يصفون وفى حجاب الرفعة ثلاثة الاف سنة وهو يقول سبحان ذى الملك والملكوت وفى حجاب الهيبة الفى سنة وهو يقول سبحان الله وبحمده فى حجاب الشفاعة الف سنة وهو يقول سبحان رب العظيم وبحمده ثمه اظهر عزوجل اسمه على اللوح فكان على اللوح منورا اربعة الاف سنة ثم اظهر على العرش فكان على ساق العرش مثبتا سبعة الاف سنة الى ان وضعه الله فى صلب آدم عليه السلام"

"بہ تحقیق کہ خدائے بزرگ و برتر نے نورِ محمدؐ کو آسمانوں، زمین، عرش و کُرسی، لوح و قلم، اور

جنت و جہنم کی خلقت سے پہل اور آدمؑ و نوحؑ، ابراہیمؑ و اسحٰقؑ و یعقوبؑ کی خلقت سے پہلے حسب ارشاد باری کہ ہم نے اِن کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی و نیز تمام انبیاء کی خلقت سے چار لاکھ چوبیس ہزار سال قبل پیدا کیا اور اِس نور کے ساتھ خداوند تعالیٰ نے بارہ حجاب یعنی حجابِ قدرت، حجابِ عظمت، حجابِ منت، حجابِ رحمت، حجابِ سعادت، حجابِ کرامت، حجابِ منزلت، حجابِ ہدایت، حجابِ نبوت، حجابِ رفعت، حجابِ ہیبت اور حجابِ شفاعت، خلق فرمائے۔ پھر نورِ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حجابِ قدرت میں بارہ ہزار سال قیام عطا فرمایا جہاں وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْاَعْلٰى کہتا رہا اور حجابِ عظمت میں گیارہ ہزار سال رہا جہاں وہ سبحان عالم السّر کہتا رہا......اور حجابِ منت میں دس ہزار سال رہا جہاں وہ سبحان من هو قائم لا يلهو کہتا رہا۔ اور حجابِ رحمت میں نو ہزار سال سبحان الرفيع الاعلٰى کہتا رہا اور حجابِ سعادت میں آٹھ ہزار سال سبحان من هو دائم لا يسهو کہتا رہا۔ اور حجابِ کرامت میں سات ہزار سال رہا۔ جہاں وہ سبحان من هو غنى لا يفتقر کہتا رہا۔ اور حجابِ منزلت میں چھ ہزار سال سبحان رب العلى الكريم کہتا رہا۔ اور حجابِ ہدایت میں پانچ ہزار سال رہا جہاں وہ سبحان ذى العرش العظيم کہتا رہا۔ اور حجابِ نبوت میں چار ہزار سال سبحان رب العزت عما يصفون اور حجابِ رفعت میں تین ہزار سال سبحان ذى الملك والملكوت کہتا رہا اور حجابِ ہیبت میں دو ہزار سال سبحان الله و بحمده کہتا رہا۔ اور حجابِ شفاعت میں ایک ہزار سال رہا جہاں وہ سبحان رب العظيم و بحمده کہتا رہا۔ پھر خدائے عزوجل نے اُن کے نام کو لوح پر ظاہر کیا اور یہ سایۂ عرش پر سات ہزار سال ثابت رہا یہاں تک کہ خدا نے اس کو صُلبِ آدم میں قرار دیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، 25-26، بحوالہ بحر المعارف ص 273)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 624: امیر المؤمنین کا خطبہ نون والقلم

علامہ سید شہاب الدین توضیح الدلائل میں لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کا مندرجہ ذیل خطبہ بڑے بڑے فضلاء اور اکابر علماء کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے منبر کوفہ پر فرمایا" ان النون والقلم و انا النور و مصباح الظلم انا الطريق الاقوم انا فاروق الاعظم انا عيبة العلم انا دية الحلم انا النباء العظيم انا صراط المستقيم انا وارث العلوم انا هيولىٰ النجوم انا عمود الاسلام انا مكسر الاصنام انا ليث الزحام انا انيس الهوام انا الفخار الافخر انا الصديق الاكبر انا امام المحشر انا ساقى الكوثر اناصاحب الرايات انا سريرة الخفيات انا جامع الاٰيات انا مولف الثقاة انا حافظ الكلمات انا مخاطب الاموات انا حلال المشكلات انا مزيل الشبهاة انا ضيعة الغزوات انا صاحب المعجزات انا الزمام الاطول انا محكم المفضل انا حافظ القرآن انا تبيان الايمان انا قسيم الجنان انا شاطر النيران انا مكلم الثعبان انا حاطم الاوثان انا حقيقة الاديان انا عين الاعيان انا قرن الاقران انا مذل الشجعان انا فارس الفرسان انا سوال متى انا الممدوح هل اتى انا شديد القوى انا حامل اللوى انا كاشف الروى انا بعيد المدى انا عصمة الورى انا ذكى الرغى انا قاتل بغى انا مرهوب الشذا انا اعذى القذى انا صفوة الصفا انا كفوالوفا موضح القضايا انا مستودع الوصايا انا معدن الانصاف انا محض العفاف انا صواب الخلاف انا رجال الاعراف انا سرالمعارف

انا معارف العوارف انا صاحب الاذن انا قاتل الجن انا يعسوب الدين وصالح المومنين و امام المتقين انا اول الصديقين انا الحبل المتين انا دعامة الدين انا صحيفة المومن انا ذخيرة الميهمن انا الامام الامين انا الدارع الحصين انا ضارب بالسيفين انا طاعن بالرمحين انا صاحب بدر و حنين انا شفيق الرسول انا بعل البتول انا سيف الله المسلول انا آدام الغليل انا شفاء العليل انا سوال المسائل انا نحجة الوسائل انا قانع الباب انا صفرق الاحزاب انا سيد العرب انا كاشف الكرب انا ساقى العطاش انا النائم على الفراش انا الجوهرة الثمينه انا باب المدينة انا كلمة الحكمة انا واضع الشريعة انا حافظ الطريقة انا موضع الحقيقة انامطيعة الوديعة انا مبيد الكفرة انا ابوالائمة انا الدوحة الاملية انا مفضال الفضيلة انا خليفة الرسالت انا سميدع البسالة انا وارث المختار انا طهير الاطهار انا عقاب الكفور انا مشكوٰة النور انا جملة الامور انا زهرة النور انا بصيرة البصائر انا ذخيرة الذخائر انا بشارة البشر انا الشفيع المشفع فى المحشر انا ابن عم البشير النذير اناطور الاطوار اناجود الاجواد انا حلية الخلد انا بيضة البلد انا صمصام الجهاد انا حلية الاساد و انا الشاهد المشهود انا العهد المعهود انا منح المنائح انا صلاح المصالح انا غمضه الغوامض انا لحظة اللواخظ انا اعذوبة الحفظ انا عجوبة الحفظ انا نفيس النفاليس انا غياث الضك انا سريع الفتك انا رحيب الباع انا رترالاسماع انارث الوارث انا نفثة النافث انا جنب الله انا وجهه الله"

میںؑ نون اور قلم ہوںؑ میں تاریکیوں کو روشن کرنے والا نور ہوں میںؑ ہی صراطِ مستقیم ہوں۔ میںؑ ہی فاروقِ اعظم ہوں میںؑ علم کا مخزن ہوں۔ میںؑ علم کا معدن ہوں میںؑ خبرِ عظیم ہوں میںؑ صراطِ مستقیم ہوں میںؑ علم کا وارث ہوں میںؑ ستاروں کا ہیولیٰ ہوں۔ میںؑ اسلام کا ستون ہوں میںؑ بُتوں کا توڑنے والا ہوں میںؑ ہجوم کرنے والا شیر ہوں میںؑ اہلِ غم کا مونس ہوں میںؑ سب سے بڑے فخر کرنے والے پر بھی فضیلت رکھتا ہوں۔ میںؑ صدیقِ اکبر ہوں' میںؑ امامِ محشر ہوں' میںؑ ساقیٔ کوثر ہوں میںؑ صاحبِ علم ہوں میںؑ اُمورِ مخفی کی قرارگاہ ہوں میںؑ آیتِ الٰہی کا جامع اور پراگندوں کا جمع کرنے والا ہوں میںؑ بدبختیوں کا دور کرنے والا ہوں میںؑ کلماتِ الٰہیہ کا محافظ ہوں میںؑ مُردوں کا مخاطب کرنے والا ہوں میںؑ مشکلوں کا حل کرنے والا ہوں میںؑ شبہات کا دور کرنے والا ہوں میںؑ جنگ کا فتح کرنے والا ہوں اور صاحبِ معجزات ہوں میںؑ طویل ترین حبل المتین فضائل کا مصدر اور حافظِ قرآن ہوں میںؑ ایمان کی تشریح کرنے والا ہوں میںؑ قسیم النار والجنت ہوں میںؑ اژدر سے بات کرنے والا ہوں میںؑ بُتوں کا توڑنے والا اور تمام دینوں کی حقیقت ہوں میںؑ فیض کے چشموں سے ایک چشمہ ہوں میںؑ قرنوں کا قرن ہوں میںؑ شجاعوں کو پست کرنے والا اور شہسواروں کا شہسوار ہوں میںؑ سوال متیٰ ہوں میںؑ ھل اتیٰ کا ممدوح ہوں میںؑ شدید القویٰ ہوں میںؑ حاملِ لواءِ حمد ہوں''۔

''میںؑ روی کو کھولنے والا اور تکلیفوں کا دور کرنے والا ہوں میںؑ تمام مخلوقات کی عصمت ہوں میںؑ وجہِ حفاظتِ عالم ہوں میںؑ ظالمین کا قتل کرنے والا ہوں میںؑ عالم علم لَدُنّی ہوں میںؑ ہر تکلیف کا دور کرنے والا میںؑ برگزیدوں میں برگزیدہ ہوں میںؑ وفا کا ہمسر ہوں میںؑ جھگڑوں کا طئے کرنے والا ہوں میںؑ وصیتوں کا مقام و ریعت ہوں میںؑ معدنِ انصاف ہوں میںؑ پرہیزگاریِ محض ہوں میںؑ غلط اُمور کا درست کرنے والا ہوں''۔

نھج الاخبارین | علیؑ اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

رجال الاعراف ہوں میںؑ معارف مخزن ہوں میںؑ عارفوں کا معارف ہوں اُذنِ داعیہ ہوں میںؑ جنات کا قاتل ہوں میںؑ سردارِ دیں ہوں اور صالح المومنین و امام متقین ہوں میںؑ صدیقین کا پہلا ہوں میںؑ حبل متین اور دین کا بڑا سردار ہوں میںؑ مومن کا صحیفہ ہوں میںؑ خوف سے امن دینے والا ذخیرہ ہوں میںؑ امامِ امین ہوں میںؑ مضبوط زرہ پوش ہوں میںؑ دو تلواروں سے جنگ کرنے والا ہوں میںؑ دو نیزوں سے لڑنے والا ہوں میںؑ بدر و حنین کا فاتح ہوں میںؑ رسولؐ کا شفیق ہوں میںؑ شوہرِ فاطمہؑ ہوں میںؑ خدا کی کھینچی ہوئی تلوار ہوں میں پیاسوں کی تشنگی بُجھانے والا ادم ہوں میںؑ بیماروں کے لئے شِفا ہوں میںؑ مسائل کا حل کرنے والا ہوں میںؑ کامیابی دِلانے والا وسیلہ ہوں میںؑ دروازہ (خیبر) کو اُکھاڑنے والا ہوں میںؑ گروہ کُفار کا بھگانے ہوں میںؑ سردارِ عرب ہوں میںؑ رنج و مصائب کا دور کرنے والا ہوں میںؑ پیاسوں کے لئے ساقی ہوں میںؑ فرشِ (رسولؐ) پر سونے والا ہوں میںؑ قیمتی جوہر ہوں میںؑ دروازہ شہر (علمِ نبیؐ) ہوں میںؑ کلمہ حکمت ہوں میںؑ شریعت کا وضع کرنے والا ہوں میںؑ طریقت کا حافظ ہوں میںؑ حقیقت کا واضح کرنے والا ہوں امانتوں کا ادا کرنے والا ہوں کُفر کو اُکھاڑ پھینکنے والا ہوں میںؑ اِماموں کا باپ ہوں میںؑ شرافت کا شجرِ عظیم ہوں میںؑ فضیلتوں کا معدن ہوں میںؑ خلیفۂ رسالت ہوں میںؑ شجاعت کا منبع ہوں میںؑ رسولِ مختارؐ کا وارث ہوں میںؑ طاہروں کا طاہر ہوں میںؑ کافروں کے لئے عذابِ الٰہی ہوں میںؑ نور کا چراغ ہوں میںؑ تمام اُمور کا خلاصہ ہوں میںؑ نور کی چمک ہوں میںؑ صاحبِ بصیرتِ عظیم ہوں میںؑ (علوم کے) خزانوں کا خزانہ ہوں میںؑ انسانوں کے لئے بشارت ہوں میںؑ شفاعت چاہنے والوں کے لئے شفیع محشر ہوں میںؑ بشر و نذیر کا ابنِ عجم ہوں میںؑ (علم کے) پہاڑوں کا پہاڑ ہوں میںؑ سخیوں کا سخی ہوں میںؑ جنت کو آراستہ کرنے والا زیور ہوں میںؑ بیضۃ البلد ہوں میںؑ جہاد کی تلوار ہوں میںؑ شیر کا حلیہ ہوں میںؑ مشہود کا گواہ ہوں میںؑ ہی معبود کا عہد ہوں میںؑ بخششوں کا عطا کرنے والا

ہوں میںؑ خرابیوں کو دُرست کرنے والا ہوں میںؑ رازوں کا رواز داں ہوں میںؑ سختیوں اور تنگیوں میں لوگوں کی فریاد کو پہونچنے والا ہوں میںؑ نہایت شیریں زبان ہوں میںؑ عجیب و غریب حفاظت کرنے والا ہوں میںؑ نفیس النفائس ہوں میںؑ تنگدستوں کا مددگار ہوں میںؑ نہایت تیزی اور بہادری سے قتل کرنے والا ہوں میںؑ دونوں ہاتھوں سے سخاوت کرنے والا ہوں میںؑ کانوں کا بہرا کرنے والا ہوں میںؑ وارثوں کے لئے وارث ہوں میںؑ دِلوں میں پوشیدہ باتوں کا ڈالنے والا ہوں میںؑ اللہ کے اوامر ونواہی کی حد ہوں میںؑ وجہِ خدا ہوں''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، ص 151-154، بحوالہ توضیح الدلائل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 625: قال علیؑ: میںؑ وہ ہوں جس کی ولایت کا ہزار اُمّتوں نے انکار کیا

"انا عندی مفاتیح الغیب لا یعلمها بعد رسول الله الا انا انا ذوالقرنین المذکور فی الصحف الاولی انا صاحب خاتم سلیمان انا ولی الحسنات انا صاحب الصواط والموقف انا قاسم الجنة والنار انا اٰدم الاول انا نوح الاول انا آیة الجبار انا حقیقة الاسرار انا مورق الاشجار انا مولح الثمار انا مفجر العیون انا مجری الانهار انا خازن العلم انا طور الحلم انا امیر المومنین انا عین الیقین انا حجة الله فی السموات والارض انا راجفة انا الصاعقة انا الصیحة بالحق انا الساعة لمن کذب بها انا ذالك الکتاب لاریب فیه انا الاسماء الحسنی التی امرالله ان یدعابها انا ذالك النور الذی اقتبس موسیٰ منه الهدیٰ انا صاحب الصور انا مخرج من فی القبور انا صاحب یوم النشور انا

صاحب نوح و منجیه انا صاحب ایوب المبتلی و شافیه انا اقمت السموات بامرربی انا صاحب ابراهیم انا سرالکلیم انا الناظر فی الملکوت وانا امر الحی الذی لا یموت انا ولی الحق علی سائر الخلق انا الذی لایبدل القول لدیٔ وحساب الخلق الّی انا المفوض الیٰ امرالخلایق انا خلیفة الا لٰهٔ الخالق انا سرالله فی بلاده حجة علیٰ عباده انا امرالله والروح کما قال یسئلونك عن الروح قل الروح من امرربی انا ابا سیت الجبال الشافحات وفجرت العیون الجاریات انا غارس الاشجار ومخرج انواع الثمار انا مقدرالاقوات انا منشرالاموات انا منزل القطر انا منور الشمس والقمر والنجوم انا قیم القیامة انا مقیم الساعة انا الواجب له من الله الطاعة انا حی لا اموت واذامت لم امت انا سرالله المکنون المخزون انا العالم بماکان وبما یکون انا صلٰوة المومنین وصیامهم انا مولاهم واما مهم انا صاحب النشر الاول والاخر انا صاحب المناقب والمفاخر انا صاحب الکواکب انا عذاب الله الواصب انا مهلك الجیابرة الاول انا مزیل الدول انا صاحب الزلازل والرحبف انا صاحب الکسوف والخسوف انا مدمر الفراعنة بسیفی هذا انا الذی اقامنی الله فی الاظلة ودعاهم الی طاعتی فلما ظهرت انکرو۔ فقال سبحانه فلما جاء هم ماعرفوا کفروابه انا نور الانوار انا حامل العرش مع البرار انا صاحب الکتب السالفة انا باب الله الذی لا یفتنح لمن کذب بها ولایذوق الجنة انا الذی تزدحم الملائکة علی فروشی و تعرفنی عبدا اقالیم الدنیا انا لذی ردت لی الشمس مرتین و

سلمت على كرتين وصليت مع الرسول الى القبلتين وبايعت البيعتين انا صاحب بدروحنين انا الطور انا الكتاب المسطور انا البحر السجور انا البيت المعمور انا الذى دعا الله الخلائق الى طاعتى فكفرت وآخرت ومسخت واجابت امة ننجت واز لفت وانا الذى بيدى مفاتيح الجنان ومقاليد النيران انا مع رسول الله فى الارض وفى السمآء مع المسيح حيث لا روح يتحرك ولانفس يتنفس غيرى انا صاحب القرون الاولىٰ انا صامت ومحمد ناطق انا جاوزت موسى فى البحر واغرقت فرعون وجنوده انا اعلم هماهم البهاتم ومنطق الطيرانا الذى اجوز السموات الارضين السبع فى طرفة عين انا المتكلم علىٰ لسان عيسٰى فى المهد انا الذى يصلى عيسى خلفى انا الذى اتقلب فى الصور كيف يشاء الله انا مصباح الهدىٰ انا مفتاح التقى انا الاخره والاولى انا الذى ارئے اعمال العباد انا خازن السموات والارض بامردب العالمين انا قائم بالقسط انا ديان الدين انا الذى لا يقبل الاعمال الا بولايتى ولا تنفع الحسنات الا بحبّى انا العالم بمدار الفلك الدوار وانا صاحب الكيال لقطرات الامطار ورمل القفار باذن ملك الجبار۔ الا انا الذى اقتل مرتين واحيىٰ مرتين واظهر كيف شاء انا محصى الخلائق وان كثروا وانا محاسبهم وان عظمو انا الذى عندى الف كتاب من كتب الانبياء انا الذى حجد ولايتى اف امة فمسخو انا المذكور فى سالف الزمان والخارج فى آخرالزمان انا قاصم الجبارين فى الغابرين ومخرجهم ومعذبهم فى الآخرين يعوق ويغوث ونسواً عذاباً شديد انا

المتكلم بكل لسان انا الشاهد لاعمال الخلايق فى المشارق والمغارب انا محمدً ومحمدً انا انا المعنى الذى لا يقع عليه اسم ولا شبه انا باب حطة ولاحول ولاقوة الا بالله العلى العظيم"

"بہ تحقیق کہ میرےؑ پاس علمِ غیب کی کنجیاں ہیں۔ جن کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے بعد سوائے میرےؑ کوئی نہیں جانتا۔ میںؑ ہی وہ ذوالقرنین ہوں جو قدیم صحف انبیاءؑ میں مذکور ہیں۔ میںؑ ہی صاحبِ خاتمِ سلیمان ہوں۔ میںؑ نیکیوں کا والی و مالک ہوں۔ میںؑ پُلِ صراط اور موقف سے گذارنے والا ہوں۔ میںؑ جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں۔ میںؑ ہی آدمِ اول (کا مونس) ہوں میںؑ نوح اول کا مددگار ہوں۔ میںؑ خدائے جبّار کی نشانی اور اس کے اسرار کی حقیقت ہوں۔ میںؑ درختوں میں پتے پیدا کرنے والا اور پھلوں کا پکانے والا ہوں میںؑ علمِ خدا کا خازن ہوں۔ میںؑ کوہِ حلم ہوں میںؑ امیر المومنین ہوں۔ میںؑ عین الیقین ہوں میںؑ آسمانوں اور زمین پر خدا کی حُجّت ہوں۔ میںؑ ہی برقِ خدا ہوں میںؑ ہی صیحۂ خدا ہوں (جو وقتِ ظہور سُنائی دے گا) میںؑ ہی (صاحب) روزِ قیامت ہوں جس کی لوگ تکذیب کرتے ہیں میںؑ ہی وہ کتاب ہوں جس میں کسی شک کرنے والے کو شک کرنے کی گنجائش نہیں۔ میںؑ ہی اُس کا وہ اسماءالحسنٰی ہوں جس کے ساتھ دعا کرنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ میںؑ ہی اُس کا وہ نور ہوں جس سے موسٰیؑ نے ہدایت حاصل کی تھی۔ میںؑ ہی صاحب صور ہوں۔ میںؑ ہی مُردوں کو قبروں سے نکالنے والا ہوں۔ میںؑ ہی روزِ نشر کا مالک ہوں۔ میںؑ نوحؑ کا ساتھی اور اُن کو نجات دلانے والا ہوں میںؑ ایوبؑ کا ساتھی اور اُن کا شافی ہوں جن کا امتحان لیا گیا تھا میںؑ نے آسمانوں کو پروردگار کے حکم سے قائم کیا۔ میںؑ ابراہیمؑ کا ساتھی ہوں میںؑ کلیم کا راز ہوں۔ میںؑ ملکوت کا دیکھنے والا ہوں۔ میںؑ اُس حی کا وہ امر ہوں جس کو موت نہیں۔ میںؑ تمام مخلوق پر خدا کا ولی ہوں۔ میںؑ ہی وہ ہوں کہ جس کے پاس کوئی بات نہیں بدلتی مخلوق کا حساب

میرے پاس ہے۔ میںؑ ہی ہوں کہ جس کوامرِ خلائق تفویض کئے گئے ہیں۔ میںؑ اُس خالق و معبود کا خلیفہ ہوں' میںؑ اُس کی بادشاہت میں رازِ خدا ہوں اور اُس کے بندوں پر اُس کی حُجّت ہوں میںؑ امرِ خدا اور روح ہوں جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ اے محمدؐ تم سے روح کے متعلق پوچھیں تو کہہ دو کہ روح میرے ربّ کے حکم سے ہے میں نے محکم پہاڑوں کو جمایا اور بہنے والے چشموں کو جاری کیا۔ میں درختوں کا اُگانے والا اور اُن میں پھلوں کے خوشے نکالنے والا ہوں۔ میں روزی کا مقدر کرنے والا ہوں۔ میں مُردوں کو دوبارہ زندگی دینے والا ہوں۔ میں بارش کا نازل کرنے والا ہوں میں آفتاب ماہتاب اور سیاروں کو روشن کرنے والا ہوں میںؑ قیامت کا قائم کرنے والا ہوں میںؑ ہی یومِ قیامت کا سردار ہوں میںؑ وہ ہوں کہ جس کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے میںؑ وہ زندہ ہوں جس کے لئے موت نہیں (ہر معصوم انتہائی عدل پر خلق ہوا ہے اس لئے اس کے لئے طبعی موت نہیں ہے) اور جب مرتا ہوں تو مرا نہیں میںؑ خدا کا پوشیدہ اور مخزون راز ہوں۔ میںؑ گذشتہ اور آئندہ کی باتوں کا جاننے والا ہوں۔ میںؑ مومنین کی صلوٰۃ وصیام ہوں۔ میںؑ اُن کا مولا اور امام ہوں میںؑ نشر اول وآخر کا والی ہوں۔ میںؑ فضائل ومناقب ومفاخر کا حاصل ہوں۔ میںؑ تمام کواکب کا مالک ہوں (تمام ستارے میرے مسخر ہیں) میںؑ خدا کا سخت عذاب ہوں۔ میںؑ سابق جبّاروں کا ہلاک کنندہ ہوں۔ میںؑ دولت مندوں کو فنا کرنے والا ہوں۔ میںؑ زلزلوں اور بھونچالوں کا صاحبِ اختیار ہوں۔ میںؑ چاند گہن اور سورج گہن کا صاحب ہوں میں نے اپنی اس تلوار سے فرعونوں کو ہلاک کیا میںؑ ہی وہ ہوں جس کو اللہ نے ظلالِ نور میں کھڑا کیا ہے اور سب کو میریؑ اطاعت کی دعوت دی۔ پس جب اِس کے ظہور اطاعت کا وقت آیا تو وہ انکار کر بیٹھے پس خدا نے فرمایا کہ جب وہ آیا جس کو اُنہوں نے پہچانا تھا تو اُس کا انکار کرنے لگے میںؑ نوروں کا نور ہوں اور ابرار کے ساتھ حامل عرش ہوں۔ میںؑ سالفین کی کتب کا مالک و عالم

ہوں میںؑ خدا (کے علم ومعرفت) کا وہ دروازہ ہوں جو اُس کی تکذیب کرنے والے کے لئے نہیں کھولا جاتا۔ اور وہ تکذیب کنندہ جنت کا ذائقہ کبھی نہ چکھے گا میںؑ ہی وہ ہوں جس کے فرش پر ملائکہ اژدھام کرتے ہیں اور جسے دنیا کی تمام اقالیم کے لوگ پہچانتے ہیں۔ میںؑ ہی وہ ہوں جس کے لئے دومرتبہ آفتاب لوٹایا گیا اور اُس نے مجھ پر دومرتبہ سلام کیا۔ میںؑ نے ہی رسولؐ کے ساتھ دو قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور دومرتبہ بیعت کی میں فاتح جنگ بدر وحنین ہوں۔ میںؑ (علم کا) کوہِ طور ہوں میںؑ کتاب مسطور ہوں میںؑ سمندر (حقائق) ہوں میںؑ ہی بیت المعمور ہوںؑ میںؑ وہ ہوں جس کی اطاعت کے لئے خدا نے مخلوق کو دعوت دی پس ایک اُمّت نے اُس سے انکار کیا اور پیچھے ہٹی اور مسخ ہوگئی اور ایک نے قبول کیا اور نجات پائی اور مقرب ہوئی ہیں میںؑ ہی وہ ہوں جس کے ہاتھ میں جنت اور دوزخ کی کنجیاں ہیں میںؑ زمین پر رسول اللہؐ کے ساتھ ہوں اور آسمانوں پر مسیح کے ساتھ جہاں میرے سوا نہ کوئی روح حرکت کر سکتی ہے اور نہ کوئی جان سانس لے سکتی ہے میںؑ ہی قرون اول (کی امتوں) کا صاحب ہوں میںؑ صامت (یعنی خاموش) ہوں اور محمدؐ ناطق ہیں میںؑ نے ہی موسیٰؑ کو دریا سے گذارا اور فرعون اور اُس کے لشکر کو غرق کر دیا۔ میںؑ جانوروں کی آواز اور پرندوں کی بولی جانتا ہوں میںؑ چشمِ زدن میں ساتوں زمینوں وآسمانوں کو طئے کر لیتا ہوں میںؑ نے ہی گہوارہ میں زبانِ عیسیٰؑ میں تکلم کیا تھا۔

میںؑ ہی وہ ہوں جس کے پیچھے عیسیٰؑ نماز پڑھیں گے جس طرح چاہوں صورتیں اختیار کر لیتا ہوں میںؑ ہدایت کی شمع اور پرہیزگاری کی کنجی اور میںؑ ہی ابتداء اور انجام ہوں میںؑ تمام بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہوں میںؑ پروردگار عالمین کے حکم سے زمین وآسمان کا خزانہ دار ہوں میںؑ عدل کو قائم کرنے والا اور حاکم روز جزا ہوں میںؑ وہ ہوں کہ جس کی محبت وولایت کے بغیر نہ کسی کے اعمال قبول ہوتے ہیں اور نہ کسی کی نیکیاں کام آتی ہیں میں گردش کنندہ فلک

کے مدار کا جاننے والا ہوں میں خدائے جبّار کے حکم سے صحرا کی ریت اور بارش کے قطرات کا حساب رکھتا ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میںؑ ہی وہ ہوں کہ دو دفعہ قتل کیا جاؤں گا اور دو دفعہ زندہ کیا جاؤں گا اور جس طرح چاہوں گا ظاہر ہوں گا میں مخلوق کا حساب رکھنے والا ہوں اگر چہ وہ تعداد میں کثیر ہیں اور میں ان کا حساب لینے والا ہوں وہ کیسے ہی بزرگ کیوں نہ ہوں میرےؑ پاس کُتبِ انبیاءؑ سے ہزار کتابیں ہیں میںؑ وہ ہوں جس کی ولایت سے ہزار اُمتّوں نے عمداً نکار کیا تھا اور سب مسخ ہو گئیں زمانہ سابق میں میراؑ ذکر ہوتا رہا ہے اور میںؑ آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا ہوں میں جبّاروں کی گردنیں توڑنے والا اور اُن کو نکالنے والا ہوں اور آخرین کو یعوق یغوث اور نسر کے ساتھ سخت عذاب دینے والا ہوں میںؑ ہر زبان میں کلام کرتا ہوں اور تمام مشارق و مغارب میں اعمال مخلوق کا مشاہدہ کرتا ہوں میںؑ محمدؐ ہوں اور محمدؐ میںؑ، میںؑ اس کی معنی ہوں جس کا نہ کوئی خاص نام ہے اور نہ مثل میں ہی بابِ حِطّہ ہوں۔ **لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۔**

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، ص 146-151، بحوالہ کوکب دُرّی قدیم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 626: علیؑ کے شیعہ کی تعریف، علیؑ کی زبانی

حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے شیعہ ہماری ولایت کے بارے میں بذل سے کام لیتے ہیں اور ہمارے موالات میں ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ ہمارے امر میں ایک دوسرے کا بار اُٹھاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پر غضب ناک بھی ہوں تو ظلم نہیں کرتے اور کسی سے راضی ہوں تو اصراف نہیں کرتے جس کے ہمسایہ ہوں اُس کے جس نے اُن سے میل جول بڑھایا اُس کے لئے سلامتی کا باعث ہوتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں

جنہیں زمانہ نے گُھلا دیا ہے اُن کے ہونٹ خشک اور شکم خالی رہتے ہیں۔ اُن کے رنگ خاکستری اور چہرے زرد رہتے ہیں اُن کا رونا کثیر اور اُن کے آنسو جاری رہتے ہیں سب لوگ مسرور رہتے ہیں اور یہ محزون لوگ سوتے رہتے ہیں اور یہ بیدار اُن کے قلب محزون رہتے ہیں لوگ اُن کی شرارت سے مامون رہتے ہیں اُن کے نفوس پاک اور اُن کی حاجات کم رہتی ہیں۔ اُن کے ہونٹ پیاس سے خشک اور اُن کے شکم بھوک کی وجہ سے پیٹھ سے لگے رہتے ہیں بیداری کی وجہ سے اُن کی آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں اتقا ان سے روشن اور خشوع ان کے لئے لازم ہوتا ہے۔ اُن میں سے جب کوئی شخص گذر جاتا ہے تو اُس کا قائم مقام اُس کا صحیح خلف ہوتا ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ روزِ قیامت وارد ہوں گے تو اُن کے چہرے ماہِ کامل کی طرح روشن ہوں گے۔ اولین و آخرین اُن سے رشک کریں گے اُن کے لئے نہ خوف ہوگا اور نہ وہ محزون ہوں گے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، ص 59-60)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 627: مُحبِّ علیؑ و مُبغضِ علیؑ کی پہچان

ایک شخص حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا **"یا علیؑ انی احبك فقال علیه السلام کذبت ان الله خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام ثم عرض علی المطیع منها والعفی عام ثم عرض علی المطیع منها والعظاة فما رایتك یوم العرض فی المحبین فاین کنت وقال لوضربت خیشوم المومن علی ان یبغضنی مافعل ولوصبّت الدنیا علی ان یحبنیٰ المنافق ما فعل بذالك اخذ الله الی العهد فی الازل ولمیزل "** "یا علیؑ میں آپؑ کو دوست رکھتا ہوں فرمایا کہ تو جھوٹا ہے بہ تحقیق کہ خدا نے ارواح کو اجساد سے دو ہزار سال قبل پیدا کیا

تھا اور اُن میں سے اطاعت گذاروں اور منکروں کو میرے پاس پیش کیا تھا میں نے اُس روز تجھ کو محبّون میں نہیں دیکھا تھا اُس وقت تو کہاں تھا اور فرمایا اگر مومن کی ناک پر ضرب لگائی جائے کہ مجھؑ سے بُغض کرے تو وہ نہیں کرے گا اور اگر منافق کو دنیا پیش کردی جائے کہ مجھؑ سے محبت کرے تو نہیں کرے گا اور اُسی کے ساتھ خدائے یومِ ازل نے میرے متعلق عہد لیا اور اس کو زائل کیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، ص 54، بحوالہ بحر المعارف ص 494)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 628: قال علیؑ: میں حجابِ خدا، وجہِ خدا، وصراطِ خدا ہوں

خطبہ رجیعہ

اِنَّ لِیَ الکَّرَۃَ بَعُدَ الْکُّرَۃ وَالَّرِجُعَۃَ بَعُدَ الرَّجُعَۃَ وَاَنَاصَاحَبُ الرَّجُعَاتِ وَالُکَرَّاتِ وَصَاحِبُ الصَّولاتِ وَنِعُمِتِ وَالدَّدُلَاتِ الُعَجِیُباتِ وَاَنا قَرُنٌ من حَدِیُدٍ وَاَنَا عَبُدُاللّٰہِ وَاَخُوُ رَسُوُلُ اللّٰہِ وَاَنَا اَمِیُنُ اللّٰہِ وَخَازِنُہٗ وَعَیُبَۃِ سِرِّہٖ وَحِجَابِہٖ وَوَجُھُہٗ وَصِرَاطُہٗ وَمِیُزَانُہٗ وَاَنَا الحَاشِرُ اِلَی اللّٰہِ وَاَنا کَلِمَۃُ اللّٰہِ الَّتِی یَجُمَعُ بِھَا المتفرق ویَفُترَقُ بھا المجتمع وَاَنَا اَسُمَآءُ اللّٰہِ الُحُسُنٰی وامُثَالُہُ العُلیَا وَاٰیَاتُہُ الکُبُریٰ وَاَنا صَاحِبُ الجَنَّۃِ وَالنَّارِ اُسُکِنُ اَھُلَ الُجَنَّۃِ وَاَھُلَ النَّارِ اَلنَّارِ وَاِلَیَّ تَزُوِیُجُ اَھُلِ الُجَنَّۃِ وَاِلَیَّ عذابُ اَھُلِ النَّارِ وَاِلَیَّ اِیابُ الخلق جمیعًا وَاَنَا المَابُ الذی یَوُبُ اِلَیُہِ کُلُّ شَیٍٔ بَعُدَ الُقَضَآءِ وَاِلَیَّ حِسَابُ الخلق جمِیعًا وَاَنا صَاحِبُ الحسناتِ وَاَنَا المُوذَّنُ عَلَی الُاعراف وَاَنَا بارِزُالشَّمسِ وَاَنَا دَابَّۃُ اَلارُضِ وَاَنَا قسیم النَّارِ وَاَنا خازِنُ الجنَانِ

وَصَاحِبُ الاعرافِ وَاَنَا اَمِیُرُالُمُؤُمِنِیُنَ وَیَعُسُوُبُ الُمُتَّقِیُنَ وَآیَۃُ السابِقِینَ وَلِسَانُ الناطِقِیُنَ وَخَاتِمُ الوَصِیِّینَ وَلِسَانُ ووارت والنبّیّن وخَلِیُفَۃ رَبِّ الُعَالَمِیُنَ وَصِراط رَبِّی الُمُستَقَیُمَ وَقِسطَاسُہٗ والحَجَّۃُ عَلٰی اَھُلِ السَّمٰوٰات وَالَارُضِیُن وَمَافِیُھِمَا وبینھُمَا وَاَنَا الذیٰ اَحُتج اللّٰہ بِہٖ عَلَیُکُمُ فِیُ ابتدآءِ خَلُقِکُمُ وَاَنَا الشَّاھِدُ یَوُمَ الدَّیُن وَاَنَا الَّذِی عَلِمُتُ عِلُمُ المِنَایَا وَالُبَلَایَا والُقضَایا وفَصُلِ الخِطَابِ وَالَانُسابِ وَاستحفظتُ اٰیَات النبِّییّن المنحفین المستخفِظِیُنَ وَاَنَا صَاحِبُ العَصَاءِ والمیسور وانا الَّذِی سُخَرَتُ لِیَ السَّحابِ والرَّعُدُ وَالُبَرقُ وَالظُّلَمَ وَالُاَنوارُو الرِّیٰاحُ والجبالُ والبحَارُو والنّجُوُمُ والشَمُسُ وَالقمَرُ وَاَنَا القُرانُ الحَدیُدُ وَاَنا فَارُوُقُ الُاُمَّۃِ وَاَنَا الُحَاویٰ وَاَنَا الَّذِی اَحَصیُتِ کُلّ شَیُئٍ عَدَدً بِعِلُمِ اللّٰہ الَّذِی اَوُ دِعِیّہٖ وبسرہٖ الَّذِی اَسرَّہُ اِلٰی محمّدٍ وَاَسَّرَہُ النّبی اِلَّی وَاَنَا الَّذِی انجلُنِیِ رَبّی اِسُمَہٗ وَکَلِمَۃُ وحِکمتہٗ وَعِلمَہٗ وَفَھُمُہٗ یَا مَعُشِرَالنَّاسِ سّلوُنِی قبل اَنُ تَفُقِدُونِیُ قبل اللّٰھُمَّ اِنّی اَشُھِدُکَ وَاستعدیک عَلَیُھِمُ وَلَاحَوُلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الُعَلِیّ الُعَظِیُمُ وَالُحَمُدُ لِلّٰہِ متبعین اَمُرہُ“۔

بیشک میرےؑ لئے دنیا میں بار بار آنا اور رجعت کرنا ہے میںؑ صاحبِ رجعات وکرات ہوں میںؑ حملوں والا سزاؤں والا نعمتوں والا اور عجیب دولتوں والا ہوں۔ میںؑ (ہر قلعہ کفر کو ڈھانے والا) آہنی سینگ ہوں میںؑ بندۂ خدا اور برادرِ رسولِ خداؐ ہوں میںؑ خدا کا امین اور خزانہ دار ہوں اور اُس کے رازوں کا محفوظ صندوق ہوں۔ میںؑ حجابِ خدا وجہ خدا، صراطِ خدا، اور اُس کی میزان ہوں میںؑ ہی (مخلوق کو) خدا کی طرف جمع کرنے والا ہوں میںؑ وہی کلمۂ

خدا ہوں جس کے ذریعہ ہر متفرق چیز اکٹھی اور ہر اکٹھی چیز متفرق ہو جاتی ہے میںؑ خدا کے اسمائے حسنیٰ عالی مرتبہ امثال اور بڑی نشانیوں کا مظہر ہوں۔ اہلِ جنت کو جنت میں اور اہلِ نار کو جہنم میں داخل کروں گا۔ اہلِ جنت کی تزویج اور اہلِ نار پر عذاب کرنا میرےؑ ہی ذمّہ ہے اور تمام مخلوق کی بازگشت میریؑ ہی طرف ہوگی اور میریؑ ہی طرف ہر امر بعد قضائے الٰہی رجوع ہوتا ہے اور ساری خلق کا حساب میرےؑ ہی ذمّہ ہے میںؑ ہی نیکیاں بخشنے والا ہوں اور اعراف کی طرف پُکارنے والا ہوں۔ میںؑ ہی آفتاب کو واپس کرنے والا ہوں میںؑ ہی دابۃ الارض ہوں اور میںؑ ہی جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں میںؑ ہی خازنِ بہشت ہوں۔ اور صاحبِ اعراف ہوں میںؑ امیر المؤمنین اور متقیوں کا یعسوب' سابقین کی نشانی' ناطقین کی زبان' خاتم الوصیین اور وارث النبیین اور پروردگار عالم کا خلیفہ ہوں میںؑ اپنے ربّ کا صراط مستقیم اور تمام اہلِ سماوات و زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے سب پر اللہ تعالیٰ کی حُجّت ہوں میںؑ وہ ہوں کہ اللہ نے ابتدائے خلقت کے وقت تم پر احتجاج و اتمامِ حُجّت کیا اور میںؑ ہی یومِ قیامت کا شاہد ہوں میںؑ علم منایا' بلایا' قضایا اور فصل الخطاب اور علم انساب جانتا ہوں میںؑ ہی تمام نبیوں کی مخفی نشانیوں کا محافظ ہوں میںؑ ہی صاحبِ عصا میسم ہوں میںؑ ہی ہوں جس کے لئے بادل برق' گرج' تاریکیاں' روشنیاں' ہوائیں' پہاڑ' سمندر' ستارے' آفتاب' اور ماہتاب مسخر کر دیئے گئے ہیں۔ قوتِ خدا کا آہنی سینگ ہوں۔ اور میںؑ فاروق اُمّت ہوں یعنی مجھؑ ہی سے حق و باطل میں تمیز ہوتی ہے میںؑ ہی مخلوق کو اللہ کی طرف ہنکانے والا ہوں میںؑ ہی وہ ہوں جس نے ہر شئے' کو گن گن اُس کے ذریعے جو خدا نے مجھؑ میں ودیعت کیا ہے اور اُس رازِ قدرت کے ذریعہ جو اُس نے محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو پہونچایا اور نبیؐ نے مجھؑ کو پہونچایا احصا کیا ہے۔ میںؑ ہی وہ ہوں جسے خدا نے اپنا نام' اپنا کلمہ' اپنی حکمت اور اپنا علم و فہم عطا فرمایا اے لوگو! سوال کر لو مجھؑ سے قبل اِس کے کہ مجھےؑ نہ پاؤ خداوندا میںؑ تجھ کو اِن پر گواہ بناتا ہوں

اور تجھ ہی سے مدد چاہتا ہوں کوئی قوت و طاقت نہیں ہے سوائے اُس خدائے علی و عظیم کے اور ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس کے حکم کا اتباع کرتے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1' ص 199-201' بحوالہ بحار الانوار جلد 13)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 629: امیر المؤمنینؑ کا خطبہ در معرفتِ خدا

کتاب الارشاد میں شیخ مفیدؒ نے صالح بن کیسان سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنینؑ نے معرفتِ خدا میں آخری خطبہ ارشاد فرمایا:

" اول عبادة الله معرفته واصل معرفته توحيده ونظام توحيده نفى الصفات عنه جل ان تحله الصفات بشهادة العقول ان كل من حلته الصفات فهو مصنوع وشهادة العقول انه جل جلا له صانع ليس' بمصنوع بصنع الله يستدل عليه' وبالعقول يعتقد معرفته' وبالفكرتثبت حجته' جعل الخلق وليلا عليه فكشف به ربوبية هوالواحد الفردفى ازيسته' لا شريك له فى الهيته' ولا ند له فى ربوبيته' بمضارته بين الاشياء المتضادة علم ان لا ضدله' وبمقارنته بين الامور المقترنة علم ان لا قرين له" و نیز آخری خطبه میں فرمایا: " دليله آياته' ووجوده اثباته' ومعرفته توحيده و توحيده تمييزه من خلقه وحكم التمييز بينونة صفة لا بينونة عزلة انه رب خالق غير مربوب مخلوق كل ما تصورفهو بخلافه ثم قال بعد ذلك ليس بآله من عرف بنفسه هو الدال بالدليل عليه والمودى بالمعرفة اليه"

خدا کی اول عبادت اُس کی معرفت ہے اور اُس کی معرفت کی اصل اُس کی توحید ہے اور اُس کی توحید کا نظام اُس سے صفات کی نفی کرتا ہے وہ اُس سے بہت عظیم ہے کہ اُس کی صفات کی عقلیں گواہی دیں (یعنی سمجھ سکیں) وہ تمام چیزیں جن کی صفات کی عقلیں شہادت دیں وہ سب مصنوع ہیں۔ بہ تحقیق کہ خداوند جل جلالہ صانع ہے مصنوع نہیں ہے اللہ کی صنعتوں سے اس پر دلیل لائی جاتی ہے اور عقول سے اُس کی معرفت کا اعتقاد رکھا جاتا ہے اور فکر سے اُس کی حجت کا ثابت کیا جاتا ہے اُس پر خدا نے مخلوق کو اپنی دلیل قرار دیا۔ جس سے اُس کی ربوبیت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ تنہا ہے اور یکتائے ازلی ہے۔ ہیئت میں اُس کا کوئی شریک نہیں اور ربوبیت میں اُس کا کوئی مثل نہیں۔ وہ ضد ہے اُن اشیاء کی جو آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہیں وہ جانتا ہے کہ اُس کے مقابلہ میں کوئی نہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے مشابہ اُمور میں اُس کو مقارنت یعنی برابری نہیں۔ وہ جانتا ہے کہ اُس کا کوئی ساتھی نہیں۔

اُس کی نشانیاں اُس کی دلیل ہیں اور اُس کا وجود اُس کا اثبات ہے اُس کی معرفت اُس کی توحید ہے اور اُس کی توحید یہ ہے کہ اُس کو اُس کی مخلوق سے علیحدہ رکھیں اُس کو علیحدہ رکھنے کا حکم یہ ہے کہ اُس کی صفت کو اُس سے متوصل رکھیں نہ کہ اس کی وحدانیت کو بہ تحقیق کہ وہ پالنے والا اور خالق ہے اور مخلوق کا مربوب نہیں ہے جو کچھ بھی اس کے متعلق تصور کریں اس کو اس کے خلاف ہی پاؤ گے۔

اس کے بعد فرمایا: وہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے نفس کو کوئی پہچان سکے وہ دلیل کے ساتھ اپنے پر دلالت کرنے والا ہے اور اپنی معرفت کا عطا کرنے والا ہے۔

یا علیؑ اللّھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، ص 156-157، بحوالہ احتجاج طبرسی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 630: مُکالمہ درمیانِ علیؑ فاطمہؑ......علیؑ اور بتولِ عذراؑ کے فضائل

شیخ فقیہ ابوالفضل شاذان بن جبرائیل قمیؒ کتاب فضائل میں نقل کرتے ہیں: کہ امیر المؤمنینؑ ایک دن حضرتِ زہراؑ کے ساتھ بیٹھے ہوئے کھجور کھا رہے تھے، اِن کے درمیان ایک بہترین اور قابلِ ذکر گفتگو ہوئی، جس کو ہم ذکر کرتے ہیں۔ علیؑ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! پیغمبر اکرمؐ مجھے تجھ سے زیادہ پسند فرماتے ہیں۔ فاطمہؑ نے کہا: کیسے وہ آپ کو زیادہ پسند کرتے ہیں جب کہ میں اُن کے دل کا میوہ اور اُن کی ایک شاخ ہوں۔ اور میں اُن کی ایک ہی بیٹی ہوں؟ علیؑ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! اگر میری بات قبول نہیں ہے اور اِس کی تصدیق کرنا چاہتی ہو تو آئیں ہم دونوں رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں دونوں رسولِ خداؐ کی خدمت میں آئے صدیقہ کبریٰؑ نے بات شروع کی اور رسولِ خداؐ کی خدمت میں عرض کی ہم دونوں میں سے کس کو آپ زیادہ پسند کرتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: **انت احب وعلی اعز منك** ''تو میرے نزدیک محبوب تر ہے اور علیؑ عزیز تر ہے۔

اُس وقت ہمارے مولا و آقاؑ! علیؑ نے فرمایا: کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ میں فاطمہ صاحبِ تقویٰ خاتون کا بیٹا ہوں؟

فاطمہؑ نے کہا: میں خدیجہ کبریٰ کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں صفا کا بیٹا ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں سدرۃ المنتہٰی جو جنت کا بلند ترین مکان ہے کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں تمام جہانوں کا افتخار ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس کی بیٹی ہوں جو خدا سے اِتنا قریب ہوا کہ دونوں میں دو کمانوں یا دو سے بھی کمتر فاصلہ رہ گیا۔

علیؑ نے فرمایا: میں پاکدامن عورتوں کا بیٹا ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں نیک اور مومنہ عورتوں کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: جبرائیل میرا خدمت گذار ہے۔

فاطمہؑ نے کہا میرا خطبہ نکاح آسمان پر راحیل نے پڑھا ہے اور فرشتے گروہ در گروہ یکے بعد دیگرے میری خدمت کرتے ہیں۔

علیؑ نے فرمایا: میں اُس مکان میں پیدا ہوا ہوں جو بلند مرتبہ ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: رفیع اعلیٰ میں میری شادی ہوئی ہے اور آسمان میں میرا عقد ہوا ہے۔

علیؑ نے فرمایا: میرے کندھوں پر لواء حمد ہے

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس کی بیٹی ہوں جسے آسمانوں پر لے جایا گیا۔

علیؑ نے فرمایا: میں اُس مرد کا بیٹا ہوں جو نیکوکار اور باکردار مومنوں میں سے ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں خاتم المرسلین کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں ظاہرِ قرآن کے اور اُس کے فرمان کے مطابق تلوار کو کھینچنے والا اور کافروں کے ساتھ جنگ کرنے والا ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں باطنِ قرآن کے علوم رکھنے والی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ درخت ہوں جو طورِ سینا سے نکلا ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ شجرہ طیبہ ہوں جو ہمیشہ خوش ذائقہ پھل دیتا ہے۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ ہوں جس نے اژدہا کے ساتھ گفتگو کی۔

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ درخت ہوں جس کا پھل حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

علیؑ نے فرمایا: میں مثانی یعنی سورہ حمد اور قرآن حکیم ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں کریم اور بزرگوار پیغمبر اکرمؐ کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں نباءِ عظیم یعنی بڑی خبر ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں صادق اور امین پیغمبرؐ کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں خدا کی مضبوط رَسّی ہوں

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس کی بیٹی ہوں جو تمام لوگوں سے بہتر اور برتر ہے۔

علیؑ نے فرمایا: میں جنگوں کا شجاع شیر ہوں

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ ہوں جس کے ذریعے سے خدا گناہگاروں کے گناہ معاف کرے گا۔

علیؑ نے فرمایا: میں انگوٹھی راہِ خدا میں دینے والا ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں تمام جہانوں کے سردار کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں ہاشم کے بیٹوں کا بڑا اور اُن کا سردار ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں محمدؐ کی بیٹی ہوں، جس کو خدا نے لوگوں میں سے چُن لیا ہے۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ راہنما ہوں جس سے خدا خوشنود ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں رسولوں کے سردار اور خدا کے پیغمبرؐ کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں اوصیاء کا سردار اور رسولوں کا جانشین ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس رسول عربی کی بیٹی ہوں جو عرب سے بلند ہوا۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ دلیر مرد ہوں جس نے شجاع کُفار کو ہلاک کیا ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس احمد کی بیٹی ہوں جو خدا کا پیغمبر ہے۔

علیؑ نے فرمایا: میں متقی اور پرہیزگار مردِ میدان ہوں

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس کی بیٹی ہوں جو خدا کے نزدیک شفاعت کریگا اور اُس کی شفاعت قبول ہوگی

علیؑ نے فرمایا: میں جنت اور دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس محمدؐ کی بیٹی ہوں جس کو خدا نے رسالت کے لئے منتخب کیا ہے

علیؑ نے فرمایا: میں سرکش جِنوں کو قتل کرنے والا ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اِس کائنات کے حاکمِ خدا کے رسولؐ کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں مہربان خدا کا چُنا ہوا ہوں

فاطمہؑ نے کہا: میں بہترین عورتوں کی سردار ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں اصحابِ رقیم کے ساتھ گفتگو کرنے والا ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس کی بیٹی ہوں جو خدا کی رحمت ہے جس اہل ایمان کے لئے بھیجا گیا ہے اور جوان کے ساتھ مہربان تھا

علیؑ نے فرمایا: میں وہ ہوں جس کو خدا نے اپنے قرآن میں نفس محمدؐ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے **وانفسنا وانفسکم** (سورہ آل عمران:۶۱)

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ ہوں جس کے متعلق اِسی آیت میں خدا فرماتا ہے **ونساء نا ونساء کم وابناء نا وابناء کم** (سورہ آل عمران آیت:۶۱) **نساء نا** سے مُراد میں ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں نے اپنے شیعوں کو قرآن پڑھایا ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ ہوں جس کے چاہنے والوں کو خدا آگ سے بچائے گا

علیؑ نے فرمایا: میں وہ ہوں جس کے شیعہ علم کے ساتھ لکھتے ہیں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ ہوں جس کے علم کے سمندر سے تشنگانِ معرفت چلّو بھرتے ہیں

علیؑ نے فرمایا: میرا نام خدا نے اپنے نام پے رکھا ہے وہ عالی ہے میں علیؑ ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میرا نام بھی خدا نے اپنے نام سے رکھا ہے وہ فاطر ہے میں فاطمہ ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں اہلِ عرفان و معرفت کی زندگی اور سرمایہ حیات ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اُن کے لئے راہِ نجات ہوں' جو اچھائیوں اور معنویات کی طرف مائل ہیں۔

علیؑ نے فرمایا: میں بے نیاز خزانہ ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں نیک کلمہ اور اچھائیوں کا مجموعہ ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں (حوامیم) ہوں یعنی وہ سورتیں جا حاومیم سے شروع ہوتی ہیں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں طواسین کی بیٹی ہوں یعنی وہ سورتیں جو طاوسین سے شروع ہوتی ہیں

علیؑ نے فرمایا: میں وہ ہوں جس کے وسیلہ سے آدم کی توبہ قبول ہوئی۔

فاطمہؑ نے کہا: مجھے بھی آدم نے واسطہ قرار دیا ہے اور اُس کی خدا نے توبہ قبول کی۔

علیؑ نے فرمایا: میں نوحؑ کی کشتی کی مانند ہوں جو بھی اُس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا

فاطمہؑ نے کہا: میں بھی آپؑ کے اس دعویٰ میں شریک ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ شدید طوفان ہوں جو غرق اور ہلاک ہونے کا باعث ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ غصہ ہوں جو سمندر میں تلاطم اور مدوجزر پیدا کرتا ہے۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ نسیم ہوں جو کشتی کی حفاظت کے لئے بھیجی گئی ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں جنت میں شہد' شراب' دودھ اور پانی کی نہروں کا سرچشمہ ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ کوہِ طور یعنی جبلِ سینا ہوں جس پر خدا نے موسیٰؑ کے ساتھ کلام کیا جس کی وجہ سے اُسے ایک خاص رفعت و عظمت میسر آئی۔

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ کتاب مسطور ہوں جس کو خدا نے اپنے دستِ قدرت سے لکھا ہے۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ کُھلا ہوا صحیفہ ہوں

فاطمہؑ نے کہا: میں بیت المعمور ہوں جو اہلِ آسمان کا کعبہ ہے اور فرشتے جس کے گرد طواف کرتے ہیں۔

علیؑ نے فرمایا: میں سقف مرفوع یعنی وہ آسمان ہوں جو عظمت اور بلند مرتبہ ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں آگ اُگلنے والا سمندر ہوں

علیؑ نے فرمایا: میں تمام رسولوں کا علم رکھنے والا ہوں

فاطمہؑ نے کہا: ابتدائے خلقت سے جتنے رسول بھیجے گئے ہیں اُن کے سردار کی بیٹی ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں وہ کنواں ہوں جس کو ترک کر دیا گیا ہے اور وہ محل ہوں جو مضبوط بلند و بالا ہے

فاطمہؑ نے کہا: شبر و شبیر یعنی حسنؑ و حسینؑ مجھ سے ہیں

علیؑ نے فرمایا: میں رسولِ خدا کے بعد سب سے بہترین مخلوق ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں نیکوکار اور صاحبِ تقویٰ ہوں۔

اُس وقت پیغمبر اکرمؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا: علیؑ کے ساتھ گفتگو نہ کرو اُس کے پاس محکم دلیل اور واضح بُرہان ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اُس کی بیٹی ہوں جس پر قرآن نازل ہوا۔

علیؑ نے فرمایا: میں علم سے پُر اور شرک سے بَری ہوں

فاطمہؑ نے کہا: میں وہ ستارہ ہوں جو چمکتا ہے۔

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: علیؑ قیامت کے دن شفاعت کا مرتبہ رکھتا ہے۔

فاطمہؑ نے کہا: میں قیامت کے دن بلند مرتبہ خاتون ہوں' پھر فاطمہؑ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا: آپؐ اپنے چچازاد بیٹے کی حمایت نہ کریں۔ ہم دونوں کو تنہا چھوڑ دیں

علیؑ نے فرمایا: میں محمدؐ کے بیٹوں کا باپ ہوں اور اُن کا منتخب شدہ ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں اُن کا گوشت اور خون ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں آسمانی صحیفوں کا مجموعہ ہوں۔

فاطمہؑ نے کہا: میں شرافت اور بزرگواری کا مجموعہ ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں اپنے پروردگار کا ولی ہوں

فاطمہؑ نے کہا: میں کمزور جسم نیکوکار ہوں۔

علیؑ نے فرمایا: میں نورِ خلقت اور اُس کا روشنائی ہوں

فاطمہؑ نے کہا: میں فاطمہ زہراءؑ ہوں

اُس وقت پیغمبر اکرمؐ نے فاطمہؑ سے فرمایا: اے فاطمہؑ اُٹھو! میرے چچازاد کے سر کا بوسہ لو۔ اُس جگہ خدا کے چار مقرب فرشتے جبرائیلؑ' میکائیلؑ' اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ چار ہزار فرشتوں کے ساتھ علیؑ کی حمایت کر رہے ہیں اور اُس کی مدد کر رہے ہیں یہ میرا بھائی راحیل

اور دردائیل دوسرے چار ہزار فرشتوں کے ساتھ اپنی آنکھوں سے مناظرہ دیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ رسولِ خداؐ کے فرمان کے بعد حضرت فاطمہؑ زہراؑ اُٹھیں اور پیغمبرِ اکرمؐ کے سامنے امیر المومنینؑ کے سر کو چوما اور کہا: یا ابا الحسنؑ! بحق رسولِ خداؐ بارگاہ پروردگار آپؑ کے مقدس مقام اور آپؑ چچازاد سے عُذر خواں ہوں۔ امامؑ نے عُذر کو قبول کیا۔ اور آخر میں فاطمہؑ نے اپنے والدِ بزرگوار کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 3' ص 347-353' بحوالہ فضائل ابنِ شاذان 80)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 631: علیؑ و محمدؐ کا تقابل رسولِ خداؐ کی زبان سے

"الا وان علی حقیق لمعرفته مخصوص به حسبه من حسبی ونسبه من نسبی وسته متعلقة بسنتی فعلی اخی و ابن عمی اوتیت الرسالة والحكمة واوتی علی العلم والعصمة واوتيت الدعوة والقرآن واوتی علی الوصية والبرهان واوتيت القضيب والناقة واوتی علی الحوض واللوا"

''آگاہ ہو جاؤ! علیؑ اُس شناخت کے قابل تر ہیں جو اِنؑ کے لئے مخصوص ہے اِنؑ کا حسب میرا حسب اِنؑ کا نسب میرا نسب اور اِنؑ کا روہ وروش میرا روہ وروش ہے۔ پس علیؑ میرے بھائی اور میرے چچازاد ہیں مجھےؐ رسالت وحکمت عطا کی گئی اور علیؑ کو علم وعصمت' مجھےؐ دعوت وقرآن عطا کیا اور علیؑ کو وصیت وبرہان اور مجھےؐ شمشیر وشتر اور علیؑ کو حوضِ کوثر اور پرچم عطا ہوا''

"واوعدت بالسجدة والشفاعة العظمی و جعل علی قسیم الجنة واللظی واعطیت الهیبة والوقار واعطی علی الشرف والفخار ووهب لی السماحة والبهاء ووهب لعلی البراعة والحجی بشرت بالرسالة الكوثر

وبشر علی بالصراط المستقيم حضصت بخديجة الكبریٰ وخص علی بزوجة فاطمة خيره النسآء"

''مجھےؐ سجدہ اور شفاعت عظمیٰ دی گئی جبکہ علیؑ کو جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والا قرار دیا گیا مجھےؐ ہیبت وافتخار عطا ہوا اور علیؑ کو شرف وافتخار نصیب ہوا' مجھےؐ سرداری اور شکوہ وجلال عطا ہوا جبکہ علیؑ کو کمال وعقل اور لیاقت وشائستگی میسر ہوئی۔ مجھےؐ رسالت اور کوثر کی نوید دی گئی جبکہ علیؑ کو صراطِ مستقیم کی خوشخبری نصیب ہوئی۔ خدیجہ الکبریٰؑ کو میرےؐ لیے چُنا گیا اور خواتین کی سردار فاطمہؑ کو علیؑ کی زوجیت کے لیے منتخب کیا گیا''۔

"حملت علی الرفرف فی الهواء وسمعت كلام علی فی السماء توخيت عدن سـدرة المنتهی ستلت عن علی فی الرفيع الاعلی ارسلت بلنذار والخوف واعطی علی البدارة والسيف بشرت با علی الجنان طلبت ان لا يفار قنی علی حيث كنت وكان ووعدت المقام المحمود فی اليوم المشهود ووعد علی بلواء الحمد فی اليوم المشهود وبعثت بالايات علی احد المعجزات و فضلت بالنصر فضل علی بالقهر حبيب بالرضوان حبی علی بالغفران ووهب لی حدة النظر ووهب لعلی البأس والظفر"

''میںؐ رفرف (بُرّاق) پر ہوا میں سوار ہوا' اور آسمان پر علیؑ کا کلام سُنا۔ مقام سدرۃ المنتہیٰ پر میںؐ مورِ دِسوال قرار پایا اور مقام اعلیٰ پر مجھؐ سے علیؑ کے بارے میں پوچھا گیا میںؐ لوگوں کے لیے نذیر (ڈرانے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں جب کہ علی علیہ السلام کو شجاعت وشمشیر عطا ہوئی ہے'' ''مجھےؐ بہشت کے بلندترین مقام کی خوشخبری دی گئی میںؐ نے خدا سے درخواست کی ہے میںؐ جس جگہ پر رہوں اور علیؑ جہاں پر ہوں وہ مجھؐ سے جُدا نہ ہو' روزِ قیامت مجھےؐ پسندیدہ مقام کا وعدہ دیا گیا اور علیؑ کو پرچم دار کا' مجھےؐ نبوت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یعنی معجزات

کے ساتھ بھیجا گیا مجھےؐ نصرت کے ذریعے برتری دی گئی اور علیؑ کو بہادری و کامیابی کے ذریعے مجھےؐ رضوان عطا ہوئے اور علیؑ کو زعفران اور مجھےؐ تیز بینی اور علیؑ کو دلیری و کامیابی نصیب ہوئی''

" انا سابق المرسلين علی صالح المومنين سطوت فی المشاهد سطی علی فی المراصد انا خاتم النبيين علی خاتم الوصيين انا نبی امتی وعلی مبلغ دعوتی بعث اخی موسی بالعصا تتلقف مايافكون وبعثت بالسيف فی كف علی يقسم مايمكرون"

''میںؐ سابق المرسلین ہوں اور علیؑ صالح المومنین میراؐ رعب و دبدبہ میدانوں میں ہے اور علیؑ کا کمین گاہوں میں، میںؐ خاتم النبیین ہوں اور علیؑ خاتم الاوصیاء میںؐ اپنی اُمّت کا پیغمبر ہوں اور علیؑ میریؐ دعوت کو پہنچانے والے ہیں۔ میراؐ بھائی موسیٰؑ اِس عصا کے ساتھ مبعوث ہوا جس نے ان کو نگل گیا جنہیں بطور حقیقت پیش کیا گیا۔ میںؐ ایسی شمشیر کے ہمراہ مبعوث ہوا جو علیؑ کے طاقتور ہاتھوں کی گرفت میں ہے کہ وہؑ جس سے مکاروں اور حیلہ گروں کو دو حصّوں میں بانٹ دیتا ہے''۔

"انا باب الهدیٰ علی باب التقی حزب الله حزبی وحزبی حزب علی علی صفوة اسماعيل بعدی سبقت له دعوة الخليل وجنب عبادة الاصنام والتماثيل ثبت علے عهد رب العلمين وكسر اصنام المشركين واخرج بذلك الظالمين ابراهيم صفوة الله والمرسلين وانا صفوة ابراهيم واسماعيل خصّنا الله بالتفضيل وطهرنا بالتنزيه عن فعل الحطاين عجنت انا وعلی من طين سكنت انا وعلی فی ظهور المؤمنين"

''میںؐ ہدایت کا دروازہ ہوں میرےؐ بعد علیؑ تقویٰ کا' خدا کا گروہ میراؐ گروہ اور میراؐ گروہ علیؑ کا گروہ ہے میرےؐ بعد علیؑ اولادِ اسماعیلؑ سے چُنے گئے کہ جنہوں نے حضرتِ ابراہیمؑ خلیل کی دعوت پر سب سے پہلے لبیک کہا اور بُتوں کی پرستش سے دوری اختیار کی۔ وہ ربّ العلمین سے کیے ہوئے عہد و پیمان پر ثابت رہے اور مشرکین کے بُتوں کو توڑا۔ اِس طرح سے اِنہوں نے ستم کاروں کو خانہ خدا سے باہر دھکیلا۔ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام خدا اور پیغمبروں کے منتخب شدہ ہیں اور میںؐ حضرتِ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کا منتخب شدہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھےؐ فضیلت دے کر امتیاز بخشا ہے اور غلط کاموں سے دوری اختیار کرنے کی وجہ سے مجھےؐ پاکیزہ کیا ہے میںؐ اور علیؑ ایک ہی طینت سے بنائے گئے ہیں۔ میںؐ نے اور علیؑ نے مومنین کے صلبوں میں سکونت اختیار کی ہے''۔

"انا حجة الله علی حجتی ينطق علی جنائی ويخاطب علے لسانی لايشتبه عليه ظلمة من الظلمات ولايبلی فی دينه بآفة منالآفات وهب لی علم المشكلات ووهب لعلی المعضلات ربيت فی حجر ابی علی وربی علی فی حضنی وربی فی مهدی وحجر و نشأفی صدری"

''میںؐ حُجّتِ خدا ہوں اور علیؑ میریؐ حُجّت ہیں وہ میرےؐ دل کی باتیں کرتا ہے اور میریؐ زبان سے بولتا ہے۔ تاریکیاں اِسؑ کے لیے اشتباہ کا باعث نہیں ہیں اور اِسؑ کا دین آفتوں سے بوسیدہ نہیں ہوتا مشکلات کا علم مجھےؐ عطا ہوا اور علیؑ کو پیچیدہ اُمور کا علم عطا ہوا۔ میںؐ علیؑ کے والدگرامی کے دامنِ محبت میں پروان چڑھا اور علیؑ نے میرےؐ دامنِ محبت میں پرورش پائی' وہؑ میرے گہوارہ محبت میں پلا بڑھا اور میرےؐ سینہ میں رُشد پائی''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مؤلف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہٗ جلد 3' ص 411-415)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 632: علیؑ کی تعریف رسولِ خداؐ کی زبانی

"وسبق الناس كلهم الى امرى فرح بالرضوان وحبى بالغفران واوعد بالجنان من قبل ان يومن انسان يضرب بحدلى ويفخر بحدى ويسطو لبسعدى صلام و صنوى عالم حاكم صابر صائم لايشقله الدنيا عن الذكر ولاينغطع عند المصائب دائم الفسكر حديد النظر عظيم الخطر على الخبر صبور وقور ذكور شجاع اذا قلت الابطال وهب نفسه فى يوم النزال فى سورة القتال ما انحدل قط عنى ولاوقف بمحال عنى تقىٌّ تقىٌّ رضىٌّ سخىٌّ ولىٌّ سنىٌّ ركىٌّ مضىٌّ"

"اُس (علیؑ) نے میری پیغمبری قبول کرنے میں تمام لوگوں پر سبقت حاصل کی رضوان الٰہی کے ہمراہ خوش ہوا اُسے غفران عطا ہوئے اور بہشت کا اُس سے وعدہ کیا گیا۔ قبل اِس کے کہ کوئی شخص ایمان لے آئے۔" "وہ تلوار چلاتا ہے میرے جدؐ پر فخر کرتا ہے اور میری آرزو وتمنا کے مطابق حملہ آور ہوتا ہے"۔ وہ غضب ناک شیر' برادر مہربان' دانشور' منصف' صابر اور ایسا روزہ دار ہے کہ دنیا اُسے یادِ خدا سے غافل نہیں کرتی۔ مشکلات کے وقت یادِ خدا سے بےخبر نہیں ہوتا وہ ہمیشہ غور وفکر میں رہتا ہے وہ تیز بین دقیق النظر ہے اور بلند مقام پر فائز ہے۔ وہ خبر میں صابر ہے وہ باوقار اور زیادہ ذکر کرنے والا ہے وہ پہلوانوں کی کمی کے باوجود ایسا دلیر ہے کہ جنگ وجدال کے روز شدت جنگ کے باوجود اپنی جان کی بازی لگائی اور مجھ سے ہرگز دست بردار نہ ہوا وہ ایک جگہ پر کھڑا نہیں ہوا (بلکہ میرےؐ اِرد گرد پروانے کی طرح گھومتا رہا) وہ پاک دامن' پاکیزہ' خوشنود ومسرور' سخاوت میں دوست' بلند تر' صاحب لیاقت' اور صاحبِ عزم وارادہ ہے"۔

"على اشبه الناس اذا قضى بنوح حكما ويهود حلما بصالح عزما وبابراهيم علما وباسماعيل صبرا وباسحاق ازرا وبيعقوب مصائبا و بيوسف نكذيبا محسود على مواهب الله معائد فى دين الله"

"علیؑ لوگوں کے درمیان قضاوت کرنے میں حضرت نوحؑ کی مانند' حلم میں حضرت ہودؑ کی طرح' عزم وارادہ میں حضرت صالحؑ جیسا' علم ودانش میں حضرت ابراہیمؑ کی طرح' صبر میں حضرت اسماعیلؑ کی مانند' تعاون میں حضرت اسحاقؑ کے مشابہ' مصائب میں حضرت یعقوبؑ کی طرح اور جھٹلائے جانے میں حضرت یوسفؑ کی مانند ہوں۔ خدا کی طرف سے عطا شدہ نعمتوں کی وجہ سے علیؑ سے حد کیا گیا اور دینِ خدا میں ان سے دشمنی برتی گئی"۔

"اشبه شيئ بالكليم زهدا وبعيسىٰ بن مريم رشدا وبى خلقا وخلقا جميل من الطوراق لطيف من البوائق جدام البوائق عدو المنافق لكل خير موافق ولكل مضارق ملكوتى القلب سماوى اللب قدسى الصحبة يحب الرب"

"وہ زہد وتقویٰ میں حضرت موسیٰؑ کی طرح رشد وہدایت میں عیسیٰ بن مریمؑ کی مانند اور خلق وخو کے لحاظ سے میرےؐ مشابہ ہے وہ ناگہانی حوادث وآفات میں بھی اچھی طرح سے پیش آتا ہے اور مشکلات میں مہربان ہے وہ مشکلات کو ختم کرنے والا ہے وہ ہر منافق کا دشمن ہے ہر اچھائی کے موافق ہے اور ہر برائی سے علیحدہ ہے وہ قلب الٰہی وملکوتی اور عقل وخرد آسمانی کا مالک ہے وہ ہم نشین وہم محفل قدسی اور پروردگار کا دست ہے"

"مناجز مبارز غير فشل ولا عاجز نبت فى اعراقى و غذى باخلاقى وبارز باسيافى عدوه عدوى ووليه ولتى وصعيه صفى سرادق الامة وباب

الحکمة ومیزان العصمة لا یحبه الاّمومن تقی ویبغضه الاّمنافق سقی"

''وہؑ ایسا جنگجو اور مبارز ہے کہ ہرگز جنگ میں سُستی و عاجزی کا شکار نہیں ہوتا۔ اُسؑ کی پرورش میریؐ رگوں سے ہوئی ہے اور میرےؐ اخلاق اُسؑ کی غذا ہے اُسؑ نے میریؐ تلواروں سے جنگ لڑی ہے اُسؑ کا دشمن میراؐ دشمن، اُسؑ کا دوست میراؐ دوست اور اُسؑ کا منتخب شدہ میراؐ منتخب شدہ ہے۔ وہؑ اُمّت کا سائبان، حکمت کا دروازہ اور عصمت کی میزان ہے اُسؑ سے محبت نہیں رکھتا سوائے پاک و پاکیزہ مومن کے اور اُسؑ سے دشمنی کوئی نہیں کرتا سوائے بدبخت منافق کے''

"حبیب نجیب وجیه عندالله معظم فی ملکوت الله لم یزل عندالله صادقا وبسبیل الحق ناطقا الحق معه وفیه لا یزایله یستبشر بذکره المؤمنین ویسو بذکره المنافقون ویمقته القاسطون ویبغضه الفاسقون ویستناء المارقون منی مبداه والی منتهاه وفی الفردوس مثواه وفی علیین ماواه کریم فی طرفه مهول فی عطفه سراج وخلقه معصوم الجناب طاهر الاثواب تقی الحرکات کثیر البرکات زائد الحسنات عال الدرجات فی الیوم الهبات"مهذب نجیب مجلبب مطیب ادیب مؤدب مستأسد محرب حیدرة قسورة فراب غلاب وهاب وثاب "

''وہؑ بارگاہِ خداوندی میں منتخب شدہ اور آبرومند ہے ملکوت الٰہی میں صاحبِ عظمت ہے خدا کے نزدیک وہؑ ہمیشہ سچ گو ہے حق ہمیشہ اُسؑ کے ساتھ اور اُسؑ میں ہے اور وہؑ اُس سے ہرگز تجاوز نہیں کرے گا مومنین اُسؑ کی یاد سے خوش وخرم اور منافقین غمگین واندوناک ہوتے ہیں حق سے دور رہنے والے ستم گار اُسؑ سے دشمنی کرتے ہیں۔ گناہگار فاسقین اُسؑ سے کینہ

وحسد رکھتے ہیں۔ مرتد اور گمراہ لوگ اُسؑ سے بُرا سلوک کرتے ہیں۔ اُسؑ کی ابتداء مجھؐ سے اور اُسؑ کی انتہاء مجھؐ پر ہے اُسؑ کا مقام بہشت ہے اور ٹھکانہ اعلیٰ علیین پر ہے اُسؑ کی نگاہ کریمانہ اور اُسؑ سے روگردان ہونا خوف ناک ہے، وہؑ خلق وخو میں چراغ کی مانند ہے اُسؑ کا آستانہ و درگاہ لغزش ناپذیر ہے اُسؑ کے کپڑے طاہر اور حرکات پاکیزہ ہیں، وہؑ بہت زیادہ برکتوں اور فراوان نیکیوں کا مالک ہے۔ جس دن تمام لوگ پستی کی طرف جائیں گے وہؑ بلند درجات کی طرف پرواز کرے گا''

''وہؑ عیبوں سے پاک و پاکیزہ، بزرگوار، چُھپا ہوا، خوش خو و بامروت، نکتہ سنج، تربیت شدہ شیر کی مانند، کار آموزہ، محرب، پھاڑنے والا شیر، بہت زیادہ مارنے والا، بہت زیادہ غالب آنے والا، بہت زیادہ بخشنے والا اور بہت محبت وخیر کرنے والا ہے''

" اولکم سبقا واولکم خلقا صاحب سری المکتوم وجهری العلوم وامری المبروم طویل الباع عبل الذراع کشاف القناع فی یوم القناع ادیب لبیب حسیب نسیب من ربّه فی المنزلة قریب غضنفر فرغام ماجد هوام مبارز قمقام غذا فرهشام لیث همهام"

''وہؑ آپ میں سے سب سے پہلا شخص ہے جس نے اسلام قبول کیا آپ میں سے پہلے خلق کیا گیا اُسؑ کے پاس میرےؐ چُھپے ہوئے راز میرےؐ آشکار علوم اور میرےؐ حتمی و یقینی اُمور ہیں'' ''وہؑ طاقتور شخص، مضبوط بازوؤں کا مالک اور حالت کارزار میں زراع کو اُتار پھینکنے والا ہے۔ وہؑ نکتہ دان، ہشیار اور صاحب ونسب ہے اور مقام و مرتبہ میں اپنےؑ پروردگار کے نزدیک ہے وہؑ چیرنے پھاڑنے والا شیر، تمام شیروں پر غالب آنے والا، بہت بڑا مبارز، جوان مرد شیر اور بہادر و دلیر ہے''۔

"بـه اسـكـن الـلـه الرعب فى قلوب الظالمين و اوحى الى ان الرعب لايسكن لعلى قلباً ولايماز ج له لباً خلقه الله من طيتى وزوجه ابنتى و حرمتى واقام معى بسنتى واو ضح به محبتى واناربه ملكى وهو المحنة عـلـى امتى واسـانـى بنفسه ليلة الرقد على فراشى وردما اخذه عدوى منى قهراً اربيت فى بيت امة فاطمة بنت اسد و حجر ها وحضنها وربى عـلـى بيتى وحجرى وحضنى توليت تربيته وتولت خديجه كفالته من غير اضاع ارضعتد تتابعت منه الحكم وتقارنت انا وهو فى العدم محبة الارسعه الارمم وهو صاحب لواى والعلم ماراى قط ساجد الصتم ماثبت لى فى مكان قدم الاولعلى يد وقدم آمن من غير دعوة برسالتى"

''اللہ تعالیٰ نے اُسؑ کے وسیلہ سے ظالموں اور ستم گروں کے دِلوں پر رعب ڈالا' اللہ تعالیٰ نے میرےؐ اُوپر وحی نازل فرمائی کہ علیؑ کے دل میں خوف نام کی کوئی چیز نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اِسےؑ میریؐ طینت سے خلق فرمایا اور میریؐ بیٹی اُسؑ کی بیوی بنائی۔ اِسؑ نے میرےؐ ساتھ مل کر سنت کو قائم کیا اور اُسؑ کے وسیلہ سے میریؐ حجت اور میریؐ بادشاہت کو آشکار کیا'' ''وہؑ میریؐ اُمّت کی آزمائش کا وسیلہ ہے میرےؐ بستر پر سو کر اِسؑ نے اپنیؑ جان کی پرواہ کیے بغیر میریؐ مدد کی۔ اِسؑ نے دشمنوں سے میریؐ وہ تمام چیزیں واپس لیں جو اُنہوں نے بزور مجھؐ سے چھین رکھی تھیں۔ میریؐ تربیت اسؑ کی ماں فاطمہ بنت اسد کے گھر میں ہوئی ہے اور علیؑ کی تربیت میرےؐ دامن میں میرےؐ گھر میں ہوئی ہے اسؑ کی تربیت کا کام مجھےؐ سونپا گیا۔ خدیجہؑ نے دودھ پلائے بغیر اِسؑ کی سرپرستی کی۔ ہمیشہ اِسؑ سے حکم و فرمان صادر ہوا۔ میں جہانِ عدم میں اِسؑ کے ساتھ مقرون ہوا۔ اُسؑ کے محبّ تمام اُمّتوں میں سے سعادت مندترین لوگ ہیں میرےؐ پرچم اور علم کا مالک وہؑ ہے ہرگز نہیں دیکھا گیا کہ اُسؑ نے

کسی بت کے سامنے سر جھکایا ہو میرےؐ پاؤں کسی بھی ایسی جگہ پر نہیں آئے مگر یہ کہ وہاں پر علیؑ نے ہاتھ اور پاؤں نہ رکھا ہو اُسؑ نے دعوت کے بغیر میریؐ رسالت پر ایمان لایا۔

"بـعثت يوم الاثنين ضحوه وصلى على فى يومه معى صلاة الزوال واستـكـمـل مـن نـورى مـاكمل به الانوار قدره اعظم الاقدار آنسنى فى ظهـور الآبـاء الـزاكيـات وقـار نـنـى فـى الاوعية الطاهرات وكتب اسمه واسـمى على السرادفات وفى السموت فعلى شقيقى من ظهر عبدالمطلب الے الممات وحدثى فى جوار الله والغرافات"

''میںؐ بروز پیر ظہر کے وقت رسالت پر مبعوث ہوا' علیؑ نے اُسی روز میریؐ اقتداء میں نمازِ ظہر بجالائی۔ اِسؑ نے جس طرح سے چاہا میرےؐ نور سے انوار کو مکمل کیا۔ اور اُسؑ کی قدرو منزلت عظیم ترین قدرو منزلت ہے'' ''وہؑ مومن پاک سرشت صلبوں اور پاک دامن ماؤں کے رحموں میں میرے نزدیک تھا۔ اُسؑ کا اور میراؐ نام آسمان میں خدائی پردوں پر لکھا ہوا ہے اس بناء پر علیؑ صلب عبدالمطلب سے لے کر وفات تک میراؐ بھائی ہے۔ وہؑ پناہ الٰہی اور بہشتی حجروں میں مجھؐ سے ہمؑ کلام ہوا ہے''۔

" اللهم وال من والاه وعاد من عاداه خصّه الله بالعلم والتقى وحببه الـے اهـل الارض والسمـآء وجـعـل فيـه الورع والحياء وحنبيه الخوف والـردى وفـرض والايتـه على كل من فى الارض والسمآء فمن احبه فقد احبنى ومن ابغضه فقد ابغضنى ومن ابغضنى فقد ابغض الله"

''اےُ معبود! جو اِسےؑ دوست رکھتا ہے اُسے تو دوست رکھ اور جو اُسؑ سے دشمنی کرتا ہے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ۔ اللہ تعالیٰ نے علم و دانش اور پاک دامنی کی وجہ سے اسےؑ امتیاز بخشا ہے زمین اور آسمان پر رہنے والوں کے دِلوں میں اسؑ کی محبت ڈالی ہے۔ حیا و پرہیز گاری کو

اسؑ میں رکھا ہے اور خوف وذلت سے اِسےؑ دور کیا ہے زمین وآسمان کے باسیوں پر اُسؑ کی ولایت کو قبول کرنا لازم قرار دیا ہے پس جو کوئی بھی اِسےؑ دوست رکھتا ہے میںؐ اُسے دوست رکھتا ہوں اور جس کسی نے بھی اِسؑ کے ساتھ دشمنی کی اُس نے میرےؐ ساتھ دشمنی کی اور جس نے میرےؐ ساتھ دشمنی کی اُس نے خدا سے دشمنی کی ہے''۔

"علی خزانة علمی ووعاء حلمی و منتهی همی وکاشف غمی فی حیاتی و مفسّلی بعد مماتی ومونسی فی اوقاتی علی غاسلی ادا قبضت ومدرجی فی اکفانی اذا تواریت علی اول من یصلی علی من البشر وممهدی فی لحدی ادا حضر علی یکفیتی فی الشدائد ویحمل عنی الاوابد ویدافع عنی بروحة المکائد لایؤذینی فی علی الا حاسد ولایردفضله الاشقی جاحد"

''علیؑ میرےؐ علم کا خزانہ، میرےؐ حلم کا ٹھکانہ اور میرےؐ قصد وارادہ کی انتہاء، وہؑ دورانِ زندگی میراؐ غم خوار اور وفات کے بعد مجھےؐ غسل دینے والا ہے وہؑ زندگی میں میراؐ مونس ہے اور موت کے بعد مجھےؐ غسل وکفن دینے والا ہے انسانوں میں سے علیؑ سب سے پہلے مجھؐ پر نماز پڑھے گا اور مجھےؐ لحد میں اُتارے گا وہؑ مشکلات میں میریؐ حمایت کرتا ہے اور بدخواہوں کے مکر وفریب کو مجھؐ سے دور کرتا ہے وہؑ جان پر کھیل کر دشمنوں کے حیلوں کو مجھؐ سے دور رکھتا ہے۔ علیؑ کی وجہ سے حاسد کے علاوہ کوئی بھی مجھےؐ اذیت وآزار نہیں پہنچاتا اور شقی و بدبخت کے علاوہ کوئی بھی اُسؑ کے فضائل کا انکار نہیں کرتا''

اِس کے بعد رسولِ خداؐ نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: **"اللهم انك قرنتنی بأحب الخلق الیك واعزمهم عندی واوفاهم بذمتی واقربهم قرابة الی**

واکرمهم فی الدنیا والآخرة علی"

''اےؑ میرےؐ معبود! تو نے مجھےؐ ایسے شخص کے ساتھ ملایا ہے جو مخلوق میں تیرے نزدیک محبوب ترین اور میرےؐ نزدیک ان میں سب سے زیادہ ارادہ کرنے والا ہے وہؑ میرےؐ ساتھ ان میں سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا، رشتہ داری میں ان میں سب سے زیادہ قریب ہے اور دنیا وآخرت میں سب سے زیادہ میرےؐ نزدیک گرامی تر وباعزت ہے''۔

"ادن منی یا ابا الحسن ! حبی الناس بالاشکال والقرباء وحباتی ربی بك لانك صفوة الاصفیاء بك یسعد من سعد، وبك یشقی من شقی انت خلیفتی فی اهلی وانت المشتمل بفضلی والمقتدی به بعدی ادن منی یا اخی"

''اےؑ ابوالحسنؑ! میرےؐ نزدیک آؤ۔ لوگ اپنے ہی حبیبوں کے قریب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھےؐ تمہارے نزدیک کیا ہے کیونکہ برگزیدہ شدہ لوگوں میں سے تمہیںؑ انتخاب کیا ہے نیک بخت تمہارےؑ سبب سے نیک بخت ہوگا اور بدبخت تمہارےؑ سبب سے بدبخت ہوگا میرےؐ خاندان میں سے توؑ میراؐ جانشین ہے میریؐ تمام فضیلتیں تمہارےؑ شاملِ حال ہیں اور توؑ میرےؐ بعد لوگوں کا مقتدی ہے اے میرےؐ بھائی میرےؐ نزدیک آؤ''۔

اِس دوران علی مرتضیٰ علیہ السلام مصطفیٰؐ کے قریب گئے اور اپنے آپ کو آنحضرتؐ کے اُوپر گرادیا رسولِ خداؐ نے اپنے بھائی علیؑ کو اپنے سینے کے ساتھ لگائے ہوئے فرمایا: **"یا ابا الحسن! ان الله خلقکم من انواری کذاك وافق سرك اسراری وضمیرك اضماری تطائع روحی نروحك شهد الله لذلك والفائزون والصابرون وجملة العرش اجمعون یشهدون بامتزاج ارواحنا اذکنّا من نور واحد قال الله تعالیٰ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَصِهْرًا وَکَانَ**

رَبُّكَ قَدِيْرًا (سورہ فرقان 25 آیت 54)

"**کفاك یا علی ! من نفسك علم الله فیك وكفانی منك علمی فیك وكل قرین ینعرف بقرینه وانصرف البنی معلی**" "اے اباالحسنؑ! خدا نے تمہیں میرے انوار سے خلق فرمایا ہے تیرے راز اور ضمیر کو میرے اسرار اور بھیدوں کے مطابق قرار دیا ہے کہ تیری روح میری روح سے مطلع ہے اللہ تعالیٰ نے اس بات پر گواہی دی ہے اسی طرح تمام کے تمام کامیاب ہونے والوں صبر کرنے والوں اور عرش کو اُٹھانے والوں نے ہماری روحوں کے امتزاج کی گواہی دی ہے کیونکہ ہم ایک ہی نور سے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور وہ وہی ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا اور پھر اس کو خاندان اور سسرال والا بنا دیا اور آپ کا پروردگار بہت قدرت والا ہے"

اے علیؑ! آپؑ کے لیے بس یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کے نفس سے آگاہ ہے اور میرے لیے صرف یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کے نفس سے آگاہ ہے۔ اور میرے لیے صرف یہی کافی ہے کہ میں تیرے مقام و مرتبہ سے آگاہ ہوں، ہر کوئی اپنے ہم نشین کی طرف پلٹے گا اور علیؑ پیغمبرِ خدا کی طرف جائے گا"۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ مؤلف سید احمد رضی الدین مستبط قدس سرہ جلد 3، ص 415-424، بحوالہ نہج الایمان ص 413)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 633: اسمائے علیؑ اور وجوہ تسمیہ

شیخ صدوق نے معانی الاخبار میں اپنے سلسلہ سند سے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک دن مسجد کوفہ میں خطبہ دیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب آپؑ جنگ نہروان سے واپس آ چکے تھے اور آپؑ کو اطلاع ملی کہ معاویہ نے سرِ منبر آپؑ پر سب (لعنت) کرنے کا

حکم دے رکھا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ صرف اس لیے کہ قرآن کریم میں ایک آیت ہے کہ نعماتِ رب کا تذکرہ کیا کرو۔ اس آیت کے پیش نظر میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تم میرے اس مقام سے جاہل ہو جو اللہ نے مجھے دیا ہے میرا وقتِ رحلت قریب تر ہو چکا ہے جس طرح نبی کریمؐ نے فرمایا تھا۔ میں بھی اُس طرح تمہیں بتا رہا ہوں۔

"**انی تارك فیكم الثقلین كتاب الله وعترتی وهی الهادی الی النجاة**" میں تم میں دو گرانبہا چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ایک کتابِ خدا اور دوسری اپنی عترت اور یہی ہادی راہ نجات ہے۔ اے لوگو! جو کچھ میں کہہ رہا ہوں میرے علاوہ جو بھی کہے گا وہ مفتری اور کذّاب ہوگا۔

"**انا اخو رسول الله وابن عمه وسیف نقمته وعماد نصرته وباسه وشدته انا موتم البنیین والبنات انا قابض الارواح انا مجدل الابطال وقاتل الفرسان وجید من كفرها الرحمن وصبر خیرالانام انا سید الاولیاء ووصی خیرالانبیاء وانا باب مدینة العلم وخازن علم رسول الله ووارثه انا زوج البتول سیدة نساء العالمین فاطمة التقیه الزكیة البرة المهدیه حبیبة جیب الله وریحانة رسول الله سبطای خیرالاسباط وولدای خیرالاولاد هل احدینكر ما اقول این مسلموا اهل الكتاب انا اسمٰی فی الانجیل اِلیا وایلیا وفی التوراة بری وفی الزبوراری وعند الهند كبكو وعدن الروم بطریسا وعند الفارس جروعند اهل ترك شبیر وعند الزنج حبتر وعند الكهنة بوی وعند الحبثة تبریك وعند اُمّی حیدره وعند ظئری میمون وعند العرب علی**

وعـنـد الارض فـريـق وعـنـد ابى ظهير الاوانى مخصوص فى القرآن باسماء احذروا ان تغلبوا عليها فتضيعوا انى دينكم يقول الله ان الله مع الـصـادقيـن انـا ذلك الـصـادق انـا الـموذن فى الدنيا والآخره قال الله عزوجل فاذن مؤذن بينهم لعنة الله على الظالمين انا ذالك المؤذن وقال اذان مـن الـلـه فـانـا ذالك الاذان وانـا الـمحسـن يـقول الله انا الله لمع المحسنين"

''میںؑ سرورِانبیاءؐ کا بھائی اور چچازاد ہوں آپؐ کی ہر مشکل کے وقت میںؑ آپؐ کی تلوار آپؐ کی نصرت کا سہارا اور آپؐ کی شجاعت رہا۔ میںؑ ہی لڑکوں اور لڑکیوں کا مارنے والا ہوں میںؑ قابضِ ارواح ہوں میںؑ بہادروں کو پچھاڑنے والا ہوں میںؑ شہسواروں کا قاتل اور منکرینِ خدا کی موت ہوں میںؑ سرورِانبیاءؐ کا داماد اور سید الاوصیاء ہوں میںؑ وصی خیرالانبیاءؐ ہوں میںؑ بابِ مدینۃ العلم خازنِ علمِ رسولؐ اور وارثِ علمِ رسالت ہوں میںؑ اُس بتولؑ کا شوہر ہوں جونسائے عالمین کی سردار ہے۔ جوؑ نیک ہدایت یافتہ پاکباز اور طاہرہ فاطمہؑ ہے۔ جوؑ حبیبِ خداؐ کی محبوبہ اور رسولِ خداؐ کے دل کا چین تھیں۔ میرےؑ دونوں بیٹےؑ تمام بیٹوں سے افضل اور میریؑ اولاد ہر اولاد سے افضل ہے۔ کوئی ہے جو میریؑ اِن باتوں کی تردید کر سکے اہلِ کتاب سے اسلام قبول کرنے والے کہاں ہیں انجیل میں میراؑ نام اِیلیا اور اِلیا ہے۔ تورات میں میراؑ نام بَری اور زبور میں اری ہے ہندو کتب میں مجھےؑ کبکو اور رومی زبان میں مجھےؑ بطریسا کہا گیا ہے۔ اہلِ فارس مجھےؑ جر اور اہل ترک مجھےؑ شبیر کے نام سے پکارتے ہیں زنگی مجھےؑ حبتر اور کاہن مجھےؑ بوی کہتے ہیں۔ حبشی مجھےؑ تبریک اور میریؑ ماںؑ مجھےؑ حیدر کہتی تھیں۔ لغت ظری میں میراؑ نام میمون اور عربوں میں میراؑ نام علیؑ ہے۔ اہلِ زمین ارمنی مجھےؑ فریق اور میراؑ باپؑ مجھےؑ ظہیر کہتا تھا۔ یقین جانو قرآن میں اللہ نے مجھےؑ مخصوص اسماء سے ذکر کیا ہے خیال رکھنا

کہیں اُن کے غلط معانی نہ گھڑ لینا دین برباد کر بیٹھو گے اللہ فرماتا ہے یقیناً اللہ صادقین کے ساتھ ہے میںؑ وہی صادق ہوں۔ میںؑ دنیا اور آخرت میں موذن ہوں ارشادِ قدرت ہے ان کے مابین ایک موذن اذان کہے گا ظالمین پر اللہ کی لعنت ہو میںؑ وہی موذن ہوں گا دوسرے مقام پر ارشادِ قدرت ہے اللہ کی طرف سے اعلان ہے میںؑ ہی وہ اعلان ہوں میں محسن ہوں ارشادِ قدرت ہے اللہ محسنین کے ساتھ ہے''۔

"وانـا ذوالـقـلـب يقول الله عزوجل ان فى ذالك الذكرىٰ لمن كان له قـلـب وانـا الـذاكـر يـقول الله عزوجل الذين يذكرون الله قيامًا وقعودًا عـلـى جـنـوبهم ونحن صاحب الاعراف انا وعمى واخى وابن عمى والله خـالـق الحب والنوى لايدخل النار لنا محب ولايدخل الجنة لنا لبغض يقول الله عزوجل وعلى الاعراف رجال يعرفون كلا بسيماهم"

''میںؑ ذوالقلب ہوں ارشادِ قدرت ہے اس میں ہر صاحبِ دل کے لیے ایک تذکرہ ہے میںؑ ذاکر ہوں ارشادِ ربّ العزت ہے جو لوگ کھڑے ہو کر بیٹھ کر اور پہلو کے بل اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ہمؑ صاحبِ اعراف ہیں میںؑ میراؑ چچا' میراؑ بھائی اور میراؑ چچازاد' دانے میں شگاف ڈالنے والی ذات کی قسم ہماراؑ مَوالی جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور ہماراؑ دشمن جنت میں نہیں جا سکے گا۔ ارشادِ قدرت ہے مقامِ اعراف پر کچھ ایسے افراد ہوں گے جو ہر شخص کو اُن کی علامات کی بدولت پہچان لیں گے''۔

"وانـا الصر وانا الاذن الواعيه يقول الله عزوجل وتعيها اذن واعيه وانـا الـمسـلم يقول الله ورجلا مسلما لرجل ومن ولذى مهدى هذه الامة الاقـد جـعـلـت محبتكم ببغضى يعرف المنافقون وبمحبتى يمتحن الله الـمـومـنين هدا عهد النبى الامى الى انه لايحبك الامومن ولا يبغضك الا

منـافق والله لا عطش محبى ولا خاف ولى انا ولى المومنين والله ولى يـحـب مـحبى ان يـحبسوا مـا احب الله ويبغض مبغضى ان يبغضوما احـب الـلـه بـلـغنى ان معاويه يسبنى ويلعننى واللهم شدد وطأتك عليه وانزل اللعنة على المستحق"

''میںؑ دامادِ رسولؐ ہوں میںؑ محفوظ رکھنے والا امان ہوں ارشادِ ربّ ہے تعلیمِ رسولؐ کو محفوظ رکھنے والا کان ہی محفوظ رکھ سکتا ہے۔ میںؑ مسلم ہوں ارشاد خالق ہے ایک شخص دوسرے کے سامنے جھکا ہوا ہے۔ اِس اُمّت کا مہدیؑ میریؑ اولاد سے ہوگا مجھےؑ تمہاری محبت بنایا گیا ہے میرےؑ بغض سے منافق پہنچانے جائیں گے اور میریؑ محبت کی بدولت مومنین کا امتحان ہوگا میرےؑ نبیؐ وآقا کا مجھؑ سے یہ عہد ہے کہ یا علیؑ صرف مومن تجھؑ سے محبت رکھے گا اور صرف منافق تجھؑ سے بغض رکھے گا۔ بخدا میراؑ محبّ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور میراؑ موالی کبھی خوفزدہ نہیں ہوگا۔ میںؑ مومنین کا مولیٰ ہوں اور اللہ میراؑ مولیٰ ہے اللہ میرےؑ موالیوں سے اِس لیے محبت کرتا ہے کہ وہ محبوبِ خدا سے محبت رکھتے ہیں میرےؑ دشمن کو اللہ اِس لیے دشمن سمجھتا ہے کہ وہ محبوبِ خدا کو دشمن سمجھتے ہیں مجھےؑ اطلاع ملی ہے کہ معاویہ مجھےؑ سب اور لعنت کرتا ہے اللہ معاویہ پر اپنی گرفت مضبوط فرما اور مستحقِ لعنت پر لعنت فرما''۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ اُردو جلد 1 ص 190-193' مولف آقائے محمد باقر دہشتی بہبانی نجفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 634: قال علیؑ: قرآن میں میراؑ ایک نام ہے جس کو جاننے والے ہی جانتے ہیں

جنگِ نہروان سے کوفہ واپس آنے کے بعد مسجد کوفہ میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا:

" فـقـال بعد حمد الله و صلوٰاة على محمد وآله انا اول المومنين انا اول المسلمين انا اول المصلين انا اول الصاتمين انا اول المجاهدين انا حبل الـلـه الـمتيـن انا سيف رسول رب العالمين انا الصديق الاكبر انا الـفـاروق الاعـظـم انـا باب مدينة العلم انا راس الحلم انا راية الهدى انا مـفتـى الـعدل انا سراج الدين انا امير المومنين انا امام المتقين انا سيد الـوصيين انا يعسوب الدين انا شهاب الثاقب انا عذاب الله الواصب انا البـحـر الّـذى لانيزف انا الشرف الّذى لا يوصف انا قاتل المشركين انا مبيـد الـكـافرين انا غوث المومنين انا قائدِ الغرا لمحجلين انا اضراس جهـنـم الـقاطعته انا رحاها الدائرة انا سايق اهلها اليها انا المقى حطبها عـليها انا اسمى فى الصحف ايليا و فى التوراة او رياوعند الحرب عليا وان لـى اسـمـا فـى الـقرآن عرفها من عرفها انا الصادق الذى امركم الله بـاتبـاعه انا صالح المومنين انا الموذن فى الدنيا والاخرة انا المتصدق راكعًا انا الفتى ابن الفتى اخوالفتى انا الممدوح بهل اتى انا وجه الله انا جـنـب الـلـه انـا عـلـم الله انا عندى علم ماكان و مايكون الى يوم القيمة لايـدعـى ذالك احـد ولايـد فـعـنى عنه احد جعل الله قلبى مضياد عملى رضيـا لقنى ربى الحكمة وغذ انى بها لم اشرك بالله منذخقت ولم اجزع مـنـذ حـمـلت قتلت صناديد العرب ونرسانها وانفيت لبوثها وشجعانها ايهاالناس سلونى من علم مخزون وحكمة مجموعة"

''بعد حمدِ خدا وصلوٰۃ بر محمدؐ وآلِ محمدؐ ارشاد فرمایا کہ میںؑ سب سے پہلا مومن سب سے پہلا

مسلم سب سے پہلا نماز گذار سب سے پہلا روزہ دار اور سب سے پہلا مجاہد ہوں میںؑ خدا کی محکم رسی اور رسولِ خداؐ کی شمشیر برہنہ ہوں میںؑ ہی صدیق اکبر اور میںؑ ہی فاروق اعظم ہوں میںؑ ہی (رسولؐ کے) علم کے شہر کا دروازہ اور حلم کا مقامِ بلند ہوں۔ میںؑ ہی رایت ہدایت ہوں میںؑ ہی عدل سے فتوے دینے والا ہوں میں دین کا چراغِ ہدایت ہوں میںؑ امیر المومنین امام المتقین سید الوصیین اور دین کا سردار ہوں میںؑ شہاب ثاقب ہوں میں (خدا کے دشمنوں کے لئے) تکلیف دہ عذاب ہوں میںؑ وہ علم کا سمندر ہوں جو کبھی خشک نہیں ہوتا میںؑ وہ صاحبِ عزوشرف ہوں جس کی توصیف نہیں کی جاسکتی۔ میںؑ قاتلِ مشرکین اور کافرین کو گھیرنے والا ہوں میںؑ مومنین کا فریادرس اور نیکوکاروں کا رہنما ہوں میںؑ ہی جہنم میں ٹکڑے ٹکڑے کردینے والا دانت ہوں اور اس کی گھومنے والی چکی ہوں میںؑ ہی اہل جہنم کو اس کی طرف ہنکانے والا ہوں میںؑ ہی ان پر ان کا عذاب عائد کرنے والا ہوں انبیاء سلف کی کتب میں میرؑا نام ایلیاء ہے اور توریت میں اوریا اور عرب میں علیؑ اور قرآن میں بھی میرؑا ایک نام ہے جس کو جاننے والے ہی جانتے ہیں میںؑ ہی وہ صادق ہوں جس کی پیروی کا خدا نے حکم دیا ہے میںؑ ہی صالح المومنین ہوں میںؑ ہی دنیا و آخرت میں (خدا کی جانب سے) آواز دینے والا ہوں میںؑ ہی رکوع میں زکوۃ دینے والا ہوں، میںؑ ہی *فتیٰ فرزندِ فتیٰ اور برادرِ فتیٰ ہوں میںؑ ہی ممدوح ھل اتی ہوں میںؑ وجہ اللہ اور جنب اللہ ہوں۔ میںؑ مجسمِ علمِ خدا ہوں میںؑ وہ ہوں جس کے پاس تمام گذشتہ و آئندہ کا علم ہے جو کہ قیامت تک واقع ہونے والا ہے سوائے میرےؑ کوئی اِس امر کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور کوئی مجھےؑ اِس مرتبہ سے ہٹا نہیں سکتا اللہ نے میرےؑ قلب کو روشن فرمایا ہے اور میرےؑ عمل کو پسند کیا ہے میرےؑ پروردگار نے مجھےؑ حکمت عطا فرمائی ہے اور اُس سے پرورش کر رہا ہے جس سے کہ میںؑ پیدا ہوا ہوں چشمِ زدن کے لئے بھی

میںؑ شرک کا مرتکب نہیں ہوا میںؑ نے سردارانِ عرب اور اُن کے شہسواروں کو قتل کیا اور اُن کے سرکشوں اور بہادروں کو فنا کیا ہے۔ اے لوگو! مجھؑ سے علمِ مخزون الٰہی اور اُس کی حکمت کی بابت پوچھ لو جو مجھؑ میں ذخیرہ کی گئی ہے"۔

(*فتیٰ ایسے مرد کو کہتے ہیں جو اپنی جان و مال اور ہر چیز کو راہِ خدا میں پیش کردے اور اپنے کو پورے طور پر اللہ کے حوالے کردے)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، ص 145-146، بحوالہ کوکب دُرّی قدیم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 635: اللہ کی ہر مخلوق نے اور ہر انسان نے اپنی اپنی زبان میں علیؑ کو پُکارا ہے

ॐ اوم ॐ

جس طرح اہلِ اسلام ہر کام کی ابتداء میں بسم اللہ الخ لکھتے اور بولتے ہیں اُسی طرح اہلِ ہُنود اوم کہتے اور لکھتے ہیں۔ اُن کے علماء مذہب کا قول ہے کہ لفظِ اوم اللہ کے انوار و تجلیات وقدرت وقوت کا مظہر ہے عوام جہالت کی بنا پر لفظ اوم کو خدا کے معنوں میں سمجھتے ہیں یہہ غلط ہے اس لیے کہ پنڈت گوری دت بی۔اے۔ شاستری لدھیانوی نے کہا ہے پربھویا پرماتما کے کارن اوم کو برتا نہیں جاتا۔ ہم اس کو ایک پوتر نام جان کر بولتے اور لکھتے ہیں تا کہ ہمارے کام سِدھ ہو جائیں۔ رسالہ بھگتی لاہور۔ بابت ماہِ جولائی ۱۹۲۳ء مضمون بعنوان رام وِدّیا (ص ۱۳) سنسکرت اور اسی قبیل کی دوسری زبانوں میں اللہ کے لیے کوئی ذاتی نام مخصوص نہیں ہے جیسا کہ ہماری عربی زبان میں اللہ اسمِ ذات تصور کیا جاتا ہے اور بعض مسلمانوں کے نزدیک تو اللہ بھی اسمِ ذات نہیں ہے ان زبانوں میں خدا کے لیے جس قدر نام مختص کیے گئے وہ سب صفاتی ہیں۔ (توضیح، سرکارِ ریاض الملّت اخباری غدیریؒ) اللہ کو اسمِ ذات کہنے

کی وجہ صرف یہہ ہے کہ اِس نام کے لینے پر جملہ اسماءِ صفاتی ذہن میں آجاتے ہیں گویا یہہ نام جامع جملہ صفاتِ حسنہ ہے اور یہ خوبی دوسرے اسمائے صفاتی میں نہیں۔ بس اِسی جامعیت کے باعث اِسے اسمِ ذات مانا جاتا ہے۔ ذاتِ باریٔ تعالیٰ تو لا اسم ہے جیسا کہ امام العارفین حضرت علیؑ نے فرمایا **لا اسم لـه لا رسم لا و لا حدلـه** ۱۲۔ ریاض، سنسکرت اور ہندی میں خدا کو الہو............بھی کہتے ہیں جو دراصل اللہ یا الہٰ کی ایک صورت ہے۔

اوم کے معنی: سنسکرت زبان کی متعدد لغتوں میں اوم کے مختلف معانی ملتے ہیں مثلاً شانتی، شکتی، بہت بڑا ایل، قدرت، قوت، مظہرِ قدرت۔ بڑی قوت، شان وشوکت، جبروت، عظمت، حشمت، اختیار شاہی، شہنشاہی، حکومت، حکمت، سلطنت، برکت، تقدیس، تبریک، تقدس، تبرک، بڑی صنعت، خلاقی، صناعی، دانائی، فہمیدگی، عزت، اعزاز، وغیرہ سنسکرت انگلش ڈکشنری مولفۂ پنڈت ہردیال، ایم۔اے۔ شاستری (شائع کردہ مہاتما بک اسٹال، ہال بازار، امرتسر مطبوعۂ جنرل الیکٹرک پریس امرتسر ۱۹۰۷ء نے اوم کے معنی یہہ لکھے ہیں۔

OM: A holy word of sanskrit language which is showing different meanings, but true meanings are the following:- (1) A hand of God. (2) A power of God. (3) A strength of nature. (3) The Sanskrit-English M.A.Shastri, Published by Mahatma Book Stall, Hall Bazar, Amritsar, Printed in General Electrical Press Amritsar 1907.

ترجمہ: اوم سنسکرت زبان کا پاکیزہ لفظ ہے جو مختلف معانی ظاہر کرتا ہے لیکن اُس کے حقیقی اور اصلی معنی حسبِ ذیل ہیں: (۱) خدا کا ہاتھ (۲) خدا کی قوت (۳) فطرت کی طاقت

حضرت علیؑ یداللہ اور اللہ کی قوت اِس طرح کہ آپ ہی نے فرمایا "**ما قلعت باب خیبر بقوة الجسمانیه بل قلعتها بقوت الربّانیّه**" میںؑ نے بابِ خیبر کو اپنیؑ قوت سے نہیں اُکھیڑا بلکہ الٰہی طاقت وقوت سے اُکھیڑ پھینکا۔ اور آپؑ ہی نے فرمایا" **انا**

فطرة العالمین" میںؑ سارے عوالم کی تنہا فطرت ہوں یعنی ہر فطرت اپنی صنعت اور بناوٹ میں میری رہنِ منت ہے۔ (توضیح سرکار ریاض الملّت اخباری غدیریؒ)

OM: A powerful hand of God. A powerful light of God.

(۲) ڈاکٹر سی. چکرورتی کی لغت میں حسب الصدر اوم کے **معنی تحریر** ہیں۔ ترجمہ: اوم خدا کا ایک طاقتور ہاتھ، خدا کی ایک طاقتور روشنی۔

A modern dictionary of Sanskrit and English, Edited by K.C. Chakrawarti, M.A. Publisher, Narain Pubtakalay, Delhi, Printered at the Eastern Public Press, Delhi, India 1961.

(۳) سنسکرت، انگلش ڈکشنری مطبوعۂ لندن، مولفۂ اُ آر. ایچ. والف فاضل السنۂ مشرقیہ میں اوم کے متعلق حسب الصدر تحریر ہے۔

OM: The strengthened hand of nature coaching the world, the father of earth, the face of God. A key of sanaskrit lock, Vol.-II by of Mr. J.K. Jagat Lall M.O.L. Published by L. Mool Chand & Sons Book Sellers Anarkali Lahore, Printed at the Kapur Art Press Lahore 1933.

(۴) مسٹر جگت لال فاضیل سنسکرت نے حسب الصدر اوم کے معنیٰ لکھے ہیں۔

ترجمہ: اوم (۱) قدرت کا وہ قوت یافتہ ہاتھ جو نظامِ عالم کو چلاتا ہے (۲) زمین کا باپ (۳) خدا کا چہرہ۔

فائدہ: یہہ مسلم ہے کہ امام کا وجود موجبِ تنظیم و بقاء عالم ہے حد یہہ ہے کہ ممکن اول جب بنا تو نفس ساتھ تھا اس لیے کہ ممکن مرکب ہوتا ہے مفرد نہیں ہوسکتا (۲) مولا علیؑ کا ابوتراب ہونا بلسانِ ختمی مرتبت واضح ہوا (۳) علیؑ کو ہم وجہ اللہ مانتے اور کہتے ہیں۔ (توضیح سرکار ریاض الملّت اخباری غدیریؒ)

(۵) سنسکرت اور ہندی کے عالم پنڈت وشوا ناتھ نے اپنی کتاب میں اوم کے یہہ معنی

لکھے ہیں: परामत्मा कि एक शक्ति जो धरती आकाश
और सब मनुष्यो के काम चलती है

تلفظ: اوم۔ پر ماتما کی ایک شکتی جودھرتی آکاش اورسب منُشوں کے کام چلاتی ہے۔

علیؑ بنص حدیث قدسی حلال مشکلات دافع ہم وغم ہیں آنخضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ تم ہر نبی کے ساتھ چُھپے چُھپے ساتھ تھے اور میرےؐ ساتھ ظاہر بظاہر ہو۔ اس ارشادِ گرامی کا مطلب صاف ہے کہ بلا وجہ اور بے غرض تو ساتھ نہ تھے۔ یقیناً سب کے کام چلانے کے لیے ساتھ ساتھ رہے۔ اِسی لیے جب تک ولادت مولٰنا علیؑ نہ ہوئی اور آپ دس سال کے نہ ہوئے آنخضرتؐ کے لیے اعلانِ نبوت کا حکم بھی نہیں آیا۔ ایک کام چلانے والا درکار تھا۔ جب وہ مل گیا تو بحکمِ ربِّ جلیل نبیؐ نے اعلانِ نبوت فرمادیا۔ اسلام نے جو بلوغ کی عمر واضح کی اُس کا انتظار کیے بغیر دس برس کے سن میں علیؑ کو مصدقِ رسالت قرار دے کر یہہ واضح کردیا گیا کہ یہہ یومِ پیدائش سے بالغ و عاقل ہیں یہہ مثل عوام نہیں۔ ان کے بلوغ کا عالم یہہ ہے کہ جسے چاہیں جہاں چاہیں پہنچادیں۔ (توضیح، سرکار ریاض الملّت اخباری غدیریؒ)

(۶) سنسکرت زبان کے نکتہ داں اور جید علماء نے **Analysts** لفظ اوم کا تجزیہ بھی کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

(الف) ایشورہ — یعنی خدا کی

(د) وراتم — یعنی بہت بڑی

(م) مشا کتن — یعنی لازوال قوت

تفصیل کے لیے دیکھئے سنسکرت گائیڈ مصنفۂ ایل پریم چند ودّیارتھی شائع کردہ پریم پستکالیہ لدھیانہ مطبوعۂ امبیکر پریس لدھیانہ ۱۹۰۳ء

(۷) دوسرے فاضلِ سنسکرت نے یوں تجزیہ فرمایا ہے:

(الف) ایشورہ — خدا کا

(د) ورتان — زبردست

(م) ماہت — ہاتھ

(۸) لیکن کیدار ناتھ منشی ایم .اے. سنسکرت نے مندرجۂ بالا دونوں تجزیوں سے شدید اختلاف کیا اور لکھا ہے کہ اوم کا پہلا حرف 'ای' نہیں بلکہ 'آ' ہے لہٰذا پہلے حرف کا 'ای' کی مناسبت سے تجزیہ درست نہیں اور 'آ' کی نسبت سے اس کا اینالائزس یوں ہے۔

الف	آماکرہ	یعنی آنے جانے کا راستہ
و	ودّیا	یعنی علم
م	مہتم	یعنی دانائی، حکمت

اب خیال فرمایئے کہ آنے جانے کا راستہ کیا ہوتا ہے اور اُسے کیا کہتے ہیں دروازہ جسے عربی میں باب کہتے ہیں اور آنخضرتؐ نے فرمایا: "**انا مدینة العلم و علیؑ بابها**" "**انادار الحکمة وعلیؑ بابها**" میں علم وحکمت اور دانائی کا شہر ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہیں۔ لہٰذا واضح ہوا کہ اوم علیؑ ہیں۔ کوئی اور نہیں۔ تفصیل کے لیے کتاب ہماری پراچین بولی مصنفہ کیدارناتھ دیکھئے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(کتاب اوم اور علیؑ مولف حکیم سید محمود گیلانی مدیر معاون معارفِ اسلام لاہور، توضیح مولانا سید ریاض الدین حیدر جعفری قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اخباری غدیریؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 636: قال علیؑ: ہر قوم اور ہر گروہ میں میرؑا نام الگ ہے' صدائے ناقوس' اور حضرت علیؑ کے نام

کتاب امالی میں صالح بن عیسٰی نے حارث بن اعود سے روایت کی ہے و نیز احسن الکبار میں مذکور ہے کہ جب حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام شام تشریف لے جا رہے تھے ایک مقام پر گھوڑے کی باگ موڑ دی اور جنگل کا رُخ کیا اور فرمایا کہ اس جنگل میں ایک دیر ہے جس میں ایک نصرانی رہتا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کے زنّار کو توڑ دوں اور ناقوس کو ٹکڑے ٹکڑے کردوں چنانچہ حضرت معہ اصحاب کے روانہ ہوئے اور جب دیر کے قریب پہونچے نصرانی نے دیر سے سر نکال کر پوچھا اے سرخ رو جوان کہاں سے آرہے ہو اور کدھر کا ارادہ ہے حضرت نے فرمایا کہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور جہاد کے ارادہ سے شام جا رہا ہوں۔

نصرانی نے پوچھا کہ اے جوان تم فرشتہ ہو یا انسان۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ میںؑ انسانوں اور جنوں کا مقتدا اور فرشتوں کا پیشوا ہوں۔ نصرانی نے کہا کہ میں نے انجیل میں طاب طاب پڑھا کیا یہ تمہارا نام ہے۔ فرمایا کہ **طاب طاب محمد مصطفٰےؐ کا نام ہے اور میرؑا نام شنطیا ہے**۔ عرض کیا کہ توریت میں جو میت میت لکھا ہے کیا وہ آپؑ کا نام ہے۔ فرمایا کہ میت میت محمد مصطفٰےؐ کا نام ہے اور میرا نام ایلیاء ہے۔ عرض کیا کہ آیا آپؑ مسیحؑ ہیں۔ فرمایا کہ میں عیسٰیؑ نہیں ہوں۔ عیسٰیؑ میرےؑ دوست ہیں عرض کیا: کیا آپؑ موسٰیؑ ہیں اور عصا و ید بیضا لے کر آئے ہیں فرمایا کہ میںؑ موسٰیؑ نہیں ہوں۔ موسٰیؑ میرےؑ دوستوں میں سے ہیں عرض کیا کہ آپؑ کے معبود کا واسطہ اپنا نام و نسب بتایئے فرمایا کہ ہر قوم اور ہر گروہ میں میرا نام الگ ہے چنانچہ عرب مجھ کو ھل اتٰی پکارتے ہیں آسمان اول پر میرؑا نام عبدالحمید ہے۔ آسمان دوم پر عبدالصمد آسمان سوم

پر عبدالمجید آسمان چہارم پر ذوالعلیٰ اور آسمان پنجم پر علیّ اعلیٰ ہے۔ حضرت رب العزت نے مجھ کو امارت کی مسند پر بٹھایا ہے علیؑ نام اور امیر المومنین لقبؑ رکھا۔ رسول کریمؐ نے مجھ کو ابو ترابؑ فرمایا۔ میریؑ ماںؑ نے میرؑا نام حیدرؑ رکھا اور میرےؑ باپؑ نے میریؑ کنیت ابوالحسنؑ رکھی۔

یہ سُن کر نصرانی ناقوس بجانا شروع کیا حضرت نے پوچھا کہ آیا تو جانتا ہے کہ ناقوس کیا کہہ رہا ہے عرض کیا کہ یہ کانسہ کا بنا ہوا اور میں خاک کا پتلا ہوں خاک کانسہ کی بات کیا جانے فرمایا: کہ سلیمان تمام جانوروں کی زبان جانتے تھے میںؑ محمد مصطفٰےؐ کا وصی ہوں کیا میںؑ بیان کروں کہ ناقوس کیا کہہ رہا ہے۔ عرض کیا کہ ضرور فرمایئے۔

حضرتؑ نے سمجھایا کہ یہ کس طرح دنیا کی تباہی اور بربادی کو بیان کرتا ہے۔ تب نصرانی نے ایک صیحہ لگایا اُس کے ساتھ ہی چار سو نصرانی جو اِس دیر میں رہتے تھے دوڑے اور اس کا صیحہ کا سبب پوچھا۔ اِس نے جواب دیا کہ میں نے انجیل میں پڑھا ہے کہ ایک خوبصورت جوانؑ اِس دیر میں آئے گا جو صدائے ناقوس کو سمجھائے گا وہ مدح و ثناء کا سزاوار ہوگا۔ جو اِسؑ پر ایمان لائے گا نجات پائے گا اور جو اِسؑ کی اطاعت نہ کرے گا دوزخ میں جائے گا اِسؑ جوان نے میرے ناقوس کی آواز کو اس طرح سمجھایا۔ پس میں اسؑ کے دین کو اختیار کرتا ہوں اِس کے ساتھ ہی تمام نصاریٰ نے جو اس دیر میں رہتے تھے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر دین اسلام قبول کرلیا۔ (کوکب دُرّی)

صدائے ناقوس کی تشریح حضرت امیر المؤمنینؑ نے اس طرح فرمائی:

۱۔ لا الــــہ الا الــلــــہ	لا الٰہ الا اللہ
حـقًّـا حـقًّـا صدقًّا صدقًّا	یہ بالکل حق ہے بالکل سچ ہے
۲۔ سبـحـان الـلّٰہ حقًّا حقًّا	یہ حق ہے کہ اللہ پاک ہے' بیشک وہ سب کا مولا ہے وہ بے نیاز
ان اِنَّ الـمَـوْلٰی صَمَدٌ یَبْقٰی	اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے

٣۔ صِدُقًا صِدُقًا حَقًّا حَقًّا	میرا کہنا حق اور سچ ہے
یَحُلُمُ عَنَّا رفقًا رفقًا	وہ ہم سب سے حلم ورفق سے پیش آتا ہے
٤۔ اِنَّ الُمَوُلٰی یسئَلُنَا	بہ تحقیق کہ وہ سب کا مولا (یوم قیامت) ہم سب سے سوال
وَیُرافِقُنَا وَیُحَاسِبُنَا	کریگا' وہ ہمارا حساب لے گا (اور ہم میں جو نیک ہیں) ان پر رفق ومدار کرے گا
٥۔ یا مولانا لا تهلكنا	اے ہمارے مولا تو ہم کو ہلاک نہ کر
وتدار كنا و اسُتَحذَمُنَا	ہم کو ہر آفت سے بچا اور اپنی خدمت میں رکھ
٦۔ حِلُمكَ عناقد جرّانا	تیرے حلم نے ہم کو جرأت دلا دی
یا مولانا عقوك عنّا	اے ہمارے مولا ہم کو معاف کر دے
٧۔ اِنَّ الدُّنیا قَدُ غَرّتُنَا	بے شک دنیا نے ہم کو دھوکا دیا اور ہم کو اپنے میں مشغول کرلیا
واشغلتنا واستهو تنا	اور راہِ دین سے سرگشتہ کر دیا
٨۔ قد ضیّعُنَا دَارًا ابتقٰی	ہم نے دار باقی کو ضائع کر دیا
واستوطَنَّا دَارًا اتفنٰی	اور دار فانی کو وطن بنالیا
٩۔ ابن الدنیا جمعًا جمعًا	اے دنیا کے بیٹے دنیا جماعت جماعت
تفنی الدنیا قرنًا قرنًا	اور قرن قرن کو فنا کر دیتی ہے
١٠۔كُلًا مَوتٰی كُلًّا موتٰی	سب کے لئے موت ہے سب کے ئے موت ہے
كُلًّا مَوتٰی كُلًّا دَفُنٰی	سب کو مرنا ہے اور سب کو دفن ہونا ہے
١١۔یابُنَ الدّنیا جمعًا جمعًا	اے دنیا دار جمع کرے (اعمال نیک کا ذخیرہ)
یابُنَ الدّنیا مهلًا مهلًا	اے فرزند دنیا ٹھہر جا ٹھہر جا (دنیا کے کام میں جلدی نہ کر)
١٢۔یابُنَ الدّنیا دقًّا دقًّا	دنیا والے (اس کی رحمت کا دروازہ) کھٹکھٹائے جا
یابُنَ الدّنیا وزنًا وزنًا	دنیا والے کوئی عمل بیجا نہ ہو اور ہر کام ناپا تولا ہو
١٣۔لَوُلا جَهلِی مَا ان كانت	اگر میں نہ جانتا جیسی وہ ہے تو
عِنُدِی الدّنیا اِلَّا سجنًا	دنیا کو قید کا گھر سمجھتا
١٤۔یَا ذامَن ذاكم ذاهٰذا	(اے دنیادار) بتا کہ دنیا کتنی ہے اور کیا ہے
لَسُنَا نرجوا نجو الكشٰی	کیا دنیا ایسی عمدہ ہے کہ تو اس پر للچاتا ہے
١٥۔خَیرًا خَیرًا شرا شرًا	خیر کا انجام خیر اور شر کا انجام شر ہوگا
شیئًا شیئًا حُزُنًا حُزُنًا	(دنیا میں جو کرو گے) ہر بات کا بدلہ ملے گا غم کے کام کا بدلہ غم ملے گا
١٦۔اِنَّ الُمَولٰی قدَا نُذرُنَا	ہم کو مولا نے ڈرایا ہے
اِنَّ نَحشَرهذلًا بُهمَا	یوم حشر ہم نہتے ہوں گے کوئی ہمیں نہ پہچانے گا

١٧۔لَسُنَا نَدُری مَانرَّطُنَا	دنیا میں جو کئے ہیں اس پر خوش نہ ہونا چاہئے
فِیهَا الَّا یومًا مِتنَا	اس کا حال اسی وقت معلوم ہوگا جب مریں گے
١٨۔مَامِن یَومٍ یمضی عَنَّا	ہمارا کوئی دن ایسا نہیں گذرتا
اَلَّا اَوهَن منَا رُكُنَا	جس میں ایک نہ ایک ہم سے نہ مرتا ہے
عَجّلِ تَبُلَ الموت الوزنًا	اپنی موت سے پہلے اپنے اعمال کا وزن کرنے میں عجلت کر

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1' ص 92-95' بحوالہ کتاب امالی' کوکبِ دُرّی ریاض الشہادت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 637: اسماءِ علیِ ولی علیہ السلام

(١) موت الاحمر (٢) شهاب الابیض (٣) نومی (٤) مدمره (٥) حسبنی (٦) یوشع (٧) یرهو (٨) تبرك (٩) فیروز (١٠) راح (١١) غرنق (١٢) قیروق (١٣) كنكرو (١٤) بطرمیسا (١٥) شرحیل (١٦) وفی (١٧) معین (١٨) ملقاطبس (١٩) قیدان (٢٠) میسان (٢١) شمائیل (٢٢) مجائیل (٢٣) خرئیل (٢٤) بریا (٢٥) حمرالعین (٢٦) اوریا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحوالہ رسالہ ولایتِ علیؑ مولف ومصنف ثقة الاسلام سلطان الواعظین سرکار ریاض الملّت الحاج وزوّار مولانا سید ریاض الدین حیدر جعفری قبلہ اعلی اللہ معامہٗ اخباری غدیریؒ ریسرچ اِسکالر کتب خانہ نواب سالار جنگ بہادرؒ، حیدر آباد دکن)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 638: قرآن میں حضرت علیؑ کے نام

قال الصّادقؑ: "نَحُنُ وَاللّٰهِ الۡاَسمَاءِ اللّٰهِ الُحُسنٰی لَّتِی لَا یَقُبَلُ اللّٰهُ مِنَ الُعِبَادِ عَمَلًا اِلَّا بِمَعُرِفَتِنَا" آیت وَلِلّٰهِ الۡاَسمَاءِ الُحُسنٰی کے متعلق حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم ہیں اللہ کے اسماء الحسنٰی' بغیر ہماری معرفت کے بندوں کا

کوئی عمل مقبول نہ ہوگا (الشافی ترجمہ کافی جلد 1 'ص 224)

قرآن میں اسماءِ علیؑ و لی علیہ السلام

(۱) ولی:...... "اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ آمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ رٰکِعُوْنَ" (سورہ مائدہ۵ آیت:۵۵)

(۲) حسنہ:......ارشادِ قدرت ہے: "مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ" (سورہ نمل۲۷ آیت۸۹)

(۳) مثل:......خدا وحدہ لاشریک کا ارشاد ہے " وَلَمَّا ضُرِبَ بْنَ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ" (سورہ زخرف۴۳ آیت۵۷)

(۴) کفایہ:......اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے " وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ" (سورہ احزاب۳۳ آیت۲۵)

(۵) منفق:......ربّ ذوالجلال کا ارشاد ہے "اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً" (سورہ بقرہ۲ آیت۲۷۴)

(۶) خصم:......خداوند کریم کا فرمان ہے "هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ" (سورہ حج۲۲ آیت۱۹)

(۷) شاری:...... پروردگارِ عالم کا ارشاد ہے " وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ" (سورہ بقرہ۲ آیت۲۰۷)

(۸) نسب وصہر:......خالقِ کائنات کا ارشاد ہے "وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا" (سورہ فرقان آیت۵۴)

(۹) ثُلَّةٌ:......حضرت امام صادق علیہ السلام سورہ واقعہ ۵۶ کی آیت نمبر ۳۹ " ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ" ''ان میں بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہیں'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اُن

سے مُراد آلِ فرعون ہیں اور آیت ۴۰ "وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ" اور ان میں بہت سے پچھلے لوگوں میں سے ہیں'' سے مقصود امیر المؤمنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں'' (تاویل الآیات جلد۲' صفحہ ۶۴۳' جلد ۸)

(۱۰) لسان:......حق تعالیٰ کا ارشادہ ہے "وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا" (سورہ مریم۱۹ آیت۵۰)

(۱۱) دَابَّةً الْاَرْضِ:......خالق ارض وسماں فرماتا ہے " وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ" (سورہ نمل۲۷ آیت۸۲)

(۱۲) صالح المؤمنین:......رب ذوالجلال قرآن میں فرماتا ہے " وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرًا" (سورہ تحریم۶۶ آیت۴)

(۱۳) جنب اللّٰه :......خداوند قدوس کا ارشاد ہے "اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ" (سورہ زمر۳۹ آیت۵۶)

(۱۴) ذکر ومسئول عنہ :......"وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ" (سورہ زخرف۴۳ آیت۴۴)

(۱۵) زلفہ:......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا" (سورہ ملک۶۷ آیت۲۷)

(۱۶) نعمت:......امیر المؤمنین امام المتقین علی علیہ السلام فرماتے ہیں" اَنَا وَاللّٰهِ! نعمته اللّٰه الَّتِی انعم اللّٰه تعالٰی علے عباده وبی وباهل بیتی یفوز من فاز یوم القیامة " ''خدا کی قسم! میںؑ خدا کی وہ نعمت ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بدنوں کے سامنے رکھی' روزِ قیامت ہر کوئی میرےؑ اور میرےؑ اہل بیتؑ کے وسیلہ سے مقامِ سعادت تک

پہنچے گا''۔ (تفسیر قمی جلد۱ صفحہ ۳۷۱، بحار الانوار جلد ۳۴ صفحہ ۵۱، جلد ۲ و ۳)

(۱۷) ہادی:...... "انا المنذر وانت الهادی"

(۱۸) اذن واعیہ:...... اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے "وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ" (سورہ حاقہ ۶۹ آیت ۱۲)

(۱۹) موذن:...... آسمانِ امام کے ساتویں تاجدار حضرت امامِ موسیٰ کاظم علیہ السلام آیہ شریف "فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَن لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ" ''پس اُس وقت اُن کے درمیان منادی نداء دے گا کہ ظالمین پر خدا کی لعنت ہو'' (سورہ اعراف ۷ آیت ۴۴) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: موذن یعنی آواز دینے والے علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(تفسیر برہان جلد ۲، صفحہ ۱۶، جلد ۲)

(۲۰) اذان:...... عبداللہ بن سنان کہتے ہیں کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: "ان لامیرالمؤمنینؑ ما یعلمها الا العالمون وان منها الاذان عن الله ورسوله وهو الاذان" ''بے شک امیر المؤمنین حضرت علیؑ کے کئی اسماء ہیں جنہیں علماء کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا، ان اسماء میں سے ایک نام خدا اور اس کے رسول کی طرف سے اذان ہے اور حضرت علی علیہ السلام وہی اذان ہیں'' (تاویل الآیات جلد ۱ صفحہ ۱۹۷، جلد ۲)

(۲۱) الرّاجفہ۔ الرّادفہ:...... خداوند قدوس کے فرمان "يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ" (سورہ النازعات ۷۹ آیت ۶) (اُن کی قسم کہ قیامت ہو کر رہے گی) ''جس دن زمین کو بھونچال آئے کی تفسیر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں اس سے مُراد حسین ابن علی علیہ السلام ہیں'' اور "وَتَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ" پھر اس کے پیچھے زلزلہ آئے گا (سورہ النازعات ۷۹ آیت ۷) سے مراد حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں'' (تاویل الآیات جلد ۲ صفحہ ۷۶۲، جلد ۱، تفسیر برہان جلد ۴، صفحہ ۴۲۴، جلد ۱)

(۲۲) شاہد:...... اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے "اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ" (سورہ ھود ۱۱ آیت ۱۷)

(۲۳) صدیق:...... خالق زمین و آسمان کا ارشاد ہے "وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ" (سورہ حدید ۵۷ آیت ۱۹)

(۲۴) صاحب علم کتاب:...... آیت کریمہ "قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ" (سورہ رعد ۱۳ آیت ۴۳)

(۲۵) والد:...... خالق کائنات کا ارشاد ہے "وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ" (سورہ بلد ۹۰ آیت ۳)

(۲۶) مومن:...... پروردگار کا ارشاد پاک ہے "اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَّا يَسْتَوُوْنَ" (سورہ سجدہ ۳۲ آیت ۱۸)

(۲۷) عہد:...... اللہ رحمٰن و رحیم اپنی مقدس کتاب قرآن میں فرماتا ہے "لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا" (سورہ مریم ۱۹ آیت ۸۷)

(۲۸) ود و مبشر:...... اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے "اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا" (سورہ مریم ۱۹ آیت ۹۶)

(۲۹) قانت:...... خالق لیل و نہار کا ارشاد ہے "اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِداً وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ" (سورہ زمر ۳۹ آیت ۹)

(۳۰) علی:...... اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ" (سورہ زخرف ۴۳ آیت ۴)

(۳۱) صراط حمید:...... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ" (سورہ حج ۲۲ آیت ۲۴)

(۳۲) سبیل اللہ:......رب ذوالجلال کا ارشادِ پاک ہے "اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّ واعن سَبِیْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ" (سورہ محمد ۴۷ آیت ۱)

(۳۳) نور:......ارشادِ قدرت ہے "یٰاَیُّهَاالنَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا" (سورہ نساء ۴ آیت ۱۷۴)

(۳۴) حبل اللہ:......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعاً" (سورہ آل عمران ۳ آیت ۱۰۳)

(۳۵) ثواب : ...... رسولِ خداؐ نے حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے فرمایا" فٰاتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنُ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ" (سورہ آل عمران ۳ آیت ۱۴۸)

(۳۶) یهدی الی الحق :...... "اَفَمَنْ یَّهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْ اِلَّا اَنْ یُّهْدٰی فَمَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ" (سورہ یونس ۱۰ آیت ۳۵)

(۳۷) سابق مقرب:......آیت شریفہ "وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ o اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ" (سورہ واقعہ ۵۶ آیت ۱۰-۱۱)

(۳۸) آیت ونشانی:......ارشادِ قدرت ہے "اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِیْنَ" (سورہ الشعراء ۲۶ آیت ۴)

(۳۹) کتاب منزل:......آیت شریفہ "کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ" (سورہ ص ۳۸ آیت ۲۹)

(۴۰) عروة الوثقی :......یہ آیت شریفہ "فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی" (سورہ بقرة ۲ آیت ۲۵۶)

(۴۱) فضل:......ارشادِ قدرت ہے "وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا" (سورہ نساء ۴ آیت ۸۳)

(۴۲) دونوں ہاتھ کشادہ: آیت شریفہ "بَلْ یَدٰهُ مَبْسُوطَتٰنِ" (سورہ مائدہ ۵ آیت ۶۴)

(۴۳) مقام صدوق:......اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں ارشاد فرماتا ہے "وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ" (سورہ یونس ۱۰ آیت ۲)

(۴۴) احسان:......اس آیت شریفہ "اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی" (سورہ نحل ۱۶ آیت ۹۰)

(۴۵) تصدیق کنندہ:......خداوند قدوس کا فرمان ہے "وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ" (سورہ زمر ۳۹ آیت ۳۳)

(۴۶) نجویٰ (سرگوشی) کرنے والا:......خداوند قدوس کا ارشاد ہے "یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَةً ط ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّکُمْ" (سورہ مجادلہ ۵۸ آیت ۱۲)

(۴۷) منتظر:......قرآن کریم میں خداوندِ قدوس کا ارشادِ پاک ہے "فَمِنْهُم مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُم مَّنْ یَّنْتَظِرُ" (سورہ احزاب ۳۳ آیت ۲۳)

(۴۸) سبیل مقیم: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وَاِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ" (سورہ حجر آیت ۷۶)

(۴۹) رحمت:......خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے "یُدْخِلُ مَنْ یَّشَاءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ" (سورہ ......آیت ۳۱)

(۵۰) عدل:......خدائے عادل کا فرمان ہے "فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ" (سورہ مائدہ ۵ آیت ۹۵)

(۵۱) علم:......آیت شریفہ "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" (زخرف ۴۳ آیت ۶۱)

(۵۲) بلاغ:......آیت شریفہ "هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ" (سورہ ابراہیم ۱۴

آیت ۵۲)

(۵۳) طور سینین:......اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ" (سورہ التین ۹۵ آیت ۱-۲)

(۵۴) کلمہ تامہ:......حضرت امام جعفرِ صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "بے شک امام شکم مادر میں سنتے ہیں اور جب وہ متولد ہوتے ہیں تو ان کے بازو پر لکھا ہوتا ہے "وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَا السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ" (سورہ الانعام ۶ آیت ۱۱۵) "اور تمہارے ربّ کا کلمہ ازروئے صدق وعدل کے پورا ہوگیا اُس کے کلموں کو بدلنے والا کوئی نہیں اور وہ بڑا سُننے (اور) جاننے والا ہے"۔ جس وقت وہ بڑے ہوجاتے ہیں تو اُس وقت زمین سے آسمان تک ایک نورانی ستون نصب کیا جاتا ہے کہ اس کے ذریعہ بندوں کے اعمال دیکھیں بے شک حضرت علی علیہ السلام اِنہیں کلماتِ تامہ میں سے ایک کلمہ تھے"

(۵۵) حق الیقین:......حضرت امام صادق علیہ السلام آیت شریفہ "وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ" "اور اس میں شک نہیں ہے کہ یقیناً برحق ہے" (سورہ الحاقۃ ۶۹ آیت ۵۱)

(۵۶) لسان:......خالقِ کائنات کا ارشادِ پاک ہے "اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ" (سورہ بلد ۹۰ آیت ۸ تا ۹)

(۵۷) قول مختلف:......سورہ ذاریات میں ارشاد قدرت ہے "اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ" (سورہ الذاریات ۵۱ آیت ۸)

(۵۸) انسان:......خداوند قدوس کا ارشاد ہے "اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ" (سورہ رحمٰن ۵۵ آیت ۱ تا ۳)

(۵۹) حیات وزندگی:...... پروردگار عالم کا فرمان ہے "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ" (سورہ انفال ۸ آیت ۲۴)

(۶۰) تجارت:......خداوند متعال کا فرمان ہے "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ" "ایمان دارو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی طرف راہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات بخشے" (سورہ صف ۶۱ آیت ۱۰)

(۶۱) سلم:......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً" (سورہ بقرۃ ۲ آیت ۲۰۸)

(۶۲) یمین:......کثیر کہتا ہے کہ حضرت جعفرِ صادق علیہ السلام آیت مبارکہ "وَاَمَّا اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ" (سورہ واقعہ ۵۶ آیت ۹۰)

(۶۳) آسمان:......ابوبصیر کہتے ہیں کہ حضرت امام صادق علیہ السلام آیت کریمہ "وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ط ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ" (سورہ ص ۳۸ آیت ۲۷)

(۶۴) ایمان:......ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے آیت مبارکہ "وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ" "اور جس شخص نے ایمان سے انکار کیا تو اس کا سب کیا (دھرا) اکارت ہوگیا" (سورہ مائدہ ۵ آیت ۵)

(۶۵) کلمۃ التقویٰ:...... مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آیت شریفہ "وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا" "ان کو کلمہ تقویٰ (پرہیز گاری کی بات) پر قائم رکھا اور یہ لوگ اسی کے سزاوار اور اہل بھی تھے" (سورہ فتح ۴۸ آیت ۲۶)

(۶۶) امانت: "اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا" (سورہ نساء ۴ آیت ۵۸)

(۶۷) سائق:"وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ" (سورہ ق ۵۰ آیت ۲۱)

(۶۸) ساعت:......"بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ" (سورہ فرقان ۲۵ آیت ۱۱)

(۶۹) قسط:......"قَآئِمًا بِالْقِسْطِ" (سورہ آلِ عمران ۳ آیت ۱۸)

(۷۰) صراط سوی (راہِ معتدل):...... "فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى" "پس عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اصحاب میں سے سیدھی راہ والے کون ہیں اور ہدایت یافتہ کون ہیں" (سورہ طٰہٰ ۲۰ آیت ۱۳۵)

آب گوارہ (خوش ذائقہ پانی):......آیت شریفہ "قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ" (سورہ ملک ۶۷ آیت ۳۰)

(۷۱) احسن:......ابوبصیر کہتے ہیں میں نے آیۂ مجیدہ "وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ" "اور جو اچھی باتیں تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ہیں ان کی پیروی کریں (سورہ زمر ۳۹ آیت ۵۵)

(۷۲) مشہود:......"وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ" (سورہ بروج ۸۵ آیت ۳)

(۷۳) امت:......حمزہ کہتے ہیں! حضرت امام محمد باقر علیہ السلام آیت شریف "وَمِمَّنْ خَلَقْنَا اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ" "اور ہماری مخلوقات میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق ہی (حق) انصاف کرتے ہیں (سورہ اعراف ۷ آیت ۱۸۱)

(۷۴) عرف:...... ابو خطاب کہتے ہیں ! حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام آیت مبارک "خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ" "آپ عفو کا راستہ اختیار کریں اور نیکی کا حکم دیں" (سورہ اعراف ۷ آیت ۱۹۹)

(۷۵) استقامت:......"اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا" بے شک جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اسی پر جمے رہے، ان پر ملائکہ پیغام لے کر نازل ہوتے ہیں کہ ڈرو نہیں اور رنجیدہ بھی نہ ہو" (سورہ حم السجدۃ ۴۱ آیت ۳۰)

(۷۶) ستخلف:......"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (سورہ النور آیت ۵۵)

(۷۷) قلم:......"نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ" ن قلم اور اُس چیز کی قسم جو یہ لکھ رہے ہیں (سورہ قلم ۶۸ آیت ۱)

(۷۸) فرع، شجرہ:......"كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ" بے شک وہ پاکیزہ درخت ہے جس کی اصل ثابت ہے اور اس کی شاخ آسمان تک پہنچی ہوتی ہے" (سورہ ابراہیم ۱۴ آیت ۲۴)

(۷۹) طریقہ:"وَاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا" "اور اگر یہ لوگ سب ہدایت کے راستے پر ہوتے تو ہم اُنہیں وافر پانی سے سیراب کرتے (سورہ جن ۷۲ آیت ۱۶)

(۸۰) حق:"قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ" کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار حق کو برابر دل میں ڈالتا رہتا ہے اور وہ برابر غیب کا جاننے والا ہے (سورہ سبا ۳۴ آیت ۴۸)

(۸۱) ھُدیٰ (ہدایت کرنے والا):......"وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ" "اور ہم نے ہدایت کو سُنا تو ایمان لے آئے (سورہ جن ۷۲ آیت ۱۳)

(۸۲) مقتدیٰ:......"اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" یہی وہ لوگ ہیں

جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے لہٰذا آپ بھی اِس ہدایت کے راستے پر چلیں (سورہ ......آیت......)

(۸۳) مختص رحمت:......"وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ" جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ مخصوص کرلیتا ہے (سورہ بقرہ۲ آیت ۱۰۵)

(۸۴) نفس مطمئنہ: "يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ o ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً o فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ o وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ" (سورہ فجر ۸۹ آیات ۲۷ تا ۳۰)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرہ جلد 3 ص 287-339 مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 639: کلمۂ شہادات پر نص

تلقین: میّت کو قبر میں لٹا کر یہ کہتے ہیں "هَلْ اَنْتِ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِىْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ النَّبِيِّنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّنَ وَاِمَامٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعٰالَمِيْنَ (اِلٰى آخِرِهٖ)"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 640: کلمہ شہادات پر نص

بابِ جنت پر کلمہ سنہرے حرفوں سے لکھا ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ حَبِيْبُ اللّٰهِ عَلِىٌّ وَلِىُّ اللّٰهِ فَاطِمَةُ اَمَةُ اللّٰهِ اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَفْوَةُ اللّٰهِ عَلٰى

مُبْغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(الخصال ص ۱۶۷ شیخ صدوقؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 641: کلمۂ شہادات پر نص......فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا کلمہ

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ اَبِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنَّ بَعْلِىْ سَيِّدُ الْاَوْصِيَاءِ وَوَلَدِىْ سَادَةُ الْاَسْبَاطِ" "فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا فرماتیں ہیں کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میرےؐ والد اللہ کے رسولؐ اور تمام انبیاء کے سردار ہیں اور یہ کہ میرے شوہرؑ سردار اوصیاء ہیں اور میرے بیٹےؑ سردار ہیں آئندہ نسل کے"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحوالہ منتہی الامال، شجر طوبیٰ، مشارق الانوار، روضۃ الواعظین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 642: کلمۂ شہادات پر نص......امام حسن علیہ السلام کا کلمہ

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِىٌّ وَلِىُّ اللّٰهِ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 643: کلمۂ شہادات پر نص......ساقِ عرش پر کلمہ

"وَاِنَّ الْعَرْشَ لَمْ يَسْتَقَرَّ حَتّٰى كُتِبَ عَلَيْهِ بِالنُّوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِىٌّ وَلِىُّ اللّٰهِ" "اور عرش قائم نہ ہوا جب تک کہ اُس پر نور سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِىٌّ وَلِىُّ اللّٰهِ نہ لکھا گیا"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(حدیث طارق نہج الاسرار جلد 1، ص 118، بحوالہ مشارق الانوار مطبوعہ 1379ھ ص 138-143، بحر المعارف ص 360)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 644: کلمۂ شہادات کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد

"اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ فَلْیَقُلْ عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ" ''تم میں سے جو کوئی جب بھی اور جہاں بھی کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ تو فوراً کہے عَلِیٌّ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(احتجاج طبرسیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 645: کلمۂ شہادات پر نص...... کنکریوں نے کلمہ پڑھا

امالی میں جناب سلمانؓ سے مروی ہے کہ ہم نبی کونین صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس بیٹھے تھے کہ آنحضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ایک کنکر اُٹھا کر حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ میں دیا حضرت علی علیہ السلام نے کنکر لے لیا۔ جونہی کنکر حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ میں آیا کنکر سے آواز آئی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد رسولِ خداؐ ہیں، ہم اللہ کی توحید محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت پر راضی ہیں پھر آنحضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہماری طرف دیکھ کر فرمایا جو شخص اللہ کی ربوبیت، میریؐ رسالت اور علیؑ کی ولایت پر مرا اللہ کے عذاب سے وہی محفوظ رہے گا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(اللمعۃ الساکبہ ص 336 جلد 1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 646: کلمۂ شہادات پر نص...... امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا کلمہ

"اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ

اللّٰہِ وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحارالانوار اُردو جلد 11 صفحہ 39'48'58)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 647: کلمۂ شہادات پر نص......آسمان کے ہر دروازہ پر کلمہ

رسول اللہؐ نے فرمایا میںؐ نے ہر آسمان کے دروازہ پر "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیّ بْنِ اَبِی طَالِبِ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ" لکھا ہوا دیکھا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(حیات القلوب جلد اول ص 456، آخری دو سطر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 648: کلمۂ شہادات پر نص......امام محمّد باقر علیہ السلام کا کلمہ

"اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ جَدِّی مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنَّ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیُّ اللّٰہ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(اللمعۃ الساکبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 649: کلمۂ شہادات پر نص-محمود فرشتہ کے شانوں کے درمیان کلمہ

اِس ملک کا نام محمود تھا جب وہ فرشتہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف سے پھرا تو آپ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے دیکھا کہ اِس کے دونوں شانوں کے درمیان "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ صِدِّیْقُ اَکْبَرُ" لکھا ہوا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(حیوات القلوب جلد سوم ص 263)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 650: کلمۂ شہادات پرنص۔ہندوستانی طبیب کا کلمہ امامؑ کے سامنے

"اَشْهَـدُ اَنْ اَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ حُجَّةَ اللّٰهِ فِىْ الْاَرْضِ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 2' ص 550)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 651: کلمۂ شہادات پرنص......قرآن میں کلمہ

"فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِى فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا" (الی آخرہ)

ترجمہ: اے نبیؐ تم خالص دل سے دین کی طرف اپنا رُخ کئے رہو خدا کی بنائی ہوئی سرشت جس پر آدمیوں کو پیدا کیا ہے یہی ہے۔(الی آخرہ) تفسیر فَـاَقِـمْ وَجْهَكَ لِـلـدِّيْـنِ حَـنِيْفًا کافی اور تفسیر قمی میں جناب امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اِس آیت میں اَلـدِّيْـنِ سے مُراد ولایت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام اور آئمہ معصومین علیھم السلام ہے فِطْـرَتَ الـلّٰهِ الَّتِى فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا سے مُراد تفسیر قُمی میں ہے کہ جناب امام محمّد باقر علیہ السلام نے فرمایا "لَا اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰـهُ مُـحَـمَّـدٌ الـرَّسُـوْلُ الـلّٰـهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ اَمِيْرُالْمُؤْمِنِيْنَ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(سورہ روم پارہ 21' آیت 30' مقبول ترجمہ حاشیہ 3-4' ص 649 جلد 2)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 652: کلمۂ شہادات پرنص' شمعون یہودی کا مولاؑ کے سامنے کلمہ پڑھنا

شمعون نے کہا مجھے کلمہ پڑھائیے شمعون نے حسب ذیل کلمہ پڑھا "اَشْهَدُ اَنْ اَ اِلٰهَ اِلَّا

اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَصِىَّ مُحَمَّدٌ حَقًّا"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1' ص 327)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 653: کلمۂ شہادات پرنص

پادری نے امام حسین علیہ السلام کے کٹے ہوئے سر کو سامنے رکھ کر کلمہ پڑھا اے ابوعبداللہؑ میرے لئے آپؑ کو اِس حال میں دیکھنا بڑا مشکل ہے۔اور میں یہ سر دیکھ کر شرمندہ ہو رہا ہوں کہ میں اپنی جان آپؑ کے قدموں میں کیوں قربان نہ کر سکا۔بہرحال میرے نصیب' اب اپنےؐ ناناؐ کے سامنے شہادت دینا کہ میں پڑھ رہا ہوں "اَشْهَـدُ اَنْ اَ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِىُّ اللّٰهِ" (الی آخرہ)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 2 ص 297)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 654: کلمۂ شہادات پرنص' راہب کا امیر المؤمنینؑ کے سامنے کلمہ پڑھنا

جنگِ صفین کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں ایک راہب کے دیر کے قریب آپؑ کے لشکر کو پیاس کی شکایت ہوئی جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک مقام کا پتہ دیا کہ اِس کو کھودا جائے وہ مقام کھودا گیا تو ایک پتھر نمودار ہوا تمام لشکر نے اُس پتھر کو اُس مقام سے ہٹانے کی کوشش کی لیکن کوشش ناکام رہی اور پتھر اپنے مقام سے نہ ہٹ سکا' جنابِ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے تنہا اِس پتھر کو اُٹھا کر چند قدم کے فاصلے پر پھینک دیا۔پتھر کے نیچے شیریں پانی کا ایک چشمہ نمودار ہوا۔تمام لشکر سیراب ہوا۔راہب نے یہ معاملہ دیکھا تو دیر سے نیچے اُترا اور جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں عرض

کرنے لگا کہ آپؐ نبی ہیں یا وصیِ نبی ہیں؟ کیوں کہ اس چشمہ کا علم نبی کو ہوسکتا ہے یا وصیِ نبی کو۔ یہاں بہت سے راہب اِسی انتظار میں مرگئے کہ جو شخص اِس چشمے کا پتہ لگائے اُس پر ایمان لائیں، میں بھی اِسی انتظار میں پڑا ہوا تھا (اور راہب نے یہ کلمہ پڑھا) "اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَصِيّ رَسُوْلُ اللّٰه"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؑ

(احسن العقائد باب حادی عشر ص 274، علامہ حلّیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 655: کلمۂ شہادات پر نص...... کھجور کی گُٹلی پر کلمہ

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ اَهْلَ بَيْتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ خُزَّانِ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ" اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، محمدؐ خدا کے پیغمبر ہے اور اہل بیتِؑ رسولؐ زمین پر خدا کے خزینہ دار ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؑ

(تفصیلی روایت مناقبِ اہلبیتؑ ترجمہ القطرہ ص 211، جلد چہارم اُردو میں ملاحظہ ہو)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 656: کلمۂ شہادات پر نص

آسمانوں کو خلق کرنے سے دو ہزار سال پہلے بابِ جنت پر کلمہ

"قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَخُ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ بِـاَلْفِیْ عَامٍ" فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے جنت کے دروازہ پر لکھا ہے یعنی اللہ کے سوا اور کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے محمد اللہ کے رسولؐ ہیں اور علیؑ رسولِ خداؐ کے بھائی ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؑ

(کوکبِ درّی ص 179، سید محمد صالح کشفی ترمذی حنفی الحنفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 657: کلمۂ شہادات پر نص......مریض کی صحت اور کلمہ پڑھنا

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّكَ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰه"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؑ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 1 ص 238)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 658: کلمۂ شہادات پر نص......امام حسین علیہ السلام کا کلمہ

"اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ جَدِّیْ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اَبِیْ وَاَخِیْ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ اُمِّیْ سَيِّدَةِ النِّسَاءَ اَهْلِ الْجَنَّةِ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؑ

(الدمعۃ الساکبہ جلد 2 ص 13)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 659: قرآن میں کلمۂ شہادات

"اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ" اِسی کے حضور پاکیزہ کلمے چڑھ کر پہنچتے ہیں اور وہی نیک عمل کو بلند کرتا ہے۔ تفسیر "اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ" تفسیر قُمی میں ہے کہ کلمہ اخلاص اور اِس بات کا اقرار کے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ کے پاس سے جو فریضے لائے جن میں ولایت بھی داخل ہے، برحق ہیں عملِ صالح کو خدا کے حضور تک پہنچا دیتا ہے اور جناب امام جعفرِ صادق علیہ

السلام سے منقول ہے کہ کَلِمُ الطَّیِّبُ مومن کا یہ قول ہے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیْفَۃُ رَسُوْلُ اللّٰہ" (الیٰ آخرہ)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(سورۃ فاطر ۳۵ آیت 10 'مقبول ترجمہ جلد 2 'ص 695 'حاشیہ 3)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 660: کلمۂ شہادات پر نص

......رجب البرسی علیہ الرحمۃ ''کتاب مشارق انوار الیقین'' میں ابن عباس سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ فَاطِمَۃَ خِیَّرَۃَ اللّٰہِ اَلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ صَفْوَۃَ اللّٰـہ عَلٰی مُحِبِّیْھِمْ رَحْمَۃُ اللّٰہ وَعَلٰی مُبْغِضِیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمدؐ اس کے رسول ہیں علیؑ اللہ کے ولی ہیں۔ فاطمہؑ اللہ کی منتخب شدہ خاتون ہے اور حسنؑ و حسینؑ خدا کے چُنے ہوئے ہیں۔ اِن کے دوستوں پر اللہ کی رحمت ہو اور اِن کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ ترجمہ القطرہ ص 90-91 'بحوالہ مشارق الانوار الیقین ص 118)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 661: کلمۂ شہادات پر نص......نورانی چہرہ

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا" مَنْ قَالَ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ تَفَتَّحَتْ لَہٗ اَبْوَابَ لسَّمَاءِ مَنْ تَلَاھَا بِمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تَھَلَّلَ وَجْہُ الْحَقِّ سُبْحَانَہٗ وَاسْتَبْشَرَ بِذَالِکَ وَمَنْ تَلَاھَا بِعَلِیٍّ وَلِیُّ اللّٰہِ غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبِہٖ وَلَوْکَانَتْ بِعَدَدِ قَطْرِالْمَطَرْ" جو کوئی بھی لا الہ الا اللہ کہے تو آسمان کے دروازے اُس کے لئے کھل

جاتے ہیں اور جو اِس کے بعد محمد رسول اللہ کہے اُس کا چہرہ نورانی ہو جاتا ہے اور جو کوئی اِس کے بعد علیؑ ولی اللہ کہے تو اللہ تبارک تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ اُس کے گناہ بارش کے قطروں کے برابر ہی کیوں نہ ہوں''

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ ترجمہ القطرہ ص 99 'جلد 1 'بحوالہ الروضۃ 2 'بحار الانوار جلد 38 'ص 319 'حدیث 27)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 662: کلمۂ شہادات پر نص......شبِ معراج آسمان پر کلمہ

"قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ اِذَا عَلَی الْعَرْشِ مَکْتُوْبٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ" فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے شبِ معراج جب مجھؐ کو آسمان پر لے گئے ناگہاں میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَیَّدْتُہٗ بِعَلِیٍّ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں میں نے علیؑ سے اُس کی مدد کی''

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(کوکبِ درّی ص 182 'سید محمد صالح کشفی ترمذی سُنّی الحنفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 663: کلمۂ شہادات پر نص

ایک شخص پانی کے اُوپر چلتے ہوئے اللہ کی تسبیح پڑھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا "لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ سَیْفُ اللّٰـہِ عَلَی الْکُفَّارُ فَاطِمَۃَ وَبَنُوْھَا صَفْوَۃَ الْجَبَّارُ عَلٰی مُبْغِضِیْھِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ الْجَبَّارُ وَمَاوَاھُمْ جَھَنَّمَ وَبِئْسَ الْقَرَارُ"

ترجمہ: خدائے جبّار کے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمدؐ اللہ کے رسول اور اُس کے منتخب نبی ہیں، علی ابن ابی طالبؑ اللہ کی تلوار ہے کافروں پر اور فاطمہؑ اور اُس کے بیٹے حسنؑ وحسینؑ خدا کے پسندیدہ ہیں اِن کے دشمنوں پر خدائے جبّار کی لعنت اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے‘‘

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقب اہلبیتؑ ترجمہ القطرۃ جلد 1 ص103)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 664: کلمۂ شہادات پر نص

جب اللہ نے عرش کو پیدا کیا تو اس کے ستونوں پر ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَ'' لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 665: کلمۂ شہادات پر نص

جب اللہ نے پانی کو پیدا کیا تو ماخذ ومنبعِ آب پر ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ'' لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 666: کلمۂ شہادات پر نص

جب اللہ نے لوح کو خلق کیا تو اُس میں بھی ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ'' لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 667: کلمۂ شہادات پر نص

جب اللہ نے اسرافیلؑ کو خلق کیا تو اسرافیلؑ کی پیشانی پر ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ'' لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 668: کلمۂ شہادات پر نص

جب اللہ نے جبرائیلؑ کو خلق کیا تو جبرائیلؑ کے بازو پر ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ'' لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 669: کلمۂ شہادات پر نص

کلمۂ شہادت جب اللہ نے آسمانوں کو خلق کیا تو اُس کے اطراف واکناف پر ''لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ'' لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 670: کلمۂ شہادات پر نص

جب اللہ نے زمینوں کو خلق کیا تو ہر طبقہ زمین پر "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ" لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 671: کلمۂ شہادات پر نص

جب اللہ نے پہاڑوں کو خلق کیا تو اُن کی چوٹیوں پر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ" لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 672: کلمۂ شہادات پر نص

جب اللہ نے آفتاب کو خلق کیا تو اُس پر بھی "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ" لکھا

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 673: کلمۂ شہادات پر نص

اور جب اللہ نے چاند کو خلق کیا تو اُس پر بھی "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِیٌّ اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنَؑ" لکھا اور یہ وہی سیاہی ہے جو تم لوگ مہتاب میں دیکھتے ہو۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(بحارالانوار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 674: کلمۂ شہادات پر نص......اعمالِ مسجدِ کوفہ میں کلمہ

"اَشْهَـدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَّ عَلِیًّا وَالْاَئِمَّةَ الْمَهْدِیِّیْنَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ اَوْلِیَائِیْ وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(اعمال مسجد کوفہ ص 707، مفاتیح الجنان شیخ عباس قمیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 675: کلمۂ شہادات پر نص، زیارتِ امیر المومنین علیہ السلام میں کلمہ

"اَشْهَـدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ جَآءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّاعَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُوْ رَسُوْلُ اللّٰهِ" (اِلٰی آخِرِهٖ)

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(زیارت مطلقہ امیر المومنین علیہ السلام ص 619، مفاتیح الجنان شیخ عباس قمیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 676: کلمۂ شہادات پر نص اذنِ دخولِ حرم امام رضاؑ میں کلمہ

"اَشْهَـدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰهِ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(ص 910، سطر 2-4، مفاتیح الجنان شیخ عباس قمیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 677: کلمۂ شہادت پر نص......دعاء روز عرفہ میں کلمہ

"اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَمُصْطَفٰا وَاَنَّ عَلِيًّاوَلِيُّهٗ وَمُجْتَبٰاهُ وَاَنَّ الْاِمَامَةَ فِیْ وُلْدِهٖ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ نَعْلَمُ ذٰلِكَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ وَنَحْنُ لِذٰلِكَ مُعْتَقِدُوْنَ وَفِیْ نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُوْنَ" میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے محمدؐ اُس کے بندے اور مصطفٰی ہیں علیؑ اُس کے ولی اور مجتبٰی ہیں امامت روز قیامت تک اِن کی اولاد میں ہے جس کا ہم کو یقین ہے اور ہم اِس کے معتقد بھی اور اِن کی نصرت میں کوشش کرنے والے ہیں۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(دعاء روزہ عرفہ، ص 1102، سطر 4-7، مفاتیح الجنان شیخ عباس قمیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 678: کلمۂ شہادات پر نص......زیارت قبورِ مومنین میں کلمہ

وَاَحْشُرْ نَا فِیْ زُمْرَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ" ہمیں اُن لوگوں کے گروہ میں محشور فرمانا جنہوں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ" کہا ہے۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(زیارت قبور مومنین، ص 1044، سطر 6-7، مفاتیح الجنان شیخ عباس قمیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 679: کلمۂ شہادات پر نص......سواری کے چار پائے پر کلمہ

میدانِ قیامت میں علی علیہ السلام کو ایک سواری پر لایا جائے گا۔ علی علیہ السلام کے سر پر

نور کا تاج ہوگا اور سواری کے چار پائے ہوں گے ہر پائے پر تین پر سطروں میں یہ جملات لکھے ہوں گے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ"

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقب اہلبیتؑ ترجمہ القطرۃ جلد 1، ص 246، سید احمد مستنبط قدس سرہٗ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 680: کلمۂ شہادات پر نص
مُلکِ چین میں ایک درخت کے پھول پر کلمۂ

محمّد بن سنان سے مروی ہے کہ میں ایک روز امام جعفرِ صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر تھا، ایک شخص مُلکِ چین سے آیا امامؑ نے فرمایا کیا چین کے آدمی ہمؑ کو پہچانتے ہیں اُس نے عرض کی کہ اے فرزندِ رسولؐ ہاں پہچانتے ہیں ہمارے ملک میں ایک درخت ہے جس کو فصلِ بہار پر ہر روز دو (۲) دفعہ پھول نکلتے ہیں اور کلیاں کھلتی ہیں ہم دن کے شروع میں اُس کے پھول پر لکھا ہوا دیکھتے ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه اور شام کے وقت پھول پر لکھا ہوا دیکھتے ہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلِیٌّ خَلِيْفَةُ رَسُوْلُ اللّٰه۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(کوکبِ دُرّی ص 266 سید محمد صالح کشفی ترمذی سُنّی الحنفی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خُطْبَۂ تُطْنَجِیَّہ

منقبت 681: اگر مجھےؑ خوف نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ علیؑ کو جنون ہو گیا ہے تو میںؑ تم کو کچھ بتاتا، جو خدا نے مجھؑ کو علم دیا ہے

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ یا علیؑ تم قسیم الجنت والنار ہو تمہاری ہی

محبت کی وجہ ابرار اور فاجرین کی شناخت کی جاتی ہے اور نیک وشریر لوگوں میں تمیز کی جاتی ہے اور مومن وکافر پہچانا جاتا ہے اسی ارشاد سے اس مشہور خطبہ پر دلیل لی جاتی ہے جو تطنجیہ کے نام سے مشہور ہے جس کا ظاہر عجیب اور باطن بے انتہاء عمیق ہے پس اس کے پڑھنے والے کو کوفہ اور مدینہ کے درمیان پڑھنے سا احتراز کرنا چاہئے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

الحمد لله الذی فتق الاجواء خرق الهواء و علق الارجاء واضآء الضياء واحيى الموتى وامات الاحياء احمده حمدا سطع فارتفع وشعشع فلمع حمدا يتصاعد فى السمآء ارساله ويذهب فى الجواعتد اله خلق السموات بلا دعائم واقامها بغير قوائم وزينها بالكواكب المصيات وحبس فى الجوا سحآئيب كمفهرات المكفهر السحاب الغليظ الاسود خلق الجبال والبحار على تلاطم تيار رقيق تربق وفق رتجاها فتغطمطت امواجها احمده وله الحمد واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله انتجبه من الجبوحة العليا وارسله فى العرب العربآء ابتعثه هاديا مهد يا حلا حلا طلسميا فاقام الدلائل وختم الرسائل نصربه المسلمين واظهربه الدين صلى الله عليه وعلى اله الطاهرين"

"ايها الناس! انيبوا الى شيعتى والتزموا ببيعتى وواظبوا على الدين بحسن اليقين وتمسكوابومى نبيكم الذى به نجاتكم وبحبّه ويوم المحشر منجاتكم فاقا الامل والمامول نا الواقف على التطنجين انا الناظر فى المشرقين والمغربين رايت رحمة الله والافردوس وراى

العين وهوفى البحر السابع يجرى فى الفلك فى زخاخيرةُ النجوم وَالحبك ورايت الارض ملتفة كالثقاف الثوب القصور وهى خزف من التطبخ الايمن ممّايلى المشرق والتطنجان خليجان من مآء كانهما ايسار تطنجين وانا المتولى دائرتها وما افرودوس وماهم فيه الّا كالخاتم فى الاصبع ولقدرايت الشمس عند غروربها وهى كاالطاير المتصرف الى وكزولولا اصطكاك لراس افرودوس واختلاط التطنجين ومريد الملك يسمع من فى السموات الارض رميم حميم دخولها فى المآء الاسود وهى العين الحمئة ولقد علمت عجائب خلق اللّٰه مالا يعلمهٗ اِلَّا اللّٰه وعرفت ماكان وما يكون وما كان فى الذر الاوّل مع من تقدم مع ادم الاول ولقد كشف لى فعرفت وعلمنى ربى فتعلمت الاٰفعوا ولا تفجّوا ولا ترتجوا فلو لا خوفى عليكم ان تقولوا جن اوراتدّ لا خيرتكم بما كانوا وما انتم فيه وما قلقونه الى يوم القيمة بعلم اوعزاتى الّٰى فعلمت ولقد سترعلمه عن جميع النبيين الا صاحب شريعتكم هذا صلى اللّٰه عليه وآله فعلّمنى وعلمهٗ علمتهٗ علمى الاوانا نحن النّذر الاولٰى ونحن النذر الا خرة والاولىٰ ونذر كلّ زمان واوان وبناهلك من هلك ونجٰى من نجٰى فلا تستطيعوا ذلك فينا فوالّذى خلق الجنة وبرالنسمة وتفرد بالجبروت والعظمة لقد سخرت لى الرّياح والهوام والطيور عرضت على الدنيا فاعرضت عنها انا كابّ الدنيا لوجهها فحنى متى يلحق بے اللواحق لقد علمت مافوق الفردوس الاعلى وما تحت السابعة السفلى وما فى

السموات العلی وما بینهما وما تحت الثریٰ کل ذٰلك علم احاطةٍ لاعلم اخبارا قسم برب العرش العظیم لوشئت اخبرتکم بآبائکم واسلافکم این کانو وممن کانوا واین هم الاٰن وماصاء والیه فکم من اٰکل منکم اکل لحم اخیه وشارب براس ابیه وهویشاقة ویرتجیه هیهات هیهات اذا کشف المستور وحصّل مافی الصدوروعلم وارد من الضمیر وایم اللّٰه قد کوزتم کوزات وکررتم کرّات وکم من بین کره وکره من آیة واٰیات مابین مقتول ومیت فبعض فی حواصل الطیور وبعض فی بطون الوحش والناس مابین ماضٍ وزاج ورائج وغاد لوکشف لکم ماکان منی فی القدیم الاوّل وما یکون منی فی الاخر لرایتم وما یکون عجائب مستعظمات وامور امستعجبات وصنائع واحاطات انا صاحب الخلق الاوّل قبل نوح الاول ولو علمتم ماکان بین آدم و نوح من عجائب اصطنعتها وامم اهلکتها فحق علیهم القول فبئس ماکانوا یفعلون اناصاحب الطوفان الاول انا صاحب الطوفان الثانی انا صاحب سیل العرم انا صاحب الاسرار المکنونات انا صاحب عاد والجنات انا صاحب ثمود والاٰیات انامدمرها انا مزلزها انا مرجعها انا مهلکها انا مدبرها انا بانیها انا واجیها انا میمتها انا محییها انا الاوّل انا الاخرانا الظاهر انا الباطن انا مع الکورقبل الکور انامع الدور قبل الدور انا مع القلم قبل تعلم انا مع الوح قبل اللوح انا صاحب الازلیة الاوّلیّه انا صاحب جابلقا وجابرصا انا صاحب الرفرف وبهرام انا مدبر العالم

الاوّل حین الاسمآئکم هذه ولا غبراوکم نقام ابن صویرم وقال انت انت یا امیرالمؤمنینؑ"

"فقال انا انا لا اله الا الله ربی ورب الخلایق اجمعین له الخلق والامر الّذی دبرالامور بحکمته وقامت السموات والارضون بقدرته کافی بضعیفکم یقول الاتستمعون مایدّعیه علی ابن ابی طالب فی نفسه وبالامس تکفهرعلیه عساکراهل الشام فلا یخرج البهاوبامست محمد وابراهیم الاقتلن اهل الشام بکم فتلات وای قتلات وای قتلات ولاقتلنّ اهل الصفین بکلّ قتلة سبعین قتلة ولاردن الی کلّ مسلم حیوة جدیدة ولاسلّمن الیه صاحبه وقاتله الی ان یشفی غلیل صدری منه ولاقتلن بعمار بن یاسر واویس القرنی الف قتیل اولی یقال لاوکیف واین ومتی وحتی فکیف اذارایتم صاحب الشام ینشر بالمناشیرو یقطع بالمساطیرثم لازیقنّه الیم العقاب الانابشروا فانی یرد امر الخلق غدًا بامرربی فلاتستعظم بما قلت فانا اعطینا علم المنایا والبلایا واتعاویل والتنزیل وفصل الخطاب وعلم النوازل والواقایع فلایغرب عتّاشی کافی بهذا الحسینؑ علیه السلام وقد ثارنوره بین عینیه فاحضره لوقته بحین طویل فیتزلزلها ویحسفهار ثارمعه امومنون من کل مکان وایم الله لوشت سمیتهم رجلا بآسمآئهم واسمآء اٰبآئهم فهم یتناسلون مناصلاب الرجال والارحامالنسآء الی یوم الوقت المعلوم"

ثم قال یاجابرانتم مع الحق ومعه تکونون وفیه تموتون ویاجابر

اذا صاح الناعوس وكبس الكابوس وتكلم الجاموس فعند ذالك عجائب واى عجائب اذا انارة النّار ببصرى وظهرت راية العثمانية بوارى سودا واضطربت البسرة وغلب بعضهم بعضًا وصبا كل قوم انى قوم وتحركت عساكرخراسان وتبع شعيب بن صالح التميمى من بطن الطالقان وبويع سعيد السوسى بخوزستان وعقدالرّاية العماليق كردان وتغلّبت العرب علٰى بلاد الامن والستقلاب واذعن هرقل بقسطنطنية يطارقة سينان فتوقعوا ظهورومكلم موسٰیؑ من الشجرة على الطور فيظهرهذا ظاهرمكشوف ومعاين موصوف الاوكم عجائب تركتها ودلائل كتمتها الامبد لها حملة انا صاحب ابليس بالسجود انا معذبه وجنوده على الكبر والغيور باامرالله انا رافع ادريس مكانا عليا انا منطق عيسٰى فى المهد صبيّا انا مدين الميادين وواضع الارض انا قاسمها اخماسًا فجعلت خمسًا برًا خمسًا بحرًا وخمسًا جبالاو خمسًا عامرًا وخمسًا خراباه انا خرقت القلزم من الزحيم وخرقت لعقم من الحميم وخرقت كلا من كلّ وخرقت بعضا من بعض انا عليثوثا انا جاينوثا انا البارجلون انا المتصرف انا المتصرف على البحار فى قوايم الرّخّار عند البيار حتى يخرج لى مٰا اعدّلى فيه من الخيل والرّجل فاخذ مااجبت واترل اردت ثم اسلم الٰى عمار ابن ياسر اثے عشره الف ادهم علٰى ادهم مهامحب الله ولرسوله مع كل واحد اثنى عشر كتيبة لايعلم عددها الّا اللّٰه الافالبشر فاافانتم نعم الاخوان

الاورانّ لكم بعد الحسين طرفة تعلمون بها بعض البيان وينكشف لكم صنائع البرهان عند طلوع بهرام وليوان على دقائق الافتران فعندها قتواتر الهدّات والزّلازل تبقل مرايات من شاطى جيحون الٰى بداء بابل"

"انا متيرج الايراج وعاقد الرّياح ومفتح الافراج وباسط العجاج انا صاحب الطور انا ذالك النور الظاهر انا ذالك البرهان الباهروا نما كشف الموسٰى شفص من شفص الذر من المثقال وكل ذالك بعلم من اللّٰه ذى الجلال انا صاحب جنات الخلود انا مجرى الانهار من مآء تيارو انهار من لبن وانهار من عسل مصفى والنهار خمرلذة للشاربين انا حميَّت جهنم وجعلتها طبقات السعير وسقرالجبروالاخرىٰ عمقيوس اعدرتها للظالمين وا ودعت ذالك كله وادى برهوت وهوا لفلق ورب ماخلق ويخلد فيها الجبت والطّاغوت ومن عبدهما ومن كفربذى الملك والملكوت: انا صانع الاقاليم بامرالعليم الحكيم انا الكلمة التّى بها تمت الامور ودهرت الدهور انا جعلت الاقاليم ادباعًا واجزاءً سبعافا قليم الجنوب معدن البركات واقليم الشمال معدن السطوات واقيم الصبّا معدن الزلازل واقليم الدبور معدن الهلكات الاويل لمداينكم وامصاركم من طغلة يظهرون فيغيرون ويبدلون اذا قالت الشد ايد من دولة الخصيان وملكة الصبيان والنسوان فعند ذالك ترتيج الاقطار بالدّعّاة الٰى كل باطل هيهات هيهات توضوا حلول الفرج الاعظم واقباله فوجًا فوجًا اذا جعل اللّٰه حصباء النجف جوهرًا وجعله تحت اقدام المومنين

ويبابع به بلخلاف والمنافقين ويبطل معه الياقوت الاحمروخالص الّروالجوهر الاوان ذلك من أبين العلامات حتٰى اذا انتهى قدق ضياته وظهرما تريدون ويلغته ماتجبّون الاوكم الٰى ذالك من عجائب جمة وامورملّهة ياالشباع الاعثام وابهام الانعام كيف تكونون اذا وهمتكم رايات لبنى كتام مع عثمان بن عنبثه من ارض الشام يريدبها ابويه ويزوج بها امينه هيهات ان يرى الحق اموى م عدوىً ثم بكٰى عليه السلام وقال: واهالاهم اما شاهد رايات بنى عنبثه مع بنى كتام السائرين اثلاثا المرتكبين جيلا جبلا مع خوف شدد بوس عتد الاوهوالف الذى وعدتم به لا حملنهم على نجايب تحفهم مراكب الافلاك كافى بالمنافقين يقولون نصّ علَّىّ علٰى نفسه بالرّبانية۔ الا فاشهدواشهادة ساء لكم بهاعند الحاجة اليها ان عليّا نور مخلوق وعبد مرزوق ومن قال غيرهذا افعليه لعنة اللّٰه ولعنة اللاعنين۔ ثم نزل وهويقول تحقنت بذى الملك والملكوت وعتصمت بذالعزة والجبروت واستعنت بذى القدرة والملكوت من كلّ ماخانه واحذره ايهاالنّاس! ماذكراحدكم هذه الكلمات عنده نازلة وشدّة الاوازاحها اللّٰه تعالٰى عنه۔ فقال جابروحدها يا اميرالمؤمنين قال: واضيف اليها الثلاثة عشرا سمًا وصمنى ثمّ ركب ومفٰى" (بحرالمعارف 382، مشارق الانوار)

"تمام حمد اُس اللہ کے لئے ہے جس نے فضا کو پھیلایا ہواؤں کو جاری کیا اُمیدوں کو معلق کیا اور روشنی کو چمکایا، مُردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو مارتا ہے میںؑ اُس کی ایسی حمد کرتا

ہوں جو ساطع اور بلند ہو کر چکا چوند پیدا کی متجلی ہوئی اور صعود کرتی ہے آسمانوں میں اور گذرتی ہے خلاء میں سے اعتدال کے ساتھ اِس نے پیدا کیا آسمانوں کو بغیر ستون کے اور قائم کیا ان کو بغیر پایہ کے اور زینت دی اِن کو روشن ستاروں سے اور روکا فضائے بسیط میں اِن بادلوں کو جو سیاہ ہیں اور خلق کیا پہاڑوں کو اور سمندروں کو بلند ہوتی ہوئی رقیق موجوں پر جو بلند و پست ہو کر پھیل گئیں پس اِس کی موجیں بہت بلند ہوئیں میں اُس کی حمد کرتا ہوں اور حمد اُسی کے لئے ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اُس کے بندے اور رسولؐ ہیں جن کو خانوادۂ بزرگ سے منتخب کیا اور عرب میں پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان کو ہادی و مہدی اور طلسم کا حل کرنے والا بنا کر مبعوث کیا۔ پس دلیلوں کو قائم کیا کتب کو ختم اور اُن کے ذریعہ مسلمانوں کی نصرت کی اور دین کو ظاہر کیا۔ اللہ اُن پر اور اُن کی آلِ پاک پر درود بھیجے۔

"اے گروہ مردم میرےؑ شعیوں کی طرف رجوع ہو اور میریؑ بیعت کو اپنے اُوپر لازم قرار دو اور حُسنِ یقین کے ساتھ دین پر قائم رہو اور اپنے نبیؐ کے وصی سے متمسک رہو جس کی محبت سے تمہاری نجات وابستہ ہے وہ تمہیں یومِ محشر نجات دلانے والا ہے۔ پس میںؑ اُمیدوں کا ماویٰ وملجا ہوں اور وہ ہوں جس سے اُمیدیں وابستہ ہیں میںؑ تطنجین سے واقف ہوں میںؑ مشرقین ومغربین کا ناظر ہوں میںؑ نے اللہ کی رحمت کو دیکھا اور افردوس کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں جو ساتویں سمندر میں ہے جو فلک میں ستاروں کے جمگھٹ میں گردش کرتا ہے میںؑ نے زمین لپیٹی ہوئی دیکھی ہے جیسا کہ دھلے ہوئے کپڑے تہہ کئے ہوئے ہوتے ہیں یہ (زمین) قطنج کی داہنی جانب کا ایک ٹکڑا ہے جو ملا ہوا ہے مشرق سے یہ دونوں تطنجان پانی کی دو خلیمیں ہیں گویا کہ وہ دونوں تطنجین کے دو بازو ہیں اور میںؑ متولی ہوں ان کی گردش کا افرودوس کیا ہے اور جو کچھ اُس میں ہے وہ مثل انگوٹھی کے ہے جو انگلی میں ہو۔

بہ تحقیق کہ میںؑ نے آفتاب کو اس کے غروب ہوتے وقت دیکھا ہے اور وہ اُس طائر کے مثل رہتا ہے جو لوٹتا ہے اپنے آشیانہ کی طرف اور اگر افرودوس کے سر کا اصطکاک نہ ہوتا اور تطنجین کا اختلاط نہ ہوتا اور فلک کی روانی نہ ہوتی تو جو کچھ آسمانوں اور زمین پر ہوتا ہے سُنائی دیا جاتا۔ یہ گرم اور بوسیدہ ہو کر سیاہ پانی میں اور سیاہ گدلے چشمہ میں داخل ہوتے ہیں یہی گرم چشمہ ہے بیشک میں ان عجائبات خلق خدا کو جانتا ہوں جن کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور میں حالات گذشتہ و آئندہ کو جانتا ہوں جو عالمِ ذرا اول میں اُن لوگوں کے ساتھ گذرے جو آدمِ اول کے ساتھ تھے اور بیشک میرے لئے پردے اُٹھا دیئے گئے اور میںؑ نے معرفت حاصل کی اور میرےؑ ربّ نے مجھےؑ تعلیم دی اور میںؑ نے اُس سے سیکھا آگاہ ہو جاؤ یاد رکھو اور تنگدل نہ ہو اور مت گھبراؤ اگر تم سے مجھےؑ خوف نہ ہوتا کہ تم کہو گے کہ علیؑ کو جنون ہو گیا ہے یا وہ حق سے ہٹ گیا ہے تو میںؑ اُس علم کے ذریعے جو میرےؑ ربّ نے مجھےؑ عنایت فرمایا ہے تم کو جو کچھ واقعات گذر چکے ہیں جو گذر رہے ہیں اور جو کچھ قیامت تک گذرنے والا ہے سب سُنا دیتا۔ یہ وہ علم ہے جسے خدا نے تمام انبیاء سے بھی پوشیدہ رکھا سوائے تمہارے نبیؐ کے پس میںؑ نے اپنا علم اُن کو دیا اور اُنہوںؐ نے اپنا علم مجھؑ کو دیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ ہمؑ ہی زمانہ اول والوں کے نذیر ہیں اور ہم ہی بنیا و آخرت میں نذیر ہیں اور ہر زمانہ و ہر دور میں نذیر ہیں اور جو ہلاک ہوا ہماریؑ ہی وجہ سے اور جس نے نجات پائی ہمارےؑ ہی وسیلہ سے اِس کو ہمارےؑ لئے کوئی بڑی بات نہ سمجھو قسم ہے اُس کی جس نے دانہ کو شگافتہ اور جان کو پیدا کیا اور جو اپنی عظمت و جبروت میں منفرد ہے بیشک میرےؑ لئے ہوا حشرات الارض اور پرندے مسخر کر دیئے گئے ہیں اور دنیا مجھے پیش کی گئی تو میںؑ نے اُس سے اعراض کیا۔ میںؑ دنیا کو منہ کے بل اُلٹا پھینک دینے والا ہوں۔ پس ملنے والے کب مجھؑ سے ملحق ہو سکتے ہیں بیشک میںؑ جانتا ہوں کہ فردوس اعلیٰ

کے اُوپر کیا ہے اور ساتویں طبق کے نیچے کیا ہے اور بلند آسمانوں میں ان کے درمیان اور تحت الثریٰ میں کیا ہے یہ سب علم اِحاطی سے جانتا ہوں نہ کہ علمِ اخباری سے عرشِ عظیم کے ربّ کی قسم کہ اگر میںؑ چاہوں تو تم کو تمہارے آباء واجداد کی خبر دوں کہ کہاں تھے اور کن لوگوں میں تھے اور اب کہاں ہیں اور کس حال میں ہے پس تم میں کتنے ہیں جو اپنے بھائی کا گوشت کھانے والے اور اپنے باپ کے سر کی مٹی کے پیالے میں پانی پینے والے ہیں اور وہ اس کا مشتاق اور آرزومند ہے افسوس افسوس اُس وقت پوشیدہ چیزیں ظاہر ہو جائیں گی اور جو کچھ دِلوں میں ہے واضح ہو جائے گا اور واردات ضمیر معلوم ہو جائیں گے خدا کی قسم تم کتنے ہی مرتبہ چکر کھائے ہو اور کتنی مرتبہ پلٹے ہو ایک دور سے دوسرے تک کتنی نشانیاں ظاہر ہوئیں اور وہ نشانیاں جو مقتول اور میت کے درمیان ہیں بعض تو پرندوں کے پیٹ میں ہیں اور بعض درندوں کے پیٹ میں لوگ گذرنے والے، آنے والے اور صبح و شام مرنے و جینے والے ہیں اگر تم پر وہ اسرار کُھل جائیں جو دورِ قدیم میں مجھؑ پر گزارے ہیں اور جو میرےؑ ساتھ دورِ آخر میں گذرنے والے ہیں تو تم عجائبات مشاہدہ کرو گے اور حیرت انگیز اُمور صنائع دیکھو گے میںؑ نوحِ اول سے پہلے خلقت اول کا ساتھی ہوں اگر تم جانتے کہ آدمؑ و نوحؑ کے درمیانی دور میں جو کچھ عجائبات مجھؑ سے ظاہر ہوئے اور جو اُمّتیں مجھؑ سے ہلاک ہوئیں پس خدا کا عذاب اُن کے لئے ثابت ہو گیا کہ وہ بہت بُرے افعال کرتے تھے (تو البتہ تم حیرت میں پڑ جاتے) میںؑ ہی صاحبِ طوفانِ اول ہوں۔ میںؑ ہی دوسرے طوفانوں والا ہوں میںؑ بند کو توڑ کر نکلنے والے سخت سیلاب کا مالک ہوں میںؑ ہی چھپے ہوئے اسرار کا مالک ہوں میںؑ ہی قومِ عاد اور اُن کے باغات کا تباہ کرنے والا ہوں میںؑ ثمود اور اُن کی نشانیوں کا مٹانے والا ہوں میںؑ ہی اُن پر زلزلہ لانے والا ہوں، میںؑ ہی اُن کا مرجع ہوں اُن کو ہلاک کرنے والا اُن کا مدبر اُن کا

بانی اُن کا پھیلانے والا اُن کو مارنے والا اور اُن کو حیات دینے والا ہوں۔ میںؑ اول ہوں' میںؑ آخر ہوں میںؑ ہی ظاہر اور میںؑ ہی باطن ہوں میںؑ ہر زمانہ کے ساتھ اور ہر زمانہ سے پہلے تھا میںؑ ہر دور کے ساتھ اور ہر دور سے پہلے تھا میںؑ قلم (قدرت) کے ساتھ تھا اور اُس سے پہلے میںؑ لوحِ محفوظ کے ساتھ ہوں اور اُس سے پہلے تھا میںؑ صاحبِ ازل ہوں میںؑ جابلقا اور جابنسا کا مالک ہوں میںؑ رفرف (مقام اسرافیل) اور بہرام (مریخ) کا مالک ہوں میںؑ عالمِ اول کا مدبر تھا جبکہ نہ یہ تمہارے آسمان تھے اور نہ زمین''

''پس ابن صویرہ اُٹھا اور کہا آپ آپ یا امیر المؤمنینؑ فرمایا میںؑ میںؑ نہیں ہے کوئی اللہ سوائے میرےؑ ربّ کے جو تمام مخلوق کا پالنے والا ہے عالمِ خلق اور عالمِ امر سب اُسی کے لئے ہے جس کی حکمت سے تمام اُمور تدبیر پاتے ہیں اور جس کی قدرت سے تمام زمین و آسمان قائم ہیں گویا کہ میںؑ دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے ضعیف الایمان لوگ کہتے ہیں کہ جان لو علیؑ ابن ابی طالبؑ اپنے لئے کیا دعویٰ کرتے ہیں اگر کل فوجِ شام اُن پر چھا جائے تو یہ اُن کی طرف نہ نکلیں گے جس نے محمدؐ و ابراہیمؑ کو مبعوث کیا اُس کی قسم کہ میں اہلِ شام کو کئی دفعہ قتل کردوں گا کیونکر اور کس طرح؟ مجھےؑ اپنے حق اور بزرگی کی قسم ہے کہ میںؑ اہلِ شام کو کئی مرتبہ قتل کردوں گا کس طرح؟ اور اہلِ صفین کو ایک ایک کے بدلہ ستر ستر (۷۰،۷۰) کو ماروں گا؟ اور ہر مسلمان کو نئی زندگی عطا کروں گا اور اُس کے قاتل کو اُسی کے حوالہ کروں گا تا کہ اُس سے سینہ کی سوزش کو تشفی پہنچے اور عمارِ یاسر و اویسِ قرنی کے بدلہ ہزاروں آدمیوں کو قتل کرونگا کیا میرےؑ لئے کہا جاتا ہے کہ نہیں کیونکر کہاں اور کب کس وقت؟ پس اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دیکھو گے کہ امیرِ شام کو آرہ سے چیرا جارہا ہے اور چُھریوں سے کاٹا جارہا ہے پھر میںؑ اُس کو عذابِ الیم کا مزہ چکھاؤں گا۔ خبردار ہوجاؤ اور خوش ہو کہ کل روزِ قیامت مخلوق کے

معاملات حکم ربّ سے میرےؑ سپرد رہیں گے پس جو کچھ میںؑ نے کہا ہے اِس کو بڑی بات نہ سمجھو بہ تحقیق کہ مجھےؑ علم منایا' بلایا' تاویل و تنزیل فصل الخطاب اور علمِ حوادث و دقائع عطا کیا گیا ہے پس اِس میں سے کوئی چیز ہمؑ سے پوشیدہ نہیں ہے گویا میںؑ اُس حسینؑ کو دیکھتا ہوں کہ اُس کا نور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان چمکتا ہے اُس کو اُس کے وقت پر ایک مدت کے بعد حاضر کروں گا پس وہ اس کو (زمین کو) متزلزل کردے گا اور دھنسا دیگا اور ہر مقام سے کچھ مومنین اُس کے ساتھ اُٹھیں گے۔ خدا کی قسم! اگر میںؑ چاہوں تو اُن کے اور ان اُن کے باپوں کے ناموں سے آگاہ کردوں پس یہ وقت معلوم تک اصلاب رجال اور ارحام نساء میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتے رہیں گے''۔

''پھر فرمایا اے جابر جس وقت سُست رائے شخص چیخنے لگے (لیڈر بن کر شور مچائے) اور مرض کا بوس ظاہر ہو اور بیوقوف کہنے لگیں تو اُس وقت بڑے بڑے عجائبات ظاہر ہوں گے بصرہ میں آگ بھڑکے گی ارعثانی علم وادی سوداء میں ظاہر ہوگا (خروجِ سفیانی) اور بصرہ میں اضطراب ہوگا اور ایک دوسرے پر غالب آتا رہے گا اور ہر قوم اپنی قوم کی طرف مائل ہوگی اور خُراسانی لشکر حرکت میں آئیں گے اور شعیب ابنِ صالح تمیمی کی بطن طالقان میں بیعت کی جائے گی اور سعید سوسی کی خوزستان میں اور عمالقہ کردان اپنے جھنڈے نصب کریں گے اور عرب بلاد ارمن اور استقلاب پر غالب آئیں گے اور ہرقل قسطنطنیہ اہل سینان کو ڈرائے گا پس اُس وقت کوہِ طور کے شجر سے تکلم موسیٰؑ کے منتظر ہو پس وہ ظاہر ہوگا یہ سب حالات ظاہر ہوں گے۔ اور مشاہدہ میں آئیں گے آگاہ رہو کہ کتنے ہی عجائبات ہیں جن کو میںؑ نے ترک کردیا اور کتنے دلائل ہیں جن کو میںؑ نے چُھپا دیا اِس لئے کہ میںؑ کسی کو اُن کا حامل نہ پایا۔ میںؑ ہی ابلیس کو سجدہ کرنے کا حکم دینے والا تھا میںؑ ہی اُس کو اور اُس کے لشکر کو اُس کے تکبر کی

وجہ اللہ کے حکم سے عذاب کرنے والا ہوں میںؑ بلند کرنے والا ہوں۔ ادریسؑ کو مکان بلند کی طرف میںؑ نے عیسٰیؑ کو گویا کیا جبکہ وہ گہوارہ میں تھے۔ میںؑ میدانوں کا پھیلانے والا اور زمین کا وضع کرنے والا ہوں میںؑ ہی زمین کو پانچ حصّوں میں تقسیم کرنے والا ہوں پس میںؑ نے پانچویں حصّے کو خشکی قرار دیا اور پانچویں حصّہ کو پہاڑ پانچویں حصّہ کو زمین مسطح پانچویں حصّہ کو آباد اور پانچویں حصّہ کو خراب قرار دیا۔ میںؑ نے قلزم کو زحیم سے شگافتہ کیا اور عقیم کو حمیم سے علیٰحدہ کیا اور کل کو کل سے شگافتہ کیا اور بعض کو بعض سے علیٰحدہ کیا۔ میںؑ طیبوثا ہوں میںؑ جاینوثا ہوں میںؑ بارجلون ہوں میںؑ علیثوثا ہوں میںؑ گہرے اور کثیر پانیوں کے اقلیموں اور اُس میں پیدا ہونے والے بھنور پر متصرف ہوں یہاں تک کہ اُس میں سے میرےؑ لئے وہ چیزیں نکلیں گی جن کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ پیادے اور سوار ہوں گے پس میںؑ نے جن کو پسند کیا لے لیا اور جس کو رد کیا ترک کر دیا۔ پھر آپؑ نے عمارِ یاسر کو بارہ ہزار قدیم نوشتے عطا کئے جن کے (الفاظ کی تعداد) سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا پھر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اور تمہیں خوشخبری ہو کہ تم اچھے بھائی ہو تمہارے لئے اُس وقت کے بعد ایک وقت آئے گا جس میں تم بعض بیانات کو جان لو گے اور تمہارے لئے بُرہان کی صنعتیں ظاہر ہوں گی جب کہ بہرام و کیواں طلوع ہوں گے اور اُن کے قِران کے وقت سے یکے بعد دیگرے آفات و زلزلے آنے شروع ہوں گے اور دریائے جیحون کے کنارے سے صحرائے بابل کی طرف علم آنے لگیں گے"۔

"میںؑ بُرجوں کا بنانے والا' ہواؤں کا منعقد کرنے والا' گھاٹیوں کا کھولنے والا اور دھویں کو بسیط کرنے والا ہوں۔ میںؑ صاحبِ طور ہوں میںؑ وہ نور ہوں جو وہاں چمکا تھا میںؑ وہی دلیل برہان ہوں جس کی موسٰیؑ کے لئے ایک جھلک ظاہر ہوئی تھی جو بالکل معمولی تھی یہ سب

اللہ صاحبِ جلال کے عطا کردہ علم کی وجہ تھی میںؑ ہیشگی کی جنتوں کا مالک ہوں میںؑ پانی سے جوش کھاتی ہوئی نہروں کا' دودھ کی نہروں کا' شہد خالص کی نہروں کا' اور شراب کی ان نہروں کا جاری کرنے والا ہوں جس میں پینے والوں کے لئے لذت ہے۔ میںؑ نے گرم کیا جہنم کو اور اس کو طبقات سعیر اور تیز آنچ والے طبقے قرار دیئے اور دوسرا طبقہ عمقیوں ہے جو ظالمین کے لئے مہیا کیا گیا ہے ان سب کو میںؑ نے وادی برہوت سے ودیعت کیا اور وہ فلق ہے اور ایک حصہ ہے اس کا جو کچھ پیدا کیا گیا ہے اس میں جبت و طاغوت اور ان کی عبادت کرنے والے اور ملک و مالک سے کفر کرنے والے رہیں گے"۔

میںؑ خدائے علیم و حکیم کے حکم سے اقالیم عالم کا بنانے والا ہوں میںؑ ہی وہ کلمۃ اللہ ہوں جس سے تمام اُمور مکمل ہوتے ہیں اور ادوار زمانہ چلے ہیں میںؑ نے اقالیم کو چار قرار دیا ہے اور سات حصّوں میں تقسیم کیا ہے پس اقلیم جنوب معدن برکات ہے اور اقلیم شمال معدن شان و شوکت اور اقلیم صباء معدن ہے۔ زلزلوں کا اور اقلیم وبور معدن ہلاکت ہے آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں کے ہاتھ تمہارے شہروں اور بستیوں کی تباہی ہوگی کہ وہ ظاہر ہوں گے اور متغیر کریں گے اور بدل دیں گے جب کہ خواجہ سراؤں بچوں اور عورتوں کی حکومت سے شدتیں ظاہر ہوں گی پس اُس وقت باطل کی دعوت دینے والوں سے اطراف کے ملک کانپنے لگیں گے افسوس افسوس کہ اُس وقت وہ خواہش کریں گے کہ بڑی گلوخلاصی حاصل ہو جائے اور وہ فوج در فوج آ جائے۔ جب خدا نجف کی کنکریوں کو جواہر بنا دے گا اور اُن کو مومنین کے قدوم کے نیچے قرار دے گا اور منافقین و مخالفین کے خلاف قرار دے گا اور اُس کے ساتھ یاقوتِ سرخ خالص موتی اور جواہرات باطل ہو جائیں گے آگاہ ہو جاؤ کہ یہ ظاہری علامات سے ہیں یہاں تک کہ اُس کی روشنی کی صداقت منتھی ہو جائے گی اور جو تم چاہتے ہو ظاہر ہو جائے گا اور

جس سے تم محبت رکھتے ہو اُس تک پہنچ جاؤ گے آگاہ ہو جاؤ کہ میںؑ بہت سی عجیب چیزیں جانتا ہوں اور بہت سی چیزیں جانتا ہوں جو رنج دینے والی ہیں' اے چار پایوں اور مویشیوں کے مثل لوگو اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بنی کتام کے جھنڈوں کو عثمان بن غبشہ کے ساتھ جوارِضِ شام سے آئے گا دیکھو گے جس کے ساتھ اُس کے ماں باپ ہوں گے اور وہ اُن کی لونڈیوں سے تزویج کرے گا افسوس کہ وہ حق کو امیّوں میں یا میرے دشمنوں میں دیکھتے ہیں''

پھر مولاؑ نے گریہ فرمایا اور کہا: وائے ہو اُن اُمّتوں پر جو نبی غبشہ کے علموں کا نبی کتام کے ساتھ مشاہدہ کریں گے جو تین تین ملکر چلتے ہوں گے اور خوف شدید اور مصیبت کے ساتھ جلاوطن ہوں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ' وہ وقت ہوگا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اُن کو بہترین تحفوں کے ساتھ اُٹھائیں گے گویا میںؑ منافقین کو دیکھتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ علیؑ نے اپنے لئے ربوبیت کی نص قرار دی ہے خبردار ایسی گواہی دو جو وقتِ ضرورت تم سے پوچھی جائے گی بیشک علیؑ ایک نورِ مخلوق اور رزق پانے والے بندہ ہے جو اُس کے خلاف کہے گا اُس پر خدا اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے''۔

پھر منبر سے اُترے اور فرمایا کہ میں نے بادشاہ ملک وملکوت سے پناہ لی اور عزت و جبروت والے سے تمسک کیا اور ہر اُس چیز سے جس سے بچنا ہو اور خوف ہو اور قدرت و ملکوت والے سے مدد چاہی اے لوگو کوئی ان کلمات کا ذکر کسی شدت ومصیبت کے وقت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس سے اِس کو دفع کردے گا''۔ جابر نے کہا یا امیرالمؤمنین کیا آپؑ ایک ہی ایسے ہیں؟ فرمایا: اس میں تیرہ نام اور بڑھالو اور مجھےؑ اس میں شریک کرلو پھر سوار ہو کر تشریف لے گئے''۔

یا علیؑ اللھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(نہج الاسرار جلد 1' ص 134-144' بحوالہ بحر المعارف ص 384' ومشارق الانوار الیقین رجب البرسیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 682: میںؑ ہی عابد ہوں' میںؑ ہی معبود ہوں' میںؑ ہی شاہد ہوں' میںؑ ہی مشہود ہوں

خطبۂ افتخاریہ

اصبغ بنِ نباتہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے اِس خطبہ میں ارشاد فرمایا" انا اخو رسول الله وارث علمه و معدن حكمة وصاحب سره وماانزل الله حرفًا فى كتاب مَن كتبه والا وصارالى وزادلى علم ماكان ومايكون اِلى يوم القيمة اعطيت علم الانساب والاسباب واعطيت الف مفتاح يفتح كل مفتاح الف باب ومدرت بعلم القدر واِنَّ ذالك يجرى فى الاوصياء من بعدى ماجرى الليل والنهار حتى يرث الله الارض ومن عليها وهو خيرالوارثين اعطيت الصراط وابميزان واللو والكوثر انا المقدم علٰى بنى اٰدم القيمة انا المحاسب للخلق اناسنزلهم منازلهم انا عذاب اهل النار ان كل ذالك فضلٌ من اللّٰه عَلىّ ومن انكرن لى فى الارض كرّه بعد كرّه وعود بعد رجعة حديث كما كنت قديمًا فقد ردَّ علينَا مَنْ رَدّ علينا فقد رَدَّ عَلى اللّٰه انا صاحب الدعوات انا صاحب الصلواة انا صاحب النفخات انا صاحب الدلالات انا صاحب الايات العجيبات انا عالم اسرار البريات انا قرن من حديد انا منزل الملائكة منازلها انا اخذ العهد على الارواح فى الازل انا منادى لهم الست بربكم بامر قيوم لم يزل انا كلمة اللّٰه الناطقة فى خلقهٖ انا اخذا العهد علٰى جميع الخلائق فى الصّلواة انا غوث الارامل اليتمىٰ انا باب مدينة العلم انا كهف الحلم انا

دعامة اللّٰه القائمة انا صاحب لواء الحمد انا صاحب الهبات بعد الهبات
ولواخبرتكم لكفرتم انا قاتل الجبابرة انا ذخيرة فى الدنيا والآخرة انا
علم المهتدين انا صاحب اليمين انا عين اليقين انا امام المتقين انا
السابق الى الدين اناحبل اللّٰه المتين انا الّذى املائها عدلًا كما ملئت
ظلمًا وجورًا البيفى هذا انا صاحب جبرئيل انا تابع ميكائيل انا شجرة
الهدىٰ انا علم التقى انا حاشر الخلق اِلى اللّٰه بالكلمة التى يجمع بها
الخلايق انا منشاء الانام انا جامع الاحكام انا صاحب القضيبت الازهر
والجمل الاحمر انا باب اليقين انا اميرالمؤمنين انا صاحب الضيحاء انا
قاتل الاقران انا مبيد الشجعان انا صاحب القرون الاولين انا الصديق
الاكبر انا الفاروق الاعظم انا المتكلم بالوحى انا صاحب النجوم انا
مدبرها بامرربى وعلم اللّٰه الّذى خفى به انا صاحب الرايات الصفرو
الحمر انا الغائب المنتظر لامرعظيم انا المعطى انا المبذل انا القابض
على القلب انا الواصف نفسى انا الناظر لدين ربّى انا الحامى لابن عمّى
انا مدرجه فى الاكفان انا ولى الرحمٰن انا صاحب الخضروهارون انا
صاحب موسٰى ويوشع بن نون انا صاحب الجنة انا صاحب القطر و
المطرانا صاحب الزلال والخسوف انا مروع الالوف انا قاتل الكفار انا
امام الابرار انا البيت العمور انا سقف المرفوع انا بحرالمسجود انا
باطن الحرم انا عماد الامم انا صاحب الاسم الاعظم هل من ناطق
بيناطقنى ولولا انا اسمع كلامُ اللّٰه وقول رسول اللّٰه لوضعت سيفى

فيكم وتقتلكم اخركم انا شهررمضان انا اليلة القدر انا ام الكتاب انا
فضل الخطاب انا سورة الحمد انا صاحب الصلوٰة فى الحضر واسفر
بل نحن الصلوٰة والصيام والليالى والايام والشهور والاعوام انا
صاحب الحشر والنشر انا العابد المعبود انا الشاهد و المشهود وانا
صاحب السندس الاخضر انا المذكور فى السموات الارض انا الماضى
مع رسول اللّٰه فى السموات انا صاحب الكتاب والقوس انا صاحب
شيث ابن اٰدم انا صاحب موسٰى و آدم انابى حضرب الامثال انا
صاحب السماء الخضراء و صاحب الدنيا الغيراء وانا صاحب الغيث بعد
القنوط ها انا ذا فمن ذا مثلى انا صاحب البحر الاكدر انا متكلم الشمس
انا الصاعقة على الاعدآء انا غوث من لطاء من الورى واللّٰه ربى لا اله
غيره وان للباطل جوله وللحق دولة وانى ظاعن عنقريب فارتقبو
الفتنة الاموية والدولة الكسروية ثم تقبل دولة بنى عباس بالفزع
والياس و بنى مدينة يقال لها الزوراء بين دجلة ورجيل والفرات ملعون
من سكنها منها يخرج طينة الجبارين تعلٰى فيها القصور وتسبل
الستور ويتعاملون بالمكر والفجور فيتدار لها بنى العباس له ملكا عدد
المللك ثم الفتنة الغبراء والقلادة الحمراء وفى عقبها قائم الحق ثم
اسفرعن وجهى بين اجنحة الاقاليه كالقمرالمضى المضى الكواكب
الاوان لخروجى علامات عشرة اولها تحريق الرايات فى ازقة الكوفة
وتعطيل المساجد وانقطاع الحج وخسف وقذف بخراسان وطلوع

الکواکب المذنبة واقتران النجوم وھرج ومرج وقتل ونھب فتلك علامات عشرة ومن العلامة الی العلامة عجب ناذاتمت العلامات قائما قائم الحق"

ثم قال: معاشر الناس نزھواربکم ولاتسیّرو الیه فمن حدالخالق فقد کفربالکتاب الناطق" ثم قال: طوبٰی لاھل ولایتی الذین یقبلون فیّ ویطردون من اجلی ھم خزان فی ارضه لایفزعون یوم الفزع الاکبر انا نوراللّٰه الذی لایطفٰی انا السّر الذی لایخفٰی"

''میںؑ برادرِ رسولؐ اور اُن کے علم کا وراث اُنؐ کی حکمت کا معدن اور اُنؐ کا رازدار ہوں۔ ایک ایک حرف جو خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے وہ سب مجھؑ کو پہنچ گیا گذشتہ کا اور قیامت تک جو کچھ واقع ہونے والا ہے سب علم مجھےؑ دیا گیا۔ مجھےؑ علمِ انساب و اسباب عطا کیا گیا ہے اور مجھؑ کو ہزار مفاتیح علم عطا کی گئی ہیں جن میں سے ہر مفتاح سے مزید ہزار ہزار مفتاحِ علم کُھلتے ہیں اور مجھےؑ علمِ تقدیر سے امداد دی گئی ہے اور بیشک یہی سلسلہ میرےؑ بعد میرےؑ اوصیاءؑ میں جاری رہے گا جب تک لیل ونہار باقی ہیں یہاں تک کہ خدا زمین اور اہلِ زمین کا وارث ہوجائے گا کہ وہ بہترین وارث ہے اُس نے مجھؑ کو صراطِ میزان اور کوثر عطا کیا یومِ قیامت میںؑ ہی تمام بنی آدم پر مقدم رہوں گا اور تمام مخلوق کا حساب لوں گا اور اُن کو اُن کے درجات میں جگہ دوں گا میںؑ ہی اہلِ نار کو عذاب دوں گا بہ تحقیق کہ یہ سب خدا کی جانب سے مجھؑ پر اُس کا فضل ہے اور جس نے اِس بات سے انکار کیا کہ مجھےؑ زمین پر بار بار آنا ہے اور رجعت کے بعد آنا ہے تو اُس نے ہماریؑ تردید کی جس نے ہماری تردید کی اُس نے خدائے قدیم کی بات کو رد کیا۔ میںؑ ہی صاحبِ دعوت ہوں''۔

''میںؑ ہی نماز والا ہوں (ہر زمانہ میں اور ہر دور میں میںؑ نے نماز ادا کی) میںؑ صاحبِ صور ہوں میںؑ ہی (خدا کے وجود کی) دلیلوں کا مالک ہوں میںؑ عجیب عجیب آیات والا ہوں میںؑ تمام مخلوقات کے اسرار کا عالم ہوں میںؑ (خدا کے دشمنوں کو فنا کرنے والا) آہنی سینگ ہوں۔ میںؑ ہی فرشتوں کو اُن کے مراتب پر مقرر کرتا ہوں میںؑ ہی نے روزِ ازل ارواح سے عہد لیا تھا میںؑ نے ہی قیوم لایزال کے حکم سے اُن کے لئے الستُ بربکم کی ندا دی تھی میںؑ اُس کی مخلوق میں بولتا ہوا کلمہ رہا ہوں میںؑ ہی نے تمام مخلوق سے صلوٰۃ سے متعلق عہد لیا ہے میںؑ ہی بیواؤں اور یتیموں کا فریاد رَس ہوں میںؑ ہی (رسولؐ خدا کے) شہرِ علم کا دروازہ ہوں میںؑ حلم کا پہاڑ ہوں میںؑ اللہ کا قائم ستون ہوں میںؑ ہی صاحبِ لوائے حمد ہوں میںؑ ہی بار بار بخششیں کرنے والا ہوں اگر میںؑ تمام اُمور سے تمہیں مطلع کر دوں تو تم انکار کرنے لگو (برداشت نہ کرسکو گے) میںؑ ہی جابرین کو قتل کرنے والا ہوں میںؑ دنیا و آخرت کا ذخیرہ ہوں میںؑ مومنین کا سردار اور ہدایت یافتوں کا نشانِ ہدایت ہوں میںؑ ہی صاحبِ یمین، عینُ الیقین اور متقیوں کا امامؑ ہوں میںؑ ہی دین میں سبقت کرنے والا اور اللہ کی مضبوط رسّی ہوں میںؑ میریؑ ہی اُس تلوار سے زمین کو عدل وانصاف سے پُر کرنے والا ہوں جس طرح کہ یہ ظلم وجور سے بھری ہوگی میںؑ ہی جبرائیلؑ کا صاحب سردار ہوں اور میکائیلؑ سے کام کا مطالبہ کرتا ہوں میںؑ ہی شجرِ ہدایت ہوں اور تقویٰ و پرہیز گاری کا علم ہوں میںؑ ہی مخلوق کو اللہ کی طرف اُس کلمہ سے جمع کرنے والا ہوں جس سے ساری خلائق مجتمع ہوتی ہے میںؑ سرچشمہ ہوں مخلوق کا میںؑ ہی جامع احکام ہوں میںؑ ہی روشن عصا اور سُرخ اونٹ والا ہوں (جو زمانۂ رجعت میں لشکر یمنی کے ساتھ ظاہر ہوگا) میںؑ ہی بابِ یقین، امیر المؤمنینؑ، صاحبِ خضرؑ اور صاحبِ یدِ بیضا ہوں، میںؑ صاحبِ قصرِ بیضا اور جوش کنندہ جہنم کا مالک ہوں قرن ہا قرن میںؑ دشمنانِ

خدا کا قاتل رہا ہوں میںؑ بہادروں کو فنا کرنے والا ہوں میںؑ ہی قرونِ اول کے لوگوں کا مالک رہا ہوں میںؑ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم ہوں میںؑ وحی ہی کی وجہ سے بات کرتا ہوں میںؑ ستاروں کا مالک ہوں اور اُن کو اپنے ربّ کے حکم سے اور اُس علم کے ذریعہ جس سے اللہ نے مجھےؑ مخصوص کیا ہے گردش دیتا ہوں میںؑ ہی زرد اور سُرخ علم والا ہوں میںؑ ہی وہ غائب ہوں جس کا امرِ عظیم کے لئے انتظار کیا جاتا ہے میںؑ ہی عطا کرنے والا اور میںؑ ہی خرچ کرنے والا ہوں میںؑ ہی دل پر قابو رکھنے والا ہوں میںؑ ہی اپنی توصیف کرنے والا ہوں میںؑ ہی اپنے پروردگار کے دین کا نگران ہوں میںؑ اپنے ابنِ عم کا حامی ہوں میںؑ ہی اُن کو کفن میں لپیٹنے والا اور خدائے رحمٰن کا ولی ہوں میںؑ خضرؑ و ہارونؑ کا صاحب ہوں میںؑ موسیٰؑ اور یوشعؑ بن نونؑ کا صاحب ہوں میںؑ جنت کا مالک ہوں میںؑ ہی زلزلوں کا اور زمینات کو اندر دھنسا دینے کا مختار و مالک ہوں میںؑ ہزاروں کو ڈرانے والا اور کُفار کا قاتل ہوں میںؑ امامؑ الابرار ہوں میںؑ ہی (عالم روحانی میں) بیت المعمور اور سقف مرفوع اور بحرِ مسجود ہوں میںؑ ہی باطنِ حرم ہوں میںؑ تمام اُمتوں کا سہارا ہوں میںؑ ہی اسمِ اعظم کا حامل ہوں کیا کوئی ہے جو میرےؑ نُطق پر زبان کھول سکے اور اگر میںؑ کلامِ خدا اور قولِ رسولِ خداؐ نہ سُنا ہوتا تو تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کر دیتا اور آخر تک فنا کر دیتا میں حقیقتِ ماہِ رمضان المبارک اور شبِ قدر (کا راز) ہوں۔ میںؑ ہی اُمُّ الکتاب اور میںؑ ہی فصلِ خطاب ہوں میںؑ ہی فاتحہؑ (کتاب تکوین و تدوین) ہوں میںؑ ہی سفر و حضر میں صاحبِ نماز ہوں بلکہ ہمؑ ہی (حقیقتِ) صوم و صلوٰۃ روز و شب اور ماہ و سال ہیں میںؑ ہی صاحبِ حشر و نشر ہوں میںؑ ہی اُمّتِ محمدی کا بوجھ ہلکا کرنے والا ہوں میںؑ ہی بابِ سجود ہوں مصداق فادخلوا الباب سجدا و باب الحطۃ میںؑ ہی عابد و معبود (مظہرِ معبود) اور شاہد و مشہود ہوں میںؑ ہی جنت کے دیبائے سبز کا مالک ہوں میںؑ وہ ہوں جس کا ذکر آسمانوں

اور زمین میں ہوتا ہے میںؑ ہی رسول اللہؐ کے ساتھ آسمانوں سے گذرنے والا ہوں میں ہی صاحبِ کتاب وقوس (قاب قوسین) ہوں میںؑ شیثؑ ابنِ آدمؑ کا ساتھی اور موسیٰؑ و آدمؑ کا مددگار ہوں مجھؑ سے ہی مثالیں بیان کی جاتی ہیں میںؑ ہی آسمان سبز اور گرد آلود زمین کا مالک ہوں میںؑ ہی مایوسیوں کے بعد فریادرَس ہوں آگاہ ہو جاؤ کہ میراؑ یہ مرتبہ ہے پس کون ہے میرےؑ مثل میںؑ ہی رعدِ اکبر اور عمیق نیلے سمندر کا مالک ہوں میںؑ ہی آفتاب سے کلام کرنے والا ہوں میںؑ ہی دشمنانِ خدا پر برقِ عذاب ہوں اور اُن کا فریادرَس ہوں جو اُس کی اطاعت کرتے ہیں اللہ میراؑ پالنے والا ہے اِس کے سِوا کوئی اللہ نہیں۔ بیشک باطل کے لئے ایک جولانی ہے اور حق کے لئے حکومت و دولت بیشک میںؑ عنقریب دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں پس تم اُموی فتنہ اور حکومت کسریٰ کے منتظر رہو اُس کے بعد بنی عباس کی حکومت ہوگی جو خوف و یاس ساتھ لائے گی اور ایک شہر بنایا جائے گا جس کا نام زوراء (بغداد) ہوگا جو دجلہ اور رجیل و فرات کے درمیان ہوگا جو اس میں سکونت پذیر ہوگا۔ ملعون ہوگا اُسی مقام سے جباروں کی طینت نکلے گی اُس میں قصر بلند کئے جائیں گے اور پردے لٹکائے جائیں گے اور لوگ مکر و فجور کے ساتھ عمل کریں گے پھر باری باری بنی عباس اُس کو لیں گے اور اُس کے بعد فتنہ، سیاہ سرخ گلوبند (یعنی قتل و غارت) واقع ہوں گے اُس کے بعد حق قائم ہوگا پھر اُس کے بعد میں اپنا چہرہ (زمانہ رجعت میں) تمام اقالیم کو دکھاؤنگا جس طرح ستاروں میں ماہ تابان۔ آگاہ رہو کہ میرےؑ خروج کی دس علامتیں ہیں اول یہ کہ کوفہ کے کوچہ و بازار میں فوجی نشانوں کا پھرنا، مساجد کا نمازوں سے معطل رہنا، حج کا منقطع ہونا، خراسان میں زمین کا دھنس جانا دُمدار ستاروں کا طلوع ہونا، سیاروں کا قرآن، بگاڑ و فساد اور قتل و لوٹ و غارت پس یہ دس علامات ہیں۔ ایک علامت سے دوسری علامت تک عجیب اُمور ظاہر ہوں گے پس جب یہ علامتیں

پوری ہو جائیں قائم ظاہر ہو جائیں گے۔

پھر فرمایا: اے لوگو! تمہارے ربّ کو (صفات عبودیت سے) منزہ و پاک رکھو اور اُسکی طرف اشارہ نہ کرو (کہ وہ ایسا ہے یا ویسا ہے) پس جس نے خالق کی حد قرار دی اُس نے کتابُ اللہ ناطق سے کفر کیا۔

پھر فرمایا: خوشا حال میرے اہلِ ولایت کا جو میرے حق میں یہ سب کچھ قبول کرتے ہیں اور میریؑ وجہ در بدر کئے جاتے ہیں وہ خدا کی زمین پر اُس کے خزانہ دار ہیں اور روزِ قیامت کے خوف سے مامون ہیں میںؑ خدا کا وہ نور ہوں جو گُل نہیں ہوتا اور میںؑ اس کا وہ راز ہوں جو پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

یا علیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1، 128-133، بحوالہ مشارق الانوار الیقین کوکبِ دُرّی قدیم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 683: قال علیؑ: اگر کسی نے ہمارے متعلق کیوں، کیا، یا نہیں، کہا وہ کافر ہو گیا اور اُس نے شرک کیا

حدیثِ نورانی

سلمان اور ابوذر کے معرفتِ نورانی سے متعلق سوال کرنے پر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ نورانیت کے ساتھ میری معرفت خداوند عزّ وجل کی معرفت ہے اور نورانیت کے ساتھ خدا کی معرفت دینِ خالص ہے۔ پھر فرمایا:

" فمن اقام ولایتی فقد اقام الصلوٰۃ و المومن الممتحن الذی لایرد علیہ شئی من امرنا الا شرح اللہ صدرہ بقولہ ولم یشك ولم یرتدومن

قال لم وکیف فقد کفر فسلم اللہ امرہ ونحن امراللہ واعلم انی عبداللہ عزوجل وجعلنی خلیفة علی عبادہ وبلادة وامینہ علی خلقہ فی ارضہ لاتجعلونا اربابًا وتولوافی فضلنا ماشتم فانکم لاتبلغون کنہ مافینا ولانھایة فان اللّٰہ عزوجل تد اعطانا اکبر واعظم مما یصفہ واصفکم اویخطر علٰی قلب احدکم اویعرفہ العارفون فاذاعرفتموناہ کذا فانتم المومنون انا ومحمد نورًا واحد من نور اللّٰہ عزوجل فامر اللّٰہ تبارك وتعالٰی ذلك النوران ینشق فقال للنصف کن محمد اوصارمحمد اوقال للنصف الاخرکن علیًا صار علیّا وحمد الناطق وصوت انا الصامت قال فضرب بیدعلی الاخری فقال صار محمّد صاحب الجمع وصوت انا صاحب النشر وانا صاحب اللوح المحفوظ الھمنی اللّٰہ علم مافیہ صارمحمد خاتم النبیین وانا خاتم الوصیین وصار محمد النبی الکریم وانا الصراط المستقیم صار محمد الرؤف الرحیم وانا العلّی العظیم وانا النبا العظیم انا الذی حملت نوحًا فی السفینة بامرربی انا الذی اخرجت یونس من بطن حوت اناالذی جاوزت بموسٰی بن عمران البحر بامر ربی انا الذی اخرجت ابراھیم من النار وانا عذاب یوم الظلة وانا المنادی من مکان قریب وانا الخضر عالم موسٰی وانا معلم داود و سلیمان وانا ذوالقرنین وانا قدرة اللّٰہ عزوجل انا محمدً ومحمد انا قال اللّٰہ تعالٰی مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لایبغیان انا امیرکل مومن ومومنة ممن مضٰی وممن بقی وایدت بروح العظمة وانا

تکلمت علی لسان عیسیٰ بن مریم فی المهد وانا ابراهیم وانا موسیٰ وانا عیسیٰ وانا محمد اتقلب فی الصورکیف اشآء من رآنی فقدرا هم ونحن نورالله الذی لایتغیر دائمًا انا عبدمن عباد الله تعالیٰ انا اٰیات الله ودلائله وحج الله وخلیفة وعین الله ولسانه بنا یعذب الله عباده وبنایثیب ولوقال احد لم وکیف وفیم لکفرو اشرك وانا احیی وامیت باذن ربی وانا عالم بضمائر قلوبکم والائمة من اولادی یعلمون هذا یعقلون هذا اذا احبوا رادو الا انّا کلنّا واحده اولنّا محمدؐ اوسطنا محمد وآخرنا محمدؐ وکلّنا محمدؐ فلا تفرقوا بنینا فانا نظهر فی کل زمان ووقت ارادوا فی ایّ صورة شئنا باذن الله عزوجل واذا شئنا شاءَ الله واذا کرهنا کره الله۔ الویل کل الویل لمن افکر فضلنا وخصوصیتنا وقد اعطینا الله عزوجل الاسم الاعظم لوشئنا خرقنا السموات والارض والجنّة والنار ونعرج به السماء ونهبط بدالارض نغرب ونشرق وننتهی جه الی العرش فنجلس علیه بین یدی الله عزوجل ویطیعنا کل شئ حتی السموات والارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والبحار والشجر والدّواب والجنة والنار ومع هذا کلة ناکل و نشرب ونمشی فی الاسواق ونعمل هذه الاشیآء بامرربّنا ونحن عبدالله المکرمون الذین لایسبقونه بالقول وهم بامره یعملون معصومین مطهرین وفضلّنا علی کثیر من عباده المومنین الحمدلله الذی هدانا لهذا وبماکنّا لنهتدی لو لا ان هدانا الله وحقت کلمة العذاب علی الکافرین اعنیٰ الجاحدین بکل ما

اعطانا الله من الفضل والاحسان ه یا جندب ویاسلمان هذا معرفتی بالنورانیة فتمسك بهارا شدًا فانّه لا یبلغ احدًا من شیعتنا حدّ الاستبصار حتٰی یعرفنی بالنورانیة فاذا عرفنی بها کان مستبصرًا بالغًا کاملًا قد خاص بحرًا من العلم وارتقٰی درجةً من الفضل واطلع سًرا من سرالله ومکنون خزانیه (بحرالمعارف ص328)

”جس نے میریؑ ولایت کوقائم کیا اُس نے صلوٰۃ کوقائم کیا' امتحان لیا ہوا مومن ہمارے امر سے کسی شئے کورد نہیں کرتا مگر یہ کہ اُس کے قبول کرنے کے لئے خدا اُس کے سینہ کوکھول دیتا ہے اور وہ نہ شک کرتا ہے اور نہ رد کرتا ہے اور جس نے کہا کہ نہیں اور کس طرح پس وہ کافر ہوا۔ پس اللہ نے اپنے امر کو مسلم کر دیا اور ہمؑ امر خدا ہیں جان لو کہ میںؑ خدائے عز وجل کا بندہ ہوں اور اُس نے اپنے بدنوں پر اور اپنے شہروں میں مجھےؑ اپنا خلیفہ بنایا اور زمین میں اپنی مخلوق پر اپنا امین قرار دیا ہے تم ہمؑ کورب مت قرار دو اور ہماریؑ فضیلت میں جو چاہتے ہو کہہ لو پس بہ تحقیق کہ تم نہ اُس چیز کی کنہ کو پہنچ سکو گے اور نہ اُس کی انتہاء کو جو ہمؑ میں ہے بیشک خدائے عزّ وجل نے ہمؑ کو اُس سے زیادہ عطا فرمایا ہے جو تمہارے وصف کرنے والے وصف کر سکیں اور تم میں سے کسی کے قلب میں خیال پیدا ہو سکے یا پہچاننے والے اُس کو پہچان سکیں پس تم جب ہماریؑ معرفت اُس طرح حاصل کرو گے تم مومن ہو اور محمدؐ خدا کے نور سے ہیں اور نور واحد ہیں پس اللہ نے اس نور کو حکم دیا کہ شق ہو جائے اور نصف کے لئے فرمایا کہ محمدؐ ہو جا وہ محمدؐ ہو گیا اور دوسرے نصف سے فرمایا کہ علیؑ ہو جا اور وہ علیؑ ہو گیا۔ محمدؐ ناطق تھے اور میںؑ ساکت رہا“۔

”پھر حضرتؑ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر فرمایا کہ محمدؐ صاحب الجمع ہیں اور میںؑ صاحبِ نشر اور صاحبِ لوحِ محفوظ ہوں خدا نے مجھےؑ اِلہام فرمایا اُن چیزوں کا جو اُس میں

ہیں۔ محمدؐ خاتم النبیّین ہیں اور میںؑ خاتم الوصی ہوں۔ محمدؐ نبی کریم ہیں اور میںؑ صراط مستقیم، محمدؐ رؤف ورحیم ہیں اور میںؑ علی العظیم اور خبرِ عظیم ہوں میںؑ وہ ہوں جس نے نوحؑ کو حکم ربّ سے کشتی میں سوار کیا میںؑ وہ ہوں جس نے یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔ میںؑ وہ ہوں جس نے موسٰیؑ بن عمران کو اپنے ربّ کے حکم سے دریا پار کرایا۔ میںؑ ہوں جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے نکالا۔ میںؑ ہوں یوم ظلّۃ کا عذاب بھیجنے والا میںؑ ندا دینے والا ہوں مکان قریب سے میںؑ ہوں خضرؑ معلمِ موسٰیؑ میںؑ ہوں داؤدؑ اور سلیمانؑ کا معلم۔ میںؑ ذوالقرنین ہوں اور میںؑ خدائے عزّ وجل کی قدرت ہوں میںؑ محمدؐ ہوں اور محمدؐ میںؑ۔ خدا نے فرمایا کہ دونوں سمندروں کو ملا دیا جن کے درمیان رکاوٹ ہے وہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے میںؑ ہوں امیرؑ ہر مومن و مومنہ کا جو گذر گئے اور جو باقی ہیں۔ روحِ عظمت سے میریؑ تائید کی گئی۔ میںؑ نے جھولے میں عیسٰی ابن مریم کی زبان سے تکلم کیا میںؑ ابراہیمؑ ہوں میں موسٰیؑ ہوں میں عیسٰیؑ ہوں اور میںؑ محمدؐ ہوں جس صورت میں چاہوں میںؑ اپنے کو بدل لیتا ہوں جس نے مجھے دیکھا اُن صورتوں کو دیکھا اور ہم اللہ کا وہ نُور ہیں جس میں دائمًا کوئی تغیر نہیں واقع ہوتا۔ میں ایک بندہ ہوں بندگانِ خدا سے میں آیاتِ خدا اور اُس کے دلائل و حجج اور اُس کا خلیفہ اور اللہ کی آنکھ اور اُس کی زبان ہوں۔ ہماریؑ ہی وجہ خدا اپنے بندوں پر عذاب کرے گا اور ہماریؑ ہی وجہ ثواب اگر کسی نے ہمارے متعلق کیوں کیا یا نہیں کہا وہ کافر ہو گیا اور اُس نے شرک کیا میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں اپنے ربّ کی اجازت سے میںؑ جاننے والا ہوں تمہارے دِلوں کے رازوں کا و نیز میریؑ اولاد سے آئمہؑ جب ارادہ کرتے اور چاہتے ہیں اُس کو جان لیتے اور سمجھ جاتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ بہ تحقیق ہمؑ سبؑ ایک ہیں ہمارؑا اول محمدؐ ہمارؑا درمیانی محمدؐ اور ہمارؑا آخر محمدؐ ہے اور ہمؑ سبؑ کے سبؑ محمدؐ ہیں۔ پس ہمارے درمیان فرق نہ کرو۔ پس ہمؑ ہر زمانہ میں ہر وقت

جس صورتمیں چاہیں اذانِ خدا سے ظاہر ہوتے ہیں اور جب ہمؑ چاہتے ہیں تو خدا چاہتا ہے اور جس چیز کو ہم مکروہ سمجھتے ہیں اُس کو خدا بھی مکروہ سمجھتا ہے ہلاکت ہو پوری ہلاکت اُس کے لئے جس نے ہماری فضیلت سے اور ہماری خصوصیت سے انکار کیا۔ خدائے عز و جل نے ہمؑ کو اسم اعظم عطا کیا ہے اگر ہمؑ چاہیں تو آسمانوں زمینوں اور جنت و جہنم کو شگافتہ کر دیں اُنہی اسمائے اعظم کی وجہ آسمانوں پر بلند ہو جائیں زمین کے اندر چلے جائیں اور مغرب و مشرق میں چلے جائیں اور اُسی کی وجہ عرش کی طرف منتھی ہو جائیں اور اُس پر خدائے عزّ وجل کے سامنے بیٹھ جائیں۔ ہر شئے یہاں تک کہ سماوات، زمین، شمس و قمر، ستارے پہاڑ، سمندر، درخت، چوپائے، درِ جنت و جہنم ہماریؑ اطاعت کرتے ہیں۔ باوجود اِن تمام فضائل کے ہمؑ کھاتے ہیں پیتے ہیں بازاروں میں چلتے ہیں یہ سب ہمؑ اپنے ربّ کے حکم سے ہی کرتے ہیں اور ہمؑ اللہ کے وہ مکرم بندے ہیں جو اُس کے حکم سے ایک سر مو تجاوز نہیں کرتے اور اُس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ ہمؑ معصومینؑ اور مطہرینؑ ہیں۔ اُس نے ہمؑ کو اپنے بہت سے مومنین بندوں پر فضیلت دی ہے۔ تمام حمد اُس اللہ کے لئے ہے جس نے ہماریؑ ہدایت کی اگر اللہ ہدایت نہ کرتا تو ہمؑ ہدایت نہ پاتے۔ کافرین کے لئے یعنی جان بوجھ کر ہمارےؑ اِن تمام فضائل سے جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے انکار کرنے والوں پر کلمہ عذاب ثابت ہو گیا۔

''اے سلمان اے جندب نورانیت کے ساتھ یہ میریؑ معرفت ہے اِس سے مضبوطی کے ساتھ متمسک رہو۔ پس ہمارےؑ شیعوں میں سے کوئی حد استبصار تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ مجھؑ کو نورانیت کے ساتھ نہ پہچانے پس جب اس طرح میریؑ معرفت حاصل کرو گے۔ مستبصر بالغ و کامل ہو جاؤ گے۔ سمندرِ علم سے علم کے ساتھ فیضِ یاب ہو گے اور فضل کے مدارج پر بلند ہو گے اور اللہ کے پوشیدہ خزانوں اور اُس کے اسرار سے اطلاع پاؤ گے۔

یَا عَلِیٌّ اللّٰھُمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1 '88-92' بحوالہ بحر المعارف ص 328)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 684: امام کی تعریف......حدیثِ طارق

طارق ابن شہاب نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنینؑ امام کی تعریف فرمایئے چنانچہ حضرتِ امیر المؤمنین علی السلام نے فرمایا کہ:

"یَا طَارِقُ الْاِمَامُ کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَحُجَّۃُ اللّٰہِ وَوَجْہُ اللّٰہِ وَنُوْرُاللّٰہِ وَحِجَابُ اللّٰہِ وَآیَۃُ اللّٰہِ یَخْتَارَاللّٰہُ یَجْعَلُ فِیْہِ مَایَشَآءُ وَیُوْجِبُ لَہٗ بِذَالِکَ الطَّاعَۃِ وَالْوِلَایَۃِ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِہٖ فَھُوَ وَلِیَّہٗ فِیْ سَمٰوٰاتِہٖ وَاَرْضِہٖ اَخَذَلَہٗ بِذَالِکَ الْعَھْدِ عَلٰی جَمِیْعِ عِبَادِہٖ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَیْہِ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ فَوْقِ عَرْشِہٖ فَھُوَ یَفْعَلُ مَایَشَآءُ وَاِذَا شَاءَ اللّٰہُ شَیْاءَ وَیَکْتُبُ عَلٰی عَضُدِہٖ وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا فَھُوَا الصِدّقِ وَّالْعَدْلُ وَیَنْصَبُ لَہٗ عُمُوْدٌ مِنْ نُوْرٍمِنَ الْاَرْضِ اِلَی السَّمَآءِ یَرٰی فِیْہِ اَعْمَالَ الْعِبَادِ وَیَلْبِسَ الْھَیْبَۃَ وَعِلْمَ الضَمِیْرُ وَیَطّلِعُ عَلَی الْغَیْبِ وَیُعْطِیَ التَّصَرَفَ عَلَی الْاِطْلَاقِ وَیَرَی مَابَیْنَ الْمُلْکِ الْمَغْرِبِ وَالْمَشْرِقِ فَلَایَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْئًی مِنْ عَالَمِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتُ وَیُعْطِیَ مَنْطِقَ الطَّیْرِ عِنْدَ وَلَایَتِہٖ فَھٰذَا الَّذِیْ یَخْتَارَہُ اللّٰہُ لِوَحِیْہِ وَیَرْتَضِیْہِ لِغَیْبِہٖ وَیُوَیَّدَہٗ بِکَلِمَۃٍ وَیُلَقِّنَہٗ حِکْمَۃٌ وَیَجْعَلَ قَلْبُہٗ مَکَانَ مَشْئَۃٍ وَیُنَادِیْ لَہٗ بِالسَّطَنَۃِ وَیَذْنِ لَہٗ بِالْاَمْرِہٖ وَیَحْکُمُ لَہٗ بِالطَّاعَۃِ وَذَالِکَ لِاَنَّ الْاِمَامَۃِ مِیْرَاثُ الْاَنْبِیَآءِ وَمَنْزِلَۃِ الْاَوْصِیَآءِ وَخِلَافَۃُ اللّٰہِ وَخِلَافَۃُ رُسُلِ اللّٰہِ فَھِیَ عِصْمَۃٌ وَوِلَایَۃَ وَسَلْطَنَۃٌ وَھِدَایَۃٌ لَاَنَّھَا تَمَامَ الدِّیْنُ وَرُحجَ الْمَوَازِیْنَ الْاِمَامَ دَلِیْلٌ لِلْقَاصِدِیْنَ وَمَنَارٌ

لِلْمُھْتَدِیْنَ وَسَبِیْلٌ لِلسَّالِکِیْنَ وَشَمْسٌ مُشْرَقَۃٌ فِیْ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ وَلَایَتَہٗ سَبَبٌ لِلنَّجَاۃِ وَطَاعَتُہٗ مُفْتَرِضَۃٌ فِی الْحَیٰوۃِ وَعُدَّۃٌ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَعِزِالْمُؤْمِنِیْنَ وَشِفَاعَۃُ الْمُذْنِبِیْنَ وَنَجَاۃُ الْمُحِبِّیْنَ وَفَوْزُالتَّابِعِیْنَ لَاَنَّھَارَاسُ الْاِسْلَامِ وَکَمَالَ الْاِیْمَانِ وَمَعْرِفَۃُ الْحُدُوْدِ وَالْاَحْکَامَ وَتَبَیَّنَ الْحَلَالِ مِنَ الْحَرَامِ فَھِیَ رُتْبَۃٌ لَایَنَالُھَا اِلَّامَنْ اَخْتَارَہُ اللّٰہُ وَقَدَمَہٗ وَوَلَّاہٗ وَحَکَّمَہٗ فَالْوِلَایَۃِ ھِیَ حَفِیْظَ الثَّغُوْرِوَتَدْبِیْرَ الْاُمُوْرِ وَھِیَ تَعَدِّدَ الْاَیَّامِ وَالشَّھُوْدِ اَلْاِمَامُ الْمَآءِ الْعَذْبِ عَلَی الضَّمَآءِ وَالدَّالِ الْھُدَیٰ اَلْاِمَامُ الْمُطَھَّرُ مِنَ الذُّنُوْبِ اَلْمَطَلّعُ عَلَی الْغُیُوْبِ فَالْاِمَامُ ھُوَالشَّمْسُ الطَّالِعَۃُ عَلٰی الْعِبَادِ بِالْاَنْوَارِ فَلَاتَنَالَہُ الْاَیْدِی وَالْاَبْصَارِ وَاِلَیْھَا الْاَشَارَۃُ بِقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ عَلٰی وَعِتْرَتَہٗ فَالْعِزَّۃُ الْلِنَّبِیِّ وَالِلْعِتْرَۃِ وَالنَّبِیِّ وَالْعِتْرَۃَ لَایُفْتَرِقَانِ اِلٰی آخِرِ الدَّھْرَفَھُمْ رَاسُ دَائِرَۃِ الْاِیْمَانِ وَقُطْبُ الْوُجُوْدِ وَسَمَاءُ الْجُوْدِ وَشَرَفِ الْمَوْجُوْدِ وَضَوْہُ شَمْسَ الشَّرَفَ وَنُوْرُقَمَرِہٖ وَاَصَلُ الْعِزَّ وَالمَجْدِ وَمَبْدَتَہٗ وَمَعْنَاہُ وَمَنْبَاہُ فَالْاِمَامَ ھُوَالسِّرَاجُ الْوَھَاجُ وَالسَّبِیْلُ وَالْمِنْھَاجَ وَالْمَآءُ الْجَاجُ وَالْبَحْرُالْعُجَّاجُ وَالْبَدْرُ الْمَشْرِقُ وَالْغَدِیْرِ الْمُغْدَقُ وَالْمِنْھَجِ الْوَاضِحُ الْمَسَالِکُ وَالدَّلِیْلِ اِذَاعَمَتَ الْمَھَالِکَ وَالسَّحَابُ وَالدَّلِیْلِ اِذَاعَمَتِ الْمَھَالِکَ وَالسَّحَابُ الْھَاطِلُ وَالْغَیْثَ الْھَامِلَ وَالْبَدْرُالْکَامِلُ وَالدَّلِیْلُ الْفَاضِل وَالسَّمَآءُ الظَّلِیْلَۃُ وَالنِّعْمَۃُ الْجَلِیْلَۃُ وَالْبَحْرُ الَّذِیْ لَایَنْزِفُ وَالشَّرَفُ الَّذِیْ لَایُوْصَفُ وَالْعَیْنِ الْغَرِیْرَۃُ وَالرَّوْضَۃُ الْمُطِیْرَۃِ وَالدَّھْرُالْاَرِیْجُ الْبَھِیْجُ وَوَالنَّتَرُاللَّایِجُ وَالطَّیْبُ الْفَایِحُ

وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ وَالْمُتَجَّرَ التَرَايُحُ وَالْمُنْهَجُ الْوَاضِحُ وَالطَبِيْبُ الرَّفِيْقُ وَالْاَبُ الشَّفِيْقُ وَمَفْزَعَ الْعِبَادِ فِى الدَّوَاهِىْ وَالْحَاكِمُ وَالْآمِرُوَالنَّاهِىْ اَمِيْنُ اللّٰهِ عَلٰى الْخَلَائِقِ وَاَمِيْنُهٗ عَلٰى الْحَقَائِقِ حُجَّةُ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ مُحَجَّةَ فِىْ اَرْضِهٖ وَبِلَادِهٖ مُطَهَّرَ مِنَ الذُّنُوْبِ مُبَرَّا مِنَ الْعُيُوْبِ مُطَّلَعٌ عَلَى الْغُيُوْبِ ظَاهِرَهٗ اَمْرٌلَايَمْلِكُ وَبَاطِنُهٗ غَيْبٌ لَايُدْرِكَ وَاحِدُ دَهْرِهٖ وَخَلِيْفَةُ اللّٰهِ فِىْ نَهْيِهٖ وَاَمْرِهٖ يُوْجَدَلَهٗ مِثْلُ وَلَايَقُوْمُ لَهٗ بَدِيْلُ فَمَنْ ذَايَاكَ مَعْرِفَتِنَا اَوْيَنَالُ دَرَجَتِنَا اَوْيَشْهَدُ كَرَامَتِنَا اَوْيُدْرِكَ مَنْزِلَتَنَا حَارَتِ الْاَلْبَابُ وَالْعُقُوْلُ وَتَاهَتِ الْاَفْهَامُ فِيْمَا اَقُوْلُ تَصَاغَرَتِ الْعُظَمَآءِ وَتَقَاصِرَتِ الْعُلَمَآءِ وَكَلَّتَ الشُّعَرَآءِ وَخَرَسَتِ الْبُلَغَآءِ وَلُكْنَتِ الْخُطَبَآءِ وَعَجَزَتِ الْفُصَحَآءِ وَتَوَاضَعَتَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ عَنْ وَصِفَ شَانَ الْاَوْلِيَآءِ وَهَلْ يُعْرِفُ اَوْيُوْصَفُ اَوْ يُعَلَّم اَوْيُفْهَمُ اَوْيُدْرِكُ اَوْيُمْلِكَ شَانَ مَنْ هَوَنُقُطَةُ الْكَائِنَاتِ وَقُطُبِ الدَّائِرَاتِ وَسِرُّالْمُمْكِنَاتِ وَشُعَاعِ جَلَالِ الْكِبْرِيَآءِ وَشَرَفُ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ جَلَّ مَقَامَ آلِ مُحَمَّدٍ عَنْ وَصْفِ الْوَاصِفِيْنَ وَنَعْتِ النَاعِتِيْنَ وَاَنْ يُقَاسَ بِهِمْ اَحَدٌ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ وَهُمَ اَلنُّوْرِ الْاَوَّلِ وَالْكَلِمَةُ الْعُلْيَا وَالتَّقِيَةُ الْبَيْضَآءِ وَالْوَحْدَانِيَّةُ الْكُبْرىٰ الَّتِىْ اَعْرَضَ مِنْهَا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى وَحِجَابُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الْاَعْلٰى فَاَيْنَ الْاِخْتِيَارَ مَنْ هَذَا وَاَيْنَ الْعُقُوْلُ مِنْ هَذَا ذَاعِرَّتَ وَمَنْ عَرَفَ اَوْ وَصَفَ مَنْ وَصَفَ ظَنُّوْا اَنَّ ذَالِكَ فِىْ غَيْرآلِ مُحَمَّدٍ كَذَّبُوْاوَزَلَّتِ اَقْدَامُهُمْ وَاتَّخَذُوْا الْعِجْلَ رَبًا وَالشَّيٰطِيْنَ جِزْيًا كُلُّ ذَالِكَ بُغْضَةً لَبَيْتِ الصَّفْوَةِ وَدَارِالْعِصْمَةِ وَحَسَدًا لَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ وَالْحِكْمَةِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ فَتَبَالَهُمْ

وَسَحُقًا كَيْفَ اَخْتَارُ وَاَمَامًا جَاهِلًا عَابِدَ لِلْاَصْنَامِ جِبَانًا يَوْمَ الرِّحَامِ وَالْاِمَامِ يَجَبُ اَنْ يَكُوْنَ عَالِمًا لَا يَجْهَلُ وَشُجَاعًا لَايَنْكَلُ لَايَعْلَعُوْ عَلَيْهِ حَسَبٌ وَلَايَدَيْنِهِ نَسَبٌ فَهُوَ فِىْ الذِّرْوَةِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالشَّرفِ هَاشِمِ الْبَقِيَةِ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالنَّهجَ مِنَ الْمَنْبِعِ الْكَرِيْمِ وَالنَّفْسِ مِنَ الرَّسُوْلِ وَالرَّضِيِ مِنَ اللّٰهِ وَالْقُبُوْلَ عَنِ اللّٰهِ فَهُوَ شَرَفُ الْاَشْرَافِ وَالْفُرْعِ مِنْ عَبْدِمُنَافِ عَالِمٌ بِالسِيَّاسَةِ قَائِمٌ بِالرِّيَاسَةِ مُفْتَرِضُ الطَّاعَةِ اِلٰى يَوْمِ السَّاعَةِ اَوْدَعَ اللّٰه قَلْبُهٗ سِرُّهٗ وَانَطَقَ بِهٖ لِسَانِهٖ فَهُوَ مَعْصُوْمٌ مُوَفَّقٌ لَيْسَ بِجَيَانٍ وَلَاجَاهِلٍ فَتَرَكُوْهٗ يَاطَارِقُ وَاتَّبَعُوْا اَهْوَاءَ هُمْ وَمَنْ اَضَلَّ اتَّبِعَ هَوَاهُ بَغَيْرِ هُدًىً مِنَ اللّٰهِ وَالْاِمَامُ يَاطَارِقُ بَشَرٌ مَلَكِىٌ وَجَسَدٌ سَمَاوِىٌ وَاَمْرٌ اِلٰهِىٌّ وَرُوْحٌ قُدْسِىٌّ وَمَقَامٌ عَلِىٌّ وَنُوْرٌ جَلِىٌّ وَسِرٌّ خَفِىٌّ فَهُوَ مَلِكِى الذَّاتِ اِلٰهِىَّ الصَّفَا زَايِدُ الْحَسَنَاتِ عَالِمٌ بِالْمُغِيْبَاتِ خَصًا مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَنَصًّا مِنَ الصَّادِقِ الْاَمِيْنَ وَنَصًّا كَلَّهٗ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ لَايُشَارِكُهُمْ فِيْهِ مُشَارِكٌ لَاَنَّهُمْ مَعْدَنُ التَّنْزِيْلِ وَمَعْنِى التَّاوِيْلِ وَخَاصَّةُ الرَّبِّ الْجَلِيْلِ وَمَهْبَطُ الْاَمِيْنِ جِبْرَئِيْلِ كَلِمَةُ صِفَاتُ اللّٰهِ وَسِرَّهٗ وَكَلَمَتُهٗ شَجَرَةِ النُّبُوَةِ وَمَعْدَنُ الْفَتُوَةِ عَيْنُ الْمَقَالَةِ وَمُنْتَهِىَّ الدَّلَالَةِ وَمُحْكَمُ الرِّسَالَةِ وَنُوْرِ الْجَلَالِهِ جَنْبُ اللّٰهِ وَوَدِيْعَتَهٗ وَمَوْضِعَ كَلِمَةُ اللّٰهِ وَمِفْتَاحُ حِكْمَةٖ وَمَصَابِيْحَ رَحْمَتِهِ اللّٰهُ وَيَنَابِيْعُ نِعْمَتِهٖ السَّبِيْلِ اِلَى اللّٰهِ وَالسَّبِيْلِ وَالْقِسْطَاسَ الْمُسْتَقِيْمِ وَالْمِنْهَاجُ الْقَوِيْمِ وَالذِّكْرُ الْحَكِيْمِ وَالْوَجْهِ الْكَرِيْمِ وَنُوْرِ الْقَدِيْمِ اَهْلُ الشَّرَيْفِ وَالتَّقْوِيْمِ وَالتَّقْدِيْمِ التَّفْصِيْلِ وَالتَّعْظِيْمِ خُلَفَاءَ النَّبِيّ الْكَرِيْمِ وَابْنَاءِ الرَّوُفُ الرَّحِيْمِ وَاُمَنَآءَ الْعَلِيّ الْعَظِيْمِ ذُرِّيَةَ بَعْضُهَا مِنْ

بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٍ اَلسَّنَامُ الْاَعْظَمُ وَالطَّرِيْقُ الْاَقْوَمُ مَنْ عَرَفَهُمْ وَاَخَذَعَنْهُمْ فَهُوَ مِنْهُمْ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةِ بِقَوْلِهٖ مَنْ تَبِعَنِى فَاِنَّهٗ مِنِّى خَلَقَهُمُ اللّٰهُ مِنْ نُوْرِ عَظْمَتِهٖ وَوَلَّاهُمْ اَمْرَوَمَمْلِكَتِهٖ

فَهُمْ سِرُّاللّٰهِ الْمَخْزُوْنِ وَاَوْلِيَآئُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَمْرُهٗ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ بَلْ هُمُ الْكَافِ وَالنُّوْنِ اِلٰى اللّٰهِ يَدْعُوْنَ وَعَنْهُ يَقُوْلُوْنَ وَبِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ عِلْمُ الْاَنْبِيَآءِ فِى عِلْمِهِمْ وَسِرُّالْاَوْصِيَآءِ فِىْ سِرِّهِمْ وَعِزَّالْاَوْلِيَآءِ فِى عِزِّهِمْ كَاَنْقَطْوَةَ فِى الْبَحْرِوَالْذِرَّةِ فِى الْقَفْرِوالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عِنْدَالْاِمَامِ مِنْهُمْ كَيْدَهٗ مِنْ رَاحَتِهٖ يَعْرَفُ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنُهَا وَيَعْلَمُ بَرِّهَا مِنْ فَاجِرُهَا وَرَطْبُهَا وَيَابِسُهَا لِاَنَّ اللّٰهُ عَلَّمَ نَبِيُّهٗ عِلْمَ مَاكَانَ وَمَايَكُوْنُ وَوَرَثَ ذٰلِكَ السِّرَّ الْمُصُوْنَ الْاَوْلِيَآءِ الْمُنْتَجِبُوْنَ وَمَنْ اَنْكَرَ ذَالِكَ فَهُوَ شَقِىٌّ مَلْعُوْنٌ يَلْعَنَهُ اللّٰهُ وَيَلْعَنَهُ اللَّاعِنُوْنَ وَكَيْفَ يَفْرِضُ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهٖ طَاعَةَ مَنْ يَحْجَبُ عَنْهُ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّ الْكَلِمَةَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍؐ تَنْصَرِفُ اِلٰى سَبُعِيْنَ وَجْهًا وَكُلَّمَا فِىْ ذِكْرِ الْحَكِيْمِ وَالْكِتَابِ الْكَرِيْمِ وَالْكَلَامِ التَّقْدِيْمِ مِنْ اٰيَةٍ يَذْكُرُوْفِيْهَا الْعَيْنَ وَالْوَجْهِ وَالْيَدِوَالْجَنْبِ فَالْمُرَادُ مِنْهَا الْوَلِىّ لِاَنَّهٗ جَنْبُ اللّٰهِ وَوَجْهُ اللّٰهِ يَعْنِىْ حَقُّ اللّٰهِ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَعَيْنُ اللّٰهِ وَيَدُاللّٰهِ لِاَنَّ ظَاهِرَهُمْ بَاطِنُ الصِّفَاتِ الظَّاهِرَةِ وَبَاطِنُهُمْ ظَاهِرِ الصِّفَاتِ اَلْبَاطِنَةِ فَهُمْ ظَاهِرًا لِبَاطِنَ وَبَاطِنُ الظَّاهِرُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةِ بِقَوْلِهٖ اَنَّ اللّٰهُ اَعْيُنَ وَاَيَادِىَّ وَاَنَا وَاَنْتَ يَاعَلِىُّ مِنْهَاه

فَهُمُ الْجَنْبُ الْعَلِىُّ وَالْوَجْهُ الرَّضِىُّ وَالْمَنْهَلِ الرَّوِىُّ وَالصِّرَاطَ السَّوِىّ

وَالْوَسِيْلَةِ اِلَى اللّٰهِ وَالْوَصِلَةُ اِلٰى عَفُوِهٖ وَرِضَاهُ سِرُّالْوَاحِدِ وَالْاَحَدِ فَلَا يُقَاسُ بِهِمْ مِنَ الْخَلْقِ اَحَدٌ فَهُمْ خَاصَّتَهُ اللّٰهِ وَخَالِصَتُهٗ وَسِرُّالدَّيَانُ وَحِكْمَةُ وَبَابُ الْاِيْمَانِ وَكَعْبَتَهٗ وَحُجَّتَهُ اللّٰهِ وَمُحَجَةَ وَاَعْلَامَ الْهُدٰى وَرَايَتُهٗ وَفَضْلُ اللّٰهِ وَرَحْمَتَهٗ وَعَيْنُ الْيَقِيْنِ وَحَقِيْقَتُهٗ وَصِرَاطُ الْحَقِّ وَعِصْمَةٗ وَمَبْدَاءُ الْوَجُوْدِ وَغَايَةَ وَقُدْرَةُ الرَّبِّ وَمَشِيَّةُ اُمِّ الْكِتَابِ وَخَاتِمَتُهٗ وَفَصْلُ الْخِطَابِ وَدَلَالَةِ وَخَزَنَةُ الْوَصِىُّ وَحَفَظَتُهٗ وَآيٰتُ الذِّكْرِ وَتَرَاجِمَتُهٗ وَمَعْدِنَ التَّنْزِيْلِ وَنِهَايَةَ

فَهُمُ الْكَوَاكِبُ الْعَلَوِيَّةَ وَالْاَنْوَارَ الْعَلَوِيَّةُ الْمَشْرِقَةٍ مِنْ شَمْسِ الْعِصْمَةِ الْفَاطِمِيَّةِ فِى سَمَآءِ الْعَظْمَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ الْاَغْصَانِ النُّبُوِيَّةٍ النَّابِعَةِ فِى الدَّوْحَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ الْاَسْرَارِ الْاِلٰهِيَّتِهٖ الْمُوْدَعَةِ فِى الْهَيَاكِلِ الْبَشَرِيَّةِ وَالذَّرِّيَةِ الزَّكِيَّةِ وَالْعِتْرَةِ الْهَاشِمِيَّةِ الْهَادِيَّةِ الْمَهْدِيَّةِ اُوْلٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ فَهُمُ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ وَالْعِتْرَةِ الْمَعْصُوْمِيْنَ وَالذَّرِّيَةِ الْاَكْرَمِيْنَ وَالْخُلَفَآءَ الرَّاشِدِيْنَ وَالْكُبَرَآءَ الصِّدِيْقِيْنَ وَالْاَوْصِيَآءَ الْمُنْتَجِبِيْنَ وَالْاَسْبَاطَ الْمَرْضِيِّيْنَ وَالْهُدَاةُ الْمَهْدِيِّيْنَ وَالْغُرِّالْمَيَامِيْنَ مِنْ آلِ طٰهٰ وَيٰسِيْن وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَاِسْمُهُمْ مَكْتُوْبٌ عَلَى الْاَحْجَارِ وَعَلٰى اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَعَلٰى اَجْنَحَةِ الْاَطْيَارِ وَعَلٰى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَعَلَى الْعَرْشِ وَالْاَفْلَاكِ وَعَلٰى اَجْنَحَةِ الْاَمْلَاكِ وَعَلٰى حُجُبِ الْجَلَالِ وَسَرُادِقَاتِ الْعِزِّوَالْجَمَالِى وَبَاسِهِمْ تَسَبِّحُ الْاَطْيَارِ وَتَسْتَغْفِر لِشِيْعَتِهِمُ الْجِبَانِ فِى الْجَجِ الْبِحَارِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا اِلَّا وَاَخَذَ عَلَيْهِ الْاِقْرَارِ بِالْوَاحِدَانِيَّةِ وَالْوِلَايَةِ الذَّرِّيَةِ

الـزَّکِیَّۃِ وَالْبَرَءَ ۃِ مِنْ اَعْدَائِهِمْ وَاِنَّ الْعَرْشَ لَمْ یَسْتَقِرَّ حَتّٰی کُتِبَ عَلَیْهِ بِالنُّوْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ"

اے طارق! امام کلمۃ اللہ، حجۃ اللہ، وجہ اللہ، نور اللہ، حجاب اللہ اور آیت اللہ ہوتا ہے اُس کو خدا منتخب کرتا اور جو کچھ (اوصاف وکمالات) چاہتا ہے اُس کو عطا کرتا ہے اور تمام مخلوق پر اُسؑ کی اطاعت کو واجب کرتا ہے پس وہؑ تمام آسمانوں اور زمین پر اُس کا ولی ہے خدا نے اِس بات پر اپنے تمام بدنوں سے عہد لیا ہے پس جس نے اِسؑ پر سبقت کی اُس نے خدائے عرش سے کُفر کیا۔ پس وہؑ (امامؑ) جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور وہؑ جب ہی کرتا ہے جبکہ خدا کسی بات کو چاہتا ہے اِسؑ کے بازو پر **وتمت کلمة ربك صدقا وعدلا** یعنی مکمل ہوا کلمۂ رب صدق اور عدل ہے لکھا رہتا ہے۔ پس وہیؑ صدق اور عدل ہے اِسؑ کے لئے زمین سے آسمان تک ایک نُور کا سُتُون نصب کیا جاتا ہے جس میں وہ بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہے وہ لباسِ ہیبت و جلال سے ملبوس رہتا ہے وہ دل کی بات جانتا ہے اور غیب پر مطلع رہتا ہے وہ متصرف علی الاطلاق ہوتا ہے وہ مشرق تا مغرب تمام اشیاء کو دیکھتا ہے عالم ملک اور ملکوت کی کوئی شئے اُسؑ سے پوشیدہ نہیں اور اُسؑ کی ولایت میں اُسؑ کو جانوروں کو بولی عطا کی جاتی ہے۔

پس یہی وہؑ (امامؑ) ہے جس کو اللہ نے اپنی وحی کے لئے منتخب کیا اور اُمور کے لئے پسند فرمایا اور اپنے کلام سے اُس کی تائید کی اور اُس کو اپنی حکمت تلقین کی اور اُس کے قلب کو اپنی مشیت کی جگہ قرار دیا اُس کے لئے سلطنت کی مُنادی کردی اور اُس کو اولی الامر بنا کر اُس کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ امامت میراثِ انبیاء اور درجہ اوصیاء خلافتِ خدا اور خلافتِ رسولانِ خدا ہے۔ پس یہی صاحبِ عصمت وولایت اور سلطنت وہدایت ہے کیونکہ وہؑ ضرور بہ ضرور دین کی تکمیل کرنے والا ہے اور بندوں کے اعمال کی کسوٹی ہے امامؑ خدا کا قصد رکھنے والوں

کے لئے دلیلِ راہ ہے۔ اور ہدایت پانے والوں کے ئے منارۂ نور اور سالکین کے لئے سبیلِ راہ اور عارفین کے قلوب میں چمکنے والا آفتاب ہے، اِسؑ کی ولایت سببِ نجات ہے اِسؑ کی اطاعت زندگی میں فرض گردانی گئی ہے اور مرنے کے بعد وہی توشۂ آخرت ہے وہ مومنین کے لئے باعثِ عزّت اور گناہگاروں کے لئے باعثِ شفاعت اور دوستوں کے لئے باعثِ نجات اور تابعین کے لئے فوزِ عظیم ہے کیونکہ وہیؑ راسِ اِسلام اور کمالِ ایمان اور معرفتِ حدود واحکام اور حلام وحرام کا بیان کرنے والا ہے پس یہ وہ مرتبہ ہے جس پر سوائے اُس کے جس کو اللہ خود منتخب کرے اور سب پر مقدم وحاکم ووالی بنائے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ پس ولایت حفظ ثغور تدبیر اُمور اور ایّام وشہور کی تعدید کرنے والی ہے۔ امامؑ تشنگانِ علوم معارف کے لئے آبِ شیریں اور طالبانِ ہدایت کے لئے ہادی ہے۔ امامؑ وہ ہے جو ہر گناہ سے پاک و مطہر ہو اور اُمورِ غیب سے مطلع ہو پس امامؑ وہ ہے جو انوار کے ساتھ بندگانِ خدا پر طلوع ہوتا ہے پس وہؑ ایسی شئے نہیں جس کو ہاتھ اور آنکھ پاسکے اور اُسی کی طرف قولِ خدا کا اشارہ ہے کہ عزت بس اللہ اور اُس کے رسولؐ اور مومنین کے لئے ہے وہ مومنین علیؑ اور اُن کی عترتؑ ہیں بس عزت نبیؐ اور عزت نبیؐ کے لئے ہے نبیؐ اور اُنؐ کی عترتؑ زمانہ کے ختم ہونے تک جُدا نہیں ہوسکتے پس وہؑ ایمان کے دائرہ کے مرکز اور قطب وجود، آسمانِ جود وسخا اور شرفِ موجود ہیں یہیؑ ضیائے آفتاب شرافت اور اِس کے ماہتاب کے نور ہیں اور اصل معدنِ عزت و بزرگی اور اُس کے مبداء ومعنا اور مبناء ہیں۔ پس امامؑ (ضلالت کی تاریکیوں میں) درخشاں چراغ ہے اور اللہ تک پہنچنے کا راستہ اور سیراب کرنے والا پانی اور موجِ زن سمندر ہے وہی بدرِ مُنیر اور علومِ معارف سے بھرا ہوا تالاب ہے وہیؑ وہ صراطِ الٰہی ہے جس کے راستے واضح ہیں اور وہؑ دلیل ورہنما ہے ضلالت کے مہلک راستوں میں وہؑ (رحمت اِلٰہی کا) برسنے والا بادل

اور بارانِ کثیر ہے وہؑ (ہدایت کا) بدرِ کامل رہنمائے فاضل، سب پر سایہ رکھنے والا آسمان اور اُس کی نعمت جلیل ہے وہؑ ایک سمندر ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا اور وہ ایک ایسا شرف ہے جس کی تعریف نہیں کی جاسکتی وہؑ ایک چشمۂ فیض اور نعمات الٰہی کا سرسبز باغ اور مہکتا ہوا (چمنِ رسالت ؐ کا) پھول، روشن بدرِ کامل اور (امامت) کا درخشاں آفتاب ہوتا ہے وہؑ ایک پاکیزہ خوشبو اور مجسمِ عملِ صالح ہے وہؑ فائدہ بخش مال تجارت اور سبیل واضح ہے (جس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا) وہؑ ایک رفیق طبیب، پدرِ شفیق اور بندوں کی ہر مشکل میں مدد کرنے والا ہوتا ہے وہؑ اللہ کی جانب سے خلائق کا نگہبان اور حقائق پر اُس کا امین ہے اُس کے بدنوں پر اللہ کی حجت اُس کی زمین اور ملکوں پر اللہ کی راہِ روشن ہے وہؑ تمام گناہوں سے جملہ عیوب سے مبّرا اور غیب کی باتوں سے مطلع رہتا ہے اس کا ظاہر ایک ایسا امر ہے جس پر کوئی محیط نہیں ہوسکتا اُسؑ کا باطن ایسا غیب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کرسکتا وہ واحد روزگار اور خدا کی امرونہی میں اُس کا خلیفہ ہوتا ہے نہ اِسؑ کا کوئی مثل ونظیر ہے اور نہ کوئی اِس کا بدل۔ پس کون ہے جو ہماریؑ معرفت حاصل کرسکے یا ہمارےؑ درجے کو پہنچ سکے یا ہماریؑ کرامت کا مشاہدہ کرسکے یا ہماریؑ منزلت کا ادراک کرسکے۔ اِس امر میں عقول (عقلیں) حیران اور افہام سرگشتہ ہیں یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں اس کے ادراک سے علماء قاصر، شعراء ماندۂ بلغاء وخطباء گونگے اور بہرے، فصحاء عاجز اور زمین وآسمان شان اولیاء میں ایک وصف بھی بیان کرنے سے مجبور ہیں کون اُس کو پہچان سکتا یا اُس کا وصف بیان کرسکتا یا سمجھ سکتا یا ادراک کرسکتا ہے جو کہ نقطۂ کائنات، دائروں کا مرکز ممکنات کا راز اور جلال کبریائی کی شعاع اور ارض وسماء کا شرف ہے۔ آلِ محمد علیھم السّلام کا مقام اِس سے برتر ہے کہ کوئی وصف کنندہ اِس کی توصیف کرسکے اور اِس کی نعت وتعریف لکھ سکے اور تمام عوالم میں کسی کو ان کے ساتھ

قیاس کرسکے وہ نورِ اوّل اور کلمۂ عُلیا واسمائے نورانی اور واحدانیتِ کبریٰ ہیں جس نے اِن سے منہ موڑا وہ وحدانیت سے مُڑ گیا اور یہی خدا کے حجابِ اعظم واعلیٰ ہیں۔

پس ایسے امام کو کون منتخب کرسکتا ہے اور عقلیں اُس کو کہاں پہچان سکتی ہیں اور کون ایسا ہے جس نے اِس کو پہچانا یا اِس کا وصف بیان کرسکا جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ (امامت) آلِ محمد ؐ کے علاوہ غیروں میں بھی پائی جاتی ہے وہ جھوٹے ہیں ان کے قدم (راہ راست سے) ہٹ گئے ہیں اُنہوں نے گوسالہ کو اپنا ربّ اور شیاطین کو اپنی جماعت بنالی ہے۔ یہ سب بُیتِ صفوۃ اور خانۂ عصمت سے بُغض کی وجہ اور معدنِ حکمت ورسالت سے حسد کی وجہ ہے شیطان نے اِن کے لئے اعمال کو مُزّیّن کردیا ہے۔ خدا اِن کو ہلاک کرے کہ کس طرح اِنہوں نے اُس کو امام بنالیا جو جاہل بت پرست اور یومِ جنگ بزدلی دکھانے والا تھا حالانکہ امام ایسا عالم ہو کہ اس میں کسی قسم کا جہل نہ ہو اور ایسا شجاع ہو کہ کسی معرکہ میں منہ نہ موڑے نہ حَسَبُ میں کوئی اِس سے اعلیٰ ہو اور نہ نسب میں اِس کے برابر ہو پس امام ذروۂ قریش اور اشرافِ نبی ہاشم اور بقیۂ ذریت ابراہیمؑ سے ہوتا ہے اور وہ نبی کریم ؐ کی شاخ سے ہوتا ہے وہ نفسِ رسول ہوتا ہے اور رضائے خدا سے مقرر ہوتا ہے اور یہ انتخاب اللہ کی جانب سے ہوتا ہے پس وہؑ شرف ہے اشراف کا اور فرع ہے عبدِ مناف کی اور وہؑ عالمِ سیاست ہوتا ہے اور (اہل زمین پر) ریاست عامّہ رکھتا ہے اِسؑ کی اطاعت قیامت تک فرض کی گئی ہے خدا اِسؑ کے قلب میں اپنے اسرار ودیعت کرتا ہے اور اِسؑ میں اپنی زبان کو گویا کرتا ہے پس وہؑ معصومؑ اور موفق من اللہ ہوتا ہے وہؑ جاہل یا بزدل نہیں ہوتا۔ پس اے طارق لوگوں نے ایسے امام کو چھوڑ دیا اور ہوا وہوس کے تابع ہوگئے۔ اِس سے زیادہ گمراہ کون ہوتا ہے جو بغیر ہدایتِ خدا اپنے خواہشات کی پیروی کرے۔ اے طارق! امامؑ فرشتہ بصورت بشر جسد سماوی میں ایک

امرِ الٰہی اور روحِ قدس ہوتا ہے۔ اِسؑ کا مقام بلند وہؑ نورِ جلی اور سِرِّ خفیِ الٰہی ہوتا ہے پس وہؑ ملکی الدات اور الٰہی صفات وزاید الحسنات اور عالم المغیبات ہوتا ہے وہ ربُّ العالمین سے مخصوص اور صادق الامین (یعنی رسولِ خداؐ) سے منصوص ہوتا یہ تمام باتیں صرف آلِ محمدؐ ہی میں ہیں اور کوئی دوسرا اِن میں اِن کا شریک نہیں کیونکہ یہیؑ معدنِ تنزیل اور (کلامِ خدا کے) معنی تاویل، خاصانِ ربّ جلیل اور جبرائیلِ امینؑ کے نازل ہونے کے مقام ہیں۔ یہیؑ برگزیدۂ خدا، رازِ خدا اور اُس کا کلمہ شجرہ نبوت ومعدنِ شجاعت اُس کے عین کلام اور منتھائے دلالت، محکم رسالت، نورِ جلالِ اِلٰہی، جنب اللہ اور اس کی امانت موضع کلمۂ خدا، مفتاح حکمت، چراغ رحمت اور اس کی نعمت کے چشمے ہیں یہی خدا کی معرفت کا راستہ اور سلسبیل ہیں اور یہی میزانِ مستقیم، صراطِ مستقیم اور خدائے حکیم کے ذکرِ مجسم اور وجہہ ربِّ کریم اور نورِ قدیم ہیں یہیؑ صاحبانِ عزت وبزرگی وتقویم وتفضیل وتعظیم، جانشینانِ نبی کریمؐ اور فرزندانِ رسولِ رؤف و رحیم اور امانت دارانِ خدائے علی وعظیم ہیں۔ یہ **بعضھا من بعض** کی ذریت ہیں اللہ سب کچھ جانتا اور سنتا ہے یہیؑ ہدایت کے نشانِ بلند اور طریقِ مستقیم ہیں جس نے اِنؑ کو پہچانا اور اِن سے (معارف کو حاصل کیا پس وہ اِن سے ہے رسولِ خداؐ کے قول من تبعنی فانہ منی میں اِسی کی طرف اشارہ ہے (یعنی جس نے میریؐ پیروی کی مجھؐ سے ہے) اللہ نے اُنؑ کو اپنے نورِ عظمت سے خلق کیا ہے اور اُنؑ کو اپنی مملکت کے اُمور کا والی بنایا ہے پس وہیؑ اللہ کے پوشیدہ راز ہیں اور اُس کے اولیاء مقرب ہیں اور کاف ونون کے درمیان اُس کے امر ہیں بلکہ وہی کاف ونون ہیں۔ وہؑ خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اُسی کی طرف سے بات کرتے ہیں اور اُسی کے امر پر عمل کرتے ہیں تمام انبیاء کا علم اِن کے علم کے مقابلہ میں اور تمام اوصیاء کا راز اِن کے راز کے مقابل اور تمام اولیاء کی عزّت ان کی عزّت کے مقابل ایسی ہی ہے جیسے

سمندر کے مقابل قطرہ اور صحرا کے مقابل ایک ذرہ۔ تمام زمین وآسمان امامؑ کے نزدیک اِس کے ہاتھ اور ہتھیلی کے مانند ہیں۔ وہ ان کے ظاہر وباطن کو پہچانتا ہے اور نیک وبد کو جانتا ہے اور وہ ہر رطب ویابس کا عالم ہے چونکہ اللہ نے اپنے نبیؐ کو تمام گذشتہ اور آئندہ کا علم دیا تھا اِس کے اوصیائے منتجبون اِس رازِ محفوظ کے وارث ہوئے جو اِس بات سے انکار کرے وہ بدبخت اور ملعون ہے اُس پر خدا لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں خدا کس طرح اپنے بندوں پر ایسے شخص کی اطاعت فرض کرسکتا ہے جس سے آسمان وزمین کے ملکوت پوشیدہ ہوں اور بہ تحقیق کہ آلِ محمدؐ کی شان میں ایک ایک لفظ ستر ستر توجیہیں رکھتا ہے اور سب کے لئے ذکرِ حکیم وکتاب کریم اور کلامِ قدیم میں ایک آیت ضرور موجود ہے جس میں صورت آنکھ ہاتھ اور پہلو کا ذکر ہے پس اِن سب سے مُراد یہی ولی ہے کیونکہ وہ جنب اللہ، وجہہ اللہ، یعنی حق اللہ وعلم اللہ، عین اللہ، اور ید اللہ، گویا کہ اِن کا ظاہر صفات ظاہرہ کا باطن اور اِن کا باطن باطنی صفات کا ظاہر ہے پس وہ باطن کے ظاہر اور ظاہر کے باطن ہیں۔ اور قولِ رسولِ خداؐ کا اِسی طرف اشارہ ہے کہ "**اِنّ عین وایادی وانا وانت یا علی منھا**" (بہ تحقیق کہ اللہ کے لئے ہاتھ اور آنکھیں ہیں یا علیؑ میںؐ اور تمؑ اِسی سے ہیں)۔

پس وہی جنبِ خدائے علی وعظیم اور وجہ مرضی اور سیراب کرنے والے چشمے اور (خدا کی) سیدھی راہ ہیں اور وہی خدا تک پہونچنے کا اور اس کا عفو ورضا سے وصل ہونے کا وسیلہ ہیں وہی خدائے واحد اور احد کے راز ہیں پس اِنؑ کے ساتھ کسی مخلوق کو قیاس نہیں کیا جاسکتا یہیؑ مخصوصینِ خدا اور مخلص بندے ہیں۔ یہیؑ اُس کے دین وحکمت کے راز ہیں اور باب الایمان کعبہ، حجتِ خدا اور اُس کے صراط مستقیم ہیں اور علمِ ہدایت اور اُس کے نشان ہیں اور فضلِ خدا اور اُس کی رحمت ہیں یہیؑ عین الیقین وحقیقت اور صراطِ حق وعصمت اور مبداء ومنتہائے وجود

اور غایت وقدرتِ پروردگار اور اُس کی مشیت ہیں اور یہیؑ اُمّ الکتاب اور خائمۃ الکتاب (یعنی فاتحہ کتاب تکوین' اور خاتمہ' مصحف' تدوین ہیں) یہیؑ فصل الخطاب اور اُس کی دلالت اور وحی کے خزانہ دار ومحافظ ہیں اور اُس کے ذکر کے امین ومترجم اور معدنِ تنزیل ہیں۔ یہیؑ وہ کواکب علویہ اور انوار علویہ ہیں جو آفتاب عصمتِ فاطمہؑ سے آسمانِ عظمت محمدیہؐ میں چمکے اور روشن ہوئے یہیؑ وہ شاخ ہائے نبوی ہیں جو شجر احمدیہ میں اُگے یہیؑ وہ اسرارِ الٰہی ہیں جو صورتِ بشریہ میں ودیعت کئے گئے۔ یہیؑ ذرّیتِ ذکیہ اور عترتِ ہاشمیہ ہیں جو ہادی اور مہدی ہیں یہیؑ بہترین مخلوقات ہیں بس یہیؑ آئمہ طاہرینؑ' عترتِ معصومہ' ذرّیتِ مکرمہ' خلفائے راشدین' صدیقین اکبر' اوصیائے منتجبین' اسباط مرضیین اور مہدیوں کے ہادی مبارک اشخاص کے مشاہیر آلِ طٰہٰ ویٰسین سے اِن کے نام حجروں پر درختوں کے پتوں پر پرندوں کے پروں' جنت وجہنم کے دروازوں پر عرش اور آسمانوں پر' فرشتوں کے بازوؤں پر اور حجاب ہائے عظمت وجلالِ الٰہی پر اور عزو جمال خداوندی کے سراپردوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ اِنہیؑ کے نام سے پرندے تسبیح کرتے ہیں اور اِن کے شیعوں کے لئے مچھلیاں سمندر میں استغفار کرتی ہیں اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا نہیں کیا جب تک کہ اُس سے اپنی وحدانیت اور اِس ذرّیت ذکیہ کی ولایت اور اِنؑ کے دشمنوں سے برأت کا عہد نہ لے لیا اور عرش قائم نہ ہوا جب تک کہ اُس پر نور سے **لا اله الا الله محمد رسول الله على ولى الله** نہ لکھا گیا۔

یَا عَلِیٌّ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٍ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1 ص 109-118' بحوالہ مشارق الانوار مطبوعہ 1379ء ص 138-143' بحر المعارف 360)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 685: **خطبۃ البیان** ...... میںؑ وہ ہوں جس پر کسی نام یا شُبہ کا اطلاق نہیں ہوتا' میںؑ ہوں محمدِ مصطفیٰؐ' میںؑ ہوں علیِ مرتضیٰؑ

سید نعمت اللہ جزائری اپنی کتاب انوار النعمانیہ کے ص ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ "**وخطبة البيان المنقوله منه تبيين هذا كله وهى الاسرار التى لا يعرف معنا ها الا العلماء الرّاسخون**" یعنی خطبہ بیان میں جو ان سے (حضرت علیؑ سے) منقول ہے اور اس میں جو کچھ مرقوم ہے سب اسرار ہیں جن کی معنی کی معرفت سوائے علمائے راسخ کے کوئی نہیں رکھتا۔ ملا عبد الصمد ہمدانی اپنی کتاب بحر المعارف میں لکھتے ہیں کہ خطبۃ البیان کے سمجھنے کے لئے ہر شخص کو چاہئے کہ حدیثِ طارق کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے کہ یہ اس خطبہ کا مقدمہ ہے جاننا چاہئے کہ آدمی ایک نسخۂ مجموعہ اور کتاب جامع ہے اور حق تعالیٰ انسان کامل میں اپنے اسماء وصفات کا مشاہدہ کرتا ہے پس وہی انسان جو ان صفاتِ کاملہ سے متصف ہو۔ خلافتِ حق کے لئے سزاوار ہوگا اور وہی مظہرِ اسمِ اعظم بلکہ خود اسمِ اعظم ہوگا جیسا کہ حدیثِ خیبر میں بھی مذکور ہے یہ دیکھا گیا ہے کہ قاصران بے بصیرت اور شمسِ ہدایت سے بے بہرہ اندھے اور بارِ باطن جہلاً خطبۂ بیان' خطبۂ تطنجیہ اور ایسے دیگر ارشادات سے انکار کرتے ہیں حالانکہ اس مقام کو اہلِ معرفت مقام توحید عیانی وشہودی کہتے ہیں جو انتہائی قرب واتصال کا مقام ہے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ مَفَاتِیْحَ الْغَیْبِ لَا تَعْلَمِهَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ غَیْرِیْ وَاَنَا بِکُلِّ شَئٍ عَلِیْمٌ اَنَا الَّذِیْ قَالَ فِیْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعَلِمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا اَنَا ذُوالْقَرْنَیْنِ الْمَذْکُوْرُ فِیْ الصَّحُفِ الْاُوْلٰی اَنَا الْحُجْرِ الَّذِیْ تَفَجُّرِ مِنْهُ اثْنَتَا عَشَرَةَ عَیْنَا اَنَا الَّذِی اَتَوَلّٰی حِسَابُ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِیْنَ اَنَا اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ اَنَا جَنْبُ اللّٰهِ اَنَا قَلْبُ اللّٰهِ اَنَامُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ اَنَا اِنَّا اِلَیْنَا اَیَابُهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابُهُمْ اَنَا

الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ یَا عَلِیُّ اَلصِّرَاطُ صِرَاطُکَ وَالْمَوْقَفُ مَوْقِفُکَ اَنَا الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ عَلٰی مَاکَانَ وَمَایَکُوْنَ اَنَا آدَمُ الْاَوَّلُ اَنَا نُوْحُ الْاَوَّلُ اَنَا اِبْرَاهِیْمُ الْخَلِیْلُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِیْ النَّارِ ؕ اَنَا حَقِیْقَۃُ اسرار ؕ اَنَا مُوْنِسُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَا فَتَّاحُ الْاَسْبَابِ اَنَا مُنْشِیُ السَّحَابِ اَنَا مُوْرِقُ الْاَشْجَارِ ؕ اَنَا مُخْرِجُ الثِّمَارِ اَنَا مُجْرِیْ الْعُیُوْنِ اَنَا دَاحِیُ الْاَرْضِیْنَ اَنَا سَمَّاکُ السَّمٰوٰتِ اَنَا فَصْلُ الْخِطَابِ اَنَا قَسِیْمُ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ اَنَا تَرْجُمَانُ وَحِیِ اللّٰہِ اَنَا مَعْصُوْمٌ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ اَنَا خَازِنُ عِلْمِ اللّٰہِ اَنَا حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ فِیْ السَّمٰوٰتِ وَفَوْقَ الْاَرْضِیْنَ اَنَا قَائِیْمٌ بِالْقِسْطِ اَنَا دَابَّۃُ الْاَرْضِ اَنَا الرَّاجِفَۃُ اَنَا الرَّادِفَۃُ اَنَا الصَّیْحَۃُ بِالْحَقِّ یَوْمَ الْخُرُوْجِ اَنَا الَّذِی لَایَکْتُمُ عَنْہُ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنَا السَّاعَۃُ الَّتِیْ لِمَنْ کَذَّبَ بِهَا سَعِیْرًا اَنَا ذَالِکَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْہِ اَنَا الْاَسْمَآءُ وَالْحُسْنٰی الَّتِی اَمَرَاللّٰہِ اَنْ یُدْعٰی بِہٖ اَنَا النُّوْرُالَّذِیْ اَقْتَبِسُ مِنْہُ مُوْسٰی فَهَدیٰ اَنَا هَادِمُ الْقُصُوْرِ اَنَا مُخْرِجُ الْمُوْمِنِیْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ اَنَا الَّذِیْ عِنْدِی اَلْفِ کِتَابٍ مِنْ کُتُبِ الْاَنْبِیَآءِ اَنَا الْمُتَکَلِّمُ بِکُلِّ لُغَۃٍ فِی الدُّنْیَا اَنَاصَاحِبُ نُوْحٍ وَمُنْجِیْہُ اَنَا صَاحِبُ اَیُّوْبَ الْمُبْتِلٰی وَشَافِیْہُ اَنَا صَاحِبُ یُوْنُسٍ وَمُنْجِیْہُ اَنَا صَاحِبُ الصُّوْرِاَنَا مُخْرِجُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ اَنَا صَاحِبُ یَوْمَ النُّشُوْرِ اَنَا اَقَمْتُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ بِاَمْرِ رَبِّی وَقُدْرَتُہٗ اَنَا الْغَفُوْرَالرَّحِیْمَ وَاِنَّ عَذَابِی لَهُوَالْعَذَابِ الْاَلِیْمِ وَاَنَا الَّذِیْ بِیْ اَسْلَمَ اِبْرَاهِیْمُ الْخَلِیْلُ وَاَقَرَّبِفَضْلِی اَنَا عَصَآءُ الْکَلِیْمُ وَبِہٖ اٰخِذُبِنَاصِیَۃَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ اَنَاالَّذِی تَظَرْتُ فِی الْمَلْکُوْتِ فَلَمْ اَجِدْغَیْرِیْ شَیْئًا وَغَابَ

عَنْ غَیْرِیْ اَنَاالَّذِیْ اَحْصِی هَذَا الْخَلْقَ وَاِنْ کَثَرُوْ احَتّٰی اَوَدِیُهُمْ اِلٰی اللّٰہِ اَنَا الَّذِیْ لَایُبَدِّلَ الْقَوْلَ لَدِیَ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِیْدِ اَنَا وَلِیَ اللّٰہُ فِیْ اَرْضِہٖ وَالْمفَوِّضُ اِلَیْہِ اَمْرُہٗ وَالْحَاکَمَ فِی عِبَادِہٖ وَاَنَا الَّذِیْ دَعُوَتُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرَ فَاَجَابَانِی وَاَنَا الَّذِیْ دَعُوَتُ السَّبْعَ السَّمٰوٰتِ فَاِجَابُوْنِیْ وَاَمْرُیُهَا فَیُنْصِبُوْنَ اَنَا الَّذِیْ بَعْثَیْتُ النَّبِیِّنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَنَافِطَرْتُ الْعَالَمِیْنَ اَنَا دَاحِیَ الْاَرْضِیْنَ وَالْعَالِم بِالْاَقَالِیْمِ اَنَا اَمْرُاللّٰہِ وَالرُّوْحُ کَمَا قَالَ تَعَالٰی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحُ قُلِ الرُّوْحِ مِنْ اَمْرِرَبِّیْ اَنَا الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِنَبِیْہٗ اَلْقِیَافِی جَهَنَّمَ کُلَّ کَفَارٍ عَنِیْدٍ الَّذِیْ اَکُوْنَ الْاَشْیَآءَ بَعْدَ تَکُوِنِیُهَا بِاَمْرِرَبِّیْ اَنَا اَرْسَیْتُ الْجَبَالُ وَبَسَطْتُ الْاَرْضِیْنَ اَنَامُخْرِجُ الْعُیُوْنُ وَمُنْبَتُ الزُّرُوْعِ وَمُغْرِسُ لِلثَّمَارَدَّمُخْرِجٌ اَشْجَارِا الَّذِیْ اُقَدِّرُ اَقْوَانِهَا وَاَنَامُنْزِلُ الْقَطَرَ وَمُسْمِعُ الرَّعْدِ وَمُبْرَقُ الْبَرْقِ اَنَا مُضِیئِی الشَّمْسِ مُطْلَعُ الْفَجْرِ وَمُنْشِئَیَ النُّجُوْمِ وَاَنَا مُنْشِیَ جَوَارِالْفُلْکِ فِی الْجَوْرِ اَنَا الَّذِیْ اُقُوَّمُ السَّاعَۃُ اَنَا الَّذِی اِنَّ مِتُّ لَمْ اَمُتْ وَاِنْ قُتِلْتُ لَمْ اُقْتَلَ اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمَ مَایَحْدَثُ اَنَا بَعْدٰنِ وَسَاعَۃً بَعْدَ سَاعَۃٍ اَنَا الَّذِی اَعْلَمُ خَطَرَاتِ الْقُلُوْبِ وَلَمَحَ الْعُیُوْنِ وَمَایُخْفِی الصُّدُوْرِ اَنَا صَلٰوۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَکُوْتُهُمْ وَحَجُّهُمْ وَجِهَادُهُمْ اَنَا النَّاقُوْرَ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِذَا انُقَرِّ فِی النَّاقُوْرِ اَنَا صَاحِبُ النَّشُرِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ اَنَا اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِی اَنَا صَاحِبُ الْکَوْکِبِ وَمُزِیْلُ الدَّوْلَۃِ اَنَا صَاحِبُ الزِّلْزَالِ وَالرَّجِفَۃِ اَنَا صَاحِبُ الَّذِیْ اَعْلَمُ الْمَنَایَا وَالْبَلَایَا وَفَصْلُ الْخِطَابِ اَنَا صَاحِبُ اِرَمِ ذَاتِ الْعَمَادِ الَّتِی لَمْ یُخْلَقْ مِثْلَهَا فِی الْبِلَادِ وَنَازِلُهَا اَنَا

اَلْمُنفِقُ الْبَاذِلُ بِمَا فِيهَا اَنَا الَّذِىْ اَهْلَكْتُ الْجَبَّارِيْنَ وَالْفَرَاعِنَةِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ
بَسَيْفِىْ ذِى الْفِقَارِ اَنَا الَّذِىْ حَمَلْتُ نُوْحًا فِى السَّفِيْنَةِ اَنَا الَّذِىْ اَنْجِيْتُ
اِبْرَاهِيْمَ مِنْ نَّارُ نَمْرُوْدٍ وَمُوْنِسُهٗ مُوْنِسُ يُوْسُفَ الصِّدِّيْقِ فِى الْجُبِّ
وَمُخْرِجُهٗ اَنَا صَاحِبُ مُوْسٰى وَالْخِضْرِ وَمُعَلِّمُهَا اَنَا مُنْشِئُ الْمَكُوْتِ
وَالْكَوْنِ وَاَنَا الْبَارِىْ اَنَا الْمُصَوِّرُ فِى الْاَرْحَامِ اَنَا الَّذِىْ اُبْرِئُ الْاَكْمَهُ
وَالْاَبْرَصَ وَاَعْلَمُ مَافِى الضَّمَائِرِهٗ اَنَا اَنْبِئُكُمْ بِمَا تَاكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِىْ
بُيُوْتِكُمْ اَنَا الْبَعُوْضَةِ الَّتِىْ ضَرَبُ اللّٰهُ بِهَا الْمُثُلَ اَنَاالَّذِىْ اَقَامَنِىَ اللّٰهُ
وَالْخَلْقُ فِى الْاَظَلَّةِ وَدَعٰى اِلٰى طَاعَتِىْ فَلَمَّا اَظْهَرْتُ اَنْكَرُوْهُ اَمْرَهُ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَاعَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ اَنَا الَّذِىْ كَسُوْتُ الْعِظَامَ لِحُمًّا
ثُمَّ اَنْشَاءَ نَاهُ بِقُدْرَتِهٖ اَنَاحَامِلُ عَرْشِ اللّٰهِ مَعَ الْاَبْرَارِ مِنْ وَلَدِىْ وَحَامِلَ
الْعِلْمِ اَنَا اَعْلَمُ بِتَاوِيْلَ الْقُرْاٰنِ وَالْكُتُبِ السَّالِفَةِ اَنَا الْمَرْسُوْخِ فِى الْعِلْمِ اَنَا
وَجْهُ اللّٰهِ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ شَئٍ هَالِكٌ اِلَّا
وَجْهَهٗ اَنَاصَاحِبُ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَمُحْرِقَهُمَا اَنَا بَابُ اللّٰهِ الَّذِىْ قَالَ
اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَالَاتُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابَ
السَّمَآءِ وَلَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِى سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَالِكَ
نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ اَنَا الَّذِى خَدَمَنِى جَبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَنَا الَّذِىْ اِلٰى الْمَاءَ
مِنَ الْجَنَّةِ اَنَاالَّذِىْ يَتَقَلَّبُ الْمَلآئِكَةِ عَلٰى فَرَشِىْ وَيَعْرِفُنِىْ عِبَادًا كُلِّ اَقْلِيْمُ
الدُّنْيَا اَنَا الَّذِىْ رُدَّتْ لِى اَلشَّمْسَ مَوَّقِيْنَ اَنَا الَّذِى خُصَّ اللّٰهُ جَبْرَئِيْلَ
وَمِيْكَائِيْلَ بِالطَّاعَةِ لِى اَنَا اِسْمٌ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى وَهُوَ الْاَعْظَمُ

وَالْاَعْلٰى اَنَا صَاحِبُ الطُّوْرِوَالْكِتَابِ الْمَسْطُوْرِ اَنَا الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ اَنَا
الْحَرْثُ وَالنَّسْلُ اَنَا الَّذِىْ فَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتِى عَلٰى قَلْبِ كُلِّ ذِىِ رُوْحِ
مُتَنَفِّسُ مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ اَنَا الَّذِىْ اَنْشِرُالْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اَنَا قَاتِلُ الْاَشْقِيَآءِ
بَسَيْفِىْ ذِىِ الْفِقَارِوَمُحْرِقُهُمْ بِالنَّارِ اَنَا الَّذِىْ اَظْهَرَنِىَ اللّٰهُ عَلَى الدِّيْنِ وَاَنَا
الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ اَنَا الَّذِىْ اِلٰى دَعْوَهُ الْاُمَمِ كُلِّهَا اِلٰى طَاعَتِى وَمَنْ كَفَرْتُ
وَاَمَرْتُ مَسَخْتُ اَنَا الَّذِىْ اَرُدُّالْمُنَافِقِيْنَ مِنْ حَوْضِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَنَا بَابٌ فَتَحُ اللّٰهِ لِعِبَادِهٖ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ
كَافِرًا اَنَا الَّذِىْ بِيَدِىْ مَفَاتِيْحِ الْجِنَانِ مَقَالِيْدَ النِّيْرَانِ اَنَا الَّذِىْ جَهَدَ
الْجَبَّابِرَةِ بِاِطْفَآءِ نُوْرِاللّٰهِ وَاِدْحَاضِ حَجَّةِ فَيَابِىَ اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُتِمَّ نُوْرَهٗ
وَوِلَايَتِهٖ اَعْطَى اللّٰهُ نَبِيُّهٗ نَهَرَالْكَوْثَرِ وَاَعْطَانِى نَهَرَ الْحَيَواةِ اَنَا مَعَ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهٖ وَآلِهٖ فِى الْاَرْضِ فَعَرَّفَنِىَ اللّٰهُ مَايَشَآءُ وَيَمْنَعُنِىْ مَايَشَآءُ
اَنَا قَائِيْمٌ فِى حَضَرِ حَيْثُ الْاَرْوَاحِ تَتَحَرَّكَ وَلَانَفْسٌ يَتَنَفَّسُ غَيْرِى اَنَا
عَالِمٌ صَامِتٌ وَمُحَمَّدٌ عَالِمٌ نَاطِقٌ اَنَا الْقَرُوْنَ الْاُوْلٰى اَنَا صَاحِبُ الْقُرْنِ
الْاَوْلٰے اَنَا جَاوَزَتِ مُوْسٰى فِى الْبَحْرِ وَاَغْرَقْتُ فِرْعَوْنَ اَنَا عَذَابُ يَوْمِ
الظِّلَّةِ اَنَا الَّذِىْ اَعْلَمُ هُمَاهُمْ اِلْبَهَايِمِ وَمَنْطِقُ اطَّيْرُاَنَا آيَتُ اللّٰه وَحُجَجَ اللّٰهِ
وَاَمِيْنَ اللّٰه اَنَا اُحْيِى وَاَمِيْتُ وَاَنَا اَخْلَقُ وَاَرْزَقُ اَنَا السَّمِيْعَ اَنَا الْعَلِيْمُ اَنَا
الْبَصِيْرُ اَنَا الَّذِىْ اَجُوْرَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعَ فِى طَرْفَةَ
الْعَيْنَ اَنَا الْاَوَّلُ اَنَا الثَانِى اَنَا ذُوالْقَرْنَيْنِ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ اَنَا ذُوالْقَرْنَيْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَنَا صَاحِبِ النَّاقَةُ الَّتِىْ اَخْرَجُهَا اِنَّهٗ

لِنَبِّيَةٍ صَالِحٍ اَنَا الَّذِیْ نَقُرَ فِی النَّاقُوْرِ وَذَالِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْم عَسِيْرٌ عَلَى الْكَافِرِيْنَ غَيْرَ يَسِيْرُهُ اَنَا الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ وَهُوَكٓهٰيٰعٓصٓ اَنَا الْمُتَكَلِّمُ عَلٰى لِسَانِ عِيْسٰى فِی الْمَهْدِ صَبِيًا اَنَا الْمُتَكَلِّمُ عَلَى لِسَانِ صَبِيِّ يُوْسُفَ الصِدِيْقُ اَنَا الَّذِیْ لَيُسَ كَمِثْلِهٖ شَئِیٍ اَنَا الْعَذَابُ الْاَعْظَمُ اَنَا الْعَذَابُ الْاَعْظَمُ اَنَا لْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى اَنَا اَبْدٰءِ وَاعِيْدُ اَنَا فُرُوْعِ مِنْ فُرُوعِ الزَّيْتُوْنِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَقَنْدِيْلٌ مِنْ قَنَادِيْلُ النُّبُوَةِ اَنَا مُظْهِرُالْاَشْيَآءِ اَنَا الَّذِی اَرٰیْ اَعْمَالَ الْعِبَادِ لَايَغْرِبُ عَنِّیْ شَيْئًى فِی الْاَرْضِ وَلَافِی السَّمَآءِ اَنَا مِصْبَاحُ الْهُدیٰ اَنَا مِشْكٰوۃٌ فِيْهَا نُوْرُ الْمُصْطَفٰی اَنَا الَّذِیْ لَيُسَ شَيْئٌ مِنْ عَمَلِ عَامِلٍ اِلَّا بِمَعْرِفَتِی اَنَا خَازِنُ السَّمٰوٰاتِ وَخَازِنُ الْاَرْضِيْنَ اَنَا قَايِمٌ بِالْقِسْطِ اَنَا عَالِمٌ تَبَغَيَّرَالزَّمَانِ وَحَدْثَانِهٖ اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ عَدَدَ النَّمَلِ وَوَزْنِهَا وَخَفْتُهَا وَمِقْدَارُ الْجِبَالِ وَوَزْنِعَا وَعَدَدَقَطْرَاتِ الْاَمْطَارِ اَنَا آيَاتُ اللّٰهِ الْكُبْرٰی الَّتِیْ اَرَاهَا اللّٰه بِفِرْعَوْنَ وَعَصٰی اَنَا اَقْبَلَ لِیَ الْقِبْلَتَيْنِ وَاُحْيِیْ مُرَّتَيْنِ وَاُظْهِرُالْاَشْيَاءَ كَيْفَ اَشَاءَ اَنَا الَّذِیْ رَمَيْتُ وَجْهُ اَلْكُفَّارِ كَفَّ تُرَابٍ تَرْجَعُوْا وَهَلَكُوْا اَنَا الَّذِیْ مَجَدَ وَلَايَتِیْ اَلْفَ اُمَّتِهٖ فَمَسَخَهُمُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَنَا مَذْكُوْرُ فِی سَالِفُ الزَّمَانِ وَالْخَارِجُ اٰخِرِالزَّمَانِ اَنَا قَاصِمُ لِجِبْتِ فَرَعِنَةُ الْاَوَّلِيْنَ وَمُخْرِجُهُمْ وَمُعَذَبُهُمْ فِی الْاٰخِرِيْنَ اَنَا مُعَذِبُ لِجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ مَحْرِقُهُمْ وَيُعَذِّبُ يَعُوْقُ وَيَغُوْثِ وَنَسَرَوَقَدْ اَضَلُّوا كَثِيْرًا اَنَا الْمُتَكَلِّمُ بِسَبْعِيْنَ لِسَانًاو مُفْتِیَ كُلِّ شَيءٍ عَلٰی بِسَبْعِيْنَ وَجْهًا اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ بِتَاوِيْلِ الْقُرْاٰنِ وَمَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ الْاُمَّتِهِ اَنَا الَّذِی اَعْلَمُ مَايَحْدَثُ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْرًا

بَعْدَ اَمْرٍ وَشَيْئًا بَعْدَشَئِیِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَنَا الَّذِی عِنْدِیْ اَثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ اَسْمًا مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ الْعِظَامِ اَنَا الَّذِیْ اَرٰیْ اَعْمَالَ الْخَلَايُقِ فِی مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَلَاوَبِهَا وَلَايَخْفٰی عَلَیَّ مِنْهُمْ شَئٌ اَنَا الْكَعْبَةُ وَبَيْتُ الْحَرَامَ وَالْبَيْتُ الْعَتِيْقِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ اَنَا الَّذِیْ يَمْلِكَنِی اللّٰهُ شَرْقَ الْاَرْضِ وَغَرْبَهَا اَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضٰی كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ عَلَیَّ ظَهَرَمِنِّیْ اَنَا الْمَمْدُوْحِ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَنَا الْمُغْنِی الَّذِیْ لَايَقَعُ عَلٰی اِسْمٌ وَلَاشِبْهٌ اَنَا اَظْهِرَ الْاَشْيَآءَ الْوُجُوْدِيَّةِ كَيْفَ اَشَآءَ اَنَابَابُ حِطَّتِهِمُ الَّتِیْ يَدْخُلُوْنَ فِيْهَا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ مُحَمَّدٍ وَآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ"

"میںؑ وہ ہوں کہ جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں کہ اُن کو محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بعد میرےؑ سوا کوئی اور نہیں جانتا اور میںؑ ہر شئے کا علم رکھتا ہوں میںؑ وہ ہوں جس کے لئے رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ میںؐ شہرِ علم ہوں اور علیؑ اُس کا دروازہ ہے میںؑ ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر گذشتہ صُحف میں موجود ہے میںؑ وہ حجرِ مکرم ہوں جس سے بارہ چشمے جاری ہوں گے میںؑ وہ ہوں جس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی ہے (یعنی میںؑ تمام جن وانس اور تمام خلائق پر مُتصرف ہوں) میںؑ وہ ہوں جس کے ذمّہ خلائق کے حسابات کئے گئے ہیں میںؑ لوحِ محفوظ ہوں کہ (جس کے ضمیر میں تمام حقائق کونی والٰہی موجود ہیں) میںؑ جنب اللہ اور قلبِ خدا ہوں میںؑ لوگوں کی آنکھوں اور قلوب کو پھیرنے والا ہوں اُن کی بازگشت ہماریؑ طرف اور اُن کا حساب ہمارےؑ ذمّہ ہے میںؑ وہ ہوں جس کے لئے رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ صراطِ مستقیم ہی تمہاراؑ

راستہ ہے اور موقف تمہارا موقف ہے۔ میںؑ وہ ہوں جس کے پاس گذشتہ وہ آئندہ کا علمِ کتاب ہے میںؑ ہوں آدمؑ اول (کا ساتھی) میںؑ ہوں نوحؑ اول (کا مددگار) میںؑ ہوں ابراہیمؑ خلیل کا مونس جبکہ وہ آگ میں ڈالا گیا میںؑ اسرارِ خدا کی حقیقت ہوں میںؑ مومنین کا مونس و غمگسار ہوں میںؑ ہوں اسباب کا بنانے والا میںؑ ہوں بادلوں کا پیدا کرنے والا میںؑ ہوں درختوں میں پتے پیدا کرنے والا میںؑ ہوں پھلوں کا لگانے والا میںؑ ہوں چشموں کا جاری کرنے والا میںؑ ہوں زمینوں کا بچھانے والا میںؑ ہوں آسمانوں کو بلند کرنے والا' میںؑ ہوں حق و باطل میں فرق کرنے والا' میںؑ ہوں جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا' میںؑ ہوں وحیِ خدا کا ترجمان' میںؑ اللہ کی جانب سے معصوم خلق ہوا' ہوں میںؑ علمِ الٰہی کا خزانچی ہوں' اُس مخلوق پر جو آسمانوں اور زمینوں پر ہے' میںؑ حجّتِ خدا ہوں' میںؑ عدل سے موصوف اور قائم ہوں' میںؑ دابۃ الارض ہوں' میںؑ یومِ قیامت صور کی پہلی پھونک ہوں' اور میںؑ رادفہ ہوں' میںؑ وہ صیحۂ برحق ہوں جو خلقت کے باہر نکلنے کے دن ہوگا' میںؑ وہ ہوں جس سے آسمانوں اور زمین کی مخلوق پوشیدہ نہیں ہے' میںؑ وہ ساعت (صاحب روزِ قیامت) ہوں کہ جس کے جھٹلانے والے کے لئے جہنم ہے' میںؑ وہ کتاب ہوں جس میں کسی قسم کا شک نہیں (یعنی قرآن ناطق ہوں)' میںؑ خدا کے وہ اسمائے الحسنیٰ ہوں جس کے ساتھ دعا کرنے کا اللہ کا حکم ہے' میںؑ وہ نور ہوں جس سے موسیٰؑ نے کچھ حاصل کیا اور ہدایت پائی (میںؑ دنیا کے محلوں کو منہدم کرنے والا) اور مومنین کو قبور سے نکالنے والا ہوں' میںؑ وہ ہوں جس کے پاس پیغمبروں کی کُتب سے ایک ہزار کتابیں ہیں' میںؑ دنیا کی ہر زبان میں بات کرتا ہوں' میںؑ نوحؑ کا رفیق اور اُن کا نجات دِلانے والا ہوں' میںؑ تکالیف میں مُبتلا ایوب کا رفیق اور شِفا عطا کرنے والا ہوں' اور میںؑ یونسؑ کا رفیق اور نجات دِلانے والا ہوں' میںؑ صاحبِ صُور ہوں' میںؑ قبور سے لوگوں کو نکالنے

والا' اور صاحبِ مالک یومِ قیامت ہوں' میںؑ نے سات آسمانوں کو اپنے ربّ کے حکم اور قدرت سے قائم کیا ہے' میںؑ غفور و رحیم ہوں اور بہ تحقیق کہ میرا عذاب اُس کا عذابِ الیم ہے' میںؑ وہ ہوں کہ جس کی وجہ ابراہیم خلیلؑ سلامت رہے اور میریؑ بزرگی کا اقرار کیا۔ میںؑ موسیٰؑ کا عصا ہوں اور اُس کے ذریعہ تمام مخلوق کو پیشانی (کے بال سے) پکڑنے والا ہوں میںؑ وہ ہوں کہ جس نے عالمِ ملکوت پر نظر کی اور اپنے سِوا کوئی چیز نہ پائی اور میرےؑ غیر کو غائب پایا میںؑ وہ ہوں جو اُس مخلوق کا اعداد و شمار کرتا ہوں اگرچہ وہ بہت ہیں یہاں تک کہ اُنہیں اللہ تک پہنچاؤں' میںؑ وہ ہوں جس کے پاس کلام تبدیل نہیں ہوتا' میں بندگانِ خدا پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں' میںؑ زمین پر اللہ کا ولی ہوں' امرِ خدا میرےؑ سپرد کیا گیا ہے' اور میںؑ اُس کے بندوں پر حاکم ہوں' میںؑ وہ ہوں جس نے چاند اور سورج کو بُلایا اور اُنہوں نے میریؑ اطاعت قبول کی' میںؑ وہ ہوں جس نے ساتوں آسمانوں کو دعوت دی اُنہوں نے میرےؑ حکم کو قبول کیا پس میںؑ نے حکم دیا اور وہ قائم ہوگئے' میںؑ وہ ہوں جس نے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث کیا'۔ میںؑ نے تمام عالمین کو پیدا کیا' میںؑ ہوں زمینوں کا بچھانے والا' اور تمام ولایتوں کے حالات سے عالم میں ہوں امرِ خدا اور اُس کی روح جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ تم سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہدو روح میرے ربّ کے امر سے ہے میںؑ وہ ہوں جس کے لئے اللہ نے اپنے نبیؐ سے کہا کہ تم دونوں ہر کافر عنید کو جہنم میں ڈالو' میںؑ وہ ہوں کہ خدا کے حکم سے تمام چیزوں کو تکوین کے بعد وجود میں لایا۔ میںؑ وہ ہوں کہ جس نے پہاڑوں کو لنگر کیا اور زمینوں کو پھیلایا میںؑ ہوں چشموں کا نکالنے والا اور کھیتوں کا اُگانے والا اور درختوں کا لگانے والا اور میووں کا نکالنے والا' میںؑ وہ ہوں جو لوگوں کے کھانے کا اندازہ لگاتا ہوں اور بارش برساتا ہوں اور بادل کی کڑک سُناتا ہوں اور برق کو چمکاتا ہوں' میںؑ ہوں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو

طلوع کرنے والا اور ستاروں کو پیدا کرنے والا' میںؑ سمندروں میں کشتیوں کا ساتھی ہوں' میںؑ قیامت برپا کروں گا' میںؑ وہ ہوں کہ جس کو موت دی جائے تو نہ مروں گا اور اگر قتل کیا جاؤں تو قتل نہ ہوں گا' میںؑ ہر آن و ہر ساعت پیدا ہونے والی چیزوں کو اور قلب میں گذرنے والے خطرات کو جاننے والا ہوں اور آنکھوں کے جھپکنے کے حال اور جو کچھ سینوں میں پوشیدہ ہے سب جانتا ہوں' میںؑ مومنین کی نماز زکوٰۃ اور حج و جہاد ہوں' میںؑ وہ ہوں جس کے لئے اللہ نے فرمایا کہ جب صُور پھونکا جائے گا میںؑ نشرِ اول و آخر کا مالک و مختار ہوں میںؑ وہ ہوں جس کے نور کو اللہ نے سب سے پہلے پیدا کیا میںؑ ہوں صاحبِ کواکب اور دولت کا زائل کرنے والا۔ زلزلہ اور راجفہ میرےؑ اختیار میں ہیں' میںؑ مَنَایا اور بَلَایَا سے واقف ہوں اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ہوں' میںؑ بڑے بڑے سُتونوں والے جنت کا مالک ہوں جس کا مثل کسی شہر میں پیدا نہیں ہوا اُس میں جو کچھ جواہرات وغیرہ ہیں' میںؑ ہوں اُن کا خرچ کرنے والا میںؑ وہ ہوں جس نے ذوالفقار سے سرکشوں اور جباروں کو ہلاک کیا' میںؑ وہ ہوں جس نے نوحؑ کو کشتی میں سوار کیا' میں وہ ہوں جس نے ابراہیمؑ کو نمرود کی آگ سے نجات دلائی اور اس کا مونس تھا میں یوسف صدیق کا (باولی میں) مونس تھا اور اُس کو کنویں سے نکالا' میںؑ موسیٰؑ و خضرؑ کا صاحب اور تعلیم دینے والا ہوں' میںؑ منشی ملکوت اور کون و مکاں ہوں' میںؑ پیدا کرنے والا ہوں' میںؑ مادرزاد اندھوں کو بینا اور مبروص کو اچھا کرتا ہوں اور جو کچھ دِلوں میں ہے اُس سے واقف ہوں' تم جو کچھ کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو اُس سے واقف ہوں' میںؑ وہ بعوضہ ہوں جس کی مثال اللہ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے' میںؑ وہ ہوں جس کو اللہ نے قائم کیا جب کہ تمام مخلوق ظلمت میں گھِری ہوئی تھی اور مخلوق کو میریؑ اطاعت کی طرف دعوت دی پس جب وہ ظاہر ہوگئی (مخلوق عالم وجود میں آ گئی) اُس کے امر سے انکار کر دیا

جیسا کہ خدا فرماتا ہے پس جب وہ ان کے پاس آیا اُنہوں نے اُسے نہیں پہنچانا اور کافر ہو گئے' میںؑ وہ ہوں جس نے منشائے قدرت سے ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنایا' میںؑ اپنی اولاد میں سے ابراروں کے ساتھ عرشِ خدا کا اور لوائے حمد کا اُٹھانے والا ہوں' میںؑ تاویلِ قرآن کا اور گذشتہ کتابوں کا عالم ہوں' میںؑ علمِ قرآن میں راسخ ہوں' میںؑ آسمانوں اور زمین میں وجہ خدا ہوں جس کے لئے خدا نے فرمایا ہر شئے ہلاک ہو جائے گی سوائے اُس کے چہرے کے' میںؑ ہوں جبت و طاغوت کا جلا دینے والا' میںؑ وہ اللہ کا دروازہ ہوں جس کے لئے اللہ نے فرمایا کہ جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اور سرکشی کی اُن کے لئے نہ آسمانوں کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں نہ داخل ہو جائے اور اس طرح ہم مجرمین کو بدلہ دیتے ہیں میںؑ وہ ہوں کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ نے جس کی خدمت کی' میںؑ وہ ہوں کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ کو اُس پانی پر مسلط کیا جو جنت سے جاری ہوتا ہے' میںؑ ہی ملائکہ کو فرش پر بدلتا رہتا ہوں اور دنیا کی تمام ولایتوں کے لوگوں کو جانتا ہوں' میںؑ وہ ہوں جس کے لئے آفتاب دو مرتبہ لوٹایا گیا' میںؑ وہ ہوں کہ اللہ نے جبرئیلؑ و میکائیلؑ کو میریؑ اطاعت کے لئے مخصوص کیا۔ میںؑ اللہ کے اسمائے الحسنٰی میں سے ایک اسم ہوں جو اعظم اور اعلیٰ ہے' میںؑ صاحبِ طور ہوں اور صاحبِ کتابِ مسطور (یعنی لوحِ محفوظ) ہوں' میںؑ بیت المعمور ہوں' میںؑ ہی وہ حرث و نسل ہوں......

میںؑ وہ ہوں جس کی اطاعت اللہ نے اپنی مخلوق میں سے ہر ذی روح اور ہر متنفس پر فرض کی ہے' میںؑ ہی اولین اور آخرین کو (یومِ قیامت) اُٹھاؤں گا میںؑ اپنی تلوار ذوالفقار سے اشقیاء کو قتل کرتا ہوں اور اُن کے خرمنِ حیات کو آتشِ غضب سے جلا دیتا ہوں' میںؑ وہ ہوں کہ اللہ نے مجھ کو دین پر غالب کیا اور میں ظالمین سے بدلہ لینے والا ہوں میںؑ ہی وہ ہوں جس کی

طرف تمام اُمّتوں کودعوت دی گئی تا کہ میریؑ اطاعت کریں جس نے کفر کیا اور خلاف ورزی کی مسخ ہوگیا میںؑ ہی منافقین کو رسول اللہؐ کے حوضِ کوثر سے دفع کروں گا میںؑ وہ دروازہ ہوں جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے کھولا ہے جو اُس میں داخل ہوا وہ امن میں رہے گا اور جو اُس سے نکل گیا کافر ہوگیا' میںؑ وہ ہوں جس کے ہاتھ میں جنت اور جہنم کی کُنجیاں ہیں میںؑ وہ ہوں جس نے جباروں سے جہاد کیا جنہوں نے نورِ خدا کے بجھانے اور اُس کی حجت کے باطل کرنے کی کوشش کی تھی پس اُنہوں نے انکار کیا مگر یہ کہ اُس کا نور اور ولایت کامل ہوگئے اللہ نے اپنے نبیؐ کو نہرِ کوثر عطا فرمایا اور مجھے آبِ حیات عطا فرمایا۔ میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ زمین پر ہوں پس جس کو چاہا اللہ نے میراؑ عارف بنایا اور جس کو نہ چاہا نہ بنایا۔ میںؑ سنبری (یعنی ملکوت) میں کھڑا ہوں جہاں روحیں حرکت کرتی ہیں اور میرےؑ سوا کوئی سانس لینے والا نہ تھا میں خاموش عالم ہوں اور محمدؐ بولنے والے عالم ہیں میں قرنِ اولیٰ کا صاحب ہوں میں نے موسیٰؑ کو بحر میں بچایا اور فرعون کو غرق کیا میں یومِ ظلّۃ کا حساب عذاب ہوں (جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا تھا) میںؑ اُن سب سے زیادہ اعلم ہوں میںؑ جانوروں اور پرندوں کی بولیوں کا عالم ہوں۔ اللہ کی آیت اللہ کی حُجّت اور اللہ کا امین ہوں میںؑ زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں اور میںؑ پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں میںؑ سنتا ہوں اور ہر چیز کا عالم ہوں اور ہر چیز کو دیکھتا ہوں میںؑ وہ ہوں جو ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی ایک چشم زدن میں سیر کرتا ہوں میںؑ نفخۂ اول اور نفخۂ ثانی ہوں میں ذوالقرنین ہوں جیسا کہ رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ میںؑ اُمّت کا ذوالقرنین ہوں میںؑ اُس ناقہ کا صاحب ہوں جو صالح نبیؑ کے لئے نکلا تھا میںؑ وہ ہوں جو کہ صُور پھونکے گا اُس روز جو کہ کافروں پر بہت سخت ہوگا۔ جس میں بالکل آسانی نہ ہوگی میں اسمِ اعظم ہوں جو کھیٰعٓصٓ ہے میںؑ وہ ہوں جو یوسفِ صدیق سے بچپن

کی زبان میں گویا ہوا میںؑ وہ ہوں جس کے مثل کوئی شئے نہیں۔ میںؑ عذاب اعظم ہوں (دشمنانِ خدا کے لئے) میںؑ ہوں آخرت اور اولیٰ میںؑ ہوں اُن کا اعادہ اور حشر کرنے والا میںؑ زیتون کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہوں جس کی قسم خدا نے والتین والزیتون کہہ کر کھائی ہے اور نبوت کی قندیلوں میں سے ایک قندیل ہوں میںؑ ہوں چیزوں کا ظاہر کرنے والا جس طرح چاہوں میںؑ وہ ہوں جو بندوں کے اعمال کو دیکھتا ہوں چراغِ ہدایت میںؑ چراغ دان ہوں جس میں مصطفیٰؐ کا نور ہے میںؑ وہ ہوں جس کی معرفت کے بغیر کسی عمل کرنے والے کا عمل بیکار رہے میں۔ آسمانوں اور زمینوں کے (عجائبات) کا خزانچی ہوں (کہ سب میری قدرت میں ہیں) میںؑ ہوں عدل کا قائم کرنے والا میںؑ زمانہ کے تغیرات و حوادث کا علم رکھتا ہوں میںؑ وہ ہوں کہ جو چیونٹیوں کی تعداد کا علم رکھتا ہوں اور ان کے وزن اور سبکی سے واقف ہے اور پہاڑوں کی مقدار اور اُن کے وزن کو جانتا ہوں اور بارش کے قطرات کی تعداد سے واقف ہوں' میںؑ خدا کی آیاتِ کبریٰ ہوں جو اُس نے فرعون کو دکھائی اور اُس نے عصیان کی میںؑ وہ ہوں جس نے دو قبلوں کی طرف منہ کیا اور دو مرتبہ زندہ کرتا ہوں میںؑ ہی چیزوں کو جس طرح چاہتا ہوں ظاہر کرتا ہوں میںؑ وہ ہوں کہ کفار کے چہرے پر مٹھی بھر خاک ڈالی تھی پس وہ واپس ہوگئے اور ہلاک ہوگئے میںؑ وہ ہوں جس کی ولایت سے ہزار اُمّتوں نے انکار کیا تھا پس اللہ نے اُنہیں مسخ کر دیا میںؑ وہ ہوں جس کا ذکر زمانہ سے پہلے کیا گیا اور آخری زمانہ میں خروج کروں گا میں پہلے فراعنہ کی گردن توڑنے والا اُن کو (اُن کی سلطنت سے) نکالنے والا اور آخرین کو عذاب دینے والا ہوں میںؑ ہوں جبت و طاغوت' کو عذاب دینے والا اور جلانے والا اور یعوق یغوث اور نسر کو عذاب دینے والا کیونکہ اُنہوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا میںؑ ہوں ستر زبانوں میں بات کرنے والا اور ہر چیز کا ستر طور پر فتویٰ

دینے والا میںؑ ہی قرآن کی تاویل سے عالم ہوں اور ہر چیز سے واقف ہوں جس کی اُمّت محتاج ہے میںؑ وہ ہوں کہ جو ہر اُس چیز سے واقف ہے جو رات و دن واقع ہوتی ہے اور قیامت تک ایک امر کے بعد دوسرا واقع ہوگا اور ایک شئی کے بعد دوسری شئے واقع ہوگی۔

میںؑ ہوں جس کے پاس اللہ کے اسمائے اعظم سے بہترین اسماء ہیں میںؑ مشرق سے مغرب تک خلائق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور اُن کی کوئی چیز مجھؑ پر پوشیدہ نہیں میںؑ ہوں کعبہ اور بیت الحرام اور بیت العتیق جیسا کہ خدا نے فرمایا کہ پس اس گھر (بیت)...... کے رب کی عبادت کرو' میںؑ وہ ہوں کہ جس کو اللہ ایک چشم زدن میں مشرق سے مغرب تک تمام روئے زمین کا مالک کر دے گا میںؑ ہوں محمد مصطفیٰؐ اور میں ہوں علیؑ مرتضٰی جس طرح کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ علیؑ مجھؐ سے ظاہر ہوا ہے میںؑ روح القدوس کا ممدوح ہوں میںؑ وہ ہوں کہ جس پر کسی نام یا شبہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔ میں اشیائے وجود یہ کو جس طرح چاہتا ہوں ظاہر کرتا ہوں میں اُن کے لئے باب حطّہ ہوں (یعنی نجات کا دروازہ) جو اس میں داخل ہونا چاہے۔ سوائے خدائے علی وعظیم کے کوئی قوت نہیں اللہ کی رحمت نازل ہو محمدؐ اور اُن کی آلؑ پر تمام حمد اللہ کے لئے ہے جو پالنے والا ہے''۔

یَا عَلِیٌّ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّد

(نہج الاسرار جلد 1' ص 119-128' بحوالہ مشارق الانوار مولف رجب البرسیؒ، بحر المعارف مؤلف مُلّا عبدالصمد ہمدانیؒ ص 366)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 686: جنت کا پرندہ اور کلمۂ شہادات

ابوجعفر محمد بن جریر طبریؒ کتاب دلائل الامامہ میں عمار بن زید سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے: میں نے امام ہادی علیہ السلام سے عرض کیا: کیا آپ آسمان کی طرف اُوپر جا سکتے ہیں اور وہاں سے کوئی ایسی چیز لا سکتے ہیں جس کی مانند زمین پر کوئی چیز نہ ہو؟ جیسے ہی میں نے

حضرتؑ سے یہ درخواست کی تو میں نے دیکھا امامؑ ہوا میں چلے گئے اور میں نے اُنہیں ہوا میں دیکھا پھر وہ آنکھوں سے اُوجھل ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے تو آپؑ کے ہاتھ میں سونے کا ایک پرندہ تھا جس کے کانوں میں سونے کے گوشوارے اور چونچ میں قیمتی دُر تھے اور وہ پرندہ کہہ رہا تھا" **لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله**" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور علیؑ اللہ کا ولی ہے''

امامؑ نے فرمایا" **هذا طیر من طیور الجنة**" یہ جنت کا پرندہ ہے پھر اُسے چھوڑ دیا اور وہ واپس چلا گیا''

یَا عَلِیٌّ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدٌ وّآل محمّدٌ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرۃ جلد 2' ص 181 مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ' بحوالہ نوادر المعجزات 185' حدیث 3' دلائل الامامۃ 413' حدیث 5)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 687: فرشتے علی علیہ السلام کی زیارت کے مشتاق ہیں

تفسیر امام حسنِ عسکریؑ میں مذکور ہے کہ حضرت نے اپنی گفتگو کے دوران فرمایا: رسولِ خداؐ اپنے بعض ارشادات میں فرمایا" **ان الملائکة اشرفها عند الله اشدحبا لعلی بن ابی طالب السلام**" بے شک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شریف ترین فرشتے وہ ہیں جو علی بن ابی طالبؑ سے شدید ترین محبت رکھتے ہیں''

وہ قسم جو فرشتے ایک دوسرے کے سامنے کھاتے ہیں وہ اس طرح سے ہے" **والذی شرف علیا علیه السلام علے جمیع الوریٰ بعد محمد المصطفیٰ**ؐ" اُس خدا کی قسم! جس نے محمدِ مصطفیٰ کے بعد علی مرتضٰیؑ کو تمام لوگوں پر فوقیت بخشی ہے''

ایک اور مقام پر فرمایا" **ان ملائکة السماوات والحجب یشتاقون الی رؤیة علی بن ابی طالب**ؑ **کما تشتاق الوالدة الشفیقة الے ولدها البار**

الشفیق " بے شک آسمانوں اور حجب کے فرشتے اس طرح سے علی بن ابی طالب کے دیدار کے مشتاق ہیں جس طرح سے ایک شفیق ماں اپنے بچوں کو دیکھنے کی تڑپ رکھتی ہے "۔

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرۃ جلد 3' ص 431' مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ بحوالہ تفسیر امام حسنِ عسکریؑ ص 452' بحار الانوار جلد 9 ص 286' و جلد 39' ص 105' علامہ مجلسیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 688: اے ابوذرؓ علیؑ درخشاں امام ہے

کراجکی علیہ الرحمۃ کتاب "کنز الفوائد" میں ابوذرؓ سے نقل کرتے ہیں: میں ایک دن اُمِّ سلمہؑ کے گھر پیغمبرِ اکرمؐ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اور آپؐ کی گفتگو سُن رہا تھا کہ اِتنے میں علی ابن ابی طالبؑ تشریف لے آئے۔ اُنؑ کو دیکھ کر پیغمبرِ اکرمؐ کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا علی علیہ السلام کو اپنے ساتھ لگا کر پیشانی کا بوسہ دیا۔ پھر میری طرف منہ کر کے فرمایا: اے ابوذر! جو شخص ہمارے پاس آیا ہے اِن کی اچھی طرح معرفت حاصل کرو۔ ابوذرؓ نے عرض کیا: اے رسولِ خداؐ! وہ آپؐ کے بھائی اور چچازاد ہیں' فاطمہؑ کے شوہر جوانانِ جنت کے سردار اور حسنؑ و حسینؑ کے باپ ہیں۔ رسولِ خداؐ نے فرمایا: اے ابوذر! علی علیہ السلام ایک روشن و تابان اور درخشاں امام ہیں۔ پروردگارِ عالم کا بلند نیزہ ہیں اور خدا کی رحمت کا بڑا دروازہ ہیں جو کوئی بھی خدا تک جانا چاہتا ہے وہ اِس دروازے سے داخل ہو۔ اے ابوذرؓ! یہ عدالت قائم کرنے والے' حریم الٰہی کا دفاع کرنے والے دینِ خدا کی مدد کرنے والے اور مخلوقِ خدا پر خدا کی حجّت ہیں۔ خدا ہمیشہ اُمّتوں کے درمیان اِنؑ کی وجہ سے اپنی مخلوق پر حجّت قائم کرے گا کہ میں نے ہر اُمّت کے درمیان ایک پیغمبر بھیجا ہے۔ اے ابوذرؓ! خدائے تعالیٰ نے اپنے عرش کے ہر ستون کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے ہیں اُن کی تسبیح اور حمد یہ ہے ہ وہ علیؑ اور شیعیانِ

علیؑ کے لئے دعا کرتے ہیں اور علی علیہ السلام کے دشمنوں کے لئے نفرین کرتے ہیں۔

اے ابوذرؓ! اگر علی علیہ السلام نہ ہوتے تو حق باطل سے اور مؤمن کافر سے جدا نہ ہوتے' خدا کی عبادت نہ کی جاتی کیونکہ علی علیہ السلام نے مشرکوں کی سرکوبی کی یہاں تک کہ وہ اسلام لئے آئے اور خدا کی عبادت کرنے لگے۔ اگر وہ نہ ہوتے تو جزا اور سزا کا تصور نہ تھا۔ خدا اور ان کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔ وہ خود حجاب اور پردہ ہے پھر رسولِ خداؐ نے اس آیت کی تلاوت کی "شَرَعَ لَکُمۡ مِّنَ الدِّیۡنِ مَاوَصّٰی بِہٖ نُوۡحًا" (سورہ شوریٰ ۴۲' آیت ۱۳)

خدا نے جو شریعت اور احکام تم مسلمانوں کے لئے قرار دیئے ہیں یہ وہی ہیں جن کی نوحؑ کو وصیّت کی گئی۔ پس جو بھی بارگاہ خدواندی میں دعا اور تضرع کے ساتھ رُخ کرے گا وہ ہدایت حاصل کر لے گا۔ اے ابوذرؓ! خدا اپنی سلطنت اور بے مثلی میں اکیلا تھا۔ اُس نے اپنے با اخلاص بندوں کو اپنی معرفت عطا کی اور اُن کے لیے بہشت کو مباح کیا۔ جو کوئی بھی ہدایت یافتہ ہونا چاہتا ہے اُس کے لیے ولایتِ علی علیہ السلام سے آشنائی ضروری ہے جس کے دل پر پردہ ڈالنا مقصود ہو' اُس کو علیؑ کی معرفت سے دور رکھتا ہے اے ابوذرؓ! وہ ہدایت کا پرچم' تقویٰ کی دلیل' خدا کی مضبوط رسی' میرے اولیاء کا راہنما اور ان لوگوں کے لئے روشنی کا مینار ہے جو میریؐ اطاعت کرتے ہیں اور وہ ایسا کلمہ ہیں کہ جس کے ساتھ متقی لوگوں کے ہونے کو خدا نے لازم قرار دیا ہے۔ اُس کے دوست مومن اور اُس کے دشمن کافر ہیں۔ جس کسی نے بھی اِسؑ کے ساتھ تعلق قطع کر لیا وہ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کی گمراہی کا سبب بنے گا۔ جس نے بھی اِسؑ کی ولایت کا انکار کیا وہ مشرک ہے۔ اے ابوذرؓ! ولایتِ علی علیہ السلام کے منکر کو قیامت کے دن اِس حال میں لائیں گے کہ وہ گونگا اور بہرہ ہو گا۔ اور قیامت کی تاریکی میں اُلٹا فریاد بلند کر رہا ہو گا "یٰحَسۡرَتٰی عَلٰی مَافَرَّطۡتُّ فِیۡ جَنۡبِ اللّٰہِ" (سورہ زمر

۳۹: آیت ۵۶) ''ہائے افسوس مجھ پر کہ میں نے جنبِ پروردگار (یعنی امیر المؤمنینؑ) کے بارے میں کوتاہی کی''۔

اُس شخص کی گردن میں آگ کی ایک زنجیر ہوگی جس کے تین سو شعلے ہوں گے اور ہر ایک شعلے پر شیطان اپنا تھوک پھینک رہا ہوگا اور قبر میں اُسے سختی اور شدت کے ساتھ آگ کی طرف لے جائیں گے۔ ابوذرؓ! نے کہا! میں نے رسولِ خداؐ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں' آپؐ نے میرے دل کو خوشی سے سرشار فرما دیا ہے کچھ اور فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا: جب مجھےؐ آسمان پر لے جایا گیا جب میںؐ پہلے آسمان پر پہنچا تو ایک فرشتے نے اذان کہی اور نماز قائم ہوئی۔ جبرائیلؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آگے کر دیا اور عرض کرنے لگا: فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ یہ بڑی طویل مدّت سے آپؐ کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ پھر فرشتوں کی ستر صفوں کے ساتھ جس میں ہر صف کا طول مشرق و مغرب کے فاصلہ کے برابر تھا نماز پڑھی۔ ان صفوں میں فرشتوں کی تعداد سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔

جب نماز ختم ہوئی تو کچھ فرشتے میریؐ طرف آئے مجھؐ پر سلام کیا اور کہنے لگے۔ ہماری آپؐ سے ایک حاجت اور التماس ہے میںؐ نے گمان کیا کہ یہ شفاعت کی درخواست کریں گے کیونکہ خدا نے حوض کوثر اور شفاعت کا اختیار مجھےؐ دیا ہے لہٰذا دوسرے پیغمبروںؑ پر مجھےؐ فضیلت عطا فرمائی۔ میںؐ نے فرشتوں سے کہا! اے میرےؐ پروردگار کے فرشتو! تمہاری کیا حاجت ہے؟ اُنہوں نے کہا: ہماری حاجت یہ ہے کہ جب آپؐ زمین پر جائیں تو ہمارا سلام علیؑ تک پہنچا دینا۔ اور اُن سے کہنا کہ ہم آپؑ کی زیارت کے بڑے مشتاق ہیں۔ میں نے اُن سے کہا: کیا تم ہماری حقیقی معرفت رکھتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: اے رسولِ خداؐ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم آپ کو نہ پہچانیں حالانکہ آپؐ خدا کی سب سے پہلی مخلوق ہیں۔ اُس نے آپؐ

نهج الاخبارین | علی اللہ نہیں بندۂ خدا ہے | انتہائی مختصر علیؑ نامہ

کو اپنے نور سے پیدا کیا اور آپؐ کے لئے ملکوت میں ایک خاص مقام قرار دیا ہے تاکہ آپؐ اُس کی تسبیح و تقدیس اور تکبیر بیان کریں۔ اِس کے بعد فرشتوں کو مختلف انوار سے جیسے چاہا پیدا کیا۔ ہم ابھی شعور نہ رکھتے تھے کہ آپؐ خدا کی تسبیح' تقدیس' تکبیر' تمجید اور تحلیل کرتے تھے ہم نے اُن سب چیزوں کو آپؐ سے سیکھا۔ اور اِس کے بعد ہم خدا کی تسبیح' تقدیس' تکبیر' تمجید اور تحلیل کرنے لگے۔ جو کچھ بھی خیر و خوبی خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہے وہ پہلے آپؐ کی طرف آتی ہے اِسی طرح بندوں کے اعمال میں سے جو کچھ بھی اُوپر خدا کی بارگاہ میں جاتا ہے وہ آپؐ ہی کی طرف سے ہو کر جاتا ہے پس کس طرح آپؐ کو ہم نہ پہچانتے ہوں؟ اِس کے بعد مجھےؐ دوسرے آسمان کی طرف لے گئے اس جگہ کے فرشتوں نے بھی مجھؐ سے وہی درخواست کی میںؐ نے اُن سے کہا: کیا آپ ہماریؐ حقیقی معرفت رکھتے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم کس طرح آپؐ کو نہ پہچانتے ہوں حالانکہ آپؐ خدا کی مخلوقات میں سے افضل ترین ہیں اُس کے علم کے خزانہ دار اُس کی مضبوط رسی اور اُس کی عظیم حجّت ہیں۔ آپؐ علم و حکمت کی اساس اور بنیاد ہیں۔ پس علی علیہ السلام تک ہمارا سلام پہنچانا۔

پھر مجھےؐ تیسرے آسمان پر لے گئے۔ وہاں کے فرشتوں نے بھی مجھؐ سے وہی درخواست کی۔ میںؐ نے اُن سے کہا: کیا تم ہمیں حقیقی طور سے پہچانتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: کیسے آپؐ کو نہ پہچانیں۔ حالانکہ آپؐ تمام مراتب اور درجات تک پہنچنے کے لئے دروازہ ہیں۔ آپؐ جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے دلیل اور برہان ہیں۔ اور علیؑ **دابۃ الارض** ہے جو مقام قضاوت میں حتمی فیصلہ دیتا ہے اور حق و باطل کو جدا کرنے والا ہے۔ وہ صاحبِ عصا اور دشمنوں کے درمیان دوزخ کو تقسیم کرنے والا ہے۔ وہ ایسی نجات کی کشتی ہے کہ جو اِس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا۔ اور جو اس سے پیچھے رہ گیا اور جس نے تخلف کیا وہ قیامت کے دن

آتشِ جہنم میں گرے گا۔ آپؑ قوم کے ارکان اور زمین کے ستارے ہیں پس کس طرح آپ کو نہ پہچانتے ہوں۔ پھر اُنہوں نے عرض کیا: علی علیہ السلام کو ہمارا سلام پہنچانا۔

پھر مجھےؐ چوتھے آسمان پر لے گئے۔ اُس جگہ کے فرشتوں نے بھی وہی درخواست کی میںؐ نے اُن سے بھی کہا: اے میرےؐ پروردگار کے فرشتو: کیا تم ہمارےؐ متعلق حقیقی معرفت رکھتے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: کیسے آپؐ کو نہ پہچانتے ہوں حالانکہ آپ نبوت کے درخت مقامِ رحمت، رسالت کا ٹھکانہ اور فرشتوں کی رفت و آمد کی جگہ ہیں۔ جبرائیل آپ کے پاس وحی لے کر نازل ہوتا ہے علی علیہ السلام کو ہماری طرف سے سلام کہنا۔ اس کے بعد مجھےؐ پانچویں آسمان پر لے گئے۔ اُس جگہ کے فرشتوں نے بھی وہی درخواست کی میںؐ نے اُن سے کہا: کس طرح آپؐ کو نہ جانتے ہوں حالانکہ صبح وشام ہم عرش کے اُوپر سے گذرتے ہیں اس پر لکھا ہوا ہے " **لا الـه الا الـله محمد رسول الله وايدته بعلى ابن ابى طالب**" خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں نے اس کی مدد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ذریعے سے کی"۔

فرشتوں نے کہا: پس ثابت ہوا کہ علی علیہ السلام خدا کے اُن اولیاء میں سے ہیں جن کو خدا نے ولایت عطا کی ہے پس اُنہیں ہماری طرف سے سلام عرض کرنا۔ پھر مجھےؐ چھٹے آسمان پر لے گئے۔ اُس جگہ کے فرشتوں نے بھی پہلے والے فرشتوں کی طرف درخواست کی میںؐ نے اُن سے کہا کیا تم ہمارےؐ متعلق حقیقی معرفت رکھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا کس طرح آپؐ کو نہ جانتے ہوں حالانکہ جب خدا نے جنت الفردوس کو پیدا کیا تو اُس میں ایک درخت اُگایا جس کے ہر پتے پر نور کے ساتھ لکھا ہوا ہے" **لا الـه الا الله محمد رسول الله وعلى ابـن ابى طالب عروة الله الوثقى وحبل الله المتين وعينه على الخلائق**

اجـمـعـيـن" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام خدا کی قابلِ اطمینان سند، اُس کی مضبوط رسی ہے اور تمام مخلوقات کو خدا کی دیکھنے والی آنکھ ہے پس علی علیہ السلام کو ہماری طرف سے سلام عرض کرنا" پھر مجھےؐ ساتویں آسمان پر لے گئے۔ میںؐ نے اُس آسمان کے فرشتوں کو سُنا کہ کہہ رہے تھے " **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ**" (سورہ زمر ۳۹، آیت: ۷۴) تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمارے ساتھ کئے ہوئے وعدہ کو پورا کیا"۔

میںؐ نے اُن سے عرض کیا: خدا نے تمہارے ساتھ کیا وعدہ کیا تھا؟ اُنہوں نے عرض کیا: اے رسولِ خداؐ جب خدا نے آپؐ کو اپنے نور سے پیدا کیا تو اُس نے آپؐ کی ولایت کو ہمارے سامنے پیش کیا ہم نے قبول کر لیا ہم نے خدا سے عرض کیا کہ ہم اِن کی دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ زیارت کے مشتاق ہیں آپ کے وجودِ مقدس کے بارے میں خدائے ذوالجلال نے وعدہ فرمایا کہ اُسے آسمانوں پر لا کر زیارت کرواؤں گا۔ چنانچہ خدا نے وعدہ پورا کر دیا ہے۔ لیکن جب علی علیہ السلام کے متعلق بارگاہ الٰہی میں شکایت کی کہ ان کی زیارت کے مشتاق ہیں تو خدا نے ان کی صورت وشکل میں ایک فرشتہ پیدا کر دیا اور اُسے عرش کی دائیں طرف ایک ایسے تخت پر بٹھا دیا جو سُونے کا بنا ہوا اور مختلف قسم کے ہیرے وجواہرات سے مُزَیَّن تھا اور اُس تخت کے اُوپر ایک ایسا نورانی چبوترہ بنا ہوا ہے کہ اُس کے اندر سے باہر اور باہر سے اندر نظر آتا ہے وہ نورانی چبوترہ بغیر کسی سہارے کے مُعلق ہے بلکہ خدا نے اُسے حکم دیا کہ کھڑا ہو جا۔ بس وہ وہاں کھڑا ہے اور ہم جب بھی علی علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتے ہیں اس فرشتے کی طرف دیکھ لیتے ہیں پس علی علیہ السلام کو ہماری طرف سے سلام عرض کرنا۔

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّد

(مناقبِ اہلبیتؑ اُردو ترجمہ القطرۃ جلد 3' ص 186-191' مولف سید احمد رضی الدین مستنبط قدس سرہ بحوالہ تاویل الآیات 871/2' بحارالانوار 55/40' حدیث 90' علامہ مجلسیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 689: حضرت علیؑ کی تلوار کا وزن

حافظ رجب البرسی لکھتے ہیں کہ جب حضرت علیؑ نے مرحب پر ذوالفقار کا وار کیا اور اُسے دو حصوں میں تقسیم کر کے زمین پر تڑپتا ہوا چھوڑا تو اُس وقت جبرائیلؑ متعجب ہو کر نازل ہوئے' رسولِ خداؐ نے اُن سے فرمایا تمہیں کس بات سے اِتنا تعجب ہو رہا ہے؟ جبرائیلِ امینؑ نے جواب دیا: اِس وقت آسمان کے تمام فرشتے ملکر **لا فتیٰ الا علی لا سیف الی ذوالفقار** کا نعرہ بلند کر رہے ہیں اور مجھے ذاتی طور پر تعجب تو اِس وجہ سے ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قومِ لوطؑ پر عذاب نازل کیا تھا تو میں نے اِس بدکار قوم کے سات شہروں کو زمین سے کاٹ کر اپنے پروں پر اُٹھایا تھا اور میں نے اُنہیں اِتنا بلند کیا تھا کہ حاملینِ عرش نے اِن کے مرغوں کی آوازیں اور اِن کے بچوں کے رونے کی صدائیں سُنی تھیں اور میں نے اِنہیں صبح ہونے تک اپنے پروں پر اُٹھائے رکھا اور اللہ کے فرمان کا انتظار کرتا رہا مجھے اِن کا بوجھ ذرہ برابر بھی محسوس نہ ہوا اور آج جب حضرت علیؑ نے اپنی ہاشمی ضرب چلائی تو خدا نے مجھے حکم دیا کہ اِس تلوار کا کونا پکڑ لوں تاکہ اِس کی تلوار زمین کو چیر کر اِس ثور تک نہ پہنچ جائے جس نے زمین کے بوجھ کو اُٹھا رکھا ہے تاکہ زمین پلٹنے سے محفوظ رہ سکے۔

چنانچہ میں نے حکمِ خداوندی سے علیؑ کی تلوار کے کونے کو پکڑا تو اُس کا وزن مجھے قومِ لوطؑ کے سات شہروں سے بھی زیادہ محسوس ہوا' اور عجیب بات یہ ہے کہ اسرافیلؑ اور میکائیلؑ نے بھی علیؑ کے بازو کو ہوا میں پکڑا ہوا تھا۔

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(معجزاتِ آلِ محمدؐ، اُردو ترجمہ مدینۃ المعاجز مولف سید ہاشم بحرانیؒ جلد 1 ص 212، بحوالہ مشارق الانوار الیقین ص 110، مولف حافظ رجب البرسیؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت 690: امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت پر لوگوں کا گریہ

"قال أخبرنا! ابوبکر محمد بن عمر الجعابی (قال حدثنا) ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی (قال حدثنا) ابو عوانة موسیٰ ابن یوسف العطار الکوفی (قال حدثنا) محمد بن سلیمان المقری الکندی عن عبدالصمد بن علی النوفلی عن ابی اسحق السبیعی عن الاصبغ بن نباتة العبدی قال لما ضرب ابن ملجم امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (ع) عدونا علیه نفرمن اصحابنا والحرث وسوید بن غفلة وجماعة معنا فقعدنا علی الباب فسمعنا البکاء فبکینا فخرج الینا الحسن ابن علی (ع) فقال یقول لکم امیرالمؤمنین (ع) انصرفوا الی منازلکم فانصرف القوم غیری واشتد البکاء من منزله فبکیت فخرج الحسن (ع) فقال الم اقل لکم انصرفوا فقلت لا والله یا ابن رسول الله (ص) ماتتنا بعنی نفسنی ولاتحملنی رجلی ان انصرف حتی اری امیرالمؤمنین (ع) قال فلبثت فدخل ولم یلبث ان خرج فقال لی ادخل فدخلت علی امیرالمؤمنین فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفرآء قدلزف واصفر وجهه مادری وجهه اصفر او العمامة فاکببت علیه فقبلته وبکیت فقال لی لاتبك یااصبغ فانها والله الجنة فقلت له جعلت فداك انی اعلم والله انك تصیر الی الجنة وانما ابکی

لقدانی آیاك یا امیرالمؤمنین جعلت فداك حدثنی بحدیث سمعته من رسول الله (ص) فانی ارانی لااسمع منك حدیثا بعد یومی هذا ابدًا فقال نعم یا اصبغ دعانی رسول الله (ص) یوما فقال لی یا علی انطلق حتی تاتی مسجدی ثم تصعد علی منبری ثم تدعوا الناس فنحمد الله عزوجل وتثنی علیه وتصلی علی صلوٰة کثیرة تقول ایها الناس انی رسول الله (ص) الیکم هویقول لکم الاان لعنة الله ولعنة ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیرًا اجره فاتیت مسجده (ص) وصعدت المنبر فالما راتی قریش ومن کان فی المسجد اقبلوا نحوی فحمدت الله واثنیت علیه وصلیت علی رسول الله (ص) صلوٰة کثیرة ثم قلت ایهاالناس انی رسول الله (ص) الیکم وهویقول لکم الاان لعنة الله ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیرًا اجره فلم یتکلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب فانه قال قد ابلغت یا اباالحسن ولکنك جئت بکلام غیر مفسر فقد ابلغ رسول الله (ص) فاخبرته الخبر فقال ارجع الی مسجدی حتی تصعد منبری فاحمد الله واثن علیه وصل علی ثم قال ایهاالناس ماکنا لنجیئکم بشئی الاعندنا تأویله وتفسیره الا وانی اناابوکم الا وانی انا مولاکم الا وانی انا اجیرکم"

(بحذفِ اسناد) "جناب اصبغ بن نباتہ العبدی نے بیان کیا ہے کہ جب ابن ملجم ملعون

نے امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ضرب لگائی تو ہمارے بعض ساتھی اس کی طرف دوڑے میں، حرث، سوید بن غفلہ اور ہمارے ساتھ ایک جماعت تھی ہم سب آپؑ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے جب ہم نے رونے کی آوازیں سُنیں تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا۔ امام الحسن بن علی علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور فرمایا "امیرالمؤمنین علیہ السلام نے تم لوگوں کے لئے فرمایا ہے کہ تم سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ"۔ میں آپؑ کے اس فرمان کے بعد (سوائے میرے ساری قوم چلی گئی اور دوبارہ شدید گریہ ہوا تو) میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ پس دوبارہ امام الحسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا "کیا میں نے تم لوگوں سے نہیں کہا کہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ" میں نے عرض کی! خدا کی قسم! اے فرزندِ رسولؐ! میرا نفس میری اتباع نہیں کرتا یعنی مجھ میں ہمت نہیں اور میرے قدم نہیں اُٹھتے کہ میں واپس چلا جاؤں، جب تک میں امیرالمؤمنینؑ کو دیکھ نہ لوں۔ امام حسنؑ نے فرمایا "ٹھہرو" پس آپؑ دوبارہ اندر چلے گئے کچھ دیر بعد آپؑ دوبارہ تشریف لائے اور مجھے فرمایا "اندر آجاؤ" میں امیرالمؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپؑ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؑ کے سرِ اقدس کو پیلے عمامے کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔ خون کے بہہ جانے کی وجہ سے آپؑ کا چہرہ پیلا ہو چکا تھا۔ خدا کی قسم! مجھے نہیں معلوم ہو رہا تھا کہ آپؑ کے چہرے کا رنگ پیلا ہے یا آپؑ کے عمامے کا۔ پس میں آپؑ پر گِر پڑا اور آپؑ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا۔ آپؑ نے فرمایا "اے اصبغ! کیوں رو رہے ہو؟ کیونکہ میں تو جنت میں جا رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں جانتا ہوں کہ آپؑ جنت کی طرف جا رہے ہیں لیکن میں اس لیے رو رہا ہوں کہ آپؑ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ اے امیرالمؤمنینؑ! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، رسولِ خداؐ کی کوئی حدیث مجھے بیان کریں جو آپؑ نے رسولِ خداؐ سے

سُنی ہو‘ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے بعد دوبارہ آپؑ سے حدیث نہیں سُن سکوں گا۔ آپؑ نے فرمایا ”ہاں اے اصبغ! ایسے ہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا ”رسولِ خداؐ نے ایک دن مجھےؑ بُلایا اور فرمایا ”اے علیؑ! میری مسجد میں جاؤ اور پھر میرے منبر پر چلے جاؤ پھر لوگوں کو بُلاؤ۔ پھر لوگوں کے سامنے خدا کی حمد و ثناء بیان کرو۔ مجھ پر بہت زیادہ درود و سلام کے بعد لوگوں کو میری طرف سے کہہ دو۔ اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کا رسولِ ہوں‘ جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا ہوں‘ آگاہ ہو جاؤ! تحقیق اللہ تعالیٰ کی لعنت‘ اُس کے تمام مقرب ملائکہ کی لعنت‘ تمام انبیاء اور تمام مرسلین کی لعنت اور میری طرف سے بھی لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے۔ اور اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا کہلوائے اور اپنے اجیر پر ظلم کرے۔ آپؑ نے فرمایا: میںؑ آپؐ کی مسجد میں گیا اور آپؐ کے منبر پر بیٹھ گیا وہ قریش کے لوگ جو مسجد میں موجود تھے وہ میریؑ طرف متوجہ ہوئے پس میںؑ نے اُن کے سامنے خدا کی حمد و ثناء کی اور رسولِ خداؐ پر بہت زیادہ درود و سلام پڑھا۔ پھر میںؑ نے کہا ”اے لوگو! میں رسولِ خداؐ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں اور وہ تمہارے لیے فرما رہے ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت‘ تمام مقرب ملائکہ کی لعنت‘ تمام انبیاء و مرسلین کی لعنت اور میریؑ لعنت اُس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اور وہ اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا دعویٰ کرے (یعنی دوسرے کا کہلوائے) اور اجیر پر اُس کی اجرت کے بارے میں ظلم کرے۔

پس پوری قوم میں سے حضرت عمر بن خطاب کے علاوہ کوئی نہ بولا۔ اُنہوں نے کہا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ نے تبلیغ کر دی‘ لیکن آپؑ نے ایسی خبر دی ہے جو واضح نہیں ہے‘ پس میں نے رسولِ خداؐ کی خدمت میں اُن کی بات کو پہنچایا۔ آپؐ نے فرمایا: میری مسجد کی طرف دوبارہ

جاؤ اور میرے منبر پر دوبارہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو اور مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھو اور لوگوں کو بتاؤ کہ اے لوگو! جو میں تمہارے لیے خبر لایا ہوں اُس کی تاویل اور تفسیر میرے پاس ہے آگاہ ہو جاؤ کہ میں تمہارا باپ ہوں اور میں تمہارا مولاؑ ہوں اور میں تمہارا اجیر ہوں۔

یَا عَلِیؑ اللّٰھمّ صلّ علی محمّدؐ وّآل محمّدؐ

(امالی اُردو مولف شیخ مفیدؒ ص584-587)